بعونہ تعالیٰ

شوارق مشارق الانوار توفیق نور الانوار سے کہ عمدہ تحفۃ الاخیار ہے

مجموعۂ احادیث و آثار نوربار

موسوم بہ

تحفۃ الاخیار

ترجمہ

مشارق الانوار

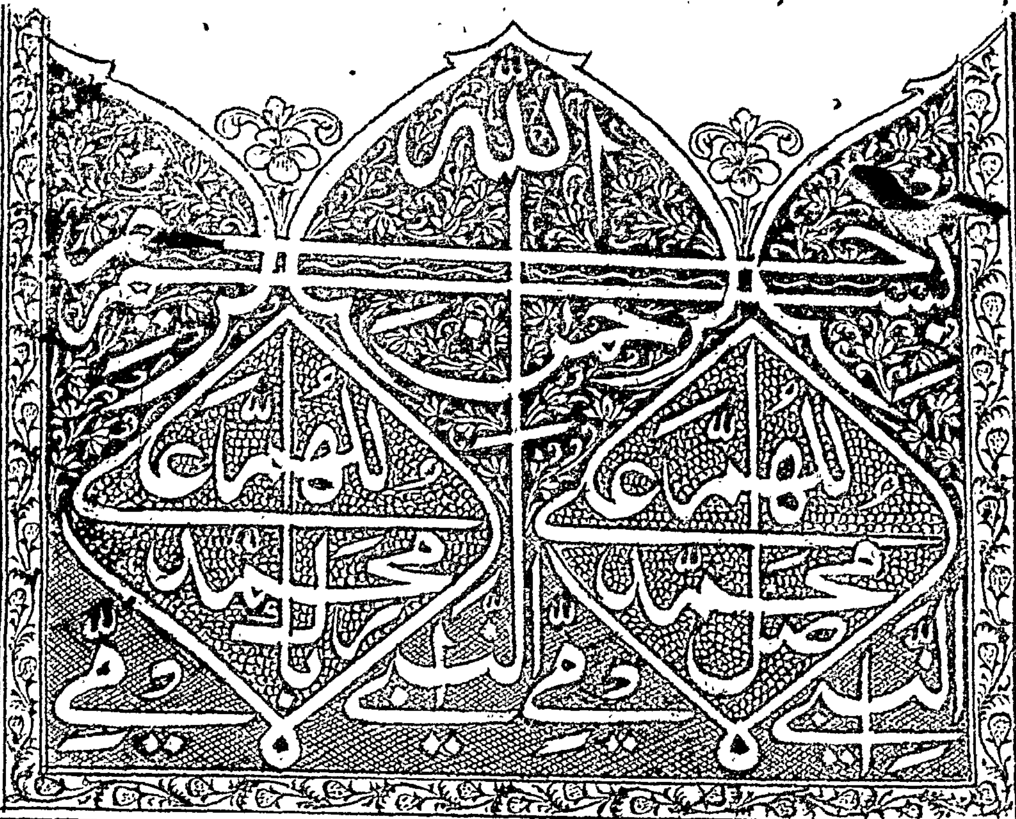
جسکے

ائل تعریف اور جلائل توصیف مانند خورشید نصف النہار

کے مستغنی عن الاظہار ہین

مطبع منشی نولکشور لکھنو مین چھپا

سنہ ۱۹۰۰ع



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حمد اور نعت کے بعد دریافت کیا چاہیے کہ علم حدیث اشرف العلوم ہے اسواسطے کہ اشرف الناس کا کلام ہے مثل مشہور ہے کہ کَلَامُ الْمُلُوْکِ مُلُوْکُ الْکَلَامِ اور سب علوم دینی اُسکے محتاج ہین علم تفسیر بدون حدیث کے معتبر نہین اور علم عقائد اور علم فقہ اور علم سلوک اور علم تاریخ بدون اُسکے کچھ سند نہین لیکن باوجود اُسکے ہندوستان مین اس علم شریف کا چرچا نہین عوام کا تو کیا ذکر ہے اکثر علما کو خبر نہین اسواسطے نہایت مناسب معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام فہم اردو زبان مین کیجیے سو سب کتابون سے مشارق الانوار حسن صغانی کی نہایت پسند آئی اسواسطے کہ مختصر کتاب ہے اور اُسکی احادیث کی صحت پر اتفاق ہے کوئی اُسکی ایسی حدیث نہین جو غیر معتبر ہو بخلاف مشکٰوۃ کے کہ اُسمین ہر جنس کی روایت ہے صحیح بھی اور ضعیف بھی بارے الحمد للہ کہ بارہ سو نچاس ہجری مین حسب دلخواہ ترجمہ تمام ہوا اور تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار اسکا نام مقرر کیا حق تعالیٰ اپنے کرم سے اس کتاب کو مقبول کرے اور اہل اسلام کو فائدہ عام بخشے اور بھول چوک کو معاف فرمائے آمین **مقدمہ** اس مین چند اصطلاحات حدیث کا اور فضیلت امام بخاری اور مسلم اور کتاب مشارق الانوار اور اُسکے مصنف کا حال بیان کرنا ضرور ہوا تا کہ ناواقفون کو بصیرت حاصل ہو حیرانی نرہے **فصل** اصطلاحات حدیث مین **حدیث** اُسکو کہتے ہین جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا یا خود کیا یا جو حضرت کے سامنے ہوا اور حضرت نے اُسکو درست رکھا سو جو زبان سے فرمایا اُسکو حدیث قولی کہتے ہین اور جو کیا اُسکو حدیث فعلی کہتے ہین اور جو حضرت کے سامنے ہوا اُسکو حدیث تقریری کہتے ہین اول اسلام مین مدت تک علم حدیث مین کسی نے کتاب نہین تصنیف کی زبانی سب یاد رکھتے تھے پھر اول ابن جریج اور امام مالک اور ربیع نے تصنیف شروع کی پھر تو تصنیف کا بہت چرچا ہوا علماے حدیث نے جو متن حدیث کو شمار کیا تو لاکھ حدیثین پائین **فائدہ** حدیث دو قسم ہے متواتر اور آحاد متواتر وہ ہے کہ جسکو ہر زمانے مین اتنا بکثرت لوگون نے روایت کی ہو کہ عقل اُنکے جھوٹھ بولنے کو محال جانے اور آحاد وہ ہے جسکی روایت مین اتنی کثرت نہو آحاد کی تین قسمین ہین مشہور اور عزیز اور غریب مشہور وہ ہے جسکو ہر زمانے مین تین یا زیادہ راویون نے [illegible] اور عزیز

وہ ہی جسکو ہر زمانہ مین دو راویون سے کم نے روایت نہ کی ہو اور غریب وہ ہی جسکی روایت کسی زمانے مین ایک ہی راوی نے کی ہو سو متواتر سے ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہی خواص کو بھی عوام کو بھی اور آحاد روایت سے علم ظنی حاصل ہوتا ہی اور بعضی صورت مین کثرت قرائن سے اہل علم کو یقین بھی حاصل ہوجاتا ہی سو آحاد مین بعضی روایت تو مقبول ہی اور اُسپر عمل واجب ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت مردود ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی نہ ثابت ہو **فائدہ** مقبول آحاد کی دو قسم صحیح اور حسن صحیح اُسکو کہتے ہین جسکو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکھنے والے لوگون نے ہر زمانے مین برابر روایت کیا ہو نہ اُسمین کوئی چھپا عیب ہو نہ اور معتبر لوگون کے مخالف ہو سو صحیح حدیث کی سات قسمین ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہی جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونون مین ہو اُسکو حدیث متفق علیہ کہتے ہین اُسکے بعد دوسری قسم وہ ہی جو صرف بخاری مین ہو تیسری وہ ہی جو فقط مسلم مین ہو چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط اور اُنکے طور پر ہو پانچوین وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو چھٹی وہ جو فقط مسلم کے طور پر ہو ساتوین وہ جو بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث نے اُسکو صحیح جانا ہو حسن اُس حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اُسکے راویون کا حفظ اور یاد صحیح کے راویون کے برابر نہین ہرچند مقبول اور حجت اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے نہایت مقدم اور افضل ہی حسن صحیح سے رتبے مین کم ہی **فائدہ** مردود قسم آحاد کی جو لائق حجت کے نہین سو ضعیف ہی ضعیف مین جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اُسکا کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر ابتداے سند سے راوی ساقط ہو ... کہتے ہین اور اگر انتہا سے ساقط ہو یعنی صحابی مذکور نہو تو اُسکو مرسل کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہوگئے تو اُسکو ... کہتے ہین تو منقطع اور طعنہ راوی کا یہ کہ وہ جھوٹھا ہو تو اُسکی حدیث کو موضوع کہتے ہین یا اُسپر جھوٹھ کی تہمت لگی ہو یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو یا اُسکی روایت معتمد لوگون کے مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو ... ہین **فائدہ** علم حدیث مین بہت کتابین ہین لیکن چھ کتابین نہایت مشہور ہین جنکو صحاح ستہ کہتے ہین اول ... مسلم تیسرے ابو داؤد چوتھی ترمذی پانچوین نسائی چھٹی ابن ماجہ سواے بخاری اور مسلم کے باقی چار کتابون ... بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ اُنکے مصنفون نے بیان کردیا ہی صحیح حسن ضعیف کا دریافت ... نے محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہی کہ وہی اُنکو خوب پہچان جاتے ہین جیسے صراف کھوٹا یا کھرا روپیہ بتلاے ہر شخص نہین جان سکتا ہرچند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت ہی لیکن عوام کی فہم مین نہین آسکتی ... کی کہ اتنا بھی اس ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہی **فصل** صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے ذکر مین ... کہتے ہین علم حدیث کی سب کتابون سے صحیحین منتخب ہین اُنکی صحت پر اتفاق ہی امت کا خصوصاً ... ہی ان دونون کتابون مین سواے صحیح حدیث کے حسن حدیث بھی نہین ضعیف کا تو کیا ذکر ... ہوئے علم حدیث مین کہ یہ رتبہ کسی کو حاصل نہین فی الحقیقۃ یہ دونون بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب ... ائل اور کمالات کو اور اُنکی کتابون کو ایسی شہرت دی کہ کچھ بیان کی حاجت نہین لیکن مجمل اُنکا ... آگاہی حاصل ہو **فائدہ** نام اور نسب امام بخاری کا ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل ... ہجری مین پیدا ہوئے طفلی مین اندھے ہوگئے تھے اُنکی مانے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو

امام ... در ... حال ... بن ابرا...

خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین کہ خوش ہو کہ حق تعالی نے تیری دعا اور زاری سے تیرے بیٹے کی آنکھین مین روشنی عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس کی عمر سے بخارا مین حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ برس کے ہوئے تو عبداللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے پھر حج کے واسطے گئے اور عرب مین علم تحصیل کرنے لگے جب اٹھارہ برس کے ہوئے فضائل اصحاب اور تابعین مین تصنیف شروع کی آخر اُس سب مجموعے کی مدینے مین حضرت کی قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری بنائی حامد بن اسمعیل محدث سے روایت ہی کہ مین اور بخاری استاد دون سے ساتھ علم حدیث تحصیل کرتے تھے ایکروز مین نے بخاری سے کہا کہ تمھارے پاس دوات قلم نہین تم احادیث کو نہین لکھتے یاد رہنا مشکل ہی تمکو ایسی تحصیل سے کیا فائدہ ہوگا سولہ روز کے بعد بخاری نے کہا کہ تمنے مجکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور مین اس مدت تک پندرہ ہزار حدیث لکھ چکا تھا اتنی سب حدیثون کو بخاری نے مجکو زبانی سُنا دیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ مین نے اپنی حدیثونکو اُنسے صحیح کر لیا پھر بخاری نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض بے فائدہ ہی اُسی روز مین جان چکا تھا کہ یہ شخص شدنی ہی اسکے برابر کوئی نہو سکیگا اور صحیح بخاری تصنیف کرنے کا یہ سبب ہی کہ ایکروز اسحق بن راہویہ کی مجلس مین ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثون کو علیحدہ جمع کرے تو خوب فائدہ ہو کہ بے دغدغہ لوگ اُسپر عمل کرین بخاری کے دل مین یہ بات اثر کر گئی چھ لاکھ حدیثین اُنکے پاس تھین اُنکا انتخاب شروع کیا جس حدیث کی صحت کمال مرتبے مین ثابت تھی اُسکو لکھتے اور باقی کو ترک کرتے اور معمول یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے غسل کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور دعا اور استخارہ کرتے کہ الٰہی مجسے خطا نہو آخرش کو اسی طرح سولہ برس کی محنت سے مدینے مین حضرت کی مسجد کے اندر منبر اور حضرت کی قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثون کو ایک کتاب مین جمع کرنا اول بخاری سے شروع ہوا سب حدیثین صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو چھپتر ہین اور اگر مکرر کو حذف کیجیے تو چار ہزار ہین اُنکی خوش نیتی کے سبب یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ اُنکی حیات مین ستر ہزار آدمی نے بلا واسطہ اُن سے یہ کتاب سند کی امام بخاری ہی کہ فرماتے تھے کہ مجکو یہ امید ہی کہ قیامت مین مجسے غیبت کا سوال نہوگا اسواسطے کہ مین نے کبھی کسی کی غیبت نہین کی اسی کلام سے اُنکے تقوے اور پرہیزگاری کو خیال کیا چاہیے جب بخاری بخارا مین آئے تو وہان کے حاکم نے کہا کہ اپنی تصنیفات میرے مکان مین آکر میرے بیٹے کو پڑھاؤ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث کا علم ہی اسکو مین ذلیل نکرونگا جسکو غرض ہوا پنے بیٹے کو میرے مکان پر بھیجا کرے جیسے اور لوگ سیکھتے ہین وہ بھی سیکھا کرے حاکم نے کہا تو ہمارے لیے اوقات جدا کرو اور کوئی طالب علم تمھارے پاس نرہا کرے ہمارے چوبدار دروازے پر کھڑے رہینگے کسی کو نہ آنے دینگے ہم یہ چاہتے کہ عوام خلقت ہمارے بیٹے کے برابر بیٹھے بخاری نے یہ بات نمانی اور کہا کہ حدیث کا علم جو صحیح روایت تھی تمام امت محمدی شریک ہی اسمین کسیکی خصوصیت نہین ہو سکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بعضے عالمون نے بخاری پر طعن تشنیع شروع کرکے حاکم کو فساد پر مستعد کیا آخرش کو امام بخاری نیشاپور مین گئے وہان کے حاکم سے بھی ناموافقت ہوئی پھر وہان سے سمرقند گئے اور دعا کی کہ الٰہی زمین باوجود فراخی کے مجپر تنگ ہوگئی اب مجکو زندگی سے نجات دے پھر دو سو چھپن ہجری مین وہین وفات پائی

کردم از ثقات وصدوق تاریخ تولد[١٩٤] تاریخ وفات[٢٥٦] عبد الواحد طوسی اپنے زمانے مین بڑے ولی کامل تھے اُنھون نے خواب مین دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع چند اصحاب کے راہ مین منتظر کھڑے ہین عرض کی یا رسول اللہ آپ کسکے انتظار مین ہین فرمایا کہ محمد بن اسمعیل کا مین منتظر ہون پھر تحقیق ہوا تو اُسی وقت بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگون نے خواب مین دیکھا کہ حضرت نے صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی نے بیت اللہ کے پاس خواب مین دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو زید تو کب تک شافعی کی کتاب کا درس کیا کریگا ہماری کتاب کو تو کیون نہین پڑھتا مین نے کہا کہ یا رسول اللہ آپکی کون کتاب ہے فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل یعنی صحیح بخاری اور اسی طرح امام الحرمین کا بھی خواب مشہور ہے شدت اور خوف اور سختی مرض اور قحط وغیرہ مصائب مین صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہے چنانچہ حرمین شریفین مین ابتک معمول ہے کہ جب روم کے بادشاہ پر سخت جنگ درپیش ہوتی ہے وہان کے علما بخاری شروع کرتے ہین حق تعالی فتح نصیب کرتا ہے فائدہ امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دو سو چار ہجری[٢٠٤] مین پیدا ہوئے اور دو سو اکسٹھ ہجری[٢٦١] مین انتقال ہوا تمام اہل حدیث انکی بزرگی اور کمال کے قائل ہین اور بڑے عمدہ محدثین انکے شاگرد ہین جیسے ابو حاتم رازی اور ترمذی علم حدیث مین بہت کتابین انکے تصنیف ہین خصوصاً صحیح مسلم مین عجائب رنگارنگ علم حدیث کے دقائق ہین کہ اہل حدیث انکو جانتے ہین تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب کیا ہے اور اسمین کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہے سب احادیث اس کتاب کی بارہ ہزار ہین امام مسلم نے کبھی کسی کی غیبت نہین کی اور نہ کسی کو مارا اور نہ کسی کو گالی دی ابو حاتم رازی نے مسلم کو خواب مین دیکھا انکا حال پوچھا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالی نے بہشت کو میرے واسطے مباح کر دیا ہے جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون ابو علی ایک بزرگ تھے جب وہ مر گئے تو کسی نے انکو خواب مین دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمھاری کس سبب سے نجات کی اُنھون نے کہا کہ ان جزون کی برکت سے اور وہ جزو صحیح مسلم کے تھے فائدہ کتاب مشارق الانوار اور اُسکے مصنف کے ذکر مین اس کتاب کے مصنف کا نام رضی الدین حسن بن حسن صغانی ہے چغانیان ماوراء النہر کی ولایت مین ایک شہر کا نام ہے وہان پیدا ہوئے بغداد اور مکے مین علم تحصیل کیا اپنے وقت یعنی سات سو ہجری مین تمام علوم دینی خصوصاً علم حدیث اور لغت مین اُستاد بے نظیر تھے تصنیفات اُنکی بہت ہین ازانجملہ کتاب مصباح الدجی من صحاح احادیث المصطفے اور کتاب شمس المنیرہ من الصحاح المأثورہ اور کتاب مشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب عقلۃ العجلان اور کتاب وفیات صحابہ اور کتاب زبدۃ المناسک اور کتاب فرائض کہ جسکا نام ہے ذخیرۃ العلم والعلما اور کتاب التکملہ لغت مین کہ جو صحاح جوہری مین غلطی تھی اُسکی اصلاح کی اور جو لغات ... مین کہ جوہری نے ان کو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین لغت مین کہ نہایت کلان کتاب ہے کہ تمام لغت عرب کو شامل ہے اُنکے ... لغات بھی ہین کہ مصنف کے کمال علم پر دلیل ہے فائدہ مشارق الانوار مین مصنف نے عجیب اور ... لطائف کی رعایت کی ہے اول یہ کہ صحیحین کی احادیث سے صرف قولی حدیثون پر کفایت کی ہے حدیثا ... کرو بلکہ بہت بلند ... مطلق نہین لایا اور دونون کتابون مین طرفہ خوض اور تلاش کی ہے کہ اُنکے اصول حدیث کو لایا اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا ... کو ترک کیا اور یہ نہین کہ بے سبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی کو چھوڑا اس

دریافت اور تمیز کو کمال فہم اور بڑا علم چاہیے ہر عالم کا یہ کام نہین اسی سبب سے مصنف نے دیباچہ کتاب مین کہا ہی کہ یہ کتاب
ایک راز ہی درمیان مین میرے اور خدا کے درمیان حجت ہی وہی خوب جانتا ہی کہ کس قدر محنت مین نے اسمین اٹھائی ہی اور اس
کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہین دریافت کر سکتا اسکو علما جانتے ہین اور علما سے بھی وہی عالم جانتے ہین جنکو علم حدیث
مین بڑا ملکہ اور کمال مہارت ہی دوسرے یہ کہ مصنف نے اس کتاب کو بارہ باب کیا ہی لیکن بابون اور فصلون مین اور کتابون کے اتحاد مضمون کی رعایت نہین کی کہ مثلاً صلوۃ کی احادیث یکجا ہون اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور حروف پر مرتب
کیا ہی مثلاً جن حدیثون کے سرے پر من ہی اول باب مین لایا اور انّ کی حدیثون کو دوسرے باب مین اور جن پر لا ہی انکو تیسرے
باب مین اور باوجود اسکے پھر حروف تہجی کی رعایت کی ہی جیسے لغت کی کتابون مین ہوتی ہی خلاصہ یہ کہ اسمین ترتیب معنوی نہین
ترتیب لفظی ہی عجب محنت اور استادی کی ہی کہ احادیث کو رنگارنگ ترتیب سے مرتب کیا ہی جو اسکو غور سے دیکھے وہ اسکا
لطف پاوے ہرچند معنوی ترتیب مین یہ بڑا فائدہ ہی کہ جس مضمون کی حدیثون کو چاہا اُنکے باب و فصل سے دیکھ لیا لیکن لفظی
ترتیب مین بھی عجیب لطف ہی کہ جس حدیث کا سرا معلوم ہوا بے تکلف اُسکو نکال لیا علاوہ اسکے قرآن کی طرح رنگ برنگ
کے مضمون ہر وقت دریافت ہونا کمال نشاط انگیز ہوتا ہی گویا یہ کتاب گلدستہ ہی جسکی ہر تحریر یونکہ رنگ ہی اور خوشبو ہر قسم کی تیسرے
یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑے کرکے اپنی ترتیب کے موافق چند مقام پر لایا ہی اور یہ کام عالم عارف کو درست ہی بشرطیکہ معنے
مین خلل نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا چوتھے یہ کہ بقول شارح کازرونی کے سب احادیث مشارق الانوار مین
دو ہزار دو سو چھیالیس ہین فائدہ معلوم کیا چاہیے کہ اس کتاب کے ترجمے مین چند امور کی رعایت کی ہو اول یہ کہ
مصنف نے اختصار کے واسطے احادیث کے اسناد یعنی راویون کے نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اس حدیث کا اول
راوی ہی مذکور کیا اس طرح کہ ہر حدیث مین اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کے
واسطے ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین کہا لیکن مترجم نے ہر حدیث کے ترجمے مین کہدیا ہی کہ حضرت نے
یون فرمایا اور کتاب کا نام ہر حدیث مین لے دیا ہی تاکہ عوام کو شبہہ نہ پڑے دوسرے یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت اللفظ نہین کیا اسواسطے
کہ عرب کا محاورہ ہند کے محاورے سے اکثر مطابق نہین بلکہ محاورہ مقدم رکھا ہی مرادی مطلب جا بجا لکھا اور باوجود اسکے
حتی المقدور تحت لفظ ترجمے کی بھی رعایت کی ہی تیسرے یہ کہ اصلی غرض اس سے یہ ہی کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہان تک
کہ حرف شناس اور عوام بھی محروم نہ رہین اسواسطے نہایت مشکل مطالب نہین لکھے چوتھے یہ کہ اس کتاب کے خطبے کا ترجمہ نہین
کیا کہ عوام کو اُس سے کچھ فائدہ نہ تھا خطبے کا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ مصنف نے کہا کہ جب زمانہ بگڑا اور اہل علم مر گئے اور کم علم نافہم
جنکو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہین عالم اور پیشوا مشہور ہوگئے تو مین نے اس کتاب مشارق الانوار مین اپنی تصنیف دو کتاب
مصباح الدجی اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کی اور کتاب النجم اقلیشی اور کتاب الشہاب قضاعی سے جو صحیح روایت تھی
وہ بھی اسمین ملائی تا کہ صحیح احادیث مختصر کتاب مین یکجا ہو وین صحیح بخاری کی علامت خ اور صحیح مسلم کی م اور جو دونون
مین متفق ہو اسکی علامت ق مقرر کی یعنی مصنف نے اس کتاب مین صرف صحیحین کی احادیث لکھی مگر جا بجا
اقلیشی اور قضاعی کی کوئی لفظ بھی لایا ہی چنانچہ وہان اطلاع بھی کر دی ہی اور وہ لفظ بھی صحاح ستہ سے خالی نہین پانچوین

یہ کہ مصنف نے کمال اختصار سے ہر جگہ قصہ حدیث کا نہین بیان کیا کہ حضرت نے یہ حدیث کس وقت اور کس تقریب سے فرمائی تو اسکا مطلب بخوبی نہین معلوم ہوتا اسواسطے حدیث کے ترجمے کے بعد فائدہ مین اُسکا پورا قصہ لکھدیا اور جہان مطلب مجمل و مختصر تھا اُسکو مفصل کر دیا اور چارون اماموں کے مذہب جابجا مناسب مقاموں مین بے تعصب لکھے شیعہ اور اہل بدعت کے شبہات جابجا مجملاً دفع کیے غرض کہ بحمد اللہ یہ کتاب اہل اسلام کے واسطے عجیب تحفہ ہی اکثر مطالب دینی کو شامل ہی جسکے دریافت سے جاہل عالم بنے اور عالم تازہ لطف اٹھا ئے حضرت مولانا عبد القادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالب خدا کے واسطے کافی ہین دین و دنیا کے حق مین دونون کتابین گویا دو آنکھین ہین جن سے دونون جہان کا انجام نظر پڑے یاد رہے یہ بین جج عرش تک اڑینگے **مثنوی**

کیا تجھسے بیان حدیث کیا ہو	در دانۂ درج مصطفے ہی	صوفی عالم حکیم دینی	کرتے رہے اسکی خوشہ چینی
بابا کے بیان سے کون لایا	جسنے پایا یہین سے پایا	یہ شاہرہ محمدی ہی	گنجینۂ راز احمدی ہی
مشعل افروز راہ سنت	بر ہم زن بیخ و شاخ بدعت	ہوتے ہوئے مصطفے کی گفتار	مت دیکھ کسی کا قول و کردار
جب اصل ملی تو نقل کیا ہی	یان وہم و خطا کا دخل کیا ہی	اب زیادہ تو تجھسے کرتہ کل کل	خورشید کے آگے کیا ہی مشعل
بالفرض فلان تھا مرد کامل	اُسنے تھا کہا کہان سے حاصل	وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا	گو غوث و امام و مقتدا تھا
ملفوظ ایسے ہین تو لے دیکھے	ملفوظ محمدی کو اب لے	ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہی	قرآن و حدیث تجکو بس ہی
حق ہوگا حدیث خوان خرم	اور شاد رسول فخر عالم	تھا علم حدیث سخت مشکل	اور ہند کے لوگ اس سے غافل
جا ناکر ہین یہ بھی محروم	ہو ترجمہ اس سبب سے مرقوم	مقبول ہو یہ کتاب یارب	مشتاق ہون اسکے اہل دین سب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

پہلے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر مہمل حرف ہے ابوہریرہؓ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَصَامَ رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ هَاجَرَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِہِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْهَا صحیح بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے سچے دل سے خدا کو اور اُسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کرم اور فضل کی راہ سے ضرور ہو گیا خدا پر اُسکا بہشت مین لیجانا خواہ اپنا وطن اُسنے خدا کی راہ مین جہاد کیواسطے چھوڑا ہو یا اُسی زمین مین ٹھہرا رہا ہو جسمین پیدا ہوا فائدہ اس حدیث کی پوری روایت بخاری مین یون ہو کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگون کو خوشخبری سنا دیوین کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہین حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین سو سو بلند درجے ہین کہ خدا نے نمازیون کیواسطے مقرر کیے ہین ہر ایک درجہ مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین ہی جب تم خدا سے مانگو فردوس مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان مین ہی اور سب سے اونچی اور اسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اُسی سے بہشت کی سب نہرین نکلی ہین یعنے ہر چند جہاد پر بہشت موقوف نہین اصل نجات کیواسطے ایمان اور نماز روزہ کہایت کرتا ہی لیکن تم ہمت کو پست نہ کرو کہ صرف نجات پر قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تاکہ فردوس پاؤ جسکے آگے سب بہشت ہیچ ہین اس حدیث مین فرشتون اور خدا کی کتابون کا اور تقدیر اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا اسواسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو انکا بھی ضرور ایمان لاویگا کہ تمام قرآن و حدیث

مین انکا (بیان) موجود ہے اور نماز روزے کے ساتھ زکوٰۃ اور حج کا ذکر نہین فرمایا اسواسطے کہ زکوٰۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہے محتاج پر نہین اور نماز روزہ سب پر فرض ہے مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہ ہو کہ یہان حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب لوگون کو شامل ہو مصنف نے ایمان کی حدیث مقدم کی اسواسطے کہ ایمان سب عبادت اور نیکیون کی جڑ ہی بدون ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی
۲ درست نہین عن زید بن خالد الجہنی عن آوی ضالۃ فہو ضال ما لم یعرفہا صحیح مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کسی کا جانور کو رکھ لیا وہ خود دین کی راہ سے بہٹکا ہی جبتک اسکو نہ پہچنوائے ف کہوئے بہٹکے جانور کو بیحوالہ اشتہو کیے اپنے گھر مین باندھ رکھنا درست نہین اکثر مشارق کی کتابون مین اس حدیث پر ق نشانی علامت ہو یعنی بخاری اور مسلم دونون مین یہ حدیث بالاتفاق ہی حال آنکہ یہ صاف خطا ہی اسواسطے کہ صاحب جامع الاصول اور شارح کازرونی نے لکھا ہی کہ یہ حدیث صرف مسلم مین ہی بخاری مین نہین اور اس عاجز نے بھی صحیح بخاری مین دیکھا زید بن خالد سے
۳ اسمین اس مضمون کی حدیث نہین پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہی ق ابن عباس من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یستوفیہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہانے کا غلہ مول لیوے تو اسکو نہ بیچے جب تک اسکو تول کر قبضے مین نہ لاوے ف چارون اماموں کا یہی مذہب ہی کہ غلہ بیچنا مول لینے والے کو بدون اپنا قبضہ کیے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا زمین اور باغ بدون قبضہ بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب مین زمین اور باغ اور مگر موقع شبہ پر قبضہ شرط نہین باقی سب منقولات مین قبضہ شرط ہی منقول وہ مال ہی جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ ق ابن عمر من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتہا للذی باعہا الا ان یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا فمالہ للذی باعہ الا ان یشترط المبتاع صحیح بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کہجور کے درخت کو کہ بیچا پیوند کرنے کے بعد اسکے پہل کا مالک وہی ہی جسنے بیچا مگر یہ کہ مول لینے والا پہل کی بہی شرط کر لیوے اور جو غلام کو مول لیوے تو اسکے پاس کے مال کا وہی مالک ہی جسنے اسکو بیچا مگر یہ کہ مول لینے والے نے اس مال کی بہی شرط کر لی ہو ف کہجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہی مادہ کی بالی جب کے نر کی بالی اسمین پیوند کرتے ہین تو بہت پہلتا ہی امام شافعی اور مالک اور احمد کا بہی مذہب ہی کہ بعد پیوند کے پہل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہی اور اگر شرط کر لی ہو تو مول لینے والا مالک ہی اور امام اعظم کے مذہب مین جب درخت کا پہل ظاہر ہو گیا تو درخت کے بکنے سے پہل نہین بک جاتا خواہ پیوند ہوا ہو یا نہوا ہو یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی اکثر نسخون مین اس حدیث پر م یعنی صرف مسلم کی علامت ہی سو غلط ہی ق
۵ عائشۃ من ابتلی من ہذہ البنات بشیٔ فاحسن الیہن کن لہ سترا من النار بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جانچا جاوے بیٹیون سے کسی چیز مین پہر انکے ساتھ بہلائی کرے تو بیٹیان قیامت مین اسکے آڑے آجاوینگی اسکو دوزخ سے بچاوینگی ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایک عورت دو بیٹیان لیے میرے پاس سوال کرتی آئی اسوقت کچہ موجود نہ تہا مین نے ایک کہجور دی اسنے آپ نہ کہائی دو ٹکڑے کرکے اپنی دونون بیٹیون کو دی اور چلی گئی یہ خیال مین نے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیان خدا کی آزمائش ہین جسنے اُنسے بہلائی کی وہ دوزخ سے بچا بہلائی یہ کہ انکی بخوبی پرورش کرے انکو دین سکہا دے انکا برادری مین نیک بخت آدمی سے

کئی نسخون

٦ نکاح کرو ۔ ابو ہریرۃ من ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسکے ساتھ اُسکے عمل نے دیر لگائی اُسکے ساتھ اُسکا نسب شتابی کچھ نہ کرسکیگا ف یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھ
کام نہ آویگی ۔ بندگی باید پیمبر زادگی منظور نیست ۔ انس من اثنیتم علیہ خیرا وجبت لہ الجنۃ ومن اثنیتم علیہ ٧
شرا وجبت لہ النار انتم شہداء اللہ فی الارض انتم شہداء اللہ فی الارض انتم شہداء اللہ فی الارض
صحیح مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اُسکو بہشت واجب ہی اور جسکو تمنے بُرا کہا دوزخ اُسکو واجب ہی تم خدا کے گواہ ہو
زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین ف مصابیح مین روایت ہو کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اُسکی تعریف کی دوسرا جنازہ
نکلا اصحاب نے اُسکو بد کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری مین بھی ہو کچھ ایک دو لفظ کا فرق ہو معلوم
ہوا کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہین اُنکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو بڑا دخل ہو اور دنیا دار اور فاسق کی تعریف اور بُرا کہنے کا
کچھ اعتبار نہین اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدون کا اجماع اور اتفاق حجت ہو اور کامل سند ہو اور بزاز کی کتاب مین عائشہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرگیا اور خدا اُسکی بدی جانتا ہو اور لوگ تعریف کرین تو خدا اپنے فرشتون سے فرماتا ہو کہ مین نے
اپنے بندون کی گواہی قبول کی اور اُسکے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہو کہ زبان خلق
نقارہ خدا ق انس من احب ان یسئل عن شیء فلیسئل فلا تسئلونی عن شیء الا اخبرتکم ما دمت فی ٨
مقامی ھذا صحیح بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھسے جو کچھ پوچھوگے
بتلادونگا جب تک مین اپنے اس مقام مین ہون یعنی منبر پر ف بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہو کہ ایک روز حضرت نے بعد نماز
ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور قیامت کو یاد کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی مصیبتین ہونے والی ہین اصحاب بے اختیار خوف قیامت
سے رونے لگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہو سو پوچھے عبد اللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہو فرمایا کہ حذافہ ہو
اور حضرت اس وقت بہت غصے مین تھے عمر فاروقؓ نے گھٹنون کے بل کھڑے ہو کر کہا کہ ہم بدل راضی ہین خدا کی خدائی سے
اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہ سُنکر حضرت کا غصہ بجا بعضے علما نے کہا کہ منافقون نے کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے
سوال کے جواب مین عاجز ہو اسواسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے اُنکی طرف اشارہ کرکے کہ پوچھے جسکا جی چاہے عبد اللہ بن
حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروقؓ تہ کی بات بوجھ گئے کہ یہ کلام حضرت کا اصحاب سے نہین منافقون سے ہو تب وہ بات عرض
کی جس سے حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر فاروقؓ کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت
بے فائدہ سوال عالم سے کرنا نہایت مکروہ ہو خ سہل بن سعد من احب ان ینظر الی رجل من اھل النار فلینظر الی ھذا ٩
یعنی رجلا کان یقاتل المشرکین وقتل فی الآخر نفسہ صحیح بخاری مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہے تو اُسکو دیکھے یعنی ایک شخص تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخر کو اُسنے اپنی جان کو آپ مارا ف جنگ
خیبر مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا حضرت نے اُسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہو تو بہشتی کون
ہوگا ایک شخص اُسکا حال دریافت کرنے کو اُسکے پیچھے لگا جب زخمون نے اُسکو بہت چور کیا تو علیحدہ ہو کر اُسنے اپنا پیٹ مارا اور حرام موت
مرگیا تب سب کو صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دل کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہین جب تک

خاتمہ بخیر نہو روایت ہو کہ یہ شخص جو حرام موت مرا قزمان اُسکا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ [illegible] پاوے اسواسطے اسکا

۱۰ خاتمہ بخیر نہوا ھر اَبُوْمُوْسٰى وَعَائِشَةُ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ مسلم مین ابو موسیٰؓ اور

حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت اور آخرت چاہتا ہی خدا اُسکے ملنے کو چاہتا ہی اور جو برا جانے خدا کا ملنا خدا اُسکے

ملنے کو برا جانتا ہی فـ حضرت عائشہؓ یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سُنکے کہا کہ موت تو سب کو بُری معلوم ہوتی ہی حضرت نے فرمایا یہ اسکا مطلب نہین

بلکہ جب ایماندار مرتا ہی تو اُسوقت فرشتے اُسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہین تو وہ موت کو بدل چاہتا ہی اور خدا کا نہایت

مشتاق ہوتا ہی تو خدا بھی اُسکا ملنا چاہتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہی تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو برا جانتا ہی تو خدا

بھی اُسکا ملنا برا جانتا ہی یعنی زندگی مین جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہی اسکا کچھ مضایقہ نہین مرتے وقت کا اعتبار ہی سو اُسوقت ایماندار

۱۱ مشتاق ہوتا ہی اور کافر گھبراتا ہی اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنِ احْتَبَسَ

فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی نیت سے گھوڑا روک رکھے خدا کو مان کر اور اُسکا وعدہ

سچا جانکر تو البتہ اُسکے چارے اور پانی پینے کے اور اُسکی لید اور پیشاب کے برابر ثواب اُسکی ترازو مین ہوگا قیامت کے دن فـ یعنی جب خدا کے

۱۲ واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور نخیت منظور نہو تو یہ ثواب پاوے م مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ مَنِ احْتَكَرَ

فَهُوَ خَاطِئٌ مسلم مین معمر بن عبداللہ بن نافعؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قحط مین غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے

وہ گنہگار ہی فـ ابن ماجہ مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ جو گرانی مین غلہ بند کریگا خدا اُسکو کوڑھی اور محتاج کر ڈالیگا اور عبداللہ بن عمر

سے روایت ہی کہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا اُس سے جدا ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا

انتظار کرنا چارون مذہب مین نہایت حرام ہی اسواسطے کہ خلائق کی بدخواہی ہی اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے بند کیا ہو اور سوداگری

کی نیت نہو تو درست ہی اناج کی سوداگری کرنا منع نہین جیسا کہ عوام مین مشہور ہی بلکہ قحط اور گرانی مین غلہ بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی

۱۳ راہ دیکھنا منع ہی سوا اناج اور چارے کے اور کسی چیز کا بند کرنا منع نہین ق عَائِشَةُ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ

فَهُوَ رَدٌّ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنی ہمارے دین

اور شریعت مین جو اُسمین نہین سو وہ نئی بات یا اُسکا نکالنے والا مردود ہی فـ یعنی جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین

نہ کھلی نہ چھپی سو وہ نہایت گمراہی ہی اور اسی کا نام بدعت ہی دین مین چار چیزین اصل ہین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور

اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین ہی سو جو بات ان چارون اصلون مین نہین وہی بدعت ہی جتنی بدعتین لوگون

نے خلاف شرع نکالی ہین اس حدیث سے سب رد ہو گئین تفصیل کی کچھ حاجت نہین مثلاً قبر پر گچ کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ

بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی منت ماننا جھنڈے نشان کھڑے کرنا سراسر دین کے خلاف ہین قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی

مین انکی کچھ اصل نہین بلکہ بعضے کام صریح احادیث مین منع ہین اسیطرح اور بدعتون کو خیال کرے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست

ہوا تو ہمارے قیاس مین یہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین تو اُسکا جواب یہ ہی کہ یہ بخبر ہی [illegible] اخورون رار دیکے باید قیاس کی بہت شرطین

ہین سواے مجتہد کے کسی کا قیاس حجت نہین غرض کہ اس حدیث مین عجب قاعدہ کلیہ حضرت [illegible] فرمایا کہ سب [illegible] ہو گئی اگر

دانا آدمی اسکو خوب سمجھیوے سب بدعتون کی برائی خود بوجھ جاوے زیادہ دلیلون کی کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ علماے حدیث
نے کہا ہی کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہی ہزارون بدعتین صرف اس حدیث سے رد ہوتی ہین نظم سنی ہوکر تو بدعتی مت بن ۔ کیونکہ بدعت
ہی دین کی بربیخ زن ۔ چھوڑ بدعت محمدی بن جا ۔ شاد ہون تجھسے تا رسول خدا ۔ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْ اَحْسَنَ فِی الْاِسْلَامِ فَلَا ۱۴
یُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِی الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ ۔ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن
مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین آیا تو جو کفر مین کیا اُسپر پکڑ انجاویگا اور جسنے اسلام مین برائی کی تو اگلے
پچھلے دونون گناہون پر اُسکے پکڑ ہوگی ف جو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا مرتے دم تک اُسپر قائم رہا تو اُسپر
کفر کے گناہون کا مواخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور باطن سے نہین یا مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا اُسکے اگلے پچھلے سب گناہون پر
مواخذہ ہی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّاهَا اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَهَا يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ ۱۵
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون کے مال لیوے بطور قرض یا عاریتاً ادا کرنے کے ارادے پر تو خدا اُس
سے ادا کرواویگا یعنی ادا کرنے کا سامان کر دیگا دنیا مین یا آخرت مین اور جو اُن مالون کو برباد کرنے کے ارادے پر لیوے تو خدا اسکو برباد کر ڈالیگا
ف یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہو اور وہ بہ نیت ادا قرض لیوے اور اُسکے ادا کرنے مین کوشش کرے تو خدا اُسکا مددگار ہی اور جو مال
مردم خوری کی نیت سے لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان اور کافر کا قرض برابر ہی کافر کا بھی مال دبانا درست
نہین اسواسطے کہ اس حدیث مین مسلمان کی کچھ خصوصیت نہین ابن ماجہ مین عبد اللہ بن جعفرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
قرضدار کے ساتھ ہی یہانتک کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بُری نہ کرے اسیواسطے عبد اللہ بن جعفر بے حاجت بھی قرض لیتے تھے
تاکہ خدا ہمارے ساتھ رہے اور اسیطرح حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ قرض لیتی تھین کسی نے کہا کہ آپ کو تو قرض کی کچھ
حاجت نہین تو کہتی تھین کہ حضرت سے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنے کی ہوتی ہی خدا کی طرف سے اُسپر ایک حافظ اور مددگار رہتا ہی
اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اسواسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہی شاید نیت بدل جاوے تو اب
کہان پھر عذاب گلے پڑے ق سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهٗ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ ۱۶
بخاری اور مسلم مین سعید بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اُسکی گردن مین اُسی زمین کا
طوق ڈالا جاویگا زمین کے ساتون طبق تک ف طبرانی اور احمد نے یعلی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین
کسی کی ظلم سے چھین لیگا خدا اسی پر بزور حکم کریگا کہ اُس زمین کو سات طبق تک کھود دے پھر اُسکے گلے مین قیامت کے دن اُسکا طوق
ڈالا جاویگا یہان تک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھد کر اُسکے گلے مین مثل طوق پڑیگی تاکہ وہ ظالم
سب لوگون کے روبرو فضیحت ہووے اور دوسرے طوق ہونے کی یہ صورت ہی کہ ظالم زمین مین دھسایا جائیگا تو زمین مثل طوق
ہوجاویگی چنانچہ اگلی حدیث مین صاف اسکا بیان ہی معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہی خ اِبْنُ عُمَرَ مَنْ اَخَذَ ۱۷
مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ ۔ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ زمین مین ساتون طبق تک دھسایا جاویگا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَدْرَكَ ۱۸
رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ایک رکعت

پائی تو اسنے البتہ سب نماز پائی ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت مین پائی تو اُسے جمعیت کی نماز کا ثواب پایا
اور دوسرے یہ کہ جسنے ایک رکعت کے بقدر نماز کا وقت پایا تو اُسکی باقی نماز ادا ہی قضا نہین جیسے کہ صبح کی نماز مین ایک رکعت کے
بعد آفتاب طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہو گئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے
19 مذہب مین اس صورت مین عصر کی نماز تو ہو گئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہو گئی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ
بِعَيْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ ۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پاوے اپنا ہو بہو مال کسی مفلس کے پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اُس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہی اور
قرضدارون کی بہ نسبت ف یعنی جسنے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہو گیا قیمت نہین دے سکتا تو
وہ اپنے مال کو اگر ہو بہو پاوے تو لیلیوے اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضدارون کا اُسمین حق نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعیؒ کا اور
20 امام اعظم کے نزدیک اس مال کا بیچنے والا سب قرضدارون کے برابر ہی اُس مال کو بحکم سب قرضدار برابر بانٹ لیوین ق سَعْدُ ابْنُ
اَبِيْ وَقَّاصٍ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ ۔ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کسی اور سے ناتا رشتہ لگا دے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اسکا باپ نہین ہی تو اسپر بہشت
حرام ہی ف یعنی جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ بتلا دے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا
21 کہ جو بعض شیخ یا مغل آپکو سید بتلاتے ہین بہت برا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ دوزخ کی تیاری کرتے ہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ
اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ ۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو مدینے کے رہنے والون سے برائی کا قصد کریگا خدا اُسکو گلا ڈالیگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہی ف یزید پلید نے بعد قتل امام حسینؑ کے
مدینے پر لشکر بھیجا تھا ہزارون لوگ قتل کیے اور بہت ظلم ہوئے سو خدا نے بموجب مضمون اس حدیث کے ایسا اُسکو جلد مٹا ڈالا کہ کچھ
22 اُسکا نام و نشان باقی نہ رہا ق عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ
بخاری اور مسلم مین عدیؓ حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے ہو سکے دوزخ سے چھپنا یعنی بچ رہنا
کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی تو اُسکو کیا چاہیے ف یعنی خیرات کرنا دوزخ کی آگ سے بچاتا ہی تھوڑے بہت کا خیال نہ چاہیے یہانتک
کہ کھجور کی پھانک برابر بھی دنیا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک عورت بدکار نے
23 پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب سے بخشی گئی ق جَابِرٌ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ ۔ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہو سکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پہونچانا تو کیا چاہیے ف جابرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے منتر منع کیا اور مجھکو بچھو کا منتر آتا ہی
حضرت نے فرمایا کہ اس منتر کو میرے آگے تو پڑھ اُسنے پڑھا حضرت نے اُسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ جس منتر مین
شرک اور کفر کا مطلب نہو تو وہ منتر درست ہی شرک یہ کہ خدا کے سوا کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اُس سے مدد مانگے جس طرح اکثر
منترون مین ہوتا ہی چنانچہ لونا چماری اور کلوا بیر کی دہائی کہ ایسے منتر صاف کفر ہین انکا کرنا ہرگز ہرگز درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا
24 کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہی ق عَلِيُّ بْنُ هُبَيْرَةَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ

عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَهٗ کَانَ غُلُوْلًا یَاْتِیْ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مسلم مین عدی بن عمیرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جسکو ہم عامل کرین اور کچھ کام لین پھر وہ چھپا رکھے ہمسے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری مین داخل
ہی قیامت کے دن اُسکو لے آویگا یعنی قیامت مین اُسکی چوری ظاہر ہوگی اُسکو فضیحت کریگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ تحصیلدار یا کسی کارخانے کے داروغہ کو مالک کے بدون رضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری ہی جسکو قیامت مین
خدا اور رسول کو منھ دکھلانا ہووےگا نئی حضرت بخاری ہے اسکو آسان نہ سمجھے **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ ٢٥
اَوْ یَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِیْ اُذُنَیْهِ الْاٰنُکُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو کان لگاوے کسی قوم کی بات سننے کے واسطے اور اُسکا سننا اُنکو بُرا لگتا ہو یا وے اُس سے بھاگتے پھرتے ہون تو اُسکے دونون کانون
مین پگھلا شیشہ بلایا جاویگا قیامت کے دن **ف** یہ عذاب اسواسطے ہوا کہ اُسنے کان سے لوگون کو رنج دیا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ اَسْلَمَ ٢٦
فِیْ تَمْرٍ فَلْیُسْلِمْ فِیْ کَیْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور مین یعنی قیمت آگے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا ہوا اور تول ٹھہرائی ہو
ایک مدت معین تک **ف** جب حضرت مکے سے مدینے مین تشریف لائے تو دیکھا کہ وہان کے لوگ بیع سلم کرتے تھے تول اور مدت مین جھگڑا
ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند حدیث مین کھجور کا ذکر ہی اسواسطے کہ مدینے مین یہی بہت پیدا ہوتی ہی لیکن بیع سلم کرنا اکثر
جنسون مین درست ہی بشرطیکہ تول اور ناپ اور مدت مقرر ہوگئی ہو اصطلاح کہ تیس سیر گیہون یا چالیس سیر ایک مہینے کے بعد یا دو مہینے کے بعد
فقہ مین اُسکی سب شرطین مذکور ہین امام اعظمؒ کے نزدیک کمتر مدت مہینا بھر ہوا اور جو بعضی جگہ معمول ہی کہ قیمت آگے سے دیکر کہتے ہین کہ جو فصل
مین زیادہ بھاؤ ہوگا وہی ہم لیوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ درست نہین اسواسطے کہ اسمین تول مقرر کر لینا ضرور ہی زیادہ بھاؤ کچھ معین
چیز نہین کبھی مثلاً تیس سیر بھاؤ ہوا کبھی چالیس سیر ہندوستان مین بیع سلم کو بعضے ملک مین بدنی اور کٹوتی کہتے ہین اس کتاب مشارق
مین اس حدیث کی روایت حضرت عائشہؓ سے لکھی ہی سو خطا ہی اسواسطے کہ بخاری اور مسلم مین اس حدیث کی عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی
حضرت عائشہ سے نہین **خ** اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ اَشَارَ اِلٰی اَخِیْهِ بِحَدِیْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِکَةَ تَلْعَنُهٗ وَاِنْ کَانَ اَخَاهُ ٢٧
لِاَبِیْهِ وَاُمِّهٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے
یعنی تلوار یا برچھی سے تو مقرر فرشتے اُسکو لعنت کرتے ہین اگرچہ اُسکا سگا بھائی ہو **ف** اشارہ کرنا یعنی ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو درست
نہین کہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پہونچے اور سگے بھائی کے ساتھ ہر چند ظاہر مین احتمال قتل کی نہین تو بھی اُسکی طرف ہتھیار سے اشارہ
کرنا حلال نہین اور جبکہ صرف ہتھیار کے اشارہ کرنے سے فرشتے اُسپر لعنت کرتے ہین تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا **م**
اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنِ اشْتَرٰی طَعَامًا فَلَا یَبِعْهُ حَتّٰی یَکْتَالَهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اناج مول
لیوے تو اُسکو نہ بیچے جبتک اُسکو نہ تولے اور قبضہ نہ کرے **ف** مروان اپنی حکومت مین سپاہیون کو تنخواہ مین چٹھیان لکھ دیتا تھا کہ اتنا اناج فلانے
بنگے فلانے گاؤن سے لیلو سپاہی لوگ بدون اناج لیے لوگون کے ہاتھ دے چٹھیان بیچ ڈالتے تب ابوہریرہ نے مروان سے کہا کہ تونے
بیاج حلال کر دیا کہ بدون قبضہ ہوئے لوگ اناج کی چٹھیان بیچ ڈالتے ہین مین نے حضرت سے یہ حدیث سنی کہ بدون قبضہ ہوئے اناج بیچنا
درست نہین پھر مروان نے منع کر دیا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنِ اشْتَرٰی مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْیَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا اور مسلم مین عبداللہ

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے گائے یا بکری مول لی جسکا دودھ اُسکے مالک نے کئی دن تھنوں میں رکھا ہو سو اُسکو اختیار ہے دودھ چار
معلوم ہو تو پھیر دے مول لینے والا اُسکو پھیر دیوے اُسکے ساتھ ایک صاع غلہ یا کھجور بھی دیوے یعنی دودھ کے بدلے ف صاع لکھنؤ کے حساب سے
ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہے امام شافعیؒ اور احمدؒ اور مالکؒ کا یہی مذہب ہے کہ جب فریب ثابت ہو تو پھیر دیوے اور ایک صاع دودھ کے بدلے ادا کرے
امام اعظمؒ کے نزدیک تھنوں میں دودھ بند کرکے چھوڑنا عیب نہیں جس گائے بکری کا پھیر دینا ہو بلکہ بقدر تفاوت دودھ کی قیمت کو کم کر دینا چاہیے
٣٠ حنفی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اور احادیث اور کلیات شرع کے مخالف ہے تو تاویل کے لائق ہے واللہ اعلم ؎ ابو ہریرۃ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ
اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ
مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی تو مقرر اُسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے میرا خلاف کیا اور کہنا
نہ مانا اُسنے بےشک خدا کا کہنا نہ مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا مانا اُسنے بےشبہ میرا کہنا مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا نہ مانا اُسنے مقرر میرا کہنا نہ مانا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی اطاعت کے ممکن نہیں اسواسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہمکو حضرت سے معلوم
ہوئی بعضے لوگ جو کہتے ہیں کہ خدا ہی جانے کہ خدا کس بات میں خوش ہے سو یہ لوگ یا تو احمق اور جاہل ہیں یا پیغمبر کے منکر ہیں اسواسطے کہ تمام قرآن
اور حدیث سے یہ بات خوب ثابت ہے کہ خدا کی رضامندی اور خوشی کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے ممکن نہیں سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی
تابعداری کا دعویٰ کرے اور شریعت محمدی پر نہ چلے وہ شیطان ہے بصورت انسان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہیں اسواسطے حاکم
عادل کی اطاعت واجب ہوئی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول و فعل میں واجب ہے اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام میں واجب نہیں اسواسطے کہ
٣١ حضرت خدا کے معصوم ہیں اور حاکم معصوم نہیں ہم ابو ہریرۃ مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ یَّفْقَؤُا عَیْنَهٗ
مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر میں جھانکے بدون اُنکی اجازت کے تو البتہ اُنکو حلال ہے کہ اُسکی آنکھ پھوڑ دیں
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا حرام ہے اور گھر والے کو اسکا منع کرنا اور پتھر مارنا درست ہے اگر
اُسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو امام شافعیؒ کے نزدیک خون ہدر ہے لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک خون بہا ہے اُنکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جھانکنے والا
٣٢ اس لائق ہے کہ اگر نہ مانے تو اُسکی آنکھ پھوڑ ڈالے اور یہ نہیں کہ اگر آنکھ پھوڑ دے تو خون بہا نہ دیوے ق ابو ہریرۃ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً
اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ اِرْبٍ مِّنْهَا اِرْبًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
لونڈی یا غلام مسلمان کی گردن آزاد کریگا تو حق تعالیٰ بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنے والے کا دوزخ سے آزاد کریگا ف لونڈی
غلام کو آزاد کرنا عمدہ عبادت ہے اور اتنا ثواب ہے کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اندھا یا لنگڑا لولا
٣٣ نہ چاہیے صحیح سالم ہو تاکہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے والے کا آزاد ہو ق ابو ہریرۃ مَنْ اَعْتَقَ شَقِیْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكٍ فَعَلَیْهِ خَلَاصُهٗ
فِیْ مَالِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِیْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِیَ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھے کے غلام سے آزاد کرے تو اُسپر ضرور ہے اپنے مال سے اُسکو بالکل خلاص کر دینا یعنی اور
شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور اگر آزاد کرنے والا مالدار نہو تو اُس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جاوے پھر بقدر حصے اور شریکوں
کے غلام سے نوکری اور مزدوری کروائی جاوے مگر اُسپر جبر نہ ہووے ف یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہوں اور ان میں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ
مالدار ہے تو غلام اُسی وقت بالکل آزاد ہو گیا اور شریکوں کے حصے اپنے پاس سے ادا کرے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ و احمدؒ اور ابی یوسفؒ و محمدؒ کا

امام اعظم بہ ذلک اور شریک مختار ہین چاہین اپنے حصے کے موافق اُس غلام سے محنت کروالین اور چاہین آزاد کرنے والے سے قیمت کا
دعوی کرین اور چاہین اپنے حصے کو آزاد کردین اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہو تو شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہے کہ اُسکے بقدر حصہ
آزاد ہوا باقی حصون کے قدر غلام ہے اور شریکون کو نہین پہونچتا کہ اُس سے محنت کروالین یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کرین
لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہے اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب ہے کہ اور شریک بقدر اپنے حصون کے غلام سے
محنت مزدوری کروا کے اپنی قیمت بھر لیوین چنانچہ یہ حدیث اُنکے مذہب کی صاف دلیل ہے اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نکرین یعنی شتابی
نکرین اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگین ق ابن عمر مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اٰخَرَ قُوِّمَ عَلَيْهِ فِي مَالِهٖ قِيْمَةَ عَدْلٍ لَا وَكْسَ ۲۴
وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ساجھے کے غلام کو آزاد
کرے تو اُسکے مال سے دوسرے شریک کے حصے کے موافق منصفی سے قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر اسپر بشرطیکہ وہ مالدار ہو پھر وہ غلام
اُسی کی طرف سے آزاد ہوگا یعنی غلام آزاد کے مرنے کے بعد اُسکے مال کا آزاد کرنے والا مالک ہے ق جابر مَنْ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهٗ ۲۵
وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهٗ حَقَّهٗ فِيْهَا وَهِيَ لِمَنْ اُعْمِرَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے
کسی کو گھر دے ڈالا عمر بھر کو تو وہ شخص اور اُسکے وارث اُس گھر کے مالک ہوگئے سو دینے والے کی اس بات نے اُسکے حق کو کاٹ دیا اور وہ
گھر اُسی کا ہوگیا جسکو دیا اور اُسکے وارثون کا ف یعنی جسنے عمر بھر کو اپنا گھر دیا تو وہ گھر اُسی کا ہو گیا اُسکے مرنے کے بعد اُسکے وارث پاوینگے
دینے والا نہین پاسکتا ابو عبس عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ۲۶
بخاری مین روایت ہے عبد الرحمن بن جبیر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین جسکے پیر گردمین بھرے خدا نے اُسپر دوزخ حرام کی ف راہ
خدا مین یعنی جہاد یا حج مین یا سب اچھے کامون مین لیکن فی سبیل اللہ جہاد مین زیادہ مستعمل ہے م ابو هريرة مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ ۲۷
فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ
مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا پھر نماز جمعہ کے واسطے مسجد مین آیا پھر اُسنے سنتین پڑھین جتنی اُسکی قسمت مین تھین
پھر چپکا بیٹھا رہا یہانتک کہ امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام کے ساتھ نماز فرض پڑھی اُسکی مغفرت ہوئی اسوقت سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن
اور بھی ف یعنی جسنے یہ سب کام کیے اُسکے دس روز کے گناہ معاف ہوئے اسواسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہے جمعہ کا غسل سنت ہے اور
خطبے کے وقت چپ رہنا فرض ہے ق ابو هريرة مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً
وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا
اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ
بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو نہایا جمعہ کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے ہین یعنی خوب نہایا اور ہر جگہ پانی پہونچایا پھر دوپہر ڈھلے اول وقت مسجد مین آیا
تو جیسے اُسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اُسنے جیسے گائے بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اُسنے جیسے سینگ والا
دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اُسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گھڑی آیا تو اُسنے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پھر
جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبے اور نماز سننے کو دروازہ چھوڑ مسجد مین آجاتے ہین ف فرشتے جمعہ کے دن

تحفة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

مسجدون کے دروازون پر لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلمانون کو لازم ہی کہ
۳۹ جمعہ کو جلد مسجد مین حاضر ہوا کرین جتنا جلد جاوینگے اتنا بہت ثواب پاوینگے خ سَلْمَانُ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ
بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَوْ مَسَّ مِنْ طِيْبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلّٰى مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ
اَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى بخاری مین سلمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعہ کے دن
اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی اس سے ہو سکی یعنی حجامت بنوائی اور سفید کپڑے پہنے پھر تیل لگایا یا خوشبو پھر دوپہر ڈھلے مسجد مین گیا
سو دو بیٹھون کو اٹھنے نہ چھیڑا پھر نماز پڑھی جتنی اسکی قسمت مین تھی یعنی تحیۃ المسجد اور سنتین پھر جب امام منبر پر آیا تو وہ چپکا خطبہ
سنتا رہا تو اس شخص کی مغفرت ہو گئی اس وقت سے پچھلے جمعہ تک ف بعضے لوگون کی عادت ہی کہ جمعہ کے دن دیر کر آتے ہین اور
صفین چیرتے لوگون کو تکلیف دیتے اول صف مین جاتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہین یا پہلے سے اول
۴۰ صف مین بیٹھ رہے یا پھر جہان جگہ پاوے وہین بیٹھ جاوے م وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ مَنِ اقْتَطَعَ اَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ
مسلم مین روایت ہی وائل بن حجرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا کسی کی زمین ظالم بنکر ملیگا اللہ سے قیامت مین اور خدا اسپر نہایت
۴۱ غضبناک ہوگا م اَبُوْ اُمَامَةَ اِيَاسُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيُّ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ
وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ مسلم مین روایت ہی ایاس
بن ثعلبہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا حق کسی مسلمان کا جھوٹی قسم کھا کر سو اللہ نے بیشک اسکے لیے دوزخ ٹھہرا رکھی اور بہشت اسپر
۴۲ حرام کی تو ایک قومی نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ تھوڑی چیز ہو تو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو ق سُفْيَانُ
بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ بخاری اور مسلم مین روایت ہی سفیان بن ابی زہیرؓ سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کتا رکھے نہ اسکا کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری رکھاوے تو گھٹتے جاوینگے ہر روز اسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر
ف یعنی کتا پالنا تین کام کے لیے درست ہی ایک تو کھیت رکھانے کو دوسرے بھیڑ بکری بچانے کو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب
۴۳ اور حدیث مین آیا ہی ان تین کامون کے سوا کتا پالنا نہین درست کہ نیک عمل گھٹتے جاتے ہین م جَابِرٌ مَنْ اَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ
وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ اٰدَمَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو پیاز اور لہسن اور گندنا کھاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اسواسطے کہ فرشتون کو اس چیز سے یعنی بدبو
۴۴ سے تکلیف ہوتی ہی جس سے آدمیون کو تکلیف ہوتی ہی ق جَابِرٌ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا
وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ بخاری اور مسلم مین روایت ہی جابرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہمسے الگ رہے
یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر مین بیٹھ رہے ف پیاز لہسن کا کچا کھانا مکروہ ہی اور اسکو کھا کر مسجد مین جانا اور بھی برا امام
نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ مولی بھی پیاز لہسن کے برابر ہی کہ اسکی ڈکار مین بھی بدبو آتی ہی اگر پیاز لہسن کو پکاوے یا
۴۵ سرکے مین ڈالکر بو دور کرے تو کھانا درست ہی م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَنْ اَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهٗ
سُمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ مسلم مین روایت ہی سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ جو سات کھجور صبح کو کھاوے ان درختون کی جو دونون طرف ہین
۴۶ کے پتھریلی زمین مین ہین تو شام تک اسکو کوئی زہر ضرر نکرے ف یہ حضرت کی دعا کی برکت ہی ق اَنَسٌ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَكَلَ

مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا بخاری اور مسلم مین روایت ہی انسؓ اور ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت یعنی
لہسن سے کہا وے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهٖ
قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابوہریرہؓ سے جو رکھیگا کتے کو اسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر
١٠ گھٹتے جاوینگے لیکن کھیت اور گاے بکری کے بچانے کے لیے کتا رکھنا درست ہی چنانچہ اسکا بیان اگلی حدیث مین ہو چکا ہے
اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ مسلم مین روایت ہی ابوہریرہؓ سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو فرصت دے تنگ نہ پکڑے یعنی کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض مین سے کچھ چھوڑ دے
تو خدا اُسکو اپنے عرش کے سایے کے نیچے رکھیگا جسدن کہین سایہ نرہیگا سواے اُسکے سایے کے یعنی قیامت کے دن ق
٩ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ تَقُوْلُ اَيْ قُلْ هَلُمَّ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَالِكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ
مِنْهُمْ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ مین بلاوینگے اسکو بہشت کے چوکیدار
سب چوکیدار بہشت کے دروازون کے کہینگے آؤ میان فلانے ادھر آئیے تو ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کیا رسول اللہ اس شخص
کو تو کسی طرح ٹوٹا نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ مجکو امید ہی کہ تو انھین لوگون مین ہی جنکو بہشت کے
فرشتے خوشی سے بلاوینگے ف جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیان
٥٠ اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیقؓ کی اور بہشتی ہونا انکا ثابت ہوا خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ
فَاقْتُلُوْهُ بخاری مین روایت ہی عبداللہ بن عباسؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنی مرتد ہو جاوے تو اسکو
مار ڈالو ف امام شافعیؒ کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بموجب اس حدیث کے واجب القتل ہی اور امام اعظمؒ کے نزدیک مرتد عورت کو
٥١ قتل کرنا نہین درست ہی اسواسطے کہ اور حدیث مین عورت کا قتل منع ہی ق عُثْمَانُ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ
لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عثمانؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے واسطے مسجد بناوے
٢ اور اس سے صرف اللہ کی خوشنودی چاہے نام غرض نہو تو البتہ اُسکے لیے ویسا گھر بہشت مین بناویگا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ تَابَ قَبْلَ
طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مسلم مین روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے پچھم سے سورج نکلنے کے
پہلے تو خدا اُسکی توبہ قبول کرتا ہی ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلیگا تو قیامت کا ہونا سب پر کھل جاویگا پھر
٣ توبہ کا دروازہ بند ہوگا ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهٗ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ مسلم مین روایت
ہی عبداللہ بن عباسؓ سے کہ حضرت نے فرمایا جو بے دیکھے اپنی طرف سے بناکر خواب بیان کرے اُسپر یہ حکم ہوگا کہ دو جو کو گرہ
٤ دیکر جوڑے اور یہ کبھی نہ ہوسکیگا ف یعنی نہ دو جو مین گرہ پڑسکیگی نہ اس سے عذاب موقوف ہوگا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ
فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسَمُّهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّاُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا
مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے آپکو پہاڑ پر سے گراکر مار ڈالا تو وہ

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

دوزخ کی آگ مین اونچے مکانون سے ہمیشہ گرا کریگا پڑا رہیگا اُسمین سدا اور جو زہر پیکر اپنی جان ماریگا تو اُسکے ہاتھ مین زہر رہیگا دوزخ کی آگ مین
ہمیشہ اُسکو پیا کریگا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے ماریگا تو وہ ہتھیار اُسکے ہاتھ مین ہوگا دوزخ کی آگ مین سدا اپنے پیٹ
مین اُسکو بھونکا کریگا ہمیشہ **ف** یعنی جس چیز سے اپنی جان ماریگا دوزخ مین اُسیطرح اُسی چیز کا عذاب ہوا کریگا اگر جان مارنے کو وہ شخص
حلال جانتا تھا تو سچ مچ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور اگر حلال نہین جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا یعنی مدت کو بھی سدا بولتے مین
٥٥ **ق** بُرَیْدَۃُ بْنُ الْحُصَیْبِ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ بخاری اور مسلم مین بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے
عصر کی نماز چھوڑدی اُسکا کیا اکارت ہوا **ف** قرآن اور حدیث مین نماز عصر کی نہایت تاکید ہے اسواسطے کہ یہ وقت غفلت کا ہے لوگ اسوقت
بازار مین مشغول ہوتے ہین سیر کو نکلتے ہین نماز اکثر قضا ہو جاتی ہے مسلمان کو لازم ہے کہ نماز عصر کا زیادہ تر خیال رکھے الٹا سنو کہ عمل اکارت
٥٦ ہوا اسواسطے کہ ہر روز فرشتے عصر کے وقت نامۂ اعمال آسمان پر لیجاتے ہین **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ
لَمْ یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات کھجور عجوہ کھاوے
٥٧ تو اُسدن اُسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نکریگا **ف** عجوہ ایک عمدہ قسم کھجور کی ہے مدینے مین **خ** ابو ہریرۃ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَۃٍ مِّنْ کَسْبٍ
طَیِّبٍ وَّلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُہَا بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یُرَبِّیْہَا لِصَاحِبِہَا کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ
حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ بخاری مین روایت ہے ابو ہریرہؓ سے حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال روزی سے اور اللہ
قبول بھی نہین کرتا سواے حلال کے سو اُسکو خدا قبول فرماتا ہے رحمت کے داہنے ہاتھ سے پھر اُسکو پالا کرتا ہے دینے والے کے واسطے جیسے تم اپنے
بچھیرے کو پالتے ہو یہانتک کہ اُس تھوڑی چیز کو بڑھاتا ہے کہ وہ پہاڑ کی برابر ہو جاتی ہے **ف** یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی راہ خدا مین
دے تو اُسکا ثواب بیحساب ہے اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھون روپے خرچ کرے خدا اسکو ہرگز قبول
نہین کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپے کے برابر ہے بلکہ اُس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان صدقہ دینے مین
٥٨ حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑے بہت کا خیال نکرے **م** ابو ہریرۃ مَنْ تَطَہَّرَ فِیْ بَیْتِہٖ ثُمَّ مَضٰی اِلٰی بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ
لِیَقْضِیَ فَرِیْضَۃً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰہِ کَانَتْ خَطْوَتَاہُ اِحْدٰہُمَا تَحُطُّ خَطِیْئَۃً وَّالْاُخْرٰی تَرْفَعُ دَرَجَۃً
مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گھر مین پاک ہوا پھر کسی مسجد مین گیا نماز فرض پڑھنے کو
تو دونو ڈگ کا یہ حال ہوگا کہ ایک ڈگ سے گناہ مٹیگا دوسرے ڈگ سے درجہ بلند ہوگا **خ** عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ تَعَارَّ
مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِیْبَ لَہٗ فَاِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُہٗ
بخاری مین روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سوتے سے جاگا اور اُسنے لا الٰہ الا اللہ سے اللہم اغفرلی تک
پڑھا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز تہجد بھی پڑھی تو نماز بھی اُسوقت کی نہایت قبول ہوگی لا الٰہ الا اللہ سے آخر
تک کے یہ معنی ہین کہ سواے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہے جسکا کوئی شریک نہین اسی کا سب ملک ہے اور اسی کو سب
تعریفین ہین اور وہ سب چیز کرسکتا ہے سب خوبیان اللہ کو پاک ہے سب عیبون سے اور سب سے بڑا ہے بدون اسکی مدد گناہ سے بچاؤ نہین نیکی پر طاقت
اسکے بعد یون کہے اے میرے اللہ مجھے بخش دے **م** ابو ہریرۃ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ

فضیلت خیرات و اگرچہ تھوڑی بار بخشش ۱۲ — صدقہ حلال از مشارق الانوار
فضیلت حضور مسجد و نماز گزاری آنجا ۱۲
فضیلت بیداری شب و دعا و نماز

غفرلہ ما بینہ وبین الجمعۃ وزیادۃ ثلثۃ ایام ومن مس الحصی فقد لغا مسلم مین روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسنے اچھی طرح سے وضو کیا یعنی وضو کے فرض سنت سب بجالایا پھر مسجد مین آیا پھر خطبہ سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اسکے گناہ
بخشے گئے اسوقت سے پچھلے جمعہ تک اور تین روز زیادہ اور جو خطبے کے وقت کنکریان ٹٹولا کیا تو اسنے بیہودہ کام کیا
۱۱ م ابوہریرہ من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطایاہ من جسدہ حتی تخرج من تحت اظفارہ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسنے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اسکے بدن سے گناہ نکل جاتے ہین یہانتک کہ ناخنون کے نیچے سے نکل جاتے ہین
۱۲ خ ابوہریرۃ من توضأ فلیستنثر ومن استجمر فلیوتر بخاری مین روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ
پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو ڈھیلے لے تو چاہیے کہ طاق لے یعنی تین لے یا پانچ یا سات
۱۳ ق عثمان من توضأ نحو وضوئی ھذا ثم قام فرکع رکعتین لا یحدث فیھما نفسہ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ قالہ حین توضأ ثلثا ثلثا
بخاری اور مسلم مین روایت ہی عثمانؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے مین نے یہ وضو کیا ہی پھر کھڑے ہو کر
دو رکعت حضور دل سے پڑھے ان مین واہی تباہی خیال نکرے تو اسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے یہ حدیث اسوقت حضرت نے
فرمائی جب تین تین بار ہاتھ منہ دھوئے حضرت نے ایک دن ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حق تعالی نماز نہین قبول کرتا
پھر وہ دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو سے دونا ثواب ملتا ہی پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہی اور
اگلے پیغمبرون کا
۶۴ خ سہل بن سعدؓ من توکل لی ما بین رجلیہ وما بین لحییہ توکلت لہ بالجنۃ بخاری مین روایت ہی سہل بن سعدؓ سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو مجھسے ضامن ہو اسکا جو اسکے دونون پیرون مین ہی یعنی حرام کاری نکرے اور جو ضامن ہو اسکا جو دونون جبڑون مین ہی یعنی
زبان سے جھوٹھ نہ بولے غیبت نکرے حرام مال نکھاوے تو مین اسکے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہون ف یعنی اکثر گناہ
انہین دونون مقام سے ہوتے ہین جسنے انکو روکا بہشت کو پایا
۶۵ ق ابن عمر من جاء منکم الجمعۃ فلیغتسل مسلم مین روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ کو آوے وہ نہاوے
۶۶ خ عثمان من جھز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ بخاری مین روایت ہی حضرت عثمانؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان
درست کردیگا تو اسکے لیے جنت ہی ف تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک مین مدینے سے سولہ دن کی راہ حضرت نے وہان کی لڑائی
کا ارادہ کیا اور سب کے پاس سامان کچھ نہ تھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب حضرت نے اس لشکر کے سامان کرنے والے کو بہشت
کا وعدہ دیا حضرت عثمانؓ نے لشکر کا سامان کردیا چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیان راہ خدا مین حاضر کین حضرت بہت
خوش ہوئے اور اشرفیون کو دامن مین اچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمانؓ کو اب کوئی کام ضرر نکریگا
۷ ق زید بن خالد من جھز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اھلہ بخیر فقد غزا بخاری
مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو راہ خدا مین لڑنے والیکا سامان درست کردے تو بیشک وہ بھی غازی
ہی اور جسنے غازی کے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کیا تو وہ بھی مثل غازی ہوا یعنی غازی کے برابر ثواب پاویگا
۸ خ ابوہریرہ من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جسنے حج کیا اور عورت سے صحبت کی اور صحبت کی بات کی اور نکلنا کیا نہ راہ مین کسی سے جھگڑا تو گناہون سے
ایسا پاک ہو گیا جیسے اسکی ماں نے اسے جنا

عرض کیا یا نبی نکے مین اجور من تبعہ نیک کام کو کرنے والا

پاک ہوکر اپنے گھر ایسا پھر آتا ہی کہ جسدن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ف حاجی کو لازم ہی کہ حج کی راہ مین گناہون سے بچے ساتھون

69 کے ساتھ نہ لڑے تب گناہون سے پاک ہو ھم سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ وَهُوَ يُرَى أَنَّهُ

كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ مسلم مین روایت ہی سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرف سے

حدیث کی روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹی حدیث ہی تو وہ دو جھوٹون مین سے ایک جھوٹا ہی ف دو جھوٹے یعنی مسیلمہ

کذاب اور مختار یا اسود عنسی جنہون نے پیغمبری کا جھوٹا دعوی کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک جھوٹا وہ جسنے یا اُس نے حضرت پر جھوٹھ باندھا دوسرا

جھوٹا یہ کہ اُس جھوٹی حدیث کو روایت کرتا ہی جان بوجھ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہین واہی تباہی حدیثین نقل کیا کرتے

ہین جنکی کچھ اصل نہین مسلمان کو لازم ہی کہ حدیث مین بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث کو سچا جانے جو حدیث کی معتبر کتابون

70 مین ہو اُسکو مانے جیسے کہ یہ کتاب مشارق الانوار ہی کہ سب علمائے اہل سنت اُسکو بہت صحیح جانتے ہین م عُثْمَانَ مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُومَةَ

فَلَهُ الْجَنَّةُ مسلم مین روایت ہی حضرت عثمانؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رومہ کا کنوان کھدا کر درست کرے اسکے لیے بہشت ہی ف

رومہ مین ایک کنوان تھا مدینے مین حضرت جب مدینے مین آئے تو وہان میٹھا پانی سوائے اُس کنوین کے نہ تھا اور وہ کنوان بگڑ گیا تھا تو حضرت

71 نے اُسکے درست کرا دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا حضرت عثمانؓ نے اُسکو بنوا دیا م اَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ

سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ مسلم مین ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو یاد کرلے دس آیتین سورۂ کہف کے

72 سرے کی سو وہ دجال کے فتنے سے بچا ق ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ بخاری

اور مسلم مین روایت ہی ثابت بن ضحاک سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوائے کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھاوے تو وہ ویسا ہی

ہوگیا جیسا اُسنے کہا دین یعنی جو جھوٹی قسم اسطرح کھاوے کہ مین نے اگر ایسا کیا ہو یا کرون تو وہ شخص نصرانی ہی یا یہودی یا ہندو

73 تو جیسی اُسنے قسم کھائی ویسا ہی ہوگیا ق ابْنُ مَسْعُودٍ مَنْ حَلَفَ عَلَى مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ

عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ

بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کا

مال ناحق قسم کھا کر لیویگا خدا سے ملیگا اس حالت مین کہ وہ اُسپر نہایت غضبناک ہوگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ [illegible]

قرآن شریف سے پڑھ کر سنایا یعنی جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹی قسمین کھا کر تھوڑا سا مال [illegible]

آخرت مین کچھ نہین اور خدا اُن سے بات نہ کریگا اور رحمت سے اُنکی طرف نہ دیکھے گا دن قیامت کے

74 نہ پاک کریگا اور اُنکو دکھ کی مار ہی ق اَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلِ

الَّذِي هُوَ خَيْرٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو قسم کھا بیٹھا کسی

بات کے سوائے اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دیکر کرے اُسکو جو بہتر ہو ف ایک شخص نے

قسم کھائی کہ مین اپنے غلام کو آزاد نہ کرونگی پھر اس قسم کھانے سے پچتایا حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ [illegible]

تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر پچتاوے وہ پہلے کفارہ دے پھر اُس بات کو کرے اور یہی [illegible]

حضرت نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے جیسا کہ حکم ہی قدیر الحمد للہ
توضأ وصلى فبلغ صلوته
سبحانک اللهم اغفر لی تک
لا اله الا الله سے آخر
ملک ہی اور اسی کو سب
گناہ سے بچاو ہی زندگی بر آتا قبۃ
فَاسْتَمِعْ وَانْصِتْ

نزدیک کفارہ دینا قسم توڑنے کے بعد چاہیے **ق** ابوهريرة من حلف فقال في حلفه باللات والعزى فليقل ٥
لا اله الا الله بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزی کی قسم کھاوے تو چاہیے
کہ اسکے بعد لا اله الا الله کہہ لے **ف** لات اور عزی عرب مین دو بت تھے کہ کافر انکی قسمین کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو موجب
عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتون کی قسم کھا جاتے تو حضرت نے اسکا علاج یہ بتلایا کہ کلمہ پڑھ لیا کرین تو کفر کا شبہہ دور ہو جاوے
ق ابن عمر و ابو هريرة من حمل علينا السلاح فليس منا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور ابوہریرہ سے روایت ٦
ہے کہ حضرت نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اٹھاوے وہ ہمسے نہین **ف** یعنی جو مسلمانون سے لڑے وہ کامل مسلمان نہین **م** ٧
جابر من خاف ان لا يقوم من آخر الليل فليوتر اوله ومن طمع ان يقوم آخره فليوتر آخر الليل
فان صلوة آخر الليل مشهودة وذلك افضل مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ڈرے کہ مین پچھلی رات کو نہ اٹھ سکونگا
تو اسکو چاہیے کہ اول رات عشا کے ساتھ وتر پڑھ لے اور جسکو پچھلی رات اٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو پچھلی رات پڑھے اسواسطے کہ
پچھلی رات کی نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہے **ھ** ابو هريرة من خرج من الطاعة وفارق ٨
الجماعة فمات مات ميتة جاهلية ومن قاتل تحت راية عمية يغضب لعصبة او يدعو الى عصبة او ينصر
عصبة فقتل فقتلة جاهلية ومن خرج على امتي يضرب برها وفاجرها ولا يتحاشى من مؤمنها
ولا يفي لذي عهد عهدها فليس مني ولست منه مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو امام
کی تابعداری سے نکل گیا اور جسنے مسلمانون کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مرگیا تو کفر کی موت موا اور جو لڑا اندھا دھند جھنڈے
کے تلے غصے ہوا تو برادری کے واسطے نہ خدا کے لیے لوگون کو بلایا تو برادری کے واسطے مدد کی تو برادری کی راہ سے نہ خدا
کے واسطے پھر وہ اس حالت مین مارا گیا تو اسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانے پر کمر باندھکر نکلا مارنے لگا نیک اور بد کو
نہ ایماندار کو چھوڑا نہ قول والون کو یعنی مطیع الاسلام لوگون سے قول پورا کیا نہ تو وہ میرا ہے نہ مین اسکا **ق** ابو هريرة من دخل
دار ابي سفيان فهو آمن ومن القى السلاح فهو آمن ومن اغلق بابه فهو آمن **قاله** يوم فتح مكة
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا کہ جو ابوسفیان کے گھر مین گھس رہا وہ پناہ مین ہے اور جسنے
ہتھیار پھینک دیے وہ پناہ مین ہے اور جسنے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ پناہ مین ہے **ف** جب حضرت دس ہزار کا لشکر لیکر مکہ فتح
کرنے کو چڑھ گئے تو ایک دن فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس کے وسیلے سے ابوسفیان راہ مین مسلمان ہوئے حضرت عباس نے
عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان اپنی نام آوری کو بہت چاہتا ہے کچھ ایسا کیجیے کہ مکے مین اسکا نام ہو جاوے تب حضرت
نے مکے مین یہ فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر مین ہے وہ پناہ مین آیا **ھ** ابو هريرة من دعا الى الهدى كان له من الاجر مثل
اجور من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا ومن دعا الى ضلالة كان عليه من الاثم مثل آثام
من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيئا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خلق کو
نیک کام کی طرف بلاویگا تو اسکو ثواب ملیگا برابر انکے ثواب کے جو نیک کام مین اسکے تابع ہونگے اور بتلانے والیکا ثواب
کرنے والون کے ثواب کو نہ گھٹاویگا یعنی دونون کو پورا ثواب ملیگا یہ نہوگا کہ کچھ بتانے والے کو ملے کچھ کرنے والونکو اور جو گمراہی

کی طرف لوگون کو بلاوے تو اُسپر اتنا گناہ ہوگا جتنا اُسکے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنے والیکا گناہ کرنے والونکے گناہ
کو نہین گھٹاویگا یعنی دونون کو برابر برابر گناہ ہوگا ص اَبُو مَسْعُوْدٍ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ ۸۱
مسلم مین ابو مسعود انصاری رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کسی کو بتلاویگا تو اُسکو کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا
ف مثلاً ایک شخص نے کسی کو نماز سکہائی تو جبتک وہ نماز پڑھے جائیگا جتنا ثواب پڑھنے والے کو ہوگا اتنا بتانے والے کو ہوگا یا کسی
محتاج کو کوئی سفارش کرکے کچھ کہین سے دلاوے تو جتنا ثواب دینے والے کو ہوگا اتنا سفارش کرنے والے کو اسی طرح سب نیک
کام ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ رَاٰی مِنْ اَمِیْرِہٖ شَیْئًا یَکْرَہُہٗ فَلْیَصْبِرْ عَلَیْہِ فَاِنَّہٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ فَمَاتَ فَمِیْتَتُہٗ جَاھِلِیَّۃٌ ۸۲
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے سردار سے کوئی بری بات دیکھے تو اُسپر صبر کرے
سو بیشک یہ بات ہی کہ جو جماعت کو چھوڑیگا اور مریگا تو اُسکی موت بطور کفر ہی ف یعنی جس سردار کے ساتھ امامت کی بیعت
کی ہو تو اُسکے ظلم اور بری باتون پر صبر کرنا چاہیے اسلام کی ترقی اسکے پر موقوف ہی آپس مین پھوٹ ڈالنا کافرون کا کام ہی مسلمانون
کو ہرگز درست نہین ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ رُؤْیَا فَلْیَقُصَّہَا اُعَبِّرْھَا لَہٗ کَانَ یَقُوْلُ لِاَصْحَابِہٖ ۸۳
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگون مین جسنے خواب دیکھا ہو وہ
بیان کرے مین اسکی تعبیر کہون ص اَبُوْ سَعِیْدٍ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ ۸۴
یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین سے بری
بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیے کہ اُسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے اور جو ہاتھ سے بگاڑنے کی طاقت نرکھتا ہو تو زبان سے اُسکی برائی
لوگون کے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نہ کہہ سکے تو اُسکو دل مین برا جانے اور دل مین برا جاننا بہت بودا ایمان ہی یعنی
خلاف شرع کام کو اگر دل مین بھی برا نجانے تو اُسمین کچھ بھی ایمان نہین ف ایکبار مروان نے اپنی حکومت مین خطبہ عید کی نماز سے
پہلے پڑھا تو ایک شخص نے اُس سے کہا کہ تو بدعت کرتا ہی خطبے کو نماز سے پہلے پڑھتا ہی اُسنے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے نکرونگا تو ابو سعید
صحابی نے کہا کہ اُسنے اِس حدیث پر عمل کیا جو مین نے حضرت سے سنی یعنی جو خلاف شرع بات کو دیکھے تو اُسکو منع کردے اس حدیث
سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانون پر بقدر قدرت فرض ہی کہ خلاف شرع باتون سے لوگون کو منع کرین خواہ ہاتھ سے خواہ
زبان سے خواہ دل سے بعضے علما نے کہا ہی کہ ہاتھ سے روکنا حاکمون کا کام ہی زبان سے عالمون کا دل سے عوام خلقت کا ص
اَبُوْ سَعِیْدٍ وَاَبُوْ قَتَادَۃَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ بخاری مین ابو سعید اور ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ۸۵
نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا اُسنے سچ مچ دیکھا ف یعنی اُسکو واہی تباہی خواب نہ سمجھے اسواسطے کہ شیطان میری صورت
نہین بن سکتا ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ اَوْ لَکَاَنَّمَا رَاٰنِیْ فِی الْیَقْظَۃِ لَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ ۸۶
بی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو وہ مجکو جاگتے دیکھے گا
یا اُسنے مجکو جیسے جاگتے دیکھا شیطان میری صورت نہین بن سکتا ف اِس حدیث کے راوی کو اِسمین شک ہی کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ
مجکو جاگتے مین دیکھے گا یا یہ فرمایا کہ جیسے اُسنے جاگتے دیکھا جاگتے مین دیکھے گا اُسکے دو معنی ایک یہ کہ قیامت مین دیکھیگا دوسرے
یہ کہ یہ بات حضرت کی زندگی تک تھی اب نہین ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ ۸۷

ف بیان ثواب ہدایت و عذاب گمراہ کنندگان ۱۲

ف بیان عذاب باغیان از سرداران جماعت ۱۲

ف بیان منع کردن از خلاف شرع ۱۲

لا يتمثل في صورتي بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو بیشک
اُسنے دیکھا اسواسطے کہ شیطان مجسا نہین بن سکتا اور حضرت بخاری مین یون ہی کہ شیطان میری صورت نہین بنسکتا **ف**
حضرت کو خواب مین دیکھنا اسی طرح اور پیغمبرون کا سچ ہی اسمین کچھ شبہہ نہین **مه** سهل بن حنيف من سال الله الشهادة
بصدق بلغه الله منازل الشهداء وان مات على فراشه مسلم مین روایت ہی سہل بن حنیفؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو اللہ سے شہادت مانگے کا سچے دل سے تو اللہ تعالیٰ اسکو شہیدون کے مرتبون پر پہونچاویگا اگرچہ وہ اپنے بستر پر مواہو **ف** اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہی **مه** ابو هريرة من سال الناس اموالهم تكثرا فانما هي جمر فليستقل منه او ليستكثر
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون سے مال مانگے جمع کرنے کے لیے اور مالدار ہونے کے واسطے تو وہ
اُسکے حق مین چنگاریان ہین دوزخ کی چاہے چنگاریان کم کرے چاہے بہت **ف** فاقے مین سوال کرنا درست ہی جمع کرنے کے
واسطے نہین **مه** صفية بنت ابي عبيد من سال عرافا لم تقبل له صلوة اربعين ليلة مسلم مین روایت ہی صفیہ ابی عبید کی
بیٹی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نجومی یا فال دیکھنے والے سے کچھ نیک بد پوچھے تو اسکی نماز چالیس رات تک قبول نہوگی **ف**
غیب کی بات خدا کے سوائے کوئی نہین جانتا جسنے نجومی یا رمال یا شگونیے یا فال والے سے کچھ پوچھا اُسکے ایمان مین خلل ہی
مه ابو هريرة من سبح الله في دبر كل صلوة ثلثا وثلثين وحمد الله ثلثا وثلثين وكبر الله ثلثا وثلثين فتلك
تسعة وتسعون وقال تمام المائة لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير غفرت له
خطاياه وان كانت مثل زبد البحر مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ
کہے اور ۳۳ تینتیس بار الحمد للہ کہے اور ۳۳ تینتیس بار اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے بار ہوے اور سو کیگنتی پوری کرے کہ لا اله الا الله وحده لا شريك
له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير تو اُسکے گناہ بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھینے برابر ہون **مه** انس من سره ان يبسط له
في رزقه وينسا في اثره فليصل رحمه مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اسکی روزی
کشادہ ہو اور زندگی اسکی بڑھائی جائے تو اپنے قرابتی لوگون کی خبرگیری کرے **ف** طول عمر کا یہ مطلب کہ وہ نیک نام مرتا تک
رہے یا اسکی نیک اولاد ہو کہ اسکے واسطے دعاے مغفرت کرے اسکی روح کو ثواب پہونچاوے برادر پروری فرض ہی اسکے دو طریقے
ہین یعنی اگر محتاج ہین تو اُنکے کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہین تو اور طرح سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے
ملے **مه** ابو قتادة الحارث بن ربعي من سره ان ينجيه الله من كرب يوم القيمة فلينفس عن معسر او يضع عنه
مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا اُسکو قیامت کی سختیون سے نجات دے تو چاہیے
کہ محتاج قرضدار کو فرصت دے قرض مانگنے مین جلدی نکرے یا قرض معاف کردے سب یا تھوڑا **ق** ابو هريرة من سره
ان ينظر الى رجل من اهل الجنة فلينظر الى هذا **قال له** رجل قال دلني على عمل اذا عملته دخلت الجنة
قال تعبد الله لا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة المكتوبة وتؤدي الزكوة المفروضة وتصوم
رمضان فقال والذي نفسي بيده لا ازيد على هذا شيئا ابدا ولا انقص منه بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو خوشی سے چاہے جنتی مرد کو دیکھنا تو اسکو دیکھے یہ بات حضرت نے اس مرد کے حق مین فرمائی

جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجھکو وہ کام بتلائیے جسکے کرنے سے مین بہشت مین جاؤن حضرت نے فرمایا کہ تو اللہ کی بندگی کر کسی کو اسکا
شریک مت ٹھہرا اور نماز فرض پڑھا کر اور فرض زکوٰۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر پھر اس مرد نے کہا اُس پاک ذات کی
قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اپنی طرف سے فرض جانکر نہ اسپر کچھ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا ف اس حدیث مین حج کا ذکر نہین فرمایا
٩٥ تو اس شخص پر حج فرض نہو گا یا یہ سبب کہ حج عمر بھر مین ایک بار فرض ہوتا ہے نماز روزہ اور زکوٰۃ ہمیشہ فرض ہے ح ابوذرؓ و ابوہریرہؓ
مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ بخاری مین ابوذر اور ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اُسکی برکت سے اُسپر بہشت کی راہ آسان کر دیگا ف یہ بہشت کی بشارت طالب العلم
اور دیندار عالمون کے حق مین علم دین تفسیر حدیث فقہ ہے اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث مین کام آوے جیسے علم صرف نحو فصاحت بلاغت وہ
٩٦ بھی علم دین مین داخل ہے جو نیت خالص ہو ھ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ
٩٧ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باغی ہو کر ہمپر تلوار کھینچے یعنی مسلمانون پر تو وہ ہمارے طریقے پر نہین ھ ابوہریرہؓ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا
يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا اَدَّاهَا اللّٰهُ اِلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ لَا اَدَّاهَا
حضرت نے فرمایا جو سنے کسی کو کہ گم ہوئی چیز مسجد مین تلاش کرتا ہے تو اُس سے یون کہے کہ خدا کرے تیری چیز تجھکو نہ ملے مسجدین اسواسطے
نہین بنین کہ گم گئی چیز کو اسمین تلاش کیجے ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین دنیا کے کامون کے لیے نہین م
٩٨ جریرؓ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ
شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ
أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام مین اچھے طریقے کی تو
اُسکو اُسکا ثواب ملیگا اور جو اُسکے بعد اُس طریقے کو کیے جاوینگے انکا ثواب بھی اُسکو ملیگا بدون اس بات کے کہ انکا ثواب کچھ گھٹے
یعنی دونون کو علیحدہ علیحدہ پورا ثواب ملیگا اور جو اسلام مین راہ نکالے گا بُرے طریقے کی تو اُسکو اُسکا گناہ ہوگا اور جو اُسکے بعد
اُس بُری راہ پر چلینگے انکا بھی گناہ اُسی کی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھ انکے گناہون سے گھٹے یعنی دونون کو علیحدہ
علیحدہ پورا عذاب ہوگا ف حضرت مسجد مین بیٹھے تھے کچھ محتاج لوگ آئے حضرت نے لوگون سے کچھ اُنکے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمر
اُٹھے یا ایک انصاری صحابی اُٹھے اور مٹھی بھر درم اُنکے واسطے لائے جب لوگون نے اُنکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج
غرض محتاجون کا اچھی طرح کام ہو گیا تب حضرت نے فرمایا کہ جو نیک راہ نکالے اُسکو دوہرا ثواب ہے اپنے کرنے کا اور رواج دینے کا
خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ کہ جس چیز کی شرع مین خوبی ثابت ہے اُسکو جو کوئی رواج دیگا تو اُسکو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی
خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمرؓ سے اُسوقت اُسکی راہ نکلی اور یہ مطلب نکلا نہین کہ جسکی شرع مین کچھ اصل ثابت
٩٩ نہو اُسکو لوگ اپنے دل مین اچھا سمجھکر رواج دین اور اس حدیث کو اپنی نکالی بدعت پر دلیل پکڑین ھم عَائِشَةَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ
وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ مسلم مین عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورے کے دن یعنی
محرم کی دسوین تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے ف اول عاشورے کا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض
١٠٠ ہوا تو عاشورے کا رکھنا مستحب ہے حدیث مین آیا ہے کہ اُسکے روزے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہین ح ابن عمرؓ مَنْ شَرِبَ

ف ثواب ترویج سنت اور اسکی شرعا محمود ہست و عذاب ترویج مقبوح شرعی ۱۲

الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منہا حرمہا فی الآخرۃ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا
مین شراب پیئیگا اور بدون توبہ کیے مرجائیگا وہ آخرت مین بہشت کی شراب سے بے نصیب رہیگا ھم ابوسعید من شرب النبیذ
منکم فلیشربہ زبیبا فردا او تمرا فردا او بسرا فردا مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین
کوئی شیرہ پیئے تو چاہیے اکیلی چیز کا پیے خواہ صرف منقی کا خواہ صرف پکی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا ف عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو چوپہ
کرکے بھگو رکھتے اسکا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہی سو حضرت نے دو دو چیز کے ملانے سے منع کیا اسواسطے کہ دو کے ملنے سے
نشہ جلد ہوجاتا ہی بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام ھم ام سلمۃ من شرب
فی اناء من ذہب او فضۃ فانما یجرجر فی بطنہ نارا من جہنم مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جسنے سونے چاندی کے برتن مین پیا اسنے اپنے پیٹ مین غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ بھر لی ف چاندی سونے
کا زیور عورت کو درست ہی مرد کو نہین اگرچہ لڑکا ہو پر چاندی سونے کے برتن مین کھانا پینا عورت مرد دونون پر حرام ہی ق
۲۰۳ ابوہریرۃ من شہد الجنازۃ حتی یصلی علیہا فلہ قیراط ومن شہدہا حتی تدفن فلہ قیراطان قیل وما القیراطان
قال مثل الجبلین العظیمین بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جنازے پر آیا یہان تک کہ
نماز اسپر پڑھی تو اسکو قیراط بھر ثواب ہی اور جو حاضر رہا یہان تک کہ دفن ہوچکا تو اسکو دو قیراط بھر ثواب ہی لوگون نے پوچھا یا حضرت
۲۰۴ دو قیراط کتنے بڑے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے برابر ھم عبادۃ بن الصامت من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ
علیہ النار مسلم مین عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا خدا کے
۲۰۵ کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہی اللہ کا تو اللہ نے اسپر دوزخ حرام کی ق عبادۃ بن الصامت
من شہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسی عبد اللہ ورسولہ وکلمتہ القاہا
الی مریم وروح منہ والجنۃ حق والنار حق ادخلہ اللہ الجنۃ علی ما کان من العمل بخاری اور مسلم
مین عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین
اکیلا ہی کوئی اسکا شریک نہین اور گواہی دے کہ محمد اسکا بندہ ہی اور اسکا پیغمبر اور گواہی دے کہ عیسی اللہ کا بندہ ہی اور اسکا پیغمبر اور اللہ
کی بات سے بنا ہی جو مریم کی طرف ڈالی تھی یعنی صرف حکم خدا سے بنا اسکا کوئی باپ نہین اور عیسی اللہ کی بنائی روح ہی اور گواہی دے کہ
بہشت اور دوزخ سچ ہی خدا اسکو بہشت مین لیجائیگا کیسے ہی اسکے کام ہون ف یعنی جس مسلمان کے عقیدے قرآن اور حدیث کے
موافق درست ہوئے وہ مقرر بہشتی ہی نیک کام اسکے ہون یا نہ خواہ حق تعالی اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اسکے سب گناہ
معاف کردے خواہ بقدر گناہ دوزخ مین پڑکے بہشت مین جاوے مسلمان سدا دوزخ مین نہ رہیگا آخر اسکو نجات ہی کلمے کی برکت
۶ سے ھم ابوہریرۃ وابو ایوب من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدہر مسلم مین
ابوہریرہ اور ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے رمضان کے روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے جسکو شش عید
کہتے ہین تو اسنے گویا برس روز کے روزے رکھے ف سبب اسکا یہ کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین اور شرع مین ایک نیکی کا ثواب
۷ دس گنا ہی تو چھتیس دن کا دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہین ق ابوسعید من صام یوما فی سبیل اللہ بعد اللہ وجہہ عن

النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ یعنی جہاد اور حج مین ایک روزہ
108 رکھیگا خدا اسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالیگا ق أَبُو مُوسَى مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دونون ٹھنڈے وقت یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھیگا وہ بہشت [illegible] ف اکثر وقت فجر کو نیند غالب ہوتی ہی عصر کو
خرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہین تو اسواسطے ان نمازون کا زیادہ تر [illegible] وتاکید ف اسے یہ نہین نکلتا کہ انکے سوا
109 اور نماز کی حاجت نہین اسواسطے کہ جب آدمی نے ایسے سخت وقت کی نماز پڑھی تو آسان [illegible] روزہ اور زکوۃ پڑھیگا م عُثْمَانُ مَنْ صَلَّى
الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ [illegible] بخاری مسلم مین حضرت عثمان سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تو اسنے [illegible] جماعت کی راہ آسان کر دیگا یعنی اور جسنے صبح کی نماز جماعت مین
پڑھی تو اسنے جیسے تمام رات تہجد کی نماز پڑھی ف روایت ہی کہ حضور [illegible] اور حدیث مین نماز تہجد کی خوبیان فرماتے تھے اسمین بعضے
لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم محنتی لوگ ہین دن بھر محنت مزدوری کرتے ہین ہم سے نہین ہوسکتا کہ ہر شب بیداری کرین تو حضرت
110 نے انکے حق مین یہ حدیث فرمائی م جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَنْ صَلَّى صَلوٰةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ
بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ مسلم مین جندب
بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان مین آگیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا تمکو ڈھونڈھے کسی
بات مین اپنی امان کے سبب سے یعنی صبح کے نمازی کو کسی طرح چھیڑو وہ خدا کی امان مین ہی سو بیشک خدا جسکو اپنی پناہ دینے کے سبب سے
ڈھونڈھتا ہی پکڑ لیتا ہی یعنی اسکا گنہگار کسی طرح بچ نہین سکتا پھر اسکو اوندھا منھہ کے بل دوزخ مین ڈالدیتا ہی ف یعنی صبح نیند اور
غفلت کا وقت ہی تو اسوقت اٹھکر نماز پڑھنا دلیل ہی اسکے سچے ایمان کی اسواسطے خدا نے اسکو اپنی پناہ مین لیا اور اسکے ناحق رنج دینے
111 والے کو دوزخ کا وعدہ کیا م أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ صَلَّى صَلوٰةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑھے جسمین الحمد کی سورت نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہی وہ ناقص ہی وہ ناقص ہی
ف جب ابو ہریرہ نے یہ حدیث روایت کی تو کسی نے کہا کہ اگر ہم امام کے پیچھے ہون تو الحمد کسطرح پڑھین تو کہا اپنے دل مین پڑھ لیا
کرو مینے حضرت سے سنا ہی فرماتے تھے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے بیچ آدھا آدھا بانٹا ہی سو جب بندہ کہتا ہی کہ الحمد للہ
رب العالمین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری خوبیان بیان کین اور جب کہتا ہی کہ الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری
تعریف کی اور جب کہتا ہی مالک یوم الدین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہی کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین تو اللہ
فرماتا ہی کہ یہ میرے واسطے ہی اور بندے کے واسطے بھی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے پھر جب کہتا ہی اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ بات صرف بندے ہی کے واسطے ہی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے ف
امام شافعی کہتے ہین کہ الحمد پڑھنا نماز مین فرض ہی اسی حدیث کی دلیل سے امام اعظم کی طرف سے یہ جواب ہی کہ اگر الحمد پڑھنا فرض
112 ہوتا تو الحمد کے چھوڑنے سے نماز بالکل باطل ہوجاتی ناقص نہ کہلاتی اسکے ترک سے ناقص ہونا یہ دلیل ہی واجب ہونیکی خ أَنَسٌ مَنْ صَلَّى
صَلوٰتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللَّهَ فِي ذِمَّتِهِ
بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑھے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرف منھہ کرے اور ہمارا حلال کیا

جانور کھا وے سو وہ ایسا مسلمان ہی کہ جسکے واسطے اللہ اور اُسکے رسول کی پناہ ہی سو اللہ کا قول و قرار نہ توڑو اُسکی دی امان مین یعنی
اُسکو کچھ تکلیف نہ دو خدا کا قول نہ توڑو اُسکی پناہ دیے ہوئے کو نچھیڑو **ف** یہود اور نصاری کی نماز مین رکوع نہین قبلہ اُنکا اور ہی اور
مجوس مسلمان کا حلال کیا جانور نہین کھاتے تو جسنے ہمارے قبلے کی طرف رکوع والی نماز پڑھی اور مسلمان کا ذبیحہ کھایا تو اُسنے وے باطل
۱۱ دین چھوڑے تو وہ مسلمان ہوا اب اُسکو رنج دینا درست نہین **م** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجپر ایک بار درود پڑھیگا خدا اُسپر دس بار رحمت کریگا **ف** درود پڑھنے کا ثواب ایسا ہی
اور حدیث مین حضرت نے فرمایا ہی کہ قیامت کی مصیبتون مین جب لوگ گرفتار ہونگے تو مین اول اُنکو بخشاؤنگا جو مجپر بہت درود پڑھا کیے
۷ **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى فِي ثَوْبٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے مین
نماز پڑھے تو اُسکو چاہیے کہ دونون کھونٹ جدا جدا کرے یعنی اگر لنبا کپڑا ہی تو ایک کھونٹ سے ستر چھپاوے دوسرے کھونٹ کو مونڈھون پر ڈالے
۱ اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو اُس سے ستر ہی چھپاوے اور نماز پڑھے **خ** اُمِّ حَبِيْبَةَ مَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهٗ
بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ بخاری مین حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنت نماز پڑھے ہر دن بارہ رکعت اُسکے لیے بہشت مین گھر
۱۶ بنایا جائیگا **ف** مراد ان رکعتوں سے رات دن کی معمولی سنتین ہین دو فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی **خ** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ
مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ
بخاری مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کھڑے نماز پڑھی وہ بہتر ہی اور جسنے بیٹھے پڑھی اُسکو کھڑے کا آدھا ثواب ہی
اور جسنے لیٹے نماز پڑھی اُسکو بیٹھے کا آدھا ثواب ہی **ف** یہ حدیث اُس بیمار کے حق مین ہی کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہی لیکن اگر چاہے تو
تکلیف اٹھا کر کھڑے بھی پڑھ لے اور لیٹے فرض پڑھتا ہی لیکن تکلیف سے بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہی تو ایسے بیمار کو آدھا ثواب ہی اور جس بیمار
۱۷ سے کسی طرح اٹھا بیٹھا نجاوے اُسکا ثواب پورا ہی بیٹھے پڑھے یا کھڑے اور بعضون کے نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہی **خ** اِبْنُ
عَبَّاسٍ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اُسپر عذاب کرتا رہیگا یہان تک کہ وہ اُسمین جان ڈالے اور جان
ڈالنا اُس سے کبھی نہو سکیگا یعنی تو عذاب بھی موقوف نہوگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا بہت بڑا گناہ ہی اسواسطے
کہ یہ کام خدا کا ہی تو تصویر بنانے والا گویا درپردہ خدائی کا دعوی کرتا ہی دوسرا سبب یہ کہ تصویر سازی جڑ بت پرستی کی لیکن درخت
۱ اور پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہی **م** اِبْنُ عُمَرَ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهٗ حَدًّا لَمْ يَأْتِهٖ اَوْ لَطَمَهٗ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُعْتِقَهٗ
مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو بے کیے حد مارے خواہ حرام کاری کی خواہ شراب پینے کی یا اُسکو
یا طمانچہ مارے تو اُسکا کفارہ یعنی اوتارا یہ ہی کہ اُسکو آزاد کرے **ف** غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہی امام اعظم اور امام شافعی کے
نزدیک فرض نہین **م** اَنَسٌ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ مسلم مین انس اور معاذ بن جبلؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مانگے خدا سے شہادت کو سچے دل سے تو اُسکو شہادت کا ثواب دیا جاویگا اگرچہ اُسنے شہادت نپائی
۱ **ف** معلوم ہوا کہ نیت خالص کو دین مین بڑا دخل ہی **ق** سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِنَ الْاَرْضِ طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ
اَرَضِيْنَ بخاری مین سعید بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لیگا تو خدا اُسکے گلے مین سات طبق زمین کا

۱۲۱ طوق ڈالیگا **م** ثوبان مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ مسلم میں ثوبانؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیمار کو
پوچھیگا وہ ہمیشہ بہشت کے باغچے سے میوے چنے گا **ف** بیمار کا پوچھنا مسلمان کا حق ہو حضرت کی سنت ہو لازم ہو کہ بیمار کے پاس تھوڑا بیٹھے زیادہ
۱۲۲ اسکو نہ تکاوے اور دعاے خیر کرکے چلا آوے **خ** انس مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ
بخاری میں انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو دو لڑکیوں کو اپنی ہوں یا بیگانی پالیگا یہانتک وے جوانی کو پہونچیں تو قیامت
میں وہ شخص آویگا میرے ساتھ اسطرح ملا ہوا اور حضرتؐ نے اپنی انگلیاں ملائیں **ف** یعنی جیسے انگلیاں آپس میں خوب ملی ہیں
کچھ فرق نہیں ویسے ہی لڑکیوں کا پالنے والا بھی قیامت میں میرے ساتھ ملا ہوگا زہے قسمت جسنے لڑکیوں کو پالا اور حضرت سے ملا
۱۲۳ **م** ابوهريرة مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو خوشبودار گھاس یا پھول دیا جاوے سو اسکو نہ پھیرے لے لیوے اسواسطے کہ ہلکا احسان ہو اور خوشبودار چیز ہو **ف**
یعنی خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہیں کہ اسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کیوں
۱۲۴ رد کرے **م** عقبة بن عامر مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تیر
۱۲۵ لگانا سیکھے پھر اسکو چھوڑ دے وہ ہماری راہ پر نہیں **ف** یعنی تیر لگانا جہاد کا سبب ہو تو اسکا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہو **خ** عائشة
مَنْ عَمَّرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو آباد کرے زمین کو جسکا
۱۲۶ کوئی مالک نہیں تو وہی مالک کے لائق ہو یعنی پھر اس زمین کا کوئی دعوی نہیں کرسکتا ہو **م** عائشة مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ
أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جسپر ہمارا حکم نہیں تو وہ کام مردود ہو
ف اس حدیث سے بدعت جڑ پیڑ سے اکھڑ گئی یعنی جس جس کام میں حضرتؐ کا حکم نہو خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہو مسلمان
۱۲۷ محمدی کو اس سے بچنا چاہیے **ق** ابوهريرة مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد میں آیا کریگا تو خدا اسکے واسطے مہمانی طیار
۱۲۸ کریگا بہشت میں ہر صبح شام **م** ابن عمر وابوهريرة مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا مسلم میں عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ہمسے یعنی مسلمانوں سے دغابازی کریگا وہ مسلمانوں میں نہیں **ف** ایکبار حضرت بازار میں گئے ایک گیہوں کے ڈھیر
ہاتھ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اسکا پوچھا اسنے کہا کہ یا حضرت پانی سے بھیگ گیا ہو حضرت نے فرمایا کہ بھیگے گیہوں اوپر کیوں
۱۲۹ نرکھے کہ سب لوگ دیکھتے پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغابازی کرے دھوکھا دے وہ مسلمان نہیں **م** ابن عمر مَنْ فَاتَتْهُ
صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی عصر کی نماز جاتی رہے
۱۳۰ تو جیسے اسکے جورو لڑکے اور مال چھن گیا **م** ابوهريرة مَنْ فَرَّجَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی مشکل آسان کردے دنیا کی مشکلوں
۱۳۱ سے تو اللہ اسکی مشکل آسان کردیگا قیامت کی مشکلوں سے **ق** ابوموسى الاشعري مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا
فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں ابوموسی اشعریؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسواسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا
ہو وہ راہ خدا کا غازی ہو **ف** ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے واسطے لڑتے ہیں نام کے واسطے لڑتے ہیں

عزت کے واسطے لڑتے ہین سوان مین سے خدا کی راہ کا لڑنے والا کون ہی تب حضرت نے یہ فرمایا کہ جسکی یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ مین ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ بخاری مین روایت ہی ابو ہریرہؓ سے ١٣٢
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہے مین بہتر ہون یونس پیغمبر سے وہ جھوٹھا ہی ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جو شخص اپنے تئین حضرت یونس سے بہتر جانے یعنی یون سمجھے کہ حضرت یونس اپنی قوم کی تکلیف دینے پر نہ صبر کر سکے اور بے حکم خدا کے وہان سے چلے گئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید ہوئے تو مین اُن سے صبر مین بہتر ہون تو وہ شخص جھوٹا ہی اسواسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہین ہو سکتا دوسرا یہ مطلب کہ حضرت کو حضرت یونس سے بہتر کہے حال آنکہ ہمارے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہین سو اسکو حضرت نے ازراہ انکسار منع کیا یا حضرت اس بات سے ڈرے کہ مبادا نادان لوگ مجکو افضل کہتے کہتے کہین یونس کو برا نہ کہنے لگین اور کافر ہو وین جیسے یہودیون نے حضرت موسی کی برائیان کرنے کرنے حضرت عیسی کو برا کہا اور کافر ہو گئے م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَنْ قَالَ ١٣٣
حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو موذن سے اذان سنکر یون کہے کہ مین بھی گواہی دیتا ہون کہ سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی کوئی اسکا شریک نہین اور محمد اللہ کا بندہ ہی اور اسکا رسول مین راضی ہون اللہ کی مالکی اور محمد کی پیغمبری سے اور مسلمانی کے دین سے تو اسکے گناہ بخشے جائینگے
خ جَابِرٌ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ ١٣٤
وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا یعنی اللہم سے وعدتہ تک پڑھے تو اسکو قیامت مین میری شفاعت ہوئیگی یعنے حضرت اسکو بخشا دینگے اس دعا کے یہ معنی کہ ای خدا اس پوری پکار اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب دے محمد کو وسیلہ اور بڑائی پہونچا اسکو سراہے مکان پر جسکا تو نے اُس سے وعدہ کیا ہی پوری پکار یعنی ثواب کی تاثیر مین پوری ہی سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اسکا حکم موقوف نہوگا وسیلہ بہشت مین بہت ایک عمدہ مکان ہی کہ وہ خاص حضرت کے واسطے ہی مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دینگے کسی کی سفارش نکر سکینگے اسوقت ہمارے حضرت دیر تک خدا کے سامنے سجدے مین جا پینگے پھر لوگون کو بخشا ئینگے اسکا نام مقام محمود ہی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ١٣٥
وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَّمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام سبحان اللہ وبحمدہ سو بار پڑھا کریگا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عبادت نہ لاویگا مگر وہی شخص جو پڑھا کیا ہو اسی کی طرح یا اس پر کچھ بڑھکے یعنی اسکے پڑھنے والے کے برابر وہی شخص ہی جو سبحان اللہ وبحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہوگا اسکے سوا سے اور کوئی اسکے برابر نہین سبحان اللہ کیا رتبہ ہی سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑھنے کا ق اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بخاری اور مسلم مین ابو ایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار پڑھیگا تو اسکا ثواب اسکے برابر

ہوگا جسنے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد سے آزاد کیے معنی اسکے یہ کہ نہین کوئی سواے خدا کے لائق بندگی کے تنہا اکیلا ہی کوئی اسکا شریک
نہین اسی کو بادشاہی ہی اور اسی کو سب خوبیان اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی **ف** غلام کوئی ہو اسکے آزاد کرنے مین ثواب ہی لیکن حضرت
اسمعیل کی اولاد ذات مین سبسے افضل ہی تو انکے آزاد کرنے مین زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے کلمۂ توحید کی فضیلت اور حضرت
۱۳۷ اسمعیل کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ
وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ
اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کلمۂ توحید کو ایکدن سو بار پڑھے تو اسکو دس غلام آزاد کرنے کے
برابر ثواب ملیگا اور سو نیکیان اسکے لیے لکھی جاوینگی اور سو برائیان اسکی مٹائی جاوینگی اور اسدن شام تک اسکو شیطان سے
پناہ رہیگی اور اس سے بہتر کوئی نہین مگر جسنے کہ اس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ وبحمدہ کو ایک دن مین سو بار پڑھا کریگا اسکے
۱۳۸ گناہ چھیل ڈالے جائینگے اگرچہ سمندر کے پھین برابر ہون یعنی اگرچہ بہت ہون معاف ہونگے **م** طَارِقُ بْنُ اَشْيَمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ مسلم مین طارق بن اشیم سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسنے زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہا اور جو چیز کہ سواے خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اس سے انکار کرے تو
اسکا مال اور خون حرام ہی اور اسکا حساب اللہ پر ہی **ف** یعنی جو مسلمان ہوا اسکا جان اور مال بچ گیا اور اگر اسنے مکر کیا
ہوگا اپنے بچنے کے واسطے تو خدا اسکو سمجھ لیگا یعنی دل کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی لا الٰہ الا اللہ پڑھنا ہی
اسلام کا حضرت کے وقت جو لا الٰہ الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی کہتا تھا قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور یہ اس
حدیث کا مطلب نہین کہ جو صرف لا الٰہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہی خواہ حضرت کو اور قیامت کو مانے یا نمانے اسواسطے کہ ایمان
۱۳۹ اسکا نام ہی کہ دین کی سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہی **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ
اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتون
۱۴۰ مین نماز پڑھیگا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا
غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ
الْاَقْلِيْشِيِّ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے
شب قدر مین جاگے گا اور نماز پڑھے گا تو اسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کے روزے
رکھے گا تو اسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور اقلیشی نے جسکی کتاب النجم تصنیف ہی اس حدیث مین من قام لیلۃ القدر کی جگہ من یقم
۱۴۱ لیلۃ القدر کو روایت کیا ہی لیکن مطلب دونون کا ایک ہی صرف لفظ کا فرق ہی **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے مال کے واسطے یعنی اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہی
ف یہ حدیث بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو کی روایت سے ہی صرف مسلم کی علامت سہو ہی اور ابوہریرہ کی طرف اس روایت کی نسبت

خطا ہی کاتب کی مصابیح مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو مین کیا کرون
حضرت نے فرمایا کہ اپنے مال کو نہ دے پھر اُسنے کہا اگر وہ ہتھیار کرے اور لڑے حضرت نے فرمایا کہ تو بھی اُس سے لڑ پھر اُسنے کہا بھلا اگر وہ مجھے مار ڈالے
حضرت نے فرمایا کہ تو شہید ہوگا پھر اُسنے کہا کہ اگر مین اُسکو مار ڈالون حضرت نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا دوزخی ہوا اُسوقت حضرت نے یہ حدیث
فرمائی کہ جو اپنے مال بچانے کے سبب سے مارا جائے وہ شہید ہی هم أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین مارا گیا تو وہ شہید ہی اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد
یا حج مین اپنی موت مرگیا وہ شہید ہی اور جو وبا مین مرگیا وہ شہید ہی اور جو پیٹ کی بیماری سے مرگیا جیسے اسہال کی بیماری سے تو وہ
شہید ہی اور جو ڈوب گیا وہ شہید ہی ف مصابیح مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے پوچھا کہ تم شہید کسکو جانتے ہو اصحاب نے
عرض کی کہ جو راہ خدا مین منھ نہ موڑے اور مارا جاوے حضرت نے فرمایا تو تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہونگے پھر حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اور دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ جو آگ مین جلے اور جسپر دیوار گر پڑے اور جو عورت کہ لڑکا پیدا ہونے سے مرجاوے اور جو ذات الجنب
یعنی پانجر کے درد سے مرے اور جسکو سل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید ہی ہر چند اعلیٰ رتبے کا وہی شہید ہی جو خدا کی راہ مین مارا جاوے لیکن ان
لوگون کو بھی شہیدون کی طرح کچھ ثواب آخرت مین ملیگا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن انکو غسل نہ دینا اور نماز نہ پڑھنا مثل شہید کے درست نہین
ق أَبُو قَتَادَةَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان
جہاد مین کسی کافر کو مارے اور اُسکے مارنے کے گواہ بھی ہون تو اُسکے اسباب و ہتھیار کا مالک مارنے والا ہی ف امام اعظم کے مذہب مین
قاتل اسباب کو اُسوقت پاویگا کہ جب امام نے اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعی کے نزدیک امام کا حکم کچھ شرط نہین خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو
مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا بخاری مین عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قول قرار والے کو مار ڈالیگا وہ بہشت کی بو نہ سونگھیگا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم
ہوتی ہی ف معاہد اور ذمی اُس کافر کو کہتے ہین جو مطیع الاسلام ہوا اور امام نے اُسکو پناہ دی ہو اُسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہی قول کا
توڑنا کسی طرح نہین درست ہی م أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا
وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْأُولَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مار ڈالیگا گرگٹ کو پہلی بار تو اُسکو اتنا اتنا ثواب ہی اور جو اُسکو دوسری بار مین ماریگا تو اُسکو اتنا اتنا ثواب ہی
مگر پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار مین ماریگا تو اُسکو اتنا اتنا ثواب ہی لیکن دوسری بار سے کم ف یعنی اول بار گرگٹ مارنے کا بڑا ثواب ہی
دوسری بار کم تیسری بار اُس سے بھی کم گرگٹ زہردار ہوتا اور موذی ہی تو جسنے موذی کو مارا تو اُسنے ایک خلقت کو آرام دیا ثواب پایا چاہیے
اور بخاری مین روایت ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے تھے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک کر بھڑکاتا تھا
اسواسطے اس بدذات کے مارنے مین ثواب ہی ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو حرام کاری کا بدون
کیے عیب لگا دیگا تو قیامت کے دن اُسکو کوڑے لگینگے اور اگر اُسنے حرام کاری کی ہوگی نہ لگینگے ف جو کسی کو حرام کا عیب لگا دے

اور چار گواہ نلاسکے تو حاکم اُسکو اسّی کوڑے مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگاویگا تو دنیا مین نہ مارا جاویگا لیکن آخرت مین کوڑے کھاویگا

۱۴۷ ق اَبُو مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ مَنْ قَرَأَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ ۔ بخاری
اور مسلم مین عقبہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سورۂ بقر کی تمامی کی دو آیتین پڑھے گا یعنی آمن الرسول سے آخر تک
تو وے کفایت کرتی ہین یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہی اور برکت کا سبب ہی تو جسنے آمن الرسول پڑھا تو کافی ہی یا بجاے
۱۴۸ تہجد کے کفایت کرتا ہی ق الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ وَمَنْ كَانَ اَصْبَحَ
مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ بخاری اور مسلم مین ربیع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح سے روزہ رکھا ہو وہ اپنا روزہ پورا
رکھے اور جسنے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام کرے یعنی کچھ نکھاوے ف قریش مکے مین عاشورے کا روزہ رکھتے تھے
حضرت بھی رکھتے تھے جب مدینے مین حضرت آئے تو عاشورے کے روزے کا حکم کیا لوگون کو اور یہ حدیث فرمائی پھر جب رمضان
کے روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ فرض نرہا بعضے رکھتے تھے سنت جان کے اور بعضے ترک کرتے تھے ق اَبُو سَعِيْدٍ
۱۴۹ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ
بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر سو مینے
مقرر شب قدر کو خواب مین دیکھا ہی اور مجکو دکھا دیا ہی کہ مین سجدہ کرتا ہون پانی اور مٹی مین یعنی شب قدر وہ رات ہی جسمین پانی برسے گا
اور مین کیچڑ مین سجدہ کرونگا ف صحیح بخاری مین اُسکا پورا قصہ ابو سعید سے یون روایت ہی کہ ہم ایک سال رمضان مین شب قدر کے واسطے
دسوین تاریخ سے اُنیسوین تک حضرت کے ساتھ مسجد مین اعتکاف بیٹھے تو حضرت نے بیسوین کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجکو معلوم ہوئی تھی
سو مین بھول گیا اب پچھلے دھے مین تلاش کرو طاق راتون مین اور مینے شب قدر کو دیکھا ہی کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کرتا ہون
سو جسنے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد مین آکر اعتکاف کرے ابو سعید کہتے ہین کہ اُسوقت آسمان پر کہین بدلی کا ٹکڑا بھی نہ تھا پھر
بدلی ہوئی اور یہان تک پانی برسا کہ حضرت کی مسجد کی چھت ٹپکی پھر حضرت نے اُسی کیچڑ مین نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
۱۵۰ شب قدر اکیسوین رات کو ہوئی تھی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْ مِنْهُ الْيَوْمَ
مِنْ قَبْلِ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ
حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّاٰتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسپر کچھ مظلمہ ہو
اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اُسکی آبرو کا ہو یا کسی اور چیز کا یعنی جان مال کا تو چاہیے کہ آج اُسے بخشوا لیوے اُس دن سے پہلے کہ جس دن
نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام ہونگے تو اُسے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے جاوینگے اور اگر ظالم کے کچھ
بھی نیک عمل نہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لادے جاوینگے یعنے پھر اُن گناہون کو لادے سزا کے واسطے دوزخ مین جاویگا
ف گناہ دو قسم ہین خدا کے گناہ اور بندون کے گناہ سو خدا کے گناہ توبہ کرنے سے یا اُسکے فضل سے معاف ہوسکتے ہین اور
بندون کے گناہ بے اُنکے بخشے نہین معاف ہوتے تو جسکو قیامت کا ڈر ہو اُسکو لازم ہی جنکے قصور کیے ہون اُن سے معاف کرالیے
خواہ منت عاجزی کرکے خواہ روپیہ پیسا دے کے اگر گھر باغ کسی کا چھین لیا ہو یا کسی کی چوری کی ہو رشوت لی ہو دغابازی سے
کسی کا مال دبا رکھا ہو تو اُسکو پھیر دے اور اگر کسی کو مارا کوٹا ہو بے عزت کیا ہو تو اُسکو جس طرح ہوسکے راضی کرے زندگی کو غنیمت جانے

مَا يَنْبَغِيْ تحفة الاخبار ترجمة مشارق الانوار

ابھی اُسکا علاج ممکن ہی قیامت مین کچھ تدبیر نہو سکیگی کہ وہان نہ مال پاس ہوگا نہ اسباب **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی زمین ہو تو چاہیے اُسمین کھیتی کرے یا چاہیے اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نہ دیوے تو اپنی زمین کو رہنے دے **ف** بخاری مین روایت ہی کہ مدینے کے لوگ زمین کو بٹائی پر دیتے تھے آدھا تہائی چوتھائی ٹھہرا لیتے پھر بانٹتے وقت جھگڑا ہوتا تھا تو حضرت نے اس بٹائی سے منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا مانگے دے یا زمین کو بے کھیتی رکھے یعنی بٹائی پر نہ دے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعی اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک بٹائی پر زمین دینا درست ہی

١٥٢ **خ** اِبْنُ عُمَرَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی کھاوے یا چپ رہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوا خدا کے کسی کی قسم نہین درست نہ قرآن کی نہ اپنے باپ دادا کی چنانچہ اور حدیث مین صاف منع کیا ہی

١٥٣ **ق** اَنَسٌ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہو نماز سے پہلے تو چاہیے کہ پھر ذبح کرے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر مین نماز عید سے پہلے قربانی کرنا نہین درست اور چھوٹی بستیون مین جہان عید کی نماز نہوتی ہو وہان درست ہی اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا

١٥٤ **م** سَبْرَةُ بْنُ مَعْبَدِ الْجُهَنِيُّ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ النِّسَآءِ اللَّاتِيْ تَمَتَّعَ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا مسلم مین سبرہ بن معبدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس کوئی عورت ہو اُن عورتون سے کہ جسنے متعہ کیا ہو تو اُسکو چھوڑ دے یعنی متعہ کرنا اب حرام ہوا **ف** متعہ اُسکو کہتے ہین کہ کسی عورت سے کہے کہ مین صحبت کے واسطے تجھسے متعہ کرتا ہون بدلے پانچ یا دس روپے کے دو روز یا سال بھر کے لیے سو اہل سنت وجماعت کے چارون مذہب مین متعہ حرام ہی اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالکؒ کی طرف نسبت کیا ہی سو اُسکو غلطی ہوئی ہی اسواسطے کہ امام مالک کے موطا مین اور اُنکی فقہ کی کتابون مین متعہ کو صاف حرام لکھا ہی اور علماے محدثین کی یہ تحقیق ہی کہ متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہوگیا چنانچہ حضرت علیؓ سے موطا اور بخاری اور مسلم اور ترمذی مین اُسکی حدیث ہی دوسری بار جنگ اوطاس مین تین دن متعہ مباح ہوا پھر فتح مکہ مین قیامت تک کو حضرت نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم مین سلمہ بن اکوع سے اس حدیث کی روایت موجود ہی اور سب حضرت کے اصحاب کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہی صرف عبداللہ بن عباس اول اُسکو درست کہتے تھے آخر کو جب اُنکو حدیثین پہونچین تو وہ بھی حرمت کے قائل ہوئے چنانچہ ترمذی مین ثابت ہی اور جب حدیث اور فقہ کی کتابون سے متعہ کی حرمت ثابت ہوچکی تو اب شیعہ کو اہل سنت کا الزام دینا محض بیجا ہی اُنکی سمجھ مین خلل ہی

ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍؓ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ اَوْ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو کھلانے کے واسطے لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھ کو لیجاوے راوی کو شک ہی کہ پانچ چھ فرمایا کہ اُسکے سوا کچھ اور **ف** جب حضرت کافرون کے خوف سے مکہ چھوڑ مدینے مین آئے تو حضرت کے ساتھ اور اصحاب بھی آئے مال اسباب وطن مین چھوٹ رہا اصحاب صفہ کو زیادہ تر کھانے کی تکلیف ہونے لگی تب حضرت نے مدینے مین رہنے والون سے یہ فرمایا کہ جسکے پاس دو کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو ہمارے پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلاوے **خ** اِبْنُ عُمَرَ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ

ف غیر خدا کی قسم روا نہیں

ف تحقیق متعہ بیان جواب شبہات

بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کریگا تو اُسکا کام بنایا کریگا
ف یعنی آدمی ہردم خدا کا محتاج ہو تو جو چاہے کہ خدا میرا مطلب پورا کرے اُسکو لازم ہو کہ اپنے مسلمان بھائی کا مقدور بھر کام بنا دے
۱۵۰ اور اُسکے واسطے سعی سفارش کیا کرے ق جَابِرٌ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ
رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا کوئی شریک ہو خواہ گھر مین یا باغ مین تو اُسکو
۱۵۱ بدون اطلاع شریک کے شرکت کی چیز کا بیچنا نہین درست پھر بعد اطلاع کے اگر شریک چاہیگا تو مول لیگا اور اگر نچاہیگا تو نہ لیگا ق
اَبُو سَعِيدٍ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ
لَا زَادَ لَهُ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس سواری زیادہ اونٹ ہو تو جسکے پاس اونٹ نہین ہو اسکو سواری
کے واسطے دے اور جسکے پاس کھانا پینا زیادہ ہو تو جسکے پاس کچھ کھانا پینا نہین ہو اُسکو ف یہ حضرت نے سفر مین فرمایا تھا
۱۵۹ ق اَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ مسلم مین اسماءؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ احرام کو کھول ڈالے ف حضرت ایکبار
سب لوگون کو لیکر حج کو گئے جب مکے مین پہونچے تب یہ حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ احرام باندھے رہے حج کرکے اُتارے اور جسکے پاس قربانی
نہو وہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھ کے حج کرے لیکن حضرت کے ساتھ قربانی تھی تو حضرت عمرہ کرکے احرام
۱۶۰ باندھے رہے بعد حج کے احرام اُتارا ق اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ
وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے تو یون کہے کہ مین فلانے کو گمان کرتا ہون اور خدا ہی اُسکو خوب جانتا ہو
مین خدا کے سامنے کسی کو بے عیب نہین کہہ سکتا مجکو یہ گمان ہو کہ فلانا شخص ایسا ہو اور ایسا اگر اُس بات کو سچ مچ جانتا ہو تو کہے ف
حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرت نے فرمایا کہ تو نے اپنے یار کی گردن کاٹی یعنی وہ اپنی تعریف سُنکر
بھول جائیگا اور آپ کو بہتر سمجھیگا تو خدا اُس سے ناخوش ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تعریف کرنے کا طریقہ سکھایا یعنی اول
تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہین پھر اگر تعریف کرنا ضرور جانے یعنی اُسمین کچھ فائدہ دین کا سمجھے تو جو باتین اُسمین اچھی سچی ہون اُنکو
اِسطرح سے کہے کہ میرے گمان مین فلانا شخص دیندار ہی سچا ہو سخی ہو خوش خلق ہو دوستی مین پورا ہو آگے اللہ جانے کہ وہ کیسا ہو اور دوسری حدیث
مین یون آیا ہو کہ جب مرد فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہو تو خدا غضب مین آتا ہو تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف کرنا زیادہ تر گناہ ہو اس
زمانے مین اکثر لوگون کی عادت ہو بے فائدہ تعریفین کرنے کی خصوصاً امیرون کے مصاحب خوش آمد سے کیا کیا خرافات بکا کرتے ہین جو کام
امیر کرے یا کوئی بات زبان سے نکالے خواہ اچھی خواہ بُری تو خوش آمدی کہتے ہین اے سبحان اللہ کیا کہنا ہو یہ ارسطو کو بھی نہ سوجھی تھی
۱۶۱ جھوٹی تعریفون سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہین اور امیر کی خو بگاڑتے ہین ق اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ
بَعْدَهَا أَرْبَعًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین بعد جمعہ کے نماز پڑھا چاہے تو چار رکعتین سنت پڑھے
۱۶۲ اور یہی مذہب ہو امام اعظم کا اور بعد جمعہ کے چھ رکعتون کی بھی روایت آئی ہو ق اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُتْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا

کے دن کا یعنی قیامت کا تو جب کسی کام میں حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ پوچھے یا قضیہ فیصل کراوے تو اسکو چاہیے کہ نیک بات بولے
یا چپ رہے ص فضالة بن عبید من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یاخذن الا مثلا بمثل مسلم میں فضالہ بن عبید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونے کو نہ مول لے مگر برابر برابر وزن میں یعنی اگر چاندی
کے بدلے چاندی مول لے تو وزن میں دونوں برابر چاہییں اور اسی طرح سونے میں دونوں برابر ہوں اگر وزن میں کوئی بھی زیادہ ہوگا تو وہ
سود ہے ف مصابیح میں فضالہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر کی فتح میں سونے کی جڑاؤ ہنسلی بارہ اشرفی کو مول لی پھر جب اسکے جواہرات کو
اکھاڑا تو اسکا سونا وزن میں بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا میں نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی ص ابو ہریرة من ۱۶۴
کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیصل رحمه بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت
ہونے کا وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے ق ابو ہریرة من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفه ومن کان ۱۶۵
یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم جاره ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت بخاری اور مسلم
میں ابو ہریرہ سے ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آؤ بھگت کرے
یعنی خندہ پیشانی سے اسکو ملے مکان میں اتارے عمدہ کھانا ہو سکے تو کھلاوے اسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمان داری کا تین دن
تک حق ہے آگے اگر کریگا تو ثواب پاویگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو اپنے ہمسائے یعنی پڑوسی کی خاطرداری کیا کرے یعنی اسکا
کام کاج کر دے اسکو ناحق آزردہ نکرے اگر وہ اسکی دیوار پر کڑیاں یا چھپر رکھا چاہے تو منع نہ کرے غرض مقدور بھر اسکو رنج نہ دے
آرام پہونچاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے یا چپکا رہے یعنی بیفائدہ باتوں میں اپنی اوقات ضائع
نہ کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیاں جنمیں دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا انکا کہنا اور سننا دونوں منع ہیں ق ۱۶۶
ابو ہریرة من لا یرحم لا یرحم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کسی پر رحم نکریگا تو اسپر خدا رحم
نکریگا ف ایکبار حضرت نے امام حسن کو پیار سے چوما تو ایک آدمی نے حضرت سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہیں میں کسی کو اسطرح پیار نہیں کرتا تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث میں یوں فرمایا ہے کہ جو لڑکوں پر رحم نکرے اور بڈھوں کا ادب نکرے وہ ہمارے گروہ میں نہیں
ق عمر من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسه فی الاخرة بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ۱۶۷
دنیا میں ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت میں نہ پہنیگا ف ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونوں ریشم ہوں جیسے اطلس اور کمخواب وغیرہ تو اسکا پہننا عورتوں
کو درست ہے اور مردوں پر حرام لیکن بقدر سنجاف کے درست ہے اور جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا تو وہ مردوں کو بھی حرام نہیں بلکہ
مشروع اور عکس اسکا حرام ہے م بریدة بن الحصیب من لعب بالنردشیر فهو کمن غمس یده فی لحم الخنزیر ودمه ۱۶۸
مسلم میں بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نردشیر کھیلا سو ویسا ہے جسنے اپنا ہاتھ ڈبویا سور کے گوشت اور خون میں ف نردشیر ایک
کھیل ہے چوسر کی طرح سو حرام ہے خواہ کچھ بدے یا نہ بدے اسی طرح سب کھیل منع ہیں کہ انمیں ناحق مال ضائع ہوتا ہے یا اوقات م جابر ۱۶۹
من لقی اللہ لا یشرک به شیئا دخل الجنة ومن لقیه یشرک به دخل النار مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو اللہ سے ملا یعنی مرتے دم تک خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک جانتا تھا وہ بہشت میں جاویگا اور جو مرتے دم تک کسی چیز کو
خدا کا شریک جانا کیا تو وہ دوزخ میں پڑیگا یعنی جو خدا ہی کو مالک جانے گا وہ بہشتی ہے اور جو خدا کے سوائے کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک

١٧٠ سمجھا گیا وہ مشرک دوزخی ہے حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت اور دوزخ میں جانے کے کیا کیا سبب ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عن جابر
مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسکو دو جوتے میسر نہوں تو دو موزے پہنے اور جسکو تہبند میسر نہو پائجامہ پہنے **ف** یہ حاجیوں کو فرمایا کہ جو احرام باندھے تو موزہ اور پائجامہ
١٧١ نہ پہنے اور جسکو نہ میسر ہو تو بخاری میں درست ہے لیکن موزے کو اوپر سے اپنا کاٹ ڈالے کہ پشت پا کھل جائے خ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ لَمْ يَدَعْ
قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو روزے میں بہتان کرنا اور جھوٹی واہی تباہی باتیں نہ چھوڑے اور انکے کام سے باز نہ آوے تو اللہ کو اسکے کھانے پینے چھوڑنے کی
کچھ پروا نہیں **ف** یعنی روزہ رکھنے سے یہ غرض ہے کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو اور جب واہی تباہی قول و فعل کرتا رہا تو کھانے پینے
١٧٢ کے چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل نہوئی اگرچہ فرض گردن سے ادا ہوا لیکن بے لطف خ أَبُو ذَرٍّ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ
بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ بخاری میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو میری امت سے
اسطرح پر مریگا کہ خدا کے ساتھ کسی کو ساجھی نہ بناتا ہو تو وہ بہشت میں داخل ہوگا اگرچہ حرام کاری اور چوری کی ہو **ف** یعنی مسلمان اگرچہ
گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا یا بعد سزا کے بہشت میں جاویگا یا بے سزا خدا کے فضل سے بہشت پاوے گا
١٧٣ **ف** بہرصورت نجات ہے خاتمہ بخیر چاہیے ق عَائِشَةُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ بخاری اور مسلم میں
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ مرجاوے اور اسپر روزے ہوں قضا نکر سکا ہو تو اسکی طرف سے اسکا وارث
روزہ رکھے **ف** امام شافعی کا یہی مذہب ہے اور امام اعظم کے مذہب میں ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے برابر وارث مردے کی طرف سے
١٧٤ ادا کرے چنانچہ امام اعظم کی اور حدیث دلیل ہے م أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ
مِنْ نِفَاقٍ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اسطرح پر کہ نہ کبھی اسنے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں لڑنے کی
دل میں نیت کی تو وہ منافقوں کے درجے پر مرا **ف** یعنی جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافروں سے اللہ کے واسطے
لڑیگا اور اگر سامان نہوگا تو دل میں البتہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نکریگا معلوم ہوا کہ منافقوں کی طرح
١٧٥ اسکا ایمان زبانی ہے ایمان کامل نہیں ق ابْنُ مَسْعُودٍ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ بخاری
اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مر گیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوا کسی اور کو اسکا شریک
جانکر تو وہ دوزخ میں گیا **ف** یعنی جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اسکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ مشرک مقرر
١٧٦ دوزخی ہے م عُثْمَانُ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم میں حضرت عثمان سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو مر گیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک یہ بات ہے کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جہان کا مالک لائق بندگی اور پوجنے کے وہ بہشت میں گیا
ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے میں جو اکثر عوام خلقت منہ سے لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور بتوں کو پوجتے ہیں اولیاؤں
کی قبروں کو سجدہ کرتے ہیں مصیبت میں انکو نفع ضرر کا مختار جانکر پکارتے ہیں وہ مشرک ہیں ہرگز مسلمان نہیں اسواسطے کہ حضرت نے
اس حدیث میں صاف فرمایا کہ جو دل سے سوا خدا کے کسی کو مالک پوجنے کے لائق نہ سمجھے وہ بہشتی مسلمان ہے اور یہ نہیں کہ زبان سے
تو کلمہ کہیں اور مسلمانی کا دم ماریں پھر شرک بھی کریں تو لازم ہے مسلمان کو کہ جیسا زبان سے کہے ویسا دل میں عقیدہ رکھے ویسا ہی

۷۷ کیا کہ تب محمدی مسلمان ہوا **ابوہریرۃ** مَنْ مَنَحَ مِنْحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوحِهَا وَغَبُوقِهَا
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دودہار اونٹ یا گاے یا بکری کسی کو دودہ پینے کو عاریت دیگا تو ہر روز اُسکے
۷۸ صبح شام کے دودہ سے دو صدقے کا ثواب دینے والے کو ہوا کریگا **عمرؓ** مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ اَوْعَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ
مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَاَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
اپنے رات کے وظیفے سے سو گیا یعنی شب کا وظیفہ نیند کے سبب سے قضا ہو یا تھوڑا پھر اُسنے صبح سے ظہر تک کسی وقت پڑھ لیا تو اسکا ثواب
ویسا لکھا جائیگا جیسا رات کا **ف** یعنی اِسوقت مین کرنے سے اُسکا ثواب نہ گھٹیگا پورا ملیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا پڑھنے
۱۷۹ کو یہی وقت بہتر ہی **عائشۃؓ** مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ بخاری مین حضرت عائشہؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اُسکو ادا کرے اور جسنے نذر مانی ہو خدا کے گناہ کی سو اُسکو نہ کرے
ف یعنی نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج تو اُسکا ادا کرنا واجب ہی اور اگر خلاف شرع کے نذر اور منت مانی ہو جیسے
مان مان باپ سے نہ بولنا دعوت قبول نکرنا قبرون پر جھنڈے نشان چڑھانا وہان چراغان کرنا پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم مین لڑکون کو
فقیر بنانا تعزیے کے سامنے رات بھر ایک پانوں سے کھڑے رہنا ڈھول بجا کر رت جگا کرنا اسی طرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہین اول تو
۱۸۰ اُن کامون کی منت نہ مانے اور اگر اُنکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نکرے **خولۃ** بِنْتُ حَكِيمٍ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ
التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ مسلم مین خولہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اُترے کسی منزل پر یہ دعا
پڑھے اعوذ سے خلق تک تو اُس منزل مین کوچ کے وقت تک کوئی چیز ضرر نہ پہونچا سکیگی اس دعا کے یہ معنی کہ مین پناہ مانگتا ہون کو ساتھ
خدا کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہی ہر بدی سے جو اُسنے بنائی **ف** ایک منزل مین ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت مجھکو بچھونے کاٹا تب حضرت
۱۸۱ نے یہ فرمایا **ق ابوہریرۃ** مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو روزہ دار بھولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرے یعنی روزہ نہین گیا خدا
نے اسکو کھلایا پلایا **ف** یعنی خدا نے اُسکی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کریم ہی بھولے چوکے کو نہین پکڑتا
ق عائشۃ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے حساب مین
جھگڑا پڑا اُسپر عذاب ہوا **ف** حضرت نے ایکبار فرمایا کہ خدا نے جس بندے سے حساب کیا عذاب مین گرفتار ہوا تب حضرت عائشہؓ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ جن نیک لوگون کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ہونگے اُنسے بھی آسان حساب ہوگا اور
آپ فرماتے ہین کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب مین پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ نیکون کو اُنکے نامۂ اعمال فقط دکھلا دیے جاوینگے اُنسے کچھ پوچھا
نجاویگا مگر جسکے حساب مین جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام کیون کیا تھا اور فلانا کام کیون نکیا تو وہ ضرور عذاب مین پڑا یعنی بندے کا بال بال
گنہگار ہی کیا طاقت ہی کہ جواب ہی کر سکیگا آلٰہی بطفیل حضرت محمد مصطفیٰ ہمکو حساب مین نہ پکڑ تو محض اپنے کرم سے پار لگائیو آمین **عمرؓ** مَنْ نِيحَ
عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ بخاری مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مردے پر نوحہ ہوا تو اُسپر عذاب ہوتا ہی نوحے کے سبب سے
ف کفار عرب کی عادت تھی کہ مرتے وقت وصیت کر جاتے تھے کہ ہمکو خوب رونا اور ہماری خوبیان بیان کرنا تو اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ نوحے سے
عذاب ہوتا ہی یعنی جس نوحے کی میت وصیت کر جاوے اور دوسرا مطلب یہ کہ جسکے خاندان مین نوحہ کرکے رونے کی عادت ہو اور وہ منع نکرے تو

مرنے کے بعد جو اسپر نوحہ ہوگا تو اسپر اسکا عذاب ہوگا اس سبب کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیون نہ منع کر گیا اور اگر بعد اسکے منع کر گیا
۱۸۴ کے لوگ نہ مانین گے تو اسکا کچھ قصور نہین اسواسطے کہ خدا عادل ہی ایک گناہ دوسرے کی گردن پر نہین ڈالتا م جَرِيْرٌ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ
الْخَيْرَ مسلم مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرمی سے بے نصیب ہوا وہ سب خوبیون سے بے نصیب ہا ف یعنی مسلمان کو
۱۸۵ لازم ہی کہ نرمی اختیار کرے اور اگر نرمی نہین تو کچھ بھی نہین جو ہر بات مین سختی کرے وہ آدمی نہین کتا ہی م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ يَدْخُلِ
الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْؤُسُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت مین جاویگا
۱۸۶ چین کریگا بے غم رہیگا نہ کبھی اسکے کپڑے گلینگے نہ جوانی اسکی مٹے گی یعنی سدا جوان ہی رہیگا بڈھا کبھی نہوگا خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا
يُصِبْ مِنْهُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہی تو اسپر کچھ مصیبت
ڈالتا ہی ف مسلمان کو لازم ہی کہ مصیبت سے نہ گھبرائے مصیبت کو خدا کا غضب نہ سمجھے اسکو خدا کا کرم جانے کہ مصیبت مین گناہ گھٹتے ہین
درجے بلند ہوتے ہین ہر دم خدا یاد آتا ہی آرام مین اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہی اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق مین بہتر ہوتی تو خدا
اپنے پیغمبرون پر اور نیک بندون پر نہ ڈالتا مصیبت مسلمان کے حق مین اکسیر ہی سونے چاندی کو جو کھرا کیا جاتا ہے تو اسکو آگ سے
گلاتے ہین لیکن اس مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے آدمی کافر ہو جاے یا خدا کو بھولے اور اسکا گلہ کرے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا
۱۸۷ يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا نیکی کیا چاہتا ہی تو اسکو دین مین سمجھ
۱۸۸ دیتا ہی شریعت کا بھید اسپر کھولتا ہی م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ
اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ الْقُضَاعِيِّ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى اَخِيْهِ
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار پر آسانی کریگا تو خدا اسپر دین اور دنیا مین آسانی کریگا اور
جو مسلمان کو کپڑا پہناویگا یا اسکے عیب چھپاویگا خدا اسکے عیب دین اور دنیا مین چھپاویگا اور خدا بندے کی مدد پر ہی جبتک بندہ
اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہی اور قضاعی کی روایت مین بجاے ستر مسلما کے ستر علی اخیہ آیا ہی لیکن دونون عبارت کا مطلب
۱۸۹ ایک ہی لفظ کا فرق ہی ھ جَابِرٌ مَنْ يَّصْعَدِ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهٗ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ مسلم مین جابر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جاویگا جسکا نام ثنیۃ المرار ہی اسکے گناہ گھٹائے جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے
گھٹائے گئے حضرت حدیبیا و مدینے سے کو چلے راہ میں ایک ٹیلا آگے آیا جسکا ثنیۃ المرار نام تھا وہان کافر مسلمانون کے
مارنے کے واسطے چھپے بیٹھے تھے تب حضرت نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر سوارون کے دھمکانے کے واسطے چڑھ جاویگا اسکے گناہ معاف
ہونگے پھر سپاہی اصحاب اسپر چڑھ گئے بنی اسرائیل حضرت یعقوب کی اولاد جو حضرت موسیٰ نبی کے ساتھ تھی انکو حکم ہوا تھا کہ فلانے
شہر کے دروازے مین داخل ہو تو تمھارے گناہ معاف ہون اسی قصے کو حضرت نے یہان یاد فرمایا وَمِنَ الْاِسْتِفْهَامِيَّةِ
یہان سے وہ حدیثین شروع ہوئین جنکے سرے پر من استفہامیہ ہی یعنی پوچھنے کی لفظ م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَآئِمًا
قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ
اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ اِلَّا
دَخَلَ الْجَنَّةَ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگون مین کون آج روزہ دار ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین ہون

یارسول اللہ پھر حضرت نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہی ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ مین پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج محتاج کو
کھلایا ہی ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ مین نے پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج بیمار کو پوچھا ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین نے پھر پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسمین چارون کام ایکدن مین جمع ہوئے وہ بہشت مین گیا **ف** اس حدیث سے ابوبکر صدیقؓ کا
۱۹۱ کمال اور بہشتی ہونا ثابت ہوا **ق** جَابِرٌ مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا قَالَهُ حِيْنَ دَنَا مِنْ مَاءٍ مِنْ
مِيَاهِ الْعَرَبِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہی جو ہمسے آگے جاوے سو گرد اگرد دے
جنکر حوض بناوے پھر آپ پانی پیے اور ہمکو پلاوے یہ حضرت نے فرمایا تھا جب عرب کے ایک پانی کے پاس پہونچے تھے **ف** حضرت
ایکبار لڑائی کرکے پھرے تھے ایک منزل پر پانی کم تھا ابل کر بہتا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ کوئی آگے جاوے اور مینڈھ باندھکر
حوض بناوے تو پانی اسمین جمع ہو چنانچہ ایک آدمی نے ویسا ہی کیا پھر حضرت نے اسمین وضو کیا اسکی برکت سے پانی بہت ہو گیا
۱۹۲ سارے لشکر کا کام نکلا **ھ** سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ يَعْنِي عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوا ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ
مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے پوچھا کہ کسنے اس آدمی کو مار ڈالا یعنی کافرون کے جاسوس کو لوگون نے کہا سلمہ نے مارا ہی
حضرت نے فرمایا کہ اسکا تمام اسباب سلمہ کا ہی **ف** سلمہ سے روایت ہی کہ ہوازن ایک کافرون کی قوم تھی حضرت سے دغا کی تھی
اور لڑے تھے ایک روز انکا جاسوس خبر لینے کو حضرت کے لشکر مین آیا لوگون کے ساتھ کھانا کھا کر سب حال دریافت کرکے اپنے
اونٹ پر سوار ہوکے بھاگا مین نے اسکو دوڑکر پکڑا اور تلوار سے اسکو مارکر اونٹ کو مع اسباب کے لے آیا تب حضرت نے اسکا اسباب
۱۹۳ مجکو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانون کے ملک مین بے امان آوے تو اسکا قتل کرنا درست ہی **ق** جَابِرٌ مَنْ لِكَعْبِ
بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہی کہ جو کعب
بن اشرف کو مار ڈالے بیشک اسنے بہت رنج دیا ہی اللہ اور اسکے رسول کو **ف** کعب بن اشرف یہودیون کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت
کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافرون کو حضرت کے ساتھ لڑنے کے واسطے جوش دلاتا تھا اسواسطے حضرت نے اسکے قتل کا حکم
دیا تھا تو محمد بن مسلمہ اور چند اصحاب اسکے قلعے مین جو مدینے کے پاس تھا گئے اور اسکو دم دے کر باہر لائے پھر محمد بن مسلمہ نے اسکا
سر کاٹکر حضرت کے پاس لا ڈالا حضرت بہت خوش ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اللہ اور رسول کو برا کہے اسکا قتل کرنا واجب ہی
و اَنَسٌ مَنْ يَأْخُذُ مِنِّيْ هٰذَا فَمَنْ يَأْخُذُ بِحَقِّهِ يَعْنِيْ سَيْفًا فَأَخَذَهُ أَبُوْ دُجَانَةَ قَالَهُ يَوْمَ أُحُدٍ مسلم مین انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجسے تلوار لیگا سو اسکو وہ لیوے جو اسکا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اس تلوار کو ابودجانہ
نے لیا یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا تھا **ف** جب احد مین لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھ مین لی اور فرمایا کہ
یہ تلوار کون لیگا سب لوگون نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکو وہ لیوے جو خوب گھس کر لڑے تب ابودجانہ نے
حضرت سے لیکر دشمنون کی صفون کے اندر پیر سے بدن اور اکڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس چال کو خدا سوا جہاد کے اور کہین
دوست نہین رکھتا پھر ابودجانہ نے خوب تلوار کی یہان تک کہ لڑائی آخر ہوئی **ھ** اَنَسٌ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ قَالَهُ سَبْعَ
مَرَّاتٍ يَوْمَ أُحُدٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہی جو کافرون کو ہمارے اوپر سے ہٹاوے
یہ حضرت نے سات بار فرمایا جنگ احد مین **ف** احد ایک پہاڑ ہی مدینے سے تین کوس وہان حضرت سے لڑائی ہوئی مشرکین

تحفة الاخيار احياء سنة خير الابرار

کہ تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے پچاس تیراندازوں کا عبداللہ بن جبیر کو سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر
انکو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھ ہو تم یہاں سے نہ ہٹیو جب لڑائی ہونے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کافروں کا اسباب لوٹنے لگے
تیراندازوں نے بھی ارادہ لوٹنے کا کیا عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کہ تمکو یہاں سے ہلنے کا حکم نہیں لوگوں نے نمانا لوٹنے میں لگ
ناکہ خالی ہو گیا خالد بن ولید اسوقت تک مسلمان نہوئے تھے اسی ناکے سے لشکر اسلام میں گھس پڑے لڑائی بگڑ گئی حضرت پر
کافروں کا ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوا اگلے دانتوں پر پتھر لگا گر گئے اسوقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے
کافروں کو ہٹاوے وہ بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافروں سے لڑکر شہید ہوئے پھر کافروں کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے
فرمایا کہ جو انکو ہٹاوے وہ بہشت پاوے دوسرے صحابی نکلے اور لڑکر شہید ہوئے اسی طرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی
196 شہید ہوئے اور لڑائی آخر ہو گئی زہے قسمت انکی جو حضرت پر فدا ہوئے عثمان مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَكُوْنُ دَلْوُهٗ
فِيْهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بخاری میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہے کہ رومہ کے کنویں کو مول لیوے
پھر اسکا ڈول اس کنویں میں ایسا ہو جیسے اور مسلمانوں کے ڈول یعنی مول لیکر اسکو خدا کی راہ میں وقف کر دے اپنی ملکیت
میں نہ رکھے حضرت جب مکے سے مدینے میں آئے تو وہاں سوائے ایک کنویں کے میٹھا پانی نہ تھا سو وہ کنواں بگڑ گیا تھا
حضرت نے فرمایا کہ جو اس کنویں کو صاف کرا دے اسکو بہشت ملیگی حضرت عثمانؓ نے اپنا مال لگا کر اسکو صاف کروایا پھر جب
لڑائی ہوا تو کافروں نے مسلمانوں کو پانی بھرنے سے روکا تب حضرت نے اسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمانؓ نے آٹھ ہزار
197 اور ایک روایت میں پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ میں اسکو وقف کر دیا قَ اَنَسٌ مَنْ يَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْجَهْلٍ فَاَلَهٗ
يَوْمَ بَدْرٍ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہے جو دیکھ آوے ابوجہل کو
کہ اسنے کیا کیا یعنی جیتا ہے یا مر گیا یہ فرمایا جسدن جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبداللہ بن مسعود گئے فـ بدر ایک کنویں کا
نام تھا مدینے سے تین منزل دوسرے سال ہجری کے اول اول اسلام کی لڑائی وہاں ہوئی مشرکین مکہ ساڑھے نو سو تھے اور حضرت کے
ساتھ تین سو تیرہ آدمی تھے تب کافروں کی شکست ہوئی تب حضرت نے فرمایا کوئی ابوجہل کی خبر لاوے تو عبداللہ بن مسعود اسواسطے
گئے دیکھا کہ زخمی پڑا ہے مرنے کے قریب ہے پھر عبداللہ نے اسکی داڑھی پکڑ کے ہلائی اسنے پوچھا کہ کس کی فتح ہوئی انھوں نے جواب دیا
[illegible] اور حضرت کے سامنے لائے الحمد للہ حضرت شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا

الباب الثالث فی اَنَّ

198 دوسرے باب میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر اَنَّ ہے ابن عباس اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ كَانَ يَقُوْلُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ كَانَ يُعَوِّذُهُمَا بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت جب امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما
کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمھارے باپ یعنی حضرت ابراہیم اسی طرح حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق کے واسطے
پناہ مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہوں میں بوسیلہ اللہ کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہے ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے
199 کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے ابن عمر اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ الْاَبُ مسلم

مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہتر نیکوکاری اور نہایت سعادت مندی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے
آشنا دوستون کے ساتھ سلوک کرے باپ کے مرجانے کے بعد یا اسکی غیبت مین ہو آنسؓ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَاِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ
وَاِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رِضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہے
شیرخوارگی مین مرگیا اور اسکے واسطے دو دائیان ہین بہشت مین دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہین ف حضرت ابراہیم آٹھوین
سال ہجری کے حضرت کی حرم سے جنکا ماریہ قبطیہ نام تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہوکر مرگئے شائد کوئی شبہہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا
حرم سے کیسا تو اسواسطے حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ مقرر میرا بیٹا ہے اور خدا کے نزدیک اسکا ایسا رتبہ ہے کہ بہشت مین اسکو دائیان دودھ
پلاتی ہین خم اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ يَرٰى اَبَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے ١
فرمایا کہ قیامت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو دیکھینگے کہ اسپر خاک دھول پڑی ہے سیاہی اسکو لپٹی ہے ف بخاری مین
اسکا پورا قصہ یون ہے کہ جب قیامت مین حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آزر نام مشہور ہے عذاب مین گرفتار دیکھینگے تو کہینگے کہ مین
مین نے نکہا تھا کہ بت پرستی چھوڑ کر میرا کہنا مان تو نے نہ مانا آزر کہیگا جو ہوا سو ہوا اب مین تمہارا کہنا مانونگا تب حضرت ابراہیم جناب الٰہی
مین عرض کرینگے کہ اے میرے رب تو نے مجھے وعدہ کیا ہے کہ مین تجھکو قیامت مین فضیحت نکرونگا اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہے کہ میرے
باپکا یہ حال ہے خدا فرمائیگا کہ مین نے بہشت کو کافرون پر حرام کردیا یعنی یہ ممکن نہین کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پھر حضرت ابراہیم کو
حکم ہوگا کہ اپنے پاؤن کے تلے دیکھو تو دیکھینگے کہ آزر خاک آلودہ جانور ہوگیا پھر فرشتے اسکے پاؤن کو پکڑ کر گھسیٹ کر دوزخ مین
ڈالدینگے یعنی تبدیل صورت سے عار دور ہوئی کہ کوئی اسکو نہ پہچانیگا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے ناتا رشتہ کچھ کام
نہ آویگا سبحان اللہ جسکا ابراہیم خلیل اللہ سا بیٹا ہو وہ دوزخ مین پڑے ق عَائِشَةُ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ ٢٠٢
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگون مین زیادہ تر دشمن لڑاکا جھگڑالو ہے ج جَابِرٌ ٢٠٣
اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ
كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ فَيُدْنِيْهِ
مِنْهُ فَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے پھر اپنے
لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہے سو اسکے مرتبے مین زیادہ تر قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان انمین سے آکر کہتا ہے
کہ مین نے فلانا فلانا کام کیا یعنی فلانے سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے کچھ بھی نہین کیا
پھر کوئی آکے کہتا ہے کہ مین نے فلانے کو نہ چھوڑا یہانتک کہ جدائی کرادی اسمین اور اسکی جورو مین تو اسکو اپنے پاس کرلیتا ہے اور کہتا ہے کہ
ہان تو نے بڑا کام کیا ہے تو میرا بہت پیارا ہے ف جورو خاوند کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے
اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو بے برکتی پھیلی سو اسواسطے شیطان کو یہ کام بہت پسند ہے مسلمانون کو اسمین احتیاط لازم ہے ایسا
نہو کہ غصے مین طلاق یا اسکے مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جاوے اور پھر اولاد حرام سے پیدا ہو ق اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ
اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ بخاری اور مسلم مین ابوموسی اشعری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت
کے دروازے تلوارون کی چھاؤن تلے ہین ف یہ راہ خدا مین لڑنے والون کو اور شہیدون کو بشارت ہے کہ غلبہ دین کے واسطے

۲۰۵ راہ خدا میں اپنی جان قربان کرتے ہیں کیوں نہ بہشت پاوین ہو اَنَسٌ اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاكَ فِی النَّارِ قَالَهٗ لِرَجُلٍ سَاَلَهٗ اَیْنَ اَبِیْ
مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ میں ہے ایک آدمی نے پوچھا کہ میرا باپ کہاں ہے تب
حضرت نے یہ فرمایا ف اس آدمی سے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ میں ہے جب وہ غمگین ہو کر چلا تو حضرت نے اسکو بلایا پھر یہ فرمایا
کہ میرا باپ اور تیرا دونوں دوزخ میں ہیں تاکہ اسکے دل کو تسلی ہو جاتی تاکہ وہ یوں سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا تو
میں کیا چیز ہوں سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت میں اور یہ حدیث مسلم ہوا کہ کافر دونوں کو حضرت نہیں بخشتے احادیث میں آیا ہے
کہ حضرت کی خاطر سے حضرت کے والدین کو حق تعالی نے قبر میں زندہ کیا سو وہ ایمان لائے لیکن محدثین کے نزدیک وہ احادیث صحیح نہیں
۲۰۶ واللہ اعلم ہو اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ تمہارے ناموں میں بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے ف یہ نام مقبول اسواسطے ہوئے کہ انمیں اپنی بندگی
اور خدا کی خدائی کا اقرار ہے اور عبد النبی عبد علی مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہیں خدا کی بندگی چھوڑ کے بندوں کا بندہ ہونا ایمان دار
۲۰۷ کو لائق نہیں ہو اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
بہت پیارا کلام بندے کا خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہے یعنی پاکی ہے خدا کو خوبیوں کے ساتھ ف کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف
ہے ایک تو سب عیبوں سے پاک ہونا دوسرے سب خوبیوں کے ساتھ ہونا تو جب آدمی نے سبحان اللہ کہا تو اسکو سب عیبوں سے پاک جانا یعنی کبھی
اسکو موت اور زوال نہیں کھاتا نہیں پیتا نہیں سوتا نہیں تھکتا نہیں کسی سے ڈرتا نہیں کسی کا محتاج نہیں کوئی اسکا مددگار نہیں
اور جب الحمد للہ کہا تو اسکو سب خوبیوں سے سراہا یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہے سب چیز جانتا ہے ہر چیز کر سکتا ہے جہان کا تھامنے والا ہے جو چاہتا ہے کیا
۲۰۸ جو چاہے سو کرے تو جسنے سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو وہ خدا کو سمجھا اسواسطے خدا کے نزدیک یہ کلام بہت پیارا ہے اور اسکے واسطے بہت بڑا
بڑا ثواب ہے چنانچہ پہلے باب میں گذرا کہ جو اسکو سو بار صبح شام پڑھیگا قیامت میں اس سے کوئی افضل نہوگا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ
اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِنْ وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ
سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کو
کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اسکے پاس آتا ہے پھر شبہ ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ اسکو نہیں یاد رہتا کہ کتنی پڑھیں تو جسکو ایسا
۲۰۹ دھوکا پڑے وہ بیٹھے ہوئے دو سجدے کرے ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ
عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ يَكْتُبُ رِزْقَهٗ وَاَجَلَهٗ
وَعَمَلَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَوَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ
فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا
ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اسکی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے
پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر خدا اسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اسمیں روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کا
اسکو حکم ہوتا ہے کہ اسکی روزی لکھتا ہے یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اسکی عمر لکھتا ہے کہ کتنا جیئیگا اور اسکے عمل لکھتا ہے کہ کیا کیا کریگا اور

تحفۃ الاحیاء ترجمہ مشارق الانوار

یہ لکھتا ہے کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا سو دین قسم کھاتا ہون اسکی جسکے سواے کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین
کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہے یہان تک کہ اسمین اور بہشت مین ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہے یعنی بہت قریب ہوجاتا ہے پھر تقدیر
کا لکھا اسپر غالب ہوجاتا ہے سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ مین جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہے
یہان تک کہ دوزخ مین اور اسمین سوا ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہین رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اسپر غالب ہوتا ہے سو بہشتیون کے کام
کرنے لگتا ہے پھر بہشت مین جاتا ہے ف اس حدیث مین انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان ہے عوام لوگ اسکا مطلب خصوصًا
تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتے اسکے بوجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت کیا چاہیے کہ جب خاتمے پر مدار ٹھہرا
تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہے کہ کیسا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نجانا
چاہیے شاید کہ مرتے وقت اسکا خاتمہ بخیر ہو بعضی نادان کہتے ہین کہ جب خاتمہ پر بات رہی تو جوانی مین عیش کر لیا چاہیے ضعیفی مین
توبہ کر لینگے سو شیطان نے انکو دھوکا دیا ہے اسواسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہان سے یقین ہوا شاید جوانی مین موت آجاوے
بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے عاقل آدمی اگر غور کرے تو اسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہین اسواسطے کہ ع شاید ہمین
نفس نفس واپسین بود یا الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین خر ابن عباس
اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جسکا معوض
پر تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کی مزدوری لینا سب سے زیادہ تر لائق ہے ف حضرت کے اصحاب ایک گانون مین گئے کسی نے
انکی ضیافت نکی انکے زمیندار کو سانپ نے کاٹا جھاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہوا تو وے لوگ اصحاب کے پاس آئے کہ تم مین
کسی کو منتر آتا ہے تو اسکو جھاڑ دے ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہان ہمکو منتر آتا ہے لیکن بغیر کچھ لیے ہم نہ پڑھینگے تمنے ہماری
ضیافت نکی تیس بکریان دینے کا وعدہ ٹھہرا ابو سعید نے الحمد اسپر پڑھی وہ فورًا اچھا ہوگیا تیس بکریان لے آئے بعضے اصحاب نے
انکے کھانے مین تامل کیا اور قرآن پر محنت لینا درست نجانا حضرت کے روبرو یہ قصہ کہا حضرت نے فرمایا کہ تمنے اچھا کیا
قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہے ان بکریون مین ہمارا بھی حصہ لگاؤ پھر حضرت نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم ہوگیا کہ الحمد
سانپ کا منتر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھانے کی بھی محنت لینا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور
شافعی کا اور پچھلے حنفی مذہب والونکا عمران بن حصین و جابر اِنَّ اَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ ۱
مسلم مین عمران بن حصین اور جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے صحابہ سے فرمایا کہ آج تمہارا بھائی مر گیا اٹھو اسکے جنازے کی
نماز پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی مذہب اور انجیل کا عالم تھا مسلمانون سے حضرت کا حال دریافت کرکے
قرآن سنکر حضرت کا بے دیکھے ایمان لایا مسلمانون کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا جس روز وہ حبش مین مر گیا اسی دن حضرت نے
مدینے مین خبر دی اور یہ حدیث فرمائی پھر عیدگاہ مین صف باندھکر اسکی نماز پڑھی یہ معجزہ ہے حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق
پڑی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا حنفی مذہب کہتے ہین کہ یہ بات حضرت
کو خاص تھی شاید میت الٹ گئی ہو اور دور نزدیک ہوگیا ہو اور ون کو غائب پر نماز پڑھنا درست نہین ع ابو ہریرہ اِنَّ
اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت برا کمبخت

نام خدا کے نزدیک اس مرد کا نام ہے جسنے شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا ف سب بادشاہون کا بادشاہ خدا ہی ہے ورنہ
۲۱۳ بیچارے محتاج کو کیا شایان ہے کہ شاہنشاہ کہلاوے ق اَنَسٌ اِنَّ اِخْوَانَکُمْ قَدْ قُتِلُوْا اَوْ اِنَّھُمْ قَالُوْا اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ نَبِیَّنَا اَنَّا قَدْ
لَقِیْنَا فَرَضِیْتَ عَنَّا وَ رَضِیْنَا عَنْکَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اصحابؓ سے کہ تمھارے
بھائی مارے گئے شہید ہوئے پھر ان لوگون نے وہان خدا سے عرض کی کہ خداوندا ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہونچا دے
کہ ہم تجھسے ملے سو تو ہمسے راضی ہوا اور ہم تجھسے راضی ہوئے ف کافرون کا ایک گروہ حضرت کے پاس آیا اور جھوٹا اسلام لایا
اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ اصحاب کو بھیجیے کہ ہمکو قرآن سکھلا دین حضرتؐ نے ستر قاری قرآن کے جو رات بھر نماز پڑھا کرتے
اور دن کو لکڑیان لاکر بیچتے آپ کی آتے اور محتاجون کو کھلاتے تھے انکے ساتھ کیے ان کافرون نے راہ مین دغا سے انکو شہید
کیا شہیدون نے بعد شہادت کے خدا سے عرض کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پہونچا دے تو جبرئیل نے یہ قصہ حضرتؐ سے کہا تب حضرت
۲۱۴ نے یہ حدیث اپنے اصحابؓ سے فرمائی اور چالیس روز ان کافرون پر بددعا کی ق جابِرٌ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ عَمَلُ
قَوْمِ لُوْطٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف جسکا مجکو اپنی امت پر ڈر لگا ہو قوم لوط کے
کام کا یعنی لونڈے بازی کا امت مین پڑ جانا ہے ف ابو داؤد مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
۲۱۵ جب تم اغلام کرتے دیکھو تو دونون کو مار ڈالو ھ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ اَدْنٰی اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا یَنْتَعِلُ بِنَعْلَیْنِ مِنْ نَارٍ
یَغْلِیْ دِمَاغُہٗ مِنْ حَرَارَۃِ نَعْلَیْہِ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمترین دوزخی
وہ شخص ہوگا کہ وہ آگ کی جوتیان پہنے ہوگا جسسے بھیجا ابلیگا ہانڈی کی طرح جوتیون کی گرمی کے سبب ف اسی پر تیری یاد
۲۱۶ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہ ہے سخت عذاب کا اسی پر قیاس کیا چاہیے ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ اَدْنٰی مَقْعَدِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ
اَنْ یَقُوْلَ لَہٗ تَمَنَّ فَیَتَمَنّٰی وَ یَتَمَنّٰی فَیَقُوْلُ لَہٗ ھَلْ تَمَنَّیْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ مَا تَمَنَّیْتَ وَ مِثْلَہٗ مَعَہٗ
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تم لوگون مین کم سے کم بہشتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اسسے خدا کہیگا کہ
مانگ جو تیری آرزو ہو سو بندہ مانگیگا پھر دوسری بار مانگے گا پھر خدا فرمائیگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ ہان مانگ چکا جتنا
مانگنا تھا پھر خدا اسسے فرمائیگا کہ لے ہمنے تجکو دیا جتنا تونے مانگا بلکہ اسکے ساتھ اتنا اور بھی ف ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہو کہ جتنا
۲۱۷ مانگیگا اسکا دونا پاویگا تو بڑے بڑے مرتبے والون کو خدا ہی جانے کہ کیا کیا کچھ ملیگا ھ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ
طَیْرٌ خُضْرٌ تَعْلُقُ فِیْ شَجَرِ الْجَنَّۃِ ھٰکَذَا ذَکَرَہُ الْاَوَّلِیْنِیْ وَ اٰخَرُ حِیْرَۃٍ وَ الرِّوَایَۃُ اِنَّ اَرْوَاحَھُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ لَھَا قَنَادِیْلُ
مُعَلَّقَۃٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِیْ اِلٰی تِلْکَ الْقَنَادِیْلِ فَاطَّلَعَ اِلَیْھِمْ رَبُّھُمْ اِطِّلَاعَۃً
فَقَالَ ھَلْ تَشْتَھُوْنَ شَیْئًا قَالُوْا اَیَّ شَیْءٍ نَشْتَھِیْ وَ نَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِکَ بِھِمْ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّھُمْ لَنْ یُتْرَکُوْا مِنْ اَنْ یَسْأَلُوْا قَالُوْا یَا رَبِّ نُرِیْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِیْ اَجْسَادِنَا
حَتّٰی نُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِکَ مَرَّۃً اُخْرٰی فَلَمَّا رَاٰی اَنْ لَیْسَ لَھُمْ حَاجَۃٌ تُرِکُوْا مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ شہیدون کی روحین سبز چڑیان ہین بہشت کے درختون مین میوے کھاتی ہین اولیشی نے اتنی ہی روایت کی ہے کم کرکے
اور پوری روایت یہ ہے کہ مقرر شہیدون کی روحین سبز چڑیون کے پیٹ مین ہین انکے واسطے عرش کے نیچے قندیلین لٹکی ہین

کھاتی پھرتی ہین بہشت میں جہان انکا جی چاہتا ہی اور رات کو انھین قندیلون مین آکر ٹھہرتی ہین سو انکے رب نے انکو دیکھا اور فرمایا
کہ بھلا کوئی چیز تو تمھارا جی بھی چاہتا ہی شہیدون نے کہا کس چیز کو ہمارا جی چاہے ہم تو اس چین مین ہین کہ بہشت مین کھاتے پھرتے
ہین جہان چاہتے ہین پھر خدا نے تین بار اسی طرح سے پوچھا جب شہیدون نے دیکھا کہ بدون کچھ مانگے نہین چھٹی تو کہا ای رب ہم
چاہتے ہین کہ ہماری روحین ہمارے بدنون مین پھر ڈالی جاوین تو ایکبار اور بھی تیری راہ مین مارے جاوین اور ٹکڑے ٹکڑے ہون پھر
جب خدا نے دیکھا کہ انکو اب کسی چیز کی ہوس اور آرزو باقی نہین رہی تو پھر انسے پوچھنا چھوڑا **ف** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی
کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن مین حق تعالی فرماتا ہی کہ شہیدون کو مردہ مت سمجھو وے زندہ ہین روزی پاتے ہین خوشیان
کر رہے ہین خدا کے فضل سے سو اس آیت کا کیا مطلب ہی اور شہیدون کا مفصل حال کیونکر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس
حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو یہ کہ روح فنا نہین ہوتی مرنے سے روح نہین مرتی دوسرے یہ کہ شہید مرتے ہوئے بہشت مین داخل
ہوتے ہین اور زندون کی طرح کھاتے پیتے اور ونکو یہ رتبہ حاصل نہین کہ وے قیامت مین بعد حساب کتاب کے بہشت مین جاوینگے
تیسرے یہ کہ بہشت بالفعل موجود ہی اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا چوتھے یہ بعد پیغمبرون کے شہیدون کے نہایت بڑے رتبے
ہین **ق** ثوبان اِنَّ اِسْمِی مُحَمَّدٌ الَّذِیْ سَمَّانِیْ بِہٖ اَھْلِیْ مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہی ۲۱۸
جو میرے لوگون نے میرا نام رکھا ہی **ف** ثوبان سے روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیون کا عالم آیا اُسنے کہا
السلام علیک یا محمد مین نے اسکو ڈھکیل دیا کہ بے ادبی سے نام کیون لیتا ہی یا رسول اللہ کیون نہین کہتا ہی تب حضرت نے یہ فرمایا
کہ میرے لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہی یعنی کیا ہوا جو اُسنے میرا نام لیا سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ ۲۱۹
اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ اللّٰہِ الْمُصَوِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ بیشک سب لوگون سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت مین تصویر بنانے والون کو ہوگا **ق** عَائِشَةُ اِنَّ اَصْحَابَ ۲۲۰
ھٰذِہِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ان تصویرون کے بنانے والون پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جنکو تمنے بنایا
ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ مین نے ایک چادر مول لی جسمین تصویرین تھین اسکو بطور پردہ دروازے پر لٹکا یا تھا حضرت نے
جو اسکو دیکھا تو باہر کھڑے رہے گھر مین نہ آئے تو مجھکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی ہی تب مین نے کہا کہ یا رسول اللہ
مین توبہ کرتی ہون جس چیز سے کہ آپ کو ملال ہی تب حضرت نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہی مین نے کہا کہ مول لی ہی آپکے بیٹھنے کے واسطے
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مکان مین تصویرین ہون اُسمین جانا مکروہ ہی مسلمانون پر واجب ہی کہ
اپنے مکانون مین تصویرین نہ رکھین اور نفس سیاہ جنھون نے لیا ہی گھر مین جو تصویرون سے مکان کو بتخانہ بنایے اور اُسپر خدا کی لعنت برسائے
ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِہٖ ۲۲۱
بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک مسلمانون مین بڑا گنہگار مسلمان وہ ہی کہ جسنے
وہ بات پوچھی کہ حرام نہ تھی پھر اُسی کے پوچھنے سے حرام ہو گئی **ف** مسئلہ پوچھنا دو قسم ہی ایک تو وہ ہی کہ اُسکی حاجت
پڑے اور وہ بات معلوم نہین تو دریافت کے واسطے پوچھے یہ تو درست ہی بلکہ اُسکا حکم ہی کہ دریافت کرے دوسرے یہ کہ ناحق

بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یہ منع ہر سوالی کو حضرت نے منع کیا کہ ناحق بے حاجت باتین نہ پوچھا کرو شاید حلال چیز تمھارے
۲۲۲ بیفائدہ سوال سے حرام ہوجاوے اور تم گنہگار ہو ع عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اِنَّ اَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ مسلم مین عمران بن حصین رض
سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ البتہ بہشت کے رہنے والون مین عورتین بہت کم ہین ف یعنی بہشت مین مرد بہت ہین دنیا کی
۲۲۳ عورتین نہایت کم ہین اسواسطے کہ عورتون مین دینداری اور عقلمندی کم ہوتی ہے اور خاوندون کا کہنا کم مانتی ہین خ اَنَسٍ اِنَّ
اَقْوَامًا خَلْفَنَا بِالْمَدِيْنَةِ مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا اِلَّا وَهُمْ مَعَنَا حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ بخاری مین انس رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کچھ لوگ ہمسے پیچھے رہ کر مدینے مین رہ گئے تھے پہاڑون کی اونچی نیچی راہ چلنے مین جو ہمکو ثواب ہوا وہ بھی انکو
بھی ہمارے ساتھ شریک ہے ناچاری نے انکو روکا تھا ف حضرت نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانون کے پاس سواری اور سفر کا سامان
نہ تھا وہ حضرت کے ساتھ نہ جاسکے ناچار ہوکر مدینے مین رہ گئے جب حضرت وہان سے پھرے تب راہ مین یہ حدیث فرمائی یعنے
اس سفر کی تکلیف مین جتنا ہمارے ساتھیون کو ثواب ہوا انکو بھی ہوا اسواسطے کہ وے دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری سے ظاہر
۲۲۴ مین چھوٹ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچی نیت کو دین مین بڑا دخل ہے ق اَبُو مُوسٰى اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ
اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْا بَيْنَهُمْ فِي اِنَاءٍ وَاحِدٍ
بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ جب لڑائی مین
محتاج ہوجاتے ہین یا مدینے مین انکے جورو لڑکون کا کھانا کم ہوجاتا ہے تو ایک کپڑے مین جو انکے پاس ہوتا ہے یکجا کرتے ہین پھر ایک برتن
سے آپس مین برابر برابر بانٹتے ہین سو وے میرے طور پر ہین مین انسے راضی ہون ف اشعری ایک یمن کی قوم ہے جنمین ابو موسیٰ
اشعری اس حدیث کے راوی ہین انکی یہ حضرت نے عادت بیان کرکے پسند کی تاکہ اور لوگ بھی اسی طرح آپس مین اتفاق کرین
۲۲۵ خ اَبُو ذَرٍّ اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا بخاری مین ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو بہت مالدار ہین وہی قیامت مین ثواب سے مفلس ہین پر جسنے مال کو خرچ کیا اسطرح اور اسطرح اور اسطرح یعنی داہنے اور
بائین اور آگے سب طرف خوب دیا ف یعنی جس مالدار نے راہ خدا مین خوب دیا وہ البتہ بہت ثواب پاویگا اور جسنے بخیلی کی اور
۲۲۶ مال کو دبا رکھا وہ قیامت مین مفلس ہوگا نہ تو مال ہی پاس ہوگا نہ ثواب خ اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ
اِلٰى جُحْرِهَا بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹے گا مدینے کی طرف جیسے سانپ سمٹتا ہے اپنے
بل کی طرف [illegible] لوگ ہر زمانے [illegible] زیارت کو وہان جانے کی حاجت ہی جبتک حضرت جیتے رہے تو مسلمان
ہر طرف سے دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر خلیفون کے وقت مین اسی طرح لوگ جایا کیے اور وہان بڑے بڑے عالم ہوا کیے ہر زمانے کے
لوگ علم سیکھنے کو جایا کیے پھر حضرت کی قبر مبارک کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہین غرض مسلمانون کو مدینے جانے کی ہمیشہ حاجت ہے
اور قیامت کے قریب کفر کا ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکون کے ایمان دار لوگ سب طرف سے سمٹ کر مدینے مین امام مہدی کے پاس جمع
۲۲۷ ہونگے تو جہان سے ایمان نکلا تھا وہین سمٹ کر جاویگا ق جَابِرٌ وَعَائِشَةُ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰئِكَةُ
بخاری اور مسلم مین جابر اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر جس گھر مین تصویرین ہوتی ہین وہان فرشتے رحمت
۲۲۸ کے نہین جاتے ف جب رحمت کے فرشتے نہ آئے تو مقرر اس گھر مین برکتی پھیلے گی ق اَبْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ اِنَّ التَّلْبِيْنَةَ تُجِمُّ

تحفة الاخيار ترجمہ مشارق الانوار

فُؤَادَ المَرِيْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الحُزْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کا حریرہ مقرر بیمار کے دل کو راحت پہونچاتا ہی اور کچھ غم بھی کھوتا ہی ف تلبینہ بے چھنے جو کے آٹے کے حریرے کا نام ہی دل اور دماغ کو قوت دیتا ہی اور معدے کو مواد سے صاف کرتا ہی تو ناتوان بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادہ مین روایت ہی کہ حضرت عائشہ کا معمول تھا کہ اہل ماتم کو جو کا حریرہ کھلاتی تھین تاکہ ٹھنڈک پڑے اور غم دور ہو ق اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ ۲۲۹

اِنَّ الحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الحِمَى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ اَلَا وَاِنَّ فِي الجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الجَسَدُ كُلُّهُ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الجَسَدُ كُلُّهُ اَلَا وَهِيَ القَلْبُ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حلال کھلا ہی اور حرام بھی کھلا ہی لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرفا ملتی ہوئین شبہے کی چیزین ہین انکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہون سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنے یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہی قریب ہی کہ کبھی رمنے کو بھی چرینگے جانور کہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہی جان لو کہ خدا کا رمنہ اسکی حرام کی ہوئی چیزین ہین جان رکھو کہ بیشک بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہی جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہی ف یہ حدیث بڑے کام کی ہی اسمین شریعت اور طریقت سب موجود ہی اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح پر ہین حلال اور حرام اور شبہہ دار جو چیزین حلال ہین وے قرآن اور حدیث مین صاف کھلی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین جیسے کھیتی سوداگری مزدوری گائے بکری اونٹ دودھ شہد میوے اور جو حرام ہین وے بھی مشہور ہین جیسے ناحق قتل شراب سور جوا حرام کاری چوری دغابازی جھوٹ اسی طرح اور چیزین انکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بھی اور شبہہ دار چیز ہی یعنی کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہی اور حرام سے بھی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گھر مین پاوے لیکن تجھکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی اور کی اسکو بہت لوگ نہین جانتے سو اسکا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہہ پڑے کہ یہ حلال ہی یا حرام ہی یا عالمون کا اسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام تو اسکو چھوڑ دے ہرگز نہ کرے اسی مین دین کا بچاؤ ہی اسواسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو شبہہ والی چیزون مین آدمی پڑا تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بھی گرفتار ہوجاتا ہی تقوی اور پرہیزگاری اسیکا نام ہی کہ آدمی شبہون سے بچے پھر حضرت نے فرمایا کہ تقوی فقط ظاہر ہی کی صفائی کا نام نہین تقوی کا مقام دل ہی یعنی جب دل مین ایمان رچا اور اسکی نارضامندی کا خوف جی مین سمایا تو آنکھ کان ہاتھ پاؤن سب خود بخود سنور جاتے ہین اسواسطے کہ دل بادشاہ ہی تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنی حرص اور فسق و فجور اسمین جما تو سارا بدن بگڑا آنکھ رنڈیان گھورتی ہی کان غیبت اور باجون کی آواز عیش مین زبان لقمہ حرام پیٹ کو نہ موت کا کچھ غم ہی نہ قیامت کا کچھ ڈر الٰہی اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈال اور ان بلاؤن سے ہمکو نکال آمین ھ ابن عباس اِنَّ الحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَمَّا بَعْدُ قَالَهُ حِيْنَ جَاءَهُ ضِمَادٌ الاَزْدِيُّ فَقَالَ

يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ وَإِنَّ اللّٰهَ يَشْفِي عَلٰى يَدَيَّ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ ۔ مسلم میں عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب خوبیاں اللہ کے واسطے ہیں ہم اسکو سراہتے ہیں اور اسی سے ہر کام میں مدد مانگتے ہیں
جسکو اسنے راہ پر لگایا اسکو کوئی نہیں بہکا سکتا اور جسکو اسنے بہکایا اسکو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ
کوئی لائق پوجنے کے نہیں خدا کے سوا وہ اکیلا مالک ہے کوئی اسکا ساجھی نہیں اور بیشک محمد اسی کا بندہ ہے اور اسی کا پیغام
پہونچانے والا بعد اسکے یہ خطبہ حضرت نے اسوقت فرمایا تھا جب حضرت کے پاس ضماد نام منتر والا آیا تھا سو اسنے کہا تھا کہ
میں آسیب اور دیوانگی جھاڑنے کا منتر آتا ہے اور میرے ہاتھ سے خدا جسکو چاہتا ہے آرام دیتا ہے سو تجکو بھی اگر خواہش ہو تو میں
تجھے جھاڑ دون ف ضماد ازدی یمن کا ایک شخص تھا جھاڑ پھونک میں اسکو دخل تھا جب وہ مکے میں آیا تو مکے کے کافرون
نے اس سے کہا کہ معاذ اللہ محمد دیوانہ ہو گیا ہے کچھ آسیب کا اسپر خلل ہے تو اسکو اپنے منتر سے جھاڑ دو وہ حضرت کے پاس آیا
اور منتر سے جھاڑنے کو پوچھا تب حضرت نے اما بعد تک خطبہ پڑھا بعد حمد اور نعت کے کچھ اور فرمایا چاہتے تھے
اسنے حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھیے حضرت نے اسکو دوبارہ پڑھا اسنے کہا پھر پڑھیے حضرت نے اسکو تین بار
پڑھا پھر ضماد نے کہا کہ میں نجومیوں کی اور جادوگرون کی اور شاعرون کی بہت کلام سن چکا ہون ایسا عمدہ کلام تو میں نے
کبھی نہیں سنا واللہ اس کلام کی فصاحت کی سمندر کی طرح تھاہ نہیں ملتی یا حضرت اپنا ہاتھ بڑھائیے میں بیعت اور توبہ
۲۳۲ کرتا ہون پھر ضماد مسلمان ہوا سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑے گئے ۔ ابو سعید إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ
خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۔ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دنیا
میٹھی ہری بھری ہے اور خدا مقرر ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہے پھر تا کا کرتا ہے کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو ف یعنے
جیسے شیرینی دل کو اور سبزی آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہے ویسے ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر آدمی لوٹ پوٹ ہے اور خدا ایک
گروہ کو دنیا سے اٹھا کر دوسرے گروہ کو وہاں جماتا ہے جانچنے کے واسطے پھر جو دنیا کے عیش و آرام میں پھنسا اسنے دھوکا
کھایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی بیوفائی سوچا کہ لگے لوگوں پاس یہ کب رہی جو ہمارے پاس رہیگی پھر اسکو لڑکوں کا
کھلونا جان کر اور جہان ہستی کا سوانگ سمجھکر اسکے جال میں نہ پھنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دور اندیش ہوشیار ہے اور
اسی کا نام دینداری ہے حضرت نے اما بعد کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت تک جو ہونا تھا سو فرمایا جسکو یاد رہا سو یاد رہا اور جو
۲۳۳ بھولا سو بھولا بعد اسکے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان ہوشیار ہوں اور دنیا کے پھندے سے نکلیں ۔ ابو هريرة إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ
غَرِيبًا وَسَيَعُودُ الدِّينُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبٰى لِلْغُرَبَاءِ ۔ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسلام
پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہو جیو مسافرون کو ف مطلب
یہ کہ اسلام اول اول بہت کم تھا کوئی اسکا یار اور مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر میں کوئی نہیں پوچھتا پھر ہوتے
ہوتے اسلام سارے عالم میں پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جائیگا جیسے پہلے تھا تو
اسوقت کے مسلمان مسافرون کی طرح بے یار و مددگار رہ جاوینگے جیسا اسوقت میں کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہے
کوئی اسکی نہیں سنتا ہے کافر تو ایک طرف کلمہ گو اسکو ہنستے ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت میں اسلام پر مضبوط

عقد الجواهر ترجمه مشارق الانوار

رہا اسکو خوشی ہو جیو بہشت کی ق عَائِشَةُ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ ٣
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی جب قرضدار ہوا بات کہتا ہی تو جھوٹھ بولتا ہی اور قرضدارون سے وعدہ کرتا ہی تو پورا نہین
کرتا ف حضرت نماز مین قرض سے بہت پناہ مانگتے تھے کسی نے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیون بہت پناہ مانگا کرتے ہین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا ٤
مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی
اور آدمی جھوٹھ بولا کرتا ہی یہانتک کہ بڑا جھوٹھا لکھا جاتا ہی یعنی جب آدمی کو سچ یا جھوٹھ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اسمین
کامل ہو جاتا ہی ھ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ ٥
لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ آدمی ایک مدت دراز تک بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی پھر اسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہی اور بعضا آدمی مدت دراز تک
دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی پھر اسکا خاتمہ بہشتیون کے کام پر ہوتا ہی ف یعنی خاتمے کا اعتبار ہی اول کامون پر کچھ اعتماد نہین تو
علم و عبادت پر گھمنڈ نہ چاہیے ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ ٢٣٦
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم کی لفظ رحمن کی لفظ سے نکلی ہی پھر خدا نے اس سے کہا کہ جسنے تجسے میل
رکھا اس سے مینے میل رکھا اور جسنے تجکو توڑا اسکو مینے توڑا ف رحم کے معنی پیار اور پرورش کے ہین سو فرمایا کہ یہ لفظ رحمن سے نکلی ہی
یعنی جو حرف رحم مین ہین وہی رحمن مین ہین پھر فرمایا کہ جو پیار اور پرورش کریگا اُسپر مین کرم کرونگا اور جو پیار اور پرورش نکریگا خدا
اُسپر کرم نکریگا خ عَائِشَةُ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ٢٣٧
فرمایا کہ دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہی جیسے پیدائش کا رشتہ حرام کرتا ہی ف یعنی جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین درست وہان دودھ
پینے کی جہت سے بھی نکاح نہین درست جیسے مان اور بہن سے نکاح حرام ہی ویسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہی اسی طرح اور
بھی قیاس کر لیا چاہیے دودھ پلانیکا بڑا حق ہی دایہ اور اُسکے لوگون سے سلوک کرنا سنت ہی ھ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ ٢٣٨
تَبِعَهُ الْبَصَرُ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہی تو آنکھ بھی اُسکے پیچھے لگی چلی جاتی ہی
ف حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ ابو سلمہ مر گئے تو حضرت تشریف لائے دیکھا تو آنکھ کھلی رہ گئی ہی جیسے مردون کی ہوتی ہی
حضرت نے اپنے ہاتھ سے آنکھ بند کر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکھ بند کر دینا چاہیے ق أَبُو بَكْرَةَ ١
إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ
حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ
بخاری اور مسلم مین ابوبکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اُس دن تھا کہ جب
خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہی اُنمین سے چار مہینے حرام ہین یعنی اُنمین لڑنا بھڑنا درست نہین تین مہینے تو برابر
لگے ہوئے ہین سو ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہین اور چوتھا مضر کا رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ مین ہی ف
ان چار مہینون کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی سو مکے کے کافرون کا دستور تھا کہ جب انکو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینون کو

بدل ڈالتے جیسے محرم مین لڑتے تو صفر کا محرم نام رکھتے اسی طرح ان کمبختون نے مہینون کو گھال میل کر ڈالا تھا مہینون کا اصل
حساب ٹھیک نہین رہا تھا جس سال حضرت نے آخر عمر مین حجۃ الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینا دونون حساب سے برابر پڑا اصل کے
حساب سے بھی اور کافرون کے حساب سے بھی تب حضرت نے حج کے موسم مین عرفے کے دن ہزارون آدمی کے روبرو یہ حدیث فرمائی
یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہی اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب مین مضر ایک قوم کا نام تھا وے رجب
۲۴۰ کو بہت مانتی تھی اسواسطے رجب کو انکی طرف نسبت کیا هو حُذَيْفَةَ بْنَ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ
عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ
وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ الْعَدَنِ تُرَحِّلُ النَّاسَ لَمْ يَذْكُرْ فِي هٰذَا
الْحَدِيثِ الْعَاشِرَةَ وَهِيَ فِي غَيْرِهٖ نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ مسلم مین حذیفہ بن اسید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہین
ہونے کی جبتک دس نشانیان پہلے نہو لینگی ایک تو پورب مین زمین کا دھس جانا دوسرے پچھم مین زمین کا دھسنا تیسرے
عرب کے ٹاپو مین زمین کا دھسنا چوتھے دھوان کہ عالم مین پھیلیگا پانچوین دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور نکلنا ساتوین یاجوج
ماجوج کا نکلنا آٹھوین سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نوین آگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگون کو ہانکتی ہوئی شام کے
ملک مین لیجاویگی مسلم نے اس حدیث مین دسوین نشانی روایت نہین کی لیکن اس حدیث میں دسوین نشانی حضرت عیسی کا آسمان
سے اترنا ہی **ف** حضرت کے اصحاب قیامت کا کچھ ذکر کرتے تھے اتنے مین حضرت تشریف لائے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی
علی مرتضی سے روایت ہی کہ قیامت سے پہلے دھوان عالم مین پھیلیگا مسلمانون کو زکام ہو جاویگا اور کافرون کا سر پھٹ جاویگا
مکے مین سے ایک جانور نکلیگا ساٹھ گز کا لنبا سر اسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے
بہاڑی بکری کے سینہ جیسے شیر کا اور رنگ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پاؤن جیسے اونٹ کے اسکے
پاس حضرت موسی کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلاویگا اور کہیگا اسلام کا دین سچا ہی اور
۲۴۱ سب دین جھوٹھے ہین **ق** الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ
وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوا حَتّٰى تَنْجَلِيَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور
چاند دونشانیان ہین خدا کی نشانیون مین سے کسیکے مرنے جینے سے انمین گہن نہین پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اللہ سے دعا کیا
کرو اور نماز پڑھا کرو جبتک کہ وہ روشن ہو جاوے **ف** جس دن ابراہیم حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اسی دن گہن پڑا لوگون نے
کہا کہ گہن ابراہیم کی موت سے پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہی تمہارا گمان غلط ہی کسی کے مرنے جینے پر گہن موقوف
نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگون مین مشہور ہی کہ جب گہن پڑا کوئی سردار مرتا ہی سو غلط بات ہی گہن کی نماز دو رکعت
۲۴۲ سنت ہی ٹہری سورتین انمین پڑھے جبتک روشنی نہو ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہی هو جَابِرٌ إِنَّ الشَّهْرَ
يَكُونُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہی **ف** ایکبار حضرت
نے قسم کھائی کہ مہینا بھر بیبیون کے پاس نجاوین پھر انتیس دن کے بعد انکے پاس تشریف لے گئے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
۲۴۳ آپنے مہینے بھر کی قسم کھائی تھی حضرت نے فرمایا کہ کیا ہوا مہینا انتیس ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہی هو جَابِرٌ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ

ف بیان علامات عشرہ قبل از قیامت

بِالصَّلٰوۃِ ذَھَبَ حَتّٰی یَکُوْنَ مَکَانَ الرَّوْحَاءِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا ہی
۲۴۴ تو وہان سے بھاگ جاتا ہی جتنی دور روحا ہی ف روحا ایک مکان ہی مدینے سے چھتیس کوس ھ جابرؓ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ
یَئِسَ اَنْ یَّعْبُدَہُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَلٰکِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَھُمْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے ٹاپو مین اُسکو پوجین لیکن اُنمین فتنہ فساد ڈالنے کا قابو ہی ف
یعنی عرب مین اسلام قائم رہیگا بت پرستی وہان نہوگی شیطان پرستی سے مراد بت پرستی ہی سو سچ ہی کہ عرب مین اب تک خدا کے فضل
سے بت پرستی کوئی نہین جانتا البتہ فتنہ و فساد بہت ہوئے اُس سے آدمی کافر نہین ہو جاتا اس حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت
۲۴۵ ہوئی ق انسؓ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
۲۴۶ شیطان آدمی کے بدن مین پھرتا ہی خون کی طرح ف یعنی شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہی بد خیال ڈالنے مین ھ حُذَیْفَۃُ
اِنَّ الشَّیْطَانَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ جَآءَ بِھٰذِہِ الْجَارِیَۃِ لِیَسْتَحِلَّ بِھَا فَاَخَذْتُ بِیَدِھَا
فَجَآءَ بِھٰذَا الْاَعْرَابِیِّ لِیَسْتَحِلَّ بِہٖ فَاَخَذْتُ بِیَدِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ یَدَہٗ فِیْ یَدِیْ مَعَ یَدِھَا
مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہی اُس کھانے کو جسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے اور شیطان
اس لڑکی کو لے آیا تھا کہ اسکے سبب سے کھانا حلال کرے سو مین نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اسکے سبب سے کھانے
کو حلال کر لے سو اسکا بھی ہاتھ مین نے پکڑ لیا قسم ہی اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہی اس لڑکی
کے ہاتھ کے ساتھ ف حذیفہ سے روایت ہی کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے جبتک حضرت نہ کھاتے سو ایکبار
کھانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اسکو کوئی کھینچے لاتا ہی سو اسنے چاہا کہ کھانے مین بدون بسم اللہ کہے ہاتھ ڈالے حضرت نے اسکا
ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار اسی طرح دوڑتا آیا اسکا بھی ہاتھ حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان نے چاہا تھا اگر یہ لڑکی اور
گنوار بے خدا کا نام لیے کھانے لگے تو مین بھی کھاؤن اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا کھاتے اول بسم اللہ کہنا ضرور ہی نہین تو
۲۴۷ شیطان ساتھ کھاتا ہی ق ابن مسعودؓ اِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ
حَتّٰی یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَاِنَّ الْکِذْبَ لَیَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ
عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی تک پہونچاتا ہی اور نیکی
بہشت مین پہونچاتی ہی اور البتہ مرد سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور جھوٹھ بولنا نافرمانی کو
پہونچاتا ہی اور نافرمانی دوزخ مین پہونچاتی ہی اور مرد جھوٹھ بولا کرتا ہی یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہی ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے کا انجام بہشت ہی اور جھوٹھ بولنے کا انجام دوزخ ہی مسلمان کو اسکا خیال ضرور چاہیے جھوٹھ بولنے کو بیچ
۲۴۸ بچاوے خ ابو ہریرہؓ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ رِّضْوَانِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَھَا بَالًا یَرْفَعُہُ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ
لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَھَا بَالًا یَھْوِیْ بِھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اُسکو کوئی بڑی چیز نہین سمجھتا حالانکہ اُسی بات کے
سبب سے خدا اُسکے درجے بلند کرتا ہی اور مقرر بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اُسکو کچھ بڑی بات نہین سمجھتا

حال آنکہ اُسی بات کے سبب سے دوزخ مین گر پڑتا ہی ف اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سوچے ہر ایک بات کو نکالا کرے
٢٤٩ ھ اَبُو سَعِیدٍ وَاَبُو ھُرَیْرَۃَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ یَنْزِلُ بِھَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مسلم مین
ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہی کہ جسکے سبب سے دوزخ مین گر جاتا ہی اتنی دور
٢٥٠ سے بھی زیادہ جتنا مشرق اور مغرب مین فرق ہی ق اَبُو ھُرَیْرَۃَ وَابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الْعَیْنَ حَقٌّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اور عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر سچ ہی ف یعنی بعضی نظر لگ جاتی ہی خدا نے اُسمین تاثیر رکھی ہی ق
٢٥١ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِی قَتَلَہُ الْخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْھَقَ اَبَوَیْہِ طُغْیَانًا وَکُفْرًا بخاری اور مسلم مین
ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدایشی کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے
ماں باپ کو بلا مین ڈالتا کفر اور نافرمانی سے ف حضرت موسی اور خضر کا قصہ قرآن مین مذکور ہی اُسکی طرف حضرت نے اشارہ کیا
٢٥٢ یعنی خضر نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نہ تھا ق ابْنُ عُمَرَ اِنَّ الْفِتْنَۃَ ھٰھُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ
قَالَ الصَّغَانِیُّ مُؤَلِّفُ ھٰذَا الْکِتَابِ ھٰذَا حَدِیثٌ سَمِعْتُہُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ
قَالَہُ وَھُوَ یُشِیرُ اِلَی الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ فساد ادھر ہی
جہاں سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہی کہا حسن صغانی اِس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہ مین نے خواب مین یہ حدیث
حضرت کی زبانی سُنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف ف اور حدیث مین آیا ہی کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان
اپنے دو سینگ اُسمین لگا دیتا ہی کہ کافرون کا سجدہ اُسی کی طرف ہو سو حضرت نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنی جو ملک
مدینے سے پورب کی طرف مین وہان بڑے بڑے فساد ہونگے یاجوج ماجوج دجال اُسی طرف سے نکلینگے خارجی اور رافضی
٢٥٣ پورب کی طرف سے نکلینگے یعنی عراق کے ملک سے ھ اَنَسٌ اِنَّ الْکَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَۃً اُطْعِمَ بِھَا طُعْمَۃً مِنَ الدُّنْیَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ
اللّٰہَ یَدَّخِرُ لَہُ حَسَنَاتِہِ فِی الْاٰخِرَۃِ وَیُعْقِبُہُ رِزْقًا فِی الدُّنْیَا عَلٰی طَاعَتِہِ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر جب کوئی
نیک کام کرتا ہی تو اُسکے سبب سے دنیا مین کچھ اُسکی روزی کی کشایش ہو جاتی ہی اور ایماندار کی نیکیون کو خدا اُسکی آخرت کے واسطے
جمع کر رکھتا ہی اور اُسکے بعد دنیا مین بھی روزی دیتا ہی اُسکی بندگی پر ف یعنی خدا کسی کی نیکی برباد نہین کرتا وہ عادل ہی
یعنی کافر کو تو آخرت مین کچھ ثواب نہین تو اُسکو اُسکا بدلا دنیا مین کر دیتا ہی اور ایماندار کا بدلا دونون جہان مین
٢٥٤ ح ابْنُ عُمَرَ وَاَبُو ھُرَیْرَۃَ اِنَّ الْکَرِیْمَ ابْنَ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ
بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خود کریم ہو اُسکا باپ بھی کریم دادا بھی کریم ہو پر دادا بھی
کریم ہو سو حضرت یوسف ہین حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پر پوتے ف یعنی سوا
٢٥٥ حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ خاندانی بزرگی کہ جسکی چار پشت پیغمبر ہوتے آئے ہون کسی کو حاصل نہین ھ وَاثِلَۃُ بْنُ الْاَسْقَعِ
اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِنْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ
مسلم مین واثلہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمعیل کی اولاد سے شرافت مین چن لیا
اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا ف

تحفة الرضا ترجمه مشارق الانوار

کنانہ حضرت کی چودھوین پشت مین ہین انسے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہی نضر بن کنانہ کا حضرت کی
چودھوین پشت مین ہین اور ہاشم حضرت کے پردادا ہین سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمعیل کی اولاد
سے شرافت مین افضل ہی پھر انمین سے قریش افضل ہین اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہین اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہین
تو گویا حضرت سارے عرب کے عطر ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت مین سارے عالم سے افضل
ہین اسواسطے کہ حضرت کی اولاد سوائے حضرت فاطمہ کے اور کسی سے باقی نہین رہی حضرت کا پشت نامہ یون ہی کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر
بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان
تک اتفاق ہی آگے اختلاف ہی ق انس اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْكَ لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا قَالَہٗ لِاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ
اُبَیٌّ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰی بخاری او مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ خدا نے مجکو حکم کیا ہی
کہ مین تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھون سو ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہی حضرت
نے فرمایا کہ ہان پھر ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے ف ابی بن کعب انصاری صحابی ہین قرآن کے بڑے قاری
سو حضرت نے انکی استادی سند کر دی تاکہ اور مسلمان انکو استاد جانکر انسے قرآن سیکھین اس حدیث سے انکی بڑی بزرگی ثابت
ہوئی خ ابو الدرداء اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ اِلَیْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ وَاٰسَانِیْ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْا
لِیْ صَاحِبِیْ بخاری مین ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے تمہاری طرف پیغمبر کرکے بھیجا سو اول تمنے کہا
کہ تو جھوٹھا ہی اور ابو بکر نے کہا کہ سچا نبی ہی اور انسنے میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے ساتھی
کو میری خاطر سے چھوڑ دوگے یعنی کسی طرح کا اسکو رنج نہ پہونچاؤ ف بخاری مین ابو درداء سے روایت ہی کہ ایکبار ابو بکر
صدیق اور عمر فاروق مین کچھ گفتگو سے رنج آگیا صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمر
کے درمیان کچھ گفتگو ہو گئی مین اپر غصے ہوا پھر مین شرمندہ ہوا عمر سے مین نے اپنا قصور معاف کرایا سو انھون نے معاف نہ کیا
سو مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہون حضرت نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا او تجکو بخشیگا پھر عمر بھی اس گفتگو سے پچتائے معاف
کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئے وہان سنا کہ وے حضرت پاس گئے ہین تب عمر حضرت پاس آئے تو حضرت کے چہرے پر غصہ
نمود ہوا صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنون کے بھل عاجزی سے بیٹھ کر حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ عمر کا کچھ قصور نہین
زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اسدن سے صدیق اکبر کا حضرت کے اصحاب بہت خیال
رکھنے لگے کسی نے انکو رنج نہین دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا
کہ مردون مین پہلے وہی ایمان لائے اور اپنی جان مال سے حضرت پر فدا رہے سو جسنے صدیق اکبر سے عداوت رکھی اسنے مقرر
حضرت کو رنج دیا ق ابو ہریرۃ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِیْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ
بخاری او مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو خطرے اور خیال دل مین آتے ہین سو خدا نے اسکے گناہ
میری امت سے معاف کر دیے جبتک اسکو نہ بولے یا اسپر عمل نکرے ف یعنی جسین برے کام کا خطرہ دل مین آوے سو

٢٥٩ معاف ہی اور اگر اسکو منھ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہولھو ابو الدرداء اِنَّ اللّٰہَ جَزَّأَ الْقُرْاٰنَ ثَلٰثَۃَ اَجْزَاۗءٍ
فَجَعَلَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ جُزْءً مِّنْ اَجْزَاۗءِ الْقُرْاٰنِ مسلم مین ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے قرآن
کو تین ٹکڑے کیا ہی سو قل ہو اللہ احد کو قرآن کے حصون سے ایک حصہ ٹھرایا ف۔ تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہی ایک قسم مین خدا
کی وحدانیت اور اسکی صفات ہین دوسری قسم مین قصے ہین تیسری قسم مین حلال اور حرام کے حکم ہین اس حساب سے قل ہو اللہ احد
٢٦٠ تہائی قرآن کا ٹھرا کیونکہ اسمین توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہی ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ حَبَسَ عَنْ مَّکَّۃَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْھَا
رَسُوْلَہٗ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّھَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ کَانَ قَبْلِیْ وَاِنَّھَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ وَاِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ
بَعْدِیْ فَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُھَا وَلَا یُخْتَلٰی شَوْکُھَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُھَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَہٗ قَتِیْلٌ فَھُوَ بِخَیْرِ
النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یُّفْدٰی وَاِمَّا اَنْ یُّقِیْدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّا نَجْعَلُہٗ فِیْ قُبُوْرِنَا وَ
بُیُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْ شَاہٍ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اکْتُبُوْا لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اکْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاہٍ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہ خدا نے مکے سے ہاتھی والون کو روکا تھا اور اپنے رسول
اور مسلمانون کو اسپر غالب کیا اور مقرر مجھسے پہلے کسی کو مکے مین لڑنا حلال نہین ہوا اور میرے واسطے ایک ساعت بھر حلال ہوا اور بیشک
میرے بعد قیامت تک کسی پر مکہ حلال نہو گا سو اسکا شکاری جانور نہ ہانکا جاوے اور اسکا درخت نہ کاٹا جاوے اور اسکی گری پڑی
چیز کسی کو لینا درست نہین مگر اسکو جو ڈھونڈھ کے مالک کو پہونچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتون مین ایک بات
جو بہتر جانے سو اختیار کرے یا تو خون بہا قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت کے چچا عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ
مگر اذخر کی گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اسواسطے کہ ہم مکے والے لوگ اس گھاس کو قبرون مین اور اپنی چھتون پر ڈالتے ہین
سو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کاٹنا درست ہی سو ایک مرد ابو شاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا پھر اسنے کہا کہ یہ حکم مجھکو لکھوا دیجیے
یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا لکھ دو ابو شاہ کے واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثون کا کتاب مین لکھنا درست ہی بلکہ سنت ہی
٢٦١ ھو اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ اَدْرَکَتْہُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَعِنْدَہٗ مِنْھَا شَیْءٌ فَلَا یَشْرَبْ وَلَا یَبِعْ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے شراب کو حرام کیا سو جسکو یہ شراب کی حرمت کی آیت پہونچ گئی ہو اور اسکی کچھ شراب باقی ہو سو
٢٦٢ اسکو نہ پیے اور نہ بیچے ف۔ جب شراب کی حرمت مین آیت اتری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھو عائشۃ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ
الْجَنَّۃَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِھٰذِہٖ اَھْلًا وَلِھٰذِہٖ اَھْلًا مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے
بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اسکے واسطے بھی لوگ بنائے اور اسکے واسطے بھی ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت
اور دوزخ پیدا ہو چکین ہین اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مِنْھُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ
ھٰذَا مَقَامُ الْعَاۗئِذِ مِنَ الْقَطِیْعَۃِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَکِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکِ قَالَتْ بَلٰی ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَھَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَکُمْ اُولٰۗئِکَ الَّذِیْنَ
لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فَاَصَمَّھُمْ وَاَعْمٰۗی اَبْصَارَھُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق
کو بنایا پھر جب خلق کے بنانے سے فراغت پائی تو آدمیون کی قرابت یعنی ناتا نے خدا کے روبرو کھڑے ہو کر زبان حال سے کہا کہ یہ

مقام اُسکا ہی جو قطع برادری سے فریاد چاہے خدا نے فرمایا کہ ہان کیا تو اِس بات سے راضی نہین کہ مین اُس سے ملون جو تجھسے ملے
اور اُس سے کاٹون جو تجھسے کاٹے قرابت نے کہا کہ اب راضی ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ چاہو تو میری بات کی سند قرآن سے پڑھ لو خدا
منافقون سے فرماتا ہی کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین مین فساد کرو اور برادری کا حق نہ مانو یہ لوگ وہ ہین کہ جن پر خدا نے لعنت کی ہی پھر اُنکو
بہرا کر دیا ہی حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہی **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ دارون سے سلوک کرنا فرض ہی جب کہ خدا نے دنیا بنائی
م عَایِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ
مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے بہشت کے واسطے لوگ بنائے اُسوقت سے اُنکو بہشتی ٹھہرایا جبکہ وے اپنے باپون کی پشت
مین تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اُسوقت سے اُنکو دوزخی ٹھہرایا جبکہ وے اپنے باپون کی پشت مین تھے **ف** یعنی روز ازل مین بہشتی
اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر مسلمان ایمان لاوے اُسکے بھید کو دنیا مین تلاش نہ کرے آخرت مین اُسکی وجہ معلوم ہوگی دنیا شب
تاریک ہی اندھیرے مین کچھ نظر نہین آتا **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ اللّٰهَ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ
مَا عِنْدَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے مختار کیا اپنے بندے کو دنیا اور آخرت
مین سو اُس بندے نے آخرت کو اختیار کیا **ف** ابو سعیدؓ سے پوری روایت بخاری اور مسلم مین یون ہی کہ ایکبار حضرت نے خطبہ پڑھا اور یہ
حدیث فرمائی تو ابو بکر صدیقؓ رونے لگے ہمکو تعجب آیا اُنکے رونے سے کہ یہ رونے کا کون مقام تھا جب جلد حضرت کا انتقال ہوا تب ہم اُسکا
مطلب سمجھے یعنی حضرت نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب مین سے سوا صدیق اکبر کے کوئی اُس بھید کو نہ سمجھا ہم سب سے زیادہ وہ عالم تھے جب
صدیقؓ روئے تب حضرت نے فرمایا کہ اے ابو بکر مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے تیرا مجپر احسان ہی اگر خدا کے سوا کے جانی
دوستی مین کسی اور سے کرتا تو تجھی سے کرتا لیکن ہمارے تیرے اسلام کی برادری اور محبت ہی **م** عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ
وَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لَا یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاهُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا نرمی کا پیدا کرنے والا ہی اور نرمی کو بہت پسند رکھتا ہی اور جو نرمی پر عطا کرتا ہی وہ سختی پر نہین دیتا بلکہ جو نرمی پر اُسکی عطا
ہی سوا اُسکے سوا کسی پر نہین **م** ثَوْبَانُ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا سَیَبْلُغُ مُلْکُ اُمَّتِیْ مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا
مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے
کر دیا سو مین نے زمین کا پورب پچھم یعنی جہان آفتاب نکلتا ہی اور ڈوبتا ہی دیکھ لیا تو جہانتک مین نے دیکھا ہی وہان تک میری اُمت کی
بادشاہت پہونچیگی **ف** مدینے مین جنگ خندق جب ہوئی تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز وقت کی قضا ہو گئی حضرت کو بڑا رنج ہوا
تب خدا نے وہان تک زمین کو جہانتک اسلام پہونچیگا مدینہ تھا دکھلا دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی کہ
فتوح اسلام کی آیندہ خبر دی سو اُسی طرح بلا تفاوت واقع ہوئی **م** جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِنَّ اللّٰهَ سَمَّی الْمَدِیْنَةَ طَابَةَ مسلم مین جابر
بن سمرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مدینے کا نام طابہ رکھا یعنی پاک ہی اُسمین ناپاکی نہین **ف** ایک گنوار مسلمان ہوا
پھر جب بیمار پڑا تو مرتد ہو کر مدینے سے نکل گیا تب حضرت نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہی ناپاک کو رہنے نہین دیتا **ق** اَنَسٌ اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِیْبِ
هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِیٌّ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشبہہ خدا اُسکی تکلیف دینے سے بے پروا ہی **ف** حضرت نے
ایکبار دیکھا کہ ایک بڈھا اپنے دو بیٹون کے کندھون پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہی حضرت نے پوچھا کہ یہ اسطرح کیون رنج اُٹھاتا ہی معلوم ہوا کہ اُسنے پیادہ حج

کرنیکی نذر مانی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُسنے جو اپنی ذات کو تکلیف مین ڈالا خدا کو اُسکی حاجت نہین یعنی جو پیادہ نہ چل سکے

۲۷۰ اگرچہ نذر مانی ہو تو سوار ہو لیوے سخ اَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَآءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِيْنَ شَآءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ بخاری مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے نیند کر کے تمھاری جانون کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا ای بلال اُٹھ اور لوگون کو خبر کر دے نماز کی یعنی اذان کہہ ف ایکبار حضرت نے رات کو سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو اصحاب نے عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہرین تو لوگ تھوڑا سو لیوین حضرت نے فرمایا کہ کہین نماز قضا نہو جاوے تب بلال نے کہا کہ یا رسول اللہ مین جاگتا رہونگا نماز کے وقت جگا دونگا پھر لوگ سو گئے بلال پہلے جاگا کیے جب نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو ٹیک دیکر بیٹھ گئے پھر سو گئے سب کی فجر کی نماز قضا ہو گئی جب دھوپ نکلی تو حضرت پہلے سب سے جاگے پھر فرمایا کہ ای بلال کدھر گیا جو تو نے کہا تھا بلال نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ایسی نیند مجکو کبھی نہین آئی مین ناچار ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ یہان سے اُٹھو یہ شیطان کا مقام ہی کہ سب غافل ہو گئے پھر آگے بڑھ کے قضا کی نماز جماعت سے پڑھی اس رات کو لیلۃ التعریس کہتے ہین

۲۷۱ ع عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ يَعْنِيْ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَأَةَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے اُسکو پاک کیا ہی اُس سے یہ حدیث اسماء کے حق مین فرمائی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بی بی تھین ف ایکبار صدیق اکبر اپنے گھر مین گئے دیکھا کہ چند بنی ہاشم بی بی کے پاس بیٹھے ہین صدیق کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اسماء کو خدا نے بدکاری سے پاک کیا ہی یہ حدیث اُسوقت کی ہی جب عورتون کو پردے کا حکم نہوا تھا اسماء پہلے جعفر طیار کے نکاح مین تھین جب وہ شہید ہوئے تو صدیقؓ کے نکاح مین آئین پھر اُنکے بعد علی مرتضیٰؓ کے نکاح مین آئین ق زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْمُنَافِقِيْنَ وَقَدْ كَانَ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَقَوْلِهٖ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے تجکو سچا کیا یہ حضرت نے زید بن ارقم سے فرمایا جب سورۂ منافقین اُتری اور زید بن ارقم نے حضرت کو خبر دی تھی کہ عبد اللہ بن ابی منافق ہی لوگون سے کہتا تھا کہ حضرت کے ساتھیون کو خرچ نہ دو تاکہ چھوٹ جاوین اور کہتا تھا کہ ہم جب مدینے کو پلٹ جاوینگے تو عزت والا ذلیل کو نکال دیگا عزت والا اپنے تئین کہا اور ذلیل حضرت کو ف زید بن ارقم سے روایت ہی کہ بنی مصطلق ایک کافرون کا قوم تھا حضرت اُن سے لڑنے کو گئے وہان پانی پر کے اور مدینے والے لوگون سے جھگڑا ہوا عبد اللہ بن ابی منافق تھا مدینے کا سردار وہ مکے والون پر بہت غصے ہوا اور کہنے لگا کہ ہماری تمھاری وہی مثل ہی کہ کتے کو پال تو تجکو کاٹ کھاوے اور اپنے لوگون سے کہا کہ محمد کے ساتھیون کو کھانا پانی نہ دو تاکہ وے بھاگ جاوین اور کہا کہ اگر اب ہم مدینے کو پھر جاوینگے تو حضرت کو نکال دیوینگے زید بن ارقم کہتے ہین کہ مین نے یہ خبر حضرت کو سنائی عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اُس منافق کی گردن اُڑا دون حضرت نے فرمایا کہ مین نہین چاہتا ہون کہ لوگ کہین کہ محمد اپنے ساتھیون کو مار ڈالتے ہین پھر عبد اللہ بن ابی آیا اور اُسکے یارون نے حضرت کے سامنے قسم کھائی کہ ہم نے نہین کہا حضرت نے اُنکو سچا جانا مجکو جھوٹا جانا اس بات کا مجکو نہایت رنج ہوا پھر جب ہم مدینے مین پہونچے تو خدا نے سورۂ منافقین اُتاری اور وہ حال

اسمین مفصل بیان ہی کیا پھر حضرت نے مجکو بلایا اور یہ حدیث فرمائی ھ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ مسلم مین
شداد بن اوس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہی ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر
خون کے بدلے خون کرو تو جلدی فراغت کرو تر سا تر سا مت مارو اور جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ
اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہونچاؤ حلال کرنے کے جانور کو ف یعنی خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض
کیا ہی یہانتک کہ قتل اور ذبح مین بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز کر لیوے تا کہ زیادہ تکلیف نہو
ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ
النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرام کاری کا حصہ مقرر کیا ہی ضرور اُسکو پاویگا سو آنکھ کی حرام کاری بگانی عورت کو دیکھنا اور زبان
کی حرام کاری اُس سے شہوت سے بات کرنا اور جی حرام کاری کی آرزو کرتا ہی اور چاہا کرتا ہی اور شرمگاہ کبھی اُسکو سچا کر دیتی ہی اگر
اُسنے بھی حرام کاری کی یا کبھی اُسکو جھوٹا کرتی ہی جو اُسنے حرام کاری نہ کی ف شہوت سے دیکھنے اور بات کرنے کو اسواسطے زنا فرمایا
۲۷۵ کہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہین ھ عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بیشک خدا کو نہین بھاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کر کے دینا ف حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت کے پاس
یہودی آئے سو حضرت سے السلام علیک کے بدلے زبان دبا کے السّام علیک کہا یعنی تجپر مری پڑے حضرت عائشہ رض نے غصے ہو کر
اُن سے کہا کہ السّام علیکم واللعنة یعنی تمپر خدا کی مار اور لعنت پڑے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تمنے گالی کے بدلے کیون
۲۷۶ گالی دی اور بڑھ کے لعنت کیون کی خدا کو یہ پسند نہین آتا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا
يَنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا
فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا علم کو اسطرح نہ اُٹھاویگا کہ
لوگون سے علم نکال لے کھینچ کر لیکن علم اُٹھاویگا عالمون کو اُٹھا کر یہانتک کہ جب کسی عالم دیندار کو نچھوڑیگا تو لوگ جاہلون کو عالم اور
پیر مرشد ٹھہراوینگے پھر وہی لپٹ جاوینگے یعنی اُنھین جاہلون سے لوگ مسئلہ پوچھین گے سو وے فتوی دینگے مسئلہ بتاوینگے بے علم
۲۷۷ اور نادانی سے سو آپ وے گمراہ ہوئے اور ون کو گمراہ کیا م اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّنَامَ
يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهٗ وَيُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهٗ
لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہ خدا
نہین سوتا ہی اور اُسکی شان کے مناسب بھی نہین سوناجھکاتا ہی ترازو کو اور اُٹھاتا ہی یعنی بندون کے عمل تولتا ہی بعضے قبول کرتا ہی بعضے
رد کرتا ہی یا روزی کم زیادہ کرتا ہی اُٹھ جاتے ہین اُسکی طرف رات کے کام دن کے کامون سے پہلے اور دن کے کام رات کے کامون
سے پہلے خدا کا پردہ نور ہی اگر اُس پردے کو اُٹھا دے تو اُسکی ذات پاک کی روشنیان جلا دین ساری خلق کو جہان تک خدا
کی نظر کام کرے یعنی تمام عالم کو ف اس حدیث مین خدا کے علم اور اُسکی عظمت اور جلال کا بیان ہی ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا

ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا
تمہاری صورتون اور تمہارے مالون کو نہین دیکھتا ہی لیکن تمہارے دلون کو اور کامون کو دیکھتا ہی ف یعنی بدون صفائی دل
اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث مین تقوی اور درویشی کے مضمون بھرے ہین آدمی غور کرے تو
٢٦٩ بوجھے ہو ابوہریرۃ إن الله لا ينظر إلى من يجر إزاره بطرا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نظر
رحمت سے نہین دیکھتا اسکی طرف جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکا کے کھینچتا جاتا ہی ف یعنی جسنے غرور سے پائجامہ یا ازار یعنی تہ بند
ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا پائجامہ نیچا کرنا خواہ غرور سے ہو خواہ بے غرور حرام ہی چنانچہ دوسری حدیث مین
٢٧٠ صاف آیا ہی خ ابوہریرۃ إن الله لما قضى الخلق كتب عنده فوق عرشه إن رحمتي سبقت غضبي بخاری مین
ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھ رکھا کہ مقرر میری رحمت آگے بڑھ گئی
میرے غصے پر ف یعنی غصے سے خدا کی رحمت زیادہ ہی اسی سبب سے کافرون اور گنہگارون کو جلد نہین پکڑتا اور عذاب مین شتابی نہین
٢٧١ کرتا گناہ دیکھتا ہی اور پردہ ڈالتا ہی روزی بند نہین کرتا ق عایشۃ إن الله لم يأمرنا أن نكسو الحجارة والطين بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے ہمکو اسکا حکم نہین کیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو کپڑا پہناوین ف
حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ایکبار لڑائی کو تشریف لیگئے اور مینے دروازے کو کپڑے سے منڈھا جب حضرت تشریف لائے
تو اسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا تب یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبرون پر چادر ڈالنا اور اسکے گرد فرش کرنا شریعت محمدی
٢٧٢ مین بہتر نہین م عایشۃ إن الله لم يبعثني معنتا ولكن بعثني معلما ميسرا مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو نہین بھیجا ہی سختی کرنے والا ولیکن مجھکو بھیجا ہی سکھانے والا آسانی کرنے والا ف ایکبار حضرت کے ازواج طاہرات
نے نان نفقہ فراخت کے ساتھ مانگا تب آیت تخییر اتری ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کرین یا آخرت اور اللہ اور اسکے رسول کو تو
پہلے حضرت نے عائشہ صدیقہ رض سے یہ پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب مین جلدی نکرو اپنے مان باپ سے صلاح لیلو عائشہ صدیقہ نے عرض کی یا رسول اللہ
آپکے مقدمے مین مان باپ سے پوچھنے کی کیا حاجت ہی مینے دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول اور آخرت کو قبول کیا لیکن عرض ہی کہ اور
ازواج کو اسکی خبر نکیجئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرا کام تو یہی ہی کہ مین آسانی سے سکھلاؤن اور سختی نکرون جو بی بی مجھسے پوچھیگی
٢٧٣ کہ عائشہ نے قبول کیا مین بتلا دونگا تا کہ وہ بھی قبول کرے [illegible] م ابن مسعود إن الله لم يهلك قوما أو يعذب قوما فيجعل لهم
نسلا وإن القردة والخنازير كانت قبل ذلك مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے جس
قوم کو مٹایا یا عذاب کیا پھر انکی نسل کو باقی نہین رکھا اور البتہ بندر اور سور انسے آگے بھی تھے ف ایک شخص نے پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے
٢٧٤ بندر اور سور کر ڈالا تھا یہ بندر اور سور کیا انھین کی اولاد ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ ابوہریرۃ والنعمان بن مقرن
إن الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر بخاری مین ابوہریرہ رض اور نعمان بن مقرن رض سے روایت ہی کہ حضرت نے ایکبار فرمایا
کہ مقرر خدا اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہی ف حنین کی لڑائی مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا پھر جب اسکے زخمون مین
بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ مارکے مر گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح
٢٧٥ کرتے ہین یا فقیر اور عالم جو اپنی نمود کے واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہین انکے حق مین بھی اس حدیث کو سمجھا چاہیے خ انس إن الله

لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے
٤ فرمایا کہ مقرر خدا بہت راضی ہوتا ہے اُس بندے سے کہ جب کچھ کھانا کھاوے تو الحمد کہے جب کچھ پیے تو الحمد کہے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ
لَیَضْحَکُ مِنْ رَجُلَیْنِ وَیُرْوٰی یَضْحَکُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ ثُمَّ یَدْخُلَانِ الْجَنَّۃَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
٥ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا راضی ہوتا ہے دو مردون سے کہ انمین سے ایک اپنے ساتھی کو مار ڈالے پھر وے دونون بہشت مین
جاوین اور ایک روایت مین بجاے یَضْحَکُ مِنْ رَجُلَیْنِ کے یَضْحَکُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلَیْنِ آیا ہے مطلب دونون عبارت کا ایک ہے ف اصحاب نے
پوچھا یا حضرت یہ کیونکر ہوگا کہ قاتل اور مقتول وے دونون بہشتی ہون حضرت نے فرمایا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر وہ کافر توبہ کرکے مسلمان ہووے
٧ پھر خدا کی راہ مین مارا جاوے تو وے دونون بہشتی ہونگے ق اَبُوْ مُوْسٰی اِنَّ اللّٰہَ لَیُمْلِیْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ ثُمَّ قَرَاَ وَکَذٰلِکَ اَخْذُ
رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَھِیَ ظَالِمَۃٌ اِنَّ اَخْذَہٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
خدا ظالم کو فرصت اور ڈھیل دیا کرتا ہے پھر جب اسکو پکڑتا ہے تو نہین چھوڑتا پھر حضرت نے اس حدیث کی سند قرآن کی آیت پڑھی یعنی خدا
فرماتا ہے کہ اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے جب ظالم بستیون کے لوگون کو پکڑتا ہے بیشک اسکی پکڑ سخت دردناک ہے ف یعنی ظالم کو خدا فرصت
دیتا ہے تاکہ اور بھی ظلم ثابت ہو یا کہ سمجھے اور توبہ کرے اور جب اُسنے پکڑا پھر نہین چھوڑتا آخرت کا عذاب تو ہوتا ہے پر دنیا مین بھی خاک سیاہ
ہو جاتا ہے ق جَابِرٌ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَۃِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ قَالَہٗ عَامَ الْفَتْحِ وَھُوَ بِمَکَّۃَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے ٢٨٨
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا اور اُسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار اور سور اور بتون کا بیچنا یہ حدیث مکے مین فرمائی
جس سال مکہ فتح ہوا یعنی آٹھوین سال ہجری کے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُصَدِّقَانِکُمْ وَیَعْذِرَانِکُمْ قَالَہٗ لِلْاَنْصَارِ ٢٨٩
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا انصاری اصحاب سے کہ مقرر خدا اور اُسکا رسول تمکو سچا جانتے ہین اور تمہارا
عذر قبول کرتے ہین ف جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر گیا اُسکو پناہ ہے تو بعضے انصاریون نے کہا کہ
حضرت کو اپنے وطنی برادرون کی محبت غالب ہوئی خدا نے حضرت کو اس بات سے آگاہ کیا تب حضرت نے انصاریون کو بلایا اور
فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ مجکو برادرون کی محبت غالب ہوئی ہے مین خدا کا بندہ ہون اور اُسکا رسول اپنا وطن چھوڑکر مین تمہاری بستی مین گیا
میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے انصاریون نے عرض کی یا رسول اللہ قسم ہے خدا کی کہ ہماری
تو بات طعنے کی راہ سے نہ نکلی فقط ہمکو یہی خوف ہوا کہ کہین حضرت ہماری بستی مدینہ چھوڑکر
٩٠ ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سچ کہتے ہو تمہاری باتمین بناوٹ نہین ہے ق اَبُوْ مُوْسٰی اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ
لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا مسلم مین ابوموسیٰ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ
پھیلاتا ہے تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہانتک کہ سورج پچھم سے نکلے ف یعنی جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہین نکلتا تو
١ دروازہ توبہ کا کھلا ہے رات دن جسوقت چاہے توبہ کرے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ رِیْحًا مِنَ الْیَمَنِ اَلْیَنَ مِنَ الْحَرِیْرِ فَلَا
تَدَعُ اَحَدًا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ وَیُرْوٰی ذَرَّۃٍ مِنَ الْاِیْمَانِ اِلَّا قَبَضَتْہُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ خدا چلاویگا ہوا کو یمن کے ملک سے ریشم سے بھی زیادہ نرم سو جسکے دل مین دانہ برابر بھی ایمان ہوگا اور ایک روایت مین

ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اُسکو نچھوڑیگی بے مارے یعنی سب ایمان دار مر جاوینگے ف یہ قیامت کے قریب ہوگا چنانچہ اور حدیث مین
٢٩٢ آیا ہی کہ قیامت بدکار کافرون پر قائم ہوگی اُسوقت ایماندار کوئی نہوگا ق عَایِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو نرمی پسند آتی ہی ہر کام مین ف اس حدیث کا قصہ اگلی حدیث
٢٩٣ مین ہو چکا یعنی یہودیون کا سخت کہنا اور حضرت عائشہ کا جواب دینا پھر حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا ق سَعْدُ بْنُ
اَبِي وَقَّاصٍ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا دوست
رکھتا ہی پرہیزگار مالدار چھپے گمنام بندے کو ف یعنی مالداری کے ساتھ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل چیز ہی اسواسطے
خدا کو پسند ہی جب اسلام مین فتنہ فساد پھیلا تو سعد بن وقاص صحابی نے شہر چھوڑا اپنے اونٹ بکریان لیکر جنگل مین جا بسے اُنکے
بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیون ہوئے تب اُنھون نے یہ حدیث پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہی
٢٩٤ ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ يُّشَمِّتَهٗ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا چھینک کو پسند رکھتا ہی اور جمہائی کو بُرا جانتا ہی سو چھینکنے
پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اُسکو سُنے اُسپر واجب ہی کہ اُسکے حق مین دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے ف چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہی تو آدمی
بندگی کر سکتا ہی اسواسطے خدا کو پسند ہی اور جمہائی گرانی سے آتی ہی اور غفلت اور سستی لاتی ہی اسواسطے خدا کو بُری معلوم ہوتی ہی ق
٢٩٥ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ وَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ
اَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى
كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُوْنَ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَى الظّٰلِمِيْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایماندار کو نزدیک کریگا یعنی قیامت مین
پھر اُسکو اپنی رحمت کے سائے سے چھپالیگا اور فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہی فلانی تقصیر یاد ہی سو مسلمان کہیگا کہ ای میرے رب
ہان یاد ہی یہانتک کہ اُس سے اُسکے گناہ قبول کرادیگا اور وہ اپنے جی مین جانیگا کہ اب مین برباد ہوا خدا فرماویگا کہ تیرے گناہ مینے
دنیا مین چھپالئے ہم آج بھی اُنکو بخشتے ہین پھر نیکیون کا نامۂ اعمال اُسکو دیا جاویگا اور کافر اور جو فقط زبانی مسلمان تھے سو اُنکے
گواہ یعنی پیغمبر اور فرشتے یا اُنکے ہاتھ پانون اُنکو کہین گے کہ یہ لوگ ہین جو خدا پر جھوٹھ باندھتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہی ظالمون پر یعنی
٢٩٦ جو حد سے بڑھ گئے بندگی کے بدلے نافرمانی کی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلٰثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلٰثًا فَيَرْضٰى لَكُمْ
اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تُنَاصِحُوْا مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَيَكْرَهُ لَكُمْ
قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمھارے واسطے
تین کام پسند رکھتا ہی اور مکروہ جانتا ہی تمھارے واسطے اور ایک روایت مین یون ہی کہ غصے ہوتا ہی تین چیز سے سو جو تین چیزین
تمھارے واسطے پسند کین ہین اُنمین سے اول یہ ہی کہ تم اُسکی بندگی کرو اور کسی کو اُسکا ساجھی نہ سمجھو اور دوسری یہ ہی کہ خدا کی رسی کو
مضبوط پکڑو یعنی قرآن اور حدیث ہی پر چلو اور پھوٹ نہ ڈالو یعنی قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی اور راہ نہ نکالو اور تیسری چیز یہ کہ خیرخواہی
کرو اُسکی جسکو خدا نے تم پر حاکم کیا یعنی اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزین خدا نے تمھارے واسطے مکروہ رکھین ہین

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

سوائیں ہیں۔ اول قیل وقال ہے یعنی بیفائدہ باتیں کرنا اور دوسرے بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتیں پوچھنا تیسرے بیموقع مال کو ضائع کرنا جیسے بہت عمارت بے حاجت بنانا یا ناچ رنگ آتشبازی میں مال کا برباد کرنا ھ عمر اِنَّ اللّٰهَ یَرْفَعُ بِهٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَّیَضَعُ بِهٖ اٰخَرِیْنَ مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہے اس قرآن سے بعضے لوگون کا اور بعضون کو اسی سے گرا دیتا ہے ف یعنی جن لوگون نے قرآن کو پڑھا اور اسپر عمل کیا اُنکا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگون نے اسپر عمل نکیا وے بے قدر ہوئے م ہشام بن حکیم بن حزام اِنَّ اللّٰهَ یُعَذِّبُ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا مسلم میں ہشام بن حکیم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کریگا اُنپر جو لوگون پر عذاب ناحق کرتے ہیں دنیا میں ق ابو سعید اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ فَیَقُوْلُ هَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْكُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا فرماویگا بہشتی لوگون سے کہ اے بہشتیو سو وے کہینگے اے رب ہم حاضر ہیں خدمت میں اور سب بھلائی تیرے قابو میں ہے پھر خدا فرماویگا کیا تم راضی ہوئے سو وے کہینگے کیون نہ ہم راضی ہون اے رب اور تو نے ہمکو اتنا کچھ دیا ہے کہ کسی کو نہیں دیا پھر خدا فرماویگا کہ بھلا ہم تمکو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیوین سو وے کہینگے اے رب بہشت سے زیادہ کون چیز عمدہ ہے پھر خدا فرماویگا اب مین نے اُتاری تمپر اپنی رضامندی سو اُسکے بعد اب مین تمپر کبھی غصہ نکرونگا ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سے عمدہ خدا کی رضامندی ہے جو سب نعمتون کے بعد ملیگی م ابن عباس اِنَّ الَّذِیْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَیْعَهَا یعنی الخمر مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جسنے اُسکا پینا حرام کیا اُسی نے اُسکا بیچنا بھی حرام کیا یعنی شراب کا ف ایک شخص حضرت کے واسطے مشک بھر شراب لایا حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ شراب حرام ہے اُسنے کہا کہ مین اسواسطے لایا ہون کہ آپ اُسکو بیچ لیوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق ام سلمة اِنَّ الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اِنَاءِ الْفِضَّةِ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو پیتا ہے چاندی کے برتن مین وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہے م ابو الدرداء اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مسلم مین ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہون مین ہونگے نہ سفارش کرنے والون مین ف کسی آدمی پر لعنت کرنا تم لیکر کسی طرح درست نہین سو جن لوگون کی عادت پڑ گئی لعنت کرنے کی اُنکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہوگی اسواسطے کہ جب آدمی کی خو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور فاسق کی گواہی درست نہین اور سفارش کرنے کو رحمت درکار ہے سو اُن مین رحمت کہان اُنکو لعنت کی عادت پڑی ق انس اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا یُنَاجِیْ رَبَّهٗ فَلَا یَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ یَّسَارِهٖ تَحْتَ قَدَمِهٖ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز مین ہوتا ہے تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہے سو نہ تھوکے اپنے آگے اور نہ اپنے داہنے لیکن اپنے بائین طرف پیر کے نیچے تھوک لے ف اول تو نماز مین تھوکنا مناسب نہین اور اگر تھوک آجاوے تو آگے نہ تھوکے اسواسطے کہ قبلہ ہے اور داہنے فرشتہ ہے تو بائین قدم کے نیچے تھوکے اگر جنگل مین ہو اور اگر مسجد مین ہو یا بائین طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے مین تھوک لے ق ابو ہریرة اِنَّ الْمُؤْمِنَ

لا یغتسل بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہین ہوتا **ف** ابوہریرہؓ سے روایت
ہی کہ مجکو ایکبار نہانے کی حاجت ہوئی راہ مین حضرتؐ مین اس ارادے سے پلٹ کر نہا کے حضرت کے پاس حاضر ہوا حضرتؐ نے پوچھا
کہ تو کہان تھا مین نے عرض کی کہ مجکو غسل کی حاجت تھی بے غسل خدمت مین حاضر ہونا مجکو برا معلوم ہوا تب حضرتؐ نے
فرمایا کہ سبحان اللہ ایمان دار ناپاک نہین ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور مسجد مین جانا البتہ بے غسل درست نہین لیکن ملاقات کرنا درست ہی
۳۰۵ عن جابر اِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَةِ شَیْطَانٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت
مین سامنے آتی ہی **ف** پوری حدیث یون ہی کہ عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہی اور شیطان کی صورت مین پھرتی ہی
تو جو کوئی عورت کو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کرے تا کہ دل سے اسکا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت آنحضرتؐ فرمایا
۳۰۶ کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہی ویسے عورت بھی **ق** اَبُوْمَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰی
اَهْلِهٖ نَفَقَةً وَهُوَ یَحْتَسِبُهَا کَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً بخاری اور مسلم مین ابومسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب
اپنے جورو لڑکون کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرتا ہی ثواب کی نیت سے تو وہ مال صدقے کے برابر ہی ثواب مین **ف** یعنی اپنے
گھر کے خرچ مین اگر یون نیت کرے کہ خدا نے مجھپر یہ فرض کیا ہی اسی کے حکم سے مین خرچ کرتا ہون تو اسمین بھی خیرات کے برابر
۳۰۷ ثواب ملیگا اور اگر بے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ
عَنْ یَمِیْنِ الرَّحْمٰنِ وَکِلْتَا یَدَیْهِ یَمِیْنٌ اَلَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِهِمْ وَاَهْلِیْهِمْ وَمَا وَلُوْا مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے خدا کے نزدیک نور کے منبرون پر ہونگے رحمن کی داہنی طرف اور خدا کے دونون ہاتھ
داہنے ہین یعنی خدا کے کرم مین نقصان نہین منصف وے لوگ ہین جو انصاف کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے قریب لوگون مین اور
جسپر حاکم ہوئے ہین **ف** یعنی منصف وے ہین جو اپنے برادرون کی رو رعایت نہین کرتے اپنے بیگانے مین برابر انصاف کرتے ہین
۳۰۸ عن عایشة اِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ تَنْزِلُ فِی الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْکُرُ الْاَمْرَ قُضِیَ فِی السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّیَاطِیْنُ السَّمْعَ
فَتَسْمَعُهٗ فَتُوْحِیْهِ اِلَی الْکُهَّانِ فَیَکْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ کَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اترتے ہین بدلی مین سو آپس مین بات چیت کرتے ہین اس کام کی جسکا آسمان مین خدا کی
طرف سے حکم ہوا ہی سو شیطان وہان جا کر چپکے سن آتے ہین پھر اسکو کاہنون یعنی جو غیب کی بات بتلاتے ہین انکے دل مین
ڈال دیتے ہین سو اپنے دل سے سو جھوٹی باتین جوڑ کے اسکے ساتھ کہتے ہین **ف** عرب مین ایک قوم تھی جن اور شیطان سے
راہ رکھتے تھے کچھ ان سے حال دریافت کرکے لوگون سے کہتے تھے لوگ انسے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگون نے
حضرت سے انکا حال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ انکی کچھ حقیقت نہین پھر لوگون نے عرض کی کہ انکی کبھی بات سچ بھی ہوتی ہی تب حضرت
۳۰۹ نے یہ حدیث فرمائی **خ** جابر اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ البتہ موت ڈرنے کی چیز ہی سو جب تم جنازہ دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو **ف** اول جنازہ دیکھ کر اٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ
۳۱۰ دیکھکر اٹھنا سنت نہین **م** اَنَسٌ اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا مسلم مین انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہی تو جوتون کی چپ چپ سنتا ہی جب لوگ اسکو دفن کرکے پھرتے ہین

ابن عمر إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مردے پر عذاب ہوتا ہے زندے ۳۱۱
کے رونے سے ف یہ اُس صورت مین ہے کہ مردہ اپنے رونے پیٹنے کی وصیت کر گیا ہو چنانچہ اسکا بیان گذرا ابن عباسؓ إِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ ۳۱۲
بِهَا إِلَّا اللّٰهُ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر عذاب نہین کرتا آگ سے مگر خدا یعنی آگ سے جاندار کو
جلانا ہرگز درست نہین یہ خدا کو خاص ہے ف حضرتؐ نے ایکبار کہین لشکر بھیجا اور فرمایا کہ اگر فلانا شخص ملے تو اسکو جلا دیجیو پھر جب وے کر
رخصت ہونے لگے تو انکو بلایا اور جلانے سے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اسکے قتل کا حکم کیا انسؓ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَلَنْ تَزَالُوا ۳۱۳
فِي صَلَوٰةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَوٰةَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور ہمیشہ
تم نماز ہی مین ہو جبتک تم نماز کے منتظر رہو گے ف ایکبار حضرتؐ نے عشا کی نماز دیر کرکے پڑھی تھی یا آدھی رات گذری تب اصحابؓ
سے یہ حدیث فرمائی ق مجاشع بن مسعود إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ بخاری ۳۱۴
اور مسلم مین مجاشع بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر وطن چھوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بیعت کرنا اسلام کی اور جہاد کی
اور نیک کامون کی ف مجاشع سے روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو مین نے چاہا کہ مین ہجرت کی بیعت کرون تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی یعنی اب اسلام غالب ہوا اُس طرح کی ہجرت اب فرض نہین ہے ق ابو ہریرة إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُونَ ۳۱۵
فَخَالِفُوهُمْ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاری خضاب نہین کرتے ہین تم انکا خلاف
کرو ف یعنی تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب تو لی سنت ہے اور وسمہ بھی درست ہے لیکن وہ خضاب جو سیاہ بال کر دیوین سو درست
نہین ق ابن عمر إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ۳۱۶
فرمایا کہ مقرر تمھارے آگے یعنی قیامت مین ایک حوض ہے یعنی حوض کوثر اتنا بڑا جتنا فرق ہے درمیان جربا اور اذرح کے ف جربا اور اذرح
دو گانوٴن ہین شام مین تین رات دن کی راہ انکے درمیان مین ہے مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لمبا چوڑا ہے ق انسؓ إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ ۳۱۷
بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جن چیزون سے تم دوا کرتے ہو انمین بہتر دوا
پچھنے لینا اور دریائی کُٹ ہے ف کُٹ ہندوستان مین پیدا ہوتا ہے اسواسطے اسکو عود ہندی بھی کہتے ہین ہندوستان سے جہاز پر عرب مین
جاتا تھا اسواسطے حضرتؐ نے اسکو دریائی فرمایا اسکا مزاج گرم خشک ہے معدہ اور دماغ کو فائدہ کرتا ہے اور سردی کی بیماریون کو دور
کرتا ہے اور پچھنے سے خون فاسد نکل جاتا ہے اسواسطے حضرتؐ نے انکی تعریف کی اور حدیث مین آیا ہے کہ جسکے درد سر ہوتا تھا اسکو حضرت پچھنے
فرماتے تھے اور تیرھوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ اور منگل اور بدھ اور ہفتے مین خون نکالنا حدیث مین منع ہے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ علاج کرنا درست ہے توکل کے خلاف نہین ق ابو ہریرة إِنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ ۳۱۸
الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوقِهَا فَغُفِرَ لَهَا وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر ایک حرامکار عورت نے گرمی کے دن مین ایک کتے کو دیکھا کہ کنوین کے آس پاس
گھومتا ہے اپنی زبان لٹکائے ہے پیاس کے مارے سو اسنے اپنا موزہ اسکے واسطے اتارا یعنی پانی پلانے کو پھر اسکے گناہ معاف ہو گئے
اور بخاری نے یون روایت کی ہے کہ اس عورت نے اپنا موزہ اتارا پھر اسکو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکال کے اسکو پلایا
سو اسکے گناہ معاف ہو گئے اس کام کے سبب سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت مین جاندار کے ساتھ احسان کرنا

۳۱۹ خدا کے نزدیک بڑی عمدہ چیز ہے ع دل بدست آور کہ حج اکبرست **ق** فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اِنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ يَاْتِيْهَا الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ فَانْطَلِقِيْ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَاِنَّكِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ **قَالَهُ** لَهَا حِيْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَعْتَدَّ وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ الْبَتَّةَ بخاری اور مسلم میں فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس پہلے مہاجرین آتے جاتے ہیں سو تو جا عبد اللہ ابن ام مکتوم اندھے کے گھر میں سو تو اپنی اوڑھنی جب اتار رکھے گی وہ تجھکو نہ دیکھے گا یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب اُسنے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور اُسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اُسکو تین بار طلاق دی تھی **ف** فاطمہ بنت قیس کو اُنکے خاوند نے طلاق دی حضرت نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے گھر میں عدت بیٹھ پھر حضرت نے فرمایا کہ اُسکے گھر میں لوگ آتے جاتے ہیں وہان نہیں عبد اللہ اندھا ہے اُسکے گھر میں جا یعنی اُسکو کچھ سوجھتا نہیں تو آرام سے وہان رہیگی **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ فَلَا اُدْرِيْ اَيُّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ

۳۲۰ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حضرت یعقوب کی اولاد سے ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی ہے سو میں نہیں جانتا کہ وہ کون جانور کی صورت پر ہو گئے **ف** بخاری اور مسلم میں پوری روایت یون ہے کہ ایک گنوار حضرت کے پاس آیا اُسنے کہا کہ یا حضرت میں اس جنگل میں رہتا ہوں کہ وہان کے لوگون کی خوراک سوسمار ہے سوسمار وہ جانور ہے جسکو ہندی میں گوہ کہتے ہیں حضرت نے اُسکا کچھ جواب نہ دیا پھر اُسنے پوچھا پھر حضرت چپ ہے تیسری بار میں حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر خدا نے لعنت کی اور اُنکی صورت بدل ڈالی مجکو نہیں معلوم کہ وہ گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہو گئے سو میں تو اُسکو نہیں

۳۲۱ کھاتا اور منع بھی نہیں کرتا امام اعظم رح کے نزدیک سوسمار کھانا درست نہیں اسی دلیل سے امام شافعی کے مذہب میں درست ہے **ق** عَائِشَةُ اِنَّ اُوْلٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُوْلٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِيْ كَنِيْسَةً بِالْحَبَشَةِ كَانَ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وہ لوگ جب اُنمیں کوئی نیک بخت آدمی مرتا تھا تو اُسکی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اُس مسجد میں یہ تصویرین بناتے تھے وہ خدا کے نزدیک قیامت میں بدترین خلق ہیں یہ ملک حبش کے نصاری کو فرمایا اُن لوگون نے وہان ماریہ نام عبادت خانہ بنایا تھا **ف** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی نے حبش کے عبادت خانے کی تعریف کی یعنی اگر حکم ہو تو حضرت کی قبر پر ویسا ہی بناوے تب حضرت نے تکیے سے سر اٹھا کر یہ حدیث فرمائی یعنی وے

۳۲۲ برا کرتے ہیں تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيْبًا مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہونے کی راہ سے قیامت کی نشانیون میں پہلے آفتاب کا نکلنا ہے مغرب کی طرف سے اور دن چڑھے لوگون کے روبرو زمین کے جانور کا نکلنا اور ان دو میں سے جو پہلے ہو گی تو دوسری بھی اُسکے پیچھے جلد ظاہر

۳۲۳ ہو گی **ف** دس نشانیان قیامت کی آگے بیان ہو چکین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا عَلٰى اَضْوَءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اِثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَآءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ اَعْزَبُ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

مین جاوینگا وہ چودھوین رات کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اُسکے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے
برابر ہوگا اُنمین سے ہر مرد کے واسطے دو دو جورو ہین جنکی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے نظر آتا ہی اور بہشت مین کوئی جورو
نہین ف یعنی اُنکی پنڈلیان مثل بلور کے شفاف ہین کہ اندر تک صاف دکھلائی دیتا ہی پھر جب پنڈلیون کا یہ حال ہی
تو اُنکے باقی بدن کا حسن اُسی پر قیاس کیا چاہیے ق اَبُوْسَعِيْدٍ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ ٣٢٤
كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ
مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ بخاری اور مسلم مین
ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکھتے ہین اونچے محل والون کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن
ستارے کو آسمان کے کنارے پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف اتنا فرق اُنمین زیادتی مراتب کے سبب سے ہی
اصحاب نے عرض کی یارسول اللہ ایسے عمدہ مکان تو پیغمبرون ہی کے ہونگے اُنکے سوا کوئی وہان نہ پہونچ سکیگا حضرت نے
فرمایا کہ کیون نہین قسم ہی اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اُن مکانون مین وے مرد پہونچینگے جو ایمان لائے ہین [illegible] اور
سچا جانا ہی پیغمبرون کو ق النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ ٣٢٥
كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر دوزخیون مین سب سے ہلکا عذاب اُسکا ہی جسکے پیرون مین آگ کی دو جوتیان ہین جنسے اُسکا دماغ ابلتا ہی
جیسے دیگچی ابلتی ہی اور وہ جانتا ہی کہ مجھسے زیادہ کسی پر عذاب نہین اور حال آنکہ وہ سب سے ہلکا عذاب ہی م اَبُوْسَعِيْدٍ اِنَّ ٣٢٦
بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ
مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مدینے مین جن ہین کہ مسلمان ہوگئے ہین پھر جب تم دیکھو اُن سے
کوئی چیز یعنی وے سانپ اگر بنکر آوین تو اُنکو تین دن اطلاع کردو پھر بھی اگر ظاہر ہو اُسکے بعد تو اُسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہی
یعنی وہ کافر جن ہی ف مدینے مین ایک صحابی کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازے پر کھڑی ہی
سبب پوچھا اُسنے کہا کہ گھر مین سانپ نکلا ہی اُس صحابی نے اُسکو مار ڈالا پھر صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب حضرت سے
یہ قصہ سُنا تو حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون آیا ہی کہ جب سانپ کو اپنے گھر مین دیکھو تو تین دن یون کہو کہ ہم تو سنا کر
قول قرار نوح اور سلیمان بن داؤد کے تم سے یہ مانگتے ہین کہ ہمکو رنج نہ دو پھر اُسکے بعد بھی اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو ق عَائِشَةُ ٣٢٧
اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان دیتا ہی سو تم کھایا پیا کرو جبتک عبداللہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیوے ف
بلال کچھ رات سے اذان دیتے تھے تاکہ لوگ تہجد کی نماز کو اُٹھکر پڑھین اور جو جاگ گئے ہون وے سو رہین اور عبداللہ صبح کو اذان
کہتے تھے وے اندھے تھے جبتک لوگ نہ کہتے کہ فجر ہوئی وے اذان نہ کہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ روزہ دار سحری کھایا کرین
بلال کی اذان کا خیال نکرین ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ ٣٢٨
وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر

مشارق الانوار

قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے کہ انمیں جہالت اترے گی یعنی پھیلیگی اور علم اٹھیگا اور قتل بہت ہوگا ف یعنی دنیا کی حرص ایسی
غالب ہوگی کہ لوگوں کو علم دین سیکھنے کی پرواہ نہ ہوگی رات دن سوائے دنیا کے اور کچھ مطلب انکا نہوگا بلکہ قیامت نمایہ ہو کہ
اگر علم بھی پڑھینگے تو بھی دنیا ہی کے واسطے تو درحقیقت وہ علم نہیں ہے وہ جہالت ہے اسواسطے کہ علم وہی ہے جس سے دنیا سرد
۳۲۹ ہو اور آخرت یاد پڑے عن جابر بن سمرۃ ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروھم مسلم میں جابر بن سمرۃ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے انسے بچو ف مراد اس حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور
سجاح اور طلیحہ اور مختار ہیں جنھوں نے جھوٹے پیغمبری کے دعوے کیے پھر خدا نے انکو برباد کیا یا وے لوگ ہیں جنھوں نے وضعی
۳۳۰ حدیثیں بنائیں اور حضرت کی طرف نسبت کیں اور علما حدیث نے انکو بین بین کر نکال ڈالا قال ابو ھریرۃ ان ثلثۃ فی
بنی اسرائیل ابرص واقرع واعمی فاراد اللہ ان یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی الابرص فقال ای شیء احب
الیک قال لون حسن وجلد حسن ویذھب عنی الذی قد قذرنی الناس قال فمسحہ فذھب عنہ قذرہ و
أُعطِيَ لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیک قال الابل او قال البقر شک اسحق بن عبد اللہ احد
رواۃ ھذا الحدیث الا ان الابرص او الاقرع قال احدھما الابل وقال الاخر البقر فاعطی ناقۃ عشراء فقال
بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاقرع فقال ای شیء احب الیک فقال شعر حسن ویذھب عنی ھذا الذی قد
قذرنی الناس فمسحہ فذھب عنہ واعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر فاعطی بقرۃ حاملا
قال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاعمی فقال ای شیء احب الیک قال ان یرد اللہ الی بصری فابصر بہ الناس
قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ قال فای المال احب الیک قال الغنم فاعطی شاۃ والدا فانتج ھذان وولد ھذا
فکان لھذا واد من الابل ولھذا واد من البقر ولھذا واد من الغنم قال ثم انہ اتی الابرص فی صورتہ
وھیئتہ فقال رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسئلک بالذی
اعطاک اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ علیہ فی سفری فقال الحقوق کثیرۃ فقال انہ کانی
اعرفک الم تکن ابرص یقذرک الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت ھذا المال کابرا عن کابر فقال ان
کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاقرع فی صورتہ وھیئتہ فقال لہ مثل ما قال لھذا ورد علیہ مثل
ما رد علی ھذا قال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاعمی فی صورتہ وھیئتہ فقال
رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسئلک بالذی
رد علیک بصرک شاۃ اتبلغ بھا فی سفری فقال قد کنت اعمی فرد اللہ الی بصری فخذ ما شئت ودع ما
شئت فواللہ لا اجھدک الیوم شیئا اخذتہ للہ ویروی لا احمدک الیوم بشیء اخذتہ للہ فقال امسک مالک
فانما ابتلیتم فقد رضی عنک وسخط علی صاحبیک بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ حضرت یعقوب کی اولاد میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ انکو
آزماوے تو انکے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پھر اسنے کہا کہ تجھکو کون چیز بہت پیاری ہے اسنے کہا کہ

اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھسے یہ بیماری دور ہو جاوے جسکے سبب لوگ مجھسے گھناتے ہین حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اُسپر ہاتھ ملا
سو اُسکی گھن دور ہوئی اور اُسکو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا کون مال تجکو بہت پسند ہے اُسنے کہا اونٹ یا گاے
اسحق بن عبد اللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گئی کہ اُسنے اونٹ مانگا یا گاے لیکن سفید داغ والے یا اندھے نے انمین سے
ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گاے سو اُسکو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا خدا تیرے واسطے اُسمین برکت دے حضرت نے
فرمایا پھر فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز تجکو بہت پسند آتی ہے اُسنے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب سے
لوگ مجھسے گھناتے ہین پھر اُسنے اُسپر ہاتھ ملا سو اُسکی بیماری دور ہو گئی اور اُسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجکو بہت
بھاتا ہے اُسنے کہا کہ گاے سو اُسکو گابھن گاے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے
پاس آیا سو کہا کہ تجکو کون چیز بہت پسند ہے اُسنے کہا کہ اللہ میری آنکھ مین روشنی دے تو مین اُسکے سبب لوگون کو دیکھون حضرت نے
فرمایا پھر فرشتے نے اُسپر ہاتھ ملا سو اُسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجکو بہت پسند ہے اُسنے کہا بھیڑ بکری تو
اُسکو گابھن بکری ملی سو اونٹنی اور گاے بھی بیائی اور بکری بھی جنی پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور
گنجے کے جنگل بھر گاے بیل ہو گئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریان ہو گئین حضرت نے فرمایا بعد مدت کے فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی
اگلی صورت اور شکل مین آیا سو اُسنے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب اسباب کٹ گئے سو آج منزل پر پہونچنا مجکو ممکن نہین
بدون خدا کی مدد پھر بدون تیرے کرم کے مین تجسے مانگتا ہون اُسی کے نام پر جسنے تجکو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال
اونٹ دیئے ایک سواری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اُسنے کہا لوگون کے حق مجپر بہت ہین یعنی قرضدار ہون یا گھر بار کے
خرچ سے مال زیادہ نہین جو تجکو دون پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ مین تجکو کچھ پہچانتا سا ہون بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نتھا کہ تجسے لوگ
گھناتے تھے پھر خدا نے اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اُسنے جواب دیا کہ مین نے یہ مال پایا ہے اپنے باپ دادا سے جو پشتہا پشت کے نامی
سردار تھے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا
اُسی اپنی صورت اور شکل مین پھر اُس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا اُسنے بھی جواب دیا جیسا اُسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا
کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اُسی صورت اور شکل مین پھر
فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب حیلے اور تدبیرین کٹ گئین سو مجکو آج پہونچنا بغیر مدد الٰہی اور
اُسکے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہے سو مین تجسے اُس خدا کے نام پر جسنے تجکو آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ
کام آوے اُسنے کہا کہ مقرر مین اندھا تھا سو خدا نے مجکو آنکھ دی سو لیجا ان بکریون سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے
سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیویگا مین تجکو مشکل مین نہ ڈالونگا یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑونگا اور دوسری روایت مین یون ہے کہ
نہ تیرے لینے مین اگر کچھ تو چھوڑیگا تو مین تیری تعریف نکرونگا یعنی مین لینے سے کچھ خوش نہونگا اور تیری بے پرواہی کی تعریف بھی
نکرونگا سو فرشتے نے کہا اپنا مال رکھ تم تینو آدمی تو صرف آزمائے گئے تھے سو تجسے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونون ساتھیون
سے ناخوش ہوا ف اس حدیث مین بندے شکر گزار اور ناحق شناس کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث سارے عالم کے
حال مین ہے بیشک ہم سب لوگ دل کچھ حقیقت نہ تھے جان مال صحت علم حکومت عقل اُسنے دیا ہم سب کو ملی سو جو شکر کرے وہ اپنی حقیقت

اور خدا کا کرم بوجھ کر شکر گزار ہی اور جو احمق ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر پر مغرور اور خاندانی نسبت پر
٣٣١ مغرور ہی تو خدا اسے دور ہی م میمونۃ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ کَانَ وَعَدَنِیْ اَنْ یَلْقَانِیَ اللَّیْلَۃَ فَلَمْ یَلْقَنِیْ اَمَا وَاللّٰہِ مَا اَخْلَفَنِیْ
مسلم مین حضرت میمونہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجھسے ملاقات کا آج کی رات وعدہ کیا تھا سو مجھسے ملاقات نہین
کی یہ جانو کہ قسم خدا کی کہ اُسنے مجھسے کبھی وعدہ خلاف نہین کیا ف حضرت میمونہؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز غمگین اور
ملول اُٹھے مین نے عرض کی یا رسول اللہ آج حضرت کو کیون رنج ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو وہ دن اُسی طرح گزرا
پھر حضرت کے جی مین آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہی پھر حضرت نے اُسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہان پانی چھڑکا جو
رات ہوئی جبرئیل سے ملاقات ہوئی حضرت نے اُنکے نہ آنے کا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ ہمکو حکم نہین اس گھر مین جانے کا
٣٣٢ جہان تصویر یا کتا ہو کہ پھر حضرت نے صبح کو کتون کے مار ڈالنے کا حکم دیا م امّ سلمۃ اِنَّ حَمْزَۃَ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مسلم مین
حضرت امّ سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہی ف امیر حمزہؓ حضرت کے چچا تھے لوگون نے حضرت
سے کہا کہ آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی دودھ کے رشتے سے وہ میری بھتیجی ہوئی اور نکاح
٣٣٣ درست نہین م حُذَیْفَۃُ بْنُ الْیَمَانِ اِنَّ حَوْضِیْ لَاَبْعَدُ مِنْ اَیْلَۃَ مِنْ عَدَنٍ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَذُوْدُ عَنْہُ
الرِّجَالَ کَمَا یَذُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِیْبَۃَ عَنْ حَوْضِہٖ مسلم مین حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
میرا حوض کوثر کافرون سے بہت دور ہوگا جیسے شہر ایلہ شہر عدن سے دور ہی قسم ہی اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مین مقرر
کافر لوگون کو اُس حوض سے ہانکونگا جیسے مرد اپنے حوض سے بیگانے اونٹ کو ہانکتا ہی ف ایلہ شام مین ایک شہر کا نام ہی اور
عدن یمن مین ایک شہر کا نام ہی یعنی جیسے ایلہ عدن سے بہت دور ہی ویسے کافر بھی حوض سے دور رہینگے اُسکا پانی اُنکے نصیب مین نہین یا یہ
٣٣۴ مطلب کہ میرا حوض اتنا لمبا چوڑا ہی جیسے ایلہ سے عدن تک یعنی باوجود اس وسعت کے کافر اُس سے بے نصیب ہین م عایشۃ اِنَّ
حِیْضَتَکِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِکِ قَالَہٗ لَہَا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض
تیرے ہاتھ مین نہین لگا ہی یہ حضرت نے عائشہؓ سے فرمایا ف ایکبار حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ مجکو چٹائی کی
٣٣۵ جانماز لا دے مسجد سے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مجکو حیض کی حالت ہی یعنی اس حالت مین مسجد کے اندر کیونکر جاؤن تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم مسجد سے باہر رکھ ہاتھ بڑھا کر جانماز اُٹھا لے خ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ اِنَّ
خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ بِالْغَمِیْمِ فِیْ خَیْلٍ لِقُرَیْشٍ طَلِیْعَۃً فَخُذُوْا ذَاتَ الْیَمِیْنِ قَالَہٗ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَۃِ بخاری مین مسورؓ اور
مروان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوارون کو لیے غمیم مین آگا
روکے پڑا ہی سو تم کترا چلو داہنی طرف کی راہ لو ف غمیم اور حدیبیہ دو مقام ہین مکے کے پاس حضرت نے فتح مکے سے پہلے مکے کا
ارادہ کیا اور چاہا کہ بے اطلاع قریش کے مکے مین ایکبارگی داخل ہو وین راہ مین حضرت کو خالد کا حال معلوم ہوا یہ حدیث فرمائی
پھر اُس سال کافرون نے حضرت کو مکے جانے سے روکا صلح کر کے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے معلوم ہوگا خالد بن ولید
اُسوقت تک ایمان نہ لائے تھے ہرچند مروان ناصبی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری مین اُسکی روایت ضمنا آئی یعنی
٣٣۶ مسورؓ کے ساتھ چنانچہ اس حدیث مین علاوہ اُسکے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہی کچھ مقام تہمت نہین خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ دَاوٗدَ النَّبِیَّ

تعلیقہ الرضا بر ترجمہ مصنف رفع الاوزار

صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ كَانَ لَا يَأْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
داؤد پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نہین کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کام سے ف روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا
معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم ہوتی اسکو
بدل ڈالتے ایک رات ایک بڈھی عورت سے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہی اسنے کہا کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی آدمی تو خوب ہی
اگر اپنے ہاتھ کی محنت سے کھایا کرے پھر اسوقت سے حضرت داؤد علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے اُنکے واسطے
لوہے کو نرم کردیا تھا اپنے ہاتھ سے اسکی زرہ بناتے اور بیچ کر کھاتے م جابر اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ ٣٣٧
هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ
وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ
مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ
فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ
فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ
مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ
وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ
اشْهَدْ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حج مین عرفی کے دن حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمھارے خون اور تمھارے مال تم پر حرام ہین
جیسے اس تمھارے دن کو حرمت ہی اس تمھارے مہینے مین اس تمھاری بستی مین یعنی جیسے مکے مین اور ذی الحجہ کے مہینے مین عرفے کا دن
حرام ہی اسمین زیادتی کسی طرح درست نہین اسی طرح اپنی جانون اور مالون کو حرام جانو کسی کو دوسرے مسلمان کا ناحق جان مارنا
اور مال کا چھین لینا درست نہین جان رکھو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے دونون قدمون کے نیچے دب گئی یعنی کفر کی باطل رسمین
جیسے نوحہ کرنا نجومی کو پوچھنا نسب مین طعنہ کرنا موقوف ہوگئین اور جو کفر کی حالت مین خون ہوئے دبا ڈالے گئے یعنی اب اُنکا دعوی
کرنا درست نہین اور البتہ اپنی برادری کے خونون سے پہلا خون جسکو مین دبا ڈالتا ہون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہی جو
دودھ پیتا تھا بنی سعد کی قوم مین اور اسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دبایا گیا اور اپنے خاندان کے بیاجون
سے جو اول بیاج کو مین دباتا ہون سو چچا عباس بن عبد المطلب کا بیاج ہی سو وہ سب دبا ڈالا گیا یعنی بیاج کا اب لینا دینا حرام ہو گیا
صرف اصل قرض لینا دینا چاہیے سو ڈرو اللہ سے عورتون کے مقدمے مین یعنی اُنکو ناحق رنج نہ دو اسواسطے کہ تمنے اُنکو اپنے قابو مین
کیا ہی خدا کی امان سے اور اُنکی شرمگاہ کو تمنے حلال کیا ہی خدا کے حکم سے اور تمھارا حق اُنپر یہ ہی کہ جسکو تم نہ چاہو اسکو تمھارے
گھر مین نہ آنے دیوین سو اگر وے ایسا کرین سو اُنکو ایسی مار مارو جسمے ہلاک نہو جاوین اور عورتون کا تمپر دستور کے موافق
کھانا کپڑا دینے کا حق ہی اور مقرر مین تم لوگون مین وہ چیز چھوڑے جاتا ہون کہ اُسکے بعد تم کبھی گمراہ نہوگے اگر اسکو تھامے رہو گے
اور اسپر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہی یعنی قرآن شریف اور تم لوگ قیامت مین مجھسے پوچھے جاؤگے سو تم کیا کہتے ہو لوگون نے
کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپنے خدا کا پیغام ہمکو پہنچایا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی بطور نصیحت کی سو حضرت کلمے کی انگلی آسمان

تحفة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

کی طرف اٹھاکر اور لوگون کی طرف جھکاکر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو ف ہجرت کے دسوین سال حضرت نے
حج کیا عرب کے ہزارون آدمی جمع تھے اسوقت حضرت نے یہ خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسمون
سے منع کیا اور پچھلے خون کے دعوے اور اگلے بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے انکو موقوف کیا پھر حقوق خاوند کے
حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلوگے تو گمراہ نہوگے پھر لوگون سے اپنی پیغام رسانی کا اقرار لیا اور
خدا کو اسپر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرت دو مہینے اور بیس دن صحیح اور سالم رہے پھر آخر صفر مین بیمار ہوئے بارھوین ربیع الاول
کو انتقال کیا اللھم صل وسلم علیہ خ خَولَةُ بِنْتُ ثَامِرٍ اِنَّ رِجَالاً يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ٢٣٨
بخاری مین خولہ بنت ثامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو لوگ کہ گھسے پڑتے ہین خدا کے مال مین ناحق یعنی ناحق کو کھاتے ہین
انکے لیے قیامت مین آگ ہی ف یعنی بیت المال ہی سو مستحقون کے اور کسی کو لینا درست نہین خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلاً رَاٰى كَلْبًا ٢٣٩
يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَاَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ بِهٖ حَتّٰى اَرْوَاهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بخاری
مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے کیچڑ کھاتا تھا سو اس مرد نے اپنا موزہ
لیکر اسمین پانی بھر کر اسکو پلایا یہان تک کہ اسکو چھکا دیا سو خدا نے اسکی محنت ٹھکانے لگائی پھر اسکو بہشت مین داخل کیا
م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلاً زَارَ اَخًا لَهٗ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰى عَلَيْهِ قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ ٢٤٠
اُرِيْدُ اَخًا لِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللهِ قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَيْكَ
بِاَنَّ اللهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اسنے
اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری بستی مین رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اسکی راہ مین ایک فرشتہ بٹھلا رکھا جب وہ اسکے
پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کدھر جایا چاہتا ہی اسنے کہا اس بستی مین اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہون فرشتے نے کہا کچھ تیرا اسپر
احسان ہی جسکو تو جایا چاہتا ہی اسنے کہا نہین صرف مین اس سے خدا کے واسطے محبت رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین خدا کا
بھیجا ہون تیرے پاس پیغام یہ ہی کہ خدا نے بھی تجکو دوست رکھا جیسا تو اسکو خدا کے واسطے دوست رکھتا ہی ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بے دنیا کے لگاؤ کسی دیندار سے نیک محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَاْذَنَ ٢٤١
رَبَّهٗ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَوَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَاَسْرَعَ وَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ
وَاسْتِوَاۤؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ وَتَكْوِيْرُهٗ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللهُ دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ بخاری
مین ابوہریرہ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بہشتی مرد نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجکو
حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہی اسنے کہا کہ کیون نہین سب کچھ موجود ہی لیکن کھیتی ہی کرنا بہت بھاتا ہی پھر اسنے جلدی کی اور
بیج بویا سو اسکے جمنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر ڈھیر لگ جانے نے پلک مارنے سے بھی شتابی کی یعنی ہنوز پلک
نہ جھپکی تھی کہ یہ سب کام ہوگئے پھر خدا فرماویگا اسکو لے ای آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہ بھریگی ف اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ بہشتی جو چاہیگا سو پاویگا خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِيْ اِسْرَاۤئِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَاۤئِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ ٢٤٢
فَقَالَ ائْتِنِيْ بِالشُّهَدَاۤءِ اُشْهِدُهُمْ فَقَالَ كَفٰى بِاللهِ شَهِيْدًا قَالَ فَأْتِنِيْ بِالْكَفِيْلِ قَالَ كَفٰى بِاللهِ كَفِيْلاً قَالَ صَدَقْتَ

فدفعها الیه الی اجل مسمی فخرج فی البحر فقضی حاجته ثم التمس مرکبا یرکبه یقدم علیه للاجل الذی
اجله فلم یجد مرکبا فاخذ خشبة فنقرها فادخل فیها الف دینار وصحیفة منه الی صاحبه ثم زجج
موضعها ثم اتی بها الی البحر فقال اللهم انک تعلم انی تسلفت من فلان الف دینار فسالنی کفیلا فقلت
کفی بالله کفیلا فرضی بک وسالنی شهیدا فقلت کفی بالله شهیدا فرضی بک وانی جهدت ان اجد
مرکبا ابعث الیه الذی له فلم اقدر وانی استودعتکها فرمی بها فی البحر حتی ولجت فیه ثم انصرف
وهو فی ذلک یلتمس مرکبا یخرج الی بلده فخرج الرجل الذی کان اسلفه ینظر لعل مرکبا قد جاء بماله فاذا
بالخشبة التی فیها المال فاخذها لاهله حطبا فلما نشرها وجد المال والصحیفة ثم قدم الذی کان
اسلفه فاتی بالالف دینار وقال والله ما زلت جاهدا فی طلب مرکب لاتیک بمالک فما وجدت
مرکبا قبل الذی اتیت فیه قال هل کنت بعثت الی بشیء قال اخبرک انی لم اجد مرکبا قبل الذی جئت
فیه قال فان الله قد ادی عنک المال الذی بعثت والخشبة فانصرف بالالف دینار راشدا بخاری مین

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل مین ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیان قرض مانگین سو اسنے کہا گواہون کو لا کہ انکو قرض کا گواہ کرون تو اسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہے قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن ہی کو لا اسنے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے اسنے کہا تو نے سچ کہا پھر اسکو ہزار اشرفیان کچھ مدت ٹھہرا کر دین سو وہ سوداگری کے واسطے سمندر کے سفر مین گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہوکر مقرر مدت کے اندر قرض دینے والے پاس آوے سو اسنے کوئی جہاز نپایا تو ایک لکڑی کو لیکر کریدا پھر اسمین ہزار اشرفیون کو بھرا اور لکھا ایک خط قرض دینے والے کے نام کا اسمین ڈالا پھر اسکے منہ کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا پھر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ مینے فلانے سے ہزار اشرفیان قرض لی تھین سو اسنے مجھسے ضامن مانگا تھا مینے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے وہ تیری ضامنی سے راضی ہو گیا تھا پھر اسنے گواہ مانگا مینے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت کرتی ہے سو وہ تیری گواہی سے راضی ہو گیا تھا اور مینے بہت دوڑ دھوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤن تا اسکا قرض بھیجون سو مین نے نہ پایا اب تجھکو مین اس لکڑی کو امانت سپرد کرتا ہون پھر اسکو سمندر مین اسنے ڈال دیا یہانتک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہان سے پلٹ آیا اور لوٹنے کے وقت بھی جہاز کی تلاش مین رہا تھا تا اسکے شہر کو جاوے سو دیکھنے نکلا وہ مرد جسنے قرض دیا تھا کہ شاید کوئی جہاز اسکا قرض مال لایا ہو سو اسنے یکایک اس لکڑی کو دیکھا جسمین مال تھا سو اسکو اپنے گھر والون کے جلانے کے واسطے لیا پھر جب اسکو چیرا مال اور خط کو پایا پھر بعد مدت کے جسپر قرض تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیان لایا اور کہا قسم خدا کی مین ہمیشہ جہاز کی تلاش مین دوڑا دھوپا کیا کہ مین تیرے پاس تیرا مال لاؤن سو اسوقت کے آنے سے پہلے مینے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا کہ کیا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا اسنے کہا مین تجھکو خبر دیتا ہون کہ مینے اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا خیر حال معلوم ہوا سو البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی کے ساتھ بھیجا تھا سو پہنچا دیا سو اب تو اپنی ہزار اشرفیان لیکر خیریت سے پھر جا ف اس حدیث مین بہت سے مسائل اور امانت داری کی خوبی کا بیان ہے معلوم ہوا کہ جسنے سچا بھروسا خدا پر کیا اسکو ٹوٹا نہین پڑتا ہر حیثیت سے

قرضہ دادن بضمانت
جواز اجل
در قرض

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

ثابت ہوا کہ قرض میں وعدہ مقرر کرنا درست ہے لیکن امام اعظم اور شافعی کا یہ مذہب ہے کہ قرض کی مدت لازم نہیں مالک اگر چاہے
۲۴۳ تو مدت سے پہلے قرض مانگ لیوے اور امام مالک کے نزدیک مدت کے قبل تقاضا درست نہیں ق عَائِشَةُ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ
لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَهٗ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم میں حضرت
عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہے جب کہ تو نے خدا اور اسکے رسول کی طرف سے
جوابدہی کی ہے یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف کافروں نے حضرت کی ایک ہجو کی تھی حضرت نے حسان صحابی سے
جو بڑے شاعر تھے فرمایا کہ تم اُنکو جواب دو حسان نے چند بیتوں میں اُنکی خوب ہجو کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس
۲۴۴ حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہے بشرطیکہ اُسکا مضمون شرع کے مخالف نہو ق اَبُوْذَرٍّ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ
جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گرمی کی سختی
دوزخ کے جوش اور اُبال سے ہے سو جب خوب گرمی ہوا کرے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو ف یعنی اس عالم کی گرمی دوزخ
کی گرمی کا نمونہ ہے اور جوش غضب کا وقت ہے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی کے
۲۴۵ موسم میں ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہیں ٹھنڈے وقت پڑھے یہی مذہب ہے امام اعظم کا ق عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ
عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْیَا غَیْرِهٖ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ سب آدمیوں سے بدتر قیامت میں خدا کے نزدیک وہ بندہ ہے کہ غیر شخص کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کرے
۲۴۶ ف جیسے جھوٹی گواہی دے کر کسی کو مال دلا دیوے تو اُسکو دنیا ملی اُسکی آخرت ناحق برباد ہوئی ق عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ
النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ فَرَقَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ وَبِرِوَایَةٍ مَنْ تَرَکَهٗ بخاری اور مسلم میں حضرت
عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیوں سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے میں قیامت کے دن وہ آدمی ہے
جسکا لوگ ملنا چھوڑ دیں اُسکی زبان درازی اور گالی کے ڈر سے اور ایک روایت میں من فرقہ کی جگہ من ترکہ آیا ہے مطلب
۲۴۷ دونوں کا ایک ہے عَمَّارٌ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَاَطِیْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصِرُوا الْخُطْبَةَ
مسلم میں عمارؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ نماز کو بڑھانا مرد کا اور خطبے کو گھٹانا نشانی ہے اُسکی دانائی اور عقلمندی کا سو تم
نماز کو بڑھایا کرو اور خطبے کو مختصر اور کم کرکے پڑھا کرو ف خطبہ مسلمانوں کی نصیحت کے واسطے ہے کہ عبادت پر مستعد ہوں
اور نماز خود عبادت ہے تو جسنے بقدر ضرورت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو بڑھایا تو وہ عقلمند ہے کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جسنے خطبے
کو بہت لمبا چوڑا پڑھا اور نماز کو گھٹایا جیسا اس زمانے میں اکثر ناواقف امام کرتے ہیں وہ نادان ہے کہ لوگوں کو تو خطبے
میں اطاعت شرع اور عبادت کی نصیحت کرتا ہے اور آپ عمل نہیں کرتا کہ نماز سی عمدہ عبادت میں جلدی مچاتا ہے اس حدیث سے
۲۴۸ صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لمبا چوڑا پڑھنا اور نماز میں جلدی کرنا نہایت مکروہ ہے اور صاف حماقت ہے ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ
عَاشُوْرَاءَ یَوْمٌ مِّنْ اَیَّامِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهٗ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
محرم کی دسویں تاریخ خدا کے دنوں سے ایک دن ہے پھر جو چاہے اُسکا روزہ رکھے ف یعنی اس دن کا روزہ فرض نہیں
۲۴۹ سنت ہے عُثْمَانُ وَعَائِشَةُ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَیِیٌّ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰی تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَا یَبْلُغَ

اِلّٰی فِیْ خِصَاجَتِہٖم مسلم میں حضرت عثمانؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عثمان نہایت مرد شرم والا ہی
اور میں اس حالت میں ڈرا کہ اُسکو بلاؤن شاید وہ اپنے مطلب کو مجھ تک نہ پہونچا سکے **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
ایک روز گھر میں دونون پنڈلیان کھولے لیٹے تھے اتنے میں صدیق اکبر دروازے پر آئے حضرت نے اُنکو بلایا اور ویسے لیٹے رہے پھر
عمر فاروقؓ آئے اُنکو بھی اُسی حال میں بلایا پھر حضرت عثمانؓ آئے تو حضرت نے اُٹھکر اپنے کپڑے پہن کے اُنکو بلایا جب وے سب باہر گئے
تو میں نے پوچھا یا حضرت صدیق اکبرؓ آئے آپ ویسے ہی لیٹے رہے عمر فاروقؓ آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمان کے آنے ہی اپنے کپڑے
پہنے اُسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عثمان حیا کے سبب اتنا بدن نہیں کھولتا ہی مبادا میرا کھلا بدن دیکھکر اپنا
٣٥٠ مطلب جیا سے نہ کہ سکے **ھو** اَبُوالدَّرْدَاءِ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِہَابٍ مِّنْ نَارٍ لِیَجْعَلَہٗ فِیْ وَجْھِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنْکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ فَلَمْ یَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُ اَخْذَہٗ وَاللّٰہِ لَوْلَا دَعْوَۃُ اَخِیْنَا
سُلَیْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَلْعَبُ بِہٖ وِلْدَانُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ مسلم میں ابو درداؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ کا
دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے منھ میں لگا وے سو میں نے تین بار کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہون تجھ سے
پھر میں نے تین بار کہا کہ میں خدا کی پوری لعنت تجھپر بھیجتا ہون پھر بھی نہ ہٹا پھر میں نے اُسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے
سلیمان بھائی دعا نکر گئے ہوتے تو وہ صبح کو بندھا پڑا ہوتا کہ مدینے کے لڑکے اُس سے کھیلتے **ف** حضرت سلیمان کی دعا کا مطلب
٣٥١ اگلی حدیث میں آتا ہی **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ عِفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَیَّ الْبَارِحَۃَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰہُ
مِنْہُ فَاَخَذْتُہٗ فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْبِطَہٗ عَلٰی سَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْہِ کُلُّکُمْ فَذَکَرْتُ دَعْوَۃَ اَخِیْ
سُلَیْمَانَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُہٗ خَاسِئًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنون میں سے ایک دیو کل رات کو میرے آگے گھس آیا میری نماز توڑ دینے کو سو خدا نے اُسکو میرے قابو
میں کر دیا پھر میں نے اُسکو پکڑ لیا سو میں نے چاہا کہ مسجد کے کھنبون سے کسی کھنبے میں باندھ دون تاکہ تم سب لوگ اُسکو دیکھو
پھر مجھکو یاد پڑ گئی اپنے سلیمان بھائی کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ ای میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجھکو ایسی بادشاہی کہ میرے
بعد پھر کسی کو ویسی نہ ملے حضرت نے فرمایا پھر میں نے اُسکو ڈھکیل دیا دو کار کے **ف** جن اور دیو حضرت سلیمان کے قابو میں تھے
اور اُنھون نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسی کو نہ ملے اسواسطے حضرت نے اُس شیطان کو چھوڑ دیا اس حدیث سے
صاف معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ اُس مردود کی اتنی جرأت ہی کہ
٣٥٢ حضرت کے ساتھ بے ادبی کو تیار ہوا تھا اللہ بچاوے تو اُس سے بچے آدمی بیچارے کی کیا طاقت ہی **خم** عَائِشَۃُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ
وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری دونون آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا
ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ ایک رات حضرت نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھکے سو گئے جب بلالؓ نے صبح کی اذان کہی تو حضرت نے نماز پڑھی
اور وضو نکیا تب میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ سو گئے تھے وضو کیون نہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں سوتے میں بھی ایسا ہی
٣٥٣ حال ہی غافل نہیں ہوتا ہون سب کا سونا وضو توڑتا ہی مگر حضرت اسمین خاص ہین **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ اِنَّ فَاطِمَۃَ مِنِّیْ وَاِنِّیْ اَتَخَوَّفُ
اَنْ تُفْتَنَ فِیْ دِیْنِھَا وَاِنِّیْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰکِنْ وَاللّٰہِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِنْتُ

عَدُوِّ اللّٰہِ مَکَانًا وَاحِدًا اَبَدًا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ فاطمہ میری ہے اور البتہ مجکو خوف
آتا ہے کہیں اسکے دین مین فتنہ نہ ڈالا جاوے اور مقرر مین ایسا نہین ہون کہ حلال چیز کو حرام کر دون اور حرام کو حلال بتلا دون
لیکن خدا کی قسم ہے کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان مین کبھی جمع نہو نگی ف ابوجہل کی بیٹی مسلمان ہو گئی تھی
حضرت علی مرتضیٰ نے اسکے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند دوسرا نکاح حلال ہے لیکن خوف تھا کہ
حضرت فاطمہ سوت کے رنج سے کہیں حضرت علی کی اطاعت مین توقف نکرین تو دین مین خلل پڑے اسواسطے کہ خاوند کی اطاعت جورو
۳۵۴ پر فرض ہے اسواسطے حضرتؐ نے منع کیا ۔ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنَّ فَصْلَ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَہْلِ الْکِتَابِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ مسلم
مین عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ہمارے روزون مین اور کتاب والون کے روزون مین سحری کے لقمے کا فرق ہے
۳۵۵ ف کتاب والے یعنی یہود اور نصاریٰ کے نزدیک روزے مین سحر کا کھانا درست نہین اور اسلام مین درست ہے بلکہ سنت ہے عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ فُقَرَاءَ
الْمُہَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ فقیر محتاج وطن چھوڑنے والے مالدار وطن چھوڑنے والون سے قیامت کے دن چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے ف
حضرتؐ کے اصحاب دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وہ مین جو مکہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چھوڑ کے اللہ کے
واسطے مدینے مین حضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انصار وہ ہین جو مدینے کے رہنے والے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل
ہین اور مہاجرین مین محتاج افضل ہین مالدارون سے اسواسطے کہ محتاجون نے پردیس مین محتاجی کے سبب خدا کے واسطے بڑی
بڑی تکلیفین اٹھائین اسواسطے وے چالیس برس بہشت مین مالدارون سے آگے جاوینگے دوسری حدیث مین آیا ہے کہ پانسو برس آگے بہشت
مین جاوینگے اسکا مطلب یہ ہے کہ مہاجرین کے سوا اور مالدار مسلمانون سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونون حدیثون مین کچھ خلاف
۳۵۶ نرہا ف سَہْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابًا یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْہُ الصَّآئِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَا یَدْخُلُ مِنْہُ اَحَدٌ
غَیْرُہُمْ یُقَالُ اَیْنَ الصَّآئِمُوْنَ فَیَقُوْمُوْنَ لَا یَدْخُلُ مِنْہُ اَحَدٌ غَیْرُہُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْہُ
اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہے جسکو ریان کہتے ہین یعنے
چھکا دینے والا پیاس بجھانے والا اسمین روزہ دار جاوینگے قیامت کے روز کوئی اُس سے نجاویگا اُنکے سوا سے کہا جاویگا کہان ہین
روزہ دار سو وہ اُٹھ کھڑے ہونگے نجاویگا کوئی اُس سے اُنکے سوا جب وے جا چکینگے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا سو کوئی اُس سے
۳۵۷ نجاویگا ف اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ الْجَوَادُ الْمُضَمَّرُ السَّرِیْعُ مِائَۃَ عَامٍ مَا یَقْطَعُہَا بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک درخت ہے کہ اچھے گھوڑے پلے ہوئے تیز قدم کا سوار سو برس چلے اسکو تمام نکر سکے
ف مقدسی نے کہا کہ یہ درخت سدرۃ المنتہیٰ ہے جسکے پتے برابر ہاتھی کے کان برابر ہین اور بعضے اسکو طوبیٰ کہتے ہین
۳۵۸ ہ اَنَسٌ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَسُوْقًا یَاْتُوْنَہَا کُلَّ جُمُعَۃٍ فَتَہُبُّ رِیْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِیْ وُجُوْہِہِمْ وَثِیَابِہِمْ فَیَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَ
جَمَالًا فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَہْلِیْہِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُ لَہُمْ اَہْلُوْہُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّ
جَمَالًا فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر
بہشت مین ایک بازار ہے جسمین بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کرینگے پھر اُتر کی ہوا چلیگی سو وہان کا گرد اور غبار

تحفة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

جو مشک اور زعفران ہی [illegible] سرون اور کپڑون پر پڑیگا سو انکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاویگا پھر پلٹ آوینگے اپنے گھر والون
کی طرف اور گھر والون کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سو ان سے انکے گھر والے کہینگے خدا کی قسم تمھارا حسن اور
جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہی پھر وہ جواب دیوینگے کہ خدا کی قسم تمھارا بھی حسن و جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا ف اس
٣٥٩ حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیون کا حسن ہمیشہ بڑھا کریگا متفق ابو ھریرۃ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ اَعَدَّھَا اللّٰہُ لِلْمُجَاھِدِیْنَ
فِیْ سَبِیْلِہٖ کُلُّ دَرَجَتَیْنِ مَا بَیْنَھُمَا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّہٗ اَوْسَطُ الْجَنَّۃِ
وَاَعْلَی الْجَنَّۃِ وَفَوْقَہٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْہُ تَفَجَّرُ اَنْھَارُ الْجَنَّۃِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر بہشت
مین سو درجے ہین کہ خدا نے اپنی راہ مین لڑنے والون کے واسطے تیار کر رکھے ہین دو دو درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان
اور زمین مین سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اس واسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی اور اونچی بہشت ہی اور اسکے اوپر
خدا کا عرش ہی اور اسی سے بہشت کی نہرین پھوٹ نکلتی ہین ف فردوس اس باغ کو کہتے ہین جسمین رنگ برنگ کے پھول اور طرح طرح
کے میوے ہون بہشت کی نہرین چار ہین ایک نہر پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی عمدہ شراب کی یہ حدیث اول باب کے
٣٦٠ اول حدیث کا ٹکڑا ہی ق ابن مسعود اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ مقرر نماز مین تو ایک دھن ہی یعنی نماز مین سوا نماز کے اور کسی طرف توجہ نہ چاہیے ف عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ ہم
پہلے حضرت کو نماز مین سلام کیا کرتے تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد حبش کے سفر سے آئے حضرت نماز مین تھے
ہمنے سلام کیا حضرت نے جواب نہ دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب موقوف ہو گیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا
٣٦١ سلام کرنا جواب دینا بے سبب کیا لنسا ادھر ادھر دیکھنا نماز مین درست نہین م عمار او حذیفۃ شک شعبۃ اِنَّ فِیْ اُمَّتِیْ
اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یَجِدُوْنَ رِیْحَھَا حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ثَمَانِیَۃٌ مِنْھُمْ تَکْفِیْکَھُمُ
اللّٰہُ بِدُبَیْلَۃٍ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ یَظْھَرُ فِیْ اَکْتَافِھِمْ حَتّٰی یَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِھِمْ مسلم مین عمار سے یا حذیفہ سے روایت ہی
شک ہی اسمین شعبہ کو جو راوی ہی اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میری امت مین بارہ منافق ہین یعنی دل کے کافر زبان کے
مسلمان وہ بہشت مین نجاوینگے اور اسکی بو بھی نہ سونگھنے پاوینگے جبتک اونٹ سوئی کے ناکے مین گھسے یعنی انکو کبھی بہشت نصیب
نہوگی انمین سے آٹھ کو بڑا پھوڑا تمام کر ڈالیگا یعنی ایک آگ کا چراغ انکے مونڈھون مین پیدا ہوگا انکی چھاتیان توڑ کے
٣٦٢ نکل آویگا یعنی انمین ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ رکھ دیا چنانچہ ایسا ہی ہوا م اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ اِنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ
مُبِیْرًا وَکَذَّابًا مسلم مین اسماء بنت ابی بکر رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک ظالم خونریز ہوگا اور
ایک بہت جھوٹا ف ثقیف ایک قوم ہی جو مکے کے پاس طائف مین رہتی تھی اس قوم سے حجاج بن یوسف خونریز پیدا ہوا جسکا ظلم عام
مین مشہور ہی روایت ہی کہ اسنے سو لاکھ آدمی ناحق مارے اور جھوٹا مختار ثقفی تھا جسنے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے کوفے مین محمد
بن حنفیہ کی طرف سے اول جھوٹا دعوی کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار بنا بعد اسکے پیغمبری کا دعوی کیا آخر کو خدا نے اسکو
٣٦٣ فضیحت اور برباد کیا سو یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہی جیسا فرمایا تھا ویسے ہی اس قوم سے دو آدمی پیدا ہوئے ق اَنَسٌ اِنَّ فِیْ
حَوْضِیْ مِنَ الْاَبَارِیْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بیشک میرے حوض مین اتنے

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

٣٦٤ لوٹتی دار الجوزے ہین جتنے آسمان مین تارے **ف** یہ حوض کوثر کی وسعت کا بیان ہی کہ حضرت کو قیامت مین ملیگا **عن عایشة**
اِنَّ فِی عَجْوَةِ الْعَالِیَةِ شِفَاءً اَوْ اِنَّهَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ عجوہ
مدینہ اور اسکے آس پاس کے عجوے مین شفا ہی یا یون فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول وقت تریاک ہی یعنی زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہی **ف**
٣٦٥ مدینے مین عجوہ ایک عمدہ قسم کی کھجور کی بڑی ہوتی ہی سیاہی مارتی اسکی یہ تاثیر ہی حضرت کی دعا سے **ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ فِیْكَ**
لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ قَالَه لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر تجہ مین دو خوبیان ہین جنکو خدا دوست رکھتا ہی ایک تو غصے کا بچاؤ دوسرے گردباری یہ حضرت نے اس آدمی سے کہا جسکا قوم
عبد القیس مین اشج لقب تھا **ف** عبد القیس ایک قوم کا نام ہی وہ قوم حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی اسکے سب آدمی اپنی
سواریان چھوڑ جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلد بازی نکی اپنے اونٹ کو پہلے باندھا پھر کپڑے پہن کے
حضرت کے پاس خاطر جمعی سے حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسکی تعریف کی ذری خلاف مرضی بات مین غصے سے لال ہو جانا اور
٣٦٦ ہر کام مین بیدون غور کے شتابی اور جلد بازی کرنا جانورون کی خو ہی اسواسطے خدا کو غصے کا بچاؤ اور گردباری پسند ہی **ق اَنَسٌ اِنَّ**
قُرَیْشًا حَدِیْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِیَّةٍ وَمُصِیْبَةٍ وَاِنِّیْ اَرَدْتُ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَأَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَرْجِعَ النَّاسُ
بِالدُّنْیَا وَتَرْجِعُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰی بُیُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِیًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ
شِعْبَ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے انصاریون سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نئی مصیبت پڑی ہی تازہ کفر کو
چھوڑا ہی سو مین نے چاہا کہ انکو انعام دون اور انکے لگاوٹ کرون تم کیا اس بات سے راضی نہین کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھرین اور تم
اپنے گھرون کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھرو اگر اور لوگ ایک راہ چلین اور انصاری اصحاب اور راہ چلین تو مین انصاریون ہی
کی راہ چلون **ف** مصابیح مین انسؓ سے روایت ہی کہ جب فتح مکے کے بعد جنگ حنین فتح ہوئی تو مال اسباب بہت ہاتھ آیا حضرت نے
قریش یعنی مکے کے رہنے والون کو سو سو اونٹ دیے تب بعضے نوجوان انصاریون نے کہا کہ خدا حضرت کو بخشے قریش کو آپ دیتے
ہین ہمکو چھوڑتے ہین حال آنکہ انکے خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی ہماری تلوارون کے زور سے وہ مسلمان ہوئے ہین
جب یہ خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب حضرت نے انصاریون کو ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حال پوچھا تو انصاریون کے رئیسون
اور عقلمندون نے عرض کیا کہ یا حضرت ہماری دانا لوگون نے یہ ہرگز نہین کہا لیکن ہمارے نوجوان نے البتہ کہا ہی تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش نو مسلم ہین انکو تازہ مصیبت پڑی ہی بھائی بند انکے لڑائیون مین مارے گئے ہین اسلام کی
خوبی انکے دل مین ابھی نہین جمی لگاوٹ کے واسطے دنیا کا مال دینا انکو مناسب تھا اور تم ایمان دار لوگ ہو تمکو دنیا لینا مناسب
نہین قریش نے دنیا پائی تمنے مجکو پایا ہی قسمت اسکی جسکے حصے مین حضرت آوین اس حدیث سے انصاریون کی بڑی فضیلت ثابت
٣٦٧ ہوئی **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ كُلَّهَا بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ یُصَرِّفُهُ**
حَیْثُ یَشَاءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر آدمیون کے سب دل خدا کے مہربان کی ایسی دو انگلیون مین ہین
جیسے ایک دل اسکو پھیرتا ہی جدہر چاہتا ہی **ف** انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت یہ دعا بہت مانگتے تھے کہ اے دلون کے پھیرنے
والے میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکھ سو مین نے کہا کہ یا حضرت ہم آپ پر ایمان لائے ہین اسلام کے دین کو ہم سچ جانتے ہین

کچھ پاڑے بچانے کا بھی آپ کو ڈر ہی جو آپ یہ دعا مانگا کرتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو نڈر ہونا نچاہیے خدا سے
٣٦٨ ڈرا کرے اور ایمان ثابت رہنے کی دعا مانگا کرے کہ مسلمان کو کافر ہونا اور کافر کو مسلمان ہونا کچھ دور نہیں وَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ
إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى أَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں مغیرہ
بن شعبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا اوروں پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہیں جو مجھ پر جھوٹ
باندھیگا جان بوجھ کر سو اپنی بیٹھک ٹھہرالیوے دوزخ میں ف یہ حدیث متواتر ہی یعنی اتنے لوگوں نے روایت کی کہ اسکے سچ
ہونے کا یقین کامل حاصل ہوا پچاس سے بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اسکو روایت کیا ہی ہر چند ہر ایک پر جھوٹ باندھنا حرام ہی لیکن
حضرت پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہی اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اسکا دوزخ ہی اسواسطے علماء حدیث نے حدیثوں کے پرکھنے میں
بڑی تحقیق اور جان فشانیاں کیں موضوع حدیثوں کو جانچکر علیحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف کھرے اور کھوٹے کو
پہچان جاتا ہی ویسے علماء حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہی کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب میں دیکھے اس حدیث کو
٣٦٩ سچا نجانے جبتک کہ اسکو حدیث کی مشہور کتابوں میں نہ دیکھے یا علماء حدیث سے اسکی صحت نہ سنے وَ عَائِشَةَ إِنَّ لِصَاحِبِ
الْحَقِّ مَقَالًا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والے کو کہنا پہنچتا ہی ف حضرت پر
کسی کا قرض تھا اسنے کڑا تقاضا کیا اصحاب نے اسکے مارنے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قرض دینے والا حق دار ہی کہا
٣٧٠ چاہے اسکی بات کا برا ماننا نچاہیے خ ابْنِ عُمَرَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ قَالَهُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے عثمان بن عفان سے فرمایا کہ مقرر تجھکو ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ ہی غنیمت
کے مال کا ان لوگوں سے جو جنگ بدر میں تھے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان کی بی بی حضرت کی بیٹی بیمار
تھیں تب حضرت نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نچلو انکی بیمارداری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہیں انمیں سے ایک مرد کے
٣٧١ برابر تمکو ثواب آخرت میں اور حصہ مال کا دنیا میں ملیگا وَ أَنَسٍ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ
بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہی اور ہمارا معتمد امانت دار اے امت میری
ابو عبیدہ ہی جراح کا بیٹا ف ابو عبیدہ بہشتی حضرت کے دس یاروں میں ہیں انکو اس امت کا امانت دار فرمایا ہر چند سب اصحاب
امانت دار تھے لیکن جسمیں جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اسی صفت سے اسکی تعریف کرتے تھے جیسے صدیق کو رحم دل اور فاروق کو خدا
٣٧٢ کی راہ میں کڑا اور حضرت عثمان کو حیامند اور علی مرتضی کو قاضی اور زبیر کو دلی جان نثار فرمایا وَ جَابِرٍ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَ
حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہی اور
میرا خالص مددگار اور فدائی جان نثار زبیر ہی ف مصابیح میں روایت ہی کہ جب مدینے میں جنگ خندق ہوئی اور کافروں کے گروہ
چھوٹ پھٹک گئے تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاوے زبیر نے کہا یا حضرت میں جاتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اور انکی فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے پھوپھی زاد بھائی تھے بہادر سپاہی حضرت پر فدا رہتے تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہوا
٣٧٣ وَ أَنَسٍ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی
کہ مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہی اور میں نے اپنی دعا چھپا رکھی ہی اپنی امت بخشانے کے واسطے قیامت کے دن ف اس

حدیث مین بشارت ہے امت کی بخشش کی جو ایمان سے مرا اور معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا امت کے
٢٧٤ واسطے رکھی اپنی ذات کے واسطے نکی قربان اُس نبی رحیم اور کریم پر ہو اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ قَالَهُ لِرَجُلٍ كَانَ
يَمْشِيْ اِلَى مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا يَرْكَبُ وَيَرْجُوْ فِيْ اَثَرِهِ الْاَجْرَ مسلم مین اُبَیّ بن کعبؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو ملیگا جسکا تو ثواب چاہتا ہے یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جو پیدل حضرت کی مسجد مین آتا تھا اور
سوار نہوتا تھا اور اپنے قدم مین ثواب کی امید رکھتا تھا ف ایک شخص تھا اُسکا گھر بہت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ
ہر وقت مسجد مین آتا تھا کسی نے اُس سے کہا کہ اندھیرے اور گرمی مین سوار ہو کر آیا کرو اُسنے کہا مین پیادہ آنے مین ثواب کی امید
٢٧٥ رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو اس نیت اور اس محنت کا ثواب ملیگا جَابِرٌ اِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خَطْوَةٍ دَرَجَةً
قَالَهُ لِرَهْطِ جَابِرٍ وَقَدْ اَرَادُوْا اَنْ يَبِيْعُوْا بُيُوْتَهُمْ فَيَقْتَرِبُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ مقرر تمھارے واسطے ہر ڈگ پر درجہ ہے یہ حضرت نے جابر کی قوم سے فرمایا اور اُن لوگون نے اپنے گھرون کے بیچ ڈالنے کا ارادہ
کیا تھا اور چاہا تھا کہ حضرت کی مسجد کے قریب آرہین ف یعنی جتنا تم دور رہوگے اور مسجد مین آیا کروگے اتنا ثواب زیادہ
٢٧٦ پاؤگے کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوگا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ
بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے ننانوے نام ہین ایک کم سو جو اُنکو یاد کر لیوے یا اعتقاد
شمار کر رکھے یا اُنکے معنی بوجھے اور اُسپر عمل کرے وہ بہشت مین جاویگا ف حق تعالی کے نام بیشمار ہین اسواسطے کہ صفات الٰہی کی
حد نہین چنانچہ سوائے اِن ننانوے نام کے قرآن اور حدیث مین بہت اسمائے الٰہی ثابت ہین جیسے وتر فاطر محیط علام مالک قدیم رفیع
ذی الطول ذی المعارج مولی نصیر رب ناصر شدید العقاب قابل التوبة غافر الذنب حنان منان وغیر ذلک تو مطلب اس کا یہ نہین
کہ اسمائے حسنی انھین ننانوے نام مین منحصر ہین بلکہ یہ مطلب ہے کہ اسقدر نامون کی یہ تاثیر ہے کہ اُنکے یاد کر لینے سے بہشت حاصل
ہوتی ہے لو وہ نام موجب روایت حصن حصین کے یہ ہین مع الترجمہ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یعنی وہ اللہ پاک
ایسا ہے کہ اُسکے سوائے کوئی معبود برحق نہین الرَّحْمٰنُ بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت مین چھا گئی الرَّحِيْمُ نہایت رحم والا
جسکی رحمت آخرت مین صرف ایمان دارون پر مخصوص ہے الْمَلِكُ سبکا بادشاہ الْقُدُّوْسُ ہر عیب اور نقصان سے پاک
السَّلَامُ خود سلامت عالم کا سلامت رکھنے والا الْمُؤْمِنُ اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مومنین کو ہول قیامت سے
امن مین رکھنے والا الْمُهَيْمِنُ شاہد امانت دار محافظ الْعَزِيْزُ غالب باعزت الْجَبَّارُ زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا
الْمُتَكَبِّرُ عظیم الشان گھمنڈ والا الْخَالِقُ عدم سے پیدا کرنے والا الْبَارِئُ بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا الْمُصَوِّرُ
صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت کا عطا کرنے والا الْغَفَّارُ اپنے بندون کے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا الْقَهَّارُ
سب پر غالب الْوَهَّابُ بے عوض کثرت سے دینے والا الرَّزَّاقُ روزی بخش الْفَتَّاحُ رزق اور رحمت کے دروازے
کھولنے والا الْعَلِيْمُ ہر چیز کا دانا الْقَابِضُ بند کرنے والا ارواح اور روزی کا الْبَاسِطُ کشادہ کرنے والا رزق کا اور
جاری کرنے والا ارواح کا ابدان مین الْخَافِضُ پست کرنے والا مغرورون کا الرَّافِعُ بلند کرنے والا مومنین منکسرین کا
الْمُعِزُّ عزت دینے والا الْمُذِلُّ ذلیل کرنے والا السَّمِيْعُ ہر آواز کو سنتا الْبَصِيْرُ ہر چیز کو دیکھتا الْحَكَمُ فیصلہ کرنے والا الْعَدْلُ

تحفة الاحیا ترجمہ مشارق الانوار

منصف حاکم اللطیف مہربان باریک دان الخبیر اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار الحلیم بردبار بڑی سمائی والا کہ اہل کفر اور
فسق کو جلد نہیں پکڑتا العظیم بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر الغفور بہت پردہ پوش الشکور شکر گزاروں کا قدردان
العلی سب سے اونچا الکبیر سب سے بڑا الحفیظ اپنی مخلوقات کا نگہدار اور محافظ المقیت محافظ یا قدرت خلائق
کا قوت دینے والا الحسیب تمام عالم کو کافی اسکے سوائے دوسرے کی حاجت نہیں الجلیل بڑی شان والا الکریم
صاحب کرم جسکے عطا کی انتہا نہیں الرقیب ہر شے کا نگہبان المجیب حاجت روا دعا کا قبول کرنے والا الواسع
کشادہ رحمت کشادہ عطا الحکیم حاکم باحکمت استوار کار الودود نیکوں کا محب اہل معرفت کا محبوب المجید بزرگوار
نیکوکار الباعث قیامت میں قبروں سے مردوں کا اٹھانے والا الشہید ہر چیز اسکے سامنے حاضر الحق سچ جسکی
ذات اور صفات میں کچھ بھی دعوٰی کا نہیں الوکیل سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن القوی زبردست المتین
استوار کار جسکو تھکاوٹ اور ماندگی نہیں الولی مددگار عالم کا کارساز الحمید ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود المحصی
ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اسکے علم سے باہر نہیں المبدی بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا المعید دنیا میں زندوں کا
مارنے والا آخرت میں مردوں کو زندگی بخشنے والا المحیی جلانے والا الممیت مارنے والا الحی بذات خود زندہ القیوم
بذات خود قائم جہان کا تھامنے والا الواجد غنی جسکو کچھ احتیاج نہیں الماجد بزرگی والا الواحد اکیلا جسکا کوئی
دوسرا نہیں الصمد سردار دائمی جو نہ کھاوے نہ پیوے سب اسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز القادر صاحب قدرت المقتدر
بڑے اقتدار والا المقدم تقدیم بخشنے والا المؤخر پیچھے ڈالنے والا الاول پہلا کوئی اسکے قبل نہیں الآخر پچھلا جسکے
بعد کچھ نہیں الظاہر قدرت کی راہ سے کھلا جسمیں کچھ شک نہیں الباطن خلق کی نظر اور وہم سے چھپا الوالی مالک صاحب
حکومت المتعالی بلند شان جسکا وصف ہو سکے البر اپنے بندوں پر مہربان نیکوکار التواب توبہ قبول کرنے والا المنتقم
بدکاروں کا سزا دینے والا العفو گناہوں کا مٹانے والا گنہگاروں کا بخشنے والا الرؤف نہایت مہربانی والا مالک الملک
سب جہان کا مالک جو چاہے سو کرے ذو الجلال والاکرام جلال والا صاحب تعظیم و تکریم المقسط عادل با انصاف
الجامع قیامت میں خلائق کا جمع کرنے والا الغنی سب سے بے نیاز المغنی جسکو چاہے بے پروا بنا دے المانع
روکنے والا الضار ضرر پہونچانے والا النافع نفع رسان النور بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جسکے نور سے
ایمان کا ظہور ہو الہادی نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہونچانے والا البدیع خود بے نظیر اور نئی ایجاد کا نکالنے والا بے نمونہ
اختراع کرنے والا الباقی موجود دائمی ہمیشہ قائم الوارث فنائے عالم کے بعد قائم رہنے والا الرشید راہنما
الصبور بڑا صابر والا جو بدکاروں کو جلد نہیں پکڑتا و اسامة بن زید ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی و ۳۷۷
کل شیء عندہ باجل مسمی بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا ہی کا تھا جو
اسنے لیا اور اسی کا ہے جو اسنے دیا اور ہر چیز کی اسکے نزدیک مدت مقرر ہے ف اسامہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس تھے
حضرت کی کسی بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہے آپ تشریف لائیے تب حضرت نے کہلا بھیجا یعنی لڑکا خدا کی امانت
تھا خدا نے لیا تو صبر کیا چاہیے لگائی چیز پہ کچھ دعوٰی نہیں اور اس لڑکے پر کیا موقوف ہے ہر چیز کی ایک مدت ہے آخر اسکو فنا ہے

٣٤٨ وسلمان اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ يَتَرَاحَمُ بِهَا الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم مین
سلمانؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سو رحمتین ہین انمین سے ایک رحمت کے سبب تمام خلق آپسمین الفت اور
محبت کرتی ہو اور ننانوے رحمتین خدا کی قیامت کے دن کے واسطے ہین ف یعنی خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے
ایک حصہ تمام خلق کو دیا اُسی کا یہ اثر ہو کہ جانور اپنے بچون کو پالتے ہین آپ بھوکے رہتے ہین انکو کھلاتے ہین اُسی کا اثر ہو کہ
مان باپ اپنی اولاد کو پالتے ہین اور اُنکی مصیبتین اُٹھاتے ہین اور ننانوے حصے خدا کی رحمت قیامت مین ظاہر ہونگی حضرت کی
شفاعت اور گنہگارون کی بخشش اور بہشت کی بےحساب نعمتین انھین رحمتون کا اثر ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھ
٣٤٩ حد نہین ق ابو هريرة اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا اِلَى السَّمَاءِ قَالَ
فَيَسْئَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنْهُمْ مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْاَرْضِ قَالَ فَيَسْئَلُهُمْ
رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنْهُمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالُوْا يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ
فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ
لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْئَلُوْنِيْ قَالُوْا يَسْئَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُوْلُ وَ
هَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا
اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّا يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ
يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ
رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالُوْا يَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ
يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے فرشتے ہین کہ گھومتے پھرتے ہین راہون مین
ڈھونڈھتے ہین خدا کے یاد کرنے والون کو پھر جب پاتے ہین اُس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہین تو آپسمین پکارتے ہین جلد آؤ
اپنے مطلب کو حضرت نے فرمایا سو اُنکو ڈھک لیتے ہین اپنے پرون سے پہلے آسمان تک جب لوگ ذکر کرکے جدا ہو جاتے ہین تو فرشتے
آسمان پر چڑھ جاتے ہین حضرت نے فرمایا پھر اُنسے اُنکا رب پوچھتا ہی حال آنکہ وہ اُنکا حال اُنسے زیادہ جانتا ہی کہ تم کدھر سے آئے
تو وے کہتے ہین ہم تیرے بندون کے پاس سے آئے ہین جو زمین پر ہین حضرت نے فرمایا پھر اُنکا رب اُنسے پوچھتا ہی حال آنکہ وہ
اُنکا حال اُنسے زیادہ جانتا ہی کہ کیا کہتے ہین میرے بندے فرشتے کہتے ہین کہ سبحان اللہ کہتے ہین یعنی ہر عیب اور نقصان سے
تجکو پاک بتلاتے ہین اور اللہ اکبر کہتے ہین یعنی تجکو سب سے بڑا جانتے ہین اور الحمد للہ کہتے ہین یعنی تیری خوبیان بیان کرتے ہین
اور لا الٰہ الا اللہ کہتے ہین یعنی تیرے سوا کسی کو لائق بندگی کے نہین جانتے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہین یعنی بدون
تیری مدد کے اپنا کسی بات مین اختیار نہین جانتے تیری بڑائی بیان کرتے ہین حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کیا اُنھون نے مجکو دیکھا ہی حضرت نے
فرمایا پھر فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم نہین دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کیا اُنکا حال ہو جو مجکو دیکھین حضرت نے فرمایا سو وے

کہتے ہیں اگر وے تجکو دیکھیں تو بہت تیری بندگی کریں اور نہایت تیری بڑائی بیان کریں اور بہت تیری پاکی بولیں حضرتؐ نے کہا پھر حق تعالی فرماتا ہے
سو چیز کیا مجسے مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ وے بہشت مانگتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ کیا اُنھون نے بہشت کو دیکہا ہے حضرت نے
فرمایا فرشتے کہتے ہیں قسم خدا کی اے رب نہیں اُسکو دیکہا ہے حضرتؐ نے فرمایا پہر حق تعالی فرماتا ہے سو اُنکا کیا حال ہو جو اُسکو دیکھیں حضرت نے
فرمایا فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وے اُسکو دیکہہ پاویں تو اُسکے بڑے لالچی بن جاوین اور بہت اُسکو مانگیں اور نہایت اُسکی خواہش کریں خدا فرماتا ہے پہر
کس سے پناہ مانگتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہے کہ کیا اُنھون نے دوزخ کو
دیکہا ہے حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم اے رب نہیں اُنھون نے اُسکو دیکہا حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے سو کیا اُنکا حال ہے
جو اُسکو دیکھیں حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اگر وے دوزخ کو دیکھیں تو بہت اُس سے بہاگیں اور بہت اُس سے ڈرین فرشتون نے کہا کہ تجہہ
وے گناہون کی بخشش چاہتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا پہر حق تعالی فرماتا ہے سو تمکو مین گواہ کرتا ہون کہ مینے اُنکو بخشا حضرتؐ نے فرمایا کہ اُن
فرشتون میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اے رب اُنمین تو فلانا آدمی بہی تہا وہ اُس گروہ میں نہین صرف اپنے کسی کام کو آیا تہا حق تعالے نے
فرمایا کہ وے ایسے لوگ ہیں کہ اُنکے ساتھ کا بیٹھنے والا بدبخت نہین ہوتا یعنی اُنکے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بہی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تہا
ف اس حدیث سے ذکر الٰہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیا کی اور جو رات دن ذکر خدا میں رہتے ہیں اُنکی نہایت بزرگی معلوم
ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکون کی صحبت آخرت میں کام آویگی **ق** ابو موسیٰ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ ٣٨٠
مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ وَيُرْوَى عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا اَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى
بَعْضُهُمْ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر ایمان دار کے واسطے بہشت مین ایک خیمہ ہے ایک پولے موتی کا لنبا او
اُسکا آسمان میں اور روایت ہے کہ چوڑاؤ اُسکا ساٹھ کوس کا ایمان دار کی اُسمین بیبیان ہونگی کہ اُنمین گھوما کریگا سو ایک دوسرے کو نہ دیکھیگا یعنے
کشادگی کے سبب **ق** انس اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا **قَالَهُ** عِنْدَ خُرُوجِهِ اِلَى بَدْرٍ مسلم میں انس سے ٣٨١
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہے یعنی ہم کسی تاک میں جاتے ہیں جسکے پاس سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے یہ حضرتؐ نے جب جنگ بدر
کو چلے تہے تب فرمایا **ف** قریش کا قافلہ جب شام کی سوداگری سے پہرا تو حضرتؐ نے وہان جاسوس لگا رکھے تہے جب جاسوسون نے حضرت کو اُسکے
آنے کی خبر دی تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب نکہا تا کہ خبر مشہور نہو جاوے **ق** ابن عباس اِنَّ لَهُ دَسَمًا **قَالَهُ** ٣٨٢
حِيْنَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اُسمین
چکنئی ہے یہ حضرت نے فرمایا جب دودہ کو پیا تہا پہر پانی منگا کر کلی کی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چکنی چیز کہاوے تو کلی کرنا
سنت ہے **ق** رافع بن خدیج اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج سے روایت ہے ٣٨٣
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان چوپائے بلاؤمین بہی بہڑکنے والے ہوتے ہیں جیسے جنگلی بہڑکنے والے ہوتے ہیں **ف** روایت ہے کہ کسی کا
اونٹ بہاگ گیا تہا پکڑائی نہ دیتا تہا کسی نے اُسکو تیر سے مارا پہر اُسکا مسئلہ حضرت سے پوچہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب
پلا ہوا جانور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے کہ اُسکو ذبح کیجیے تو بسم اللہ کہکر جہان زخم لگاوے تو وہ حلال ہو جاتا ہے جیسا کہ
جنگلی جانور مین یہی حکم ہے اور اسی طرح جو جانور کنوے مین اوندہا گر پڑے تو جہان قابو پڑے حلال ہے **ق** انس اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ ٣٨٤
غَلِيْظٌ اَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْاَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ مسلم مین انس سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی گاڑھی سفید ہے اور عورت کی منی پتلی زرد ہے سو ان دونوں میں سے جو غالب آگئی یا جو پہلے نکلی تو اسی
سبب سے مشابہت ہوتی ہے **ف** یہودیوں نے حضرت سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی ماں کی صورت پر ہوتا ہے کبھی باپ کی
٢٨٥ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکی منی غالب پڑی یا جسکی پہلے نکلی اسی کی صورت پر لڑکا ہوتا ہے **ق** اَبُو مُوسٰى اِنَّ مَثَلَ
مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ
وَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَ
سَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاءً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ
وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِمَا بَعَثَنِيْ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ
بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کہاوت اسکی جسواسطے خدا نے مجکو اٹھایا ہے رہنمائی اور علم
سکھانے کو جیسے کہاوت مینھ کی جو پہونچا زمین پر سو اسمین سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی وہ پانی کو سوکھ گئی اور چارا اور بہت سا سبز
جمایا اور اسمین بعضے جو کڑی سخت تھی اسنے پانی کو سمیٹ رکھا یعنی جیسے تالاب و جھیل سو خدا نے اس سے آدمیوں کو نفع پہونچایا پھر
آدمیوں نے اس سے پانی پیا اور جانوروں کو پلایا اور کھیتوں کو سینچا اور کچھ دوسرے ٹکڑے زمین کو پانی پہونچا سو وہ تو چٹیل میدان ہے
کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جماوے سو یہ کہاوت ہے اسکی جو خدا کے دین کو بوجھا اور خدا نے اسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اسنے علم
سیکھا اور غیر کو سکھایا اور کہاوت ہے اسکی جسنے ادھر کو سر نہ اٹھایا یعنی علم دین پر کچھ دھیان نہ کیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے واسطے
میں بھیجا گیا **ف** یعنی پیغمبر کی ہدایت کا اور مینھ کا ایک حال ہے اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہے آدمی بھی تین قسم کے ہیں ایک قسم زمین کی
جو عمدہ ہے اسمین پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہے اسی طرح جو دانا لوگ ہیں وے قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہیں اور نیک کام کرتے
ہیں دوسری قسم زمین کی وہ جسمین سبزہ نہیں جمتا لیکن پانی بھر رہتا ہے تو ہر چند اسکو خود نفع نہیں لیکن اوروں کو فائدہ ہے اسی طرح
بعضے آدمی وے ہیں کہ علم دین انکو یاد ہے لیکن تیز فہم نہیں جو اسمیں سے مطالب نکالیں تو ان سے اوروں کو فائدہ ہے خود کو اتنا نہیں
تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہے کہ اسمیں نہ پانی ٹھہرے نہ سبزہ جمے اسی طرح وہ لوگ ہیں جنھوں نے دین کی طرف کچھ دھیان نہ کیا
نہ خود نفع نہ غیر کو تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور مینھ اپنی تاثیر میں خوب پورے ہیں اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہو تو اسکی استعداد اور
٢٨٦ لیاقت کا قصور ہے شعر باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست • در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ
الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ
يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ۔ بخاری اور مسلم میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میری مثل اور مجھسے اگلے پیغمبروں کی مثل جیسے اس مرد کی مثل جسنے ایک مکان بنایا سو اسکو
بہت ستھرا اور اچھا بنایا مگر اسکے کونوں میں سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر ناتمام رکھا سو آدمی اسمین دیکھنے کو گھومنے لگے اور
تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیوں نہیں جمائی گئی سو وہ اینٹ میں ہوں اور میں ہوں پیغمبروں کا تمام اور پورا
کرنے والا **ف** یعنی نبوت کا گھر میرے بغیر ناتمام تھا میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہو چکے اسمین اشارہ ہے کہ حضرت کے بعد کوئی پیغمبر
نہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اپنا دین نہ جاری کرینگے حضرت کے دین کے تابع ہونگے تو جیسے

٣٨٧ حضرت کے اور خاینہ ہوگئے ہین ویسے ہی وہ بھی ہوئے ق ابو موسٰی اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی
قَوْمًا فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَہٗ طَآئِفَۃٌ مِّنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا
فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَہَلِہِمْ وَکَذَّبَتْ طَآئِفَۃٌ مِّنْہُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَہُمْ فَصَبَّحَہُمُ الْجَیْشُ فَاَہْلَکَہُمْ وَاجْتَاحَہُمْ فَذٰلِکَ
مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِہٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ بخاری اور مسلم مین ابو موسٰی
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اُس مرد کی مثل ہے جو ایک قوم کے پاس آیا پھر
اُسنے کہا ای قوم مین بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنی دونون آنکھون سے دیکھ آیا ہون اور مین ننگا ڈرانے والا ہون سو جلدی
بھاگو سو اُسکی قوم سے کچھ لوگون نے اُسکا کہنا مانا سو وے شام ہوتے ہی بھاگے سو آرام سے چلے گئے اور کچھ لوگون نے جھوٹا جانا وے صبح
تک اپنے مکانون مین ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے اُن پر لشکر ٹوٹ پڑا تو اُنکو ہلاک کیا اور اُنکو جڑ سے اکھاڑا سو یہی مثل ہے اُسکی جسنے میرا کہنا
مانا اور میرے دین کی پیروی کی اور مثل اُسکی جسنے میرا کہنا نمانا اور جھٹلایا سچے دین کو ف عرب مین دستور تھا کہ جسنے دشمن کے لشکر
کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ ننگا ہوکے اپنے کپڑے لکڑی پر اُٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے
٣٨٨ غرض یہ تھی کہ اُسکو لوگ بڑی آفت سمجھین اور اُسکو سچا جانکر جلد بھاگین ق حذیفۃ اِنَّ مَعَہٗ مَآءً وَّنَارًا فَنَارُہٗ مَآءٌ وَّمَآؤُہٗ نَارٌ۔ بخاری اور
مسلم مین حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو اُسکی آگ تو پانی ہے اور پانی آگ ہے ف
قیامت کے قریب ایک کافر یہودی نکلے گا اور خدائی کا دعوی کریگا اُسکا نام دجال ہے اُسکے ساتھ آگ اور پانی ہوگا ٹھنڈی بھی آگ
پانی معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھیگا اور پانی کا نام بہشت رکھیگا جو اُسکا تابع ہوگا اُسکو بہشت مین ڈالیگا
اور منکر کو دوزخ مین سو حضرت نے فرمایا کہ اسوقت کے مسلمان اُسکی آگ سے نہ ڈرین اسواسطے کہ اُسکی آگ حقیقت مین پانی ہے اور اُسکا پانی
٣٨٩ آگ ہے ق ابو شریح الخزاعی اِنَّ مَکَّۃَ حَرَّمَہَا اللّٰہُ وَلَمْ یُحَرِّمْہَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
اَنْ یَّسْفِکَ بِہَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدَ بِہَا شَجَرَۃً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقُوْلُوْا لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِہٖ وَلَمْ یَاْذَنْ
لَکُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْہَا سَاعَۃً مِّنْ نَّہَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُہَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِہَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاہِدُ الْغَآئِبَ
بخاری اور مسلم مین ابو شریح سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مکہ کو خدا نے حرام کیا ہے آدمیون نے اُسکو نہین حرام کیا سو جو مرد کہ
خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اُسمین خون کو نہ بہاوے یعنی کسی کو نہ مارے اور مکے کا درخت نہ کاٹے اور اگر کوئی مکے مین خون
کرنا درست جانے پیغمبر خدا کے قتل کرنیکی دلیل سے سو اُس سے کہدو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا اور تمکو حکم نہین دیا اور
مجھکو بھی دن کی ایک ہی ساعت مین اجازت ہوئی پھر اُسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل بھی اور چاہیے کہ جو لوگ اسوقت حاضر ہین
٣٩٠ وے غائب لوگون کو یہ حکم پہونچا دیوین ق انس اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَظْہَرَ الْجَہْلُ وَیَفْشُوَ الزِّنٰی
وَیُشْرَبَ الْخَمْرُ وَیَذْہَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَی النِّسَآءُ حَتّٰی یَکُوْنَ لِخَمْسِیْنَ امْرَاَۃً قَیِّمٌ وَّاحِدٌ بخاری اور مسلم مین انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے یہ ہے کہ علم اُٹھا لیا جاویگا یعنی علما مر جاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور حرامکاری
پھیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور مرد جاتے رہینگے اور عورتین باقی رہینگی یہانتک کہ پچاس عورتون کا ایک خبر لینے والا رہ جاویگا
٣٩١ ق واثلۃ بن الاسقع اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰی اَنْ یَّدَّعِیَ الرَّجُلُ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ یُرِیَ عَیْنَیْہِ مَا لَمْ تَرَیَا اَوْ یَقُوْلَ

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ یَقُلْ بخاری مین واثلہ بن اسقع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانون مین بڑا بہتان یہ ہی کہ مرد اپنے
باپ کو چھوڑ کے اور سے رشتہ ناتا لگاوے اور اپنی آنکھون کو وہ دکھلاوے جو آنکھون نے نہین دیکھا یعنی جھوٹا خواب بنا کر کہے یا خدا کے پیغمبر پر
۳۹۲ کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہین کہی یعنی حضرت کی طرف سے جھوٹی حدیث بنا کر کہے خ علی اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا بخاری مین حضرت علی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضا بیان تو جادو ہوتا ہی یعنی جیسے جادو کے آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہی ویسی بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہی ف
مصابیح مین روایت ہی کہ مشرق سے دو آدمی آئے انھون نے حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا لوگون کو انکی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرت نے یہ حدیث
۳۹۳ فرمائی علما حدیث نے کہا ہی کہ اگر باطل بات مین خوش تقریری کرے تو حرام ہی اور حق بات مین پسندیدہ ہی خ ابن عمر اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا یَسْقُطُ
وَرَقُھَا اِنَّھَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختون سے ایک ایسا درخت ہی جسکے پتے نہین
جھڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل ہی ف عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہی کہ جسکے پتے
نہین جھڑتے اصحاب کا دھیان جنگلی درختون مین گیا میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہی لیکن شرم سے کہہ نسکا پھر حضرت نے
فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہی اور مراد اس سے مسلمان ہی کہ اسکا نقصان کسی طرح نہین ہوتا راحت مین شکر کرتا ہی اور رنج مین صبر کرتا ہی
۳۹۴ تو اسکو دونون طرح ثواب ہوتا ہی م جابر اِنَّ مِنَ اللَّیْلِ سَاعَةً لَا یُوَافِقُھَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْأَلُ اللّٰہَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ
وَیُرْوٰی خَیْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ وَذٰلِكَ کُلَّ لَیْلَةٍ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ رات مین ایک ساعت وہ ہی کہ مسلمان بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اس ساعت کے موافق پڑ جاوے تو خدا اسکو ضرور دیوے اور
ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جو دین دنیا کی بہتری مانگے تو خدا اسکو ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہی ف یعنی وہ ساعت
جسمین دعا ضرور قبول ہوتی ہی وہ ہر رات مین ہوتی ہی بعضون نے کہا ہی کہ وہ ساعت پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہی بعضون نے
کہا جب تہائی رات رہتی ہی تب ہوتی ہی حضرت نے اسواسطے صاف نفرمایا تاکہ لوگ اسکے شوق مین رات بھر عبادت کرین ف
۳۹۵ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَا بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ
خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا یُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِیْ بَکْرٍ بخاری اور مسلم مین
ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون مین سے مجھپر بڑا احسان کرنے والا ساتھ دینے مین اور اپنے مال کے خرچ
کرنے مین ابوبکر ہی اور اگر مین اپنے رب کے سوا کسی اور کو جانی دوست ٹھہراتا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری
اور محبت ہمارا اسکے درمیان ہی مسجد کی طرف سے سب دروازے بند کر دیے جاوین مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رہے ف مسجد
کے صحن سے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کے قریب سب دروازے بند کروا دیے صرف حضرت ابی بکر
کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابی بکر صدیق کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور اسمین صاف اشارہ کیا انکی خلافت کا
۳۹۶ م عائذ بن عمرو اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ مسلم مین عائذ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت برا چرانے والا
۳۹۷ وہ ہی جو بھیڑ بکری کے مار مار ہاتھ پاؤن توڑے ف مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہی جو رعیت پر رحم نکرے م ابو سعید اِنَّ
مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیُرْوٰی مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الرَّجُلَ یُفْضِیْ اِلٰی
امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِیْ اِلَیْهِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّھَا مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب آدمیون سے بہت برا

آدمی خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن اور ایک روایت مین یون ہی کہ امانت کا بڑا خیانت کرنے والا خدا کے نزدیک قیامت
کے دن وہ مرد ہی جو اپنی جورو سے صحبت داری کرے اور جورو اُس سے صحبت داری کرے پھر اُسکے بھید کو مشہور کرے
۳۹۸ ف یعنی لوگون سے بیان کرے کہ ہمنے اتنی بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بیحیائی ہی اور نہایت گناہ **ق** اَبُو سَعِیدٍ اِنَّ مِنْ
ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ
الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ **قَالَهُ** لِذِي الْخُوَيْصِرَةِ حِيْنَ قَالَ
اِتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ حِيْنَ قَسَمَ ذُهَيْبَةً فِيْ تُرْبَتِهَا كَانَ بَعَثَ بِهَا عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بَيْنَ الْاَقْرَعِ وَعُيَيْنَةَ وَعَلْقَمَةَ وَ
زَيْدِ الْخَيْلِ بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اِسکی اصل و نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھینگے
کہ اُنکے گلون سے نیچے نہ اتریگا یعنی دل مین قرآن کی تاثیر نہوگی زبان سے پڑھینگے اُسپر عمل نکرینگے مسلمانون کو قتل کرینگے بت پرستون کو
چھوڑینگے وی لوگ نکل جاوینگے اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہی نشانے سے اگر مین نے اُنکو پایا تو مقرر اُنکو قتل کرونگا قوم عاد کا سا قتل یہ حدیث
اُسکے حق مین فرمائی کہ جسکا نام ذی الخویصرہ تھا جب اُسنے کہا تھا خدا سے ڈر ای محمد جب حضرت کچا سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علی نے
یمن سے بھیجا تھا بانٹتے تھے چار آدمیون کے درمیان ایک اقرع دوسرا عُیَیْنَہ تیسرا عَلْقَمہ چوتھا زید خیل ف یہ چارون عرب مین سردار
تھے تازہ اسلام لائے تھے اسواسطے وہ کچا سونا حضرت نے انھین کو دیا دلداری کے واسطے بنی تمیم کی قوم مین ایک شخص منافق تھا
ذو الخویصرہ اُسکا نام اُسنے کہا ای پیغمبر خدا سے ڈر عدل کر برابر بانٹ ہمکو بھی دے تب حضرت نے فرمایا کہ ای کمبخت اگر مین عدل نکرونگا
تو پھر دنیا مین کون عادل پیدا ہوگا عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین گردن اُسکی کاٹ ڈالون منافق ہی حضرت نے فرمایا
کہ مت مار لوگ بدنام کرینگے کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو مارتا ہی جب وہ وہان سے اُٹھ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُسکی نسل سے
بیدین لوگ پیدا ہونگے ابوسعید اس حدیث کے راوی سے بخاری مین روایت ہی کہ وہی قوم خارجی پیدا ہوئی جنھون نے حضرت علی کی
امامت نمانی اور حضرت علی نے اُنکو قتل کیا اور مین بھی اُس لڑائی مین موجود تھا جو حضرت نے نشانی فرمائی تھی وہ اُنمین موجود تھی اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہین کہ قرآن پڑھتے ہین ظاہر کی عبادت کرتے ہین اور دل مین اُنکے ایمان نہین یعنی دل مین شرک
۳۹۹ اور بدعت بھرا ہی تو اُنکی عبادت کا کچھ اعتبار نہین لہذا مسلمان کو چاہیے کہ اُنکی ظاہری عبادت پر دھوکا نکھاوے **خم** اَنَسٌ اِنَّ
مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضے اللہ کے بندے ایسے
ہین کہ اگر قسم کھا بیٹھین خدا کے بھروسے پر تو خدا اُنکی قسم کو سچا کر دیوے یعنی جس چیز پر قسم کھاوین کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو ویسی ہی
خدا کر دیتا ہی ف بخاری مین انس سے روایت ہی کہ ہماری پھوپھی نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اُس سے معاف کروایا اُسنے
معاف نکیا پھر خون بہا دینے کا اقرار کیا اُسکو بھی نمانا پھر اُسنے حضرت سے فریاد کی حضرت نے اُسکے بدلے دانت توڑنے کا حکم کیا تب
انس بن نضر ہمارے چچا نے حضرت سے کہا کہ قسم ہی اُس خدا کی جسنے تجکو سچا نبی کیا ہی کہ میری بہن کا دانت نتوڑا جاویگا حضرت نے فرمایا
ای انس خدا کا حکم تو بدلا لینا ہی آخر اُس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُسنے خدا کے
۴۰۰ بھروسے پر قسم کھائی تھی سو خدا نے اُسکی قسم سچی کی **خ** اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ
كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ بخاری مین ابومسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگلے پیغمبرکے کلام سے

جو لوگوں نے باتیں پائی ہیں اگلوں سے ایک بات یہ ہے کہ جب تجکو شرم نرہے نہ خدا سے نہ خلق سے تو جو تیرے جی میں آوے سو کر یعنی
یعنی حیا اور شرم سب پیغمبروں کے دین میں پسند ہے اسکا حکم کبھی موقوف نہیں ہوا طبیعت آدمی کی بدکاموں کو چاہتی ہے شرم کے سبب
بدکاموں سے رکتا ہے آدمی میں اگر شرم نہیں تو جانور ہے ق أبي بن كعب إن موسى قام خطيبا في بني إسرائيل فسئل ١٠٣
أي الناس أعلم فقال أنا فعتب الله عليه إذ لم يرد العلم إليه فأوحى الله إليه أن لي عبدا بمجمع البحرين هو أعلم
منك فقال موسى يا رب وكيف لي به قال تأخذ معك حوتا فتجعله في مكتل فحيثما فقدت الحوت فهو ثم
فأخذ حوتا فجعله في مكتل ثم انطلق وانطلق معه بفتاه يوشع بن نون حتى إذا أتيا الصخرة وضعا رؤسهما
فناما واضطرب الحوت في المكتل فخرج منه فسقط في البحر واتخذ سبيله في البحر سربا وأمسك الله
عن الحوت جرية الماء فصار عليه مثل الطاق فلما استيقظ نسي صاحبه أن يخبره بالحوت فانطلقا بقية
يومهما وليلتهما حتى إذا كان من الغد قال موسى لفتاه آتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا
قال ولم يجد موسى النصب حتى جاوز المكان الذي أمره الله به قال له فتاه أرأيت إذ أوينا إلى الصخرة
فإني نسيت الحوت وما أنسانيه إلا الشيطان أن أذكره واتخذ سبيله في البحر عجبا قال فكان للحوت
سربا ولموسى ولفتاه عجبا فقال موسى ذلك ما كنا نبغي فارتدا على آثارهما قصصا قال فرجعا يقصان
آثارهما حتى انتهيا إلى الصخرة فإذا رجل مسجى ثوبا فسلم عليه موسى فقال الخضر وأنى بأرضك السلام قال
أنا موسى قال موسى بني إسرائيل قال نعم أتيتك لتعلمني مما علمت رشدا قال إنك لن تستطيع معي صبرا يا موسى
إني على علم من علم الله علمنيه لا تعلمه وأنت على علم من علم الله علمكه الله لا أعلمه فقال موسى ستجدني
إن شاء الله صابرا ولا أعصي لك أمرا فقال له الخضر فإن اتبعتني فلا تسألني عن شيء حتى أحدث لك منه
ذكرا فانطلقا يمشيان على ساحل البحر فمرت سفينة فكلموهم أن يحملوهم فعرفوا الخضر فحملوا بغير نول فلما
ركبا في السفينة لم يفجأ إلا والخضر قد قلع لوحا من ألواح السفينة بالقدوم فقال له موسى قوم حملونا
بغير نول عمدت إلى سفينتهم فخرقتها لتغرق أهلها لقد جئت شيئا إمرا قال ألم أقل إنك لن تستطيع معي صبرا
قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا قال وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
فكانت الأولى من موسى نسيانا قال وجاء عصفور فوقع على حرف السفينة فنقر في البحر نقرة فقال له الخضر
ما علمي وعلمك من علم الله إلا مثل ما نقص هذا العصفور من هذا البحر ثم خرجا من السفينة فبينا هما
يمشيان على الساحل إذ أبصر الخضر غلاما يلعب مع الغلمان فأخذ الخضر برأسه بيده فاقتلعه بيده
فقتله فقال له موسى أقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا قال ألم أقل لك إنك لن تستطيع معي صبرا
قال وهذه أشد من الأولى قال إن سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا فانطلقا
حتى إذا أتيا أهل قرية استطعما أهلها فأبوا أن يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد أن ينقض قال
مائل فقال الخضر بيده فأقامه فقال موسى قوم أتيناهم فلم يطعمونا ولم يضيفونا لو شئت لاتخذت

عَلَيۡهِ اَجۡرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيۡنِيۡ وَبَيۡنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعۡ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
وَدِدۡنَا اَنَّ مُوۡسٰى كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيۡنَا مِنۡ خَبَرِهِمَا بخاری اور مسلم مین اُبی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موسیٰ علیہ السلام
بنی اسرائیل کی قوم مین کھڑے خطبہ پڑھتے تھے سو کسی نے پوچھا کہ آدمیون مین کون بڑا عالم ہی موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مین ہون سو خدا نے
غصہ کیا اسواسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہ پھیر العینی یون نہ کہا کہ واللہ اعلم پھر خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم بھیجا کہ میرا ایک بندہ ہی دو دریا کے
سنگم پاس وہ تجھسے زیادہ عالم ہی سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا ای رب میرا اور اسکا کیونکر ملاپ ہو خدا نے فرمایا کہ تو اپنے ساتھ ایک بھنی مچھلی کو لے پھر اسکو زنبیل
یعنی ٹوکری مین رکھ سو جہان وہ مچھلی تجھسے چھوٹ رہے تو وہ اسی مکان مین ہوگا سو موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لی پھر اسکو زنبیل مین رکھا پھر روانہ
ہوئے اور ساتھ اپنے خادم یعنی یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہانتک کہ سنگم کے پتھر پاس آئے اور دونون صاحب وہان سر ٹیک کر سو گئے اور
مچھلی آب حیات کی تاثیر سے زنبیل مین پھڑکی اور اس سے نکل آئی پھر گر پڑی دریا مین اور اسنے دریا مین اپنی راہ لی سرنگ بنا کر
اور خدا نے جہان سے مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا سو وہ طاق سا ہو گیا پھر جب موسیٰ علیہ السلام جاگے تو انکے ساتھی یعنی حضرت یوشع
مچھلی کا قصہ کہنا انسے بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تھی جاگتے تھے پھر دونون چلے جتنا کہ رات اور دن باقی رہا تھا جب
دوسرا دن ہوا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھے کا ہمکو کھانا دو البتہ ہمنے اس سفر مین تکلیف پائی حضرت نے فرمایا
کہ موسیٰ جبتک اس مکان سے جسکو خدا نے فرمایا تھا نہ بڑھے نہ تھکے تھے کہا انکے خادم نے یہ تو بتلائیے کہ جب ہم آئے تھے پتھر پاس
سو مین بھول گیا مچھلی کا آپ سے قصہ کہنا اور نہین بھلایا مجھکو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجھکو تعجب ہی یعنی
بھنی مچھلی کا زندہ ہو کر چلا جانا عجیب کی بات ہی حضرت نے فرمایا کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسیٰ اور انکے خادم کو تعجب سو موسیٰ
علیہ السلام نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر الٹے قدمون پلٹے حضرت نے فرمایا سو دونون پھرے قدم پر قدم ڈالتے یہانتک کہ
پتھر پاس پہنچے تو اچانک وہان دیکھا کہ ایک مرد ہی کپڑے سے سر لپیٹے پھر سلام کیا اسکو موسیٰ علیہ السلام نے سو خضر نے کہا
تیرے ملک مین سلام کہان یعنی اس ملک مین سلام کی رسم نہین تو نے سلام کیونکر کیا موسیٰ نے کہا کہ مین موسیٰ ہون خضر ع نے کہا
کہ تو کیا قوم بنی اسرائیل کا موسیٰ ہی موسیٰ نے کہا کہ ہان مین تیرے پاس آیا ہون تو مجھکو تو سکھلاوے جو خدا نے تجھکو علم سکھایا ہی
خضر ع نے کہا کہ میرے ساتھ تو مقرر نہ ٹھہر سکیگا ای موسیٰ خدا کے بیشمار علم سے مجھکو ایک علم ہی خدا نے مجھکو سکھایا ہی کہ تو اس علم کو نہین
جانتا اور تجھکو خدا کے علم سے ایک علم ہی خدا نے تجھکو سکھایا ہی کہ مین اسکو نہین جانتا پھر موسیٰ نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجھکو تو ثابت
پاویگا مین تیرے حکم کے خلاف نکرونگا پھر خضر نے انسے کہا اگر میری پیروی کرتا ہی تو مجھسے کوئی بات نہ پوچھیو جبتک مین اسکا ذکر
نکرون پھر دونون روانہ ہوئے کنارے کنارے دریا کے چلے جاتے تھے سو ادھر سے ایک ناؤ گذری تو ناؤ والون سے تینون آدمی
کے چڑھا لینے کی بات چیت کی سو وے پہچان گئے خضر کو تو وے بدون کرایہ لیے چڑھا لے گئے پھر جب موسیٰ اور خضر ع ناؤ پر سوار ہوئے
تو کچھ دیر نہ لگی تھی کہ خضر ع نے بسولے سے ناؤ کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسیٰ نے انسے کہا ان لوگون نے ہمکو بے کرایہ چڑھا لیا
تو نے انکی ناؤ کو قصد کر کے پھاڑ ڈالا تا کہ لوگون کو تو ڈبو دیوے البتہ عجیب بات تجھسے ہوئی خضر نے کہا مین نے تجھسے نکہا تھا کہ مقرر
تجھسے میرے ساتھ رہا نجاویگا موسیٰ نے کہا مجھکو میری بھول چوک پر نہ پکڑ اور مجھپر مشکل نہ ڈال یعنی مین نے بھولے سے کہا معاف کیجیے
تنگ نہ پکڑیئے راوی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسیٰ سے بھولنے سے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑا آیا سو ناؤ کے

کنارے پر بیٹھا پھر اُسنے چونچ ڈبائی دریا مین ایکبار سو خضر نے موسیٰ سے کہا نہین ہی میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اسکے برابر جتنا
اِس چڑیے نے دریا سے پانی گھٹایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر ہی اور ہمارا تمھارا علم قطرے کے برابر جتنا کہ یہ اپنی چونچ مین اُٹھایا
پھر دونون ناؤ سے نکلے سو جس حال مین کہ وہ دریا کے کنارے پہ چلے جاتے تھے کہ یکایک خضر نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا لڑکون
کے ساتھ سو خضر نے اُسکے سر کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اُسکا سر اپنے ہاتھ سے اُکھاڑ ڈالا سو اُسکو مار ڈالا تو موسیٰ نے کہا کیا تو نے مار ڈالا
معصوم جان کو بدون بدلے جان کے یعنی اُسنے کسی کا خون نہ کیا تھا جسکے بدلے تو اُسکو مارتا البتہ بُرا کام کیا تیسے ہوا خضر نے کہا بھلا مین نے
تجسے نہ کہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیگا حضرت نے فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہی موسیٰ نے کہا کہ اگر اب مین تجسے
کوئی بات پوچھون اسکے بعد تو مجکو اپنے ساتھ نہ رکھیو تو نے میرا عذر بہت مانا پھر دونون چلے یہانتک کہ ایک بستی والون پاس پہونچے
اُن لوگون سے کھانا مانگا اُن لوگون نے اُنکی مہمانی نکی سو دونون نے ایک دیوار کو پایا کہ گرا چاہتی تھی راوی نے کہا کہ وہ جھکی ہوئی
تھی سو خضر نے اپنے ہاتھ سے اسکی طرف اشارہ کیا سو اُسکو سیدھا کھڑا کر دیا تو موسیٰ نے کہا کہ یہ قوم ہین کہ ہم اُنکے پاس آئے سو
ہمکو نہ کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کر دینے کی مزدوری لیتا خضر نے کہا اسی وقت میرے تیرے
درمیان جدائی ہی سو اب مین بتلاؤن پھیر اُن تینون باتون کا جسپر تو صبر نکر سکا پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ ہمارے جی نے چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور ہر بات کی وجہ نہ پوچھتے تو بہت قصہ اُنکا ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کے
کامون کی حکمتین بہت لوگون کو معلوم ہوتین **ف** پورا قصہ قرآن شریف مین یون ہی کہ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے
کہا کہ ناؤ کا حال تو یہ ہی کہ وہ ناؤ محتاج لوگون کی تھی کہ دریا مین محنت کر کے اُسکے کرایہ سے اوقات بسر کرتے تھے سو مین نے
چاہا کہ اُسمین عیب لگا دون اسواسطے کہ وہان ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست ناؤ کو زبردستی چھین لیتا تھا تو اُسکو ناقص جانکر
نہ لیوے اور لڑکے کے مارنے کا سبب یہ ہی کہ وہ لڑکا پیدائشی کافر تھا اور اُسکے ماں باپ ایمان دار تھے سو ہم ڈرے کہ کہین ان بیچارون
کو اپنے کفر اور بدذاتی سے بلا مین نہ ڈالے سو ہمنے چاہا کہ خدا اُسکے بدلے اُس سے اچھا نیک بیٹا اُنکو دیوے اور دیوار کا قصہ یہ ہی
کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکون کی تھی اور اُسکے نیچے بہت مال تھا اور اُنکا باپ نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو جب
پہونچین تو اُس مال کو نکال کے خرچ کرین اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ اُس مال کو لیجاتے اور یہ کام مین نے اپنی طرف
سے نہین کیا یعنی بحکم خدا کیا مجکو اُسمین کچھ دخل نہ تھا **ف** خواجہ خضر کا نام ایلیا بن ملکان ہی اور خضر اُنکا لقب ہی کہ خشک
زمین اُنکے قدم کی برکت سے سبز ہو جاتی تھی فریدون بادشاہ کے وقت مین تھے اور سکندر کے ساتھ بھی رہے ہین بعضے کہتے
ہین بنی اسرائیل کی قوم مین تھے بعضے کہتے ہین کہ شاہزادے تھے دنیا چھوڑ کر فقیری اختیار کی اُنکی پیغمبری مین اختلاف
ہی ولی کامل ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسیٰ کے عمدہ
شاگرد تھے ہمیشہ اُنکے ساتھ رہے اُنکے مرنے کے بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بھی تھے **ف** حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے قصے مین
بہت فائدے ہین اول یہ ہی کہ علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہی دوسرے یہ کہ طلب علم مین صبر کرنا اور سختیان سہنا اور مکروہات
اُٹھانا شرط ہی بدون اسکے علم نہین آتا جلدبازی سے آدمی علم سے محروم رہتا ہی تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی بڑا عالم کیون نہو ڈھونڈ
ھنا چاہیے کہ جہان مین ایک سے ایک زیادہ موجود ہی چوتھے یہ کہ اُستاد شاگرد کی تین خطائین تک معاف کرے بعد اسکے اختیار

رکھنا ہی چاہیے اسکو [illegible] رکھے چاہے جدا کرے پانچوین بڑی عمدہ بات یہ ہو کہ یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہین
اگرچہ اسکی حکمت ہماری بوجھ مین نہ آوے جیسے ناؤ کو توڑنا اور لڑکے کا مار ڈالنا اور گرتی دیوار کو اٹھا دینا سراسر حکمت تھا تو مسلمان کو
لازم ہو کہ خدا کے کام پر راضی رہے خواہ اسکے موافق مرضی کے ہو خواہ نہو اسواسطے کہ اسکا کوئی کام بے حکمت نہین ق ابْنُ عُمَرَ ۴۰۲
اِنَّ نَاسًا مِّنْكُمْ قَدْ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاُوَلِ وَاُرِيَ نَاسٌ مِّنْكُمْ اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ
الْغَوَابِرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے بعضے آدمیون کو گمان ہو کہ شب قدر پچھلے دہے
کی پہلی سات راتون مین ہو اور بعضون کو گمان ہو کہ پچھلی سات راتون مین ہو سو تم اسکو پچھلی دسون راتون مین تلاش کرو
ف یعنی وہ کام کرو جسمین شبہہ نرہے اگر دس رات تلاش کروگے تو سات راتین بھی اسمین موجود ہین خواہ پہلی خواہ پچھلی ق
عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيْضٌ اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتمؓ سے ۴۰۳
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہو یعنی تو احمق ہو خدا کا مطلب سیاہ سفید ڈورے سے رات کی سیاہی اور دن کی
سفیدی ہو یہ حضرت نے عدی سے فرمایا ف بخاری مین عدی بن حاتمؓ سے روایت ہو کہ جب قرآن کی یہ آیت اتری کہ رمضان مین
کھایا پیا کرو جبتک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو مین نے اونٹ باندھنے کی رسی ایک سیاہ دوسری سفید اپنے تکیے
کے نیچے رکھی پھر آخر رات مین مین نے اسکو دیکھا مجھکو کچھ صاف نظر نہ آئی صبح کو مین نے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی تو نادان ہو خدا کا یہ مطلب نہین جو تو سمجھا ہو سفید سیاہ ڈورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہو
یعنی جبتک رات کی سیاہی سے صبح کی سفیدی نمودار نہووے اسوقت تک سحر کھانا درست ہو ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ هَاتَيْنِ ۴۰۴
الصَّلٰوتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ بِمُزْدَلِفَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دو نمازین یعنی مغرب اور فجر کی ٹالی گئین اپنے وقت سے اس مکان مین یعنی مزدلفہ مین
ف مزدلفہ نام ہو ایک مکان کا مکے سے چھ کوس سو حضرت نے حج کے موسم مین وہان مغرب کی نماز عشا کے ساتھ پڑھی اور فجر
کی نماز نہایت اندھیرے مین اول وقت فجر ہوتے ہی پڑھی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل جاتا رہا تھا اور صبح
کا وقت ہر روز کے معمول سے خلاف ہوا ہرچند صبح کی نماز اپنے وقت پر ہوئی لیکن معمول سے خلاف ہوئی کہ ہر روز اتنی جلدی
نہوتی تھی تو اسواسطے فرمایا کہ مغرب اور فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹل گئی سنت یہی ہو کہ حج مین ایسے وقت پڑھے تاکہ اور کام حج کے
کر سکے ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو نِ الْاَنْصَارِيُّ اِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَأْذَنَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ بَلْ اٰذَنُ ۴۰۵
لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَهُ لِاَبِيْ شُعَيْبٍ نِ الْاَنْصَارِيِّ لَمَّا دَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ بخاری اور
مسلم مین ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہو کہ ابو شعیب انصاری نے جب پانچ آدمیون کی دعوت کی چار صحابی پانچوین حضرت
تو ایک آدمی حضرت کے ساتھ اور بھی چلا گیا تب حضرت نے ابو شعیب انصاری سے فرمایا کہ یہ شخص ہمارے ساتھ لگا چلا آیا ہو
تو اگر چاہے تو اسکو بھی کھانا کھانے کی اجازت دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا بلکہ مین اسکو بھی اجازت
کھانے کی دیتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن آدمیون کی دعوت ہو اتنے ہی جاوین زیادہ اس سے نجاوین اگر کوئی
ساتھ چلا جاوے تو دعوت کرنے والے سے اسکی اطلاع کرے چاہے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے ق جَابِرٌ اِنَّ هٰذَا ۴۰۶

اخترط علی سیفی وانا نائم فاستیقظت وھو فی یدہٖ صلتاً فقال من یمنعک منی قلت اللہ ثلثاً بخاری
اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجھپر میری تلوار کھینچی سوتے میں جاگ پڑا اور اسکے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی تو
وہ کہنے لگا کہ تجھکو اب کون بچاویگا میرے ہاتھ سے میں نے تین بار کہا اللہ بچاویگا ف عرب میں بخدا ایک بلا ہے حضرت دونوں
جہاد کو گئے تھے جب اُدھر سے پھرے تو ایک جنگل میں جسکے علحدہ علحدہ درخت تھے اُترے حضرت ایک درخت کے نیچے تلوار اسمیں
لٹکا کر سو گئے حضرت کے اصحاب اور درختوں کے نیچے جا کر سو رہے اتنے میں ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کھینچکر حضرت سے کہنے لگا کہ
اب تجھکو کون بچاویگا حضرت نے فرمایا کہ خدا مجھکو بچاویگا سو خوف کے مارے اسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اُٹھالی اور اس سے
۴۷ کہا کہ بھلا تجھکو اب کون بچاویگا اسنے عاجزی اور منت کی حضرت نے معاف کر دیا پھر اصحاب کو بلا کر یہ حدیث فرمائی عن معٰویۃ بن
ابی سفیان ان ھذا الامر فی قریش لا یعادیھم احد الا کبہ اللہ علی وجھہ ما اقاموا الدین بخاری میں معٰویہ بن ابی سفیان
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز یعنی خلافت اور سرداری قریش کی قوم میں رہیگی جبتک یہ لوگ دین کو قائم رکھینگے جو انسے
دشمنی کریگا خدا اسکو منھ کے بھل دھکیل دیگا ف یعنی سرداری قریش کا حق ہے دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہیں
سو حضرت کا فرمانا سچ ہوا کہ جبتک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی اُنپر غالب نہوا ہجری چھ سو برس تک سلطنت خلفاے عباسیہ
۴۸ کی قائم رہی جب وے دین میں سست ہوئے تو ہلاکو خان کے ہاتھ سے برباد گئے عن عمرؓ ان ھذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف
فاقرؤا ما تیسر منہ بخاری اور مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اُتارا گیا عرب کی سات بولیوں
میں سو اُنمیں سے پڑھو جو تمکو سہج معلوم ہو ف عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ میں نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان دوسری
طرح پڑھتے سنا اور مجھکو اور طرح سے یاد تھا سو میں اُسکو حضرت کے پاس لایا کہ مجھکو آپ نے جسطرح سورہ فرقان سکھایا ہے
اُسکے خلاف ہشام پڑھتا ہے حضرت نے کہا اے ہشام پڑھ اُسنے پڑھا جسطرح اُسکو معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسی طرح قرآن
اُترا ہے پھر مجھے فرمایا کہ تو پڑھ مجھکو جسطرح معلوم تھا میں نے پڑھا حضرت نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن اُترا ہے بعد اسکے یہ حدیث فرمائی
عرب کی سات بولیاں عمدہ جن میں قرآن اُترا ہے وہ یہ ہیں پہلی قریش کی بولی دوسری ہذیل کی بولی تیسری ہوازن کی بولی چوتھی
یمن کی بولی پانچویں طے کی بولی چھٹی ثقیف کی بولی ساتویں بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں
۴۹ کہ سات قراتیں مراد ہیں بعضی کچھ اور کہتے ہیں لیکن بیشک بات یہی ہے کہ سات بولیاں مراد ہیں وعن عائشۃ ان ھذا شئ کتبہ
اللہ علی بنات ادم فاقضی ما یقضی الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تغتسلی قالہ لھا حین حاضت
بسرف عام حجۃ الوداع بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حیض ہونا وہ چیز ہے کہ خدا نے
آدم کی بیٹیوں پر ٹھہرا دیا ہے یعنی اسمیں کچھ اختیار نہیں پیدایشی بات ہے سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہیں مگر اتنا ہے کہ بغیر غسل کے
خانہ کعبہ کا طواف نکیجیو یعنی اُسکے گرد نہ گھومیو یہ بات حضرت نے حضرت عائشہ سے فرمائی جب انکو حیض آیا سرف کی منزل میں
حجۃ الوداع کے سال ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ حج کو چلے جو سرف کی منزل میں پہونچے تو مجھکو
حیض ہوا تو میں رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس حالت میں حج کیونکر ہوگا حضرت نے مجھسے پوچھا کہ کیوں روتی ہو
میں نے یہ حال کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حیض کی حالت میں حج کے سب کام درست ہیں سواے طواف کے سو اُسکو بعد

عمل کرلیا ق ابوموسیٰ ان ھذا قد ردّ البشریٰ فاقبلا انتما قالہ لابی موسیٰ وبلال حین قال الاعرابی ۴۱۰
اکثرت علیّ من ابشر بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو نلیا تم دونوں
بشارت کو قبول کرو یہ بات حضرتؐ نے ابوموسیٰ اور بلالؓ سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرتؐ سے کہا کہ مجھ سے بہت کہتے ہو کہ ابشر یعنی
بشارت لے ف ابوموسیٰؓ سے روایت ہی کہ ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا سو پورا کرو حضرتؐ نے فرمایا
کہ تو بہشت کی بشارت لے اسنے کہا کہ بشارت بہت دیا کرتے ہو کچھ مال دو تب حضرتؐ نے یہ حدیث ابوموسیٰ اور بلالؓ سے فرمائی دونوں
نے کہا کہ یا حضرت ہمنے بشارت قبول کی پھر حضرتؐ نے ایک پانی کا پیالہ منگوایا اور ہاتھ منہ اسمین دھویا کلی اسمین ڈالی پھر ان دونوں سے
فرمایا پی جاؤ سو وے پی گئے حضرت ام سلمہؓ نے پردے کے اندر سے کہا کہ اسمین سے کچھ تبرک اپنی ماں کو بھی دو جو باقی رہا تھا سو انکو دیا
م زید بن ثابت ان ھذہ الامۃ تبتلی فی قبورھا فلولا ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر الذی ۴۱۱
اسمع منہ قالہ لما مرّ بقبور المشرکین مسلم میں زید بن ثابتؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ جب مشرکون کی قبرون پر گذرے تو
فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبرون کے اندر بلا مین گرفتار ہین اگر مجھکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مردون کا دفن کرنا کبھی چھوڑ دو تو مین خدا
سے دعا کرتے تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا جیسا مین سنتا ہون ف حضرتؐ مدینے کے ایک باغ مین خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبرون کے پاس
عذاب قبر دیکھکر خچر بھڑکا حضرتؐ نے فرمایا یہ کسکی قبرین ہین ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافرون کی قبرین ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ۴۱۲
م ابو بصرۃ الغفاری ان ھذہ الصلوٰۃ عرضت علی من کان قبلکم فضیعوھا فمن حافظ علیھا کان اجرہ مرتین ولا
صلوٰۃ بعدھا حتیٰ یطلع الشاھد یعنی صلوٰۃ العصر مسلم میں ابو بصرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر یہ عصر کی نماز
ان پر بھی فرض ہوچکی ہی جو لوگ تمسے آگے ہوچکے ہین سو انھون نے ضائع کیا یعنی دنیا کے کاروبار مین پڑ کر اسکو نہ پڑھا سو جو اسکی محافظت
کریگا اور اسکو تاکے رہیگا اسکو اور نمازون سے اسکا دوہرا ثواب ملیگا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہین جب تک کہ تارا
نہ نکلے م معٰویۃ بن الحکم السلمی ان ھذہ الصلوٰۃ لا یصلح فیھا شیءٌ من کلام الناس انما ھی التسبیح والتکبیر و ۴۱۳
قراءۃ القرآن مسلم میں معویہ بن حکمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر یہ نماز ہی اسمین مناسب نہین کچھ آدمیون کی بات کرنا نماز
تو صرف تسبیح اور تکبیر اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہی ف مصابیح مین معویہ بن حکمؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے
اتنے مین ایک آدمی نے چھینکا مین نے کہا یرحمک اللہ لوگون نے مجھے گھورا مین نے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہی جو مجھکو دیکھتے ہو تو وے لوگ اپنی رانین
کوٹنے لگے تب مین سمجھا کہ مجھکو چپکاتے ہین تو مین چپ رہا پھر جب حضرت نماز پڑھ چکے تو حضرتؐ جیسا مین نے ایسا نرمی سے بتانے والا
نہین دیکھا قسم خدا کی نہ مجھکو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا نرمی سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا بات کرنا نماز مین درست
نہین ہی م ابوھریرۃ ان ھذہ القبور مملوۃ ظلمۃ علی اھلھا وان اللہ ینورھا لھم بصلوٰتی علیھم مسلم میں ابوہریرہؓ سے ۴۱۴
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر یہ قبرین اندھیرے سے بھری ہین مردون کے حق مین اور البتہ خدا انکو روشن کردیتا ہی میری دعا سے ف
ایک آدمی رات کو مرگیا اصحاب نے اسکی حضرت کو خبر نکی صبح کو جب آپ نے اسکی قبر کو دیکھا تو پوچھا یہ کسکی قبر ہی لوگون نے حال کہا کہ فلانے
آدمی کی ہی حضرت نے فرمایا ہمکو کیون نہ خبر کی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی نماز کے واسطے بلانا
لوگونکو مستحب ہی ف انس ان ھذہ المساجد لا تصلح لشیءٍ من ھذا البول والقذر انما ھی لذکر اللہ والصلوٰۃ ۴۱۵

وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ مسجدین [illegible] لیں نہین کہ اُنمین کچھ پیشاب
اور ناپاکی ہو مسجدین تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن پڑہنے کے واسطے مین ف ایک گنوار مسجد مین آیا نماز کے بعد مسجد کے
کونے مین پیشاب کرنے لگا اصحابنے اسکو للکارا حضرت نے اصحاب کو منع کیا یعنی نادانی سے اُسنے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی
کرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہو سختی کے واسطے نہین پھر پانی سے اس مکان کو دھلا ڈالا پھر اس گنوار کو بلا کر یہ حدیث فرمائی
سبحان اللہ حضرت کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور مسجد مین سوا عبادت
٤١٦ کے اور کچھ مناسب نہین اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نجانتا ہو اُسپر غصہ نچاہیے ق اَبُوْ مُوْسٰى اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاِذَا
نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ آگ تو تمہاری دشمن ہی یعنی جلا دیتی
تو تم جب سو رہنے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اسکو بجھا دیا کرو ف ایک بار مدینے مین ایک گھر مع گھر والون جل گیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھا دینا سنت ہی لیکن اگر چراغ قندیل
٤١٧ مین ہو اور آگ نکلنے کا اُس سے خوف نہو تو بجھانا کچھ ضرور نہین ع عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ هٰذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا
قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ رَاٰى عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ
اَحْرِقْهُمَا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافرون کا ہی سو تو اسکو نہ پہن یہ حضرت
نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا جب اُنپر دو کپڑے کسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے عبد اللہ سے
کہا کہ کیا تیری ماں نے تجکو کسم کا رنگا کپڑا اپنا بتلایا ہی عبد اللہ کہتے ہین کہ مین نے کہا کہ مین انکو دھو ڈالون حضرت نے فرمایا
بلکہ انکو جلا دے ف جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تہا تا اُسکی بُرائی خوب دل مین ثابت ہو جاوے جلا دینا کچھ ضرور نہین
چنانچہ دوسری روایت مین آیا ہی کہ تو نے اسکو کیون جلا دیا اپنی عورتون کو دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم کا رنگا کپڑا
٤١٨ مرد کو حرام ہی عورت کو درست **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر انی کا لفظ ہی ع اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اٰخِرُ
الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین سب پیغمبرون سے پچھلا
پیغمبر ہون اور مقرر میری مسجد سب پیغمبرون کی مسجد سے پچھلی مسجد ہی ف یعنی مین سب پیغمبرون کے بعد آیا ہون میرے
٤١٩ بعد کسی اور پیغمبر کا دین جاری ہوگا تو میرا دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک بنی رہیگی ع جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّيْ
اَبْرَأُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین انکار کرتا ہون خدا کے روبرو کہ تم لوگون مین سے کوئی میرا جانی پیار انہین سواسطے کہ خدا نے
مجکو اپنا دوست بنا لیا ہی جیسا ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تہا ف خلیل اُس دوست کو کہتے ہین جسکی محبت بالکل دل کے
اندر جم گئی ہو سو اسطرح کی محبت پیغمبر کے دل مین سوائے خدا کے کسی کی نتہی لیکن امت پر شفقت اور رحمت سو بحد حساب
تہی بعضی روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت کی وفات کے پانچ دن باقی رہے تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو سب جانتا ہون
٤٢٠ آپ بھی مجکو کچھ جانتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ع سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ
اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا مسلم مین سعد بن وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مدینے کے دونون

تحفة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

طرف پتھریلی زمین کے ... والے درخت کا کاٹنا اور اُسمین شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہون یعنی جیسے مکے مین درخت کاٹنا
اور شکار کرنا درست نہین ویسے ہی مدینے مین بھی درست نہین بعضے عالمون کا یہی مذہب ہو امام اعظم کے نزدیک مراد
۴۲۱ اِس حدیث سے مدینے کی تعظیم ہو وہان کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکے کی طرح حرام نہین اُنکے مذہب کی اور دلیلین ہین ع اَنَس
اِنّی اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوهَا مَعِی یَعْنِیْ اُمَّ سُلَیْمٍ اُمَّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین
مقرر ام سلیم پر رحم کرتا ہون اُسکا بھائی میرے ساتھ مارا گیا ہو ام سلیم انس بن مالک کی مان کا نام تھا ف حضرت مدینے مین سوائے
ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نجاتے تھے کسی نے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ام سلیم کے بھائی کا نام حرام
۴۲۲ بن ملحان تھا ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنِّی اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاُوَلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ
ثُمَّ اُتِیْتُ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ یَّعْتَكِفَ فَلْیَعْتَكِفْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین رمضان کی پہلی دس راتون مین اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس رات کو یعنی شب قدر کو
پھر مین درمیان کی دس راتین اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجکو کہ شب قدر پچھلی دس راتون مین ہو سو تم لوگون مین جو اعتکاف
۴۲۳ بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے ف شب قدر کا بیان پہلے باب مین ہو چکا ق عَائِشَةُ اِنِّی ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَیْكِ
اَنْ لَا تَسْتَعْجِلِیْ حَتّٰی تَسْتَاْمِرِیْ اَبَوَیْكِ قَالَهُ لَهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین
تجسے ایک بات کہتا ہون سو تجکو اُسکے جواب مین جلدی مناسب نہین بدون اپنے مان باپ کی صلاح لیے یہ حدیث حضرت عائشہ رض
سے فرمائی ف حضرت کی بیبیون نے کھانا کپڑا معمول سے ایک بار زیادہ مانگا حضرت کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت اُتری
کہ بیبیان یا دنیا اختیار کرین یا دین کو تب حضرت نے پہلے یہ بات حضرت عائشہ رض سے کہی حضرت عائشہ رض نے کہا کہ یا رسول اللہ
اسمین مان باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہو مین نے دنیا کو چھوڑا اللہ رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے نہایت خوش ہوئے
۴۲۴ پھر اور بیبیون نے بھی اسی طرح کہا ع عَائِشَةُ اِنِّی عَلَی الْحَوْضِ اَنْظُرُ مَنْ یَّرِدُ عَلَیَّ مِنْكُمْ وَاللّٰهِ لَیُقْتَطَعَنَّ دُوْنِیْ
رِجَالٌ فَلَاَقُوْلَنَّ اَیْ رَبِّ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا عَمِلُوْا بَعْدَكَ مَا زَالُوْا یَرْجِعُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ
مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اپنے حوض کوثر پر دیکھونگا یا دیکھتا ہون اُنکو جو تم لوگون سے
میرے پاس آوینگے قسم خدا کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو مین کہونگا ای رب یہ لوگ میرے ہین میری امت سے ہین سو خدا
فرماویگا تو نہین جانتا ہو کہ اُنھون نے تیرے بعد کیا چیز نئی نکالی ہو سدا پھرتے رہے ایڑیون کے بل یعنی دین سے پھر گئے ف اس
حدیث سے وہی لوگ مراد ہین جو چند گروہ عرب کے حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو ابی بکر صدیق نے قتل کیا یا وہی لوگ مراد
۴۲۵ ہین جنھون نے دین مین نئی باتین نکالین اور بدعتین عالم مین پھیلائین ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنِّیْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْكُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ
لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِی الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَیْكُمْ اَنْ
تُشْرِكُوْا بَعْدِیْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَیْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ مین تمھارے واسطے ہراول اور پیشوا ہون یعنی مجکو سفر آخرت کا قریب ہو تمھاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہون اور
تمھارا گواہ ہون قیامت مین اور مین خدا کی قسم البتہ اپنے حوض کوثر کو آپ دیکھ رہا ہون اور مجکو زمین کے خزانون کی کنجیان دی گئین

اور ایک روایت یوں ہی کہ زمین کی کنجیاں یعنی میری امت کا سب ملکوں میں عمل ہوگا اور میں واللہ اس سے نہیں ڈرتا کہ تم شرک ہو جاؤ گے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لالچ میں کہیں پڑو اور آپس میں حسد کرنے لگو **ف** وفات کے قریب حضرت نے

۴۲۶ یہ حدیث منبر پر فرمائی **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنِّیْ قَدْ خُیِّرْتُ فَاخْتَرْتُ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اِنْ زِدْتُ عَلَی السَّبْعِیْنَ یُغْفَرْ لَهٗ زِدْتُ عَلَیْهَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو منافقوں کی مغفرت مانگنے کا اختیار دیا گیا تھا سو میں نے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجھکو معلوم ہوتا کہ اگر میں ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو اسکی مغفرت ہو تو میں ستر بار سے زیادہ مانگتا **ف** عبد اللہ بن اُبَیّ مدینے میں ایک منافق تھا حضرت کو بہت رنج دیتا تھا جب وہ مر گیا اُسکے بیٹے نے حضرت کا کرتہ اُسکے کفن کے واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اُسنے جنازے کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے واسطے اُٹھے تب عمر فاروقؓ نے حضرت کا دامن پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے ہیں حال آنکہ خدا قرآن میں فرماتا ہی اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنی منافقوں کی تو بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگیگا خدا اُنکو کبھی نہ بخشیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا نے مجھکو اس میں مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے میں اختیار دیا ہی صاف منع نہیں کیا آیت میں تو خدا نے یہی فرمایا ہی کہ ستر بار مغفرت مانگنے سے مغفرت نہو گی میں ستر بار سے زیادہ مانگونگا اگر اُسکی مغفرت جانوں پھر حضرت نے اُس منافق پر نماز پڑھی تو یہ آیت اتری وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا یعنی نماز مت پڑھ کبھی اُس پر جو کافر مرا معلوم ہوا کہ کافر کے حق میں کسیکی

۴۲۷ بھی دعا کچھ فائدہ نہیں کرتی ہی اَبُوْ ذَرٍّ اِنِّیْ قَدْ وُجِّهَتْ لِیْ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا اُرَاهَا اِلَّا یَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّیْ قَوْمَكَ عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّنْفَعَهُمْ بِكَ وَیَاْجُرَكَ فِیْهِمْ قَالَهٗ لَهٗ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ اِلٰی اَهْلِهٖ مسلم میں ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرے خواب میں کھجوروں والی زمین نمودار ہوئی ہی یعنی اُسی زمین میں ہم جا کر رہینگے سو اسے مدینے کے دیسی کوئی اور زمین میرے گمان میں نہیں آتی سو تو کیا میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہونچاویگا کہ وہ ایمان لاویں شاید خدا اُنکو تیرے سبب سے فائدہ دیوے اور تجھکو اُنمیں ثواب دے یہ حدیث حضرت نے ابو ذرؓ سے فرمائی جب وے اپنے گھر کو چلے تھے **ف** ابو ذر کی قوم کا نام غفار ہی اُنکا ملک مکے مدینے کے درمیان ہی جب ابو ذرؓ نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سُنی تب حضرت پاس مکے میں آئے اور ایمان لائے جب گھر جانے کا ارادہ

۴۲۸ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہی کہ اپنی برادری کو خدا کا حکم سنا دے **ق** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنِّیْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّاِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا قَالَ الصَّغَانِیُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ اَحَدُ الرَّجُلَیْنِ هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْاٰخَرُ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں نے تمکو حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوا خدا کے کسی کو نہ چاہیے سو تم اگر اُن دونوں کو پاؤ تو قتل کرنا کہا صغانی اس کتاب کے بنانے والے نے کہ اُن دونوں آدمیوں میں سے ایک تو ہبّار بن اسود بن عبد المطلب تھا اور دوسرا نافع بن عبد القیس تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا

۴۲۹ گناہ ہی لیکن بیماری میں داغنا جب کہ کوئی اور علاج نہو سکے تو ناچاری سے درست ہی **ق** جابرؓ اِنِّیْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰی حَقٍّ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں گواہ نہیں ہوتا مگر حق پر **ف** ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ گواہ رہیے کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام دیا حضرت نے فرمایا کیا تیرا اُسکے سوا کوئی اور بیٹا بھی ہی اُسنے کہا کہ ہاں ہی حضرت نے فرمایا تو نے اُنکو بھی کوئی

بیان [illegible] حضرت

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

غلام دیا ہی اُسنے کہا ہاں حضرتؐ نے فرمایا جا مین ناحق پر گواہ نہین ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے
۴۴۲ ق عمر بن ابی سلمۃ و عائشۃ اِنّی لاَتقاکم للّٰہ واخشاکم لہ ویروی واعلمکم بحدودہ بخاری اور مسلم مین عمر و بن
ابی سلمۃ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر مین تمسے زیادہ پرہیزگار ہون خدا کا اور بڑا ڈرنے والا اس سے اور ایک روایت
مین ہی اور خدا کے حکمون کو تمسے زیادہ جانتا ہون ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ مجکو غسل
کی حاجت ہوتی ہی اور نماز کا وقت آجاتا ہی اور اسی طرح روزے کا حال ہی حضرت نے فرمایا کہ مجکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہی اُسنے کہا کہ
مین اور آپ برابر نہین یا رسول اللہ خدا نے آپکے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کردیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جیسے خدا نے
میری بخشش کی ہی لیکن مین تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہون عبادت مین مجسے زیادتی کا ارادہ نکرو شعر تورع وتقی کو نش و صدق و
۴۳۱ صفا + ولیکن میفزای بر مصطفےٰ + اور اعلمکم بحدودہ کی روایت مسلم مین نہین امام مالک کے موطا مین ہی ق انس اِنّی لاَدخل فی
الصلوٰۃ وانا ارید اطالتہا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلوتی مما اعلم من شدۃ وجد امہ من بکائہ بخاری
اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نماز مین داخل ہوتا ہون اور چاہتا ہون کہ لمبی نماز پڑھون پھر سنتا ہون
لڑکے کا رونا تو اپنی نماز مین تخفیف کردیتا ہون اس سبب سے کہ مین جانتا ہون اُسکی ماں کے شدت رنج اور قلق کو اسکے رونے کے سبب سے
ف حضرت کے وقت مین عورتین بھی جماعت کی نماز مین حاضر ہوتی تھین اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہی اُنکا رونا
اُنپر نہایت شاق ہی تو اسواسطے حضرت نماز کو ہلکا کردیتے تھے کہ مبادا عورتین طول نماز سے اپنے لڑکون کا رونا سنکر بیقرار ہو کے
کہین نماز نہ توڑ دیوین یا جماعت کا آنا چھوڑین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہی بڈھے اور لڑکے اور
۴۳۲ بیمارون کا ضرور خیال رکھے اتنی لمبی نماز نہ پڑھے کہ اُنکو تکلیف ہو م ابن مسعود اِنّی لاَعرف اسماءھم واسماء اٰباءھم والوان خیولھم
ھم خیر فوارس علی ظھر الارض یومئذ او من خیر فوارس علی ظھر الارض یومئذ یعنی عشرۃ فوارس یبعثون
طلیعۃ بعد فتح قسطنطینیۃ حین یقال ان الدجال قد خلفھم فی ذراریھم مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر مین پہچانتا ہون اُنکے نام اور اُنکے باپون کے نام اور اُنکے گھوڑون کے رنگ کو جانتا ہون وی زمین بہتر
سوار ہونگے اُس دن یا زمین پر اُسدن وی بہترین سوارون سے ہین مراد ان سوارون سے وی سوار ہین جو طلایہ کے واسطے
بھیجے جاوینگے قسطنطنیہ کے فتح ہونے کے بعد جب اُنکو خبر ہوگی کہ دجال اُنکے پیچھے لڑکے بالون پر آپڑا ف مصابیح وغیرہ مین
روایت ہی کہ ایک بار کوفے مین سرخ آندھی آئی کسی نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ قیامت آئی عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ قیامت
اُسوقت آویگی کہ جب لوگون مین بہت مال بٹے گا اور اُنکو کچھ خوشی ہوگی اُسکا قصہ یہ ہی کہ کافرون کا لشکر یعنی فرنگیون کا شام کے
ملک مین جمع ہوگا اور مسلمانون کا بھی لشکر وہان جمع ہوگا یعنی قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب ہوگا اسی طرح تین
دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے چوتھے دن مسلمان بہت تھوڑے ہونگے موت پر کمر باندھکر خوب لڑینگے خدا اُنکو فتح نصیب کریگا
مال بہت ہاتھ لگے گا ایک جدی برادرون سے سو آدمیون مین ایک باقی رہیگا مال ملنے کی کچھ خوشی نہوگی قسطنطنیہ بڑا شہر روم
کی تختگاہ جب وہ فتح ہوچکیگا تو دجال کے آنے کی خبر پہونچیگی تو دس سوار اُسکی خبر لانے کے واسطے مقرر ہونگے اُنکی حضرتؐ نے اس
۴۳۳ حدیث مین تعریف فرمائی اور فرمایا کہ مین اُنکو خوب پہچانتا ہون ق ابو موسیٰ اِنّی لاَعرف اصوات رفقۃ الاشعریین

بِالْقُرْاٰنِ حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ وَاِنْ کُنْتُ لَمْ اَرَ
مَنَازِلَهُمْ حِیْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَکِیْمٌ اِذَا لَقِیَ الْخَیْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِیْ
یَاْمُرُوْنَکُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین البتہ آواز پہچان جاتا ہون
اشعری لوگون کے قرآن پڑھنے کی جب وہ رات کو مدینے مین داخل ہوتے ہین اور مین اُنکے مکان پہچانتا ہون رات کو اُنکی قرآن کی
آواز سے اگرچہ دن کو مینے اُترتے وقت اُنکے مکان نہین دیکھے اور اُسی قوم سے ایک شخص حکیم ہی کہ جب کافرون کے سوارون
سے یا دشمنون سے ملتا ہی تو اُن سے کہتا ہی کہ ہمارے لوگ تمسے کہتے ہین کہ ذری ہمکو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم
بھی تیار ہین لڑنے کو آتے ہین **ف** اشعری یمن کی ایک قوم ہی جسکے ابوموسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہین وہ قوم خوش آواز
تھی قرآن خوب پڑھتی تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد مین قرآن پکار کے پڑھنا درست ہی بشرطیکہ ریا نہو اور کسی کو تکلیف
بھی نہو قول حکیم کے دو مطلب ایک تو یہ کہ ہماری قوم بہادر ہی لڑنے کو تیار تم جلدی نکرو دوسرا مطلب یہ کہ حکمت سے آپ کو بچا لیتا ہی
یعنی ہمارے پیچھے آتی ہی تمسے لڑیگی تم تھوڑا انتظار کرو غرض یہ کہ وہ قوم سے ڈر کے اُسکو نہ مارین **ق** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ ۳۴۳
حَجَرًا بِمَکَّةَ کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر
مکے مین اُس پتھر کو پہچانتا ہون جو پیغمبر ہونے سے پہلے مجکو سلام کرتا تھا اور بیشک اب بھی اُسکو مین پہچانتا ہون **ف** علی مرتضیٰ سے
روایت ہی کہ مین حضرت کے ساتھ مکے مین کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ مین ملتا تھا وہ حضرت کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا
ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَیْرُهٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْهُ خَشْیَةَ اَنْ یُکَبَّ فِی النَّارِ عَلٰی وَجْهِهٖ بخاری ۳۴۴
اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین بعضے آدمی کو دیتا ہون اور میرے نزدیک اُسکے سوا
اور شخص بہت پیارا ہوتا ہی اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین وہ دوزخ مین اوندھا نہ ڈالا جاوے **ف** یعنی اگر اُسکو مین ندون تو وہ کافر
ہو جاوے تو دوزخی ہو مراد اس سے وہ لوگ ہین جو نو مسلم تھے اور ایمان اُنکے دلون مین خوب نہین جا تھا **ق** سُلَیْمَانُ بْنُ صُرَدٍ اِنِّیْ ۳۴۵
لَاَعْلَمُ کَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا یَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ لَذَهَبَ عَنْهُ مَا یَجِدُ بخاری
اور مسلم مین سلیمان بن صردؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین وہ بات جانتا ہون کہ اگر اُسکو وہ کہے تو اُسکا غصہ جاتا رہے اگر
کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے تو اُسکا غصہ جاتا رہے **ف** دو شخص آپسمین
لڑتے تھے انمین سے ایک کا چہرہ غصے کے سبب سے سرخ ہوا اور رگین گردن کی پھول گئین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ ناحق غصہ شیطان سے ہی پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ ۳۴۶
الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ رَجُلٌ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَیَاْتِیْهَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهَا مَلْاٰیٰ
فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰیٰ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَیَاْتِیْهَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهَا مَلْاٰیٰ
فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰیٰ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَکَ مِثْلَ الدُّنْیَا وَعَشَرَةَ
اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَکَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِیْ اَوْ تَضْحَکُ بِیْ وَاَنْتَ الْمَلِکُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ
فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَکَانَ یُقَالُ ذٰلِکَ اَدْنٰی

اَهلِ الجَنَّةِ مَنزِلَةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہون کہ دوزخ والون
سے جو سب پیچھے دوزخ سے نکلیگا اور بہشتیون مین جو سب کے بعد بہشت مین جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلیگا گھٹنون کے
بھل گھسلتا یعنی جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہی سو خدا اس سے کہیگا جا بہشت مین داخل ہو تو وہ بہشت مین آویگا اسکے خیال مین ایسا
آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہی یعنی کہین اسمین جگہ نہین سو پھر آویگا پھر کہیگا یا رب مین نے تو اسکو بھرا پایا تو خدا فرماویگا اس سے کہ جا
بہشت مین داخل ہو پھر وہ بہشت مین آویگا تو اسکے خیال مین بھری معلوم ہوگی تو پلٹ آویگا پھر کہیگا ای میرے رب مین نے اسکو بھرا پایا سو
خدا اس سے فرماویگا جا بہشت مین سو البتہ تیرے لیے تو دنیا برابر جگہ ہی اور دس گنی دنیا کی یا یون فرمایا کہ مقرر تیرے لیے دنیا کی دس گنی
جگہ موجود ہی سو وہ کہیگا ای رب کیا تو مجھسے ٹھٹھی کرتا ہی یا تو مجھسے ہنستا ہی بادشاہ ہوکر کہا عبد اللہ بن مسعودؓ اس حدیث کے راوی نے کہا کہ البتہ مین نے
دیکھا حضرت کو کہ یہ حدیث فرماکر ہنسنے لگے یہانتک کہ اندر کے دانت حضرتؐ کے کھل گئے سو حضرت کی زمانے مین یہ حال تھا کہ لوگ کہتے تھے
کہ یہ شخص سب مین ادنی بہشتی ہی یعنی جب ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ اس جہان کا دس گنا اسکا مکان ہوگا تو عمدہ مرتبے والون کے مکان
خدا جانے کہ کتنے بڑے اور کیسے ہونگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہون کے سبب دوزخ مین پڑیگا لیکن
آخر کو اسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بعید و بیحساب ہی آدمی کے خیال مین نہین آسکتی ق ۴۳۸
عَائِشَةُ اِنّی لَاَعلَمُ اِذَا کُنتِ عَنِّی رَاضِيَةً وَاِذَا کُنتِ عَلَیَّ غَضبٰی قَالَت فَقُلتُ وَمِن اَینَ تَعرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ
اَمَّا اِذَا کُنتِ عَنِّی رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُولِینَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا کُنتِ غَضبٰی قُلتِ لَا وَرَبِّ اِبرَاهِیمَ قُلتُ
اَجَل وَاللّٰهِ مَا اَهجُرُ اِلَّا اسمَكَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مین البتہ جانتا ہون جب تو مجھسے
راضی ہوتی ہی اور جب تو مجھسے ناخوش ہوتی ہی کہا حضرت عائشہؓ نے کہ مین نے کہا کہ بھلا کسطرح آپ اسکو پہچانتے ہین تو حضرت نے
فرمایا کہ جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی تو بات چیت مین یون قسم کھاتی ہی کہ مین قسم کھاتی ہون محمدؐ کے رب کی اور جب تو ناخوش ہوتی ہی
تو کہتی ہی کہ قسم کھاتی ہون ابراہیم کے رب کی مین نے کہا کہ ہان سچ ہی مین ناخوشی مین آپکا نام لینا زبان سے چھوڑ دیتی ہون پر
دل سے نہین چھوڑتی ف مراد دنیاوی ناخوشی ہی گھر بار کے معاملات مین معاذ اللہ دینی ناخوشی نہین جو ایمان مین خلل ڈالے
سو لوگون کے سبب کبھی رنج آتا تھا سوتون کی غیرت یعنی جھل اور جلن عورتون مین پیدایشی بات ہی شرع مین اسپر پکڑ نہین سوا ے
اسکے میان بی بی کے راز نیاز مین کسی کو کیا دخل ہی خصوصًا وہ بی بی جو میان کی بہت پیاری ہو ع عَائِشَةَ اِنّی لَاَفعَلُ ذٰلِكَ ۴۳۹
اَنَا وَهٰذِهٖ ثُمَّ نَغتَسِلُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین اور یہ یعنی عائشہؓ ایسا کرتا ہون پھر
ہم نہاتے ہین ف کسی نے حضرتؐ سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کرین اور انزال نہو تو غسل واجب ہی یا نہین تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی غسل واجب ہی صحبت سے انزال ہو یا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلے کے بیان مین حیا نکرے شعر در طلب
کردن حقیقت کار + از خدا شرم دار و شرم مدار + وَاَبُو هُرَيرَةَ اِنّی لَاَنقَلِبُ اِلٰی اَهلِی فَاَجِدُ التَّمرَةَ سَاقِطَةً عَلٰی ۴۴۰
فِرَاشِی اَو فِی بَیتِی فَاَرفَعُهَا لِاٰکُلَهَا ثُمَّ اَخشٰی اَن تَکُونَ صَدَقَةً فَاُلقِیهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین اپنے گھر والون پاس پلٹ جاتا ہون تو کھجور کو اپنے بچھونے پا اپنے گھر مین پڑے پاتا ہون
سو اسکو اٹھا لیتا ہون کہ کھاؤن پھر ڈرتا ہون کہ کہین زکوٰۃ کی نہو تو اسکو پھینک دیتا ہون ف زکوٰۃ کا مال حضرتؐ پر

بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا ہرچند یقینی ثابت نہ تھا کہ وہ کھجور زکوٰۃ کی ہی لیکن احتیاط سے حضرتؐ اسکو نہ کھاتے تھے معلوم ہوا کہ تقوی اور
۴۴۱ پرہیزگاری شبہہ والی چیز چھوڑ دینے کا نام ہی خ اَبُو هُرَيْرَةَ اِنِّی لَاَوَّلُ مَنْ يَّرْفَعُ رَاْسَهٗ بَعْدَ النَّفْخَةِ فَاِذَا مُوْسٰی
مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین قبر سے پہلے سر اُٹھاؤنگا دوسری بار صور پھونکنے کے بعد پھر
یکایک دیکھونگا کہ موسیٰؑ عرش کو لپٹے ہین ف قیامت مین صور دو بار پھونکا جاویگا پہلی بار مین سب لوگ مرجاوینگے دوسری بار
مین سب زندہ ہونگے تو پہلے حضرتؐ ہوش مین آوینگے اور حضرت موسیٰؑ کو عرش مین لپٹا پاوینگے بخاری مین پورا قصہ یون ہی
کہ ایک یہودی اور مسلمان مین لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب عالم سے بہتر ہین یہودی نے کہا کہ موسیٰ
علیہ السلام سب سے بہتر مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرتؐ پاس اُسکی فریاد آئی حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو موسیٰ سے افضل نہ کہو بعد اسکے
یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند مین سب پیغمبرون سے افضل ہون لیکن ہر بات مین نہین چنانچہ مین قیامت مین پہلے اُٹھونگا اور موسیٰ
۴۴۲ کو ہوشیار پاؤنگا نہین معلوم کہ موسیٰ بیہوش ہوکر مجسے پہلے ہوشیار ہوگئے یا اُنکی طور کی بیہوشی یہان مجرا ہوگئی ق حَفْصَةُ
اِنِّی لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِیْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ مین نے اپنے سر کے بالون کو گوند سے چپکایا ہی اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن مین پٹا ڈالا ہی سو مین احرام کو نہ توڑونگا
جبتک کہ قربانی نکر دونگا ف حجۃ الوداع مین لوگون نے عرض کیا کہ آپنے اور دن سے فرمایا کہ عمرہ کرکے احرام توڑین
حضرتؐ نے احرام کیون نہین توڑا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی قربانی میرے ساتھ ہی اور قربانی والا محرم بدون قربانی
کیے کیونکر حلال ہو اور قربانی کرنا ذیحجہ کی دسوین تاریخ سے پہلے جائز نہین اسواسطے مین احرام کو نہین توڑسکتا احرام مین سر کے
۴۴۳ بالون کو گوند سے اسواسطے حضرتؐ نے چپکایا کہ بال گرد و غبار سے خراب نہون ق ابْنُ عُمَرَ اِنِّی لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّی
اُطْعَمُ وَاُسْقٰی بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر مین تمھاری طرح نہین ہون مجکو دن
مین کھانا پینا ملتا ہی یعنی جسطرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہی مجکو بیدون اُسکے خدا طاقت دیتا ہی یا سچ مچ کھانا
خدا حضرتؐ کو کھلاتا ہو ف حضرتؐ نے اصحاب کو طے کے روزے سے منع کیا یعنی دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور رات کو
بھی نہ کھانا کسی کو درست نہین صحابہ نے پوچھا کہ آپ جو طے کا روزہ رکھتے ہین اُسکا کیا سبب ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
۴۴۴ یعنی مجکو اپنی طرح نہ سمجھو مجکو درست ہی تمکو درست نہین ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنِّی لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ
وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مجکو اسکا حکم نہین ہوا ہی کہ مین لوگون کے
دلون مین سوراخ کرون اور نہ اسکا حکم ہی کہ اُنکے پیٹون کو چیرون یعنی مجکو ظاہر کا حکم ہی دل اور پیٹ کی بات دریافت کرنا
میرا کام نہین ف اسکا قصہ ہو چکا ہی کہ حضرتؐ کچھ مال بانٹتے تھے ذوالخویصرہ خارجی نے کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالد نے
کہا یا حضرتؐ حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون حضرتؐ نے فرمایا شاید کہ یہ نمازی ہی خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے ہین اور
اُنکے دل مین کچھ ہی اور زبان مین کچھ اور ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی
۴۴۵ معلوم ہوا کہ نمازی پر نیاہ ہی اور لوگون کے دلون کا حال دریافت کرنا ضرور نہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّی لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا
بُعِثْتُ رَحْمَةً مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے اسواسطے نہین بھیجا کہ مین لوگون کو لعنت اور بددعا

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

کیا کرون مین تو صرف رحمت کے واسطے بھیجا گیا ہون ف جب کافرون نے بہت تکلیفین دین تب اصحاب نے عرض کیا کہ
یا حضرت ان کے واسطے بد دعا کیجیے کہ یہ غارت ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہے
مسلمانون کے تو دین دنیا دونون حضرت کے سبب سے درست ہوئے اور کافرون کو ہر چند آخرت مین عذاب ہے لیکن دنیا مین ایسا
عذاب نہین کہ تمام مٹ جاوین اگلی امتون پر جو عذاب ہوا تھا تو سب پر ہوا تھا وَ اَنَسٌ اِنِّي لَمْ اَبْعَثْهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا ۴۴۶
وَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے ریشمی کرتہ
تیرے پاس اسواسطے نہین بھیجا کہ تو اسکو پہنے مین نے تو صرف اسواسطے بھیجا تھا کہ تو اسکو بیچ کر اسکی قیمت سے فائدہ پاوے ف حضرت
نے ریشمی کرتہ عمر فاروق کو بھیجا عمر فاروق نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہین مجھکو کیون بھیجا
حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا حرام ہے بیچنا درست ہے لیکن شراب اور سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونون حرام ہے
وَ اَبُوْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيُّ اِنِّيْ مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ قَالَهُ مُنْصَرَفَهُ ۴۴۷
مِنْ تَبُوْكَ بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جنگ تبوک سے پلٹکر کہ مین جلد جانے والا ہون
یعنی مدینے کو سو جو تم لوگون مین چاہے سو میرے ساتھ جلد چلے اور جو چاہے سو ٹھہر جاوے یعنی پیچھے سے آوے خ زَيْدُ بْنُ ۴۴۸
ثَابِتٍ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابِيْ قَالَهُ لَهُ لَمَّا اَمَرَهُ اَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُوْدِ بخاری مین زید بن ثابت سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ مجھکو واللہ اپنے خط لکھانے پڑھانے مین یہودیون پر اعتماد نہین یہ حضرت نے زید بن ثابت سے فرمایا
جب انہین حکم کیا کہ یہودیون کے خط لکھنا پڑھنا سیکھ لین ف مدینے کے گرد قوم یہودی بہت رہتی تھی حضرت سے اور انسے
خط کتابت اکثر رہتی تھی حضرت یہودیون کو بلاکر لکھاتے پڑھاتے تھے سو حضرت کو خوف آیا کہ کہین یہ لوگ عداوت کے سبب
سے خط لکھنے پڑھنے مین تفاوت نکر دین تب زید بن ثابت انصاری سے فرمایا کہ تم انکا خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو انھون نے
پندرہ روز مین سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوا اور لولیون کا لکھنا پڑھنا
سیکھنا درست ہے بشرطیکہ اسمین کچھ دین کا فائدہ ہو فصل اس حدیث مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر انّا ہے ﻫ اَلشَّرِيْدُ ۴۴۹
بْنُ سُوَيْدِنِ الثَّقَفِيُّ اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ قَالَهُ لِرَجُلٍ مَجْذُوْمٍ مِنْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ مسلم مین شرید بن سوید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیری بیعت مانی یعنی تیرا مسلمان ہونا قبول کیا تو اپنے گھر کو پلٹ جا یہ حضرت نے ثقیف کی قوم
کے کوڑھی کو فرمایا ف ثقیف کی قوم مسلمان ہونے کو حضرت پاس آئی انمین ایک کوڑھی تھا حضرت نے اسکو اپنے پاس نہ بلایا
بلکہ کہلا بھیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہے حضرت نے اسواسطے اسکو نہ بلایا کہ کہین اسکو لوگ حقیر نہ جانین تو اسکو رنج
ہو اور یہ جو بعضی لوگ سمجھتے ہین کہ یہ بیماری لگ جاتی ہے اسواسطے حضرت نے نہ بلایا سو غلط بات ہے اسواسطے کہ اور حدیث مین ثابت
ہوا ہے کہ حضرت نے کوڑھی کو اپنے ساتھ کھلایا ہے اور اگر کسی کو نفرت آوے اور وہ اسکی صحبت سے پرہیز کرے تو درست ہے اسکا
حکم بھی اور حدیث مین ثابت ہے وَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ ۴۵۰
مِمَّنْ لَّمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان
بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ تم لوگون مین کسنے اجازت دی ہے اور کسنے نہین دی سو تم پلٹ جاؤ

تاکہ تمہارے چودھری تمہارا حال ہمسے ظاہر کرین ف بعد فتح مکے کے جنگ حنین مین قوم ہوازن کے جو رو لڑکے پکڑ آئے اور
انکا مال قابو مین آیا حضرتؐ نے قیدی اور مال انکا اصحاب مین تقسیم کر دیا بعد اسکے اس قوم نے اسلام قبول کیا اور حضرتؐ سے
کہا کہ ہمارا مال اور قیدی ہمکو پھیر دیجیے حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک بات اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال دونون چیزین تمکو نملین گی
اس قوم نے قیدیون کو مانگا تب حضرتؐ نے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا کہ تمہارے بھائیون نے اسلام قبول کیا ہی مجکو یہ بہتر معلوم ہوا ہی
کہ انکے قیدیون کو تم پھیر دو جو خوشی سے دیتا ہو تو دیوے اور جو اپنا حصہ نہ دیا چاہتا ہو تو اسکو ہم اور کہین سے جو قیدی پاوینگے
تو اسکا بدلا دینگے اصحابؓ نے کہا کہ ہم سب راضی ہین ہمارے حصے آپ خوشی سے انکو دیجیے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے
ہمکو ہر ایک شخص کی خوشی مفصل نہین معلوم جب تک کہ تمہارے واقف اور چودھری اپنے سب لوگون کا حال اظہار نکرینگے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے اگر لوگ مسلمان ہون تو انکے قیدی اور مال پھیرنا واجب نہین حضرتؐ نے انکو احسان
۴۵۱ کی راہ سے دیا عن عَائِشَةَ اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ وَيُرْوٰى لَنْ نَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ ہم مدد نہین چاہتے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ ہم کبھی مشرک بت پرست سے مدد نمانگین گے ف حضرتؐ جب جنگ بدر کو
چلے تو ایک پہلوان آیا اور کہنے لگا کہ مین تمہاری مدد کو آیا ہون حضرتؐ نے پوچھا کہ تو مسلمان ہوا ہی اسنے کہا کہ نہین تب حضرتؐ نے
۴۵۲ یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ امام کافرون کی مدد نچاہے شاید کہ دغا کرین وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّا لَمْ نَجِئْ
لِقِتَالِ اَحَدٍ وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهَكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ شَاءُوْا مَادَدْتُهُمْ
مُدَّةً وَيُخَلُّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَاِنْ اَظْهَرْ فَاِنْ شَاءُوْا اَنْ يَدْخُلُوْا فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا فَقَدْ
جَمُّوْا وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِيْ هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ اَوْ لَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهٗ
بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ہم کسی کے لڑنے کو نہین آئے لیکن
ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہین اور مقرر قریش کو لڑائی نے سست کر ڈالا اور انکو ضرر پہونچایا ہی سو اگر وہ صلح چاہین تو مین انکے
لیے کچھ مدت مقرر کرون اور ہمکو وہ کعبے جانے سے نروکین پھر صلح کی مدت مین اور کافرون پر اگر غالب ہو جاؤن تو اگر قریش
داخل ہوا چاہین جسمین لوگ داخل ہوے ہین یعنی مسلمان ہوا چاہین تو مسلمان ہون اور اگر مسلمان ہونے کا ارادہ نہو تو صلح کی مدت
مین انھون نے آرام ہی پائی اور اگر قریش یہ بھی نہ مانینگے تو قسم ہی اس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ لڑونگا
انسے اپنے اس کام پر یعنی دین پر یہانتک کہ میری گردن جدا ہو یا خدا اپنے دین کو غلبہ دیوے ف چھٹے سال ہجری کے حضرتؐ
مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو جب مکے کے پاس اس منزل کو پہونچے جسکا حدیبیہ نام ہی کفار مکہ نے بدیل بن ورقا کو بھیجا پیغام
یہ کہ ہم تمکو مکے مین نجانے دینگے تمسے لڑینگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر دس برس کی صلح ہوئی حضرتؐ بدون عمرہ کیے
۴۵۳ پھر آئے دوسرے سال عمرے کی قضا کو تشریف لے گئے ق الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ قَالَهٗ
بخاری اور مسلم مین صعب بن جثامہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجسے فرمایا کہ ہمنے گورخر تجکو نہین پھیر دیا مگر اسواسطے کہ ہم احرام
باندھے ہوئے ہین ف حضرتؐ حج یا عمرے کو احرام باندھے جاتے تھے صعب بن جثامہ نے گورخر کا شکار کیا اور اسکو زندہ
حضرتؐ کے پاس لائے حضرتؐ نے اسکو نہ قبول کیا اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ احرام والے کو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

درست نہین ہاں شکار کا گوشت کھانا احرام والے کو درست ہی بشرطیکہ شکار کو اشارے سے بتلایا نہو **فصل** اس فصل مین ہے قدرنا
نیکی جسکے سر سے پرانے ہو اِنکا پڑھو **اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهٗ اِلَّا خَيْرًا** مسلم مین ابو ہریرہ ۴۵۴
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یون ہی کہ جب کوئی تم مین مرگیا عمل اسکا کٹ گیا اور البتہ ایمان دار کی زندگی
تو نیکی ہی کو بڑھاتی ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیفون سے تنگ ہو کر موت نہ مانگا کرو اسواسطے کہ جب
مرگیا تو عمل اسکے قطع ہو گئے کوئی نیک کام نہین کرسکتا اور ایمان دار کی زندگی سے تو نیکی ہی بڑھتی ہی یعنی اگر ایمان دار کی عمر تکلیف مین
گذری تو صبر کا بڑا ثواب پاویگا اور اگر خوشی مین گذری تو شکر کا ثواب پاویگا تو ایماندار کی زندگی مین ہر طرح سے بہتری ہی **عَائِشَةُ** ۴۵۵
اَنَّهٗ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَ
اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ
مُّنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلٰثِمِائَةِ السُّلَامٰى فَاِنَّهٗ يُمْسِيْ وَيُرْوٰى يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ
مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہ ہی کہ آدم کی اولاد سے ہر آدمی تین سو ساٹھ جوڑ پر بنایا گیا ہی تو
جو شخص اللہ اکبر کہے اور الحمد للہ کہے اور لا الٰہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ کہے اور لوگون کی راہ سے اینٹ پتھر پھینکدے
یا کانٹے کو یا ہڈی کو لوگون کی راہ سے علحدہ کردے یعنی تاکہ خلقت کو آرام پہونچے یا نیک بات سکھلاوے یا برے کام سے روکے ان
تین سو ساٹھ جوڑ والی ہڈیون کی گنتی برابر تو وہ آدمی اس دن شام کریگا اس حال پر کہ اسنے اپنی جان دور ڈالی دوزخ سے اور ایک
روایت مین بجاے شام کریگا کے چلیگا آیا ہی دونون روایت کا مطلب ایک ہی **ف** یعنی آدمی مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین جسنے اتنی
بار انکا نام لیا اور ذکر کی تو اسنے شکر گزاری کی خالق کا حق ادا کیا تو دوزخ سے دور پڑا خواہ ہر ایک ذکر کو تین سو ساٹھ بار کہا خواہ سب
کو ملاکر تین سو ساٹھ بار پڑھا **عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ اِنَّهٗ سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَّهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ** ۴۵۶
وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَّنْ كَانَ مسلم مین عرفجہ بن شریحؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یون ہی کہ عنقریب
نامناسب کام ہونگے یعنی فتنے اور فساد ہونگے سو جو چاہے کہ اس امت کی امامت اور ریاست جمی جمائی مین پھوٹ ڈالے تو مارو
اسکو تلوار سے کوئی کیون نہو **ف** یعنی جب مسلمانون نے ایک اپنا امام اور سردار بنایا پھر جو کوئی اس سے باغی ہو تو اسکا قتل کرنا
حلال ہی جماعت مین پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہی اگر مسلمانون مین پھوٹ نہ پڑتی تو کافر کبھی غالب نہوتے **ق عَائِشَةَ اَنَّهٗ قَدْ** ۴۵۷
اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی بیبیون سے کہ البتہ تمکو حکم
ہوا ہی کہ جاے ضرور کے واسطے نکلا کرو **ف** حضرت کی بیبیان جاے ضرور کو رات کے وقت باہر جاتی تھین جب پردہ کرنے کا
حکم ہوا تو شبہہ ہوا کہ شاید جاے ضرور کے واسطے بھی نکلنا درست نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **عَلِيٌّ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ** ۴۵۸
بَدْرًا وَّمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ يَعْنِيْ
حَاطِبَ بْنَ اَبِيْ بَلْتَعَةَ بخاری مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ طلب بدر کی لڑائی مین موجود تھا
شاید کہ بدر والون کے ایمان کو خوب جان چکا ہی سو کہا خدا نے ان سے کہ کرو جو تمہارا جی چاہے مین تمکو بخش چکا یہ حدیث حضرت
نے حاطب بن ابی بلتعہ کے حق مین فرمائی **ف** بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ ایک بار حضرت نے ارادہ کیا مکے میں جانے کا

جا ہو نچین اور کافرون کو غافل پاکر مار لین حاطب نے یہ حال مکّے والون کو خط مین لکھ بھیجا حضرت کو بال وحی سے معلوم
ہوا علی مرتضی اور زبیر کو بھیجا وے دونون راہ سے خط کو چھین لائے حضرت نے حاطب سے پوچھا کہ اس خط لکھنے کا کیا سبب ہی
حاطب نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین مسلمان ہون کافر نہین میرے لڑکے بالے مکّے مین ہین میرا وہان کوئی بھائی بند نہین جو انکی
خبرگیری کرے مین نے اس خط سے چاہا کہ ان کافرون سے راہ و رسم پیدا کرون تاکہ وہ میرے لڑکے بالون کو نستاوین عمر فاروق نے
کہا یا رسول اللہ یہ منافق ہی اسکو مار ڈالیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیون کے جو تین سو
تیرہ تھے بڑے درجے ہین اگر ان سے کوئی گناہ بھی ہوا تو بالکل معاف ہی حضرت کے چارون خلیفہ بھی بدری ہین جسنے انپر
۴۵۹ طعن کیا اسنے اپنے ایمان مین خلل ڈالا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ كَانَ فِيْمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ وَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ
فِيْ اُمَّتِيْ هٰذِهٖ فَاِنَّهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمسے اگلے جو لوگ ہو چکے
ہین انمین ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور مقرر میری اس امت مین اگر کوئی ویسا ہوا تو عمر بن الخطاب ہی ف محدث
اسکو کہتے ہین جسکو خدا کی طرف سے الہام ہوا ور اسکی اٹکل بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر کے کوئی ولی کا رتبہ محدث کے برابر نہین
اور جب حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے تو حضرت کی امت سب امتون سے بیشک افضل ہی تو جس صورت مین
اگلی امتون مین محدث ہوئے ہین تو حضرت کی امت مین بھی ضرور ہونگے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا عمدہ کمال ثابت ہوا
۴۶۰ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِنَّهٗ لَا يُصَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكٰى بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ يَعْنِي الْخَذْفَ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفّل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہی نہ دشمن زخمی ہون
سے چور ہوتا ہی بناحق ٹھیکری دانت توڑتی ہی اور آنکھ پھوڑتی ہی ف بعضے لوگون کی عادت ہوتی ہی کہ ٹھیکری اور کنکری انگوٹھے
۴۶۱ اور انگلی سے پھینکتے ہین سو حضرت نے اسکو منع کیا کہ بیفائدہ چیز ہی بلکہ اس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہی ق عَائِشَةُ اِنَّهٗ لَمْ يُقْبَضْ
نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بات یون
ہی کہ کوئی نبی ہرگز نہین مرتا جب تک اپنا مکان بہشت مین نہین دیکھ لیتا پھر مرنے جینے مین اسکو اختیار دیا جاتا ہی ف حضرت
عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت یہ حدیث حالت صحت مین فرماتے تھے جب حضرت بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرت کو
غش آیا اور حضرت کا سر میری ران پر تھا پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون تو مجکو
یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرت نے موت اختیار کی پھر حضرت کا انتقال ہوا حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ موت کے قریب
۴۶۲ آخر کلام حضرت کا یہی تھا کہ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى یعنی الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَمْرٍو اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَّدُلَّ اُمَّتَهٗ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ
وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا وَسَيُصِيْبُ اٰخِرَهَا بَلَاءٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيُرَقِّقُ
بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ
هٰذِهٖ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَاْتِ
اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ

فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہ ہو
کوئی نبی مجسے پہلے نہوا مگر اُسپر ضرور تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو جو اُنکے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے اُنکو اُس سے جو اُنکے
حق مین برا جانے اور مقرر اس تمھاری امت کے شروع مین عافیت خدا کے نزدیک ٹھہر چکی اور پچھلی امت کو بلا لگے گی اور
وے کام ہونگے جنکو تم برا جانوگے اور ایک فساد آویگا تو پتلا حال کر دیگا بعضا بعضے کا یعنی پچھلے فساد کے روبرو پہلا فساد ہلکا
معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہیگا ایمان دار کہ اسمین میری بربادی ہو پھر وہ مشکل کھل جاویگی اُسکے بعد تیسرا فساد ہوگا
تو ایمان دار کہیگا یہی میری موت ہو یہی میری موت ہو سو جو چاہے کہ آپ کو دور ڈالے دوزخ سے اور بہشت مین جاوے
تو چاہیے کہ اُسکی موت اُس حالت مین آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنی ایمان دار مرے اور چاہیے کہ لوگون
کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہو یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہو ویسا ہی لوگون کے واسطے چاہے اور جسنے
کسی امام سے بیعت کی ہو سو اُسکے قول قرار پر ہاتھ مارا ہو اور اُسکے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اُسکی تابعداری کرے
اگر اُسکو طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری مین جھگڑا اڈالے تو دوسرے کی گردن مارو **ف** حضرت
کو اپنی امت پر بہت کرم تھا اسواسطے جو امت مین فتنے اور فساد ہونے والے تھے اُنکی خبر دی پھر اُسکے علاج بتلائے اور پہلے
سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیون کا قتل فرمایا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّهٗ لَنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ ثُمَّ ۴۶۳
يَجْمَعُ اِلَيْهِ ثَوْبَهٗ اِلَّا وَعٰى مَا اَقُوْلُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو پھیلائے رہیگا اپنا کپڑا جبتک
کہ مین اپنی بات تمام کر چکون پھر اپنے کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکھیگا جو مین کہتا ہون یعنی میری حدیث کبھی نہ بھولیگا
ف ابو ہریرہ کو حضرت کی ہزارون حدیثین یاد تھین لوگون کو اُنکے یاد پر تعجب ہوا تب اُنھون نے لوگون سے اُسکا سبب
بتلایا کہ خدا خوب جانتا ہو کہ مین مرد محتاج تھا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ہر دم حضرت پاس موجود رہتا تھا سوائے اپنے پیٹ کے
اور مجکو کچھ فکر نہ تھی اور مہاجرین اصحاب بازار مین خرید فروخت مین مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحاب اپنی کھیتی مین
مصروف تھے سو حضرت نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا پھیلا دے جبتک کہ مین کلام کر چکون تو وہ میری سُنی حدیث کو کبھی نہ
بھولے چنانچہ مین نے اپنا کپڑا پھیلایا پھر جب حضرت کلام کر چکے تو مین نے اُس کپڑے کو اپنے بدن مین لگالیا پھر اُس دن سے
مین کوئی حدیث حضرت کی نہین بھولا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّهٗ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ ۴۶۴
بَعُوْضَةٍ اِقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یون
ہو کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت مین آویگا خدا کے نزدیک اُسکی مچھر کے پر برابر قدر نہو گی اُسکی سند قرآن سے پڑھ لو کہ خدا فرماتا ہو کہ
نہ اُٹھا دینگے ہم اُنکے واسطے ترازو **ف** یعنی اُنکے کچھ نیک کام نہین جنکو ترازو سے تولے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور موٹاپا بدون
ایمان اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہین **ق** عَائِشَةُ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا يَعْنِيْ يَهُوْدِيَّةً ۴۶۵
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ ہو کہ لوگ اُس یہودی عورت پر روتے ہین
اور اُسکی قبر مین اُسپر عذاب ہو رہا ہو **ف** ایک یہودی عورت مر گئی تھی لوگ اُسکے روتے تھے حضرت اُدھر سے نکلے تب یہ
حدیث فرمائی **ق** وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهٗ دَاءٌ يَعْنِي الْخَمْرَ مسلم مین وائل بن حجرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے ۴۶۶

فرمایا کہ مقرر شراب تو دوا نہیں ہے ولیکن وہ تو خود روگ ہے ف مسلم میں روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا
حال پوچھا حضرت نے اسکو منع کیا پھر اسنے کہا کہ میں تو شراب کو دوا کے واسطے بناتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شراب
دوا نہیں ہے بلکہ یہ تو خود روگ ہے کہ آدمی کی عقل کھو کر جانور بنا ڈالتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بھی
۴۶۷ درست نہیں ہے ام سلمۃ اِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ
لِنِسَائِي مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ تیرے خاوند پر کچھ تیری خواری اور بے قدری
نہیں اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس رہوں اور اگر تیرے پاس سات دن رہونگا تو سات سات دن اور اپنی بیبیوں پاس
بھی رہونگا ف حضرت نے ام سلمہؓ سے نکاح کیا اور ایک رات انکے پاس رہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ میں پہلے خاوند کے
گھر میں بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو میرے
نزدیک بھی کچھ بے قدر نہیں ہے لیکن خدا کا حکم یوں ہے کہ اگر میں تیرے پاس سات دن رہوں تو اور بیبیوں پاس بھی رہونگا یعنی
۴۶۸ جسکی کئی بیبیاں ہوں وہ سبکی باری برابر رکھے نہیں تو گنہگار ہوگا اغر المزنی اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ
اللّٰهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ مسلم میں اغر مزنیؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہے اور
میں خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں ف بعضے عالموں نے یوں کہا ہے کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرت کی شان تھی
لیکن امت کے سمجھانے بجھانے سے اس حالت میں کچھ فرق ہو جاتا تھا اسواسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار کرنے کی حاجت تھی تو اوروں کو اگرچہ ولی کامل ہوں زیادہ تر ضرور ہے استغفار کرنا
۴۶۹ اور اپنی غفلت پر رونا ام سلمۃ اِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ
سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر حاکم مقرر کیے جائینگے
پھر تم انکو بعضے کام میں بھلا جانوگے اور بعضے میں برا جانوگے یعنی بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع جو دل سے
برا جانیگا انکے برے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے انکی برائیاں ظاہر کیں وہ سلامت رہا لیکن گنہگار وہ ہے جو انکے خلاف شرع
کاموں پر راضی ہوا اور انکا تابعدار رہا ف پورا قصہ یوں ہے کہ لوگوں نے کہا کہ یا حضرت ہم ان ظالم حاکموں کو مار ڈالیں یا کہ
نہ ماریں حضرت نے فرمایا کہ نہ مارنا جب تک وے نماز پڑھا کریں یعنی خلاف شرع کام میں حاکم کی اطاعت حرام ہے اور جبتک
ان سے صریح کفر نہ ہو تو اس سے لڑنا بھی درست نہیں یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوئے جیسا یزید
۴۷۰ اور مروان کی اکثر اولاد فصل اس فصل میں وہ حدیث ہے کہ جسکے سرے پر ابن عمر ہے عمر اِنَّهُمْ خَيَّرُونِي بَيْنَ أَنْ يَسْأَلُونِي
بِالْفُحْشِ أَوْ يُبَخِّلُونِي وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ قَالَهُ حِينَ قَسَمَ قَسْمًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ
مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان مسلمانوں نے مجھکو اختیار دیا ہے اسمیں کہ مجھسے نہایت بری طرح
سوال کریں یا مجھکو بخیل مشہور کریں اگر نہ دیں اور میں تو بخیل نہیں یہ حدیث اسوقت فرمائی جب حضرت نے کچھ مال بعضے مسلمانوں
کو دیا تھا تو عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ اس مال کے سزاوار انکے سوا اور لوگ محتاج ایمان دار تھے خلاصہ مطلب حضرت کے
جواب کا یہ ہے کہ اگر ان مسلمانوں کو نہ دیتا تو مجھکو بخیل مشہور کرتے اسواسطے میں نے انکو دیا اور محتاجوں کو نہ دیا اس حدیث سے معلوم

ہوا کہ اچھا جاڑے کو دنیا میں ہر ہر بچانے کے واسطے درست ہی **فصل** اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر لفظ ہی **ق** ۴۷۱
عَائِشَۃُ وَبِنْتُ ابْنَۃُ اَبِیْ بَکْرٍ **قَالَہٗ** عِنْدَ اِنْتِصَارِ عَائِشَۃَ مِنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہی یہ حدیث حضرت نے فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت
کے وقت حضرت زینب کی گفتگو سے **ف** بخاری میں روایت ہی کہ اصحاب حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت پاس تحفہ بھیجا
کرتے تھے حضرت کی خوشی کے واسطے حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہؓ سے کہا کہ تم رسول اللہ حضرت کہو کہ اصحاب سے کہدین کہ
حضرت جس بی بی کے پاس ہون وہین لوگ تحفہ بھیجا کرین عائشہ کی کون خصوصیت ہی ام سلمہ نے حضرت سے یہ کہا حضرت نے فرمایا کہ
مجکو عائشہ کے مقدمے مین رنج نہ دے سواے عائشہ کے کسی بی بی پاس مجکو وحی نہین آتی ام سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ مین نے آپکے
رنج سے توبہ کی پھر حضرت کی بیبیون نے حضرت فاطمہؓ کو حضرت کے پاس اسی واسطے بھیجا حضرت نے فرمایا اے بیٹی تو کیا نچاہیگی
جسکو مین چاہتا ہون حضرت فاطمہ نے کہا کہ البتہ مین اسکو ضرور چاہونگی جسکو آپ چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو عائشہ سے محبت
رکہہ پھر حضرت فاطمہ چلی گئین پھر بیبیون نے حضرت زینب کو جو حضرت کی پھپھی کی بیٹی اور بی بی تھین حضرت پاس بھیجا حضرت
زینب نے حضرت کے سامنے بہت سخت باتین کین اور کہا کہ یا رسول اللہ آپکی بیبیان عائشہ کے مقدمے مین عدل اور انصاف
چاہتی ہین اور حضرت عائشہ نے ابتک کچھ جواب نہین دیا حضرت کی طرف دیکھتی جاتی تھین کہ شاید حضرت کچھ جواب دین جب
حضرت عائشہ نے دیکھا کہ حضرت چپ ہین تو حضرت زینب کو جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب کو جواب مین بند کیا تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہی ایسی ویسی نہین جو دبکے جواب دہی نکر سکے یعنی جیسا اسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہی ویسے
ہی یہ بھی دانا اور خوش تقریر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بیبیون سے حضرت عائشہ کو حضرت بہت چاہتے تھے تو جسنے حضرت
عائشہ کو برا کہا اور ان سے عداوت رکھی اسنے بیشک حضرت کو رنج دیا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّہَا سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ اَثَرَۃٌ وَّاُمُوْرٌ ۴۷۲
تُنْکِرُوْنَہَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَیْکُمْ وَتَسْئَلُوْنَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَکُمْ بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انصاری صحابیون سے کہ میرے بعد تم پر غیرون کو تقدیم ہوگی اور وہ کام
ہونگے جو تمکو برے معلوم ہونگے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ پھر ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ جو تمپر حاکم کی اطاعت
کا حق ہی اسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو **ف** یعنی اگر حاکم تمپر ظلم کرے اور تمہارا حق بیت المال سے نہ دے تو ایسا نکرنا
کہ اسکی اطاعت چھوڑ دو صبر کا ثواب تمکو خدا دیگا علما کہتے ہین کہ ایسی زیادتی سلطنت والے مین ہوئی **ق** زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ ۴۷۳
اِنَّہَا طَیْبَۃُ وَاِنَّہَا تَنْفِی الْخَبَثَ کَمَا تَنْفِی النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّۃِ بخاری اور مسلم میں زید بن ثابت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ بیشک مدینہ پاک مقام ہی اور البتہ مدینہ میل اور کپٹ والے کو اس طرح نکال دیتا ہی جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہی **ف**
ایک شخص جنگ میں حضرت کے پاس آیا اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا حضرت سے کہنے لگا کہ میری بیعت توڑ دو حضرت نے نمانا اسنے کہا کہ
نمانا آخر کو وہ مدینے سے چلا گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** اُمُّ عَطِیَّۃَ وَاسْمُہَا نُسَیْبَۃُ اِنَّہَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّہَا **قَالَہٗ** ۴۷۴
حِیْنَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ اِلَیْہَا مِنَ الصَّدَقَۃِ فَبَعَثَتْ اِلٰی عَائِشَۃَ مِنْہَا بِشَیْءٍ فَجَاءَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَ ہَلْ عِنْدَکُمْ مِنْ شَیْءٍ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنَّ نُسَیْبَۃَ بَعَثَتْ

اِلَیْنَا مِنَ الشَّاۃِ الَّتِیْ بُعِثَتْ بِھَا اِلَیْھَا بخاری اور مسلم مین ام عطیہ سے جنکا نسیبہ نام روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر وہ بکری اپنے مقام کو پہونچ چکی ف حضرت نے ایکبار زکوۃ کی بکری نسیبہ کو بھیجی نسیبہ نے اس بکری کا تھوڑا گوشت حضرت عایشہ کو بھیجا پھر حضرت گھر مین حضرت عایشہ پاس آئے اور فرمایا کہ کچھ تمھارے پاس کھانے کی چیز ہو حضرت عایشہ نے کہا کہ کچھ نہین ہو مگر نسیبہ نے اُس بکری کا کچھ گوشت بھیجا ہو جو آپ نے اُسکو بھیجی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی زکوۃ کا مال اگرچہ حضرت پر حرام تھا لیکن جب محتاج کو پہونچ گیا اور اُسنے پھر کچھ اُسمین سے حضرت کے گھر بھیجا تو اُسکا کھانا درست ہو گیا معلوم ہوا کہ جب ملکیت بدلی تو حکم بھی بدل گیا ختم نَاثِیَتُہٗ اِنَّھَا کَانَتْ وَکَانَتْ وَکَانَ لِیْ مِنْھَا وَلَدٌ یعنی خدیجۃ بخاری مین ۴۷۵

حضرت عایشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدیجہ ایسی تھی اور ایسی تھی یعنی اُسمین بہت خوبیان تھین اور میرے اولاد اسی سے ہوئی ف حضرت عایشہ سے روایت ہو کہ مجکو حضرت کی کسی بی بی پر رشک نہین آیا اس واسطے کہ حضرت مجھی کو سب سے زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہ پر البتہ مجکو رشک آتا تھا اسواسطے کہ حضرت اُنکو یاد بہت کیا کرتے تھے حالانکہ مین نے اُنکو دیکھا نہ تھا ایک روز مین نے حضرت سے کہا کہ آپ خدیجہ کو یاد بہت کرتے ہین شاید اُنکے برابر دنیا مین کوئی عورت نہین ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت خدیجہ بہت مالدار تھین جب انکا نکاح حضرت سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت کے اُٹھا یا اور عورتون مین سب سے پہلے وہی ایمان لائین حضرت اُن سے بہت راضی رہے حضرت کی سب اولاد انھین سے پیدا ہوئی یعنی حضرت قاسم حضرت طیب حضرت طاہر تینون بیٹے لڑکپن مین مر گئے چار بیٹیان زندہ رہین یعنی حضرت رقیہ حضرت زینب حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ سواے حضرت فاطمہ کے کسی کی اولاد باقی نہین رہی لیکن صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ سے جو حضرت کی حرم تھین پیدا ہوئے وہ بھی لڑکپن مین مر گئے خلاصہ مطلب حضرت کی حدیث کا یہ ہو کہ مجکو دو سبب سے خدیجہ کی محبت ہو ایک تو یہ کہ اُسمین خوبیان بہت تھین دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اُسی سے باقی رہیگی ص عَلِیٌّ اِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِیْ اِنَّھَا ۴۷۶

اِبْنَۃُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ یعنی بِنْتَ حَمْزَۃَ مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر امیر حمزہ کی بیٹی مجکو حلال نہین وہ تو میرے دودھ شریک کے بھائی کی بیٹی ہو ف حضرت امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لیکن حمزہ اور حضرت نے ایک عورت کا دودھ پیا تھا تو بھائی ہو گئے اور اُنکی بیٹی بھتیجی حضرت کی ہوئی علی مرتضی سے روایت ہو کہ مین نے حضرت سے کہا کہ آپ قریش کی عورتون سے اکثر نکاح کرتے ہین ہمارے خاندان سے کیون نہین کرتے حضرت نے فرمایا کہ تمھارے خاندان مین کوئی ہو مین نے کہا کہ ہان حمزہ کی بیٹی موجود ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ص اَبُوْذَرٍّ اِنَّھَا مُبَارَکَۃٌ اِنَّھَا طَعَامُ طُعْمٍ یعنی ۴۷۷

زَمْزَمَ مسلم مین ابوذر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر زمزم کا پانی برکت والا ہو کھانا ہو آسودگی کا ف یعنی جیسا کھانا کھانے سے آسودگی حاصل ہوتی ہو ویسے ہی زمزم کے پانی سے اگر آسودگی کی نیت سے پیوے ابتداے اسلام مین جو ابوذر غفاری نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تو مکے مین آئے کافرون کے غلبے سے حضرت کا حال پوچھ نہ سکتے تھے جب بعد مدت حضرت سے ملاقات ہوئی تو حضرت نے پوچھا کتنے دنون سے تم آئے ہو کہا تیس دن ہوے حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے کہا سواے زمزم کے پانی کے اور کچھ کھانا نہ تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن مین انک ہو ق اَبُوْذَرٍّ ۴۷۸

اِنَّکَ امْرُءٌ فِیْکَ جَاھِلِیَّۃٌ ھُمْ اِخْوَانُکُمْ وَخَوَلُکُمْ جَعَلَھُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ فَمَنْ کَانَ اَخُوْہُ تَحْتَ یَدَیْہِ

تحفۃ الاخیار ترجمۂ مشارق الانوار

فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا تکلفوھم ما یغلبھم فان کلفتموھم فاعینوھم علیہ **قالہ** لہ حین عیّر غلامہ بامہ بخاری اور مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تو ایسا مرد ہی کہ تجھمین جہالت کی خو ہی تمھارے غلام تمھارے بھائی ہین یعنی آدم کی اولاد ہین اور تمھارے خدمتگار ہین خدا نے انکو تمھارے ہاتھ کے نیچے ڈالا ہی انکا مالک کیا ہی سو جسکا بھائی جسکی ملک مین ہو سو اسکو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو اور اسکو پہناوے جو آپ پہنتا ہو اور انپر ایسا بوجھ نہ ڈالو جو انکو دبا ڈالے سو ان پر اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی انکی مدد کرو یہ حدیث حضرت نے ابوذر سے فرمائی جب ابوذر نے اپنے غلام کو ماں کی گالی دی ف ابوذر غفاری جیسا آپ لباس پہنتے تھے ویسا ہی انکا غلام پہنتا تھا کسینے ان سے سبب پوچھا تب یہ حدیث بیان کی لونڈی غلام کو کھانا کپڑا دستور کے موافق بقدر مقدور دینا واجب ہی اپنے برابر کھانا کپڑا دینا مستحب ہی فرض نہین اور رات دن دینا درست نہین اگر کام بگاڑے جھڑکنا درست ہی اور بھاری کام کو نہ کہے اگر کہے تو آپ بھی اس کام مین شریک ہو **وق**

۴۷۹ سعد بن ابی وقاص انك ان تذر ورثتك اغنیاء خیر من ان تذرھم عالۃ یتکففون الناس وانك لن تنفق نفقۃ تبتغی بھا وجہ اللہ الا اجرت بھا حتی ما تجعل فی فی امرأتك قال فقلت یا رسول اللہ اخلف بعد اصحابی قال انك لن تخلف فتعمل عملا تبتغی بہ وجہ اللہ الا ازددت درجۃ ورفعۃ ولعلك ان تخلف حتی ینتفع بك اقوام ویضر بك آخرون اللھم امض لاصحابی ھجرتھم ولا تردھم علی اعقابھم لکن البائس سعد بن خولۃ **قالہ** لہ لما عادہ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اپنے وارثون کو مالدار چھوڑے بہتر ہی اس سے کہ انکو محتاج چھوڑے کہ مانگین لوگون سے ہتھیلی پھیلا کر اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا خدا کی رضا کے واسطے اسکا ضرور ثواب پاویگا یہان تک کہ جو اپنی جورو کے منھ مین ڈالیگا یعنی اسکا بھی ثواب ملیگا کہا سعد نے پھر مین نے کہا یا رسول اللہ کیا مین چھوڑ دیا جاؤنگا بعد اپنے ساتھیون کے چلے جانے کے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو بیماری کے سبب مین چھوڑا جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہیگا تو مقرر تیرا مرتبہ اور درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو چھوڑا جاویگا یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہانتک کہ نفع پاوینگے تجھسے بہت گروہ اور ضرر تجھسے پاوینگے اور لوگ یعنی تیرے جہاد سے مسلمانون کو قوت ہوگی اور کافرون کو ضرر اے اللہ جاری اور قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر انکو ایڑیون کے بل لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہی یعنی باوجود ہجرت کے پھر مکے مین آکر مرگیا یہ حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب انکی بیمارپرسی کو تشریف لیگئے ف صحیح بخاری مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ مین حجۃ الوداع مین بیمار ہوا حضرت میرے پوچھنے کو آئے مین نے کہا کہ مین بہت بیمار ہون زندگی کی توقع نہین اور مین مالدار ہون اور ایک میری بیٹی ہی اسکے سوا کوئی میرا وارث نہین حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دون دو حصے خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مین نے کہا آدھا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مین نے کہا کہ تہائی مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا ہان تہائی خیرات کے واسطے بہت ہی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وارثون کا حق مقدم ہی فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہین اور جورو لڑکون کو کھانے کپڑے دینے مین بھی ثواب ہی اگر خدا کا حکم جان کر دیوے اور سعد کو مکے مین رہنے کا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکے کا رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اسمین پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر عذر سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب مین نقصان نہین پھر انکی زندگی کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعد اتنا جیے کہ عمر فاروق کی خلافت مین ملک

عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر ثابت رہیں بعد اسکے سعد بن خولہ حجۃ الوداع میں گذرگئے تھے

٤٨٠ افسوس کیا **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ سَتَأْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ

خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً

تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ

دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے جب

معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کرکے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب اس قوم پاس آویگا جو کتاب والے ہیں یعنی یہود و نصاری تو جب

انکے پاس جاوے تو انکو بلا اس طرف کہ گواہی دیویں اسکی کہ کوئی خدا کے سوا لائق پوجنے کے نہیں اور مقرر محمدؐ خدا کا رسول ہے سو اگر

وے اس بات میں تیرا کہنا مانیں تو انکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے ان پر ہر ایک دن رات میں پانچ نمازیں فرض کیں ہیں سو اگر وے

اسمیں بھی تیرا کہنا مانیں تو انکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے کہ انکے مالداروں سے لی جاوے سو انکے محتاجوں پر پھیر

کردی جاوے سو اگر وے اسکو بھی مانیں تو الگ رہنا انکے عمدہ مال سے یعنی زکوۃ میں جانور چن چن کر عمدہ قسم نہ لینا اور ڈرتے رہیو مظلوم کی بددعا

سے سو بات یوں ہے کہ مظلوم کی دعا میں اور خدا میں کچھ آڑ نہیں یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہے کسی پر ظلم کرنا شعر بترس از آہ مظلومان

٤٨١ کہ در وقت دعا کردن ٭ اجابت از در حق بہر استقبال می آید ٭ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اِنَّكَ كَالَّذِيْ قَالَ الْاَوَّلُ اَللّٰهُمَّ ابْغِنِيْ

حَبِيْبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ **قَالَہٗ** لہ مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ مقرر تو ویسا ہے جیسا

اگلے زمانے میں کوئی مثل کہہ گیا ہے کہ اے خدا مجکو ایسا دوست دے جو میرے نزدیک میری جان سے پیارا ہو یہ حضرتؐ نے سلمہ بن اکوع سے

فرمایا جب حضرتؐ نے کسی لڑائی میں سلمہ بن اکوع کو ڈھال دی سلمہ نے کسی اور اپنے دوست کو دی حضرتؐ نے پوچھا کہ تیری

ڈھال کہاں ہے سلمہ نے کہا کہ میں نے اپنے دوست کو دی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو مقدم رکھنا

٤٨٢ عمدہ بات ہے عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا اَلَا تَرٰى حَالِيْ وَحَالَ النَّاسِ وَلٰكِنِ ارْجِعْ اِلٰى

اَهْلِكَ فَاِذَا سَمِعْتَ بِيْ قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِيْ **قَالَہٗ** لہ حِيْنَ قَالَ اِنِّيْ مُتَّبِعُكَ مسلم میں عمرو بن عبسہؓ سے روایت

ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک میرا ساتھ دینا تجھسے نہو سکیگا اسوقت میں کیا تو نہیں میرے حال اور لوگوں کے حال کو دیکھتا ہے یعنی

ابھی کفر غالب ہے اور اسلام مغلوب ہے لیکن پھر جا اپنے لوگوں میں پھر جب تو میرا حال سنیو کہ میں کافروں پر غالب ہوا تو میرے پاس آئیو

یہ حضرتؐ نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب اسنے کہا کہ میں تیرا ساتھ دونگا تابعداری کرونگا فائدہ اور واقعہ یہ ہے کہ مسلم میں عمرو بن عبسہ

سے یوں روایت ہے کہ میں کفر کے وقت میں بھی کافروں کو گمراہ اور بت پرستی کو برا جانتا تھا پھر میں نے سنا کہ ایک شخص مکہ میں غیب

کی خبریں دیتا ہے میں اسی اشتیاق سے مکہ کو گیا کہ دیکھا حضرتؐ کافروں کے غلبے سے اپنے مکان سے نہیں نکل سکتے میں حضرتؐ کے

پاس گیا پھر میں نے پوچھا کہ تم کون ہو حضرتؐ نے فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں میں نے پوچھا کہ پیغمبر کسکو کہتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے

اپنے بندوں کو میری زبانی پیغام بھیجا ہے میں نے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے برادروں سے سلوک کرنا اور

بتوں کو توڑنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور کسیکو اسکا شریک نجاننا پھر میں نے کہا کہ حضرتؐ کا ساتھ کسنے کسنے دیا ہے حضرتؐ نے

تعلیقة الاخبار ترجمہ مشارق الانوار

فرمایا کہ ایک میان ہی یا ایک غلام نے یعنی صدیق اکبر اور بلال پھر مین نے کہا کہ مین بھی حضرت کا ساتھ دیتا ہون تب حضرت
٤٨٣ نے یہ حدیث فرمائی پھر مین رخصت ہو کر اپنے گھر گیا جب حضرت مدینے مین آئے تب مین خدمت مین حاضر ہوا حم ابْنُ عُمَرَ
اِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قَالَه لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِي اِسْتِرْخَاءَ الْاِزَارِ بخاری مین عبد اللہ بن
عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو غرور کی راہ سے نہین کرتا یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا یعنی تیری
ازار کا زمین پر لٹک جانا غرور سے نہین ف حضرت نے ایک بار فرمایا کہ جسکی ازار یعنی تہ بند یا پاجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ
مین ہو صدیق اکبر ڈرے عرض کی یا رسول اللہ میری ازار ایک طرف سے بے اختیار لٹک جاتی ہو مین کیا کرون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پاجامے کو ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرائش کی راہ سے ہو تو سخت حرام ہو اور نہین
تو مکروہ ہو لیکن اگر بدون قصد بے اختیاری سے لٹک جاوے تو معاف ہو فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر سے
٤٨٤ پر انکم ہو ق ام سلمة اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيْ لَهٗ بِنَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ
فَمَنْ قَطَعْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو میرے پاس اور شاید کہ تم لوگون مین بعضا آدمی ہوشیار اور
خوش تقریر ہوتا ہو اپنی دلیل کی ملکیت کے بیان مین بہ نسبت دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کر دیتا ہون مین جیسا کہ اُس سے
سنتا ہون سو جس شخص کو مین اُسکے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کے دلا دون تو وہ شخص نہ لیوے پرائے حق کو سوا اسکے کچھ
نہین کہ اُسکو مین دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہون ف یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہو سو اگر کوئی خوش تقریری سے دھوکا دیکر حاکم
سے حکم لیوے اور پرایا حق چھینے تو وہ مال اُسکے حق مین خدا کے نزدیک حرام ہو اور اسکا انجام دوزخ ہو اگرچہ ظاہر مین درست ہو
٤٨٥ م ابو قتادة اِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا قَالَه قَبْلَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ بِيَوْمٍ
مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم چلوگے دوپہر ڈھلے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاؤگے جو خدا نے
چاہا یہ حضرت نے ایک دن پہلے اُس رات سے فرمایا تھا جب پچھلی رات کو سو گئے تھے ف یہ حدیث حضرت نے جنگ خیبر یا
تبوک مین فرمائی دن گرمی کے تھے پانی کم ملتا تھا اور اُس رات کو چلتے چلتے آخر شب سو گئے تھے نماز فجر فوت ہوگئی پھر قضا جماعت
٤٨٦ سے پڑھی م معاذ بن جبل اِنَّكُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَاْتُوْهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ
جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى اٰتِيَ مسلم مین معاذ بن جبلؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا
تم کل تبوک کے چشمے پر پہونچوگے اور تم اُس چشمے پر نہین پہونچنے کے جب تک کہ دن چڑھیگا سو تم لوگون مین جو اُس پر جاوے
تو اُسکے پانی کو کچھ بھی ہاتھ نہ لگاوے جبتک مین نہ آؤن ف معاذ بن جبل سے روایت ہو کہ ہم حضرت کے ساتھ جنگ تبوک
کو چلے ایک رات حضرت نے یہ حدیث فرمائی جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اُسی وقت ہم اُس چشمے پر پہونچے دو آدمیون نے
لشکر سے نکل کر اُس پانی مین ہاتھ لگایا حضرت نے پوچھا کہ کسینے ہاتھ لگایا ہو معلوم ہوا دو آدمی تھے حضرت اُنپر ناخوش ہوے
پانی چشمے مین نہایت کم تھا پھر ہاتھون سے لوگون نے پانی جمع کیا اتنا بمشکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھ اور منھ دھو کر اُس پانی
کو چشمے مین ڈالا پھر تو چشمے نے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور چھک گئے یہ حضرت کا معجزہ ہوا اس لشکر مین تیس ہزار آدمی تھے

اور ایک روایت مین ستر ہزار سے ھم ابو ہریرۃ انکم ستحرصون علی الامارۃ وانھا ستکون ندامۃ یوم القیمۃ ۴۸۷
فنعم المرضعۃ وبئست الفاطمۃ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص کروگے حکومت
پر اور حال آنکہ حکومت کا قیامت مین پچتاوا ہوگا یعنی کیون ہم حاکم ہوئے تھے جو آج حساب اور عذاب مین گرفتار ہوئے سو دودھ پلانے والی
تو اچھی ہے اور دودھ چھوڑانے والی بری ف یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہے کہ آدمی عیش و آرام مین رہتا ہے جیسا عورت جبتک
دودھ پلانے جاتی ہے لڑکا خوش رہتا ہے اور انجام حکومت کا برا ہے اسکے زوال سے آدمی رنج اور افسوس مین گرفتار ہوتا ہے جیسے عورت
دودھ چھوڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہے ف جریر انکم سترون ربکم کما ترون ھذا لا تضامون فی رؤیتہ ۴۸۸
فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوۃ قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا فافعلوا ثم قرأ وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس
وقبل الغروب بخاری اور مسلم مین جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت مین دیکھوگے اپنے رب کو جیسا اسکو
دیکھتے ہو یعنی چاند کو ہجوم نکر سکوگے اسکے دیکھنے مین یعنی ہجوم سے اسکے دیدار مین کچھ حجاب و آڑ نہوگی جیسے چاند کے دیکھنے مین ہجوم خلل نہین
ڈالتا سو اگر تمسے ہو سکے کہ غافل نہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرت نے قرآن سے اسکی
دلیل پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے ف مصابیح مین جریر بن عبداللہ سے
روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے چودھوین رات کے چاند کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ خدا کا دیدار قیامت مین ایمانداروں کے نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہین یہ دولت انکے
نصیب ہی مین نہین انکار ہی کیا چاہین ف معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے مین دخل ہے ھم ابوذر انکم ستفتحون ۴۸۹
ارضا یذکر فیھا القیراط وفی روایۃ ستفتحون مصر وھی ارض یسمی فیھا القیراط فاستوصوا باھلھا خیرا فان لھم
ذمۃ ورحما مسلم مین ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے اس زمین کو جسمین قیراط کا چرچا ہے اور ایک
روایت مین یون ہے کہ فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہے جسمین قیراط کا نام مشہور ہے سو میری وصیت لو وہان کے لوگون کے ساتھ
نیکی کرنے کی سو البتہ انکے لیے امان ہے اور ان سے برادری ہے ف قیراط نصف دانگ ہے سونے کی ہوتی ہے وزن مین پانچ جو
برابر ملک مصر مین اسکی بہت چال تھی مصر کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ کو حضرت کے واسطے بھیجا تھا ان سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے
اسواسطے مصر والون کو امان اور پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیل کی مان مصر کی تھین اور حضرت اسمعیل عرب کے جد ہین
تو مصر والون سے عرب کو ننہالی رشتہ ہوا اسواسطے انکے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کو حضرت نے فرمایا ھم انس انکم ستلقون ۴۹۰
بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم
پاؤگے اپنے سوا سے اوروں کو مقدم یعنی تمہارے سوا سے اور لوگون کو حکومت ملیگی تو تم صبر کرتے رہو تاوقتیکہ تم حوض کوثر پر مجھسے ملو یعنی قیامت
تک ف حضرت نے ایکبار انصاریون کو بلایا ملک بحرین مین جاگیر دینے کو انصار نے کہا کہ مہاجرین کو بھی اتنی جاگیر دیجیے کہ وہ اگلے
مسلمان ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر نہین لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت اور ریاست کا حوصلہ نکرنا ھم ابو سعید ۴۹۱
انکم قد دنوتم من عدوکم والفطر اقوی لکم قال ابو سعید فکانت رخصۃ فمنا من صام ومنا من افطر ثم نزلنا منزلا آخر فقال انکم
مصبحون عدوکم والفطر اقوی لکم فافطروا فکانت عزمۃ فافطرنا ثم لقد رأیتنا نصوم مع رسول اللہ صلی اللہ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ فِی السَّفَرِ مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے قریب ہوئے ہو روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کردیگا یہ حضرت نے جب فرمایا کہ مکہ سے قریب ہوئے کہا ابوسعید نے پھر اترے ہم دوسری منزل پر پھر حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑوگے اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو نہایت مضبوط کردیگا سو توڑو روزے کو سفر مین توڑنا مباح تھا حضرت کے حکم سے فرض ہوگیا تو ہمنے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد مقرر ہمنے اپنے تئین دیکھا کہ ہم سفر مین روزہ رکھتے تھے حضرت کے ساتھ ف جس سال مکہ فتح ہوا حضرت مدینے سے رمضان مین روزہ رکھے جہاد کو چلے جب مکے کے قریب پہونچے تب یہ حدیث فرمائی خلاصہ مطلب یہ کہ سفر مین روزہ رکھنا اور توڑنا دونون درست ہی لیکن بشرط طاقت رکھنا افضل ہی مگر جہاد مین توڑنا افضل ہی کہ وہان طاقت کا کام ہی بلکہ اس سال جن لوگون نے روزہ نہ توڑا حضرت نے انکو گنہگار فرمایا ق حُذَیْفَۃُ اِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّکُمْ اَنْ تُبْتَلَوْا بخاری اور مسلم مین حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نہین جانتے ہو شاید کہ تم بلا مین ڈالے جاؤ ف حذیفہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے حضرت نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہین ہمنے کہا کہ یا حضرت کیا ہمارے واسطے کچھ آپ کو خوف ہی ہم لوگ تو چھ سو سے سات سو تک ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ہم بلا مین پڑے کافرون کے غلبے سے نماز نہ پڑھ سکتے تھے مگر چھپکر اور ابتدائے اسلام مین بہت اصحاب حبش وغیرہ کیطرف مکہ چھوڑکر نکل گئے تھے ق اَنَسٌ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ مِثْلِیْ اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ تَمَادٰی لِیَ الشَّہْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا یَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَہُمْ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک کہ تم لوگ میرے برابر نہین ہو جان لو قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینا مجکو زیادہ ہو جاتا تو برابر اتنے طی کے روزے رکھتا جاتا کہ چھوڑ دیتے شدت سے محنت کرنے والے اپنی شدت کو ف ایکبار حضرت نے آخر رمضان مین طی کے روزے رکھے بعضے اصحاب بھی حضرت کے ساتھ طی کے روزہ رکھنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی چاند جلد ہوگیا اگر مہینا زیادہ بڑھتا تو مین اتنا طی کرتا جاتا کہ لوگ عاجز ہوکر طی کرنا چھوڑ دیتے یہ بات حضرت نے غصے سے فرمائی طی کا روزہ حضرت کو درست تھا اور نکو نہین ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّکُمْ مُلَاقُوا اللّٰہِ مُشَاۃً حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت مین خدا کو ملوگے پیدل چلتے ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہوئے ف یعنی دنیا کے سامان مین شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر مرتے ہو قیامت مین یہ کچھ بھی نہ ہیگا کپڑا تک بدن پر نہوگا جیسے ننگے مادرزاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبرون سے اٹھوگے فصل اس فصل مین وہ حدیث ہی جسمین انکن کا لفظ ہی ق عَائِشَۃُ اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَہٗ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم یوسف کے ساتھ والی عورتون کی طرح ہو یعنی کیون خلاف نمائی کرتی ہو کہو ابی بکر سے کہ لوگون کو خود امام ہوکر نماز پڑھاوے یہ حضرت نے اس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا ف بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین فرمایا کہ کہو ابی بکر سے لوگون کو نماز پڑھاوے مین نے کہا کہ ابوبکر نرم دل مرد ہی اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑھانے کو کھڑا ہوگا رونے لگے گا قرآن کی آواز لوگ نہ سنینگے عمر کو فرمائیے کہ نماز پڑھاوے حضرت نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ نماز لوگون کو پڑھاوے پھر مین نے حفصہ سے کہا کہ تم حضرت سے کہو حفصہ نے حضرت سے یہی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ حضرت کی حیات مین پانچ دن صدیق اکبر نے امامت سے نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبر کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تھا یعنی نماز کی امامت کا سو اپنی زندگی مین صدیق اکبر

۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵

دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی مین کسیکو تخت اور چتر شاہی دیوے تو یہ علامت ہے کہ بادشاہ نے اسکو ولیعہد کیا **ف** اس فصل مین
۴۹۶ وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر نشان ہے **ق** ابن عمرؓ انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم کما بین صلوۃ العصر
الی مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیہود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف
النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی
من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری من نصف النہار الی صلوۃ العصر
علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین
الا فانتم الذین تعملون من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین الا لکم الاجر مرتین فغضبت
الیہود والنصاری فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال اللہ تعالی وھل ظلمتکم قالوا لا قال فانہ فضلی اعطیہ
من شئت بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سوا اسکے کوئی مثل نہین ہو سکتی کہ عمر اور مدت
تمھاری اے مسلمانون اگلی امتون کی عمر اور مدت کے مقابلے مین ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتون کی زندگی زیادہ تھی جیسے
صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور نہین ہے مثل تمھاری اے مسلمانون اور مثل یہود اور نصاری کی مگر جیسے
مثل اس مرد کی جسنے کام کروایا کاریگرون سے سو اسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک اسکو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے
دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اسکو ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو
نصاری نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک اسکو
دو دو قیراط مزدوری ملیگی جانو اے مسلمانو سو وہ لوگ تم ہو جنھون نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمھاری مزدوری
دونی ہے سو غصے ہونگے یہود اور نصاری قیامت مین پھر کہینگے کہ ہم کام مین تو زیادہ ہین اور مزدوری مین کم یعنی یہ عجب ہے کہ کام بہت
محنت کم خدا فرماویگا کیا مین نے تمپر کچھ ظلم کیا یعنی جو مزدوری ٹھہر گئی تھی اس سے کچھ کم دیا کہینگے کہ جو ٹھہرا تھا اس سے کم نہین ملا خدا فرمائیگا
سو یہ تو یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہے جسکو چاہون اسکو دون **ف** یعنی یہود اور نصاری کی ہر چند عمرین زیادہ تھین اور عبادت
بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے ان سے ثواب دونا ہے یہ خدا کا فضل ہے اپنے حبیب کی ضعیف امت پر اور اسی
حدیث کے مطابق مضمون انجیل مین بھی موجود ہے چنانچہ متی کی انجیل باب ۲۰ آیت ا مین عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے
وقت سے ایک ایک دینار پر مزدور مقرر کیے اور اپنے باغ مین بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی اور پہر اور دوپہر کے بعد اور مزدور
اسی مزدوری پر باغ مین بھیجے شام کو ہر ایک مزدور کو ایک ایک دینار دیا پہلون نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر کے محنتی اور یہ تھوڑی دیر کے محنتی برابر
ہو گئے مالک نے جواب دیا کہ کیا مین نے تمپر کچھ ظلم کیا جو تمھاری مزدوری مقرر ہوئی تھی سو تمنے پائی مجکو اپنے مال مین اختیار ہے جتنا جسکو
چاہون دون علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاوینگے اور مقدم موخر بلائے گئے تو بہت لوگ ہین لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہین فقط اس انجیل
کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امت محمدی امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدگی اور ثواب مین افضل ہے اسواسطے کہ سب پچھلی امت ہے یہ خدا
۴۹۷ کا کرم ہے یہود اور نصاری کے شور اور غل سے کیا ہوتا ہے الہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ اپنے حبیب کی امت مین ہمکو کیا **ق** سہل
بن سعد انما الاعمال بالخواتیم بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اعتبار کامون کا مگر خاتمے پر

مشکوۃ میں ہے حدیث ... مختصرۃ الاخبار ترجمہ مشارق الانوار

یعنی انجیل متی ... از انجیل

ف ایک شخص جہاد مین کافرون سے خوب لڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہی لوگون کو تعجب ہوا آخر کو اس شخص نے اپنے
تئین آپ ہلاک کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب اُسکا کچھ اعتبار نہین جبتک اسکا انجام بخیر ہو ه ابوهريرة اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ ۴۹۸
مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقٰى بِهِ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذٰلِكَ اَجْرٌ وَاِنْ يَاْمُرْ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین ہی سردار مگر جیسے ڈھال کہ اسکی آڑ مین لڑے اور اپنے تئین بچاوے اُسکے سبب سے یعنی لڑائی
سردار کی ہمت اور تدبیر سے بنتی ہی اُسکی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضرور ہی سو اگر سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے اور انصاف کرے تو
اُسکے سبب سے اسکو ثواب ملیگا اور اگر اسکے سوا حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اُسکے سبب اُسپر عذاب ہوگا ق اَلْبَرَاءُ ابْنُ عَازِبٍ اِنَّمَا ۴۹۹
اَلْخَالَةُ اُمٌّ متفق بخاری اور مسلم مین براء ابن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خالہ تو ماں ہی یعنی ماں کے برابر ہی ف علی مرتضی اور جعفر طیار
اور زید مین گفتگو ہوئی حضرت حمزہ کی بیٹی کی پرورش مین کہ اُسکے ماں باپ مرگئے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اُسکو ہم پالین حضرت نے پوچھا
کہ اسکی خالہ کسکے نکاح مین ہی معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح مین ہی حضرت نے جعفر کو دلائی پھر یہ حدیث فرمائی علماء نے اسی حدیث سے نکالا کہ
اگر چھوٹے لڑکے کی ماں مرجاوے تو اسکی ماں کی رشتہ دار عورتین اُسکو پالین جیسے خالہ نانی ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ ۵۰۰
بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدے مین ہی ف بیاج نام ہی ایک جنس دو جنس مین
زیادہ لینے کا خواہ دست بدست ہو خواہ وعدے سے اور اگر دو جنسین ہون تو وعدہ بیاج ہی زیادتی سود نہین اور اس حدیث سے ظاہرا
معلوم ہوا کہ دست بدست مین زیادہ لینا بیاج نہین سو مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب دو جنس ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا
بیاج نہین ہی اور وعدہ بیاج ہی اور بعض علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین واللہ اعلم خ عَائِشَةُ اِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ بخاری مین ۵۰۱
حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیرخوارگی تو صرف بھوک سے ہی ف یعنی جس شیرخوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہی تو اُسکا
اعتبار طفلی تک ہی کہ چھوٹے لڑکے کی بھوک سبب دودھ کے جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے تو اسکا کچھ اعتبار نہین نکاح
کو نہین روکتا م اَبُوْسَعِيْدٍ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی تو ۵۰۲
صرف پانی نکلنے سے ہی یہ حدیث منسوخ ہی ف یعنی جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہی اس حدیث کا حکم منسوخ ہی چنانچہ دوسری
حدیث مین آیا ہی کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہی منی نکلے یا نہ نکلے ق جَابِرٌ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا ۵۰۳
بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو جیسے بھٹی ہی لوہار کی چھانٹتا ہی میل کچیل کو اور نکھارتا ہی ستھرے کو
ف ایک گنوار مدینے مین آیا مسلمان ہوا جب اسکو تپ چڑھی تو مرتد ہو کر نکل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی منافق اور بے ایمان مدینے مین
نہین رہ سکتا ایمان دار اُسمین ٹھہرتا ہی م رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهِ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ ۵۰۴
مِنْ رَأْيِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مسلم مین رافع بن خدیج سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آخر آدمی ہون جب مین تمکو تمہارے دین کی
بات کچھ بتلاؤن تو اُسکو پکڑ لیا کرو یعنی اُسپر عمل کیا کرو اور جب مین تمکو کچھ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح بتلاؤن تو مین بھی آخر آدمی ہی ہون
ف جب حضرت مدینے مین آئے تو وہان کے لوگون کا دستور تھا کہ نر کھجور کا مادہ کھجور مین پیوند کیا کرتے تھے حضرت نے اسکو بیفائدہ جانکر
منع کیا اُس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میری اطاعت تم پر دین کے کامون مین واجب ہی دنیا کے کام مین واجب
نہین اسواسطے کہ مین بھی آدمی ہون دنیا کے کام مین اگر میری اٹکل مین کچھ چوک پڑے تو کیا عجب ہی دین وہ ہی جسمین عذاب ثواب کا ذکر ہو اور آخرت

۵۰۵ کے نفع نقصان کا جسمین بیان ہو **ق** ابن مسعود انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون بھول جاتا ہون جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب مین بھی بھولا
کرون تو مجھکو یاد دلایا کرو **ف** مصابیح مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتین پڑھین تب اصحاب نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز خدا کے حکم سے بڑھائی گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو اصحاب نے کہا کہ حضرت نے بجاے چار رکعت کے
پانچ رکعت پڑھین تو حضرت نے بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کیے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان مقتضاے بشریت ہی پیغمبرون کو
۵۰۶ بھی ہوتا ہی لیکن پیغمبر کا نسیان حکمت سے خالی نہین چنانچہ سہو کا مسئلہ ہی معلوم ہو گیا **ق** ام سلمۃ انما انا بشر وانہ یاتینی الخصم
فلعل بعضہم ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انہ صادق فاقضی لہ فمن قضیت لہ بحق مسلم فانما ہی قطعۃ
من النار فلیحملہا او یذرہا بخاری اور مسلم مین ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون اور البتہ آتا ہی میرے
پاس مدعی اور مدعی علیہ سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہی تو مین جانتا ہون کہ وہ سچا ہی تو فیصلا کر دیتا ہون اسکے
موافق سو دھوکے سے جسکو مین کسی مسلمان کا حق دلادون تو وہ تو اسکے حق مین دوزخ کا ٹکڑا ہی چاہیے اسکو اٹھا لیے یا چاہیے چھوڑ دیوے
۵۰۷ **ق** عائشۃ انما اہلک الذین قبلکم انہم کانوا اذا سرق فیہم الشریف ترکوہ واذا سرق فیہم الضعیف اقاموا
علیہ الحد وایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدہا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اسیلیے تو کھپا ڈالا انکو جو تمسے پہلے تھے کہ جب انمین کوئی شریف اور رئیس چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے بے سزا دیے اور جب
انمین کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اسپر چوری کی سزا کرتے اور قسم ہی خدا کی کہ اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چرا دے تو مقرر اسکا ہاتھ کاٹون **ف**
فاطمہ قیس کی بیٹی قریش مین شریف زادی تھی اسنے چوری کی لوگون نے اسکی سفارش کی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سزا مقرر کی ہوئی مین
سفارش کرتے ہو کسیکی سفارش حضرت نے نمانی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی پھر اسکے ہاتھ کٹوا ڈالا معلوم ہوا کہ حکم شرع مین کسیکی رو رعایت
نچاہیے اگلی امتین اسی کے سبب سے ہلاک ہوئین پچھلے زمانے مین اسلام کی بھی سلطنت شرع مین سستی کرنے سے سست ہو گئی اور یہ جو بعضے نا واقف
کہتے ہین کہ ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہی لیکن سبط مصطفے اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا یعنی حسین کے غم مین درست ہی سو اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ غلط بات ہی اسواسطے کہ حکم شرع سب کے واسطے برابر ہی جو چیز حرام ہی سب کے واسطے برابر ہی شریف اور رذیل کا اسمین کچھ فرق
۵۰۸ نہین **ق** ابن عمر انما بقاؤکم فیما سلف قبلکم من الامم کما بین صلوۃ العصر الی غروب الشمس بخاری مین عبد اللہ
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھاری زندگی کی تو مدت جو تمسے آگے امتین ہو چکین ہین اتنی ہی جتنی مدت عصر کی نماز سے
ہو شام تک یعنی اگلی امتون کی عمر بہت ہوتی تھی اور تمھاری کم یعنی اس تھوڑی زندگی مین جس قدر عبادت ہو سکے سو کر لو دنیا کی
۵۰۹ ہوس مین زیادہ نہ پھنسو **ق** جبیر بن مطعم انما بنو المطلب وبنو ہاشم شیء واحد بخاری مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہی **ف** عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے
عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل سے اور حضرت عثمان عبد شمس سے ہین سو حضرت نے خیبر کا پانچوان حصہ ہاشم اور مطلب
کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمان نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ بنی ہاشم کی شرافت
اور بزرگی کے تو ہم قائل ہین لیکن اسکا کیا سبب ہی کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہین اگر برادری

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

کی جہت دیا ہی تو ہم اور وے ہی حضرت کے ساتھ برابر ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہین ہی کفر اور
اسلام مین رنج اور غم مین ہمیشہ شریک ہی یہ سبب ہی اُنکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعی بنی مطلب کو آل مین داخل جانتے ہین ق
٥١٠ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آنے کی اجازت
مانگنا اسی نظر ہی کے سبب سے ٹھہرائی گئی ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص حضرت کے گھر جھانکنے لگا حضرت نے فرمایا کہ
اگر مین تجکو جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شرع مین جو حکم ہی گھر مین داخل ہونے کی اجازت مانگنے کا تو صرف
اسی واسطے ہی کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تو نے جھانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا معلوم ہوا کہ بلا اذن گھر مین جھانکنا سخت
٥١١ حرام ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہی کہ اُسکی پیروی کیجیے سو امام کے خلاف نکرو یعنی جو امام کرے سو مقتدی بھی کرین ف اسمین اختلاف
ہی کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑھاوے تو مقتدی کیا کرین امام احمد کے نزدیک بموجب اس حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھین
اور امام مالک کے نزدیک بیٹھ کر نماز مین امامت کرنا درست نہین اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے
ہو کر نماز پڑھین چنانچہ حضرت نے آخر عمر مین بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کی تو حضرت کے پچھلے فعل سے یہ حدیث
٥١٢ قولی منسوخ ہوئی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا حُرِّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ اَكْلُهَا بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مردے کا تو صرف کھانا ہی حرام ہی ف حضرت نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پھینک دی ہی فرمایا کہ اسکی کھال کیون نکھینچ لی دو مصالح
کیون نہ پاک کر لی کہ تمھارے کام آتی لوگون نے کہا کہ یہ تو مردہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے کا کھانا البتہ حرام ہی کھال
٥١٣ لینا تو منع نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور روئین اور پر اور پٹھا لینا درست ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا
سُمِّيَ الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهٗ خَضْرَاءَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خضر کا نام
تو اسی واسطے خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹی زمین اُنکے بیٹھنے سے نیچے سرسبز ہو گئی ف خضر کا نام الیا ہی خضر کہتے ہین سرسبز کو جیسے انکی برکت
٥١٤ سے زمین سرسبز ہو گئی تو وے خضر مشہور ہو گئے یعنی ہرے بھرے ق عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ
ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهٗ وَيُرْوٰى ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ
اِلَى الْاَرْضِ فَنَفَضَ بِيَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ فَاَلَهٗ بخاری اور مسلم مین عمار بن یاسرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تجکو تو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونون ہاتھون سے اس طرح پھر حضرت نے اپنے دونون ہاتھ زمین پہ
ایک بار مارے پھر ملا بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونون اپنی ہتھیلیون پر اور اپنے منھ پر اور دوسری روایت یون ہی کہ پھر اپنے
دونون ہاتھ زمین پر مارے پھر اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اُس سے ملا اپنے منھ اور دونون ہتھیلیون کو یہ حضرت نے عمار سے فرمایا
روایت ہی عمارؓ سے کہ حضرت نے مجکو کسی کام کو بھیجا تو مجکو نہانے کی حاجت ہوئی اور مین نے پانی نپایا تو مین زمین پر لوٹا جیسے جانور
لوٹتا ہی یعنی یہ سمجھے کہ جیسے غسل مین پانی سب جگہ پہونچانا ضرور ہی ویسے ہی مٹی بھی ضرور ہوگی عمار کہتے ہین کہ یہ قصہ مین نے حضرت
سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونون کا ایک ہی جیسا کہ وضو یا غسل کا
ہو امام احمد کے مذہب مین تیمم ایک ضرب ہی اور یہی حدیث اُنکی دلیل مذہب کی ہی امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک دو ضرب

ین تیمم مین دو ضربے ہین اُنکی دلیل اور حدیثیں ہین چنانچہ طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے جابر سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیمم دو ضربے
ہین ایک ضربہ منھ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھون کو کہنیون تک اور سنن ابی داؤد مین عمار سے اسی طرح کی روایت ہی حاکم نے کہا کہ یہ حدیث
۵۱۵ صحیح ہی لیکن بخاری اور مسلم مین نہین باقی اسکی تفصیل صراط مستقیم سفر السعادت کی شرح مین مذکور ہو ○ ابن عباس انما مثل ھذا
مَثَلُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ وَھُوَ مَکْتُوْفٌ یعنی الَّذِیْ یُصَلِّیْ وَرَاْسُہٗ مَعْقُوْصٌ مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنی جو اپنے سر کے بالون کا جوڑا باندھکر نماز پڑھے جیسے مثل اُس آدمی کی جو مشکین بندھا نماز پڑھے ف
۵۱۶ بالون کو جوڑا باندھکر نماز پڑھنا مرد کو مکروہ ہی بلکہ کھلا رہنے دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین ○ ابو ھریرۃ انما مثلی و مثل اُمتی
کَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْہِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْہِ
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل تو اور میری امت کی مثل جیسے مثل اُس کی جسنے آگ جلائی پھر اُسمین
کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور مین پکڑے ہوئے ہون تمھاری کمرون کو اور تم بے تامل اندھا دھند اُسمین گرے پڑتے ہو ف یعنی
لوگ حرص اور گناہون مین بے تامل گرتے ہین جیسے آگ مین کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہین اور جلتے ہین اور حضرت کمال شفقت
۵۱۷ سے ان نادانون کو بہت روکتے ہین جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑکے روکے پر افسوس کہ نادان حریص نہین رکتے ق ابو ھریرۃ
اِنَّمَا ھٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْکُھَّانِ قَالَہٗ لِحَمَلِ بْنِ مَالِکِ بْنِ النَّابِغَۃِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے بن مالک
بن نابغہ کو فرمایا کہ یہ تو کاہنون کے بھائیون سے ہی ف ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اسکے پیٹ کا بچہ گر پڑا حضرت نے
اُسکے عوض مین ایک غلام دلایا تو حمل بن مالک نے تک جوڑکے یون کہا کیف اغرم من لا شرب و اکل و لا نطق و لا استھل د مثل
ذلک بطل یعنی کیون عوض دیجیے اُسکا جسنے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا ایسے ایسے کا بدلا تو عبث دلایا تب حضرت نے اُسکے حق مین
یہ حدیث فرمائی کاہن عرب مین وہ لوگ تھے جو ہونے والی باتین جنون سے سیکھ کر بتلاتے تھے ایک سچی بات مین سو جھوٹھ ملاکر
سجع یعنے تک جوڑکے نادانون کو بہکاتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص بھی وہی تباہی بات کو تک بندی سے کاہنون کی
طرح سے کہتا ہی یہ بھی اُنمین داخل ہی اسی طرح ہندوستان مین بھی واہی تباہی خلاف شرع باتون مین نادانون کے بہکانے کے
واسطے بعضے بیدین تک بندی کرتے ہین جیسا کسی مردود نے یون کہا ہی معاذ اللہ کہ خدا کے چار بیٹے بھنگ گانجہ نماز روزہ کسینے
بھنگ روزہ لیا کسینے نماز روزہ اسی طرح اور بہتیری خرافاتین جاہلون مین مشہور ہین یہ لوگ بھی کاہنون مین داخل ہین اور خدا
۵۱۸ رسول کے دشمن ○ عبد اللہ بن عمرو انما ھلک من کان قبلکم باختلافھم فی الکتاب مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ تمسے آگے تھے صرف کتاب الٰہی مین اختلاف کرنے سے برباد ہوئے ف عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی
کہ دو مرد مسجد مین ایک قرآن کی آیت مین اختلاف کرتے تھے حضرت انکی گفتگو سنکر غصہ ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی مطلب یہ کہ جب آیت
کی قرارت دو طرح پر ثابت ہوئی تو اُسمین اختلاف نکرے یہ نہین کہ ایک کو تو مانے اور دوسری قرارت کا انکار کرے بلکہ دونون کو مانے
۵۱۹ ق زَیْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ اِنَّمَا ھِیَ اَرْبَعَۃُ اَشْھُرٍ وَّعَشْرٌ وَقَدْ کَانَتْ اِحْدٰکُنَّ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ تَرْمِیْ بِالْبَعْرَۃِ عَلٰی رَاْسِ الْحَوْلِ
بخاری اور مسلم مین زینب بنت جحش سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت پر خاوند مرنے کے بعد تو چار مہینے اور دس ہی
دن کی تو عدت ہی اور کفر کے وقت تم عورتون مین ہر ایک مینگنی پھینکتی تھی برس دن کے بعد ف مشارق مین روایت

ہو کہ حضرت سے ایک عورت نے کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہی سو وہ عدت میں بیٹھی ہی اور اسکی آنکھ درد کرتی ہی میں اسمیں سرمہ لگا دون حضرت نے
منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفر کے زمانے مین دستور تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکان مین عدت بیٹھتی اور برے کپڑے پہنتی اور سرمہ اور
خوشبو نہ لگاتی جب ایک برس گذر جاتا تو ایک بکری یا چڑیا کو شرمگاہ سے ملکر چھوڑتی اور مینگنیان سر پر سے پشت پر پھینکتی تب عدت سے
باہر ہوتی شرع مین یہ مصیبت موقوف ہوئی چار مہینے دس دن کی عدت ٹھہری کہ اتنے دن خاوند کے گھر مین رہے اور کچھ سنگار نہ کرے
سو حضرت نے فرمایا کہ اسلام مین برس دن کی مصیبت گئی آسانی ہوئی سو یہ بھی تمسے نہین ہو سکتا حفصۃ اِنَّمَا یَخْرُجُ مِنْ ۵۲۰
غَضْبَۃٍ یَّغْضَبُہَا یَعْنِی الدَّجَّالَ مسلم مین حضرت حفصہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال تو نکلیگا قہر سے کہ غصہ کیا
کرنگا ف حضرت کے وقت مین مدینے مین ایک شخص تھا ابن صیاد نام عجائبات اس سے ظاہر ہوتی تھین بعضے لوگون کو شبہہ تھا
کہ وہ دجال ہی ایک روز عبد اللہ بن عمر کو لا عبد اللہ نے اسکو غصہ دلایا غصے سے اتنا اسکا بدن پھولا کہ راہ بند ہو گئی حضرت حفصہ نے
اپنے بھائی عبد اللہ بن عمر کو تب یہ حدیث سنائی یعنی دجال مظہر قہر الٰہی ہی تو نے ابن صیاد کو کیون غصہ دلایا شاید کہ یہی دجال ہو تحقیق
یہ ہی کہ اسکے سوائے دجال اور شخص ہی چنانچہ اسکا مفصل اور حدیث مین مذکور ہی اور تمیم صحابی نے اسکو بچشم دیکھا اور اسکا قصہ
حضرت سے کہا خ اُمُّ سَلَمَۃَ اِنَّمَا یَکْفِیْکِ اَنْ تَحْثِیَ عَلٰی رَأْسِکِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ ثُمَّ تُفِیْضِیْنَ عَلَیْکِ الْمَاءَ فَتَطْہُرِیْنَ ۵۲۱
بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو یہی کفایت کرتا ہی کہ تو تین چلو اپنے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر
پانی بہا دے تو پاک ہو جاوے ف مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مین اپنے سر کی چوٹی
بہت مضبوط باندھتی ہون کیا مین غسل کی حالت مین چوٹی کھول ڈالا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بالون
کی جڑون مین پانی پہونچا تو چوٹی کھولنا ضرور نہین اور یہی مذہب ہی سب امامون کا لیکن مرد کو غسل مین جوڑا کھولنا ضرور ہی م عُمَرُ ۵۲۲
اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَہٗ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہی جو آخرت مین بے نصیب ہی

اَلْبَابُ الثَّالِثُ ۵۲۳

تیسرے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لا آیا ہی ق اَبُوْ مُوْسٰی لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًی سَمِعَہٗ مِنَ اللّٰہِ اِنَّہٗ یُشْرَکُ
بِہٖ وَیُجْعَلُ لَہُ الْوَلَدُ ثُمَّ ہُوَ یُعَافِیْہِمْ وَیَرْزُقُہُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایذا سنکے خدا سے
زیادہ کوئی صبر کرنے والا اور غصے کا روکنے والا نہین حال تو یہ ہی کہ لوگ اسکے ساتھ شرک کرتے ہین اور اولاد اسکی ٹھہراتے ہین تسپر بھی
ان کافرون کو آرام مین رکھتا ہی اور روزی دیتا ہی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا اَحَدَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰہِ وَلِذٰلِکَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ۵۲۴
ظَہَرَ مِنْہَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَیْہِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰہِ وَلِذٰلِکَ مَدَحَ نَفْسَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ
لَا شَیْءَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰہِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہین
اور اسی واسطے اسنے بیحیائی کے کام خواہ کھلے خواہ چھپے جیسے شراب اور حرام کاری سب حرام کیے اور خدا سے زیادہ کوئی نہین جسکو اپنی تعریف
بہت پسند آتی ہو اور اسی واسطے اسنے اپنی ذات کی تعریف کی ہی اور اسماء بنت ابی بکر کی روایت مین ہی کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غیرت دار نہین
خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ عَلَیْکَ طَہُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ قَالَہٗ لِاَعْرَابِیٍّ دَخَلَ عَلَیْہِ یَعُوْدُہٗ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے ۵۲۵
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجپر کچھ حرج نہین یہ تپ گناہون سے پاک کرنے والی ہی اگر خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک گنوار سے فرمایا

جسکی بیماری کو گئے تھے **ف** یعنی بیماری سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہیں کچھ حرج کی بات نہیں سنت ہی کہ جب بیمار کو دیکھنے
۵۲۶ جاوے یون کہے کہ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ خواہ اسکا مطلب پارسی یا ہندی زبان میں کہے ھ جَابِرٌ لَا تَأْكُلُوا
بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بائین ہاتھ سے کھایا کرو کہ شیطان بائین
ہاتھ سے کھاتا ہی **ف** سنت ہی کہ شریف کام داہنے ہاتھ سے کرے جیسے وضو کرنا کھانا کپڑے پہننا اور کمتر کام بائین ہاتھ سے
جیسے استنجا کرنا ناک جھاڑنا ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَإِذَا
۵۲۷ رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ امام سے آگے جلدی نکیا کرو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہا کرو اور جب ولا الضالین کہے تب تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے
تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللہم ربنا لک الحمد **ف** حاصل یہ کہ امام کی اطاعت واجب ہی جب امام
۵۲۸ تکبیر اور رکوع اور سجدہ بیٹھ کر لیوے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہین درست **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتُهَا
لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری
عورت سے پھر بیان کرے اُسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح کہ گویا اُسکو دیکھتا ہی **ف** جب عورت دوسری عورت
کی تک سُکھ اپنے خاوند سے کہیگی تو اُسکو اُسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہوں اس واسطے حضرت نے اُسکو منع فرمایا غور
۵۲۹ کیا چاہیے کہ شریعت مین کیا کیا دور اندیشی ہی چنانچہ اسی واسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع مین منع ہی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا نہ بیچو نہ مول لو
کھجور کو جبتک اُسکی صلاحیت ظاہر نہو یعنی جبتک گدر نہو اور نہ مول لو نہ بیچو پھل کو دوسرے پھل سے زیادہ کم کرکے یا ایک میوہ درخت پر
لگا ہو اور دوسرا ٹوٹا ہو **ف** امام شافعی کے نزدیک جب تک کہ پھل گدر نہو بیچنا نہیں درست بموجب اس حدیث کے اور اٹکل سے پھل کو
۵۲۰ پھل سے بیچنا اسواسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہوگیا ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ
فَإِذَا لَقِيْتُمْ أَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ إِلٰى أَضْيَقِهِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ
کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو اور جب تم اُنمین سے ملا کرو کسی سے راہ مین تو اُسکو بہت تنگ راہ کی طرف دبایا کرو **ف** یہود اور نصاریٰ کو
آپ سلام کرنا تو حرام ہی اور اگر وے سلام کرین تو جواب مین کہے وعلیکم یعنی تمپر وہ ہی جسکے تم لائق ہو اور تنگ راہ مین دبانا اس واسطے فرمایا کہ
۵۲۱ جب اُن لوگون نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت کے لائق ہوئے **ق** اَبُوْ بَشِيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ لَا تَبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ
مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ بخاری اور مسلم مین ابو بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن مین تانت
کا گنڈا یا کوئی گنڈا اگر کاٹ ڈالا جاوے **ف** گنڈا کاٹنا اسواسطے فرمایا کہ اُسمین گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا حرام ہی یا اس واسطے
کہ دوڑانے مین یا چرنے مین کہین اٹک نجاوے یا وے لوگ نظر نہ لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان مین عوام لوگ نیلا گنڈا
۵۲۲ جانور کے اسی خیال سے باندھتے ہین ھ اِبْنُ عُمَرَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی
۵۲۳ کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو کھجور کو جبتک اُسکی خوبی ظاہر ہو یعنی گدر ہو اور زرد سرخ ہو اور جھڑنے سے بچے ھ عُثْمَانُ لَا تَبِيْعُوا الدِّيْنَارَ
بِالدِّيْنَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کے دینار کو دو سونے کے

نقلہ از ترجمہ مشارق الانوار

دینا ہون سے اور نہ چاندی کے درم کو چاندی کے درمون سے ف یعنی چاندی سونے مین زیادہ لینا اور دینا حرام ہی ق اَبُوْسَعِیْدٍ ۵۲۴
لَاتَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ
وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو
سونے کو سونے کے ساتھ مگر برابر کو برابر سے اور زیادہ نکرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی کے مگر برابر کو برابر سے اور نہ زیادہ کرو بعض
کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے ف حاصل یہ کہ تول ناپ کی چیز مین جب کہ ایک ہی جنس ہو تو اسکا برابر بیچنا دست بدست
درست ہی اور زیادہ دینا لینا اور مدت ٹھہرانا حرام ہی اور جب دو جنس ہون جیسے سونے کو چاندی سے بیچے تو زیادہ کمی درست ہی بشرطیکہ دست بدست
ہو یعنی وعدہ نہوا اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے اسطرح پر کہ ایک تو اس وقت موجود ہوا اور دوسرا غائب یعنی اسکے دینے کا
وعدہ ہو تو یہ بھی حرام ہی نہیں درست چاندی سونے مین کھوٹا کھرا برابر ہی لیکن اگر بہت میل ہو تو اسکو حساب کر لیوے ق اِبْنُ عَبَّاسٍ ۵۲۵
لَاتَتَّخِذُوْا شَیْئًا فِیْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بناؤ روح دار چیز کو نشانہ ف
عبداللہ عباس نے چند جوانون کو دیکھا کہ مرغی کو ایک جگہ رکھا ہی تیرون سے اسکو نشانہ مارتے ہین تب یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرت نے لعنت
کی ہی معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ زندہ جانور کو جو رنگ بتاتے ہین نہایت حرام ہی اور کمال بیدرد اور سخت دل ہین کہ ناحق عذاب کرتے ہین اور شکار
پر نشانہ لگانا البتہ درست ہی ق اِبْنُ عُمَرَ لَاتَتْرُكُوا النَّارَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ حِیْنَ تَنَامُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت ۵۲۶
نے فرمایا کہ نہ رکھا کرو آگ کو اپنے گھرون مین جب سویا کرو ف اسواسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ اٹھتی ہی بلکہ مدینے مین ایکبار یون ہی آدمی اور گھر جلگئے
تھے خ اَبُوْهُرَیْرَةَ لَاتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنگ ۵۲۷
مین دشمن سے ملنے کی آرزو نکیا کرو اور جب دشمن سے مل جاؤ تو جم جایا کرو بھاگا نکرو ف بعضے نوجوان اصحاب کہتے کہ اگر ہم کافرون سے ملین
تو خوب انکو ماریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دعوی کرنا بہتر نہیں اگر شاید بھاگے تو گنہگار ہوگئے خ اَبُوْهُرَیْرَةَ لَاتَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ ۵۲۸
مَقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ تُقْرَأُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے
گھرون کو قبرین نہ بنایا کرو مقرر شیطان اس گھر سے بھاگتا ہی جسمین سورۂ بقر پڑھی جاوے ف یعنی گھرون مین مردون کیطرح بے عمل
نہ پڑا رہا کرو بلکہ گھر مین قرآن پڑھا کرو تاکہ شیطان بھاگے م اَبُوْمَرْثَدٍ الْغَنَوِیُّ لَاتَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْهَا مسلم ۵۲۹
مین ابومرثد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قبرون پر نہ بیٹھا کرو اور انکی طرف نماز نہ پڑھا کرو ف یعنی قبرون کو ایسا ذلیل بھی نکرو کہ انپر
بیٹھو اور جا ضرور اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نکرو کہ انکو قبلہ بنا کر ادھر نماز پڑھو یا ان سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست
نہین خ اَبُوْهُرَیْرَةَ لَاتَحَاسُدُوْا وَیُرْوٰی لَاحَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَتْلُوْهُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ ۵۳۰
فَهُوَ یَقُوْلُ لَوْ اُوْتِیْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا یَفْعَلُ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یُنْفِقُهٗ فِیْ حَقِّهٖ فَیَقُوْلُ لَوْ اُوْتِیْتُ
مِثْلَ مَا اُوْتِیَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا یَفْعَلُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد اور دشمنی نکیا کرو اور ایک روایت
یون ہی کہ حسد کرنا لائق نہین مگر دو آدمی مین ایک تو وہ مرد جسکو خدا نے قرآن دیا ہی سو وہ اسکو رات اور دن کی ساعتون مین پڑھا کرتا ہی تو وہ کہے کہ
اگر مجکو بھی قرآن آتا یا توفیق ہوتی جیسے اسکو ہی تو مین بھی کرتا جیسا یہ کرتا ہی دوسرا وہ مرد جسکو خدا نے مال دیا ہی سو وہ اسکو بجا خرچ کیا کرتا ہی تو وہ
کہے اگر میرے پاس مال ہو جیسا اسکے پاس ہی تو مین بھی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہی ف حسد یہ ہی کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھ سکے اور چاہے کہ جاتا رہے

یہ نہایت حرام ہی اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا مین گرفتار ہی گویا حسد کرنیوالا خدا سے غصے ہوتا ہی کہ کیون اُسکو دیا مجکو نہ دیا لیکن کسی مندار
کو دیکھکر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بھی ایسا کرے تو درست ہی یہ حسد نہین اسکو غبطہ کہتے ہین ق ابُو هُرَيْرَةَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَ ۵۴۱
لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپسمین حسد نکرو
اور دام دیکر قیمت نہ بڑھاؤ یعنی لاڑیا بن نکرو اور آپسمین بغض اور عداوت نرکھو اور ایک دوسرے کی جڑ نکاٹو آپسمین پشت پھیر کر نبیٹھو اور
بھائی بن جاؤ ای خدا کے بندو ف یعنی جیسے سگے بھائیون مین محبت اور پاسداری ہوتی ہی ویسی ہی سب مسلمانون سے کرو اور کفر
کی بری عادتین چھوڑو ه اُمُّ الْفَضْلِ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَلَا الْاِمْلَاجَتَانِ مسلم مین ام الفضل سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ۵۴۲
کہ دودھ کا ایکبار یا دوبار چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا ف امام شافعی کے مذہب مین پانچ بار دودھ چوسنے سے نکاح منع ہی ایک دوبار
سے نہین بموجب اس حدیث کے اور امام اعظم کے نزدیک ایکبار دوبار سے بھی نکاح منع ہی اس واسطے کہ قرآن مین مطلق ہی ایکبار دوبار کی
قید نہین واللہ اعلم ه عَائِشَةُ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایکبار دوبار ۵۴۳
دودھ کا چوسنا نکاح حرام نہین کرتا ه اَبُو جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيُّ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَا تُوَاعِدْ اَخَاكَ مَوْعِدًا ۵۴۴
فَتُخْلِفَهُ مسلم مین ابو جری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نیکی ہو کمتر اور تھوڑا نہ سمجھ یعنی ثواب سے خالی نہین
اور اپنے بھائی مسلمان سے ایسا وعدہ نکر کہ پھر اُسکے خلاف کرے ه عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِاٰبَائِكُمْ ۵۴۵
مسلم مین عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم نکھایا کرو بتون کی اور نہ اپنے باپون کی ف سوای خدا کے کسیکی قسم
نہین درست ه عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيْعَةَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ مسلم مین عبدالمطلب ۵۴۶
بن ربیعہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین زکوۃ کا مال لینا بنی ہاشم کو زکوۃ کا مال تو آدمیون کا میل ہی ف بعضے بنی ہاشم
نے حضرت سے کہا کہ ہمکو بھی تحصیل زکوۃ کا حاکم کرکے بھیجیے تاکہ ہمکو بھی منفعت ہو جیسے اورون کو ہوتی ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
یعنی تم میری برادری ہو تمھارے لائق نہین کہ لوگون کا میل کچیل اور صدقہ لو یہ انکی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب بھی معلوم ہوتا ہی
کہ اگر حضرت زکوۃ اپنی آل اور اولاد کے واسطے حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوۃ اپنے نفع کیواسطے مقرر کی ہی ه اَبُو هُرَيْرَةَ ۵۴۷
لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخْتَصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ
صَوْمٍ يَصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب راتون مین سے جمعہ کی رات کو شب بیداری اور
نماز کے واسطے خاص نکرو اور سب دنون مین سے جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کیواسطے خاص نکرو مگر اسطرح مضایقہ نہین کہ اور روزے
جو تم رکھتے ہو اُسمین جمعہ بھی آپڑے ف جمعہ مین غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد مین جانا اور نماز جمعہ کی پڑھنا ضروری ہی اسواسطے
اُسکی شب بیداری اور روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہین اُن کامون مین خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب ہی کہ عبادت کے
واسطے سب دن برابر ہین اور بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہین کسیکو درست نہین کہ اپنی طرف سے کسی دن مین خصوصیت
لگا دے ه اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا بخاری مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے ۵۴۸
فرمایا کہ اختلاف نکیا کرو اسواسطے کہ جو لوگ تمسے آگے تھے اُنھون نے اختلاف کیا پھر برباد ہوگئے ف عبداللہ بن مسعودؓ سے مصابیح
مین روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اور مجھکو اور طرح سے معلوم ہوا مین اُسکو حضرت پاس پکڑ لایا حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونون خوب

پڑھتے ہو کہ پھر یہ حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قرات جس طرح ثابت ہو اسکا انکار کرو ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَآءِ بخاری ۵۴۹
اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون میں ایک کو دوسرے پر بہتر نکہو ف یعنی اصل پیغمبری میں سب
برابر ہیں یہ نجانو کہ کوئی کمتر ہے کوئی بہتر اسواسطے کہ سب پیغمبرون کا ایمان لانا فرض ہے باقی جس قدر جسکی تفضیل دلیل سے ثابت ہے اُسکے
بیان اور اعتقاد مین مضائقہ نہین ق اَبُوْ سَعِيْدٍ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ مِنْ بَيْنِ الْاَنْبِيَآءِ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَآئِمَةٍ مِّنْ قَوَآئِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ جُزِيَ ۵۵۰
بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ بخاری اور مسلم میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرون میں مجکو بہتر نکہو سو البتہ سب لوگ صور کی
آواز سے قیامت میں بیہوش ہوجاوینگے تو اول میں ہوش میں آونگا تو میں موسیٰ کو اسطرح پر دیکھونگا کہ عرش کا پایہ پکڑے ہیں میں نہین
جانتا کہ موسیٰ مجسے پہلے ہوش میں آئے یا کوہ طور کی بیہوشی انکی مجرا ہوگئی ف اس حدیث کا قصہ آگے ہوچکا ایک مسلمان حضرت کو سب
پیغمبرون سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اصل نبوت میں سب پیغمبر
برابر ہیں اگر حضرت کو فضیلت ہے تو اور راہ سے ہے خلاصہ یہ کہ اس طرح سے فضیلت نہ بیان کرو کہ اور پیغمبرون کی حقارت نکلے خ اَبُوْ
طَلْحَةَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ بخاری میں ابوطلحہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہین جاتے ۵۵۱
اس گھر مین جسمین کتا ہو اور جانداروں کی تصویر ہو ق اِبْنُ عُمَرَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَّآ اَصَابَهُمْ ۵۵۲
اِلَّآ اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاؤ اُنکے مکانون میں جن لوگون نے اپنی
جان پر ظلم کیا کہین تمپر نہ عذاب پڑے جیسا اُنپر پڑا اگر وہان خوف سے روتے جاؤ تو مضائقہ نہین ف بخاری اور مسلم مین ابوطلحہ سے
روایت ہے کہ ہم ایکبار حضرت کے ساتھ قوم ثمود کے ملک مین جسکا نام حجر ہے گذرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور وہان سے جلد نکل گئے
اور وہان کے پانی پینے سے منع کیا اور جسنے اُس پانی سے آٹا گوندھا تھا اُسکو پھینکوا دیا معلوم ہوا کہ جس قوم پر عذاب آیا وہان قیامت تک
خدا کی مار اور بے برکتی رہتی ہے قوم ثمود وہ ہیں حضرت صالح پیغمبر کے جب اُن لوگون نے پیغمبر کو نمانا تو اُنپر عذاب آیا سب مرگئے اُنکا مکان شام
اور حجاز کے درمیان ہے ق اُمُّ سَلَمَةَ لَا تَدْعُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ مسلم مین حضرت ۵۵۳
ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بد دعا کیا کرو اپنی جانون کیواسطے سوا نیک دعا کے اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین تمہارے کہنے پر
ف حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ میرا پہلا خاوند یعنی ابوسلمہ مرگیا لوگ اُسکے غم مین اپنے واسطے بد دعا کرنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسوقت
فرشتے موجود ہین بد دعا نکرو نہین تو اُنکے آمین کہنے سے وہی کام ہوگا ق جَابِرٌ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّآ اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ ۵۵۴
مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حلال کرو قربانی مین مگر ایک سال کی بکری مگر یہ کہ تمپر مشکل ہو یعنی اگر نملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو ف
بکری اور بھیڑ ایک برس سے کم درست نہین لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُّقَالُ ۵۵۵
لَهُ جَهْجَاهُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات اور دن نہ آخر ہونگے جبتک بادشاہ نہوگا وہ مرد جسکا نام جہجاہ ہوگا ف یعنی بدون
جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہوگی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہین کہ کب ہوگا اور کہان ہوگا ق اَبُوْ بَكْرَةَ وَجَرِيْرٌ وَابْنُ عُمَرَ ۵۵۶
لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ اور جریر اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہو جاؤ کہ تم لوگ ایک دوسرے کی گردنین مارین ف حضرت نے آخر عمر مین حجۃ الوداع مین یہ حدیث

فرمائی یعنی آپس مین ایک دوسرے کو قتل کرنا کافرون کی عادت ہی تم ایسا نکرنا ق اَنَسٌ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى ۵۵۷
يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ کہتی ہی کچھہ اور بھی زیادہ ہی یہانتک کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیگا تو دوزخ کہیگی کہ بس بس تیری عزت
کی قسم پھر سمٹ جاویگی ف یعنی باوجودیکہ لاکھون کافر اسمین پڑینگے اسکی بھوک نہ مٹے گی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کریگی جب خدا قدم قدرت
اسمین رکھیگا تب اسکا پیٹ بھریگا اور جوش گھٹیگا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہی اور کیسا ہی یہان قدم عقل کا ڈالنا مناسب نہین جیسا آیات
مین آیا ہی ویسا ہی ماننا چاہیے اور کما ینبغی والله اعلم ق جَابِرٌ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى ۵۵۸
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ
اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ لڑتا رہیگا دین حق پر
غالب ہوکر قیامت تک پھر اتریگا عیسی مریم کا بیٹا تو کہیگا مسلمانون کا سردار یعنی امام مہدی کہ آئیے امام بنکر ہمکو نماز پڑھائیے تو عیسی
کہینگے کہ نہین تمھین آپس مین ایک دوسرے کے سردار ہو یہ خدا نے بزرگی دی ہی اس امت کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک
اسلام غالب رہیگا اگر ہندوستان مین ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہی تو کیا ہوا اور ولایتون مین جیسے روم اور توران اور عرب
الحمد للہ کہ اسلام غالب ہی اور جہاد جاری ہی ق اَنَسٌ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ يَعْنِى الْاَعْرَابِىَّ الَّذِىْ بَالَ فِى الْمَسْجِدِ بخاری اور ۵۵۹
مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹو اسکے پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اسکو تاکہ پیشاب کر لیوے مراد اس سے وہ گنوار ہی جسنے مسجد
مین پیشاب کیا ف ایک گنوار مسجد مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب تو اسنے نادانی سے
پیشاب کیا اب کر لینے دو پھر حضرت نے اسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی یہان نجاست نچاہیے پھر اس مکان کو دھلوا ڈالا
زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِىْ سَلَمَةَ رَبِيْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ مسلم ۵۶۰
مین زینب ابو سلمہ کی بیٹی حضرت کی پالی ہوئی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے تئین تم آپ پاکیزہ مت ٹھہراؤ اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ کون پاک
ہی تم مین ف مصابیح مین زینب سے روایت ہی کہ میرا نام پہلے برہ تھا اسکے معنی تھے پاک پھر حضرت نے میرا نام بدل کر زینب رکھا اور
یہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرت نے بہت نام بدلے جنمین اپنی پاکی یا شرک تھا جیسے عبد الشمس ق ابْنُ عُمَرَ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ ۵۶۱
فَاِنِّىْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر نکیا کرو قرآن کو لیکر مین ڈرتا ہون کہ کہین دشمن
اسکو پا جاوے ف یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک مین قرآن نلیجاوے کہ کافر اس سے بے ادبی کرینگے اور اگر لشکر اسلام زیادہ ہو تو
قرآن لیجانا منع نہین ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ ۵۶۲
عَلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مت مانگ
حکومت اور سرداری کو اگر حکومت تجکو بدون مانگے مل جاویگی تو تیری مدد ہوگی اور اگر تجکو حکومت مانگنے سے ملی تو تجھی پر سونپی جاویگی
یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہوگی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ ۵۶۳
لَهَا بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ مانگے عورت اپنی مسلمان بہن کے طلاق کو تاکہ انڈیل لیوے جو اسکے پیالہ
پیالے مین ہی یعنی جو اسکو خاوند سے ملتا تھا سو آپ لیوے اور چاہیے کہ بدون طلاق اسکے خاوند سے نکاح کر لیوے سو اسکو تو وہی

ملیگی جو اُسکی قسمت مین ہو فـ یعنی جو عورت کہ جورو والے مرد سے نکاح کیا چاہے تو وہ پہلی جورو کا طلاق نچاہے کہ اُسکا مال سب
مجکو ملے بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے ق عَائِشَةُ لَا تَسْئَلُنِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا یعنی بِاخْتِیَارِ عَائِشَةَ اِیَّاہُ بخاری ٥٦٤
اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ انمین سے جو عورت پوچھیگی اُسکو بتلا دونگا یعنی یہ بات کہ عائشہ نے مجکو اختیار
کیا ف جب قرآن مین آیت تخییر اتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بیبیان یا اللہ اور رسول کو اختیار کرین اور فقر و فاقہ پر صبر کرین یا دنیا اختیار کرین
اور جدا ہوون تو پہلے عائشہ نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا اور عرض کی کہ یا حضرت میرا اللہ اور رسول کا اختیار کرنا اپنی اور
بیبیون سے نفرمائیگا یعنی دوسری بیبیان حرص کرینگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ آگے بھی گذرا خ عَائِشَةُ لَا تَسُبُّوا ٥٦٥
الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مُردون کو گالی مت دو
اور برا مت کہو سو وے تو پہونچ گئے اپنے کیے کو پہنچا یعنی مردون نے جو نیک یا بد کام کیے تھے سو قبر مین ثواب یا عذاب اُنکو پہونچ گیا اب
اُنکو بد کہنا بیفائدہ ہو بلکہ ناحق اُنکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہو ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ ٥٦٦
نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بد کہو میرے اصحاب کو نہ بد کہو میرے اصحاب کو سو قسم ہو اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہو کہ اگر تم احد پہاڑ کے
برابر سونا راہ خدا مین خرچ کرو تو اُنکے تین پاؤ کے برابر بھی ثواب نہ ملے اور نہ اُسکے آدھے کے برابر ف یعنی اصحاب نے اُس وقت مال خرچ کیا کہ جب
اسلام نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی اُنھین کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم مین اسلام پھیلا انہی سبب سے
تمام قرآن مین مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہو تو معلوم ہوا کہ اُنکی عبادت کے برابر کسیکی عبادت تا قیامت نہین ہو سکتی پھر ایسے بزرگ
سردارون کو بد کہنا کیونکر درست ہوگا خدا سمجھے اُن بے ادبون سے جو حضرت کے اصحاب کو بد کہتے ہین دیدہ و دانستہ اُنکے کمالات کو مٹاتے
ہین ھ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيْحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُوْلُ اَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُوْنُ ٥٦٧
فَيَقُوْلُ لَا اِنَّمَا هُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِيْدُنَّ عَلَيَّ مسلم مین سمرہ بن جندب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکھو
یسار یعنی آسانی والا اور نہ رباح رکھو یعنی نفع والا اور نہ نجیح رکھو یعنی مطلب پانے والا اور نہ افلح رکھو یعنی نجات والا سو تو یون کہیگا کہ یہان فلانا غلام
ہے وہان وہ نہوا تو جواب دینے والا کہیگا کہ یہان نہین ہو یہ نام تو چار ہین سو اس سے زیادہ مجپر نہ باندھنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھائیو ف
دستور یون ہو لوگون کا کہ غلامون کے اکثر نام بہتر رکھتے ہین مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب اور نجات اور اسیطرح مبارک
اور وفادار اور حال آنکہ کبھی اسکا مطلب اُلٹا ہو جاتا ہو تو اسکو بدفالی جانکر غمگین ہوتے ہین جیسا پوچھا کہ نجات یا مبارک ہو کسیطرف جواب مین کہا
کہ نہین یعنی نجات اور مبارک نہین تو مطلب اُلٹا ہوا اسواسطے حضرتؐ نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کیا ضرور جسمین رنج ہو اور بعضے کہتے ہین کہ
یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا جب اعتقاد ٹھیک ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھے تو ایسے نام رکھنا درست ہو گیا ق عُمَرُ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ ٥٦٨
فِیْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِیْ قَيْئِهٖ قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ
فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِیْ كَانَ عِنْدَهٗ فَاَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَهٗ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ مت مول لے اُسکو اور نہ پھیر لے اپنے صدقے کو اگرچہ تجکو وہ ایک درم کو دیوے سو مقرر اپنے صدقے کا پھیر لینے والا ویسا ہی ہو جیسا
اپنی قے کو پھر اپنے پیٹ مین ڈال لیوے یہ حضرت نے عمر فاروق سے کہا جب اُنھون نے ایک گھوڑا چڑھنے کو راہ خدا مین کسیکو دیا تھا اُسنے

اُسکو شاید کیا دُبلا کر ڈالا پھر عمر فاروق نے اسکو مول لینا چاہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی راہ مین دیوے اُسکو
۵۶۹ پھر مول بھی نلیوے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَاتُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاوین یعنی سفر کرنا سواے تین مسجد کے نہین درست ایک تو اوپنا
مسجد یعنی کعبہ دوسرے مدینے مین حضرت کی مسجد تیسرے ملک شام مین مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کی مسجد داؤد اور سلیمان کی
بنائی ف اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث کے اولیا اور بزرگون کی قبرون پر جانا اگر تین منزل ہو زیادہ درست
نہین جانتے اور بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث مین فقط مسجدونکا ذکر ہی یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدین برابر ہین سوا
ان تین مسجدون کے اور کسی شہر کی مسجد مین سفر کرکے جانا درست نہین ہی سواے مسجدون کے اور مکانات کو متبرک جانکر جانا اس حدیث مین
منع نہین ہی اللہ اعلم اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مسجد مین ایکبار نماز پڑھنا اور مسجدون سے ہزار بار افضل ہی اور کعبے مین نماز
۵۷۰ میری مسجد سے سو بار افضل ہی تو معلوم ہوا کہ کعبے کی نماز اور مسجدون سے لاکھ بار افضل ہی حد اَبُوْبَرْزَةَ لَاتُصَاحِبُنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا
لَعْنَةٌ مسلم مین ابو برزہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نرہے جسپر لعنت ہی ف حضرت سفر مین تھے ایک عورت
نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جھڑکی کیواسطے فرمایا کہ تا لعنت کہنے کی عادت چھوڑے معلوم ہوا کہ جانور پر
۵۷۱ بھی لعنت کرنا نہین درست ہو اَبُوْهُرَيْرَةَ لَاتَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَاجَرَسٌ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی
۵۷۲ کہ حضرت نے فرمایا کہ ساتھ نہین لیتے رحمت کے فرشتے اُن لوگون کا جن مین کتا اور گھنٹا ہوتا ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَاتُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتٰبِ
وَلَاتُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کتاب والون
یعنی یہود اور نصاری کو نہ سچا جانو انکو نہ جھٹلاؤ اور کہو کہ ہمنے مانا خدا کو اور اُسکو مانا جو ہمپر اُترا یعنی قرآن اور جو اگلے پیغمبرون پر اُترا ف
حضرت کے وقت مین یہود توریت کو عبرانی زبان مین پڑھتے تھے اور مسلمانون کیواسطے عربی مین اُسکا ترجمہ کرتے تھے تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی اُنکو سچا نجانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہو اور جھوٹھا بھی نجانو شاید کہ سچی بات ہو اور مجمل یون کہو ہم قرآن اور توریت
۵۷۳ اور انجیل کو مانتے ہین مگر ہمکو تمھارا اعتبار نہین خدا جانے کہ تمنے کیا رکھا ہی اور کیا لگا دیا خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَاتُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ
ابْتَاعَهَا فَاِنَّهٗ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَّحْلُبَهَا اِنْ شَآءَ اَمْسَكَ وَاِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ بخاری مین ابو ہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بند رکھا کرو کئی دن کا دودھ اونٹ اور بکری اور بھیڑ کے تھنو مین سو جو انکو مول لیوے وہ بعد دوہنے
کے دو کام مین مختار ہی خواہ رکھے خواہ انکو پھیر دیوے تین سیر کھجور بدلا دیکر ف دستور ہی دغا باز دن کا کئی دن کا دودھ گاے بکری
کا بند رکھتے ہین تا مول لینے والا دھوکے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد مول لینے کے اسکو اختیار ہی خواہ رکھے خواہ پھیر دے بدلا دیکر اور
یہی مذہب ہی امام شافعی کا امام اعظم رح کے مذہب مین بدلا دینا نہین اسواسطے کہ جانور کا دانہ اور چارا دودھ کا عوض ہوگیا چنانچہ آیا
۵۷۴ اول مین یہ مضمون مذکور ہو چکا حر اَبُوْهُرَيْرَةَ لَاتَصُمِ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَاتَاْذَنْ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ
اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نفل روزہ عورت نرکھے خاوند کے ہوتے بدون اُسکے حکم کے اور خاوند کے ہوتے بدون اُسکے حکم کسیکو کسی کام کے واسطے گھر مین نہ آنے
دیوے اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اُسکے حکم خدا کی راہ مین دیویگی تو اُسکا آدھا ثواب خاوند کو ہوگا ف اس حدیث مین

خاوند کے حق عورت پر فرائض فرض روزے مین خاوند کی اجازت کی حاجت نہین نفل روزہ بغیر اُسکی مرضی درست نہین کہ مرد کو
کسی سبب سے تکلیف نہو اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا مین دینا جب درست ہی کہ اُسکی اجازت ہو صریحاً یا اسکو رنج نہو جب تئے اور اگر ناخوش ہو
یا منع کیا ہو تو عورت کو کسی طرح دینا درست نہین ق عمرُ لَا تُطْرُونِي كَمَا اَطْرَتِ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ وَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ ۵۷۵
وَرَسُولُهٗ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت بیجا میری تعریف نکیا کرو جیسے بیجا عیسی مریم کے بیٹے
کی تعریف ہوئی اور مجکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اُسکا رسول ف یعنی جیسا نصاری نے عیسی کی بیجا تعریف بہت بڑھا کر کی
بعضون نے اُنکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضون نے خدا سو تم اے مسلمانو ویسی تعریف نکیجیو کافر ہو جاؤ گے میری التعریف تو اتنی کفایت
کرتی ہی کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو سوا خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہین سب آگئے پیغمبر سب
عالم سے بہتر خدا کا امانت دار سب گناہون سے معصوم ہوتا ہی یعنی سوائے پیغمبر کے اب کون سی تعریف باقی رہی ہی جو مجکو کہو گے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ یہ جو جاہلون مین مشہور ہی کہ نبی ہر کام کے مختار ہین جاہین سو کر ڈالین سو یہ شرک ہی انہین تو پیغمبر کو خدائی ثابت کی اور جس بات
سے حضرت نے منع کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلون نے کہی ق عائشۃ لَا تَعْجَلْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِاَنْسَابِهَا وَاِنَّ لِيْ فِيْهِمْ ۵۷۶
نَسَبًا حَتّٰى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِيْ قَالَهٗ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی
نکرو سو البتہ ابو بکر قریش کا نسب سب سے زیادہ ترجانتا ہی اور البتہ میرا اُنمین رشتہ ہی تو ہجو نکر جب تک ابو بکر میرا نسب اُنکے نسب سے تجکو الگ نکردے
یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا ف روایت ہی کہ کفار قریش نے حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تھی حضرت نے
حسان سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش میرے رشتہ دار ہین اسطرح اُنکی ہجو کرنا کہ میرے باپ دادے بھی اسمین آجاوین
ابی بکر سے اسکو تحقیق کر لے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہی خ ابن عباس لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس ۵۷۷
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب نکرو خدا کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسیکو جلاؤ ف علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے زندیق
یعنی بے دین لوگون کو جلوا ڈالا جب عبد اللہ بن عباس نے یہ سنا تو یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر مین اُسوقت ہوتا نہ جلاتا بلکہ انکو قتل کرتا اسواسطے
کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ جو اسلام کو چھوڑ کر اور دین بدلے اسکو مار ڈالو م عوف بن مالك لَا تُعْطِهٖ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهٖ يَا خَالِدُ هَلْ ۵۷۸
اَنْتُمْ تَارِكُوْنَ لِيْ اُمَرَائِيْ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتُرْعِيَ اِبِلًا وَّغَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَاَوْرَدَهَا حَوْضًا
فَشَرَعَتْ فِيْهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهٗ وَتَرَكَتْ كَدَرَهٗ فَصَفْوُهٗ لَكُمْ وَكَدَرُهٗ عَلَيْهِمْ قَالَهٗ لَمَّا اَخْبَرَهٗ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بِقَتْلِ رَجُلٍ مِّنْ
حِمْيَرَ فِيْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ رَجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ وَمَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِيَّاهُ سَلَبَهٗ لَمَّا اسْتَكْثَرَهٗ بَعْدَ قَوْلِهٖ لِخَالِدٍ اِدْفَعْهُ اِلَيْهِ
فَلَمَّا مَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَاَغْضَبَهٗ وَسَمِعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَدِيْثَ مسلم مین عوف بن مالک سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دے اسکو اے خالد نہ دے اسکو اے خالد بھلا تم چھوڑنے والے ہو میرے بنائے حاکمون کو تمہاری مثل اور ان حاکمون کی مثل
تو ایسی ہی جیسے مثل اُس مرد کی جسنے اونٹ اور بکریان چرانے کو لین سو انکو چرایا پھر اُنکے پیاس کا وقت تاکتا رہا سو لے گیا اُنکو حوض پر سو آگئین
وہ گھسین پھر اُنھون نے صاف صاف پانی کو پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تو تمکو ہی اور تلچھٹ اُنپر یعنی غنیمت کا مال تو لشکر کو ہی
اور سب لشکر کی فکر اور قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ حاکمون پر ہے حضرت نے اُس وقت فرمایا جب عوف بن مالک نے حضرت کو خبر کی قوم
حمیر سے ایک شخص کے مارنے کی کافر کو جنگ موتہ مین اور خبر کی خالد بن ولید نے اسباب مدینے کی اُسکو جبکہ خالد نے اُس اسباب کو بہت

مال جاتا تھا بعد فرمانے حضرت کے خالد سے کہ دے اسباب قاتل کو پھر جب خالد عوف پاس نکلے تو عوف نے خالد کو غصہ دلایا اور خبر حضرت نے اسکو سنا تو یہ حدیث فرمائی ف اس حدیث کا مفصل قصہ یون ہی کہ ہجری آٹھوین سال زید کو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار کرکے شام مین بھیجا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ موتہ کے مکان مین نصاری سے لڑائی ہوئی لشکر نصاری لاکھ تھا تینو سردار شہید ہوئے پھر خالد بن ولید مسلمانون کی صلاح سے سردار بنے آٹھ تلوارین اس دن انکے ہاتھ مین ٹوٹ گئین خوب لڑے خدا نے فتح نصیب کی اسی لڑائی مین قوم حمیر کے ایک مسلمان نے ایک کافر کو مارا اس کافر کا اسباب مانگا خالد نے کہ اسوقت حاکم تھے نہ دیا عوف بن مالک اس حدیث کے راوی نے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو اسباب نہین دیتے ہو تو مین تمھارا گلہ حضرت سے کرونگا جب مدینے مین لشکر آیا تو عوف نے حضرت سے خالد کا گلہ کیا حضرت نے خالد سے فرمایا کہ قاتل کو تو نے اسباب کیون نہ دیا خالد نے کہا کہ وہ اسباب بہت قیمتی تھا حضرت نے فرمایا کہ اب اسکا اسباب دے پھر خالد جب عوف کے پاس ہو کر نکلے تو عوف نے خالد کی چادر پکڑ کر کہا کہ کیون جو ہمنے تمسے کہا تھا سو کر دکھایا خالد کو بہت غصہ آیا جب یہ حال حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اور خالد کی خاطرداری کی کہ اب اسباب نہ دے اور حاکمون کی قدردانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ کو سردارون کی خاطرداری ضرور ہی تا لشکر پر رعب رہے ہر ایک سپاہی

٥٧٩ سردار پر جرأت نکرے خ ابوہریرۃ لا تغضب قاله لرجل قال له اوصنی بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت سے ایک مرد نے کہا کہ مجکو کچھ نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا غصہ نکیا کر ف اس شخص نے تین بار نصیحت مانگی وہ شخص غصہ ور بہت تھا اسواسطے ہر بار حضرت نے یہی نصیحت کی غصہ دو قسم ہی بہتر اور بدتر اسو غصہ خدا کے واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے وہ برا حضرت نے اسی غصے

٥٨٠ کو منع کیا خ م عبد اللہ بن مغفل لا تغلبنكم الاعراب على اسم صلوتكم المغرب قال وتقول الاعراب العشاء واخرجه مسلم عن ابن عمر على اسم صلوتكم الا انها العشاء وهم يعتمون بالابل ويروى صلوتكم العشاء فانها في كتاب الله العشاء وانها تعتم بحلاب الابل بخاری مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پر غلبہ نکرنے پاوین عرب کے جنگلی لوگ تمھاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرت نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے ہین اور روایت کی مسلم نے عبد اللہ بن عمر سے کہ غالب نہووین جنگلی لوگ تمھاری نماز کے نام پر جان رکھو کہ البتہ اسکا نام عشا ہی اور جنگلی لوگ دیر کرکے اندھیرے مین اونٹنی کا دودھ دوہتے ہین اور دوسری روایت یون ہی کہ تمھاری نماز کا نام عشا ہی سو البتہ اس نماز کا نام خدا کی کتاب مین عشا ہی اور جنگلی لوگ اندھیرے مین اونٹون کا دودھ دوہتے ہین ف عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کی نماز کو عتمہ کہتے تھے یعنی اندھیرے کی وہ دیر والی نماز اسواسطے کہ عشا کے وقت وہ لوگ اپنے اونٹون کا دودھ دوہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا نہین نہو کہ نمازون کے شرعی نام بدل جاوین اور جنگلی لوگون کی

٥٨١ بولی مشہور ہو جاوے اسواسطے منع کیا ق ابوسعید وابوہریرۃ لا تفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنيبا قاله لاخي بني عدي الانصاري وكان قد استعمله على خيبر بخاری اور مسلم مین ابوسعید اور ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو جمیل ناقص کھجور کو چاندی کے درمون سے بیچ ڈال اور پھر مول لیا کر درمون سے عمدہ قسم کی کھجور یہ حضرت نے قوم بنی عدی انصاری کے بھائی سے کہا اور حضرت نے اسکو خیبر کا عامل کرکے بھیجا تھا ف حضرت نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کرکے بھیجا وہان سے وہ عمدہ قسم کھجور جسکو جنیب کہتے ہین حضرت کے واسطے لایا حضرت نے پوچھا کہ کیا خیبر کی کھجور ایسی ہوتی ہی اسنے کہا کہ نہین بلکہ ہم ناقص کھجور دو سیر دیکر ایک سیر عمدہ قسم بدل لیتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس مین زیادہ دینا لینا منع ہی ایسا نکر

بلکہ اسکی تدبیر یہ ہو کہ نقص کو بیچ ڈالے پھر اسکی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا اسیطرح سب ناپ کی چیزین جیسے گیہوں اور جو اور نمک اور چھوہارے
٥٨٢ مین کرنا چاہیے ﴿ عن ابن عمر لا تقبل صلوٰۃ بغیر طهور ولا صدقة من غلول. مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ بدون طہارت اور پاکی کے نماز نہین قبول ہوتی اور صدقہ قبول نہین ہوتا غنیمت کی چوری سے ف اس حدیث سے
٥٨٣ معلوم ہوا کہ بدون غسل اور وضو نماز قبول نہین اور حرام مال کو خدا کی راہ مین دینے سے کچھ ثواب نہین ﴿ ابو ہریرۃ لا تقبل صلوٰۃ
من احدث حتی یتوضأ. بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا وضو ٹوٹے اسکی نماز قبول نہین جب تک وضو
نہ کرلیوے ف وضو ٹوٹتا ہو اس سے جو آگے اور پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگا کر سونے سے اور خون پیپ بدن پر بہنے سے اور بیہوشی اور دیوانگی سے
٥٨٤ ﴿ ابو ہریرۃ لا تقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقة نسائی ومؤنة عاملی فهو صدقة. بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بانٹین گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤن مین بعد میری بیبیون کے خرچ
کے اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہو خدا کی راہ مین ف حضرت کے پاس کچھ زمین مدینے مین تھی اور کچھ فدک اور خیبر مین
سو حضرت کا معمول تھا کہ اُسکے حاصلات سے اپنی بیبیون کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اُسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کیا کرتے
تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بانٹین گے باقی رہی یہ زمین سو بعد بیبیون کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی راہ
خدا مین صدقہ ہو کارندے سے مراد یا خلیفہ ہو یا اُس زمین کا عامل پیغمبر کے مال مین جو وراثت نہین ہو سو اسکی یہ حکمت ہو کہ تا خلق کو معلوم
ہو کہ پیغمبرون کی محنت اور جان فشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہین یہانتک کہ اولاد اور وارثون کو بھی کچھ اُنکا
حصہ نہین ملتا اور حضرت فاطمہ کو اول یہ حال معلوم نتھا اسی واسطے صدیق اکبر سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے
٥٨٥ مال مین وراثت نہین تو خاموش ہو رہین اس تقریر تو اتنی ہی باقی جھگڑے ہین بے فائدہ ﴿ المقداد بن الاسود لا تقتله فان قتلته
فانه بمنزلتك قبل ان تقتله وانك بمنزلته قبل ان یقول كلمته التی قال قاله حین ساله المقداد عن قتل من
اسلم من الكفار بعد ان قطع یده فی الحرب. بخاری اور مسلم مین مقداد بن اسود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مت
مار اس کافر کو جو اب مسلمان ہو گیا سو اگر تو اُسکو مار یگا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہو گیا ہو اور تو واجب القتل اُسکے برابر
ہو جاویگا جیسے وہ تھا کافر کلمہ پڑھنے سے پہلے یہ حضرت نے فرمایا جب مقداد نے پوچھا اُس شخص کا حال جو کافر تھا پھر لڑائی مین مقداد
کا ہاتھ کاٹکر مسلمان ہو گیا ف یعنی اگر تو اُسکو حالت کفر مین مار ڈالتا تو درست تھا اور اب وہ مسلمان ہوا اسکا خون بچ گیا اگر تو
٥٨٦ اُسکو اب مار یگا تو اُسکے بدلے تو مارا جاویگا ﴿ عائشة لا تقطع ید السارق الا فی ربع دینار فصاعدا. بخاری اور مسلم مین حضرت
عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ مین ف دینار ساڑھے چار ماشے سونے
کی ہوتی ہو تو اسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوئی یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اس سے زیادہ مال چراوے
تب اسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور اگر اس سے کم چراوے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب تین درم
چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جاوے
٥٨٧ اس سے کم مین نہین اُنکی دلیل دوسری حدیث ہو جسمین دس درم کی حد ہو ﴿ ابو ہریرۃ لا تقولوا هكذا لا تعینوا علیه الشیطان
قاله حین قال رجل اخزاك الله لسكران ضرب الحد. بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہو

شیطان کی اُسکے اوپر مدد نکر دیہ حضرت نے اُس وقت فرمایا کہ جب کسینے اُس شرابی کو جو حد مارا گیا تھا یون کہا کہ خدا تجکو فضیحت اور رسوا
کرے ف یعنی جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اُسکو برا کہنا اسواسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہی مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تمنے شیطان
۵۸۸ کی مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے خ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ لَا تَقُولِي هٰذِهٖ وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ
بخاری مین ربیع بنت معوذ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو مت کہو اور وہ بات کہو جو آگے کہتی تھی ف بخاری مین ربیع سے پوری
روایت یون ہی کہ میری شادی ہوئی حضرت میرے پاس آئے چھوٹی لڑکیان جنگ بدر کے قصے گاتی تھین دف بجاکر اُسمین ایک لڑکی نے
یہ کہا کہ ہم مین ایسا پیغمبر ہی جو کل کی ہونے والی بات جانتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات سوائے خدا کے
کوئی نہین جانتا مجکو بھی نہین معلوم بعضے علما کے نزدیک خوشی کے دنون مین بزار اگ دف کے ساتھ بشرطیکہ اور باجے نہون اور مضمون
۵۸۹ اُسکا خلاف شرع نہو اور گانے والا لڑکا اور اجنبی عورت نہو تو درست ہی خ اَنَسٌ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ مسلم
مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی مگر نہایت برے لوگون پر ف یعنی جس وقت قیامت آویگی کوئی ایمان دار
۵۹۰ نرہیگا سب کافر ہون گے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَاْخُذَ اُمَّتِيْ مَاخِذَ الْقُرُوْنِ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِيْلَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَفَارِسَ وَالرُّوْمِ قَالَ وَمَنِ النَّاسُ اِلَّا اُولٰئِكَ. بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ قیامت نہ قایم ہوگی جبتک اختیار کرنے لگے میری امت اگلے زمانون کے طریقون کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یعنی بے تفاوت جو
اگلے زمانے کے کافرون کی رسمین تھین سو میری امت بھی کریگی لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ مجوسی اور نصاری کی طرح لوگ ہو جاوینگے
حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہین سوائے اُنکے یعنی انھین کے قدم بقدم چلینگے ف مجوس اور نصاری کی یہ رسمین تھین کہ ریشمین
کپڑا پہننا چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا نجومی سے پوچھکر کام کرنا داڑھی منڈانا گناہون پر اڑجانا توبہ نکرنا شریعت کے حکمون پر
خیال نکرنا شراب پینا سو افسوس کہ یہ سب رسمین مسلمانون مین جاری ہوگئین خصوصاً ہندوستان مین حضرت نے جیسا فرمایا ویسا ہی
۵۹۱ ہوا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی یہان تک کہ نکلے آگ حجاز کی زمین سے روشن کر دیویگی بصری
کے اونٹون کی گردنون یعنی ایسی اُسکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہونچیگی ف حجاز عرب مین اُس زمین کا نام ہی جسمین مکہ
اور مدینہ ہو اور بصری ایک شہر کا نام ہی تاریخ مدینہ مین مذکور ہی کہ اول چند روز مدینے مین برابر زلزلہ رہا لوگون نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایک
طرف زمین پھٹ گئی اُسمین سے ہر بلند آگ نکلی چالیس دن قایم رہی لوہا اور پتھر اُس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نجلتی تھی سیکڑون
کوس تک اُسکی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا گزرا چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ
۵۹۲ ہوا حضرت کا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰی ذِی الْخَلَصَةِ بخاری اور
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی یہان تک کہ چوتڑ مٹکاتی پھرینگی قوم دوس کی عورتین بت کے
گرد جسکا ذی الخلصہ نام ہی ف دوس ایک قوم کا نام ہی یمن مین ابوہریرہ بھی اُسی قوم سے ہین ذی الخلصہ اُس قوم کے بت کا
نام تھا اُسکو کافر کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی تب حضرت نے اُس بت کو تڑوا ڈالا سو حضرت نے یہ فرمایا کہ قیامت
۵۹۳ سے قریب وہ قوم مرتد ہو جاویگی اُس بت کو پھر نیا بنا دینگے اور اُنکی عورتین اُسکے گرد طواف کرینگی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا رَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَالِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ
مِنْ قَبْلُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہو گی قیامت یہان تک کہ نکلیگا سورج اپنے ڈوبنے
کے مکان سے پھر جب اُسکو دیکھینگے لوگ تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہین سو اُس وقت نہ فائدہ کریگا کسی جان کو اُسکا ایمان جسکو پہلے
سے ایمان نہ تھا ف یعنی بن دیکھے کا ایمان معتبر ہی اور جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ اسی واسطے اگر کافر مرتے دم ایمان
لاوے تو معتبر نہین کہ اُس وقت بھی عذاب آخرت سامنے آجاتا ہی ق عَائِشَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى ٥٩٤
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہو گی یہانتک کہ لات اور عزی پوجے جاوین ف
لات اور عزی عرب مین دو بت تھے حضرت کے وقت مین توڑے گئے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہو جاوینگے اور اُنکو
پوجینگے ح اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّ اَنْهَارًا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت ٥٩٥
نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہو گی یہانتک کہ ہو جاوے عرب کی زمین چراگاہ سبزہ زار نہرون والی ف عرب کی زمین مین نہ سبزہ ہی
نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانے مین اُسمین سبزہ اور نہرین ہونگی اور بعضے کہتے ہین کہ زمین عرب سے مدینہ مراد ہی یعنی آخر زمانے مین لوگ عمارت
اور آبادی پر زیادہ مصروف ہونگے دنیا کی محبت غالب ہو گی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَقُوْلَ ٥٩٦
الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُوْدِيُّ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَائِىْ فَاقْتُلْهُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ
قائم ہو گی قیامت یہان تک کہ تم اے مسلمانون یہودیون کو قتل کروگے یہان تک کہ کہیگا پتھر جسکے پیچھے یہودی چھپا ہو گا اے مسلمان
یہ یہودی ہی میری آڑ مین سو تو اُسکو مار ڈال ف قیامت کے قریب دجال نکلیگا اُسکے لشکر مین اکثر یہودی ہونگے جب عیسی علیہ السلام
کے ہاتھ سے دجال مارا جاویگا تو مسلمان اُس وقت یہودیون کو بن بن کے قتل کرینگے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى ٥٩٧
تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَّكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ
الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہو گی یہان تک کہ اے مسلمانون
تم لڑوگے خوز اور کرمان سے جو دو گروہ ہین عجم کے سرخ منھ والے چپٹی ناکون والے چھوٹی آنکھون والے منھ اُنکے جیسے ڈھالین ہین
تہ بتہ اُسپر چمڑا چڑھا یعنی اُنکے گول منھ ہین موٹی موٹی جوتیان اُنکے بال کی ف خوزستان اور کرمان دو شہر ہین ایران اور توران مین
وہان کے رہنے والے مراد ہین یا قوم ترک مراد ہین اُنکی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا حضرت نے فرمایا اسی طرح صحابہ حضرت کے
بعد اُن سے لڑے اور فتحیاب ہوئے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ ٥٩٨
الْمُطْرَقَةُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہو گی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اُس قوم سے جنکے
منھ جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ چمڑا چڑھی ہوئی یعنی موٹے منھ گول گول ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ ٥٩٩
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہو گی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اُس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہین
ف قوم ترک مراد ہین جیسا اگلی حدیث مین مذکور ہو چکا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا ٦٠٠
وَاحِدَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہو گی یہانتک کہ آپس مین لڑینگے دو گروہ
دعوی دونون کا ایک ہی ف یہ لڑائی علی مرتضی اور معاویہ کی لڑائی مراد ہی دونون کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ

٦٠١ محمد رسول اللہ ﷺ سے ھر ابو ھریرۃ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّومُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ
مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ
لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَآءِ
عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ
بِالزَّيْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اَنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَآءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا
هُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا
يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِيْ حَرْبَتِهٖ ۔ مسلم میں ابوہریرہ
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ روم کے نصاری کا لشکر اعماق میں یا دابق میں اُتر لیگا پھر اُنکی طرف
مدینے سے لشکر اسلام نکلیگا وہی لوگ اُس دن تمام روے زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے مراد حضرت امام مہدی کا لشکر ہی پھر
جب صف باندھینگے دونون لشکر تو نصاری کہینگے کہ چھوڑ دو ہمارا درمیان اور اُن مسلمانون لوگون کا جنھون نے ہمارے جورو لڑکے پکڑکے
لونڈی غلام بنائے ہین تاکہ ہم اُن سے لڑلیوین تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم ہم تمہارا اور اپنے بھائی مسلمانون کا درمیان نچھوڑینگے یعنی
تم اس فریب سے مسلمانون مین پھوٹ ڈالا چاہتے ہو سو یہ ممکن نہین پھر اُن کافرون سے لڑنے لگینگے تو تہائی مسلمانون کا لشکر بھاگ جاویگا اُنکی
توبہ خدا کبھی نہ قبول کریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وہی سب شہیدون مین افضل ہونگے خدا کے نزدیک اور تہائی لشکر فتح کریگا وہی عمر بھر
کبھی فتنہ اور بلا مین نہ پڑینگے پھر وہی قسطنطینیہ کو جو روم کا تختگاہ شہر ہو فتح کرینگے سو جس وقت وہی لوٹ کا مال بانٹتے ہونگے اپنی تلوارون کو
زیتون کے درخت مین لٹکا کر اچانک اُنمین شیطان پکاریگا کہ دجال تو تمہارے پیچھے تمہارے لڑکون بالون پر آپڑا تو مسلمان وہان سے
نکلینگے اور دجال اُنکا یہ خبر جھوٹی ہوگی پھر جب لشکر اسلام شام کے ملک مین آویگا تب دجال نکلیگا سو جس وقت مسلمان لڑنے کی تیاری
کرکے صفین باندھتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پھر عیسی مریم کے بیٹے اُترینگے پھر اُنکو نماز پڑھاوینگے پھر جب عیسی کو خدا کا دشمن یعنی دجال
دیکھیگا تو خوف سے گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہی سو اگر اُسکو خدا چھوڑدے تو وہ خود بخود گل جاوے یہان تک کہ مٹ جاوے
لیکن اُسکو خدا قتل کرواویگا عیسی کے ہاتھ سے پھر عیسی دجال کے تابعدارون کو یا سب لوگون کو اُسکا خون دکھلاوینگے اپنی برچھی مین لگا ہوا
ف اعماق اور دابق دو مکان ہین شام کے ملک مین اور قسطنطینیہ بہت مدت سے ابتک مسلمانون کے عمل مین ہی چنانچہ اب روم
کا بادشاہ مسلمان ہین رہتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ قیامت کے قریب نصاری کا اُنمین عمل ہوجاویگا پھر امام مہدی کے وقت مین
٦٠٢ فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث مین اُسکا ذکر ہی ھر انس لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ ۔ مسلم مین انس رضی سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نکہا جاویگا اللہ اللہ ف اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ قیامت
اُسوقت آویگی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ نہ کہیگا یعنی سب کافر ہوجاوینگے دوسرا مطلب یہ کہ قیامت اُسوقت ہوگی کہ گناہ پر کوئی انکار نہ کریگا
٦٠ یعنی اُسوقت کوئی اتنا بھی گنہگار بدکار سے نہ کہیگا کہ ارے خدا سے ڈر خدا سے ڈر ھر ابو ھریرۃ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ
عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ
اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ ۔ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دریای فرات ایک سونے کے پہاڑ کو

کھولی ڈالیگا یعنی اُنمین نمود ہوگا اُس پر لوگ لڑینگے سو قتل ہونگے ہر ایک سیکڑے سے ننانوے اور کہیگا ہر ایک آدمی اُنمین سے کہ شاید مین قتل
سے بچ رہون یعنی تو سب خزانہ مین بلاشرکت پاؤن ف فرات کوفے اور کربلا کے دریا کا نام ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ ٦٠٤
حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم
ہوگی یہان تک کہ نکلیگا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکیگا لوگون کو اپنی لاٹھی سے ف قحطان ایک شخص تھا یمن کے اصل عرب
اُسکی اولاد ہین سو فرمایا کہ اُس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اُسکے ایسے قابو مین ہونگے جیسے بکریان چرانے والے
کے قابو مین کہ جدھر چاہے اُدھر ہانکے لیجائے شاید کہ اُس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے کہ اول حدیث مین گذرا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ
لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَتَهٗ ٦٠٥
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ تم مین مال بہت ہو جاویگا تو ابل پڑیگا
یہانتک کہ مالدار فکر مین رنجیدہ ہوگا کہ کون اُسکی زکاۃ کا مال لیوے ف یہ قیامت کے قریب امام مہدیؑ کے وقت مین ہوگا کہ سب مالدار ٦٠٦
ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو زکاۃ کا مال لیوے یا قیامت کی نشانیان دیکھکے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی فرصت نہوگی ق
اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کسی طرح مین اُسکی جگہ پر ہوتا ف یعنی قیامت کے قریب
ایسے فتنے اور فساد عالم مین پھیلینگے کہ لوگ موت کی تمنا کرینگے قبرون کو دیکھکر یہ حدیث اور اُسکے پہلے کی حدیثون مین حضرت نے قیامت سے پہلے
ہونے والی چیزین ہین اُنکی خبرین دی ہین اب تک بعضی چیزین ہو چکین ہین اور بعضی آگے ہونگی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا ٦٠٧
اور آگے ہوگا ق اَبُوْسَعِيْدٍ لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ وَمَنْ كَتَبَ عَنِّيْ غَيْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْيَمْحُهٗ وَحَدِّثُوْا عَنِّيْ وَلَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ
مَنْسُوْخٌ صَنْدٌ بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جسنے مجھسے سنکر سوائے قرآن
کے جو لکھا ہو سو اُسکو مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سنو وہ لوگون کو سکھاؤ اور مجھپر جھوٹھ نہ باندھو کہا صغانی نے کہ
کتاب والے نے کہ اس حدیث کا اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہی ف اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ مین
لکھتے تھے حضرت ڈرے کہ کہین قرآن اور حدیث ناواقفون کے نزدیک نہ ملجاوے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کی لفظ کون ہی اور حدیث کی کون
اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع کیا جب قرآن لوگون مین خوب مشہور ہو گیا اور اشتباہ کا شبہہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت
دی چنانچہ ابوہریرہؓ کی حدیث اس کتاب مین ہو چکی کہ حضرت نے ابوشاہ یمنی کو حدیث لکھوا دی یہ بندوبست جو دین محمدی مین ہی کسی دین مین نہین
کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ حسن علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال
جدا بخلاف یہود اور نصاری کے کہ اُنکی کتابون مین عجب گھال میل ہی چنانچہ اُنکی توریت اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ اُنکے صحاب
اور راویون کا کلام ایسا مخلوط ہی کہ عاقل متحیر ہوتا ہی گویا تاریخ کی کتابین ہین صرف آسمانی کلام نہین ق عَلِيٌّ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ ٦٠٨
مَنْ يَّكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھپر جھوٹھ نہ باندھیو سو مقرر یہ بات ہی کہ جو
مجھپر جھوٹھ باندھیگا وہ دوزخ مین جاویگا ق عُمَرُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهٗ مَنْ لَّبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم ٦٠٩
مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنیگا دنیا مین وہ آخرت مین اُسکو نہ پہنیگا ق

۶۱۰ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ لَاتَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَاتَشْرَبُوا فِي اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَاتَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَاِنَّهَا
لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیو
سونے چاندی کے برتنون مین اور نہ کھاؤ اُنکے پیالون مین اسواسطے کہ یہ چیزین کافرون کے واسطے دنیا مین ہین اور تمھارے واسطے اے
مسلمانو آخرت مین ملینگی ف دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہی اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخواب
تافتہ اور دریائی اور اطلس اور گلبدن اور غنازیہ مردون کو حرام ہی اور چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا یا عطردان پاندان
بنانا حرام ہی اگر تکلف ہی منظور ہی تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کے چینی اور بلور اور شیشے کے برتن کیا کم ہین جو ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنون
۶۱۱ کو استعمال کرکے خدا اور رسول کو ناخوش کیجیے ھ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ لَاتُلْحِفُوا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَاللهِ لَايَسْئَلُنِي اَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ
لَهُ مَسْئَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَاَنَالَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيمَا اَعْطَيْتُهُ مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم مین کوئی مجھسے کچھ مانگیگا اور کچھ مجکو ناخوش کرکے پا لیگا تو جو مین اُسکو دونگا اسمین برکت نہو گی
ف یعنی جو چمٹ کر سوال کرکے کچھ مجھسے پا لیگا وہ مال بے برکت ہوگا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہی خصوصا چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہی
۶۱۲ ھ اَبُوهُرَيْرَةَ لَاتَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّى فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھکر ناج کی کھیپ نہ مول لیا کرو سو جس بیپاری کی کھیپ آگے بڑھکر مول لیجاوے تو جب وہ بیپاری کھیپ کا
مالک بازار مین آوے تو اُسکو اختیار ہی یعنی اگلے بیچنے کو چاہے درست رکھے اور چاہے تو نہ درست رکھے بلکہ اپنا وہی ناج بازار مین بیچ لیوے ف
شہر سے کوس دو کوس آگے بڑھکے ناج کی کھیپ مول لینا حرام ہی اسواسطے کہ اسمین دو نقصان ہین ایک نقصان بیپاری کا کہ شاید بازار مین زیادہ
۶۱۳ بکتا دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار مین کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے سو اسواسطے حضرتؐ نے اسمین بیپاری کو اختیار دیا ھ جَابِرٌ
لَاتَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَلَاتَحْتَبِ فِي اِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَاتَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَاتَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَاتَضَعْ اِحْدٰى رِجْلَيْكَ عَلَى
الْاُخْرٰى اِذَا اسْتَلْقَيْتَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ چلا کر ایک جوتی پہن کر اور ایک تہ بند مین گوٹ مار کر اور نہ بیٹھ
یعنے بدن کھلا رہیگا اور نہ کھا بائین ہاتھ سے اور اسی طرح کپڑے کو سب بدن پر لپیٹ کر نہ اوڑھ کہ نماز یا اور کسی کام مین ہاتھ نہ نکل سکین اور
نہ رکھ ایک پانون کو دوسرے پانون پر جب تو چت لیٹے یعنی اگر تہ بند ہوگا تو بدن کھلیگا یہ حضرتؐ نے مسلمانون کو ادب سکھائے ق
۶۱۴ اِبْنُ عُمَرَ لَاتَمْنَعُوا اِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ منع کرو خدا کی باندیان
کو خدا کی مسجدون سے ف یعنی اگر عورتین مسجد مین نماز کے واسطے جاوین تو منع نکرو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اگر حضرت دیکھتے جو اب عورتون
نے خلاف شرع وضع نکالی ہی تو مسجدون مین اُنکا جانا منع کرتے اسیواسطے مجتہدون نے کہا ہی کہ حضرت کے زمانے مین عورت کا مسجد مین جانا
۶۱۵ درست تھا اور اب زمانے مین فساد بہت ہی اب درست نہین ق اَبُوهُرَيْرَةَ لَاتَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَاِ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تا اُسکے حیلے سے زیادہ چارا روکو ف یعنی اگر تمھارا کنوان
یا حوض یا تالاب ہو اور تم اُس سے اپنا کام کر چکے ہو تو لوگون کو اُسکے باقی پانی پینے سے یا کھیت سینچنے سے نہ منع کرو اور اگر پانی روکوگے
تو جانورکو زمین کا چارا بھی جو تالاب اور حوض کے گرد ہوتا ہی اس حیلے سے نہ چرنے دوگے یہ اور بھی زیادہ بدکام ہی یعنی پانی روکنے سے
۶۱۶ غرض تمھاری یہ ہی کہ اس تدبیر سے چارا بچے کہ نہ آدمی اور جانور وہان آوینگے نہ چارا چر لینگے ھ اَبُوقَتَادَةَ اَلْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ لَاتَنْتَبِذُوا

الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلٰكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَتِهِ مسلم مین ابوقتادہ
حارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پانی مین تر رکھا کرو گدر اور پکی کھجور کو ملا کر اور نہ تر رکھو کھجور اور منقی کو ملا کر لیکن تر کیا کرو ہر ایک
کو علیحدہ علیحدہ فـ اہل عرب کھجور اور منقی تر کرکے اُسکا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملا کر نہ تر کیا کرو کہ اسمین جلد
نشا ہو جاتا ہی ق اَنَسٌ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے ٦١٧
فرمایا کہ میوہ نہ تر کیا کرو تونبے مین اور روغنی برتن مین فـ یہ شراب کے برتن تھے اسواسطے اُنکے استعمال اول منع ہوے تھے اَبُو هُرَيْرَةَ ٦١٨
لَا تَنْذِرُوا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
نذر نمانا کرو سو مقرر نذر ماننا تقدیر کو کچھ نہین ٹالتا اور نذر کے سبب تو البتہ بخیل کا مال خرچ ہوتا ہی فـ یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے
تقدیر ٹلجاتی ہی نذر کرنا بیفائدہ ہی اور درست نہین اور اگر یہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہی ق جَابِرٌ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ ٦١٩
حَتّٰى اَجِيءَ قَالَهٗ لَهُمْ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا نہ اُتارو اپنی ہانڈی کو اور روٹی نہ پکاؤ اپنے آٹے کی جبتک
مین آؤن فـ مصابیح مین جابر سے روایت ہی کہ جنگ خندق مین کسی نے تین دن سے کھانا نکھایا تھا اور حضرت نے بھوک سے اپنے
پیٹ مین پتھر باندھے تھے مین نے اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت بہت بھوکے ہین سو اُسنے تین سیر جو کا آٹا نکالا اور اُسکو گوندھا اور ایک بکری کا بچہ
تھا اُسکو ذبح کرکے ہانڈی مین کھانا پکانے کو پھر مین نے حضرت کو چپکے خبر کی کہ حضرت اور دو تین آدمی ادہر چلیں حضرت نے سب پکار کے کہا کہ
اے خندق کھودنے والو اس شخص نے تمھاری دعوت کی ہی چلو پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جبتک مین نہ آؤن ہانڈی نہ اُتارنا اور آٹے کو
نہ پکانا پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی مین لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیان پکاؤ قسم
کھاتا ہون مین خدا کی کہ ہزار آدمی نے اُس تین سیر آٹے کو کھایا اور ہانڈی اُسیطرح گوشت سے بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اُتنا ہی موجود تھا ٦٢٠
اور پکایا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہی اسکی سند بہت معتبر ہی ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى
تُسْتَأْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے
بیوہ عورت کا جبتک اُس سے اجازت نہ لی جاوے اور نہ نکاح کیا جاوے کواری عورت کا جبتک اُسکا اذن نلیا جاوے لوگون نے کہا کہ کواری
کا اذن کسطرح ہو یعنی وہ شرم سے کاہیکو بتلاویگی حضرت نے فرمایا کہ اُسکا چپ رہنا ہی اذن ہی فـ یعنی کواری سے یون کہا جاوے کہ تیرا
نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہی نہین تو اُسکا چپ رہنا ہی اجازت ہی امام اعظم کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا ولی
مختار ہی جہان چاہے وہان کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور جوان عورت خود مختار ہی خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود
مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان اور کواری کا ولی مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلٰى اِبْنَةِ الْاَخِ وَلَا ابْنَةُ الْاُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ ٦٢١
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی کا بھتیجی پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر فـ یعنی جسکے نکاح
مین ایک عورت ہو تو اُسکی زندگی مین اُس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ نکاح نہین درست اگر وہ مر جاوے تو درست ہی اسی حدیث سے
مجتہدون نے قاعدہ نکالا ہی کہ جو ایسی دو عورتین ہون کہ اگر انمین کوئی مرد ہوتی تو وہ دونون باہم نکاح درست نہوتا تو انکا جمع کرنا نہین درست ق اَبُو هُرَيْرَةَ ٦٢٢
لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے عورت کا اُسکی
پھوپھی پر اور نہ اُسکی خالہ پر ق اَبُو سَعِيْدٍ لَا تُوَاصِلُوْا فَاَيُّكُمْ اَرَادَ اَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ بخاری اور مسلم

مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ طی کا روزہ نرکھو سو جو طی کیا چاہے اور روزہ طانے کا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک
ملاوے ف یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نکھاوے اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہی اور اگر چاہے برابر دو یا تین روزے
۶۲۴ رکھے اور رات کو کچھ نکھاوے یہ نہین درست ق اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ لَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ لَا
تُوْکِیْ فَیُوْکِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ لَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
مجھسے فرمایا نہ بند کر رکھ تو خدا بھی بند کر لیگا کچھ راہ خدا مین دیا کر جتنا تجھسے ہو سکے نہ باندھ رکھ کہ خدا بھی باندھ رکھیگا اور گن گن کے مال کو نرکھ
تو خدا بھی تجکو گن گن کے دیگا ف یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نکر راہ خدا مین دیا کر خدا بھی تجکو دیئے جاویگا اور اگر تو روکیگی تو خدا
۶۲۵ بھی روکیگا ھ جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَا حِلْفَ فِی الْاِسْلَامِ وَاَیُّمَا حِلْفٍ کَانَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ لَمْ یَزِدْهُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً
مسلم مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام مین کچھ اعتبار نہین اور جو عہد و پیمان
نیک کام مین تھا کفر کے وقت تو اسلام نے اُسکی زیادہ تر مضبوطی کی ف کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے
ہمقسم ہوتی اور ایک دوسرے کے حق اور ناحق مین مدد کیا کرتی سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد پیمان کا کچھ اعتبار نہین ہاں لیکن
۶۲۶ مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اسکی زیادہ تر تاکید ہی ھ اِبْنُ عُمَرَ لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ مسلم مین عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام مین شغار درست نہین ف شغار یہ ہی کہ ایک شخص اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح
کرتا اس شرط سے کہ تو بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ بے مہر کردے گویا بدلا کرتے تھے اور اسی سے مہر بچاتے تھے سو دین
۶۲۷ اسلام مین یہ حرام ہوا ق اَبُوْ سَعِیْدٍ لَا صَاعَیْنِ تَمْرًا بِصَاعٍ وَلَا صَاعَیْنِ حِنْطَةً بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَیْنِ بخاری
اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین بیچنا درست دو صاع کھجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہون کو ایک
صاع سے اور نہ ایک درم کو دو درم سے ف صاع تین سیر کا ہوتا ہی یعنی ایک ہی جنس مین زیادہ دینا اور لینا نہین درست کہ بیاج ہی
۶۲۸ ھ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نماز نہین ہوتی بدون قرآن پڑھے ف اس
۶۲۹ حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز مین فرض ہی م عَایِشَةُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ یُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ مسلم مین
حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہین کھانا موجود ہوتے اور نہ اُسوقت کہ جب جائے ضرور اور پیشاب غالب ہو
ف یعنی جب کھانا طیار ہو تو پہلے کھانا کھاوے تب نماز پڑھے تاکہ نماز مین کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے اور اسی طرح جب پاخانہ
۶۳۰ یا پیشاب زیادہ لگے تو اُس سے فراغت کرکے نماز پڑھے تا نماز مین خلل باقی نرہے ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ
بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین نماز اُسکی جسنے الحمد کی سورت
نرپڑھی ف امام شافعی کے مذہب مین بدون الحمد پڑھے نماز نہین ہوتی یہ حدیث اُنکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک نماز بے الحمد کامل نہین ہوتی
۶۳۱ ق عَلِیٌّ لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ کسیکی اطاعت نچاہیے خدا کے گناہ مین اطاعت تو صرف نیک کام مین ہی ف یعنی بادشاہ یا ماںباپ یا اُستاد کی نیک کام مین
۶۳۲ اطاعت کرے اور خلاف شرع کام مین اطاعت نچاہیے خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا طِیَرَةَ وَخَیْرُهَا الْفَالُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شگون بدلینا بے حقیقت بات ہی اور بہتر ہی نیک فال لینا ف عرب کا دستور تھا چڑیان اور جانورون کی

آوازون پر شگون بد لیتے تھے سو اسکو حضرت نے منع کیا کہ ترا وہم اور خیال ہی بحکم خدا کے کچھ نہیں ہو سکتا اور فال اسکو کہتے ہین کہ
کسی سے لفظ سنکے نیک گمان کرنا خدا کے بھروسے پر جیسے بیمار سالم کی لفظ سُنے تو یون گمان کرے کہ مین خدا کے فضل سے صحیح اور سالم
ہوا اور یہ جو فال نامے بعضون مین مشہور ہین انمین فال دیکھنا ہرگز درست نہین انمین تو خوف کفر ہی غیب کی بات سوائے خدا کے کسیکو
٦٣٣ معلوم نہین ق جابرٌ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُولَ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری
دوسرے کو نہین لگ جاتی اور شگون بد لینا کچھ حقیقت نہین اور دیو بھوت بھی ضرر دینے کا مالک نہین ف کفار عرب کو اعتقاد تھا
کہ بیماری کو طاقت ہی کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہی سو فرمایا کہ یہ غلط بات ہی اور یہ گمان تھا کہ جنگل مین دیو بھوت رنگ رنگ شکلین
بناتے ہین اور لوگون کو راہ سے بہکاتے ہین اور ضرر رسانی کے مالک ہین سو فرمایا حضرت نے کہ یہ بھی غلط بات ہی بدون خدا کے چاہے
کوئی کچھ نہین کر سکتا تم تمام جہان کے مالک خدا کو کیون بھولتے ہو اور ادھر ادھر جی بھٹکاتے ہو دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب جنگل مین
٦٣٤ تمکو دیو بھوت نظر پڑین تو تم اذان کہا کرو کچھ ضرر نہو گا ق ابو هريرةٌ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین درست اونٹنی کے پہلے بچے کو بتون کے واسطے ذبح کرنا اور نہ رجب کے مہینے مین دسوین تاریخ تک قربانی کرنا ف
کفار عرب مین دستور تھا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اسکو ذبح کر کے اسکا خون بتون پر چھڑکتے اور ماہ رجب کی تعظیم کے واسطے اول دس روز
٦٣٥ کے اندر قربانی کرتے سو حضرت نے دونون کو حرام کیا ق ابن عباسٍ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ
مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَهُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَاعَنَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللهِ مَالِي بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو مال نہ ملیگا اگر تو نے اپنی جورو کی بدکاری کا
سچ دعوی کیا تھا تو جو تو نے اُس عورت سے صحبت داری کی اُسکے بدلے مین مال گیا اور اگر تو نے اُسپر جھوٹھ باندھا تھا تو تجکو اُس
مال پھیر لینا زیادہ تر بعید ہی یہ حضرت نے اُس انصاری مرد سے کہا جسنے بگواہ اپنی جورو کو عیب لگایا جھوٹھے پر بددعا کر کے چھوڑا پھر حضرت سے
٦٣٦ کہا کہ یا رسول اللہ میرا مال جورو سے دلوا دیجیے ق أبو بكرٍ وعمرُ وعليٌّ وعائشةُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین
ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور علی مرتضی اور حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہین چھوڑتے ہمارے
مال کا کوئی وارث نہین جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہی ف بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام
نے ابی بکر صدیق پاس کسیکو بھیجا اپنے باپ کا حصہ مانگنے کو جو مدینے اور خیبر مین زمین تھی تب صدیق نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے
مال مین میراث نہین جو ہم چھوڑین سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین البتہ محمد کی آل یعنی بیبیان اور اولاد اس مال سے بقدر کھانے کے پاوینگے
اور صدیق نے کہا کہ جو حضرت اس مال مین کرتے تھے وہی مین بھی کرونگا میری طرف سے کچھ کمی بیشی اسمین نہوگی اس حدیث کا مضمون
کئی بار اس کتاب مین مذکور ہو چکا ہی خلاصہ مطلب یہی ہی کہ اول حضرت فاطمہ علیہا السلام کو معلوم نتھا کہ پیغمبرون کے مال مین وراثت نہین
ہوتی اسی سبب سے مانگا تھا جب معلوم ہوا تو چپ رہین اور اس حدیث کو صرف صدیق ہی نے روایت نہین کی جو بد اعتقاد طعنہ کرے
٦٣٧ بلکہ علی مرتضی بھی اسکے راوی ہین غرض ایمان دار کو اتنا کفایت کرتا ہی اور بدگمانی کی تو پیغمبر پاس بھی دوا نہین ق عبد اللهِ بنِ
هِشَامٍ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ قَالَهُ لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ
إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ الْآنَ يَا عُمَرُ بخاری مین عبداللہ بن ہشام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہون اس ذات پاک کی

کشف الاخفا از جملہ مشارق الانوار

بیان عدم میراث پیغمبران

جسکے قابو مین میری جان ہو کہ تیرا ایمان نہین ہونے کا یہانتک کہ مین تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہوجاؤن پھر حضرت
نے عمر فاروق سے فرمایا پھر عمر فاروق نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو آپ یا رسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ
پیارے ہو گئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای عمر اب تیرا ایمان پکا ہوا فقط عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ
تھے اور حضرت عمر فاروق کا ہاتھ پکڑے تھے عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ سوای اپنی جان کے مین ہر چیز سے آپکو زیادہ چاہتا ہون
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جبتک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ماباپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان سے زیادہ
دوست نرکھیگا اسکا ایمان پکا نہین کچا ہی اور حضرت کی محبت کا پتا یہ ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور شریعت
محمدی کے خلاف کسیکا کہنا نمانے اور جو شادی یا غمی مین برادری کے ڈر سے خلاف شرع رسمین کرے یا نوکری چاکری آقا کی خاطر
کو خلاف شرع کامون مین مقدم رکھے اسکا ایمان پکا نہین وہ حضرت کی محبت مین کچا ہی الٰہی اپنے کرم سے ہمکو اپنے حبیب کی محبت
٦٣٨ مین پکا کرلے آمین یا رب العالمین ﴿عن انس﴾ لَا وَاللّٰهِ لَا تَذَرُنَّ مِنْهُ دِرْهَمًا يَعْنِي مِنْ فِدَاءِ الْعَبَّاسِ بخاری مین انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اسمین سے یعنی عباس کی خلاصی کے بدلے سے نچھوڑنا ف جب جنگ بدر
مین فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہوآئے انہین عباس حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے بدلے مال
دیوین تو چھوٹین انصاریون نے حضرت سے عرض کی کہ اگر حکم ہو ہم عباس کو بدون مال لیے چھوڑ دین غرض انکی یہ تھی کہ حضرت اس بات سے
خوش ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب مال لیسا ایک درم بھی نچھوڑنا معلوم ہوا کہ حق بات مین خویش بیگانہ برابر ہو برادری
٦٣٩ کی رعایت نچاہیے ﴿عن بريدة بن الحصيب﴾ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ
فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو نپاوے مسجدین تو بنائی گئین
ہین جسکے واسطے بنائی گئین یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جو مسجد مین تلاش کرتا تھا سوا سنے یون کہا کہ کوئی سرخ اونٹ بتلادے کہان
ہی ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین کوئی چیز اسمین تلاش کرنا یا دنیا کی اسمین بات کرنا درست نہین اسی واسطے حضرت نے
٦٤٠ اُس تلاش کرنے والے کو بددعا دی مسجد مین سوال کرنا درست نہین بلکہ دینا بھی مسجد مین درست نہین ﴿عن ابن عباس﴾ لَا هِجْرَةَ
بَعْدَ الْفَتْحِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد مکہ فتح ہونے کے
نرہا ف جبتک مکہ فتح نہوا تھا تو مکہ کے رہنے والون کو بلکہ اور گرد نواح کے لوگون پر وطن چھوڑنا اور مدینے مین حضرت پاس آنا
کافرون سے لڑنے کو فرض تھا جب مکہ فتح ہوا تو دار الاسلام ہوا تو اُس ہجرت خاص کا حکم باقی نرہا لیکن کافرون کے ملک سے ہجرت
٦٤١ کرنا قیامت تک باقی ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہی ﴿عن ابي قتادة﴾ لَا تَهْلِكُوا ... عَلَيْكُمْ
أَطْلِقُوا لِي غُمَرِي قَالَهُ ظَهِيرَةَ لَيْلَةِ التَّعْرِيسِ مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ہلاک نہوگی کھول
لاؤ میرے پاس میرا چھوٹا پیالہ یہ حضرت نے جس رات آخر شب لشکر اترا تھا اُس دن دوپہر ڈھلے فرمایا ف جنگ تبوک سے جب حضرت
پھرے تو موسم گرمی کا تھا پانی کہین نتھا جب دوپہر گذری اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہین پیاس کے مارے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی تم ہلاک نہوگے پھر پیالہ منگوایا جو کچھ وضو کے برتن مین بچا تھا اور وضو کے برتن سے تھوڑا پانی انہین ڈالا پھر اُسکو اپنے منھ
سے لگایا خواہ پیا یا کچھ اسمین چھوڑکا پانی مین اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا تیس ہزار کا لشکر تھا یا ستر ہزار کا یہ حضرت کا معجزہ ہوا

هو ابن عمر لا یاکل احد من الاضحیة فوق ثلثة ایام هذا حدیث منسوخ نسخه الحدیث الذی رواه ابو سعید ٦٤٢
الخدری رضی اللہ عنه وقد ذکرناه فی الباب الخامس مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
نکھاوے کوئی اپنی قربانی سے تین دن سے زیادہ لہذا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی
حدیث نے منسوخ کیا اور ہمنے اسکا پانچوین باب مین ذکر کیا ہی ق انس لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من والده ٦٤٣
وولده والناس اجمعین بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پورا ایمان دار ہوتا تم مین سے کوئی جبتک
مین اسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤن اسکے باپ اور بیٹے اور سب آدمیون سے ف یعنی جب مجکو سب سے زیادہ چاہے اور سبکی رضامندی
پر میری رضامندی مقدم رکھے تب پورا ایمان دار ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنے جی کی ہوا اور ہوس سٹائی اور شریعت محمدی کی
یہ تعظیم اطاعت کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہوگیا وہی پورا ایماندار ہی اور اسی کا نام ولی ہی اور وہی فقیر کامل ہی اور سچا مسلمان ہی اور
جسکو یہ بات حاصل نہین وہ شغال رنگین ہی مولوی ہو یا فقیر الٰہی ہمکو سچا مسلمان اپنے کرم سے کرلے آمین ق انس لا یؤمن عبد حتی یحب ٦٤٤
لاخیه ما یحب لنفسه بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہوگا یہانتک کہ اپنے بھائی
مسلمان کیواسطے وہی بات چاہے جو اپنی جان کیواسطے چاہتا ہی ف اس حدیث مین حق اسلام کا بیان ہی یعنی جیسے اپنی جان کو
بلا اور مصیبت سے بچاتا ہی ویسے ہی دوسرے کو بھی بچا دے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہی ویسی ہی دوسرے مسلمان کیواسطے
چاہے اس حدیث پر عمل اُس صاف دل سے ہوئے جسکے دل مین کینہ اور حسد نہین ق ابو هریرة لا یبع بعضکم علی بیع بعض بخاری اور ٦٤٥
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اپنا مال دوسرے کے بیچتے ہوئے پر نہ بیچے ف یعنی اگر ایک شخص
اپنی چیز بیچتا ہو اور قیمت چکتی ہو تو اُسکی چیز کو بُرا بتا کر اپنی چیز نہ بیچے اسمین دوسرے کی حق تلفی ہی اور اگر اُسکی چیز کو لینے والا ناپسند کرے تو اپنی چیز
دوسرے کو بیچنا درست ہی هو جابر لا یبع حاضر لباد دعوا الناس یرزق اللہ بعضهم من بعض مسلم مین جابر سے روایت ہی ٦٤٦
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو چھوڑ دو لوگون کو آپسمین خرید و فروخت کرین خدا روزی دیتا ہی ایک کو دوسرے سے
ف یعنی اگر کوئی باہر سے شہر مین مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اس سے کہے کہ تو ابھی
نہ بیچ میرے پاس رکھ جا مین تجاو منہگا بیچ دونگا اسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمین خلق کو ضرر ہی اگر قحط ہو تو سبکے نزدیک درست
نہین ہی اور اگر ارزانی ہو اور کسیکو ضرر نہو تو بعضو نکے نزدیک درست ہی خم ابو سعید هو ابو هریرة لا یبغض الانصار رجل یؤمن باللہ والیوم الآخر ٦٤٧
بخاری مین ابو سعید رض سے اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نرکھیگا جو مرد خدا اور قیامت کو مانتا ہی ف
انصار مدینے کے لوگ ہین جنھون نے حضرت کو اپنے شہر مین رکھا اور حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اسواسطے انکی محبت
حضرت نے ایمان مین داخل کی خم عایشة لا یبقی احد فی البیت الا لد وانا انظر الا العباس فانه لم یشهدکم بخاری ٦٤٨
مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نباقی رہے گھر مین بے دوا لگائے حلق مین اور مین دیکھتا جاؤن عباس کے سوا
کہ وہ تمھارے ساتھ موجود نہ تھے ف حضرت کو بیماری مین غش آیا حضرت کی بیبیون نے حضرت کے حلق مین بے اجازت دوا کو لگایا تھا جب
حضرت ہوش مین ہوئے دوا کڑوی معلوم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرت نے اسواسطے بدلا لیا کہ خدا میری تکلیف کے سبب سے کہین انپر عذاب نکرے
اور نہین تو حضرت کا یہ کرم تھا کہ کافر دن سے بھی عوض نہ لیتے تھے هو ابو هریرة لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ثم یغتسل منه ٦٤٩

مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بندھے پانی مین پھر اس سے نہاوے ف یعنی جو پانی نہ بہتا ہو
650 بہتا ہو جیسے حوض اسمین پیشاب کرنا نہین درست کہ نجس ہوجاویگا وضو اور غسل کے لایق نرہیگا ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ
عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قصد کیا کرے
تم مین کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور نہ سورج ڈوبتے ف یعنی صبح اور عصر کی نماز افضل وقت پڑھنا چاہیے یہ نہین کہ قصد کیا کرے
651 کہ اب پڑھتا ہون اب پڑھتا ہون پھر دیر کرکے مکروہ وقت یا عین طلوع اور غروب مین نماز پڑھے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ
رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ پیشوائی کوئی کرے رمضان کی ایکدن یا دو دن کا روزہ رکھکے مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ
رکھے اسکا ف یعنی جیسے بطور سنت کسیکو دوشنبے یا پنجشنبے کے روزے کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے متصل پڑے تو اسکو روزہ
652 درست ہے لیکن صرف رمضان کی پیشوائی کا ایک دو روزے رکھنا درست نہین ق اَنَسٌ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ
نَزَلَ بِهٖ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نکیا کرے کسی رنج اور تکلیف سے جو اسپر آئی ہو ف
اس حدیث مین اتنا مطلب اور باقی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یون کہے کہ الٰہی زندہ رکھ مجکو جبتک زندگی میرے حق مین
بہتر ہو اور موت دے مجکو جب میرے حق مین بہتر ہو ف موت کی آرزو رنج دنیا کے سبب سے اسواسطے منع فرمائی کہ دلیل ہے بےصبری کی
653 اور ناامیدی کی اور اگر فساد زمانے سے دین مین خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہے ق عُثْمَانُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ
فَيُصَلِّيْ صَلٰوةً اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار سب جگہ خوب پانی پہونچادے پھر نماز پڑھے کوئی نماز ہو تو خدا اسکے گناہون
654 کو معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک ف یہ بشارت ہے تحیۃ الوضو کے نماز کی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهٗ
فِي النَّارِ اَبَدًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اسکا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ مین ہمیشہ
655 یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد مین مارا وہ خلود دوزخ سے بچا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ يَجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ
فَيُعْتِقَهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہین آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو کسیکا غلام پاوے تو اسکو مول لیوے
پھر آزاد کرے ف امام اعظم کے نزدیک اسی طرح جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو مول لیکر یا غنیمت کے حصے سے سو
656 برادری والا آزاد ہوجاتا ہے ق اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ لَا يُجْلَدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ
بخاری اور مسلم مین ابوبردہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی کوڑا مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد مین خدا کی حدون سے
ف حدود وہ ہے جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے کنوارے حرام کار پر سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کسی قصور پر حاکم مارے مصلحت جانکر سو فرمایا
کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہین درست اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک انتالیس کوڑے تک
تعزیر مین مارنا درست ہے اسواسطے کہ تعزیر خود نہ کیواسطے مقرر ہوئی ہے سو حضرت کے زمانے مین ایمان اور حیا غالب تھی تو اسوقت مین
657 دس کوڑے کفایت کرتے تھے اور اسوقت مین کہ شرم کم ہے تو زیادہ تعزیر مناسب ہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا
وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح مین ایک عورت کو اور اسکی

٦٥٨ پھوپھی کو ساتھی جمع کرنا بیٹی اور بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا چاہیے حتی ابو بکر لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ
خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ بخاری مین ابو بکر صدیق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملاوے جدا جدا جانورون کو اور نہ جدا کرے ملے جانورونکو
زکوۃ کے ڈر سے ف یعنی جیسے چالیس بکری سے ایک سو بیس تک کی زکوۃ ایک بکری ہی تو مثلاً دو شخصون کی چالیس چالیس بکریان
علحدہ علحدہ ہین تو زکوۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کرین کہ ان سب اسی بکریون کو ملا کر ایک شخص کی بتلاوین تا ایک بکری زکوۃ مین جاوے
اور اگر علحدہ علحدہ رہتیں تو دو بکریان زکوۃ مین جاتین یا کہ مثلاً ایک شخص کی چالیس بکریان ہین تو ایک بکری دینا لازم تھا اسنے زکوۃ
دینے کے وقت بیس بیس دو جگہ کردین تا کہ زکوۃ دینا نہ پڑے اسواسطے کہ چالیس بکری سے کم مین زکوۃ نہین تو فرمایا کہ زکوۃ دینے والا
زکوۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نکرے اور نہ عامل زکوۃ لینے والا بھی اسی طرح زیادہ لینے کا حیلہ کرے معلوم ہوا کہ زکوۃ بچانے کا حیلہ
کرنا درست نہین جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوۃ کے مال کو ایک برتن مین رکھ اسکو اناج سے چھپا کر فقیر کو دیتے ہین اور فقیر کو نہین
معلوم کہ اسمین کیا ہی پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہین کہ زیادہ قیمت پر اس فقیر سے وہ برتن اور اناج مول لے ایسے لوگ خدا کو دم دیتے
٦٥٩ ہین اور یہ بازی گری ہی یا بازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے جن پر خدا نے غضب و عذاب کیا ہ عائشۃ لَا يَجُوعُ أَهْلُ
بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین بھوکے رہینگے وے گھر والے جنکے پاس کھجورین ہین
٦٦٠ ف یہ اسکے حق مین فرمایا جنکی غذا کھجورین ہین جیسے مدینے کے لوگ ق الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ
إِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ يَعْنِي الْأَنْصَارَ بخاری اور مسلم مین برا بن عازب سے روایت ہی
کہ حضرت نے انصار کے حق مین فرمایا کہ نہ انکو دوست رکھیگا سوائے ایمان دار کے اور نہ ان سے عداوت رکھیگا سوائے منافق کے
جو انکو دوست رکھیگا خدا اسکو دوست رکھیگا اور جو ان سے عداوت رکھیگا خدا اس سے عداوت رکھیگا ف مدینے والون نے
٦٦١ حضرت کی مدد کی اسواسطے انکو انصار کہتے ہین یعنی رسول کے مددگار اسیواسطے انکی محبت مسلمانون پر فرض ہوئی ق ابو بکر
لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ گھومے کعبے کے گرد ننگا آدمی ف نوین سال ہجری حضرت نے
صدیق اکبر کو حاجیون کا سردار کرکے مکے مین حج کو بھیجا اور یہ حدیث فرمائی کہ سب کو یہ حکم پہونچا دو کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے
کافرون کا دستور تھا کہ طواف ننگے کرتے تھے انکا گمان یہ تھا کہ کپڑون مین ہمنے گناہ کیے ہین ان سے کیا طواف کرین شرع مین
٦٦٢ برہنہ ہونا حرام ہی خصوصاً کعبے اور مسجد مین ق ابو بکرۃ لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیون مین غصے کی حالت مین ف یعنی جب حاکم اور قاضی غصے
مین ہو اسوقت نہ فیصل کرے اسواسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل اور ہوش چاہیے کہ سچ اور جھوٹھ کو پہچانے اسیطرح جب بہت
بھوکھا ہو یا اسکا پیٹ بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو قاضی اور حاکم کو حکم کرنا نہین درست کہ ان حالتون
٦٦٣ مین ہوش نہین رہتا جیسا غصے مین ق ابن عمر لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى
مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ
أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی دوہے کسیکے جانور کو بے اسکی اجازت

تحفة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

بھلا کوئی تم مین یہ چاہتا ہی کہ کوئی اُسکی کوٹھری مین آکے اُسکا خزانہ توڑکے اُسکے کھانے کا غلہ نکال لیجاوے تو اسی طرح اُنکے جانورن کے
تھن تو اُنکے کھانے کے دودھ کو حفاظت مین رکھتے ہین یعنی تھن کوٹھری کیطرح ہین حفاظت اسکے واسطے سو ہرگز ندو ہے کوئی کسیکے
٦٦٤ جانور کو بدون اُسکی اجازت کے **ق ابن مسعودٍ** لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ اَلثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِیْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین حلال ہی خون اُس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی پوجنے کے لائق سوائے
خدا کے اور اُسکی کہ مین پیغمبر ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو نکاح والا یا نکاحی عورت جو زنا اور حرام کاری کرے دوسرے
جان بدلے جان کے تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑا مسلمان کے گروہ سے علحدہ ہوا **ف** یعنی مسلمان کا قتل تین
٦٦٥ صورت سے ہی ایک تو حرام کار نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جسنے اسلام کا دین چھوڑا **و جابرٌ** لَا یَحِلُّ
لِاَحَدِكُمْ اَنْ یَّحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین حلال ہی تم مین کسیکو کہ ہتھیار اُٹھاوے
مکے مین قتل کیواسطے **ف** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت بڑے غمخوار اور نہایت رحیم اور کریم تھے باوجودیکہ کفار
مکہ سے حضرت نے بڑی بڑی تکلیفین اُٹھائین لیکن جب حضرت نے مکہ فتح کیا تو اُن کافرون سے پوچھا کہ اب تم ہمارے حق مین کیا گمان
کرتے ہو اور کیا ہمکو کہتے ہو اُن لوگون نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہین اور بہتر کہتے ہین تو سردار بھائی کرم والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا قابو ہی جو چاہے
سو کر تب حضرت نے فرمایا کہ مین بھی وہی کہتا ہون جو میرے یوسف بھائی نے اپنے بھائیون سے کہا تھا کہ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ
٦٦٦ الْیَوْمَ یعنی آج تمپر کچھ اولاہنا اور گلہ شکوہ نہین پھر اُنکے خون معاف کیے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی **ق ابو ہریرة** لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِیْرَةَ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ وَّلَیْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ وَیُرْوٰی اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ
عَلَیْهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اُس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت
کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی منزل کا اور اُسکے ساتھ اُسکا کوئی محرم نہووے اور ایک روایت مین یون ہی کہ عورت کو سفر نہین
درست مگر محرم کے ساتھ **ف** عورت کا محرم وہ مرد ہی جسکے ساتھ اُس عورت کا کبھی نکاح درست نہووے جیسے باپ بھائی
چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ پوتا عورت کو سفر کرنا بدون اپنے خاوند یا محرم کے حرام ہی درست نہین اسواسطے کہ اسمین بڑے بڑے
٦٦٧ فساد ہین **ق ام سلمة** لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجِهَا
اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا بخاری اور مسلم مین ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اُس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور
قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسیکے غم مین سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن
سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہی **ف** یعنی کسی عزیز کے غم اور ماتم مین تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہین مگر خاوند
کے ماتم مین چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہی نہ کم کرے اس سے نہ زیادہ اور برس دن خاوند کے غم مین بوریا نشینی کرنا جیسے
کہ ہندوستان مین اکثر رواج ہی یا محرم مین غم امام سے سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہین حرام ہی
٦٦٨ **ق سعد بن ابی وقاص** لَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا تین رات سے زیادہ **ف** یعنی اگر

معاملہ دنیاوی مین کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہی تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام
کلام چھوڑنا حلال نہین اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہی تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہی چنانچہ حضرت پچاس دن جہاد کے رہجانے
والون سے نہ بولتے تھے اور اسیطرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا واسطے ادب کے تین دن سے زیادہ بھی درست ہی ق
٤٦٩ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منگنی کرے
تم مین سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر ف یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت ٹھہر گئی ہو تو پھر وہان پیام
٤٧٠ دینا حلال نہین کہ اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہی اور اگر ابھی تک ٹھہری نہو تو پیغام دینا مضائقہ نہین خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ
الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ
لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین کوئی مگر اسکو دکھایا
جاویگا اُسکی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تاکہ زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی دوزخ مین مگر دکھایا جاویگا اسکو اسکا بہشت
والا مکان اگر وہ نیکی کرتا تاکہ اُسکو افسوس ہو ف یعنی بہشتی کو دوزخ دکھاوینگے کہ اگر تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام مین رہتا تو وہ زیادہ تر
٤٧١ شکر ادا کریگا کہ خدا نے اپنے کرم سے مجھکو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلاوینگے کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام مین رہتا تو اسکو
افسوس پر افسوس ہوگا م جَابِرٌ لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهٗ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ مسلم مین جابر
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسیکو اسکا عمل بہشت مین نہ لیجاویگا اور نہ اُسکو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل مجھکو
بہشت مین لیجاویگا اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے ف اس حدیث کا یہ مطلب نہین کہ نیک کام کچھ کام نہ آویگا
جیسا بعضے بے دین کہتے ہین اسواسطے کہ قرآن مین ہی کہ خدا نیکون کے ثواب اور محنت کو ضائع نکریگا بلکہ یہ مطلب ہی کہ آدمی اپنے نیک کام پہ
گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کی توفیق دیے نہین ہوتا تو نیک کام مین بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی
٤٧٢ اصل سبب بہشت مین جانے کا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہی اور نیک عمل اُسکی نشانی ہی م اَنَسٌ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا
يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین وہ بندہ نجاویگا جسکا ہمسایہ اور پڑوسی اُسکی
٤٧٣ بدی اور ظلمون سے امن نپاوے ف ہمسائے کو رنج دینا ایسا حرام ہی کہ بہشت سے محروم رکھتا ہی ق جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
قَاطِعٌ بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین نجاویگا برادری کا ٹنیوالا یعنی جو برادری سے احسان
٤٧٤ اور سلوک نکرے خ حُذَيْفَةُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ بخاری اور مسلم مین حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چغل خور بہشت مین
٤٧٥ نجاویگا ف یعنی جو فساد کروانے کے واسطے ادھر کی بات اودھر کہے وہ بہشت سے محروم ہی کہ شیطان کی خواہش اختیار کی ہی م ابن مسعود
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنَةً
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل
ہوگا بہشت مین جسکے دل مین ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہی یہ کہ اسکا کپڑا اچھا ہو
اور اُسکا جوتہ اچھا ہو حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہی یعنی نیک صفت ہی جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہی یعنی اچھی پوشاک خدا کو
٤٧٦ پسند ہی یہ غرور نہین بلکہ گھمنڈ اور غرور یہ ہی حق کو باطل کرنا اور سچی بات کی انکار کرنا لوگون کو ذلیل اور حقیر جاننا خ اَبُوْ بَكْرَةَ لَا يَدْخُلُ

اَلْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَھَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ بخاری مین ابوبکرہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ مدینے مین نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اُس دن مدینے کے سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے ف
یعنی تمام عالم مین دجال کا ڈر ہوگا سوا مدینے کے یہ حضرت کی برکت سے مدینے کو فضیلت ہوئی ہو اُمِّ مُبَشِّرٍ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ بَایَعَ تَحْتَ ٦٧٧
الشَّجَرَۃِ مسلم مین ام مبشر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ مین نجاویگا کوئی جسنے درخت کے نیچے بیعت کی ف چھٹے سال ہجری
جنگ حدیبیہ مین ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو اصحاب نے حضرت سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مرجاوینگے حضرت کے ساتھ سے
نہ پھرینگے خدا اُن سے راضی ہوا قرآن مین اُنکا ذکر کیا ہی سو اُنکو حضرت نے فرمایا کہ اُنمین سے کوئی دوزخی نہین وی سب بہشتی ہین ھو اُمُّ مُبَشِّرٍ لَا ٦٧٨
یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَۃِ اَحَدٌ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَھَا قَالَتْ حَفْصَۃُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَانْتَھَرَھَا
فَقَالَتْ حَفْصَۃُ وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْھَا جِثِیًّا مسلم مین ام مبشرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا نے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ مین درخت والے
اصحاب سے کوئی جنھون نے اُسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیون نہ داخل ہونگے یا رسول اللہ سو حضرت نے اُنکو جھڑکا پھر
حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ تم مین سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا قرآن مین اُسکے آگے فرماتا ہی کہ
پھر ہم بچالیوینگے پرہیزگارون کو اور دوزخ مین ڈالینگے ظالم کافرون کو گھٹنون کے بھل ف حضرت حفصہ کو یہ شبہہ ہوا کہ حضرت فرماتے ہین
کہ اُن لوگون سے کوئی دوزخ کی طرف نجاویگا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہی کہ سبکا گذار دوزخ پر ہوگا حضرت نے یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ
پر سبکا گذار ہوگا لیکن پرہیزگار لوگ بچینگے کافر اُسمین گرینگے تو دوزخ مین داخل ہونا نہ ثابت ہوا ھو عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ لَا یَدْخُلَنَّ ٦٧٩
رَجُلٌ بَعْدَ یَوْمِیْ ھٰذَا عَلٰی مُغِیْبَۃٍ اِلَّا وَمَعَہٗ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ آیا کرے
کوئی مرد میرے اس دن کے بعد اُس عورت پاس جسکا خاوند سفر کو گیا ہو یا مرگیا ہو مگر اُسکے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہون ف یعنی
جس عورت کا خاوند غائب ہو اُسکے پاس کوئی مرد اکیلا نجایا کرے اور اگر دو تین مرد ہون تو مضائقہ نہین مرد اور عورت کی تنہائی مین
بڑے بڑے فساد ہین اسواسطے حضرت نے خلوت منع فرمائی ق اُمُّ سَلَمَۃَ لَا یَدْخُلَنَّ ھٰؤُلَاءِ عَلَیْکُمْ یَعْنِی الْمُخَنَّثِیْنَ بخاری اور مسلم ٦٨٠
مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمھارے پاس یعنی یے مخنث زنانے مرد ف حضرت ام سلمہ سے روایت
ہی کہ ہمارے گھر مین ایک زنانہ مرد آیا حضرت نے اُسکو دیکھکے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتون کو زنانے مرد سے پردہ کرنا لازم ہی مخنث
اُسکو کہتے ہین جو ہیجڑا اور زنانہ مرد ہو ھو اَبُوْ اُمَامَۃَ لَا یَدْخُلُ ھٰذَا بَیْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ الذُّلَّ قَالَہٗ لَمَّا رَاٰی شَیْئًا ٦٨١
مِّنْ اٰلَۃِ الْحَرْثِ بخاری مین ابو امامہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہی یہ کھیتی کا اسباب کسی قوم کے گھر
مین مگر اُس کام مین ذلت اور خواری داخل کرتا ہی یہ حضرت نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور
کھیتی مین مشغول ہوئی وہ بیشک ذلیل اور بیقدر ہوئی کہ حاکم اُنکو محصول کے واسطے پکڑتا ہی اور مارتا ہی اور ہر طرح سے ذلیل کرتا ہی
حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جہاد چھوڑین اور دنیا کمانے مین نہ مشغول ہون نہین تو ذلیل اور خوار ہونگے اور
کافر غالب ہوجاوینگے چنانچہ اس زمانے مین ویسا ہی ہوا ق اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ لَا یَرِثُ ٦٨٢
الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت

نیا دیگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان مین وراثت نہین ہی اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان بیٹا
اُسکا حصہ نلیوے اور نہ مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پاوے اور یہی مذہب ہی چارون امامون کا خ جَرِیْرٌ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ ٦٨٣
لَا یَرْحَمُ النَّاسَ بخاری مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم نکریگا خدا اُسپر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ف یعنی ظالم
پر جو آدمیون کو ناحق ستاوے خواہ زبان سے خواہ ہاتھ سے خدا کی رحمت نہوگی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ ٦٨٤
مَا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے جو کوئی نماز ہی مین ہی جبتک اُسکو نماز ہی روکے رہے نہین کوئی چیز اُسکو اپنے گھر والون کیطرف آنے سے
روکے ہی سوائے نماز کے ف یعنی مسجد مین جتنی دیر جماعت کے انتظار مین گذرتی ہی وہ سب نماز مین داخل ہی نماز کے برابر وقت انتظار
کا بھی ثواب ملیگا بشرطیکہ سوائے انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد مین نہ ٹھہرا ہو خ ابْنُ عُمَرَ لَا يَزَالُ الْمَرْءُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ ٦٨٥
دِيْنِهٖ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی راہ سے کشائش
اور امن امان مین ہی جبتک ناحق خون نکیا ہو ف معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہی جسکے سبب سے دین مین تنگی
ہو جاتی ہی مسلمان اور گناہون سے اسکا زیادہ تر خیال رکھے کہ قیامت مین خدا پہلے خون کا معاملہ فیصل کریگا اور قرآن مین خونی کو
دوزخ کا وعدہ ہی خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ بخاری مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت ٦٨٦
نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جبتک روزہ جلد کھولا کرینگے ف سورج ڈوبتے ہی اول وقت روزہ کھولنا مستحب ہی اور سبب ہی
خیر کا اسواسطے کہ حضرت کی سنت ہی دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعون کی صحبت سے کرتے ہین مکروہ ہی م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ٦٨٧
لَا يَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہینگے حق دین پر قیامت تک ف بعضے کہتے ہین شام کے
لوگ مراد ہین یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنے والے عرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ اُنکے ملک مین دریا نہین کھیتون کو وہ لوگ
ڈول اور چرسون سے سینچتے ہین واللہ اعلم ق اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ ٦٨٨
وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری اُمت سے ہمیشہ قائم اور غالب
رہینگے جبتک قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہینگے ف مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہین اور امام احمد بن حنبل نے
کہا کہ علمائے حدیث مراد ہین اسواسطے کہ سب علمائے دین کو حدیث کی حاجت ہی علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج
ہین اور بدعتی لوگون پر اہل حدیث غالب رہتے ہین جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتے اُسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتے ہین
م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُوْنَ يَسْاَلُوْنَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا ٦٨٩
کہ ہمیشہ تجھسے پوچھتے ہین ای ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
شیطان دل مین خیال ڈالتا ہی کہ زمین آسمان کسنے بنایا تو کہتا ہی خدا نے تو شیطان پوچھتا ہی کہ خدا کو کسنے بنایا تو اُسوقت قل ہو اللہ احد
پڑھا کرے یعنی شیطان قرآن سے دفع ہوگا اور دوسری روایت ابوہریرہ سے ہی کہ چند گنوار لوگ مسجد مین آئے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کسنے پیدا کیا
مین اُن سے اُٹھا اور کہا سچ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنے والے احمق بھی ہوتے ہین ف ہر انسان صاف طبیعت کی

یہ پیدائشی بات ہی کہ وہ جانتا ہی کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا خدا ہی اُسکے پہلے کوئی چیز ہی نہین جو اُسکو بناوے اور ہزارون دلیل عقلی سے بھی یہی بات ثابت ہی ایسا سوال وہی کریگا جسکی اصل پیدائش مین خلل ہی اور عقل مین نقصان اور یہ عجب حماقت کا سوال ہی کہ جب اُسکو خدا کہا تو پھر اُسکے پیدا کرنے والے کو پوچھنا عجب نادانی ہی کہ اگر خدا کا پیدا کرنے والا کوئی ہو تو وہ خدا کا ہیکو باقی رہا وہ بھی مخلوق ہو گیا مثل اور مخلوقات کے جب

۶۹۰ ایسا واہی کسیکو خیال آوے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے ﷺ ابن عمر لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ اس خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش کے واسطے رہیگا جبتک اُس قوم مین دو آدمی بھی باقی رہینگے ف یعنی سواے قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہین یا یہ مراد ہی کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہیگی اگرچہ بعضے ملک مین ہو چنانچہ اب بھی یمن مکا اور مغرب کا حاکم سید ہی

۶۹۱ ﷺ ابو ہریرہ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عیب چھپاویگا کوئی بندہ کسی بندہ کا دنیا مین مگر خدا اُسکے عیب قیامت مین چھپاویگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ کہ جو کپڑے سے کسیکا بدن چھپاوے یعنی ننگا آدمی کو کپڑا دیوے خدا اُسکے گناہ آخرت مین چھپاویگا

۶۹۲ ﷺ سلمان لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ مسلم مین سلمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا نکیا کرے ف پاخانہ کے بعد تین ڈھیلے لینا سنت ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی حاصل ہو تو کفایت کرتا ہی اور تین ڈھیلے لینا مستحب ہی فرض نہین

۶۹۳ ﷺ ابو ہریرہ لَا يَسُومُ الْمُسْلِمُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ مول ٹھہراوے مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرے پر ف یعنی اگر چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر اُسکو مول نہ لیوے کہ اُسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہی

۶۹۴ ﷺ ابو سعید لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جہانتک مؤذن کی آواز پہونچتی ہی وہان تک جو جن اور آدمی اور کوئی چیز سنیگا وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت مین گواہی دیگا ف یعنی اُسکے ایمان کی اور اسباب کی کہ وہ لوگون کو نماز کے واسطے بلایا کرتا تھا گواہی دینگے سب سننے والے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ اسی واسطے مستحب ہی کہ خوب زور سے اذان کہے

۶۹۵ ﷺ ابو ہریرہ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلٰى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ مِنْ يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اسواسطے کہ نہین معلوم کسیکو شاید شیطان اُسکے ہاتھ سے کھینچ لیوے پھر تو گر پڑے دوزخ کے گڑھے مین ف یعنی ہتھیار سے اشارہ کرنے مین یہ خوف ہی کہ شاید ہاتھ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان مر جاوے تو قاتل دوزخ مین پڑے معلوم ہوا کہ ہتھیار سے اشارہ کرنا حرام ہی

۶۹۶ ﷺ ابو ہریرہ لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیے کوئی تم مین سے کھڑے ہو کر سو جو بھول کر پیجاوے وہ قے کر ڈالے ف کھڑے ہو کر پینا بعضون کے نزدیک حرام ہی اور بعضون کے نزدیک مکروہ اسواسطے کہ کھڑے اچھی طرح آرام سے پیا نہین جاتا اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ اُس سے درد جگر پیدا ہوتا ہی اور طب مین بھی منع ہی کہ بیماری پیدا کرتا ہی اسی واسطے شاید قے کرنے کو فرمایا عبداللہ بن عمر اگر کھڑے ہو کر بھولے سے پیجاتے تو قے کر ڈالتے اور اکثر علما کے نزدیک قے کرنا واجب نہین

مخففہ الرجال از تعریف حجۃ مستدرک

بہ رشتی یعنی بندوق

٦٩٧ اَبُو ھُرَیْرَۃَ لَایَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَۃِ وَشِدَّتِھَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَوْ شَھِیْدًا مسلم
مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو میری امت سے مدینے کی تنگی اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور ٹھہرا رہیگا مین اسکو
قیامت کے دن بخشاؤنگا یا اسکا گواہ بنونگا ف یہ فضیلت ہی مدینے کی اور بشارت ہی وہانکے رہنے والون کو اور اشارہ ہی کہ اگر وہان
تکلیف بھی ہو تو لوگ وہانکا رہنا نچھوڑین ص اَبُو سَعِیْدٍ لَا یَصْلُحُ الصِّیَامُ فِیْ یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین
٦٩٨ ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہین دو دنون مین ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر
مین ف دونون عیدون مین روزہ رکھنا حرام ہی سب مجتہدون کے نزدیک ق اَبُو ھُرَیْرَۃَ لَا یُصَلِّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
٦٩٩ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کوئی تم مین نماز نہ پڑھا کرے ایک کپڑے مین سواے
کندھے پر اس کپڑے سے کچھ بھی نہو ف کھلے کندھے نماز پڑھنا مکروہ ہی کہ بے تعظیمی ہی نماز کی اگر لنبا کپڑا ہو تو آدھے کا لنگ باندھے اور
آدھے سے کندھے چھپاوے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو ناچاری ہی صرف لنگ باندھکے نماز پڑھ لے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بھی کپڑا ہو تو
صرف پاجامے سے نماز پڑھنا کندھے کھولکر مکروہ ہی ق اِبْنُ عُمَرَ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدٌ الظُّھْرَ وَیُرْوٰی الْعَصْرَ اِلَّا فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ قَالَہٗ
٧٠٠ مُنْصَرَفَہٗ مِنَ الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کوئی نماز پڑھے ظہر کی اور ایک روایت
مین عصر کی مگر بنی قریظہ مین یہ حضرت نے کفار کے گروہون سے لوٹتے وقت فرمایا ف بنی قریظہ یہودی لوگ تھے مدینے کے قریب
دو تین کوس انکی بستی اور گڑھی تھی حضرت مین اور انمین صلح تھی جب پانچوین سال ہجری کے بعد جنگ احد کے کفار قریش عرب کی
بہت قومون کو مدینے پر چڑھا لائے تو یہودی بنی قریظہ نے بھی حضرتؐ سے قول توڑا اور کافرون کے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ خندق
اور جنگ احزاب کہتے ہین کافرونکا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینے کو گھیرے رہے خدا نے نہایت سرد ہوا
چلائی کافر نہ ٹھہر سکے ناامید پلٹ گئے تب حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو تب حضرتؐ نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم
مین باقی قصہ حدیث کا یون ہی کہ اصحاب حضرتؐ کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ مین جانے لگا بعضون نے راہ مین نماز پڑھ لی اور کہا
حضرت کی یہ غرض نتھی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ مین سوا بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلدی
جانا تھا اور بعضے اصحابؐ نے راہ مین نماز نہ پڑھی اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ مین جاکر پڑھینگے اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے حضرتؐ نے جیسے
وہین نماز کو فرمایا ہی پھر یہ حال یعنی بعضون کے نماز پڑھ لینے کا اور بعضون کے نماز نہ پڑھنے کا حضرتؐ کے روبرو ذکر ہوا حضرتؐ کسی پر خفا
نہوے یعنی دونون اچھا سمجھے ف جیسا حضرتؐ کے اصحاب اس حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا
اور بعضون نے قیاس کیا اور سبب نکالا ویسے مجتہد لوگ بعضی جگہ قرآن اور حدیث کے کئی طرح مطلب سمجھتے ہین اور سب حق پر ہین
اسیواسطے اہل سنت و جماعت چارون امامون کے مذہب کو حق جانتے ہین اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ کیون ایک محمدی دین
مین اختلاف کیا اور چار مذہب ٹھہرے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہین ایسے اختلاف دین مین کچھ حرج نہین حضرتؐ روبرو
٧٠١ ایسا اختلاف حضرتؐ کے اصحاب مین ہوا اور حضرتؐ نے درست رکھا ق اَبُو ھُرَیْرَۃَ لَا یَصُمْ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا یَوْمًا قَبْلَہٗ
اَوْ بَعْدَہٗ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعہ کے دن مگر یون منظور ہی کہ جمعہ سے
پہلے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد ف یعنی صرف جمعہ کے دن روزہ نرکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ رکھے یعنی

۴۰۲ دو ملا کر رکھے تاکہ یہود یون سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی روز صرف ہفتے کو روزہ رکھتے ہین خ م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ ۔ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نہاوے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی مین ناپاک ہوکر ف یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو ناپاکی غسل سے ناپاک ہوجاویگا حنفی مذہب مین دہ دردہ حوض یعنی چارون طرف دس ہاتھ کا حوض مانند دریا کے ہی کہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہین ہوتا جبتک اُسکا رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے اور شافعی مذہب مین

۴۰۳ قلتین مانند دریا کے ہی جبتک رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے قلتین دو بڑے مٹکے جسمین پانسو رطل بغدادی پانی سماوے م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ اٰخَرَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان جورو سے دشمنی نرکھے اگر بُرا جانتا ہی اُسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سے ف یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو تو کہان تو چاہیے کہ اگر عورت کی خو بُری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اُسمین نیک بھی ہوگی اسی خو سے اپنے دل کو تسکین دیکر راضی رہے

۴۰۴ جورو خاوند کی دشمنی اور ناموافقت مین بڑے فساد ہین اسواسطے حضرت نے موافقت رکھنے کو فرمایا خ م اَبُوْبَكْرَةَ لَا يُفْلِحُ قَوْمٌ تَمْلِكُهُمُ امْرَأَةٌ ۔ بخاری مین ابوبکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بھلا ہوگا اُس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہو ف جب شیرویہ نوشیروان کا پوتا مر گیا اُسکی بہن جسکا نام بوران تھا ایران کی بادشاہ ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل سے بندوبست ممکن نہین تو رعیت برباد ہوا چاہے اسی واسطے شرع مین عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہین اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہی کہ جو مرد جورو کے قابو مین ہوا خراب

۴۰۵ گیا م مُطِيْعُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ مسلم مین مطیع بن اسود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے اس دن کے بعد یہ حضرت نے فتح مکے کے دن فرمایا ف ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اُسنے بہت رنج دیا تھا فتح مکے کے دن کسی نے حضرت سے کہا کہ فلانا شخص کعبے کے پردے مین چھپا ہی حضرت نے فرمایا اُسکو پکڑ لاؤ لوگ اُسکی مشکین باندھکر پکڑ لائے پھر وہ قتل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہونگے بعد اسلام کے کوئی مرتد نہوگا جو اس طرح قید ہوکر مارا جاوے اور یہ مطلب نہین کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاویگا اس واسطے کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہوئے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہی اور فضل بن روزبہان اصفہانی نے اپنی شرح مین امام حافظ اسمعیل کی کتاب السیر سے یون نقل کیا ہی کہ یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا

۴۰۶ فرمائی واللہ اعلم م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھے ہین خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو اُنکو فرشتے چارون طرف سے گھیر لیتے ہین اور خدا کی رحمت اُنکو چھپا لیتی ہی اور اُنپر آرام اور چین اُترتا ہی اور خدا اُنکا ذکر کرتا ہی اُنمین جو خدا کے پاس ہین یعنی فرشتون اور پیغمبرون کی روحون مین ف یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہی کہ ذکر کرنے والون کو چارون طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہین تاکہ ذکر کی برکت مین شریک ہون اور خدا کی بیشمار رحمت اُنپر نازل ہوتی ہی اور دل مین لذت اور چین حاصل ہوتا ہی اور عرش پر اُنکا ذکر خدا کرتا ہی کہ فلانے میرے بندے ایسے ہین جو مجکو یاد کرتے ہین زہے قسمت ذکر کرنے والون کی اور ذکر سے مقصود [illegible] خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا لوگون کو وعظ و نصیحت کرنا درود درکلمہ پڑھنا نماز پڑھنا

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

[illegible]

یہ سب ذکر مین داخل ہی حم ابو ہریرۃ لا یقل احدکم اطعم ربک وضئ ربک اسق ربک ولا یقل احدکم ربی ۷۰۷
ولیقل سیدی ومولای. بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نکہا کرے یعنی غلام سے کہ کھانا
کھلا اپنے رب کو وضو کروا اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یون کہے کہ فلانا میرا رب ہی اور چاہیے کہ یون کہے کہ فلانا
میرا سید ہی اور مولی ہی یعنی میرا میان ہی ف عرب کی زبان مین غلام کے مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرت نے اسکو منع کیا کہ
اسمین شرک کی بو نکلتی ہی رب سوا خدا کے کسیکو بولنا مناسب نہین حم ابو ہریرۃ لا یقولن احدکم اللهم اغفر لی ان شئت ۷۰۸
اللهم ارحمنی ان شئت لیعزم المسئلة فانه لا مکره له. بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی یون
کہا کرے کہ یا اللہ مجھکو بخش دے اگر تو چاہے ای خدا مجھپر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیے کہ پکا قصد کرکے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر کوئی
جبر کرنے والا نہین جو دعا نہ قبول ہونے دیوے ف یعنی خدا مالک مختار ہی کہ کوئی اسکا روکنے والا نہین پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہے تو میری
دعا قبول کر اسمین بے پروائی نکلتی ہی اور تردد اور احتمال بوجھا جاتا ہی تو شرط کرنا اور قید لگانا نچاہیے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کرکے
یقین کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہوگی شک اور تردد نکرے اسواسطے کہ خدا کے نزدیک کچھ مشکل نہین اسکا روکنے والا کون ہی حم
ابن مسعود لا یقولن احدکم انی خیر من یونس بن متی وفی روایة ما ینبغی لاحد ان یکون ۷۰۹
خیرا من یونس بن متی. بخاری مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نکہے کہ البتہ مین بہتر ہون
حضرت یونس پیغمبر متی کے بیٹے سے اور ایک روایت مین یون ہی کہ لائق نہین کسیکو کہ یونس بن متی سے بہتر بنے ف سب پیغمبر ۷۱۰
سا اسکے بیان سے افضل ہین اپر کوئی افضل نہین ہو سکتا ق عائشة لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن
لیقل لقست نفسی. بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی کہ میرا نفس خبیث
ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا و لیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا نفس دین مین کاہل اور سست ہوا ف یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب
ہی مسلمان اپنے تئین نکہے سست اور کاہل کہنا مضائقہ نہین حضرت کا معمول تھا کہ برے بول کو بھلے سے بدل ڈالتے تھے ۷۱۱
م ابو ہریرۃ لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید الله وکل نسائکم اماء الله ولکن لیقل
غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی. مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی اپنے غلام کو
میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتین تمہاری خدا کی بندیان ہین و لیکن چاہیے کہ یون کہے
کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوانمرد اور میری جوان عورت ف یعنی سچی بندگی کے لائق سوا خدا کے اور کوئی ۷۱۲
نہین اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہی اور تا کہ غلامون کے مالک غرور اور گھمنڈ سے بچین اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ عبدالنبی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہین م ابو ہریرۃ لا یقولن احدکم یا خیبة الدهر فان الله
هو الدهر. مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یون ہرگز نکہے کہ ای کمبختی زمانے کی اسواسطے کہ زمانے کا
پھیرنے والا تو خدا ہی ہی ف زمانے کو بد کہنا اسواسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضۂ قدرت مین ہی اسکا پھیرنے والا خدا ہی تو
زمانے کو بد کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی اسکی تقدیر کو بد کہا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار جانکر بد کہتا ہی تو صاف کافر اور مشرک ہوا
معلوم ہوا کہ زمانے اور فلک کو بد کہنا جیسے کہ شاعرون کی عادت ہی شرع مین ہرگز درست نہین م جابر لا یقمن احدکم ۷۱۳

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشکاۃ الانوار
بیان اسماء خلاف شرع

اَخَاهُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثُمَّ یُخَالِفُ اِلٰی مَقْعَدِہٖ فَیَقْعُدُ فِیْہِ وَلٰکِنْ یَقُوْلُ تَفَسَّحُوْا مسلم مین جابر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ اٹھاوے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعہ کے دن پھر پیچھے سے اُسکے بیٹھنے کے مکان پر جا کر بیٹھے
ولیکن یون کہے کہ کھل بیٹھو ف مسجد مین نماز کو جو جہان آکر بیٹھا اُسکو اٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے درست نہین لیکن یون کہنا
۷۱۴ درست ہی کہ کھل بیٹھو صاحبو تاکہ سب کو جگہ ہو جاوے ق ابْنُ عُمَرَ لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْہِ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اٹھاوے کسی مرد کو اُسکے مکان سے پھر وہان آپ بیٹھے
ف اگلی حدیث خاص مسجد کے ذکر مین تھی اور یہ حدیث عام ہی مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہوا کہ جو شخص مدرسے مین یا خانقاہ مین
۷۱۵ رہتا ہو یا کوئی شخص کسی مکان پر بازار مین بیٹھا ہو تو وہی اگلا شخص اُسکا حقدار ہی اگرچہ وہ ایکدن کہین گیا بھی ہو ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا تَقُوْلُوْا
لِلْعِنَبِ الْکَرْمَ فَاِنَّمَا الْکَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہا کرے کوئی انگور کو کرم
سو کرم تو حقیقت مین ایماندار کا دل ہی ف کرم کے معنی سخاوت ہین عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اس واسطے کہ اُسکی بنی شراب
کے پینے سے آدمی کے مزاج مین سخاوت ہوتی ہی سو حضرت نے منع کیا کہ جس حرام ناپاک چیز نے اُسکو یہ عمدہ لفظ کرم کی بولنا ہرگز
لائق نہین بلکہ کرم مناسب ہی ایماندار کے دل کو کہنا جسمین نور ایمان اور سخاوت رہے پھر حضرت نے فرمایا کہ انگور کے باغون کو حدائق
۷۱۶ الاعناب کہا کرو معلوم ہوا کہ بُری چیز کا اچھا نام نہ رکھے ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ لَا یَکِیْدُ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ
کَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے والون کو مکر اور حیلہ کرکے
۷۱۷ رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گل جاتا ہی ق ابْنُ عُمَرَ لَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِیْصَ وَلَا الْعِمَامَۃَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَ
لَا السَّرَاوِیْلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّہٗ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّیْنِ اِلَّا اَنْ لَا یَجِدَ نَعْلَیْنِ فَلْیَقْطَعْھُمَا حَتّٰی یَکُوْنَا
اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنے حج کا احرام باندھنے والا کرتا اور
نہ پگڑی اور نہ کنٹوپ اور نہ پائجامہ اور نہ جس کپڑے مین ورس یعنی زرد خوشبودار گھاس اور زعفران لگی ہو اور نہ موزے پہنے مگر
جب چپل جوتا نہ پاوے تو دونون موزون کو وہان تک کاٹے کہ پشت پا سے نیچے ہو جاوین ف اس حدیث سے سب امور کا حال ہی
۷۱۸ کہ احرام والے کو یہ چیزین درست نہین ق عُمَارَۃُ بْنُ رُوَیْبَۃَ لَا یَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلّٰی قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا
مسلم مین عمارہ بن رویبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاویگا دوزخ مین جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھی ف
۷۱۹ فجر آرام کا وقت ہی اور عصر کاروبار دنیا کا وقت ہی اسواسطے اُن وقتون کی نماز کا اتنا زیادہ ثواب ہوا ق ابْنُ عُمَرَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ
مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار نہین کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دوبار
ف یعنی ایماندار دین کے کام مین ایکبار دھوکا اور فریب کھا کر دوسری بار فریب نہین کھاتا جیسے غفلت سے ایکبار کوئی گناہ
اُس سے ہو گیا اور پھر پچھتا کر اُسنے توبہ کی تو پھر دوبارہ اُس گناہ کے گرد نہین جاتا یہ تعریف ہی کامل ایماندار کی روایت ہی کہ ابو عزہ شاعر جنگ بدر
مین پکڑا آیا حضرت سے اُسنے منت کی اور وعدہ کیا کہ اب مین دوسری بار کافرون کا ساتھ نہ دونگا حضرت نے اُسکو چھوڑ دیا دوسری بار وہ
کافرون کے ساتھ جنگ اُحد مین آیا اور گرفتار ہوا پھر منت کرنے لگا کہ اُس قصور کو معاف کیجیے اب ہرگز کافرون کا ساتھ نہ دونگا
۷۲۰ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب ہم دوبارہ فریب مین نہین آتے پھر وہ قتل ہوا ق ابْنُ عُمَرَ لَا یُمْسِکَنَّ اَحَدُکُمْ ذَکَرَہٗ

بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَتَمَسَّحْ فِي الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے اپنا ناڑا اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے اور نہ داہنے ہاتھ سے پاخانے مین ڈھیلے پونچھے
اور نہ سانس چھوڑے برتن مین یعنی پانی پینے کے وقت شاید ناک یا منھ سے کچھ ٹپک پڑے اور گھن آوے اور داہنا ہاتھ کھانے پینے کا
۴۲۱ ہی جا ضرور پیشاب کی جگہ اُسکا لگانا مناسب نہین ہے۔ م اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار مین لکڑی گاڑنے سے یعنے اگر پڑوسی دیوار
۴۲۲ مین کڑیان رکھا چاہے تو اُسکو نہ روکے کہ یہ ہمسایے کا حق ہی م ابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ
يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَيُوقِظَ نَائِمَكُمْ لَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا وَجَمَعَ بَعْضُ الرُّوَاةِ كَفَّيْهِ
حَتّٰى يَقُولَ هٰكَذَا وَمَدَّ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے
کسیکو بلال کی اذان اُسکی سحری کھانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہی یا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہی رات سے تاکہ تم مین جو نماز تہجد
پڑھتا ہو وہ آرام کرے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کھانے کے واسطے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہین جو اسطرح اشارہ کرے اور بعضے
اس حدیث کے راوی نے اپنی دونون ہتھیلیان ملا کر اونچا کرکے دکھلایا یعنی جو لنبی اونچی روشنی اول ہوتی ہی اُسکا نام صبح نہین
حضرت نے فرمایا جبتک اسطرح نہ اشارہ کرے اور حضرت نے اپنے کلمے کی دو انگلیون کو ملا کر پھیلایا داہنے اور بائین یعنی صبح وہ ہی جسکی روشنی
چوڑی ہو ف یعنی صبح دو قسم ہی ایک صبح کاذب جسکی لنبی روشنی ہوتی ہی اُسوقت تک روزہ دار کو کھانا اور پینا حرام نہین اور فجر کی نماز اُسوقت
۴۲۳ درست نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی چکلی ہوتی ہی اُسوقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہی ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَمُوتُ
لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مسلمانون مین سے جسکے تین لڑکے مرینگے اُسکو دوزخ کی آنچ نہ لگیگی مگر بقدر قسم سچی کرنے کے ف یعنی خدا قرآن مین بطور قسم فرماتا ہی
کہ سبکو سر دوزخ پر گذار ہوگا پس اتنا تو ضرور ہوگا کہ دوزخ کے پل پر چلنا ہوگا باقی کچھ عذاب نہین اور حدیثون مین آیا ہی کہ دو یا ایک چھوٹا
۴۲۴ لڑکا بھی مریگا تو دوزخ سے بچیگا اسواسطے کہ لڑکے کی موت کا ماباپ پر سخت داغ ہوتا ہی اور پھر اُسنے باوجود اس مصیبت کے صبر کیا
اور خدا کی تقدیر سے راضی رہا تو خدا نے اُسکے بدلے اُسکو دوزخ سے بچایا م جَابِرٌ لَا يَمُوتَنَّ أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ مرے کوئی مگر اس حالت مین کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو ف ایمان کے دو جزو ہین خوف
اور امید حالت صحت اور زندگی مین خوف خدا غالب رکھے تاکہ گناہون سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال نکرے کہ وہ وقت گناہ
کرنے کا نہین بلکہ اُسوقت خدا کو رحیم اور کریم اور غفار اور ستار جان کر بخشش کی امید دل مین رکھے تاکہ خوشی اور شوق سے خدا کی طرف
جاسکے اور مرنے سے جی نچراوے اور جو مسلمان اُسوقت موجود ہون وہ بھی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کرین تاکہ مرنے والا
۴۲۵ دُعا سن بنے اور خدا سے گمان نیک مضبوط ہوجاوے م اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَنْبَغِي لِلصِّدِّيقِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا مسلم مین ابو ہریرہؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صدیق کو لائق نہین کہ بہت لعنت کیا کرے ف ابو بکر صدیق نے ایکبار اپنے غلام پر لعنت کی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی صدیق آدمی کامل کو کہتے ہین جسکے دل مین ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان
لاوے جیسے مشہور ہی کہ ابی بکر صدیق نے کچھ حضرت سے معجزہ نچاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کی راستی سے حضرت کو پیغمبر

۷۲۶ جانکر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت کے درجون مین صدیقی کے برابر کوئی مرتبہ نہین **ق** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَنْبَغِي هٰذَا
لِلْمُتَّقِيْنَ **قَالَهٗ** عِنْدَ نَزْعِهٖ فَرُّوْجَ حَرِيْرٍ لَبِسَهٗ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اسکا پہنا لائق نہین پرہیزگار لوگون کو یہ حضرت نے خود ریشمی قبا اُتارتے جو آگے پہنے تھے فرمایا **ف** فروج اُس قبا کو کہتے ہین جسکا
پیچھے سے دامن چاک ہو سواری کے واسطے خوب ہوتی ہی سو وہی ریشمی قبا کسینے حضرت کو بھیجی تھی اُسوقت تک ریشمی کپڑا پہنا
حرام نتھا حضرت نے اُسکو پہن کر نماز پڑھی بعد نماز کے اُسکو برا جان کر اُتار ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اُس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی
۷۲۷ اور پرہیزگار دنیا کی آرایش اور زینت نہین کرتے اگرچہ حلال و مباح بھی ہو **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْفِرْ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ
بِالْبَيْتِ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پھرے حج کرکے یہانتک کہ پچھلا کعبے کا طواف کرلے **ف**
یعنی جب حج کے سب کام کر چکے تو آخر کو دوسرا طواف کعبے کا کر کے اپنے گھر آوے اُسکا طواف الصدر نام ہی امام اعظمؒ کے نزدیک واجب ہی
۷۲۸ اور امام شافعی کے نزدیک سنت **ه** عَائِشَةُ لَا يَنْفَعُهٗ لِاَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ **قَالَهٗ** لَهَا
حِيْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ فَهَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهٗ مسلم مین
حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اُسکے کچھ کام نہ آویگا اسواسطے کہ اُسنے کسی دن نہین کہا کہ ای رب میرا گناہ بخشیو قیامت کے
دن یہ حضرت نے حضرت عایشہ سے فرمایا جب حضرت عایشہ نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ ابن جدعان کفر کے زمانے مین برادری سے سلوک
کرتا تھا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھلا یہ اُسکے کچھ کام آویگا **ف** یعنی وہ شخص کافر تھا قیامت کا ایمان نرکھتا تھا اسی واسطے اُسنے
۷۲۹ کبھی قیامت کی مغفرت نمانگی اور کافر کے نیک کام آخرت مین کچھ کام نہ آوینگے نیکیون کے واسطے ایمان شرط ہی **م** اِبْنُ عُمَرَ لَا يَنْقُشَنَّ
اَحَدُكُمْ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس
انگوٹھی پر نقش ہی **ف** چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ بادشاہون کو نامہ لکھین اور انکو اسلام کے دین پر بلادین لوگون نے
عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرت نے مہر کھدائی چاندی کے نگ پر تین سطرین اُسمین نقش کین ایک سطر مین
محمد دوسری مین رسول تیسری مین اللہ حضرت کے بعد وہ انگوٹھی ابی بکر صدیق پاس رہی انکے بعد عمر فاروق پاس رہی انکے بعد حضرت
عثمان پاس رہی پھر انکے ہاتھ سے کنوین مین گر پڑی اور نہ ملی سو حضرت نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر مین محمد رسول اللہ نہ کھدا وے تاکہ
۷۳۰ شبہہ نپڑے کہ یہ حضرت کی مہر ہی یا کسی اور کی **م** عُثْمَانُ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ مسلم مین حضرت عثمان سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرے کا احرام باندھنے والا اور نہ کوئی وکیل ہو کر اسکا نکاح کر دیوے اور نہ خود
منگنی کرے **ف** امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ محرم کا نکاح نہین درست جبتک حج سے فراغت نپا دے اور
امام اعظمؒ کے نزدیک درست ہی لیکن صحبت نکرے اُنکے نزدیک اس حدیث کے یہ معنی کہ نکاح نکرے یعنی صحبت نکرے اسواسطے کہ حضرت
۷۳۱ نے اپنا نکاح حضرت میمونہ سے احرام مین کیا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے جانور بیمار ہون وہ اُسکے گھاٹ پر جسکے جانور تندرست ہین پانی پلانے کو نہ لاوے **ف** اسواسطے حضرت
نے منع نہین کیا کہ تندرستون کو اُنکی بیماری لگ جاویگی جیسا کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہی اسواسطے کہ حضرت نے خود فرمایا ہی کہ بیماری
کسیکی کسیکو نہین لگتی چنانچہ اسی باب مین حدیث ہو چکی ہی بلکہ حضرت نے اسواسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور شاید بیمار جانورون

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

کے ملتے خدا کی تقدیر سے بیمار ہو گئے تو عوام کا بد اعتقاد زیادہ تر مضبوط ہو جاویگا بیماری لگ جانے کا تو ناحق شرک میں گرفتار ہووینگے اور خدا کو بھولینگے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ

چوتھے باب میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر اذا اور اذا ہی ہو جابرؓ اِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰی تَسْتَوْفِیَهٗ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو غلہ اور اناج مول لیوے تو اسکو مت بیچ جب تک اسکو اپنے قبضے میں کر لیوے اور تول نہ لیوے ف سب اماموں کے نزدیک بدون قبضہ کیے اناج بیچنا نہیں درست ہو
۴۴۳ جریرؓ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ
۴۴۴ مسلم میں جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میاں سے بھاگا اسکی نماز قبول نہیں ہوتی ہو جریرؓ اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ وَهُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ مسلم میں جریرؓ سے روایت کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمھارے پاس زکوٰۃ لینے والا عامل آوے تو چاہیے کہ تمسے راضی پھرے ف اسلام کی سلطنت میں امام کی طرف سے بستیوں میں ہر سال کے عامل زکوٰۃ کی تحصیل کو جاتا تھا اور اب بھی ولایت میں جاتا ہی سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوٰۃ نقد اور جانور دونوں کی ادا کیا کرو اسواسطے
۴۴۵ کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہی اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہی ہو ابو سعیدؓ اِذَا اتَّبَعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوْا حَتّٰی تُوْضَعَ مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازے کے چلو نہ بیٹھا کرو جب تک کہ لوگوں کے زمین پر رکھا نجاوے ف سنت
۴۴۶ یہی ہی کہ بدون جنازہ رکھے نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ اٹھانے والوں کی مدد کی حاجت ہوتی ہی بے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہی ق ابن عمرؓ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَةَ فَلْیَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کو آوے تو چاہیے
۴۴۷ کہ غسل کرے ہو ابو سعیدؓ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّأْ مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لیوے ف یعنی اول نہا دھوئے پھر وضو کرے کہ اسوقت وضو سے قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہی اور بدن ہلکا ہو جاتا ہی
۴۴۸ ح ابو ہریرہؓ اِذَا اَتٰی اَحَدَکُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَلْیُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَاِنْ لَّمْ یُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْیُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَیْنِ اَوْ اُکْلَةً اَوْ اُکْلَتَیْنِ فَاِنَّهٗ وَلِیَ حَرَّهٗ وَعِلَاجَهٗ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمھارے کسیکے پاس اسکا خدمتگار کھانا لاوے تو اسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلا لیوے اور اگر ساتھ اپنے نہ بٹھلاوے تو اسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دیوے اسواسطے کہ خدمتگار کھانا پکاتا ہے اور اسکی گرمی سے ملا رہا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دینا ضرور ہی اگرچہ اسکا کھانا مقرر ہو یعنی مروت سے بعید ہی کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اٹھاوے اور اس کھانے سے کچھ بھی نپاوے لیکن ساتھ کھلانا واجب نہیں اگر کھلاویگا تو بہتر ہی اپنا غرور کھو یاق
۴۴۹ ابو ایوبؓ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا بِبَوْلٍ وَّلَا بِغَائِطٍ وَّلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا بخاری اور مسلم میں ابو ایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم جاؤ جائے ضرور کو پاخانہ یا کرو تو قبلے کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ اسکو پیٹھ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ جائے ضرور کے وقت بلکہ پورب پچھم بیٹھا کرو ف شہر میں جائے ضرور اور پیشاب کیوقت قبلے کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظم کے نزدیک درست نہیں نہ جنگل میں نہ شہر میں اور امام شافعی کے

نزدیک جنگل مین منع ہی اور آبادی مین درست چنانچہ عبداللہ بن عمر کی اسمین روایت بھی ہی لیکن زیادہ احتیاط امام اعظم کے مذہب مین ہی اور یہ جو فرمایا کہ پورب پچھم بیٹھا کرو یہ مدینے والون کو فرمایا کہ اُنکا قبلہ دکھن کی طرف ہی ہندوستان کا قبلہ پچھم کی طرف کو ہی تو یہان اُتر دکھن بیٹھنا چاہیے

۷۴۰ خ م ابو ہریرۃ اذا احب اللہ العبد نادی جبرئیل ان اللہ یحب فلانا فاحببہ فیحبہ جبرئیل فینادی فی اھل السماء ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہی اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور یہ فرماتا ہی کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا سو تو بھی اُسکو دوست رکھ تو جبرئیل اُس سے محبت رکھتا ہی پھر پکار دیتا ہی جبرئیل آسمان والون مین یعنی فرشتون مین کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا ہی سو تم بھی اُسکو دوست رکھو تو آسمان والے اُس سے محبت رکھتے ہین پھر اُس محبوب بندے کی زمین مین قبولیت اُتاری جاتی ہی یعنی زمین کے نیک لوگ اُسکو مقبول جانتے ہین اور اُس سے محبت رکھتے ہین ف یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہی تو اُسکو آسمان اور زمین مین مشہور کر دیتا ہی تا کہ فرشتے اُسکے واسطے استغفار کیا کرین اور زمین کے لوگ اُسکے واسطے نیک دعا کرین اُس سے محبت رکھین اُسکی تعریفین کرین اُسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب ہی کہ اولیا اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہین لیکن ایسی محبت بھی نہین اچھی کہ عوام جاہل کرتے ہین کہ اُنکو نفع اور نقصان کا مختار جان کر اُنکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ محبت نہین حقیقت مین اُن سے عداوت ہی

۷۴۱ م جابر اذا احدکم اعجبتہ المرأۃ فوقعت فی قلبہ فلیعمد الی امرأتہ فلیواقعھا فان ذلک یرد ما فی نفسہ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسیکو بھلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھر دل مین اُسکی صورت ٹھہر گئی ہو یعنی اُسکا خیال بندھا ہو تو اپنی جورو کیطرف آوے اور اُس سے صحبت کرے سو مقرر یہ اپنی جورو کا جماع کرنا دور کر دیگا جو اُسکے جی مین دوسری عورت کا خیال ہی ف لگانی عورت کی اگر دل مین محبت آجاوے تو اُسکا کامل علاج یہی ہی کہ اپنی جورو سے صحبت کرے اگر ایک بار دو بار مین خیال گیا تو بہتر ہی نہین تو کئی بار صحبت کرے تو اُسکا بالکل خیال دفع ہو عشق کی حکیم لوگ بھی جماع ہی دوا لکھتے ہین اس واسطے کہ شہوت کا سبب منی کی زیادتی ہی جب صحبت کی تو منی کم ہوئی تو شہوت اور عشق بھی دور ہوا حضرت نے یہ دوا اسواسطے بتائی کہ کہین حرام مین نہ گرفتار ہو جاوے

۷۴۲ ق ابو ہریرۃ اذا احسن احدکم اسلامہ فکل حسنۃ یعملھا تکتب بعشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف وکل سیئۃ یعملھا تکتب بمثلھا حتی یلقی اللہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی نے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین ستھرا بنایا پھر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکھی جاویگی سات سو کے برابر تک اور جو بدی کریگا تو وہ اتنی لکھی جاویگی جتنی کی ہی یہانتک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہی ف یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی کو دس سے سات سو تک خدا بڑھاتا ہی دس سے تو کوئی کم نہین آگے نیت پر موقوف ہی جیسی نیت خالص ہوگی ویسی ہی زیادتی بھی ہوگی اور بدی اگر کریگا تو اتنی ہی رہیگی اُسمین ترقی نہین اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اتنا ہی رکھے اور نیکی کو سات سو تک بڑھاوے اسلام سنوارنا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چھوڑے شریعت محمدی کی کمال تعظیم سے اطاعت کا ارادہ کر لیوے اور ظاہر اور باطن سے محمدی بنے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہی

۷۴۳ م ابو ہریرۃ اذا اختلفتم فی الطریق جعل عرضہ سبع اذرع مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمکو راہ اور گلی کے مقدمے مین جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی

تعلیقات الرحمن ترجمہ مشارق الانوار

سات ہاتھ کی کیونکر ف یعنی اگر راہ دیر اہو جسمین شہر والون کی آمد و رفت ہو اور راہ کی زمین کا مالک وہان عمارت بنایا چاہے اگر لوگ
منع کرتے ہون تو اسمین شرع کا حکم یہ ہی کہ سات ہاتھ چوڑائی راہ کی چھوڑ کر عمارت بناوے تاکہ اونٹ و گاڑی اور لوگون کی آمد و رفت
مین حرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کے لوگ آتے جاتے ہون تو اسکی اتنی چوڑائی چاہیے کہ جسمین محلے والون کا حرج نہو اور زنانی سواری
اور جنازہ جانے کو تنگی نہو ھ ابو ھریرۃ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ ٧٤٤
فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پاوے تو اپنی نماز پوری کرلیوے یعنی تین رکعتین باقی
غروب کے وقت پڑھے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی سورج نکلنے سے پہلے پاوے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے
وقت پڑھے ف یعنی ہر چند طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہی لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع غروب
ہونے پر پڑھے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا سوائے امام اعظم کے کہ انکے نزدیک عصر کی نماز تو اسطرح سے درست ہی اسواسطے کہ وقت
ناقص تھا ادا بھی ناقص ہوئی لیکن فجر کی نماز طلوع کے وقت درست نہین کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا ناقص نچاہیے حنفی کہتے ہین کہ
اس حدیث پر عمل اول تھا پھر حضرت نے وہ حدیث فرمائی جسمین طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہی واللہ اعلم ھ ابو ھریرۃ اِذَا اَذَّنَ ٧٤٥
الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ حُصَاصٌ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا ہی تو شیطان پیٹھ
پھیر کر بھاگتا ہی گوز کرتا ہوا ف یعنی اذان کی آواز سے شیطان پر ایسا صدمہ ہوتا ہی کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بھاگتا ہی اسیواسطے حضرت نے
اور حدیث مین فرمایا ہی کہ جب کسیکو جنگل مین شیطان اور بھوت ستاوین یا نظر پڑین تو اسوقت اذان پکار کے کہے تاکہ بھاگ جاوین اور یہ
مجرب عمل ہی ھ ابو موسٰى اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا ٧٤٦
وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهٗ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا
اَمْرَهٗ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ کسی امت پر اپنے بندون سے رحمت کرنیکا تو امت سے پہلے اس
امت کے پیغمبر کی روح قبض کرتا ہی یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہی پھر اس پیغمبر کو اپنی امت کا ہراول بناتا ہی اور پیشوا
بھیجتا ہی امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور بربادی چاہتا ہی تو امت پر عذاب بھیجتا ہی اس امت کے پیغمبر کے جیتے پھر مٹاتا ہی
امت کو پیغمبر کے سامنے تو پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈا کرتا ہی اور روشنی بخشتے امت کو مٹا کر جبکہ اسکو ان کافرون نے جھوٹا کہا اور اسکے
حکم کو نمانا ف یعنی جس امت پر خدا کرم اور رحمت کیا چاہتا ہی تو اسکے پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہی تاکہ امت اسکے غم مین صبر کرے
اور ثواب پاوے اور اسکے بعد اسکی شریعت پر عمل کرے تو دونا ثواب حاصل کرے اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو
اس عالم مین اور گواہ بنے امت کے ایمان کا گویا حضرت نے اس حدیث سے اپنی امت کو دلاسا دیا کہ میرے فراق مین زیادہ پریشان دل
نہون میری وفات کو غضب الٰہی نجانین خدا کی رحمت سمجھین اسیواسطے اس امت کو امت مرحومہ کہتے ہین اور جس امت پر خدا غضب
کیا چاہتا ہی تو اسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہی تا پیغمبر کے دل کے پھپھولے پھوٹین اسواسطے کہ اس امت کمبخت نے اپنے پیغمبر کی قدر
نجانی اسکو رنج دیا اور جھٹلایا جیسے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام کی امتون کا حال ہوا کہ پیغمبر
انکے زندہ رہے اور وہ عذاب الٰہی سے ہلاک ہوئے ق عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ ٧٤٧

عَلَيْهِ فَكُلْ قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قَالَ قُلْتُ وَإِنِّي أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَأُصِيبُ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَإِنْ أَصَابَهُ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْهُ
بخاری اور مسلم مین عدی ابن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اپنے سکھائے شکاری کتے کو چھوڑے اور خدا کا نام اُسپر لیوے تو شکار کو کھا عدی ابن حاتم نے کہا کہ مین نے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالین تو بھی کیا شکار حلال ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر مار بھی ڈالین تو بھی حلال ہی جب تک دوسرا کتا غیر شکاری اُسکے ساتھ مارنے مین شریک نہوا ہو عدی بن حاتم نے کہا مین نے کہا کہ مین بے پر اور بے گانسی کے تیر سے شکار کرتا ہون اور شکار کو حاصل کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ جب تو بے پر کے گانسی کے تیر کو مارے پھر وہ تیر شکار کے جسم مین گھسکر چیر پھاڑ دیوے تو اُسکو کھا اور اگر تیر شکار کے بینڈا ہوکر لگے تو اُسکو مت کھا **ف** اس حدیث سے بہت مسئلے شکار کے معلوم ہوئے اول یہ کہ کتے کا شکار کھیلنا درست ہی دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چھوڑا ہو تو حلال ہی اور اگر کتا خود بخود چھوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہی اور تعلیم کی یہ علامت ہی کہ اُسکو تین بار شکار پر چھوڑے اور ہر بار وہ شکار مار لائے اور خود نکھاوے چوتھے یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہی اگر قصداً بسم اللہ نہ بولا شکار مردار ہوا اور اگر بھولے سے نکہا تو حلال ہی یہ مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ زبان سے کہنا واجب نہین خدا کا نام ہر مسلمان کے دل مین ہی لیکن زبان سے کہنا مستحب ہی پانچوین یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بھی جاوے تو بھی شکار حلال ہی چھٹے یہ کہ اگر شکاری کتے کے ساتھ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہین ہوئی شکار مارنے مین شریک ہوے تو شکار مردار ہوا اسواسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز مین جمع ہوتو حرام ہی احتیاط کے سبب سے غالب جانا ہی ساتوین یہ کہ بے گانسی کے تیر کے شکار مین زخم ہونا شرط ہی تاکہ خون پاک نکل جاوے اور اگر بے زخم صدمے سے مر جاوے تو شکار حلال نہین جیسے غلہ غلیل کا یا اینٹ پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہی کہ خون نکلا

۷۴۸ شکار حلال اُس چیز سے ہوتا ہی جو تیز ہو اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے تلوار چھری تیر گانسی دار **ق** أَبُو مُوسَى إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کسی سے اُسکے گھر مین جانے کی اجازت مانگے تین بار سو اُسکو اجازت نملے تو پلٹ آوے **ف** اجازت مانگنے کا یون طریق ہی کہ دروازے مین کھڑے ہو کر سلام کرے پھر کہے کہ مین آؤن تین بار کہے اگر کوئی بلاوے تو اندر جاوے نہین تو پھر آوے اور کھانسنا اور دستک دینا بجاے اجازت مانگنے کے ہی

۷۴۹ شرع مین اجازت کا اسواسطے حکم ہی کہ نہین معلوم آدمی اپنے گھر مین کسطرح سے بیٹھا ہی **خ** ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَأْذَنَتْ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی سے اُسکی جورو مسجد

۷۵۰ مین جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اُسکو منع نکرے **خ** ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتین ات کو مسجد مین نماز کے واسطے جانے کی اجازت

۷۵۱ مانگین تو اجازت دو **ف** اس مضمون کا بیان مفصل آگے ہو چکا کہ اب عورتون کے نکلنے کا فتوی نہین زمانہ بگڑ گیا **م** جَابِرٌ إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی استنجا کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق لے یعنی تین

۷۵۲ یا پانچ یا سات **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عِنْدَ خَيَاشِيمِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے

ف مسائل شکار

اسواسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ میں رہتا ہی ف سوتے مین بلغم اور رطوبت دماغ سے اتر کے ناک کی جڑ مین جمع ہوتا ہی اسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہی سو فرمایا کہ تین بار چھینک ڈالے تا کہ سستی دور ہو جاوے بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اسواسطے کہ اس سے سستی اور غفلت ہوتی ہی عبادت مین سو یہ عین آرزو ہی شیطان کی یا سچ مچ وہان اُنکو شیطان رہتا ہی واللہ اعلم ه

۷۵۳ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِّنْ مَّنَامِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ پانی مین جب تک اسکو تین بار نہ دھولیوے اسواسطے کہ وہ نہین جانتا کہ کہان تک رہا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہ یا ناپاک جگہ ف اکثر عرب جاڑے ضرور یعنی پیشاب کر کے ڈھیلے سے استنجا کر کے سورہتے تھے اسواسطے حضرت نے ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہان ہاتھ لگ گیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ رات کو احتلام ہوا اور ہاتھ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہی کہ تین بار پہلے ہاتھ دھولیوے تب پانی کے اندر ڈالے ق

۷۵۴ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهٗ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ اِنِّيْ صَائِمٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال مین کہ روزہ دار ہو تو نہ فحش بکے اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد اسکو گالی دیوے یا اسکو کوسے اسپر لعنت کرے تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مین روزہ دار ہون ف یہ بات ہاتھ یا زبان سے کہے کہ شاید وہ شخص شرما کر چپ رہے یا اپنے دل مین کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مجکو مناسب نہین کہ اسکا جواب دیکر جاہل بنون اور اپنے روزے کا لطف کھوؤن ق

۷۵۵ جَابِرٌ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهٗ لَيْلًا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جبکوئی سفر مین گھر سے زیادہ غائب رہا ہو تو اپنے گھر والون مین رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر مین آوے ف دن کے آنے مین بہت بہت فائدے ہین کہ عورت اسکی پاکی لے اڈا اغسل کرے کپڑے بدلے تا کہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بھی نہا دھو کر صفائی حاصل کرے کہ عورت کو نفرت نہو اور دن مین عمدہ کھانے کا سامان ہو سکتا ہی رات کے آنے مین یہ کچھ نہین ہو سکتا نقل ہی کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ چھوڑ کر سفر کو گیا سولہ برس کے بعد رات کے وقت گھر مین آیا بیٹا جوان ہوا تھا اپنی مان کے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو گمان ہوا کہ عورت حرام کار ہی اپنے یار کو لیے بیٹھی ہی اس کمبخت نے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر دن کو آتا تو یہ حال نہوتا اسواسطے حضرت نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر مین نہ آوے اسیطرح کے شریعت کے حکمون مین ہزارون فائدے دینی اور دنیوی ہین جو فکر کرنے سے اُنکی خوبیان ظاہر ہوتی ہین ه

۷۵۶ اَبُوْسَعِيْدٍ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ قَالَهٗ لِعِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ مَّنْسُوْخٌ مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت سے صحبت کرنے مین تو جلدی اور شتابی مین ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجپر نہین اور وضو تجکو لازم ہی یہ حضرت نے عتبان بن مالکؓ سے فرمایا اور یہ حدیث منسوخ ہی ف حضرت ایکبار عتبان بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تھے حضرت کی خبر سُنکے جلدی سے بدون فراغت ہوے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اول اسلام مین یہی حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا پھر یہ حکم منسوخ ہوا اب صرف صحبت بے انزال سے بھی غسل واجب ہی ق

۷۵۷ عُمَرُ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ بخاری اور مسلم مین حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تجکو بدون مانگے کچھ ملے تو اسکو کھا اور خدا کی راہ مین دے ف عمر فاروقؓ کو حضرت کچھ دینے لگے عمر فاروقؓ نے کہا جو مجھسے زیادہ تر

محتاج ہو اسکی یہ بیچ مجکو کچھ حاجت نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بے مانگے کچھ ملے تو اسکو خدا کی دی ہوئی روزی سمجھے نہ پھیرے اگر حاجت ہو تو لیلے ورنہ لیوے اور نہیں تو کسی اور محتاج کو دے لیکن سوال کرنا دو طرح ہو ایک تو زبان سے مانگنا یہ تو صاف حرام ہو دوسرے دل میں کسی چیز کی کسی شخص سے تاک لگانا یہ دل کا سوال ہو تقوے کی راہ سے یہ بھی حرام ہو

۷۵۸ ق عُمَرَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ وَاَدْبَرَ النَّہَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ بخاری اور مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سامنے آئے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے

۷۵۹ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَکَدْ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ تَکْذِبُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب زمانہ قریب لگے تو نہیں لگتا ہو کہ ایماندار کا خواب جھوٹا ہووے ف اس حدیث کے تین مطلب ہیں ایک تو یہ کہ جب قیامت قریب ہوگی تو مسلمان کا خواب سچا ہوا کریگا اسواسطے کہ قیامت میں سب چھپی چیزیں ظاہر ہو جاوینگی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہو تو خواب بھی سچا ہوتا ہو اسواسطے کہ عالم آخرت قریب آتا ہو اور آخر عمر میں اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہو اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہو تیسرے یہ کہ بہار کے موسم میں جب رات دن برابر ہوتے ہیں تو خواب سچا ہوتا ہو اسواسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہو نہ سرد حواس صاف رہتے ہیں

۷۶۰ ق اَبُوْ قَتَادَۃَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ بخاری اور مسلم میں ابوقتادہؓ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہو روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو اٹھا کرو جب تک مجکو آتے دیکھ نہ لیا کرو ف حضرت کا گھر مسجد سے ملا تھا اسلئے آپ گھر میں پڑھتے تھے جب فرض کی تکبیر ہوتی تھی تب حضرت گھر میں سے تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کے ہوتے اٹھ کھڑے ہوتے تھے سو فرمایا کہ بدون میرے آئے نہ اٹھا کرو امام شافعیؒ کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اٹھیں اور امام اعظم کے نزدیک حی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت امام اور مقتدی کھڑے ہوں اور قد قامت الصلوٰۃ کے وقت نماز شروع کریں

ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃُ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہیں سوائے فرض کے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں جماعت کی نماز ہوتی ہو تو سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہو لیکن حنفی مذہب میں صرف فجر کی سنت جماعت سے علیحدہ مسجد کے کنارے پر اسکے قریب پڑھ کے جماعت میں ملے اور اگر جانے کہ سنت پڑھنے سے جماعت کی ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو سنت نہ پڑھے جماعت میں ملے اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہو اور ایک رکعت پڑھ چکا تو دوسری رکعت ملا کر سلام پھیر کے جماعت میں شریک ہووے اور اگر اول رکعت کا سجدہ نکیا ہو تو اس نماز کو توڑ کر جماعت میں ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی

۷۶۲ خ اَبُوْ اُسَیْدٍ السَّاعِدِیُّ اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَارْمُوْھُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَکُمْ بخاری میں ابو اسید ساعدی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کافر جھنڈ باندھکر آویں تو انکو تیروں سے مارو اور اپنے تیر باقی رکھو ف یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر میں صف لشکر کی باندھکر فرمائی یعنی قریب جھنڈ میں تیر خطا نکرینگے بہت دور سے مارنا بیفائدہ ہو اور سب تیروں کو ایکبارگی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہیں

۷۶۳ ھ اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَکْفَرَ الرَّجُلُ اَخَاہُ فَقَدْ بَآءَ بِھَا اَحَدُھُمَا مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان نے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونوں میں کسی پر ضرور پلٹ پڑتی ہو ف یعنے اگر وہ کافر ہو حقیقت میں جسکو کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہیں تو اسوقت کفر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نکہے شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب میں گرفتار ہو لیکن یوں کہنا مضائقہ نہیں کہ فلانا شخص کافروں کے کام کرتا ہو اگر

اگر اسکے عمل دین کے خلاف ہون اور اگر کسیکا کفر بدلیل قطعی ثابت ہوگیا ہو اور ضروریات دین کے وہ انکار کرتا ہو تو اُسکو شوق سے کافر
کہنے تاکہ کوئی اُسکی راہ پر نہ چلے اور شریعت محمدی مین خلل نہ پڑے جیسے کہ اس زمانے مین ملحد نیچر ظاہر ہوئے ہین کہ شریعت محمدی کو
۷۶۴ ہنستے ہین بیشک وہ کافر ہین ق ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ کسی چیز مین نہ پونچھے جب تک
ہاتھ کو نہ چاٹے یا کسیکو چٹاوے ف یہ حکم اسواسطے ہوا کہ اُنگلیان بعد کھانے کے نچاٹنا مغرور لوگون کی عادت ہی اور چاٹنے مین
برکت ہی علما نے لکھا ہی کہ کھانے مین چار باتین فرض ہین حلال رزق کھانا اُسکو خدا کی عنایت جاننا اُسپر راضی ہونا اُسکو کھا کے
گناہ نکرنا اور پانچ باتین سنت ہین اول بسم اللہ کہنا ہاتھ دھونا الحمد للہ کہنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا اور داہنا زانو اُٹھا کر بائین
پیر پر بیٹھنا اور کبھی حضرتؐ نے اکڑون بیٹھکر بھی کھایا ہی اور آداب بھی چار ہین اپنے آگے سے کھانا لقمہ چھوٹا بنانا خوب چبا کر نگلنا اور لوگون کو
کھاتے ہوے نہ دیکھنا اور علاج غرور کی یہ ہی کہ دسترخوان پر سے گرے کھانیکو کچھ اُٹھا کر کھانا اور بعد کھانے کے اُنگلیان چاٹنا اور
۷۶۵ مکروہ دو چیزین ہین کھانے کو سونگھنا اور پھونکنا ه اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ
فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو اپنے
داہنے ہاتھ سے کھاوے اور جب پیے تو چاہیے کہ اپنے داہنے سے پیے اسواسطے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہی اور بائین سے پیتا ہی
۷۶۶ ه اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ
۷۶۷ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو چاہیے کہ اپنی اُنگلیان چاٹے اسواسطے کہ اُسکو نہین معلوم کہ کس اُنگلی مین برکت ہی ق اَبُوْ بَكْرَةَ اِذَا
اِلْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب دو
مسلمان سامنا کرین تلوارین لیکر تو قتل کرنیوالا اور جو قتل ہوا دونون دوزخ مین ہین ف پوری حدیث یون ہی کہ ابوبکرہ اس حدیث
کے راوی نے حضرتؐ سے پوچھا کہ بھلا قتل کرنیوالا تو اسواسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اُسکا کیا قصور تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ
بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص اور مستعد تھا یعنی اسکا قابو نہوا نہین تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول مسلمان
دوزخی اس صورت مین ہین جب دونون ایک دوسرے کے مارنے کا قصد رکھین اور عداوت سے لڑین جسطرح خانہ جنگی ہوتی ہی تو اگر ایک
مسلمان کو دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہزن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جسطرح ہو سکے بچاوے اور اگر یقین
جانے کہ بدون اُسکے مارے مین کسی طرح بچ نہین سکتا تو شوق سے مارے اسواسطے کہ اپنی جان بھی بچانا فرض ہی اسطرح کا قاتل دوزخی
۷۶۸ نہین اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہون اُنکا قتل بھی درست ہی ه عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ
بِهِمُ الصَّلٰوةَ مسلم مین عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو نماز مین امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز اُنکے
ساتھ پڑھ ف سب اماموں کا یہی مذہب ہی کہ امام کو لازم ہی کہ نماز کو بہت لمبا نکرے زیادہ دیر نہ لگاوے اسواسطے کہ مقتدی بیمار او
ضعیف بھی ہوتے ہین اُنکو تکلیف ہوگی جماعت کم ہوا کریگی لیکن ایسی جلدی بھی درست نہین کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہون
اور رکوع و سجدہ پورا نہو اور اگر قوم چند گنے لوگ ہین اور وہ طول نماز سے راضی ہین تو نماز کو طول کرنا اس صورت مین درست ہی ق
۷۶۹ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری اور

مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز مین امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہین اسواسطے کہ جسکا
آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے کے موافق پڑجاویگا تو اُسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے **ف** آمین کے معنی یہ کہ دعا ہماری قبول کر یعنی
جسطرح فرشتے خدا کی رحمت پر بھروسا کر کے حضور دل سے آمین کہتے ہین ویسے تم بھی آمین کہو کہ جب تمھارا اور اُنکا آمین کہنا موافق
٧٧٠ پڑیگا گناہونکی مغفرت ہوگی **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَلْيُنْعِلْهُمَا
جَمِيْعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب جوتا پہنے کوئی تو چاہیے کہ شروع داہنے پانون سے کرے
اور جب اُتارے تو چاہیے کہ بائین پانون سے پہلے اُتارے اور چاہیے کہ دونون جوتون کو ساتھ پہنے یا دونون کو ساتھ اُتارے یعنے یون نکرے
٧٧١ کہ ایک پانون مین جوتہ پہنے اور دوسرا پانون ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بھی ہی اور معیوب بھی ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ
عَذَابًا اَصَابَ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
جب خدا کسی قوم پر عذاب اُتارتا ہی تو جتنے اُس قوم مین ہوتے ہین سب عذاب ہوتا ہی پھر قیامت مین اُٹھائے جاوینگے اپنے عملون پر
ف یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہی تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہین لیکن نیکون پر یہ عذاب فقط دنیاوی ہوتا ہی آخرت مین
نیک لوگ اپنی نیکیون کا ثواب پاوینگے نیک لوگ عذاب مین اسواسطے شریک ہوے کہ اپنی قوم کو گناہون سے کیون نہ روکا
٧٧٢ اور اگر وہ کہنا نہ مانتے تھے تو اُنکے ساتھ کیون رہے **ق** عَائِشَةُ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا
اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِلزَّوْجِ اَجْرُهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ اَجْرِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ مین کھانا کسیکو دیوے بدون لٹائے تو اُسکو ثواب
دینے کا ہی اور اُسکے خاوند کو کمانے کا اور اناج رکھنے والے کو بھی اتنا ثواب ہی نہ گھٹاویگا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینون کو پورا ثواب
ملیگا **ف** بدون لٹائے یعنے اتنا نہ دیوے کہ اُسکے لڑکے فاقہ کرین اور یہ ثواب جب ہی کہ خاوند نے دینے کو منع نکیا ہو **ھ** عَائِشَةُ
اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جب راہ خدا مین عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اُسکے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملیگا
ف خرچ کرنے بدون کہے یعنی اُسکے خاوند نے نہ منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ
اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے
کسیکی جوتی کا تسمہ تو نہ چلے دوسری ایک جوتی پہنے جبتک اُسکو درست نہ کرلے **ف** عرب کا جوتہ صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ دار
جیسے کھڑاون ایک جوتا پہننا اسواسطے منع کیا کہ کیچڑ مین گرنیکا خوف ہی اور موجب تکلیف ہی اور معیوب بھی ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا
٧٧٣ اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ
وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی اپنے بچھونے پر آوے یعنے سونے کے واسطے تو جھاڑ دے
بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر کی طرف سے اسواسطے کہ اُسکو معلوم نہین کہ اُسکے پیچھے اُسپر کیا پڑا ہی پھر یہ دعا پڑھے یعنی باسمک ربی سے
آخر تک دعا کے یہ معنی کہ اے میرے رب تیرے نام پر مین نے اپنا پانجر رکھا اور تیری مدد سے پھر اُسکو اُٹھاونگا اگر تو نے میری جان کو

بند کیا یعنی کہنے بھی اگر مر گیا تو اسپر رحم کیجیو اور اگر تو نے جان کو چھوڑا یعنی زندہ رکھا تو اسکو بچا ئیو گناہون سے اور بلاؤن سے
جسسے تو نیکون کو بچاتا ہی **ف** سنت یہ ہی کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑ لے تاکہ کیڑا اور گرد و غبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے
اور قبلے کی طرف منھ کرکے سو رہے بستر جھاڑ لینا خصوصًا اندھیرے مین نہایت حکمت کی بات ہی **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا ۷۷۶
بَاتَتِ الْمَرْاَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب رات کو علیحدہ سوتی ہی عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند سے روٹھ کے تو فرشتے اسکو فجر تک لعنت کیا کرتے
ہین **ف** اسواسطے لعنت کرتے ہین کہ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضامندی فرض ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ ۷۷۷
لَا خِلَابَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو مول لیا کرے تو کہدیا کر کہ مجھکو دھوکا نہ دینا دغا بازی
نکرنا **ف** لوگون نے عرض کی حضرت سے کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہی مول لینے مین فریب بہت کھاتا ہی نقصان اسکا ہوتا ہی حضرت نے اسکو
منع کیا کہ تو مول نلیا کر اسنے کہا کہ یہ تو مجھسے چھوٹیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لیتے وقت اس سے کہدیا کر کہ مجھکو دھوکا نہ دینا یعنے
اگر دھوکا دیگا تو چیز پھر جاویگی گویا مول لینا بشرط پسند ہوا **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى ۷۷۸
تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب نکل آوے اور جب چھپنے لگے سورج کا کنارہ تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جبتک
کہ سب ڈوب جاوے **ف** سورج کے طلوع اور غروب مین نماز پڑھنا حرام ہی **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخِرَ ۷۷۹
مِنْهُمَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو امامون اور بادشاہون کے واسطے تو
انمین سے دوسرے کو قتل کیجیو یعنی جس نے وہ سامنا کرے **ف** یعنی جس وقت ایک امام سے مسلمانون نے بیعت کی ہو اور
اُنکو اپنا سردار بنایا ہو اسکے بعد دوسرے امام سے بیعت کچھ اور مسلمانون نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہی ایک شہر
مین ہون یا دو شہرون مین دار الاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سنکے بیعت ہوئی یا ناواقفی مین اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو
قتل کرو یعنی اسکو مردود شمار کرو اسکی اطاعت نکرو اسکا حکم جاری نہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت اپنی نچھوڑے اور لڑے اس صورت
مین اسکو قتل کرواسواسطے کہ دو حاکم ہونے مین بڑے بڑے فساد ہین مثل مشہور ہی کہ دو تلوارین ایک میان مین نہین سماتین اور
دو بادشاہ ایک ملک مین نہین رہ سکتے اور اگر ساتھ ہی ایک ہی وقت مین دو امام ہوئے ہون تو دونون کی امامت درست نہین
پھر اسکے بعد جسپر اکثر معتبر لوگون کا اجماع ہو وہ امام ہی اور اگر دو امام بہت دور دور ملکون مین ہون جیسے مشرق و مغرب کہ ایک ملک
سے دوسرے ملک مین آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے کی مدد کر سکتا ہو تو اس صورت مین دو امام ہونا بھی درست ہی ساتھی بیعت ہوئی
ہو یا آگے پیچھے اہل سنت و جماعت کا یہ مذہب ہی کہ مسلمانون پر واجب ہی کہ ایک اپنا امام ٹھہراوین اور اسکی اطاعت شرع کے موافق
اپنے اوپر واجب جانین تاکہ امام کافرون سے جہاد کرے مسلمانون پر کافرون کو غالب نہونے دیوے بدکارون کو سزا دیوے احکام شرع
کے جاری کرے کوئی ظلم نکرنے پاوے محتاجون اور یتیمون کی خبرگیری کرے لیکن شرط یہ ہی کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر و ہوشیار
ہو تاکہ بخوبی ملک کا بندوبست کرے لڑائی نہ بگاڑے قریش کی قوم سے ہو کہ سوائے قریش کے اور کسی قوم کا امامت مین حق نہین باقی
مسائل مفصل امامت کے عقائد اور فقہ کی کتابون سے دریافت کیا چاہیے **ھ** اَبُو سَعِيْدٍ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ ۷۸۰

بِيَدِهٖ عَلٰى فِيْهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمائی
لیوے تو اپنے منھ کو اپنے ہاتھ سے بند کر لیا کرے اسواسطے کہ شیطان گھس جاتا ہو ف شیطان فرمایا موذی چیز کو جیسے مکھی مچھر
گرد و غبار کہ جمائی لیتے اکثر منھ میں کوئی چیز منھ کے اندر گھس جاتی ہو یا سچ مچ شیطان ہی گھس جاتا ہو اسواسطے کہ جمائی پیٹ
پیٹ بھرنے میں آتی ہو اور بدن میں سستی لاتی ہو اس وقت عبادت بخوبی نہیں ہو سکتی یہی تو غرض شیطان کا ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا ۷۸۱
تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَيُرْوٰى اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ
التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی التحیات پڑھ چکے تو چاہیے
کہ خدا سے چار چیزوں کی پناہ مانگے یوں کہے کہ اے خداوند میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب
سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے اور دوسری روایت میں یوں آیا ہو کہ جب فراغت کرے پچھلی
التحیات سے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزوں کی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی
اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے ف زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے کافروں کا غلبہ محتاجی یا
بہت دولت جو خدا کو بھلا دے اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختیاں خاتمہ خراب ہونا سنت ہو کہ بعد التحیات
اور درود کے یہ دعا پڑھے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبُوْسَعِيْدٍ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا ۷۸۲
عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے اور ابو سعید
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھکھارے تھوکے تو اپنے منھ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے اور چاہیے
کہ اپنے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے تلے تھوکے ف ایک بار حضرت نے مسجد میں قبلے کی دیوار طرف تھوک لگا دیکھا
ٹھیکری سے اسکو چھڑا ڈالا تب یہ حدیث فرمائی نماز میں قبلے کی طرف تھوکنا اسواسطے منع ہوا کہ نمازی خدا سے عرض
معروض کرتا ہو اور داہنی طرف فرشتہ ہو حضرت کے وقت مسجد میں فرش ہوتا تھا اسواسطے قدم کے نیچے تھوکنے کو
فرمایا اس وقت میں اگر نماز پڑھے تھوک آوے تو کپڑے میں لے لیوے چنانچہ اور روایت میں کپڑے کا ذکر بھی آیا ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ ۷۸۳
اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ
اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَّدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ
اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَّشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ
اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وضو
کرتا ہو بندہ مسلمان یا ایماندار یہ شک ہو راوی کی کہ حضرت نے مسلم کی لفظ فرمائی یا مومن کی سو وضو تاہو اپنے منھ کو تو نکل
جاتے ہیں اسکے منھ سے سب گناہ جنکو اپنی آنکھ سے دیکھا پانی گرنے کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ اور جب اپنے دونوں ہاتھ
دھوئے تو اسکے ہاتھوں سے سب گناہ نکل جاتے ہیں جنکو ہاتھ سے پکڑ کے کیا پانی گرنے کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے

ساتھ پھر جب کہ اپنے دونون پانوٗن دھوے تو نکل جاتے ہین سب گناہ جنکو پیرون سے چل کر کیا پانی کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے
کے ساتھ یہانتک کہ گناہون سے پاک صاف ہوجاتا ہی ف اس حدیث مین فضیلت ہی وضو کی معلوم ہوا کہ وضو سے گناہ دور
۴۸۴ ہوتے ہین یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے ق جابر اِذَا جَآءَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ فَلْیَرْکَعْ
رَکْعَتَیْنِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعہ کے دن اور امام خطبے کے واسطے نکل چکا ہو تو چاہیے
کہ دو رکعتین پڑھ لیوے ف یہ حدیث دلیل ہی امام شافعی کی کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا ضرور ہی اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو امام
اعظم کے مذہب مین خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہین خطبے کا سننا فرض ہی سنت کرنے مین فرض فوت ہوتا ہی اور دوسری
۴۸۵ روایت مین آیا ہی کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہین ق ابو ھریرۃ اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ
فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہی تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان زنجیرون
مین باندھے جاتے ہین ف اس حدیث مین رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان ہی اسواسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ
خالی ہوا اکثر گناہون سے بچا تو رحمت الٰہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کھلے دوزخ بیکار ہوئی شیطان بند ہوے اسواسطے
کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرنے مین ہوتا ہی اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان مین روزہ رکھتے ہین اور نماز شروع کرتے
۴۸۶ ہین یہ بھی دلیل ہی شیطان کے قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت مین کچھ شبہہ نہین ھ ابو ھریرۃ اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی حَاجَتِہٖ
فَلَا یَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ وَلَا یَسْتَدْبِرْھَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جا ضرور کے واسطے
۴۸۷ بیٹھے تو قبلے کا سامنا نکرے اور نہ اسکو پیٹھ دیوے ھ عائشۃ اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِھَا الْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ
وَجَبَ الْغُسْلُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیٹھا عورت کے چوشاخے مین اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے
ختنے مین تو ضرور واجب ہو گیا غسل کرنا ف عورت کا چوشاخا یعنی دو پنڈلیاں اور دو رانین یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہی
منی نکلے یا نہ نکلے اول حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب تھا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہی سب
۴۸۸ اماموں کا ھ ابن عمر اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرْفَعُ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ فَقِیْلَ ھٰذِہٖ غَدْرَۃُ
فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا جمع کریگا سب اگلون اور پچھلون کو قیامت کے
دن ہر ایک دغاباز قول توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جاویگا پھر کہا جاویگا یہ دغابازی ہی فلانے کی فلانے کے بیٹے کی ف یعنی
۴۸۹ جسنے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اسکو خدا قیامت مین فضیحت کریگا سب کے آگے م طلحۃ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنِ اللّٰہِ شَیْئًا فَخُذُوْا
بِہٖ فَاِنِّیْ لَنْ اَکْذِبَ عَلَی اللّٰہِ مسلم مین طلحہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین تمکو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتلایا کرون تو اسکو
پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اسواسطے کہ مین ہرگز خدا پر کبھی جھوٹھ نہ باندھونگا یعنی خدا کے حکم پہونچانے مین حضرت معصوم ہین امین
ہین چوک پڑنا بھول چوک ہونا ممکن نہین ف اس حدیث کا قصہ یہ ہی کہ حضرت نے ایکبار انصاریون کو نر کھجور کے پھول کو مادہ کھجور کے اندر
ڈالنے سے منع کیا اس سال کھجور نہ ہوئی تب یہ حدیث فرمائی یعنی دین مین تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہی دنیا کی مصلحت اپنی تمھین خوب جانتے ہو
۴۹۰ ق مالک بن الحویرث اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِیْمَا وَلْیَؤُمَّکُمَا اَکْبَرُکُمَا قَالَہٗ لَہٗ وَلِصَاحِبٍ لَّہٗ بخاری

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

اور مسلم مین مالک بن حویرثؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے کہ تم
دونون مین بڑا امام ہووے یہ حضرتؐ نے مالک اور انکے ساتھی سے فرمایا ف مالکؓ بن حویرث سے روایت ہی کہ ہم دو آدمی حضرتؐ پاس
حاضر ہوے جب ہمنے گھر جانیکا ارادہ کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین بھی اذان کہنا چاہیے
۷۹۱ اور جماعت دو آدمی مین بھی ہوتی ہی اور جب علم مین برابر ہون تو بڑی عمر والا امام بنے ھ اُمّ سَلَمَۃَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا
خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلَآئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مردے کے پاس جمع
ہو تو اسکے حق مین نیک بات بولا کرو اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین جو تم کہتے ہو ف یعنی جب آدمی مرگیا تو اسوقت فرشتے موجود ہوتے
ہین تمھارے قول پر آمین کہتے ہین تو اسکے حق مین نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ مردے کی خوبیان ذکر کرنا اور اسکے واسطے دعا کرنا
۷۹۲ مستحب ہی اسکے بدکامون کا ذکر نہ کرنا چاہیے ق عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا
حَکَمَ وَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاصؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے
کسی مقدمے مین حکم کرنیکا ارادہ کیا سو مقدور بھر اس بات کے دریافت مین محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پا گیا تو اسکو دو ثواب ہین
یعنی ایک محنت کا دوسرا ٹھیک بات پا جانیکا اور جب حکم کا ارادہ کیا اور مقدور بھر کوشش کی پھر اسمین چوک گیا یعنی حق بات اسکو
نہ معلوم ہوئی تو اسکو ایک ثواب ہی یعنے صرف محنت کرنیکا ف یعنی جب حاکم یا قاضی نے قضیہ فیصل کرنے مین خوب غور کی اور
قرآن و حدیث اور اجماع امت سے اسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہی تو اسکو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی تو ایک ثواب بعد کوشش کے
چوک پر بکڑ نہین اسیطرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن و حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اسکو اپنے قیاس سے قرآن
اور حدیث مین غور کرکے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہی تو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی اسمین تو ایک ثواب بشرطیکہ اجتہاد
کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین اسکو بہت علم اور فہم تیز چاہیے اسواسطے
اہل سنت مین چار مجتہد اماموں کے مذہب مقرر ہوگئے انکے برابر ابتک کسیکو علم اور فہم حاصل نہین ہوا علاوہ اسکے انکا زمانہ حضرتؐ کے
زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرتؐ کے وقت کی رسم اور عادت اور اس وقت کی بول چال کا طریق تھا وہ لوگ سمجھتے تھے
۷۹۳ اسوقت کے عالمون کو سمجھنا نہایت مشکل ہی ھ جَابِرٌ اِذَا حَلَمَ اَحَدُکُمْ فَلَا یُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی برے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نہ کہے شیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی کے
۷۹۴ دق کرنیکو شیطان کچھ واہی خواب دکھلاتا ہی سو اسکا کسی سے کہنا کیا ضرور ھ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ
تَلَقَّاهَا مَلَکَانِ یُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَکَرَ مِنْ طِیْبِ رِیْحِهَا وَذَکَرَ الْمِسْکَ وَیَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَیِّبَۃٌ
جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکِ وَعَلٰی جَسَدٍ کُنْتِ تَعْمُرِیْنَهٗ فَیُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰی رَبِّهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰی
اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَکَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَکَرَ لَعْنًا وَیَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ
خَبِیْثَۃٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَیُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَیْطَۃً کَانَتْ عَلَیْهِ عَلٰی اَنْفِهٖ هٰکَذَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جب بدن سے ایماندار کی روح نکلتی ہی تو اسکے آگے دو فرشتے آتے ہین اسکو آسمان پر چڑھا لیجاتے ہین کہا حماد اس

حدیث کے راوی ہین کہ حضرت نے یا ابو ہریرہؓ نے اُس روح کی خوشبو کا ذکر کیا اور مشک کا اور کہتے ہین آسمان والے یعنی فرشتے
پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہی اللہ تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تو نے آباد رکھا پھر اُسکو اُسکے رب تک لیجاتے ہین پھر
خدا فرماتا ہی کہ لیجاؤ اُسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرت نے اور کافر کی روح جب بدن سے نکلتی ہی کہا حماد نے
اور حضرت نے یا ابو ہریرہؓ نے اُسکی بدبو کو ذکر کیا اور اُسپر لعنت یاد کی اور کہتے ہین آسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی طرف سے حضرت
نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہی کہ لیجاؤ اُسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابو ہریرہؓ نے سو پھیر کر رکھا حضرت نے باریک کپڑا جو آپکے پاس
تھا اپنی ناک پر اسطرح یعنی حضرت نے اُس روح کافر کی بدبو کا خیال کر کے کپڑے سے ناک بند کی ف یہ جو حکم ہوا کہ لیجاؤ اُسکو قیامت تک
یعنی ایماندار کی روح کو ایمانداروں کے عمدہ مقام پر رکھو جسکا نام علیین ہی اور کافر کو کافروں کے بدتر مکان پر رکھو جسکا نام سجین ہی
۷۹۵ ھ ابن عباسٍ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب صاف ہو گیا
چمڑا مسالح وغیرہ سے تو پاک ہوا ف یہی مذہب ہی امام اعظمؒ کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف کرنے سے پاک ہو جاتے ہین سوا
آدمی اور سؤر کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور سؤر ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعیؒ کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسیطرح
۷۹۶ پاک نہین ہوتا ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو دو رکعتین پڑھے بیٹھنے سے پہلے ف اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہی سنت یہی
ہی کہ اول تحیۃ المسجد پڑھے تب مسجد مین بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو لوگون کی عادت ہی کہ اول اندر بیٹھ لیتے ہین
۷۹۷ خصوصاً جمعہ کے دن پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہین سو بیجا ہی ھ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَّاَبُوْ اُسَيْدٍ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ
افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ مسلم مین ابو حمیدؓ یا ابو اسیدؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو چاہیے کہ یون کہے کہ اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور جب مسجد سے نکلے
۷۹۸ تو یون کہے کہ اے اللہ مین تیرا فضل اور رزق چاہتا ہون ف مسجد مین جاتے اور نکلتے یہ دعا پڑھنا مستحب ہی ھ جابرٌ اِذَا دَخَلَ
الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ
يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر مین آیا یعنی شام کو پھر یاد کیا خدا کو داخل ہوتے اور کھانا کھاتے تو شیطان
اور شیطانوں سے کہتا ہی کہ یہان تمکو رات کے رہنے کا مقام ہی اور رات کا کھانا اور جب مرد گھر مین داخل ہوا سو خدا کو نہ یاد کیا
تو شیطان کہتا ہی کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب اُسنے کھانے کے وقت بھی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان کہتا ہی تو تمکو رات کا رہنا
اور کھانا دونون ملا ف یعنی گھر مین آتے اور کھانا کھاتے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہی گھر مین اور کھانے مین بسم اللہ کی برکت سے
۷۹۹ شیطان کا دخل نہین ہوتا اور بسم اللہ نکہنے سے شیطان کھانے اور سونے مین شریک ہوتا ہی ھ صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ
الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا
مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ مسلم مین صہیب بن سنانؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب داخل ہو چکینگے جنتی لوگ بہشت مین تو حق تعالیٰ فرماویگا کہ تم چاہتے ہو اور کچھ زیادہ تمکو دون بہشت والے کہینگے

کہ کیا روشن نہیں کر چکا تو ہمارے مونھوں کو کیا بہشت میں ہمکو نہیں داخل کر چکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنے سب کچھ تو دے چکا اس سے زیادہ کون سے کرم کا ارادہ ہے تو پردہ اُٹھایا جاویگا یعنی دیدار الٰہی ہوگا سو بہشت کی کوئی نعمت پائی ہوئی اُنکے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ پیاری نہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت میں ایمانداروں کو دیدار الٰہی جیسوں بچگون نصیب ہوگا اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اسکو لگا نہ کھائیگی اور یہی مذہب ہے اہل سنت جماعت کا جو اس نعمت سے بے نصیب ہیں وہ انکار کرتے ہیں جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی

٨٠٠ **ق** اَنَسٌ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلَا يَقُوْلَنَّ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِيْ فَاِنَّهٗ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهٗ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے میں مطلب حاصل ہونیکا یقین رکھے اور یوں نکہے ای خدا دے مجکو اگر

٨٠١ تو چاہے اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنیوالا نہیں جو کرکے دیوے یعنی اسکو قبول کرتے کیا چاہیے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِيْءَ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بلاوے مرد اپنی جورو کو اپنے بچھونے پر پھر اسنے آنے سے انکار کی سو خاوند رات بھر غصے میں رہا تو اس عورت کو رات بھر

٨٠٢ فرشتے لعنت کرتے ہیں **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے کھانیکے واسطے بلایا جاوے تو وہاں جانا چاہیے **ف** ولیمہ اس کھانے کا نام ہے کہ بعد نکاح کے جب جورو خاوند کے گھر آوے تو اسوقت دوستوں اور برادروں کو جمع کرکے کھلاوے طعام ولیمہ سنت ہے حضرت اور اصحاب کیا کرتے تھے بعضے علماء کے نزدیک ولیمے میں جانا واجب ہے نجاوے تو گنہگار ہووے اور بعضوں کے نزدیک مستحب ہے کھانا ضرور نہیں

٨٠٣ کچھ عذر ہو تو نکھاوے **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَّهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یوں کہے کہ میں روزہ دار ہوں **ف** یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے لیکن دعوت میں اظہار کرے یعنی روزے کے عذر سے میں معذور رہوں نہیں تو کھانا نا اسکو

٨٠٤ رنج نہو **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کو نیک دعا کرے اور اگر نے روزہ ہو تو کھانا کھاوے **ف** یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہے کھانے میں اگر عذر ہو تو اختیار ہے اور اگر دعوت میں کچھ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو نجاوے اس عذر سے

٨٠٥ دعوت کا رد کرنا درست ہے **ھ** جَابِرٌ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلٰثًا وَّلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی خواب دیکھے جو اسکو بری معلوم ہو تو اپنے بائیں طرف تھوک تھکاوے تین بار اور پناہ مانگے خدا کی شیطان سے تین بار یعنے یوں کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہو اسکو بدل ڈالے **ف** یعنی خواب مکروہ اور غمگین شیطان کی طرف سے ہے سو اگر

٨٠٦ اس حدیث کے عمل کرے تو اسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُهٗ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص خواب میں مکروہ چیز دیکھے تو اُٹھ کھڑا ہو پھر نماز پڑھے اور اس خواب کو کسی سے نکہے **ف** یعنی اگر مکروہ خواب دیکھے اور دل میں اسکا کچھ کھٹکا پیدا ہو تو یہ تدبیر ہے کہ نماز پڑھے

اور خدا ہی سے خیر مانگے اسواسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہیں ہو سکتی اور مکروہ خواب کا کہنا اسواسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اسکو
سن کے خدا جانے کیا وسوسہ دل میں لاویں اور روایت میں آیا ہے کہ اگر بہتر خواب دیکھے تو دانا دوستوں سے کہے تاکہ بہتر تعبیر کریں اور بد خواب
کسی سے نہ کہے ق عائشۃ اذا رأیتَ الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین سمّی اللہ فاحذروہم بخاری ۵۰۷
اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھسے کہ جب تو انکو دیکھے جو پیچھے پڑے جاتے ہیں قرآن کی متشابہ والی
آیتوں کے تو وہ لوگ وہی ہیں جنکا خدا نے قرآن میں نام لیا ہے تو ایسوں سے یعنی پرہیز کرو انکی صحبت سے ف قرآن کی آیتیں دو طرح کی
ہیں محکم اور متشابہ محکم وہ ہے جسکا مطلب صاف کھلا ہے اور متشابہ وہ ہے جسکے مطلب میں دھوکا ہے صاف مطلب نہیں سو محکم آیتیں قرآن
کی جڑ ہیں انھیں پر عمل کرنیکا حکم ہے اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اسکی اصل کو دریافت کرنیکا حکم نہیں قرآن میں حق تعالی نے
فرمایا ہے کہ جنکے دلوں میں کجی ہے اور گمراہی ہے وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کھوج کریں
تو وہ لوگ انھیں کجی اور گمراہی والوں میں ہیں جنکا خدا نے قرآن میں نام لیا اور پتہ بتلایا سو انکی صحبت سے کنارہ کرو تاکہ انکی بری صحبت
کا اثر تمکو نہو جاوے مسلمان پر واجب ہے کہ سب قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب خدا پر حوالہ کرے
جیسا ان کو اللہ حکمت الامنع کرے ہاں کیا ضرور ہے اسمیں کھوج کریں اور خدا کے غضب میں گرفتار ہوں ق عامر بن ربیعۃ بن ۵۰۸
تمامۃ اذا رأیتم الجنازۃ فقوموا حتی تخلفکم ھذا حدیث منسوخ بخاری اور مسلم میں عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو یہانتک کہ تمسے آگے بڑھ جاوے یہ حدیث منسوخ ہے ف اول یہ حکم تھا پھر حضرت
نے موقوف کیا ھ ابو ھریرۃ اذا رأیتم الرجل یقول ھلک الناس فھو اھلکھم مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ۵۰۹
حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہے کہ سب لوگ برباد ہوئے ستیاناس ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ تر اور نہایت ستیاناس
ہوا اسنے لوگوں کو ستیاناس کیا ف اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ لوگوں کو خدا کی رحمت سے ناامید کرے اور کہے
کہ لوگ اپنے گناہوں سے ستیاناس ہو گئے مقرر دوزخ میں پڑینگے بخشے نجاوینگے تو حقیقت میں یہ شخص جو برباد گیا اسواسطے کہ لوگوں کو
رحمت سے ناامید کیا اور بندگی چھڑائی اور دوسرا مطلب یہ کہ لوگوں کے عیب اور برائیاں نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے تو حقیقت میں
یہ خود برباد ہوا کہ لوگوں کی غیبت کی اور آپ کو بہتر سب سے سمجھا امام مالک نے فرمایا کہ اگر لوگوں کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے یوں کہے کہ ہائے
کیا لوگ بگڑ گئے ہیں برباد ہوئے ہیں تو کچھ مضایقہ نہیں اور اگر یہ بات غرور سے کہے آپکو تو بہتر سمجھے اور سبکو ذلیل جانے تو ہرگز درست
نہیں حدیث کے موافق ھ ابو ھریرۃ اذا رأیتم الھلال فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلثین یوما ۵۱۰
مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب دیکھو یعنی عید کے چاند کو
تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھر سے تم پر تو تیس رمضان کے دن روزہ رکھو ھ ام سلمۃ اذا رأیتم ھلال ذی الحجۃ واراد احدکم ۵۱۱
ان یضحی فلیمسک عن شعرہ واظفارہ مسلم میں حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحج کا چاند
اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنے بال اور ناخنوں سے یعنی بال اور ناخن نہ کاٹے ف امام احمد کا یہی مذہب ہے
کہ چاند دیکھنے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہے اور شافعی اور مالک کے نزدیک مکروہ ہے اور امام اعظم کے نزدیک جائز ہے
ھ ابو ثعلبۃ الخشنی اذا رمیت بسھمک فغاب عنک فادرکتہ فکل ما لم ینتن مسلم میں ابو ثعلبہ سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غائب ہو گیا یعنی کہیں چھپ گیا یا چلا گیا پھر تو نے اسکو پایا بعد تین دن کے
نہ بو کرے ف اگر شکار زخمی ہو شکاری کتے سے یا تیر سے اور کہیں چلا جاوے تو اگر شکاری اس سے ناامید ہو کے نہ بیٹھا ہو تلاش کی
حالت میں اسکو مردہ پاوے تو امام اعظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہے اور نہیں تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر اسی دن پاوے
٨١٣ تو حلال ہے اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام ہے اور بدبودار گوشت کھانا حرام نہیں لیکن مکروہ ہے ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ
أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ
الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ لْيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری کسیکی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہو جاوے اسکی حرام کاری خواہ اسکے اقرار سے خواہ گواہوں سے
تو اسکو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیے کہ دوسری بار بھی حد مارے اور
اسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اسکا حرام ظاہر ہو جاوے تو چاہیے کہ اسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اسکی قیمت ملے
یعنی پوری قیمت کا خیال نہ کرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ چوتھی بار اسکو بیچے ف عرب کا دستور تھا
کہ لونڈیوں کی حرام کاری کو عیب نہ جانتے تھے صرف جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہ ہندوستان میں سو فرمایا کہ صرف
جھڑکی پر نہ ٹالا کرو بلکہ اسکو حد مارا کرو خدا کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہے گھرکی انکو کچھ فائدہ بھی نہیں کرتی امام شافعی کا
یہی مذہب ہے کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم سے اجازت لیکر مارے ہ
٨١٤ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا
وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطُّرُقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو ارزانی اور سرسبزی کے سال تو اونٹوں کا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹوں کو زمین
چرنے کو چھوڑ دیا کرو منزل پر اترکے اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی منزلوں کو طے کر ڈالو اونٹوں کا گودا
رہتے یعنی اونٹوں کی ہڈیوں کا گودا نہ سوکھنے پاوے طاقت انکی نہ جانے پاوے کہ تم منزل پر پہنچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلیں
کرکے خشکی سے نکل جاؤ اور حضرت نے فرمایا کہ جب تم پچھلی رات کو منزل پر اترا کرو تو رستوں کو چھوڑ کے علیحدہ اترا کرو اسواسطے
کہ رستے میں جانوروں کی آمدورفت کی راہیں ہیں اور کیڑوں کے مقام ہیں رات کو ف اس حدیث میں حضرت نے سفر کی حکمتیں
٨١٥ است کو بتلائیں ہیں ق الْعَبَّاسُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ مسلم میں
حضرت عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہے بندہ تو اسکے ساتھ بدن کے سات عضو سجدہ کرتے ہیں
اسکا منہ اور اسکی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں اسکے گھٹنے اور دونوں اسکے قدم ف منہ سجدہ کرتا ہے یعنی ماتھا اور ناک ہ
٨١٦ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھ زمین پر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اور اونچا رکھ دونوں اپنی کہنیوں کو ف یعنی سجدے میں کہنیاں
٨١٧ زمین پر رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہے ق أَنَسٌ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيْكُمْ بخاری اور
مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کریں تمکو کتاب والے یعنی یہود اور نصاری تو اسکے جواب میں کہو

علیکم یعنی تم پر بھی ف سلام دعا ہے اسواسطے منع کیا کافرون کو بلکہ علیکم کہنے کو فرمایا یعنی تم پر وہ بات ہے جسکے تم لائق ہو ق
اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ ٨١٨
فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوۃ
سنو تو چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹھہرے ہوئے آہستگی اور آرام سے اور نہ جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ اتنی پڑھو
اور جو چھوٹ رہے اسکو آپ تمام کرلو ف معلوم ہوا کہ جماعت کے واسطے جھپٹنا مکروہ ہے اسواسطے کہ جلدی میں دم پھول جاتا ہے
نماز چین سے نہیں ہوتی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور بعضے علما کے نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہے ق اُسَامَةُ ٨١٩
بْنُ زَيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا بخاری و مسلم
اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم کسی بستی میں وبا سنو تو اسمیں نجاؤ اور جب بستی میں وبا پڑے جسمیں تم ہو
تو اس سے نہ نکلو ف جس ملک میں وبا ہو نجاوے کیونکہ اپنے تئیں بلا کی اور بلا میں ڈالے اور اگر آدمی ملک میں وبا پڑی ہو تو
اسمیں سے نہ بھاگے صبر اور توکل خدا پر کرے اور خدا سے بھاگ کے کہاں بچیگا حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وبا میں صبر کرنیوالا
شہید کا ثواب پاویگا اور وہاں سے بھاگنے والا گنہگار ہے جسطرح کافرون کی صف سے بھاگا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا سَمِعْتُمُ ٨٢٠
الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا
اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ
لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ مسلم میں عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کی
آواز سنو تو کہتے جاؤ جسطرح موذن کہتا ہے پھر مجھپر درود پڑھو اسواسطے کہ جو میرے اوپر ایکبار درود پڑھیگا خدا اسکے سبب سے دس بار
اسپر رحمت کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو البتہ وسیلہ بہشت میں ایک سب سے عمدہ مقام کا نام ہے نہیں لائق ہے وہ مقام مگر ایک
بندے کے واسطے خدا کے بندون سے اور امیدوار ہون کہ وہ بندہ میں ہی ہونگا یعنی وہ عالی مقام مجھی کو ملیگا سو جو شخص خدا سے
میرے واسطے وہ وسیلہ مانگیگا یعنی اذان کے بعد اسپر میری شفاعت ضرور ہوگی ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان
اول حضرت پر درود پڑھے پھر وہ دعا پڑھے جسمیں وسیلے کا ذکر ہے تا کہ حضرت کی شفاعت اسکے گناہ بخشاوے اور درود کی بڑی فضیلت
اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرت پر ایکبار درود پڑھے اسپر دس بار خدا رحمت کرتا ہے اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبرون سے
ہمارے حضرت افضل ہیں اسواسطے کہ وہ عالی مقام یعنی وسیلہ سوائے حضرت کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا اللہم صل وسلم وبارک
علی عبدک وسیدنا محمد وآلہ اجمعین ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ بخاری اور ٨٢١
مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا موذن کہتا ہے ف مگر دوسری حدیث میں ہے
کہ بجائے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيْرِ فَتَعَوَّذُوْا ٨٢٢
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْاَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا بخاری
اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سنو گدھے کا رینکنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے اسواسطے کہ اُسنے
شیطان دیکھا ہے اور جب تم مرغ کی بانگ سنو تو خدا سے تم اسکا فضل و کرم مانگو اسواسطے کہ اُسنے فرشتے کو دیکھا ہے ف حدیث سے

معلوم ہوا کہ گدھا شیطان کو دیکھکے بولتا ہی اور مرغ فرشتے کو دیکھکے بولتا ہی گدھا بسبب حماقت اور بہت کھانے کے شیطان سے مناسبت رکھتا ہی اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور کم خوابی سے فرشتے سے مناسبت رکھتا ہی واللہ اعلم ق اَبُوْ قَتَادَۃَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَی الْخَلَاءَ فَلَا یَمَسَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَتَمَسَّحْ بِیَمِیْنِہٖ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیے تو دم نچھوڑے پانی مین اور جب پاخانے مین آوے تو نچھوے اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے پونچھے داہنے ہاتھ سے ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِی اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کتا تمہارے کسیکے برتن مین پی جاوے تو چاہیے کہ سات بار اسکو دھو ڈالے ف امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ کتے کے جھوٹے برتن کو سات بار دھوئے تو پاک ہووے لیکن ایکبار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے اور امام اعظمؒ کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوتا ہی سات بار دھونیکا اول حکم ہوا تھا کہ عرب لوگ کتون کو نا پاک نہ جانتے تھے ھ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی ثَلٰثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ الشَّکَّ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعْنَ لَہٗ صَلٰوتَہٗ وَاِنْ کَانَ صَلّٰی اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطَانِ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز مین اور نجانے کہ کتنی پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو شک اور تردد کو چھوڑے اور جسپر یقین رکھتا ہو اسی پر بنا وے پھر دو سجدے کرے سلام کرنے سے پہلے تو اگر پانچ رکعتین پڑھی ہونگی تو وہ سجدے سہو سے جوڑا ہو جاوینگی یعنی چھ ہونگی اور اگر نماز پڑھے چار ہی کے پورا کرنے کو تو سجدون نے شیطان پر خاک ڈالی ف یعنی جب شک پڑے کہ تین رکعت ہوئین یا چار تو شک چھوڑے یقین کو لیوے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑے جیسے اس صورت مین تین رکعت کو اعتبار کرے چار کو چھوڑ دے اور چوتھی رکعت پڑھکے سجدہ سہو کا کرے پھر اگر حقیقت مین پانچ رکعتین ہوئی ہونگی تو دو سجدے سہو کے ملکر چھ ہو گئین اور اگر حقیقت مین چار ہی رکعتین ہوئین تو دو سجدے سے شیطان پر خاک پڑی یعنی شبہہ تو شیطان ڈالتا ہی جب نماز پوری ہو گئی تو دو سجدونکا ثواب یادہ ملا شیطان کے منہ مین خاک پڑی کہ اسکا مطلب نہوا معلوم ہوا کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنے کے واسطے مقرر ہوا ہی یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہی کہ شک مین کمتر کو اعتبار کرے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْیَبْنِ عَلَیْہِ ثُمَّ لِیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جب کسیکو شک پڑے اپنی نماز مین تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی پھر اسی پر بنا وے پھر دو سجدے کرے ف پوری روایت مصابیح مین یون ہی کہ اول سلام کرے پھر دو سجدے کر لے یہ حدیث ظاہر مین امام اعظم کی دلیل ہی کہ شک مین گمان غالب اور اٹکل پر عمل کرے اور بعد سلام کے سجدہ سہو کا کرے پر اسکے واسطے ہی جسکو شک بہت پڑتا ہو اور جسکو اول بار شک پڑے وہ اس نماز کو چھوڑ کے سر سے نماز شروع کرے ھ زَیْنَبُ بِنْتُ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ الثَّقَفِیَّۃُ اِمْرَاَۃُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا شَھِدَتْ اِحْدٰکُنَّ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا مسلم مین زینب عبد اللہ بن مسعودؓ کی بی بی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورتون مین سے کوئی عشا کی نماز کو آوے تو خوشبو نہ لگاوے ف خوشبو عورت کو اسواسطے منع کی کہ جماعت مین کسیکو

برا نیان آوے ﻫ ابو ھریرۃ اذا صلّی احدکم الجمعۃ فلیصلّ بعدھا اربعا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو ۸۲۸
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کے فرض پڑھ چکے تو اسکے بعد چار رکعتین پڑھے ف یہی مذہب ہو امام اعظم اور شافعی کا
کہ جمعہ کے بعد چار رکعتین سنت ہین اور امام ابو یوسف کے نزدیک جمعہ کی چھ رکعتین سنت ہین چنانچہ یہ روایت علی مرتضیٰ رضی سے
ہو خ ابو ھریرۃ اذا صلّی احدکم للناس فلیخفّف فانّ فیھم الضّعیف والسّقیم والکبیر واذا صلّی ۸۲۹
احدکم لنفسه فلیطوّل ما شاء بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آدمیون کو نماز پڑھاوے
یعنے امام بنے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیون مین ضعیف اور بیمار اور بڈھے بھی ہوتے ہین اور جب اکیلا اپنے واسطے
نماز پڑھے تو طول کرے جتنا چاہے ﻫ عبد اللّٰہ بن عمر اذا صلّیتم الفجر فانّہ وقت الی ان یطلع قرن الشّمس ۸۳۰
الاوّل ثمّ اذا صلّیتم الظّھر فانّہ وقت الی ان یحضر العصر فاذا صلّیتم العصر فانّہ وقت الی ان تصفرّ
الشّمس واذا صلّیتم المغرب فانّہ وقت الی ان یسقط الشّفق واذا صلّیتم العشاء فانّہ وقت الی نصف اللّیل
مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم فجر کو نماز پڑھو تو اسکا وقت ہو جبتک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلے
یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اسکا وقت ہو جبتک کہ عصر آوے اور جب تم عصر پڑھو تو اسکا وقت ہو یہانتک کہ سورج
ڈوبنے کو جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اسکا وقت ہو جبتک سرخی ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اسکا وقت ہو آدھی
رات تک ف ہر چند عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک اور عشا کا وقت صبح تک ہو مگر اس حدیث مین مستحب وقت فرمایا یعنی جب
سورج ڈوبنے کے قریب ہوا اور دھوپ زرد ہو تو وقت مکروہ ہو اور عشا بھی بعد آدھی رات کے مکروہ ہو خ ابو ھریرۃ اذا ۸۳۱
ضیّعت الامانۃ فانتظر السّاعۃ قال لہ رجل قال متی السّاعۃ فقال کیف اضاعتھا قال اذا وسّد الامر الی غیر
اھلہ فانتظر السّاعۃ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جاوے تو انتظار کر قیامت کا
یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ قیامت کب آویگی پھر اس مرد نے کہا کہ امانت کا ضائع ہونا کیسا حضرت نے فرمایا کہ
جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا ف یعنی بے علم کم عقل ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہو قیامت کی
ﻫ ابو موسٰی اذا عطس احدکم فحمد اللّٰہ فشمّتوہ فان لم یحمد اللّٰہ فلا تشمّتوہ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہو ۸۳۲
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو اسکو نیک دعا دو یعنی یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد للہ نہ کہے تو اسکو مت دعا دو
خ ابو ھریرۃ اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للّٰہ ولیقل لہ اخوہ او صاحبہ یرحمک اللّٰہ فاذا قال لہ یرحمک ۸۳۳
اللّٰہ فلیقل یھدیکم اللّٰہ ویصلح بالکم بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے
اور اسکا بھائی یا مصاحب جواب مین یرحمک اللہ کہے یعنی خدا تجپر رحمت کرے اور جب اسکو یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا اسکے
دوسرے سے کہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلاوے اور تمہارے دل کو سنوارے ف چھینک صحت کی
دلیل ہو سو اسواسطے الحمد للہ کہنا سنت ہوا اور جواب بعضون کے نزدیک واجب ہو اور بعضون کے نزدیک مستحب ﻫ عبد اللّٰہ ۸۳۴
بن عمر اذا فتحت علیکم فارس والرّوم ایّ قوم انتم قال عبد الرّحمٰن بن عوف نقول کما امرنا اللّٰہ فقال او
غیر ذلک تتنافسون ثمّ تتحاسدون ثمّ تتدابرون ثمّ تتباغضون او نحو ذلک ثمّ تنطلقون

فِي مَسَاكِنِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَحْمِلُونَ بَعْضَهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جب تم پر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہو گی یعنی شکرگزار ہو گی یا ناشکر کہا عبد الرحمن بن عوف نے ہم شکرگزار ہونگے
جیسا ہمکو خدا نے حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اسکے سوائے کہوگے یعنی شکرگزاری نکروگے بلکہ حرص کروگے پھر آپس مین حسد کروگے پھر پیٹھ
ایک دوسرے کی پیٹھ کاٹوگے برادری کا حق نہ مانوگے پھر آپس مین بغض اور عداوت رکھوگے راوی کو شک ہے کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائے یا
اسکے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر تم چلوگے محتاج مہاجرین مین سو چڑھاؤگے انکے بعضون کو بعضون کی گردنون پر یعنی
ایک کو دوسرے کے قابو مین کروگے یا انکو تکلیف مالایطاق دوگے ف حضرت نے اس حدیث مین روم اور ایران کے فتح ہونے کے
آگے سے حرص اور زیادتی مال اور دولت کی خرابیان اور فساد بیان کیے سو صدیقؓ اور فاروقؓ کی خلافت مین انکے بندوبست سے
کچھ فساد نہوا حضرت عثمانؓ کی آخر خلافت مین مسلمانون مین فساد شروع ہوا علی مرتضی علیہ السلام کی خلافت مین زیادہ بڑھا پھر
یزید پلید اور مروان اور اسکی اولاد کی حکومت اور سلطنت مین مہاجرین اصحاب پر زیادتیان اور جو جو فساد اور خرابیان ہوئین سارا
عالم جانتا ہے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ حضرت کا خ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ بخاری مین عبد ٨٣٥
بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہیے کہ منھ کو بچاوے ف یعنی جب مسلمان سے مارکوٹ ہو یا کوئی مسلمان
ناحق قتل کا ارادہ کرے تو اپنے بچاؤ کے واسطے اسکو مارے لیکن منھ مین زخم نہ لگاوے اسواسطے کہ آدمی کا منھ اشرف چیز ہے یا
کافر سے لڑائی ہو تو جبتک اور جگہ مارنے سے کام نکلے تو اسکے منھ کو نہ مارے لیکن یہ فرض نہین ہے م أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ ٨٣٦
آمِينَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کسی نے آمین کہی اور فرشتون نے آسمان مین آمین کہی پھر موافق پڑگئی ایک آمین دوسری سے
تو اس آمین کہنے والے کے پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے ف یعنی جب ایک ہی وقت مین آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت
ہوتی ہے خ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ٨٣٧
فرمایا کہ جب کسی نے اپنے بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو ان دونون مین ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہے یعنی اگر وہ حقیقت مین کافر ہے تو اسی پر
ثابت رہا اور اگر وہ کافر نہین تو کہنے والے پر پلٹ پڑا ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ ٨٣٨
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو اللہم ربنا لک الحمد اسواسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول سے موافق
پڑا تو اسکے پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے ف امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ
کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہین اور امام شافعی کے نزدیک دونون قول کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کرین لیکن
اس حدیث سے اول مذہب ہی معلوم ہوتا ہے خ م أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ ٨٣٩
قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے
تو تم آمین کہو اسواسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول سے موافق پڑ جاویگا اسکے پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے م عُمَرُ إِذَا قَالَ ٨٤٠
الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ

اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم مین سے جواب مین کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر موذن کہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پھر موذن جب کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر جب موذن کہے حی علی الصلوۃ تو سننے والا کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن کہے حی علی الفلاح تو سننے والا کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب موذن کہے لا الٰہ الا اللہ تو سننے والا لا الٰہ الا اللہ اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت مین جاوے **ف** اس حدیث مین حضرت نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سنے تو سب کاروبار چھوڑ کر اذان کا جواب دیوے تاکہ بہشت کی بشارت مین داخل ہو اکثر علما کے نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہی اور اگر ایک مکان مین کئی اذانون کی آواز آتی ہو تو اپنے محلے کی مسجد کی اذان کا جواب دیوے باقی کا جواب دینا واجب نہین اور اگر قرآن پڑھتا

۳۴۱ ہو تو چپ ہے جواب اذان کا دیکر پڑھے **ھ** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی لِسَانِہٖ فَلَمْ یَدْرِ مَا یَقُوْلُ فَلْیَضْطَجِعْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اٹھے یعنی تہجد کی نماز کے واسطے پھر قرآن اسکی زبان سے صاف نہ پڑھا جاوے سو نیند سے ایسا غافل ہو کہ نجانے کہ کیا کہتا ہی تو چاہیے کہ لیٹ رہے **ف** یعنی تہجد کی نماز سرور اور حضور سے چاہیے نیند کے غلبے مین یہ بات حاصل نہین اسواسطے سونے کو فرمایا پھر

۳۴۲ جب غلبہ نیند کا دفع ہو نماز مین قرآن پڑھے **ھ** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَلْیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اٹھے یعنی تہجد کو تو چاہیے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے **ف** حضرت نے خوب حکمت بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سستی بدن مین ہوتی ہی جب اول اسنے ہلکی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز بخوشی طول قرأت سے پڑھیگا یا یہ دو رکعت تحیۃ الوضو کی مراد ہون اور ہلکی رکعتین اسواسطے فرمایا تاکہ بے وسوسہ ادا ہو ن ہو اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جو وضو کر کے دو رکعتین بے وسوسہ پڑھیگا اسکے پچھلے گناہ معاف ہونگے بہر صورت اول دو رکعتین ہلکی پڑھے پھر طول کرے جب تک کہ حضور دل حاصل ہے بعد فرض کے سب نفلون سے تہجد کی نماز افضل ہی اللہ اسکا مزا مسلمان کو دیوے

۳۴۳ آمین **ھ** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اٹھ جاوے اپنی جگہ سے پھر وہ پلٹ آوے تو اس جگہ کا وہی شخص زیادہ تر حقدار ہی **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف مین بیٹھا پھر وضو کرنے کو یا کسی اور کام کو چلا گیا اور دوسرا شخص اسکی

۳۴۴ جگہ پر بیٹھ گیا ہو تو اسکو وہان سے اٹھا دیوے اور پہلا شخص اپنی جگہ پر بیٹھے اسی طرح اور مجلس مین بھی **ھ** اَبُوْذَرٍّ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَاِنَّہٗ یَسْتُرُہٗ اِذَا کَانَ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ یَکُنْ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ فَاِنَّہٗ یَقْطَعُ صَلَاتَہُ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَۃُ وَالْکَلْبُ الْاَسْوَدُ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی

حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہو تو اسکی آڑ ہو جاتی ہے جب اسکے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز
ہو اور اگر اسکے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہو تو اسکی نماز توڑتا ہے گدھا اور عورت اور کالا کتا ف جب دیوار کی
آڑ نہو تو نمازی اپنے سامنے ایک ہاتھ کے برابر لمبی لکڑی اور انگلی برابر موٹی لکڑی کھڑی کرے پھر اگر کوئی اسکے آگے سے نکل
جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں اگر امام کے رو برو ہو تو مقتدیوں کو بھی کفایت کرتی ہے اور سب اماموں کے نزدیک گدھے اور سیاہ کتے اور
عورت کے سامنے آنے سے نماز نہیں جاتی لیکن امام احمدؒ کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے نماز جاتی ہے سب علما کے نزدیک ابو سعیدؓ کی
حدیث دلیل ہے کہ نماز کسی چیز سے نہیں جاتی اور بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت کے سامنے سویا کرتی تھی اور
حضرت نماز پڑھا کرتے تھے **ھ** ابو هريرة اذا قرأ ابن ادم السجدة فسجد اعتزل الشيطان يبكي يقول يا ويلي امر ٨٤٥
ابن ادم بالسجود فسجد فله الجنة وامرت بالسجود فابيت فلي النار مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہے آدم کا بیٹا قرآن میں سجدے کی آیت پھر سجدہ کرتا ہے الگ ہو جاتا ہے شیطان روتا ہوا کہتا ہے کہ ای میری کمبختی
حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اسنے سجدہ کیا تو اسکے لیے بہشت ہے اور مجکو سجدے کا حکم ہوا میں نے نمانا تو مجکو دوزخ ہے
ف اس حدیث میں سجدے کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور افسوس کا بیان ہے **ھ** جابر اذا قضى احدكم الصلوة ٨٤٦
فليجعل لبيته نصيبا من الصلوة فان الله جاعل في بيته من صلاته خيرا مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کر چکے تو چاہیے کہ اپنے گھر کے واسطے بھی نماز میں سے کچھ حصہ رکھے اسواسطے کہ خدا
اسکے گھر میں نماز کے سبب بہتری اور برکت کرنیوالا ہے **ف** یعنے جب مسجد میں فرض پڑھے تو سنت اور نفل گھر میں پڑھے
اسواسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ سواے فرض کے سب نمازیں گھر میں افضل ہیں تاکہ خیر اور برکت گھر میں ہو اور شیطان کا دخل نہو
ق ابن مسعود اذا قعد احدكم في الصلوة فليقل التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها ٨٤٧
النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد
ان محمدا عبده ورسوله بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں بیٹھے
تو التحیات پڑھے یعنی سب زبان کی عبادتیں جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتیں جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال کی عبادتیں
جیسے زکوۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے واسطے ہیں سلام تجکو ای پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہے ہمکو اور سب خدا کے
نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں کہ سواے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندہ ہے خدا کا اور اسکا
رسول ہے **ف** عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم نماز میں بیٹھ کر کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو فلانے
اور فلانے کو سلام تب حضرت نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تم نے کہا کہ خدا کے نیک بندوں پر سلام ہے تو جتنے خدا کے بندے
آسمان و زمین میں ہیں خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سبکو تمہارا سلام پہنچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا کچھ ضرور نہیں
نماز میں التحیات پڑھنا امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے اور امام مالکؒ کے مذہب میں سنت ہے **ق** ابو هريرة اذا قلت ٨٤٨
لصاحبك انصت يوم الجمعة والامام يخطب فقد لغوت بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تو نے نکمی بات اور لغو حرکت کی **ف**

تحفة الاخيار ترجمہ مشارق الانوار

خطبہ سننا واجب ہو سو فقت بولنا درست نہین اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اسکا بولنا بھی ثابت ہوا زبان سے منع
کرے اشارے سے کہے ق ابن عمر اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَاِنْ اُقِيْمَتِ ٥٤٩
الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نکرے جبتک کھانے سے
فراغت نکرلیوے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہوگئی ہو ف جلدی کرنا اسواسطے منع فرمایا کہ کھانے کی طرف دل لگا رہیگا حضور دل سے
نماز نہوگی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوک کا نہین ہی اور کھانا کھانے تک جماعت ہو چکیگی تو نماز مین شریک ہو اور روایت ہی کہ عبد اللہ
بن عباس اور ابو ہریرہؓ کباب کھاتے تھے اتنے مین جماعت کی تکبیر ہوئی عبد اللہ بن عباس نے ابو ہریرہؓ سے کہا کہ جلدی مت کرو
اسکو کھا لو تاکہ نماز مین دل نہ لگا رہے ق ابن عمر اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ ٥٥٠
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوکے اپنے منھ کے سامنے
اسواسطے کہ خدا کا قبلہ ہی اسکے روبرو ق ابن مسعود اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ بخاری اور مسلم مین ٥٥١
عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو دو آدمی چپکے کان مین بات نکرین ایک کو چھوڑ کے ف
اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کریگا کہ مجھکو مشورے کے لائق نہین جانتے ہین یا کچھ میری بدی کی ذکر مین ہین
اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ چار آدمی ہون تو دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضائقہ نہین یعنی اس صورت مین رنج نہ آویگا ق ابو سعید ٥٥٢
اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب تین آدمی ہون تو ایک انکی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے انمین وہ ہی جو قرآن خوب پڑھتا ہو ف حضرت کے
وقت مین جو بڑا قاری ہوتا تھا وہ مسائل بھی خوب جانتا تھا اسواسطے حضرت نے قاری کو عالم پر مقدم رکھا اور اکثر اماموں کا
یہ مذہب ہی کہ عالم مسائل دان قاری پر مقدم ہی کہ نماز مین اگر کچھ خلل ہو گا تو عالم درست کرلیگا نرا قاری اور حافظ کیا جانے کہ کس
چیز سے نماز ٹوٹتی ہی اور کس سے مکروہ ہوتی ہی ق جابر اِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْ ٥٥٣
عَلٰى حَقْوَيْكَ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کپڑا لنبا چوڑا ہو تو اسکے دونون کونون کو
جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھو پر ڈال اور آدھے سے ستر گاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر ہی پر باندھ یعنی ستر کا
چھپانا مقدم ہی یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا ق ابو ہریرہ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ ٥٥٤
مَلٰٓئِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاءُوْا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہی تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتے ہین لکھتے جاتے
ہین کہ فلانا شخص آیا اسکے بعد فلانا پھر جب امام خطبے کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ ڈالتے ہین اُن کاغذون کو جنمین لوگون کے
نام لکھتے جاتے تھے اور مسجد مین آتے ہین خدا کے ذکر سننے کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبتک امام خطبہ نہین شروع کرتا تو آنے
والونکو فرشتے لکھتے ہین تو انکو زیادہ ثواب بھی ہوگا اور جب خطبہ شروع ہوا تو اسوقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفتر مین
نہین لکھتے حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جلد مسجد مین حاضر ہون ق ابو موسیٰ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ ٥٥٥
مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا

تو فرماتا ہے ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی دیویگا پھر فرماویگا کہ یہ تیری دوزخ کی مخلصی کا بدلا ہے یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی
دوزخ مین جاویگا تو چھوٹ گیا ف یہودیون نے بہت پیغمبرون کو نہ مانا اور قتل کیا اور نصرانیون نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا
اور ہمارے حضرت کا انکار کیا اور مسلمانون نے حضرت کو مانا تو اگلے سب پیغمبرون کو بھی مانا سو اسواسطے خدا نے مسلمانون کا بدلا یہود و نصاریٰ
اور نصرانیون کو مقرر کیا یہ ظلم نہین ہے انصاف ہے کہ تابعدار کو شکر اور یہودی منکر کو کفر لیکن یہ ان مسلمانون کے حق مین ہے جو بے عذاب
بہشت مین جاوینگے اسواسطے کہ حضرت اکثر مسلمانون کو شفاعت سے دوزخ سے نکلوائینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی پھر
۵۵۶ کیا حاجت تھی عن جابر اذا کفن احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب
کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا ف یعنی اچھا کفن دیوے ف یہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف
۵۵۷ پاک کپڑا ہو اور اسکی قدر اور لیاقت سے کم نہو عن ابی ہریرۃ اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلثۃ الا
من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب آدمی مر گیا تو
اسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی انکا ثواب نہین موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ
جاری ہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیکبخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے ف یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہے
بعد موت کے نہ عمل ہے نہ ثواب مگر ان تین عملون کا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام جسکا فائدہ خلقت
کو سدا حاصل ہے جیسے مسجد اور کنوان اور مدرسہ اور سرائے اور مسافر کی زمین اور وقف زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو
فائدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین پڑھانا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا کہ
ناواقف مسلمان دین سے واقف ہو جاوین اور نیک بیٹا یعنی بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہین حاصل مطلب اس حدیث کا
یہ ہے کہ موت ہر دم سامنے ہے ایسا نہو کہ دین کی راہ سے آدمی بے نام و نشان مرجاوے ان تین کامون مین سے جو ہو سکے اسکی جلد فکر
کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اسکے موافق صدقہ جاریہ کی تدبیر کرے اگر علم ہو تو اسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہو تو اولاد
کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور برے کامون سے بچاوے تاکہ موت کے بعد انکی دعا سے فائدہ اٹھاوے معلوم ہوا کہ مرد حقیقت
مین وہی ہے جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان رہا بیت زندہ جاوید گشت ہر کہ نکونام زیست کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را
۵۵۸ عن ابن عمر اذا مات الرجل عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی ان کان من اہل الجنۃ فالجنۃ وان کان من
اہل النار فالنار فیقال ہذا مقعدک الذی تبعث الیہ یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مر جاتا ہے مردہ تو اسکا اصلی مکان صبح و شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھائی جاتی ہے اور اگر
دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر اس سے فرشتے کہتے ہین یہ تیرا وہ مقام ہے قیامت کے دن یہین تو بھیجا جاویگا ف دکھلانے کا
۵۵۹ یہ فائدہ کہ ایماندار خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور حسرت زیادہ ہو عن ابی موسیٰ اذا مر احدکم فی مسجدنا او فی سوقنا
ومعہ نبل فلیاخذ بنصالہا ثم لیاخذ بنصالہا ثم لیاخذ بنصالہا بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار مین گذرے اور ہاتھ مین تیر ہون تو چاہیے کہ انکی گانسی اپنے ہاتھ مین پکڑ لیوے
پھر گانسی پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے ف گانسی پکڑ لینے کو اسواسطے فرمایا کہ کسی شخص کو نہ لگ جاوے اور تین بار

اسواسطے فرمایا کہ لوگ اس حکم کو سمجھ نہ سکیں اور مسجد اور بازار کو اسواسطے خاص ذکر کیا کہ وہاں اکثر ہجوم ہوتا ہے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ مجمع میں چقماقی بندوق اور طمنچے کو دونوں پانوں پر چڑھا کر لیجانا درست نہیں کہ اکثر دغا ہو گئی ہے ﴿اِنَّ نُطْفَۃً ۸۶۰
اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَۃِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَیْلَۃً بَعَثَ اللّٰہُ اِلَیْہَا مَلَکًا فَصَوَّرَہَا وَخَلَقَ سَمْعَہَا وَبَصَرَہَا وَجِلْدَہَا وَلَحْمَہَا
وَعِظَامَہَا ثُمَّ قَالَ یَارَبِّ اَذَکَرٌ اَمْ اُنْثٰی فَیَقْضِیْ رَبُّکَ مَاشَاءَ وَیَکْتُبُ الْمَلَکُ ثُمَّ یَقُوْلُ یَارَبِّ اَجَلُہٗ فَیَقُوْلُ رَبُّکَ
مَاشَاءَ وَیَکْتُبُ الْمَلَکُ ثُمَّ یَقُوْلُ یَارَبِّ رِزْقُہٗ فَیَقْضِیْ رَبُّکَ مَاشَاءَ وَیَکْتُبُ الْمَلَکُ ثُمَّ یَخْرُجُ الْمَلَکُ
بِالصَّحِیْفَۃِ فِیْ یَدِہٖ فَلَا یَزِیْدُ عَلٰی اَمْرٍ وَلَا یَنْقُصُ﴾ مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نطفے پر
بیالیس دن گذر جاتے ہیں تو اسکی طرف خدا فرشتے کو بھیجتا ہے سو وہ اسکی صورت بناتا ہے اور اسکے کان اور آنکھ اور کھال اور گوشت
اور ہڈیاں جدا جدا بناتا ہے پھر فرشتہ کہتا ہے کہ اے رب یہ مرد ہوگا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہے جیسا چاہتا ہے اور فرشتہ اسکو لکھ
لیتا ہے پھر فرشتہ پوچھتا ہے کہ اسکی اے رب زندگی کتنی ہے اور موت کب ہے سو فرما دیتا ہے تیرا رب جتنا چاہتا ہے اور فرشتہ اسکو لکھ لیتا ہے
پھر فرشتہ پوچھتا ہے کہ اے رب اسکی روزی کتنی ہے سو خدا فرما دیتا ہے جتنا چاہتا ہے اور فرشتہ اسکو لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ اس حساب کے
بند کو باہر نکال لاتا ہے اپنے ہاتھ میں پھر اسمیں کچھ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ف فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے سب کاموں پر مقرر ہیں لیکن اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے سپرد کاموں میں ایسا اختیار نہیں رکھتے کہ جو چاہیں سو کریں بلکہ ہر ایک کام میں ذرہ ذرہ سی بات کو خدا سے
پوچھتے ہیں سبحان اللہ مالک اور حاکم اسکا نام ہے کہ عرش سے فرش تک لاکھوں فرشتے داروغہ ہیں لیکن بیحکم اسکے حکم کے کوئی پتا ہلنے نہ
قطرہ گرے اور جو عالم میں مشہور ہے کہ آدمی کی کھوپری میں ماتھے پر جو نقش ہیں وہ قسمت کا لکھا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس
بات کی کچھ اصل نہیں اسواسطے کہ قسمت کے حساب کو فرشتہ باہر نکال لاتا ہے واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث میں تھا کہ چالیس دن نطفہ
رہتا ہے اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہے اور چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس ہی دن کے
بعد گوشت اور ہڈیاں بنتی ہیں تو مطلب یہ ہے کہ بیالیس دن کے بعد بدن کا ظہور ہوتا ہے اور کمال پوری صورت بعد چار مہینے کے
ہوتی ہے تو دونوں حدیثوں کا ایک ہی مطلب ہے واللہ اعلم ﴿اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ کُتِبَ لَہٗ مِثْلُ مَا کَانَ ۸۶۱
یَعْمَلُ مُقِیْمًا صَحِیْحًا﴾ بخاری میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہے بندہ یا سفر کرتا ہے تو اسکا ثواب ویسا ہی
لکھا جاتا ہے جیسا وہ اپنے وطن میں اور صحت کی حالت میں کرتا تھا ف یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے ہو خواہ
تیمم سے تو اسکا ثواب صحت کی نماز کے برابر ہے جو کھڑے ہو کر پڑھتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتوں کا ثواب چار رکعت کے برابر ہے جیسا
وطن میں پڑھتا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وظیفہ اور نفلوں کا بھی ثواب پاویگا جو حالت صحت اور وطن میں کرتا تھا اور اب بیماری اور
سفر سے نہیں کرسکتا ﴿اِذَا مَضٰی شَطْرُ اللَّیْلِ اَوْ ثُلُثَاہُ یَنْزِلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ هَلْ مِنْ ۸۶۲
سَائِلٍ یُعْطٰی هَلْ مِنْ دَاعٍ یُسْتَجَابُ لَہٗ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ یُغْفَرُ لَہٗ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الصُّبْحُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ یُقْرِضُ غَیْرَ عَدُوْمٍ
وَلَا ظَلُوْمٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَدِیْمٍ﴾ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدھی رات جاتی ہے یا تہائی رات
باقی رہے خدا تعالی بڑی برکت والا اترتا ہے پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہے کہ کوئی ہے مانگنے والا جسکو دیا جاوے کوئی ہے دعا کرنیوالا
تو اسکی دعا قبول ہووے کوئی ہے گناہ بخشانے والا جسکے گناہ بخشے جاویں اسی طرح فرماتا ہے صبح تک اور ایک روایت میں یوں ہے کہ

خدا فرماتا ہی کہ کون قرض دیوے اسکو جو مفلس قلاچ اور لیمار نہیں یعنی خدا کو اور ایک روایت مین بجاے عدوم کے عدیم ہی لیکن مطلب ایک ہی ہی ف خدا تعالی جسم سے پاک ہی اترنا چڑھنا اسکی شان نہیں تو مطلب یہ ہی کہ آدھی رات سے صبح تک رحمت الہی اپنے بندون پر نہایت متوجہ ہوتی ہی یہانتک کہ خود سوال اور دعا کا تقاضا فرماتا ہی تاکہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت نہایت برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہی اسیواسطے اسوقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلون سے بہتر ہی افسوس صد افسوس کہ یہ دولت ہر رات کو ہی اور اہل غفلت اس وقت نیند مین یا ناچ رنگ مین اس دولت سے محروم رہین اللہ اپنے کرم سے اسوقت کی نماز کا شوق ہمارے دلون مین ڈالے اور اسکی قدر ہمکو سمجھاوے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دیوے اسکو جو مفلس اور لیمار نہیں یعنی قرض اس خیال سے مفلس کو نہیں دیتے کہ یہ کہان سے ادا کریگا اور بد معاملہ کو نہیں دیتے کہ یہ کھا جاویگا دغاباز ہی نہ ادا کریگا سو خدا فرماتا ہی کہ مین مفلس نہین کہ جو نہ دے سکون اور لیمار نہیں جو دیتے ہوے ڈرتے ہو یعنی میری صفت غنی اور کریم ہی ایک کے عوض دس سے سات سو تک دیتا ہون پھر میری راہ مین دیتے ہوے تمکو کیا تامل ہی

٨٦٣ ھ ابو بکرۃ اذا نزلت او وقعت فمن کانت لہ ابل فلیلحق بابلہ ومن کانت لہ غنم فلیلحق بغنمہ ومن کانت لہ ارض فلیلحق بارضہ فقال رجل یا رسول اللہ ارایت من لم تکن لہ ابل ولا غنم ولا ارض قال یعمد الی سیفہ فیدق علی حدہ بحجر ثم لینج ان استطاع النجاء اللہم ھل بلغت اللہم ھل بلغت اللہم ھل بلغت فقال رجل ارایت ان کرھت حتی ینطلق بی الی احد الصفین او احدی الفئتین فضربنی رجل بسیفہ او یجیء سہم فیقتلنی قال یبوء باثمہ واثمک ویکون من اصحاب النار مسلم مین ابوبکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری امت مین اترے یا پڑے تو جسکے اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین جا ملے اور جسکی بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جسکی کھیتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جا رہے پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمایئے تو جسکے نہ اونٹ ہون نہ بکریان نہ زمین وہ کیا کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے سو پتھر سے اسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نہ رکھے جو جدا ہو لڑائی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاو مین جتنی ہو سکے الہی مین تیرا حکم پہونچا چکا الہی مین تیرا حکم پہونچا چکا الہی مین تیرا حکم پہونچا چکا اسکو تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا بھلا بتلایئے تو اگر مجھسے زبردستی کرین یہانتک کہ دو صفون مین یا دو گروہون مین کسی طرف کھینچ لیجاوین پھر وہان کوئی مجھکو تلوار مارے یا کوئی تیر آوے اور مجھکو قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور اپنا گناہ اسی پر پلٹ پڑیگا اور وہ دوزخیون مین داخل ہوگا ف حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانون مین قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسوقت مین گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور ابوبکرہ مسلمانون کی جنگ مین شریک نہوے بموجب اسی حدیث کے

٨٦٤ ق ابن عمر اذا نصح العبد لسیدہ واحسن عبادۃ ربہ کان لہ الاجر مرتین بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام نے مالک کی خیرخواہی کی اور اپنے خدا کی اچھی عبادت کی تو اسکے دوہرے ثواب ہونگے ف یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا

٨٦٥ خ ابو ھریرۃ اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال والخلق فلینظر الی من ھو اسفل منہ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے مال اور صورت

مین اپنے سے بہتر ہو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے ف یعنی کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہے کہ جو اپنے سے کمتر ہیں مال اور شکل میں انکو دھیان کرے تاکہ اسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری نہ حاصل ہو اسواسطے کہ دنیا میں جو شخص ہے اس سے ہزاروں بدتر بھی عالم میں موجود ہیں مثلاً اگر کوئی محتاج ہے تو ہزاروں محتاج بھی ہیں اور بیمار بھی ہیں اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہے تو بہت سے محتاج بھی ہیں بیمار بھی ہیں اور کافر بھی تو اس سے ہزار درجہ بہتر ہے سبحان اللہ حضرت نے عجب مجرب علاج بتائی کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی رنج دل میں نہ آوے اور خدا کا شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکر گزاری کیا کرے اور یہ صاحب میں پوری دانائی یوں ہے کہ دنیا میں کمتر لوگوں کو دیکھے اور دین میں اپنے سے بہتر لوگوں کو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبی کا غرور نہ دل میں سماوے مثلاً اگر یہ شخص پانچگانہ پڑھتا ہے تو دوسرا تہجد بھی پڑھتا ہے تو وہی افضل ہوا اسیطرح لاکھوں بندے ایک سے ایک عبادت اور پرہیزگاری میں بہتر موجود ہیں اگر یہ دھیان کیا کریگا تو دینداری میں آپکو کمتر اور سست جانیگا اور اگر دینداری میں اپنے سے کمتر لوگوں کو خیال کریگا کہ فلانا نماز نہیں پڑھتا فلانا مقدور دار ہو کر حج نہیں کرتا زکوۃ نہیں دیتا تو آپکو یہ شخص بہتر سمجھیگا

٥٦٦ اور یہی اسکے حق میں برا ہے **انس** اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو اسکو چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ جانے جو پڑھے ف یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی حالت میں نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت میں آدمی کہتا

٥٦٧ کچھ ہے اور نکلتا ہے اور کچھ ف **عائشۃ** اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اونگھے نماز پڑھتے تو چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب

٥٦٨ تم میں سے کوئی نماز پڑھیگا اونگھتا تو اسکو نہ معلوم ہوگا شاید وہ تو مغفرت مانگنے کا قصد کرے سو اپنی جان کو کوسنے لگے **ابو هريرة** اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ میں کچھ گڑگڑاہٹ پاوے سو اسکو شبہہ پڑے کہ اسکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہیں تو مسجد سے نہ نکلے یہانتک کہ آواز سنے یا بدبو پاوے ف یعنی جب تک آواز سے وضو ٹوٹنے کا شبہہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نہ نکلے اور جب حدث کی آواز سنے اور بدبو پاوے تو اس صورت میں وضو گیا غرض کہ

٥٦٩ شبہے سے وضو نہیں جاتا یقین سے جاتا ہے **طلحۃ** اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ مسلم میں طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نہ کرے کہ اسکی اس طرف سے کون گذر گیا ف یعنی اگر میدان

٥٧٠ مین نماز پڑھے تو سامنے کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر نے دغدغہ نماز پڑھے جو چاہے آمد و رفت کرے **ابو سعيد** اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِي وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور اسکو لوگ اپنے مونڈھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر نیک

روح ہوتی ہی تو کہتی ہی مجھکو آگے لیچلو اور اگر نیک نہین ہوتی تو کہتی ہی ہای خرابی تم کدھر اسکو لیے جاتے ہو ہر چیز اسکی آواز سنتی
ہی سواے آدمی کے اور اگر آدمی اسکو سنے تو چیخ مارے ف نیک آدمی کو ثواب نمود ہوتا ہی تو مشتاق ہوتا ہی اور بد آدمی عذاب
قبر کے خوف سے گھبراتا ہی ھد ثوبان إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مسلم مین ثوبان رضہ سے ۸۷۱
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہ میری امت مین تلوار ڈالی جاویگی تو امت سے قیامت تک نہ اٹھیگی ف حضرت بیٹھے تھے
اور حضرت عثمان رضہ اس طرف سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاویگا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جب سے ان کے تئین خونریزی
اور فساد شروع ہوگا قیامت تک موقوف ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ق عائشۃ ۸۷۲
إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب رات کا کھانا تیار ہو اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کرو ف یعنی اول کھانے سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو
تاکہ تسکین سے نماز ہو کھانے کی طرف نہ دل لگا رہے ف حسن صنعانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ مجھکو مدت سے آرزو تھی
کہ مین حضرت کو خواب مین دیکھون اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کرون تاکہ مجھکو اعلی رتبے کی سند حاصل ہو اور
اس آرزو مین بہت برس گذرے آخر شب ہفتے کی شب ذیقعدہ کی اٹھارھوین تاریخ سن چھ سو گیارہ ہجری مین فجر کے قریب
مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا مین نے چھت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرت بیٹھے رات کا کھانا کھاتے ہین اور
حضرت کے ساتھ اور چند لوگ ہین سو حضرت نے مجھکو کھانے کے واسطے بلایا مین نے چاہا کہ نماز پڑھ کے جواب دون تو مجھکو
ابو سعید بن معلی کی وہ بات یاد آئی کہ حضرت نے انکو پکارا تھا اور وہ نماز پڑھتے تھے سو انھون نے بے نماز پڑھے جواب نہ دیا حضرت
نے فرمایا خدا نے کیا نہین فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اسکے رسول کو جب تمکو بلاوے اس خیال سے مین حضرت کے پاس گیا تو مین نے
کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہی کہ جب رات کا کھانا تیار ہو تو اول کھانا شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی یہ حدیث صحیح ہی
خہ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي ۸۷۳
الْآخَرِ شِفَاءً بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے پانی مین مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اسکو
ڈبو دے پھر اسکو نکال ڈالے اسواسطے کہ اسکے ایک پر مین مرض ہی اور دوسرے پر مین شفا ہی ف دوسری روایت یون ہی کہ
مکھی اپنے شفا کے پر کو اونچا رکھتی اور بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے خون کے حیوان مرنے سے
پانی ناپاک نہین ہوتا م جابر إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا ۸۷۴
وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ
مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسیکا لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اسکو اٹھا لیوے اور جو گرد و غبار
اُسپر لگا ہو اسکو دور کرے اور چاہیے کہ اسکو کھاوے اور اسکو شیطان کے واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال مین
نہ پونچھے جبتک کہ اپنی انگلیان نہ چاٹے اسواسطے کہ وہ نہین جانتا کہ اسکے کھانے کی کس چیز مین برکت ہی
ف گرا لقمہ نہ لینا غرور کی دلیل ہی کہ ناحق ضائع کرتا ہی اور انگلیان چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہی اور برکت کی امید
علاوہ ہی ھ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُغَفَّلٍ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ ۸۷۵

فِي الدَّوَاءِ مسلم مین عبداللہ بن مغفل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جب برتن مین کتا منہ ڈالے تو اسکو سات بار دہوڈالو اور آٹھوین بار خاک مٹی سے مانجو ق اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى ۵۷۶

بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ اور جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اسکے بعد کوئی وہان کا بادشاہ نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اسکے بعد وہان کا بادشاہ نہوگا اور قسم ہی اس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ خزانے دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوینگے ف یعنی روم اور ایران کے بادشاہون کے خاندان مین سلطنت نرہیگی اسلام کا عمل وہان ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران عمر فاروقؓ کی خلافت مین فتح ہوا ابینتیسؓ ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے تو اس حساب سے خزانہ ایران کا بیالیس کرور ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہان کا خزانہ بھی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا ۵ جابرؓ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ ۵۷۷

وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین فرض کے سوا پڑھے یعنی نفل نیت کرے پھر یہ دعا پڑھے اللہم سے آخر تک یعنی الٰہی مین تجھسے بہتری مانگتا ہون تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہون تیرے بڑے فضل سے سو تو قادر ہی مجکو قدرت نہین اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو سب چھپی چیزونکا دانا ہی الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام بہتر ہی میرے واسطے میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اسکو میرے واسطے مقدر کر اور اسکو میرے واسطے آسان کردے پھر اسمین میرے واسطے برکت دے الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق مین برا ہی میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اسکو ہٹادے مجھسے اور ہٹادے مجکو اس سے اور مقدر کردے میرے واسطے بہتر کام کو جہان کہین کہ ہو پھر مجکو اس سے راضی کردے ف جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ہمکو استخارہ سکھلایا جیسے قرآن سکھلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہی کہ دو رکعت پڑھکے یہ دعا کرے اور اس کام کا نام لیوے تین روز یا سات روز اسی طرح کرے انجام بخیر ہوگا یا خواب مین کچھ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا یا نکرنا جم جاویگا غرض کہ جس کام مین اس طرح استخارہ کیا اسکا نقصان نہین ہوا سب استخارہ اسی طرح ہی اور یہ جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کرتے ہین یا بعضے لوگ اور طریقون سے استخارہ کرتے ہین سو بے اصل ہی عجیب دریافت کرنے کا شرع مین کوئی قاعدہ معتبر نہین فصل اس فصل مین وہ حدیث ہی جسکے سرے پر اذ ہی ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

مخبری غیبی ایران

مخبری غیبی سعد بن ...

عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب اونٹنی کی کونچین کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اٹھا اُسکی طرف ایک مرد اٹھا جو اپنی قوم مین بڑا شریر زبردست تھا
ابو زمعہ کے برابر ف ابو زمعہ ایک بڑا کافر تھا حضرت کو بہت تکلیف دیتا تھا آخر کو اندھا ہو گیا تھا اور اُسکے بیٹے بدر
مین مارے گئے حضرت نے اس حدیث مین اُس ملعون کی قوم ثمود کے بدبخت سے مثال دی یعنی قدار بن سالف قوم ثمود کا
شقی ایسا تھا جیسے ابو زمعہ اس امت مین

الباب الخامس

٥٧٩ پانچوین باب مین چند قسم کی احادیث ہین اول قسم وہ حدیثین جنکے سرے پر الف ہی ف أَنَسٌ مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ
تَلْحَقُوا بِالذَّوْدِ فَقَالَ لِرَهْطٍ مِّنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةٍ اجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَبْغِنَا رِسْلًا بخاری
اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمہارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا مگر یہ کہ تم اونٹون
مین جا کر ملو یہ حضرت نے قوم عکل کے آٹھ آدمیون سے فرمایا اُنکو مدینے کی آب و ہوا ناموافق پڑی تھی سو اُنھون نے کہا
کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے دودھ تلاش کیجیے ف چند لوگ مسلمان ہو کر مدینے مین بیمار ہو گئے تھے بیماری
اُنکو بھی حضرت کے اونٹ چرائی پر تھے اُنکو وہان بھیج دیا جب وہ دودھ سے اچھے ہو گئے تو چرانے والے کو اور چرواہے کو
قتل کر کے اونٹ ہانک لے چلے حضرت نے اُنکو پکڑ منگوایا اور گرم سلائی اُنکی آنکھون مین ڈالی اور ہاتھ
پانون کٹوا ڈالے آخرش کو مر گئے شرع مین قطاع الطریق اور ڈاکہ مارنے والون کی یہی سزا ہی ف ابو ہریرہ ما أَذِنَ
٥٨٠ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَأَذَنِهِ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
نے کوئی چیز رضامندی سے نہین سنی پیغمبر کی قراءت کے برابر جب پیغمبر خوش آوازی سے قرآن پڑھے یہ حدیث یعنی پیغمبر کا
قرآن پڑھنا آواز سے خدا کو بہت پسند ہی ف قرآن خوش آوازی سے پڑھنا درست ہی بلکہ مستحب ہی مگر اس طرح کہ حرف
٥٨١ کی کمی زیادتی نہو اور راگ راگنی کی رعایت نکرے اور معانی مین خلل نہ پڑے ابو ہریرہ مَا أُعْطِيكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ إِنَّمَا
أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو نہین دیتا اور منع
نہین کرتا مین تو صرف تقسیم کرنے والا ہون رکھتا ہون جہان مجھکو حکم ہوتا ہی ف حضرت نے ایک بار کچھ مال تقسیم کیا
بعضے لوگون نے زیادہ مانگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہین خدا کی طرف سے ہی
٥٨٢ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرِبَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ
كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ بخاری مین مقدام بن معدیکرب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی نے کوئی کھانا کبھی اپنے ہاتھ
کے کسب سے بہتر نہین کھایا اور البتہ خدا کا پیغمبر داؤد اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا ف بقدر قوت کے کسب کرنا فرض ہی
اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہی حضرت داؤد رات کو گشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیل آدمی کی صورت ہو کر سامنے
ہوے حضرت داؤد نے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہی انھون نے کہا کہ خوب آدمی ہی لیکن اسمین یہ خصلت اچھی نہین کہ
خلق کے محصول سے کھاتا ہی اور بہتر آدمی وہ ہی جو ہاتھ کے کسب سے کھاوے حضرت داؤد نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی

مجکو کوئی پیشہ سکہاے خدا نے انکو زرہ بنانا تعلیم کیا پھر حضرت داؤد اسی کسب سے اپنا خرچ کرتے تھے هُوَ مُسْتَوْرِدُ الْفِهْرِيِّ ۸۸۳
مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَمَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ أُصْبُعَهُ السَّبَّابَةَ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ مسلم مین مستورد سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہے دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنی کلمے کی انگلی دریا مین ڈالے پھر دیکھے کہ کس قدر پانی
لگا لاویگی ف یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر و قلیل ہے جیسے دریا کے روبرو قطرہ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک
خ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ ۸۸۴
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ يعني أيام العشر بخاری مین عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنو مین افضل نہین ہے ان دنون سے یعنی ذیحجہ کے دس دنون سے اصحاب نے
کہا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین فرمایا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین مگر اس مرد کا جہاد
افضل ہے کہ جو نکلا اپنا جان و مال فدا کرتا پھر نہ لایا کچھ لیکر یعنی شہید ہو گیا ف معلوم ہوا کہ عشرہ ذیحجہ کے برابر کوئی ایام کی
عبادت افضل نہین خ عَائِشَةُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَهُ لِلْمَلَكِ الَّذِي جَاءَهُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ فَأَخَذَنِي ۸۸۵
فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي
الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي
فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ
مَا لَمْ يَعْلَمْ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پڑھا نہین یہ حضرت نے اس فرشتے سے فرمایا جو
حضرت پاس حرا پہاڑ کے غار مین آیا تھا سو اسنے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا پھر اسنے مجکو پکڑا اور سخت دبایا یہانتک
کہ مجکو طاقت نرہی پھر اسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ مین نے کہا کہ مین تو پڑھا نہین ہون اسنے مجکو پکڑا اور دوسری بار دبایا یہانتک
کہ مجکو طاقت نرہی پھر اسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ مین نے کہا کہ مین تو پڑھا نہین ہون اسنے مجکو پکڑا اور تیسری بار دبایا یہانتک
کہ مجکو طاقت نرہی پھر اسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ اپنے رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑھ اور
تیرا رب بڑا بزرگ ہے جسنے قلم کے سبب سے علم دیا سکھایا آدمی کو جسکی اسکو خبر نہ تھی ف حضرت جب چالیس برس کے ہوے اور پیغمبری کا
زمانہ قریب آیا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی ملے مین ایک حرا پہاڑ ہے اسکے غار مین ذکر و فکر مین رہتے اور غیب کی آوازین سنتے
درخت اور پتھر حضرت کو سلام کرتے جو خواب دیکھتے سو ٹھیک ہوتے چھ مہینے اسی حالت مین گذرے پھر سورۂ اقرا کی پانچ آیتین
حضرت جبرئیل لے آئے ریشمی کپڑے پر لکھی تھین حضرت حرف شناس نتھے نہ پڑھ سکے حضرت جبرئیل نے حضرت کو دبایا اور علم لدنی دیا پھر
حضرت گھر مین تشریف لائے دل حضرت کا کانپتا تھا حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ مجکو اڑھاؤ جب حضرت کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہ سے
یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجکو اپنی جان کا خوف ہے حضرت خدیجہؓ نے کہا یہ نہین ہونیکا آپ خوش رہیے خدا آپکو ہرگز نہ برباد کریگا آپ تو
راستگو ہین برادر پرور ہین محتاج کو دیتے ہین عاجز کا کام کر دیتے ہین مہمانداری کرتے ہین لوگون کے مصائب مین کام آتے ہین پھر حضرت
خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل کے پاس لیگئین اسواسطے کہ وہ شخص انجیل کا عالم تھا اور بڈھا اور اندھا ہو گیا تھا اسنے جب حضرت سے
یہ سب حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہے جو حضرت موسی پر اترا تھا یعنی جبرئیل کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا جس وقت کہ

نیز اقوم تجکو نکالدیگا حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا میری قوم مجکو نکال دیگی ورقہ نے کہا کہ ہاں یہی سنت ہی سب پیغمبرون کی پھر اسکے بعد چند برس

۵۸۶ وحی نہ اُتری پھر سورۂ مدثر اترا اور قرآن اترنا متواتر ہوا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الْفَاذَّةَ

الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ **قَالَهٗ** حِيْنَ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ بخاری اور مسلم

مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے مین میرے اوپر کچھ نہین اتارا مگر یہی ایک آیت جو سبکو شامل ہی کہ جو ذرہ برابر

نیکی کریگا سو دیکھیگا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھیگا **ف** لوگونؐ نے حضرت سے سوال کیا کہ گدھون مین زکوۃ ہی یا نہین تب

حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند انمین زکوۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی راہ خدا مین دیگا مقرر ثواب پاویگا اسواسطے کہ اندک

نیکی کا ثواب و اندک بدی کا عذاب دیکھ پاویگا ہدایہ مین لکھا ہی کہ گدھون مین زکوۃ نہین لیکن سوداگری کی نیت سے زکوۃ واجب

۵۸۷ ہی **هر** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ

فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین اُتاری خدا نے کوئی برکت

آسمان سے مگر بعضے لوگ اُسکے منکر ہوتے ہین خدا تو مینہ برساتا ہی سو لوگ کہتے ہین کہ فلانے اور فلانے ستارے کی تاثیر سے

۵۸۸ برسا **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَآءٍ اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَآءً بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

نہین اُتارا خدا نے کوئی مرض مگر اسکی شفا بھی اُتاری ہی **ف** حضرت سلیمانؑ کو حق تعالے نے دواؤن کے خواص الہام کیے اکثر

طب انہین سے معلوم ہوئی معلوم ہوا کہ علم طب سیکھنا درست ہی خدا کو شافی جانکے دوا علاج کرنا توکل کے مخالف نہین اسواسطے

۵۸۹ کہ حضرتؐ نے بہت علاج کی ہی **خم** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ خَلِيْفَةً اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ

بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ بخاری

مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اُسکے دو چھپے رفیق ہین

ایک رفیق تو اسکو نیک کام بتلاتا ہی اور اسپر رغبت دلاتا ہی اور دوسرا رفیق بد کام سکھلاتا ہی اور اسپر رغبت دلاتا ہی اور گناہ سے تو وہی

معصوم ہی جسکو خدا بچاوے **ف** یعنے فرشتہ او شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بھی ساتھ ہوتا ہی لیکن پیغمبر تو معصوم ہین اسواسطے

حق تعالے شیطان کو مغلوب رکھتا ہی پیغمبر پر اسکا قابو نہین چلتا چنانچہ حضرتؐ نے فرمایا ہی کہ شیطان میرے تابع ہو گیا

ہی مجکو بد کام کا وسوسہ نہین دیتا ہی خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہین اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے نڈر

۵۹۰ نہین ہو سکتا یہی عقیدہ ہی اہل سنت کا **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالُوْا وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ

اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر نہین

بھیجا جسنے بکریان نہ چرائی ہون اصحاب نے کہا اور کیا آپ نے بھی بکریان چرائی ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین بھی مکے والون

کی بکریان چند قیراط کی مزدوری پر چرایا ہون **ف** بکریان چرانے مین یہ حکمت ہی تا پیغمبر گلہ بانی سیکھین کہ آدمیون کی

۵۹۱ سرداری کرین قیراط پانچ جو کے برابر ہوتا ہی سونے کے **هـ** هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ لَا نَصَادِيِّ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ

السَّاعَةِ خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ مسلم مین ہشام بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے

قیامت تک کوئی مخلوق شر و فساد مین دجال سے بڑا نہین **ف** یعنی سب مفسدون اور گمراہ کرنیوالون سے دجال زیادہ تر ہی

۵۹۲ عالم میں کوئی بلا اسکے برابر نہیں ق اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ مَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ
بخاری اور مسلم میں اُسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں چھوڑا میں نے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر
پہونچانے والا ہو مردون پر عورتون سے ف یعنی مردون کے حق میں عورتون کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہیں اسواسطے
کہ اُنکا گھورنا اور حرام کاری اور اُنکی اطاعت دین میں خلل ڈالتی ہی غرضکہ اکثر فساد عورتون کے سبب ہوتے ہین اسواسطے حضرت
۵۹۳ کو زیادہ تشویش تھی ق اِبْنُ عُمَرَ مَا تَزَالُ الْمَسْئَلَةُ بِالْعَبْدِ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَمَا فِیْ وَجْهِهٖ مُزْعَةٌ بخاری اور مسلم میں عبداللہ
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا یہ نوبت پہونچاویگا کہ خدا کو ملیگا مُنھ پر ایک بوٹی بھی نہوگی ف
۵۹۴ یعنی لوگون سے سوال کرنے والا قیامت میں نہایت ذلیل ہوگا ق اِبْنُ عُمَرَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَیْهِ ثَلٰثُ لَیَالٍ
اِلَّا وَعِنْدَهٗ وَصِیَّتُهٗ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں لائق ہی مسلمان مرد کو
کہ اوسپر تین راتین گذرین بے وصیت کے ف یعنی جسپر لوگون کا قرض ہو یا کسیکی امانت ہو اُسپر لازم ہی کہ اپنے پاس
اُسکی وصیت لکھ رکھے تاکہ اُسکے بعد اُسکے وارث اُسپر عمل کرین اسواسطے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم نہین وصیت
۵۹۵ لکھ رکھنا اس صورت مین تو واجب ہی اور اگر کسیکا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا واجب نہین مستحب ہی ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ
مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ مَا خَلَاَتِ الْقَصْوَآءُ وَمَا ذَاکَ لَهَا بِخُلُقٍ وَّلٰکِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِیْلِ وَ
الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَسْئَلُوْنَنِیْ خُطَّةً یُّعَظِّمُوْنَ فِیْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَیْتُهُمْ اِیَّاهَا بخاری اور مسلم مین
مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین تھک گئی اونٹنی جسکا قصوی نام ہی اور یہ اسکی خو نہین
ولیکن اُسکو بند کیا ہی ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنی خدا نے قسم ہی اس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مکے والے
نہ مانگینگے کوئی کام جسمین آداب خدا کی تعظیم کرین مگر کہ مین اُنکو دونگا یعنی وہ بات قبول کرونگا ف حضرت چھٹے سال احرام باندھکے
مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو راہ مین اونٹنی حضرت کی بیٹھ گئی اصحاب نے کہا کہ اونٹنی تھک گئی تب حضرت نے یہ حدیث
۵۹۶ فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرت صلح کرکے پلٹ آئے چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین ہو چکا ق اَنَسٌ
مَا رَاَیْنَا مِنْ شَیْءٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا یَعْنِیْ فَرَسَ اَبِیْ طَلْحَةَ الَّذِیْ کَانَ یُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ بخاری اور مسلم
مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تو کچھ نہین دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا مراد ابوطلحہ کا گھوڑا ہی
جسکو مندوب کہتے تھے ف ایکبار مدینے مین بڑی ہول پڑی رات کو حضرت ابوطلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہوکے
تنہا سب سے آگے نکل گئے اصحاب پیچھے دور تھے جب معلوم ہوا کہ کچھ نہ تھا تو حضرت وہان سے پھرے تب یہ حدیث فرمائی یہ
گھوڑا نہایت سست قدم مشہور تھا حضرت کی برکت سے نہایت تیز قدم ہو گیا چنانچہ حضرت نے اُسکی تعریف کی اس حدیث
سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت مین رات کو تنہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہی
۵۹۷ ق اَبُوْ سَعِیْدٍ مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا اَوْسَعَ عَلَیْهِ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ نہین دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت مین ف یعنی صبر اور قناعت کے برابر
کوئی روزی نہین اسواسطے کہ اگر قناعت نہین تو کتنا ہی مال ہو حرص نہین مٹتی شعر ای قناعت تو نگرم گردان کہ ورای

۸۹۸ نوع ہیچ نعمت نیست ق زید بن ثابت مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ
بِالصَّلٰوةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ بخاری اور مسلم میں زید بن ثابتؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمہارے ساتھ تمہارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہونا یہانتک کہ مین نے گمان کیا
کہ وہ تمپر قریب ہے کہ فرض ہو جاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھرون مین اسواسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر ہی مین ہے مگر فرض
نماز یعنے فرض نماز مسجد مین افضل ہے ف حضرت نے ایک سال رمضان مین مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور
اعتکاف کے واسطے حضرت نے اُسکے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی چند اصحاب بھی ساتھ ہوے ایک رات بہت لوگ
مسجد مین جمع ہوے حضرت نے اُس رات نماز نہ پڑھی اصحاب سمجھے کہ حضرت سو گئے بعضے اصحاب کھانسنے لگے تاکہ حضرت جاگین
اور نماز پڑھاوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین ڈرتا ہون کہ تراویح کی نماز تمپر فرض نہ ہو جاوے پھر اگر نہ ہو سکیگی
تو گنہگار ہو گے اپنے گھرون مین جاکر پڑھو حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت مین تراویح کی نماز مسجد مین جاری کی اسواسطے
کہ نماز کی خوبی حضرت کے فعل سے ثابت تھی صرف فرض ہونیکے خوف سے حضرت نے موقوف کروادی تھی اور
حضرت کے بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ڈر نرہا شیعہ جو کہتے ہین کہ تراویح عمرؓ کی ایجاد ہے اس حدیث سے
۸۹۹ معلوم ہوا کہ غلط بات ہے بلکہ حضرت کی سنت ہے ق عَائِشَةُ مَا زَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ
سَيُوَرِّثُهٗ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجکو ہمسایے کے احسان
کی وصیت کرتا رہا یہانتک کہ میرے گمان مین آیا کہ جبرئیل ہمسایے کو وارث کر دیگا ف یعنی یہانتک ہمسایے کے ساتھ
احسان کرنے کی تاکید کی کہ مین سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایے کا وارث ہو جاویگا اس حدیث مین حق ہمسائی کی
۹۰۰ کمال تاکید ہے ق اَبُو الدَّرْدَاءِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يَقُوْلَانِ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ خَلَفًا
وَعَجِّلْ لِمُمْسِكٍ تَلَفًا مسلم مین ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نہین طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اُسکے دونون
کنارون پر دو فرشتے کہتے ہین کہ الٰہی جلدی دے خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان ف یہی سبب ہے کہ
۹۰۱ سخی کا ہاتھ خالی نہین رہتا اور بخیل کا خواہ مخواہ نقصان ہوتا ہے ق اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا يَعْنِيْ الْعَزْلَ
بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر کچھ مضائقہ نہین اسمین کیا کرو ف بعضے اصحاب نے
پوچھا کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو انزال کے وقت ہم اُنسے علیحدہ ہو جایا کرین تب حضرت
۹۰۲ نے یہ حدیث فرمائی ق اَنَسٌ مَا كَانَ الرِّفْقُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهٗ وَمَا كَانَ الْخُرْقُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا شَانَهٗ
مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہوئی نرمی کسی چیز مین کبھی مگر کہ اُسکو زینت دیتی ہے اور نہین
ہوتی سختی کسی چیز مین ہرگز مگر کہ اسکو ناقص اور معیوب کر دیتی ہے ف یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے اور سختی بگاڑتی
۹۰۳ ہے نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہے اور سختی اور بدمزاجی سے دوست دشمن ہو جاتا ہے ق اَنَسٌ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكَ
عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَهٗ لِصَاحِبَةِ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
ایسا نہین کہ تجکو سپر قادر کر دیتا یا یون فرمایا کہ مجھپر قادر کر دیتا یہ حضرتؐ نے زہر دار بکری والی سے فرمایا ف خیبر مین ایک

یہودی عورتنے بکری مین زہر ڈال کے حضرت کی دعوت کی حضرت نے اور اصحاب نے کھانا شروع کیا پھر ہاتھ اٹھالیا اور اصحاب کو منع کیا اور فرمایا کہ اسمین زہر ہی پھر اُس عورت کو بلایا اُسنے زہر ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اُس زہر کی ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی صدمے سے حضرت کا انتقال بھی ہوا تھا ف کعب بن عجرۃ مَا کُنْتُ ۴
اُرٰی اَنَّ الْجُهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا وَيُرْوٰى بِكَ مَا اَرٰى اَمَا تَجِدُ شَاةً فَقُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ
سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَّاحْلِقْ رَاْسَكَ قَالَہٗ بخاری ومسلم مین کعب
بن عجرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو گمان نتھا کہ تجکو ایسی تکلیف پہونچی ہوگی اور ایک روایت یون ہی کہ مجکو معلوم
نتھا کہ تجکو ایسی تکلیف ہوگی جیسا کہ اب مین دیکھتا ہون کیا تجکو ایک بکری نہ ملیگی مینے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا تو تین روزے
روزہ رکھ یا چھ محتاجون کو کھانا دے ہر محتاج کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون اور اپنا سر مونڈ ڈال حضرت نے کعب بن
عجرہ سے فرمایا ف کعب بن عجرہ احرام باندھے ہانڈی پکاتے تھے اور سر کی جوئین اُنکے مُنھ پر جھڑتی جاتی تھین تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنے اس عذر سے احرام والے کو سر مونڈنا درست ہی کفارہ دیکر یا قربانی کرے اور اگر مقدور نہین تو تین روزے
رکھے یا چھ محتاجونکو کھانا کھلاوے ہر ایک کو ڈیڑھ ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون کے برابر سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَالِيَ
الْيَوْمَ فِي النِّسَآءِ مِنْ حَاجَةٍ قَالَہٗ لِامْرَأَةٍ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ بخاری مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مجکو تو آج عورتون کی طرف کچھ حاجت اور ضرورت نہین یہ حضرت نے اُس عورت سے کہا تھا جسنے اپنی ذات
کو حضرت کے سامنے کیا ف خدا نے حکم کیا تھا کہ جو عورت بے خاوند والی بدون مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشے تو حضرت
پر وہ دار عورت حلال تھی ایک بار ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے اپنی ذات حضرت کو بخشی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے عورت کی کچھ مجکو حاجت نہین ہندوستان مین نصاری اس وقت مین مسلمانون پر طعنہ
دیتے ہین کہ تمھارے پیغمبر کی نو بیبیان تھین بلکہ تمام عالم کی عورتین اُنکے واسطے حلال کر لین تھین اور حال آنکہ پیغمبرونکو
عورتون کی طرف خواہش نہین ہوتی اُسکا جواب یہ ہی کہ اگر عورت سے نفرت کرنا عمدہ کمال آدمی کا ہوتا تو سب ہیجڑے
نامرد اور ہیجڑے پیغمبر بن جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا مین نہوتا اسواسطے کہ اول حضرت آدم سے نکاح کی سنت
جاری ہوئی بلکہ خود انجیل کے اندر پولُس حواری نے اُس مکتوب مین جو عبریون کو لکھا یون کہا ہی کہ تمام خلق مین نکاح کرنا معزز
اور افضل ہی اور مشہور ہی کہ حضرت داؤد کی ننانوے بیبیان تھین اور توریت مین موجود ہی کہ حضرت ابراہیم کی تین عورتین تھین
سارا اور ہاجرا اور قطورا اور حضرت موسی کی دو عورتین تھین ایک صفورا اور دوسری حبشی عورت اور حضرت یعقوب کی چار
عورتین تھین دو بیبیان اور دو حرم سو اگر عورتین کرنا پیغمبرون کی شان کے مخالف ہوتا تو حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب اور
حضرت موسی اور حضرت داؤد کیون کرتے اور باوجود یکہ خدا نے ہمارے پیغمبر پر بے خاوند والی عورتین جو خوشی سے بدون مہر
اپنی ذات بخشین حلال کین تھین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پھر بھی حضرت قبول نکرتے تھے پھر تو باوجود پیغمبر ہونے اور اجازت الٰہی
کے کنارہ کرنا دلیل ہی کمال عفت اور پاکیزگی کی غرض کہ نصاری کی اور اعتراضین بھی جو دین محمدی پر کرتے ہین اسیطرح واہی
تباہی ہین اگر تھوڑا بھی شعوردار آدمی ہو تو بجو بی اُنکی جوابدہی کر سکے اسواسطے کچھ زیادہ علم کی حاجت نہین ف

۹۰۶ اَنَسٌ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى
النَّارِ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی نہین جو اسکی گواہی دیتا ہوا پنے سچے دل سے کہ
کوئی لائق بندگی کے نہین سوا ے خدا کے اور بیشک محمد اسکا بندہ اور اسکا رسول ہی مگر کہ خدا اسپر دوزخ حرام کریگا ف یعنی سچے
ایمان والے کو دوزخ سے نجات ہی ق
۹۰۷ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا
كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری ور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پیغمبرون مین سے کوئی پیغمبر نہین مگر کہ اسکو معجزے دیے گئے اس قدر کہ آدمی اسپر ایمان لاوین اور مجکو
تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہی یعنی قرآن جسکو خدانے میری طرف بھیجا سو مین امید رکھتا ہون کہ قیامت کے دن سب پیغمبرون سے
زیادہ تر میرے تابعدار ہونگے ف یعنے ہر ایک پیغمبر کو خدانے معجزے دیے کہ جس قدر سے اُنکی راستی اور پیغمبری ثابت ہو جاوے
اور لوگ اُنکا ایمان لاوین لیکن حضرت کا معجزہ یعنے قرآن خدا کا کلام سب معجزون سے نرالا اور افضل ہی کہ یہ معجزہ قیامت تک
باقی ہی اور پیغمبرون کے معجزے باقی نہین ہین اور جب قیامت تک باقی رہا تو ہر دم حضرت کے معجزے کی دلیل قائم رہی تو ہر زمانے
مین تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جاوینگے اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرون کی امت سے محمدی لوگ زیادہ
ہونگے اور ہر چند ہمارے حضرت سے ہزارون معجزے ہوے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ قرآن ہی ہی اسواسطے
حضرت نے صرف اسیکو ذکر کیا عادت آلہی یون جاری ہی کہ جس زمانے مین جس ہنر کا بہت چرچا ہوتا ہی تو اُنکے پیغمبر کو بھی اسی
قسم کا معجزہ بدون سیکھے عنایت ہوتا ہی تاکہ اُنکو بلا شبہہ پیغمبر کی راستی معلوم ہو جاوے چنانچہ حضرت موسیٰ کے وقت مین جادو کا چرچا
تھا تو اُنکو اُسی قسم کا معجزہ ملا یعنی عصا سانپ بن جاتا تھا اور حضرت عیسیٰ کے معجزات مین اکثر شفا ے امراض تھی کہ طب کا بہت
چرچا تھا اور ہمارے حضرت کے وقت مین فصاحت و بلاغت کا عرب مین بہت چرچا تھا اسواسطے حضرت کو قرآن ملا اور حکم
ہوا کہ اگر تمکو پیغمبری مین شبہہ ہو تو ایک سورے کے برابر کہو کسی سے نہو سکا سب فصحاے عرب عاجز ہو گئے اگر ہو سکتا تو ضرور
کہتے سہل کام چھوڑ کے اپنی جان دینا کیون اختیار کرتے اور اعجاز قرآنی کے سبب سے قرآن شریعت مین اختلاف نہین پڑا
اسواسطے کہ اسلام مین بہت مذہب ہو گئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق بنا لیتا برخلاف توریت اور انجیل کے کہ اُنمین اعجاز
۹۰۸ نہ تھا اسیواسطے اُنمین تحریف اور اختلاف ہو گیا خ اَنَسٌ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يُّمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا
الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ بخاری مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین سے کوئی ایسا
مسلمان نہین جسکے تین لڑکے مر گئے ہون جو جوانی کو نہین پہونچے مگر خدا اُسکو بہشت مین داخل کریگا بسبب زیادتی رحمت
باپ کے لڑکون پر ف یعنے باپ کو لڑکون کی کمال محبت ہوتی ہی اور جتنی محبت زیادہ اُتنی ہی اُنکے موت کی مصیبت زیادہ پھر جب
۹۰۹ باپ نے ایسی مصیبت مین صبر کیا تو لائق بہشت کے ہوا م مَعْقَلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ اَمِيْرٍ يَّلِيْ اُمُوْرَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ
لَهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین معقل بن یسار رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا حاکم
نہین کہ جو مسلمانون کے کامون کا مالک بنے پھر محنت کرے اُنکے واسطے اور نہ اُنکی خیر خواہی کرے مگر وہ حاکم مسلمانون کے ساتھ بہشت
مین نہ داخل ہوگا ف معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہی کہ رعیت کے واسطے محنت اور جانفشانی کرنے اور جو اُنکے حق مین بہتر ہو

سو عمل میں لاویئے اور اگر حاکم اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنے عیش و آرام میں پڑا تو بہشت سے محروم ہوا ھ ابن عباسؓ ٩١٠
مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ مسلم
میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ایسا کوئی مرد مسلمان جو مر جاوے پھر اسکے جنازے پر چالیس مرد جو
شرک نکرتے ہوں خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہوں مگر کہ خدا انکی سفارش اسکے حق میں قبول کرتا ہے ف معلوم ہوا کہ چالیس
مسلمان موحد کا نماز پڑھنا سبب ہے میت کی مغفرت کا عبد اللہ بن عباسؓ تلاش کر کے جنازے کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان
جمع کرتے تھے بموجب اس حدیث کے اور حضرت عائشہؓ کی روایت میں سو مسلمانوں کا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش قبول ہے
سو کی زیادہ تر قبول ہوگی اور بعضی حدیث میں آیا ہے کہ تین صفیں کریں ھ جابرؓ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا ٩١١
جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ
فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ
لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا
لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُهُ
فَاتِحًا فَاهُ فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَإِذَا رَأَى أَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ
يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹوں کا کوئی ایسا مالک نہیں جسنے
اُنکا حق نہ ادا کیا یعنی اُنکی زکوۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت کے دن وہ اونٹ آوینگے جتنے کبھی تھے اُنسے زیادہ ہو کر یعنی شمار میں
زیادہ ہونگے یا ڈیل میں اور اُنکا مالک برابر میدان میں بیٹھے گا اسطرح کہ وہ اونٹ اسپر دوڑ کر اپنے پاؤں اور تلووں سے
کچلینگے اور کوئی ایسا گائے بیلوں کا مالک نہیں جو انکی زکوۃ نہیں دیتا مگر کہ وہ گائے بیل قیامت کے دن آوینگے جتنے کبھی تھے
اُنسے زیادہ تر ہو کر اور اُنکا مالک برابر میدان میں بیٹھیگا اسطرح پر کہ گائے بیل اپنے سینگوں سے اُسکو پھونکینگے اور اپنے پاؤں سے
اُسکو روندینگے اور کوئی مالک بھیڑ بکریوں کا ایسا نہیں جو انکی زکوۃ نہیں ادا کرتا مگر کہ وہ بھیڑ بکریاں آوینگی قیامت کے
دن جتنی کبھی تھیں اُنسے زیادہ تر ہو کر اور اُنکا مالک برابر میدان میں بیٹھیگا اس طرح کہ وہ اسکو اپنے سینگوں سے پھونکینگی
اور اپنے کھروں سے اُسکو روندینگی کوئی اُنمیں منڈی اور سینگ ٹوٹی نہیں اور چاندی سونیکا مالک کوئی ایسا نہیں جو اُسکی
زکوۃ نہیں دیتا مگر کہ قیامت میں وہ مال اور گنج گنجا اژدہا بنکے آویگا مالک کے پیچھے دوڑیگا اپنا منہ کھولکر پھر جب اپنے مالک پاس
آویگا تو اُسکو دیکھکر وہ بھاگیگا تو فرشتہ اُسکو پکاریگا کہ لے اپنا گنج اور مال جسکو تونے چھپا رکھا تھا مجکو اسکی کچھ پروا نہیں پھر
جب مالک دیکھیگا کہ اس سے بچاؤ کی کچھ تدبیر نہیں تو ناچار ہو کر اپنا ہاتھ اس اژدہے کے منہ میں ڈال دیگا سو وہ اُسکے ہاتھ کو چبا
ڈالیگا اونٹ کی طرح ف یعنی جو جانوروں کی و مال کی زکوۃ نہ دیگا اسپر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور اژدہا گنجا اسواسطے ہوگا
کہ جب سانپ بہت پرانا اور نہایت زہردار ہوتا ہے تو اسکے سر کے بال زہر کے مارے جھڑ جاتے ہیں ھ ابو ھریرۃؓ مَا مِنْ صَاحِبِ ٩١٢
ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا
فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ

سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ چاندی سونیکا کوئی ایسا مالک نہین جو اسکا حق ادا کرتا یعنی زکوۃ نہین دیتا مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ سے
پگھلا کر اس چاندی سونے کے پتر بنائے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ مین وہ پتر دہکائے جاوینگے پھر اُنسے مالک کی کوکھ اور
ماتھا اور پیٹھ داغی جاویگی جب وہ پتر سرد ہو جاوینگے تو پھر دہکا کر داغے جاوینگے یہ عذاب اتنے بڑے دن مین ہوا کریگا جسکا
لنبان پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ جب بندون کے درمیان فیصلہ ہو چکیگا پھر اسکو اسکی راہ دکھلائی جاویگی یا بہشت
کی طرف یا دوزخ کی طرف ف ان دونون حدیثون مین زکوۃ نہ دینے والے مالدارون کے عذاب کا حال مفصل بیان ہی ہندوستان
مین نماز روزے کا جابجا کچھ چرچا ہی لیکن افسوس زکوۃ دینے کی عادت بالکل چھوٹ گئی بعد برسون کے چالیسوان حصہ
نکالتے جان نکلی جاتی ہی اور حالانکہ شادی غمی اور نام نشان کے کامون مین ہزارون روپے برباد کرتے ہین کیسا ہی بخیل
کیون نہو لیکن کچھ نہ کچھ آخر اسکا بھی خرچ ہوتا ہی لیکن زکوۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہی اکثر مالدار بخیلون کو دیکھا کہ انھون نے
کس کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ کسیکو خدا کی راہ مین دیا پھر جب وہ بے نصیب مرگئے تو انکے لڑکون اور
وارثون نے اس مال کو چند روز مین اڑا دیا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہی کہ خود تو ہزار مشقت سے مال
جمع کیجیے اور غیر اسکو اڑا دین اور پھر پچاس ہزار برس کے دن مین ایسے سخت عذابون مین جسکے صرف خیال کرنے سے
روح قبض ہوتی ہی گرفتار ہوجیے مالدار مسلمان کو لازم ہی کہ ان باتون مین خوب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر جان کر
قیامت کی سختیان دھیان کرکے اپنے مالک کا حکم بجالاوے اور اپنے مال کی زکوۃ نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نمانے
کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہو جاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال مین برکت دینے کا وعدہ کیا ہی شعر زکوۃ مال بدر کن
کہ فضلۂ رز را چو باغبان در د بیشتر دہد انگور ط عن اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ
اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم مین ابودرداؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ مسلمان نہین جو اپنے بھائی
مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہی کہ تجکو بھی اس عمل کے برابر ثواب ملیگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کے
پیٹھ پیچھے اسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ خدا کے نزدیک بات ہی کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے واسطے دعا کرتا ہی اور حدیث مین آیا ہی
۹۱۴ کہ غائب مسلمان کے حق مین دعا مقبول ہی اسواسطے کہ خوش آمد اور ریا سے دور ہی عن اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ
لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مسلم
مین حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہین جو ہر روز فرض کے سوا بارہ رکعتین سنت
کی خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا اسکے واسطے بہشت مین گھر بناویگا راوی کو شک ہی کہ اسطرح فرمایا کہ یون فرمایا کہ مگر
اسکے واسطے بہشت مین گھر بنایا جاویگا مطلب ایک ہی کچھ لفظ کا فرق ہی اس حدیث مین بارہ رکعت سنت موکدہ کی فضیلت کا
۹۱۵ بیان ہی یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی ق مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوْتُ
حِيْنَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین معقل بن یسارؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا
بندہ نہین مرتا ہی جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہو مگر کہ خدا نے اسپر بہشت کو

فائدہ در عذاب بخیل زکوۃ در بیان عادت بخیلان ... فضیلت دعا کردن مسلمان در حق مسلمان غائبانہ

٩١٦ حرام کیا ف یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہی ھو عَبْدُ اللہِ بْنُ عَمْرٍو مَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا
کَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ مسلم میں عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جماعت غازیوں کے لشکر کی کافرون سے لڑے پھر کافرون کا مال لوٹے اور سلامت
رہے تو اُن لوگون نے دو تہائیان اپنی مزدوریون کی پالین اور جو لوگ کہ بدون غنیمت پائے کام آئے یعنے شہید ہوے تو اُنکی مزدوریان
پوری ہو گئین ف یعنی زندہ غازیون کو دو فائدے تو سردست ہین ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت
سو قیامت مین ملیگا اور شہیدون کو تو دنیا مین کچھ فائدہ نہین تو اُنکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید
٩١٧ زندہ غازی سے نہایت افضل ہی ف عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ اِلَّا
خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللہُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ
اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ
رَاْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ
خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللہَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ
وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ - بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے ایسا نہین جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے پھر کلی کرے پھر ناک مین ڈالے اور جھاڑے مگر کہ
گر جاتے ہین گناہ اُسکے چہرے کے اور اُسکے منہ اور ناک کے اندر کے پھر جب اپنا منہ دھوتا ہی جیسا کہ خدا نے اُسکو فرمایا ہی
تو اُسکے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہین پانی کے ساتھ داڑھی کے دونون طرفون سے پھر دھوتا ہی دونون ہاتھون کو دونون
کہنیون تک تو اُسکے دونون ہاتھون کے گناہ انگلیون کی پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر بندہ اپنے سر کو
مسح کرتا ہی تو اُسکے گناہ بالون کے کنارے سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر دھوتا ہی اپنے دونون پانون کو دونون ٹخنون تک تو
اُسکے پانون کے گناہ پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیان کین اور
جس بڑائی کے وہ لائق ہی ویسی اُسنے بڑائی کی اور اپنے دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون وسواس نماز
پڑھی تو اپنے گناہون سے پھرتا ہی اُس دن کی سی حالت پر جس دن اُسکی ماں نے اُسکو جنا تھا ف یعنی وضو اور حضور دل سے
٩١٨ نماز پڑھنے کی یہ تاثیر ہی کہ سب صغیرہ گناہون سے آدمی پاک ہو جاتا ہی باقی اسکا بیان آگے ہو چکا ھو عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَا مِنْكُمْ
مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ
مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ بخاری مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے کوئی ایسا نہین مگر
کہ اُس سے قیامت مین خدا کلام کریگا اس طرح پر کہ اُسکے اور خدا کے درمیان کوئی درمیانی دوبھاشیا نہوگا یعنی دو بدو بلا واسطہ
خدا کلام کریگا پھر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھیگا مگر
اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھ نہ دیکھیگا سوا دوزخ کے جو اُسکے منہ کے سامنے ہی سو لوگو بچو دوزخ سے اگرچہ آدھی

کبھی یہی دیکر سہی پھر جسکو آدھی کھجور بھی نہ ملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے ف یعنی ایسے سخت وقت ہر ایک
مسلمان کے سامنے آنے والا ہے کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائیں نیک و بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ
دہکتی ہوئی ہوگی پھر حضرت نے اس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی راہ میں کچھ دینا اگرچہ تھوڑا ہو پھر اگر دینے کا
کچھ بھی مقدور نہو تو نیک بات سے مسلمان کے دل ہی کو خوش کر دے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہے
ق عَلِیٌّ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَا نَتَّكِلُ ٩١٩
عَلٰى كِتَابِنَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ
كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اِلٰى قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰى
بخاری اور مسلم میں علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ایسا نہیں کوئی مگر کہ اسکا مکان بہشت
سے اور اسکا مکان دوزخ سے لکھ لیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے پھر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ
ہم اپنے لکھے پر کیوں نہ اعتماد کریں یعنی تقدیر کے رو برو عمل کرنا بیفائدہ ہے جو قسمت میں ہے سو ہو گا تو حضرت نے جواب میں فرمایا کہ عمل
کیے جاؤ اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہو گا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت یعنی نیک بختوں سے
ہو گا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختوں سے ہو گا تو وہ شتابی سے بدکام پر
تیار ہو جاویگا پھر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہے سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی
اسلام کو سچا جانا سو اسپر ہم آسان کرینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور نیک دین کو اسنے جھوٹا جانا تو اسپر ہم
آسان کرینگے کفر کی سختی اھ ف اصحاب نے سمجھے تھے کہ تقدیر کے رو برو عمل بیفائدہ چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا
تقدیر کے مخالف نہیں اسواسطے کہ خدا نے عالم میں چیزوں کو پیدا کیا اور ایک کو دوسری سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی
چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ ہے سبب بینائی کا اور کان سبب ہے شنوائی کا اور زہر سبب ہے موت کا اسی طرح نیک
عمل سبب ہے بہشت کا اور بد عمل سبب ہے دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہیں اسیطرح رزق مقدر ہے اور کسب
کرنا اسکا سبب ہے اور کوئی اسکو مخالف تقدیر کے نہیں جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہے اور اسمیں
بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہیں سمجھ سکتی اکثر بہک جاتی ہے کسینے علی مرتضی رضی اللہ تعالی
عنہ سے تقدیر کا حال پوچھا فرمایا کہ اندھیری رات کو سمندر میں مت پیٹھ یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہیں ق ٩٢٠
اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ مسلم میں عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی نہیں مگر اسکے ساتھ ایک شیطان اسکا ساتھی نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اسکا ساتھی نزدیک
رہنے والا مقرر کیا گیا ہے لوگوں نے کہا کہ کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان و فرشتہ مقرر ہے حضرت نے فرمایا کہ
ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اسپر میری مدد کی ہے سو وہ مسلمان ہو گیا ہے تابعدار ہے سو مجھکو سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں بتلاتا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہمزاد شیطان مسلمان ہو گیا تھا اور یہی مذہب ہے اہل سنت و جماعت کا کہ سوائے

٩٢١ پیغمبرون کے اور کوئی گناہون سے معصوم نہین ھ عُمَرَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ
ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ
الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص وضو
کرے تو کمال مرتبے کو پہونچاوے یا پورا وضو کرے پھر یون کہے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے
لائق نہین وہ اکیلا ہی کوئی اُسکا شریک نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اُسکا بندہ ہی اور اُسکا پیغام پہونچانیوالا تو کھول
دیے جاتے ہین اُسکے واسطے بہشت کے آٹھون دروازے سے کہ اُسکا جی چاہے بہشت مین جاوے ف
٩٢٢ اس حدیث مین اچھی طرح پورے وضو کرنے اور بعد اُسکے توحید رسالت کی گواہی دینے کی ثواب اور فضیلت کا بیان ہی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی
حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسی کوئی عورت نہین جو آگے بھیج چکی ہو تین لڑکے یعنی جسکے تین لڑکے مرگئے ہون مگر وہ اس
عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ ہوجاوینگے یعنی دوزخ سے بچاوینگے ف عورتون نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ
مرد آپکی صحبت مین ہر دم حاضر رہتے ہین اور دین سیکھتے ہین تو ہمارے واسطے بھی کچھ باری مقرر کیجیے حضرت نے اُنکے واسطے
بھی باری مقرر کی اور عورتون سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کسیکے دو لڑکے مرگئے ہون حضرت نے
٩٢٣ فرمایا کہ وہ بھی دوزخ سے بچاوینگے ھ اُمِّ سَلَمَةَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيْبُهٗ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ
رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا مسلم مین حضرت
ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جسکو مصیبت پہونچے پھر وہ کہے جو خدا نے اُسکو فرمایا ہے کہ
انا للہ وانا الیہ راجعون یعنے ہم خدا کے ہین اور اُسی کی طرف پھر جانے والے ہین الٰہی ثواب دے مجکو میری مصیبت مین اور دے مجھے
اُس سے بہتر بدلا دے مگر کہ خدا دیتا ہے اُسے بہتر بدلا اُسکو دیتا ہی ف جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو انا للہ وانا الیہ راجعون
کہنا مستحب ہی ایک بار چراغ گل ہو گیا حضرت نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ
گل ہونا کون بڑی مصیبت ہی جو آپنے انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت
٩٢٤ ہے یعنی ہر رنج اور تکلیف مین کم ہو یا زیادہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا چاہیے ھ عُثْمَانُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُوْرَ
الَّذِيْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مسلم مین حضرت عثمان رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اُسپر
فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو وہ نمازین اپنے درمیان کے گناہون کی کفارہ ہو جاوین گی یعنی صغیرہ گناہون کو
٩٢٥ مٹاوینگی ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهٗ اَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ
وَرَقَهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مسلمان جسکو کچھ رنج اور تکلیف
پہونچے بیماری سے یا سوائے بیماری کے کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اُسکے سبب سے اُسکے گناہ کو جھاڑ ڈالتا ہی جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہی
ف یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین بشرطیکہ رنج مین صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نہ کرے

۹۲۲ عن جابر ما من مسلم يغرس غرسا الا كان ما اكل منه له صدقة وما سرق منه له صدقة ولا يرزؤه احد الا كان له صدقة مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جو بووے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اُس سے کھائی جاویگی ہو اُسکے لیے خیرات ہوگی اور جو اُسمین سے چوری جاویگا خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا کوئی اُس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے خیرات ہوگی ف حدیث مین درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہی کہ اُسکے پھل کھانے مین اور اُسکے پھل وغیرہ چرا جانے مین اور کسی طرح درخت کے نقصان کرنے مین درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا مین دینے کے برابر ثواب ہی معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغون مین خواہ راہون مین مستحب ہی اسواسطے کہ اُسکا ثواب بہت ہی اور اگر نیت ہو خلقت کو نفع رسانی کی تو وہ سب سے بہتر ہی

۹۲۳ ق عائشة ما من مصيبة تصيب المسلم الا كفر الله بها عنه حتى الشوكة يشاكها بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہین جو مسلمان کو پہونچے مگر کہ اُسکے سبب سے خدا اُسکے گناہ دور کرتا ہی یہانتک کہ کانٹا چبھنے سے بھی ف یعنے اگرچہ کمتر مصیبت اور تکلیف ہو مثل کانٹا چبھ جانے کے تسپر بھی ثواب سے خالی نہین سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہی کہ بندہ نوازی اسکا نام ہی

۹۲۴ ق ابو هريرة ما من مكلوم يكلم في سبيل الله الا جاء يوم القيمة وكلمه يدمى اللون لون دم والريح ريح مسك بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا گھائل نہین جو خدا کی راہ مین زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور اُسکا زخم جاری ہوگا رنگ اُسکا تو خون کے رنگ اور بو اُسکی مشک کی سی ہو وقت زخم سے خون اسواسطے جاری ہوگا تو اُنکی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگون نے اللہ کے واسطے جانین دی اور زخم کھائے

۹۲۵ ق ابو هريرة ما من مولود يولد الا والشيطان يمسه حين يولد فيستهل صارخا من مس الشيطان اياه الا مريم وابنها بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اُسکو چھو لیتا ہی جبکہ وہ پیدا ہوتا ہی سو وہ رو اٹھتا ہی چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم کو اور اُنکے بیٹے کو شیطان نے نہین ہاتھ لگایا ف حضرت مریم اور حضرت عیسی کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہین لگایا کہ مریم کی ماں نے حضرت مریم اور اُنکے اولاد کیواسطے خدا سے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا اُنپر دخل نہو چنانچہ قرآن شریف مین وہ دعا مذکور ہی اور جب حضرت عیسی پیدا ہونے تھے حضرت جبرئیل نے اُنکو اپنے پرون سے ملا تھا اسیواسطے اُنکا لقب مسیح ہی یعنی ملا ہوا اور اسیواسطے شیطان اُنکو نہ چھو سکا

۹۲۶ م عائشة ما من ميت تصلي عليه امة من المسلمين يبلغون مائة كلهم يشفعون له الا شفعوا فيه مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مردہ نہین جسپر مسلمان کا گروہ کہ شمار مین سو کو پہونچ گئے ہون جنازے کی نماز پڑھیں اور سب لوگ اُسکی مغفرت کی سفارش کرین مگر کہ اُنکی سفارش قبول ہوگی اُسکی اُسکے حق مین ف عبد اللہ بن عباسؓ کی روایت مین چالیس خالص مسلمان کی سفارش کا ذکر ہی اور اس حدیث مین سو کا ذکر ہی تو مطلب یہ کہ اگر خالص مسلمان ہون تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہی اور نہین تو سو مسلمان کی دعا قبول ہی

۹۲۷ ق انس ما من نبي الا وقد انذر امته الاعور الكذاب الا وانه اعور وان ربكم عز وجل ليس باعور مكتوب بين عينيه ك ف ر بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین گذرے اپنی اُمت کو ڈرایا ہی کانے بڑے جھوٹے سے یعنی دجال سے خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمہارا رب کانا

نہیں ہم اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے ف ر یعنی کفر کے لفظ ف حضرت نے ایکبار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر پیغمبر
ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہے مگر میں تم کو بتلاتا ہوں کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اُسکے ماتھے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف
پتا کسی پیغمبر نے نہیں بتلایا کہ جس سے تم اسکا جھوٹا ہونا ایک بیر کھل جاوے ہوا اسلئے کہ وہ خدائی کا دعوی کریگا اور کانا ہوگا اور دجال آنکھ
ناقص بینا خدائی شان نہیں اور دوسرے نشان اسکے کفر کا اسکے ماتھے پر کفر کی حروف لفظ موجود ہیں مسلمانوں کو نظر آویگی کافر دجال جیسی
932 ہوا ابن مسعود ما من نبی بعثہ اللہ فی امۃ قبلی الا کان لہ من امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ و
یقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاہدہم
بیدہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بلسانہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بقلبہ فہو مؤمن لیس وراء ذلک من الایمان
حبۃ خردل مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں جسکو خدا نے کسی امت میں مجھسے پہلے بھیجا مگر
اُسکی بعضی امت میں خالص جان نثار لوگ اور اوسکے اصحاب ہوئے ہیں کہ اُسکی سنت و اُسکی راہ کو پکڑے رہتے ہیں اور اُسکے حکم کی پیروی
اور تابعداری کیا کرتے ہیں بعد چندے تو یہ حال ہوتا ہے کہ انکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہیں کہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں اور وہ کام کرتے ہیں
جنکا انکو حکم نہیں سو جو شخص کہ ان ناخلفوں سے لڑے اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہے اور جو ان سے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہے
اور جو ان سے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہے ان تینوں کاموں کے سوائے پھر رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ف یعنے یہ قدیم
دستور ہے یہ سب پیغمبروں کے دین اور سنت کو انکے اصحاب اور مددگار لوگ چندمدت خوب جاری کرتے ہیں پھر انکے بعد ناخلف
لوگ انکے دین کو برباد کر دیتے ہیں اور اپنی طرف سے بدعتیں نکال لیتے ہیں تو ایماندار و نپر واجب ہے کہ انکے مٹانے اور دور کرنے میں
کوشش کریں عمدہ مرتبہ تو یہ ہے کہ ہاتھ سے مٹاویں اور اگر نہو سکے تو زبان سے منع کریں اور نہیں تو دل سے انکو اور انکی بدعتوں کو برا
جانیں اور جو ان تینوں باتوں سے کوئی ایک بات بھی نکرے اسمیں کچھ ذرہ برابر بھی ایمان نہیں اور یہ جو بعضے جاہلوں میں مشہور ہے کہ
مذہبی بدیں خود او عیسی بدیں خود ہمکو کیا ضرور جو ہم کسیکو بد کہیں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہے بلکہ
ایمان کا یہی نشان ہے کہ بدعت اور خلاف شرع کاموں سے عداوت رکھے اور زبان سے اسکی برائی بیان کیا کرے اور جسمیں یہ بات نہیں
وہ محمدی نہیں اسواسطے کہ اُسکے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہو گیا نہ سنت کی طرف اسکو رغبت نہ بدعت سے نفرت
933 ق عائشۃ ما من نبی یموت حتی یخیر بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں مرتا
جبتک کہ اسکو اختیار نہیں دیا جاتا ہے زندگی اور موت میں ف یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہیں آتی یہ خدا کی طرف سے
934 تعظیم اور توقیر ہے پیغمبروں کے واسطے خ ابو سعید ما من نسمۃ کائنۃ الی یوم القیامۃ الا وہی کائنۃ بخاری میں ابو سعیدؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہونیوالی قیامت تک نہیں مگر کہ وہ اس جہان میں پیدا ہوگی ف یعنی جتنی روحیں خدا کے
علم میں ہیں وہ اس عالم میں ضرور پیدا ہونگی ایسا نہیں ممکن کہ انمیں سے کوئی بچ رہے اور یہ جو بعضے کہتے ہیں کہ بہشت دوزخ قالب میں نہ
آوینگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط مشہور ہے حضرت نے یہ حدیث اُسوقت فرمائی تھی کہ جب صحابہ نے عرض کی تھی کہ ہم نہیں چاہتے
کہ لونڈیوں سے اولاد ہو اگر حکم ہو تو ہم صحبت کیا کریں اور انزال کے وقت علیحدہ ہو جایا کریں مطلب حدیث کا یہ کہ تمہارا یہ خیال خام ہے
935 جو ہونیوالی روح ہے وہ ضرور ہوگی اور تمہاری تدبیر کچھ نہ چلیگی ق انس ما من نفس تموت لہا عند اللہ خیر یسرہا انہا ترجع

[illegible]

[illegible]

اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ فَاِنَّهُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ
بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی جان نہیں مرتی جسکے واسطے خدا کے نزدیک کچھ بھی بہتری ہو جو اسکو
خوش معلوم ہو یہہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہے یعنے اسکی مغفرت ہونی
اسکو آرزو نہیں کہ پھر دنیا میں آوے اگرچہ ہفت اقلیم کی اسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہے کہ پلٹ آوے
پھر دنیا میں دوبارہ خدا کی راہ میں قتل ہووے تمنا کرتا ہے شہادت کی عمدہ درجے دیکھکر **ف** اس حدیث میں شہادت کی خوبی کا بیان
ہے یعنے شہید کے سب مطالب حاصل ہوے سوائے اسکے اسکو کچھ آرزو باقی نہیں کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک مرتبہ
ہووے عَنْ عَائِشَةَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ
الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَاءِ مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ تر
کوئی دن نہیں جسمیں خدا بندون کو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو مقرر حق تعالیٰ کی اسدن رحمت بہت قریب ہوتی ہے پھر فخر کرتا ہے
خدا حج کرنیوالون کے سبب سے فرشتون میں پھر فرماتا ہے کرم سے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں **ف** عرفہ نوین تاریخ ذی الحجہ کا نام ہے
اُس دن حج ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنون سے افضل ہے عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ مَا نَقَصَ مَالٌ مِّنْ صَدَقَةٍ
وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَّظْلَمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا مسلم میں حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں
گھٹتا مال زکوٰۃ دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہیں معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب سے اسکی عزت اور قدر
بڑھاتا ہے **ف** یعنے زکوٰۃ دینے سے مال نہیں گھٹتا ہرچند ظاہر میں نقصان معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ اسکا
ثواب خدا کے نزدیک ثابت ہوتا ہے اور دنیا میں مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہے اور ظلم معاف کرنے میں ہرچند ظاہر ذلت
اور لاچاری معلوم ہوتی ہے لیکن خدا کے نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہے بلکہ خلقت میں بھی اسکی خوبی ثابت ہوتی اور
یون لوگ کہتے ہیں کہ فلانا شخص کیا غمخوار اور نیکبخت آدمی ہے کہ باوجود کہ اُسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اُسنے دم نمارا بدلا نلیا
بلکہ معاف کر دیا عَنِ الْمِقْدَادِ فَمَا هِيَ اِلَّا رَحْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ اَفَلَا اٰذَنْتَنِيْ فَنُوْقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيْبَانِ مِنْهَا قَالَهُ لِلْمِقْدَادِ
حِيْنَ حَلَبَ لِاَعْنُزِ الثَّلٰثِ مَرَّةً ثَانِيَةً مسلم میں مقداد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودھ نہ تھا مگر خدا کی
رحمت تھی پھر تونے پیشتر نہ مجھکو بتلایا تو ہم اپنے دونون ساتھیون کو بھی جگاتے سو وہ بھی اس رحمت سے دودھ کو پاتے یہہ فرمایا مقداد سے کہا دوہی
بار تینون بکریون کے دودھنے کے وقت **ف** مفصل قصہ اس حدیث کا مقداد رض سے یون آیا ہے کہ ہم تین آدمی ہجرت کرکے مدینے میں آئے
اور ہمکو بھوک کے مارے نہ آنکھ سے سوجھتا تھا اور نہ کانون سے کچھ سنائی دیتا تھا ہم حضرت پاس آئے حضرت ہمکو اپنے گھر لیگئے اور
فرمایا کہ ان تین بکریون کا دودھ دوہا کرو سو ہم دوہا کرتے اور پیا کرتے سو ہم تینون آدمی اُنکا دودھ پیا کرتے تھے اور حضرت کا حصہ رکھ
چھوڑتے تھے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہمکو اس طرح آہستہ سلام کرتے کہ جاگتا آدمی سنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر
مسجد میں جاتے اور تہجد کی نماز پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت انصاریون کے گھر تشریف لے گئے تھے
مین اپنا حصہ دودھ پیا مرا پیٹ نہ بھرا شیطان نے میرے دل مین یہ خیال ڈالا کہ حضرت جہان گئے ہیں کھا پی کے تشریف لاوینگے
لاؤ تو انکا حصہ بھی پی لیوں سو مین اسکو پی گیا پھر مجھکو پچھتاوا آیا کہ مین نے کیون حضرت کا حصہ پی لیا شاید کہ

منتخب الاخبار ترجمہ مشارق الانوار ۹۳۵
زکوٰۃ موجب نقصان مال نہیں ہے و عفو ظلم سبب عزت ہے

حضرت وہان سے بھوکے آوینگے اور یہان پنا حصہ نپاوینگے تو مجکو بد دعا کرینگے پھر تو مین دنیا دونون برباد ہوجاویگے غرضکہ
اس خیال سے میری نیند اچٹ گئی اور میرے دونون ساتھی سوتے تھے پھر حضرت آئے اور اپنی دستور سے حضرت نے سلام کیا
اور مسجد مین گئے اور نماز پڑھکے دودھ پینے کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اٹھایا مین نے جانا کہ مجکو بد دعا کرینگے سو
حضرت نے یون فرمایا کہ الٰہی تو رزق دے اسکو جو مجکو کھلاتا ہی اور پانی دے اسکو جو مجکو پلاتا ہی مین نے جانا کہ اس عرصہ مین بکریان
موٹی ہوگئی ہونگی پھر کیا دیکھتا ہون کہ بکریون کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے لبریز ہین مین نے انکو دوہا اور حضرت کے سامنے
لے گیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو مین نے کہا کہ ہان ہم پی چکے ہین پھر حضرت نے پیا اور باقی مجکو دیا مین نے
پیا جب مجکو معلوم ہوا کہ حضرت خوب آسودہ ہوگئے ہین تب مین نہایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرت سے یہ تمام قصہ کہا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے دودھ کا زیادہ ہوجانا خدا کی رحمت تھی اگر تو آگے سے بتلاتا ہم ان دونون آدمیون کو بھی اس رحمت کے
939 دودھ مین شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور برکت ہی حضرت کی دعا کی ھ عَائِشَةُ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ مسلم مین
حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہین کرتا اور نہ اسکے پیغمبر وعدہ خلاف کرتے
ہین ف ایکبار حضرت جبرئیل نے حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمہارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا اور
حضرت جبرئیل نہ آئے پھر حضرت نے دیکھا کہ گھر مین کتے کا پلا ہی اسکو نکلوا دیا جب جبرئیل آئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی خدا
اور رسول اسکے وعدہ خلاف نہین کرتے اسکا کیا سبب ہی تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیل نے کہا کہ ہمکو کتے
940 نے روکا تھا فرشتے رحمت کے اس گھر مین نہین جاتے جسمین کتا اور تصویر ہوتی ہی ھ ابو سعید مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ
وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا اَذًى وَلَا حُزْنٍ حَتّٰى الْهَمُّ يُهِمُّهُ اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهِ مِنْ خَطَايَاهُ مسلم مین ابو سعید
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پہونچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہانتک
کہ تشویش جو اسکو فکر مین ڈالے مگر کہ خدا اسکے سبب سے اسکے گناہون کو دور کرتا ہی ف ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ
ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہین تو لازم ہی کہ رنج اور تکلیف مین صبر کرے شکایت نکرے اسکو اپنے گناہون کی دوا سمجھے اگر کڑوی دوا مین
941 صحت ہو تو دانا آدمی اسکو خوشی سے پیتا ہی ق عَائِشَةُ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ يَعْنِي صَلٰوةَ الْعِشَاءِ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین انتظار کرتا عشا کی نماز کی زمین والون سے تمہارے
سوا کوئی ف ایکرات حضرت نے بہت دیر کرکے نماز پڑھی یہانتک کہ بعضے لوگ سو گئے تھے پھر یہ حدیث فرمائی یعنے اس وقت تک
زمین پر تمہارے سوا نماز پڑھنے سے کوئی باقی نہین رہا یعنی سب پڑھ چکے تمہین منتظر بیٹھے ہو تو تمکو دو سبب سے زیادہ ثواب ہوا
ایک تو انتظار کا ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمہارا کوئی شریک نہین معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر کرکے پڑھنا افضل
942 ہی ق ابو ہریرة مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا
قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ فَهِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا
مَعَهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرة رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ناشکری کرتا ابن جمیل مگر اس سبب سے کہ وہ محتاج
تھا سو اسکو خدا نے اور اسکے رسول نے غنی اور مالدار کر دیا اور خالد کا تو یون حال ہی کہ خالد پر تم بقدر زیادتی کرتے ہو البتہ

اُسنے اپنی زرہون کو اور اپنے ہتھیارونکو اور گھوڑونکو خدا کی راہ مین بندکر رکھا ہی یعنے جہاد کیواسطے وقف کردیا ہی اور عباس بن عبد المطلب رسول اللہ کے چچا پر زکوٰۃ ہی اور اُسکے ساتھ اُتنی اور بھی یعنی دوہری دو سال کی زکوٰۃ **ف** زکوٰۃ تحصیل کرنیوالے عامل نے حضرت سے گلہ کیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباس زکوٰۃ نہین دیتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے کے بدولت غنیمت کے مال سے مالدار ہوا ہی پھر بھی ناشکری کرتا ہی اور زکوٰۃ نہین ادا کرتا اور خالد کا عذر حضرت نے بیان کیا کہ اُسنے اپنا مال خدا کی راہ مین وقف کردیا ہی اس عبارت کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت مین خوشی سے خرچ کرے اُس سے ممکن نہین کہ فرض ادا نکرے دوسرے یہ کہ جسقدر مال اُسنے وقف کردیا اُسپر زکوٰۃ واجب نہین اور عباس کے حق مین فرمایا کہ اُنپر دو سال کی زکوٰۃ ہی اُنکو ادا کرنا چاہیے شاید کہ حضرت عباس سے اُنکی تنگدستی کے سبب زکوٰۃ نلی ہوگی اسواسطے کہ یہ درست ہی کہ حاکم اگر مصلحت جانے زکوٰۃ مین مہلت دیوے اور ایک روایت یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عباس کی دو سال کی زکوٰۃ میرے اوپر ہی اس عبارت کے بھی دو مطلب ہین ایک تو یہ شاید حضرت نے عباس سے کچھ مال قرض لیا ہو سو اُنکو زکوٰۃ مین مجرا دیا یا عباس نے خود اپنی خوشی دو برس کی زکوٰۃ پیشگی دی ہو یا حضرت نے خود وقت حاجت کے اُن سے پیشگی مانگ لی ہو اسواسطے کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوٰۃ لینا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور شافعی اور احمد کا اور امام مالک کے نزدیک زکوٰۃ کا پیشگی لینا اور دینا درست نہین **نوع آخر** دوسری قسم کی حدیث جسکے سرے پر استفہامیہ ہی یعنی وہ لفظ ما کی جسکے معنی کیا **ق** اَنَسٌ مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ **قَالَهٗ** حِيْنَ سَمِعَ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ بخاری و مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اُن لوگون کا جنھون نے ایسا ایسا کہا لیکن مین تو نماز بھی پڑھتا ہون اور سوتا بھی ہون روزہ بھی رکھتا ہون اور روزہ توڑتا بھی ہون اور عورتون سے صحبت کرتا ہون سو جو میری سنت اور میری راہ سے پھرا وہ میرا نہین یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب نے کچھ اصحاب کو سُنا کہ بعضے اُنمین کہتے ہین کہ مین نے عورتون کی صحبت داری چھوڑی اور بعضا کہتا ہی کہ مین گوشت نہ کھایا کرونگا اور بعضا کہتا ہی کہ مین بچھونے پر نہ لیٹا کرونگا **ف** تین اصحاب نے جو بڑے عابد زاہد تھے حضرت کی بعضی بیبیون سے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا اُنھون نے جو حال تھا وہ بیان کیا اُن اصحاب نے حضرت کی عبادت کو کم جانا اور کہا کہ ہم کہان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان خدا نے اگلے پچھلے گناہ پیغمبر کے سب معاف کردیے یعنی بیناہ تھا تم معلوم نہین تو ہمکو زیادہ عبادت کرنا چاہیے سو ایک نے کہا کہ مین تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا دوسرے نے کہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھا کرونگا کبھی نہ توڑونگا تیسرے نے کہا کہ مین نے عورتون کی صحبت داری چھوڑی کبھی اُنکے پاس نجاؤنگا پھر اتنے مین حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس طرح سے کہتے ہو قسم ہی خدا کی مین تو تمسے زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہون پھر یہ حدیث خطبہ پڑھکے فرمائی یعنے اگر رات دن برابر عبادت کرنا اور مباح چیزون سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا تو مین ضرور اُسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجھکو خدا کا خوف تم سے زیادہ تر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت مین میانہ روی پسند ہی اسواسطے کہ جو زیادہ دوڑتا ہی وہ آخر کو

تحفۃ الاخیار ترجمۂ مشارق الانوار

مگر کبھی ایسا بھی خدا نے یہ حکم نہین کیا کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کرین اور آرام نکرین بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا دیے ہین
اسمین ہزارون حکمتین ہین دانا مسلمان کو لازم ہی کہ اپنی جان پر نہایت مشکل نہ ڈالے نفل عبادت پر اتنی کمر نہ باندھے کہ فرض بھی
ترک ہو جاوین اور اتنی سستی اور کاہلی بھی نہین اچھی کہ سوائے فرض کے سنت اور نفل بالکل اوڑا دیوے غرض کہ درمیان کی راہ اختیار
کرے نہ بہت زیادتی ہو نہ بہت کمی ق عَائِشَةُ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُهُمْ ۹۴۴
بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی ان لوگون کا جو آپ کو
بہت دور کھینچتے ہین اس چیز سے جو مین کرتا ہون سو قسم ہی خدا کی کہ مین مقرر ان سے زیادہ تر جانتا ہون خدا کو اور اسکی نسبت مین خدا سے
نہایت خوفناک ہون ف حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگونکو اجازت دی کرنے کی تو بعضے لوگون نے اسکو کچھ ہلکا جانا اور اسکے
کرنے مین تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث ایک مضمون کی ہی معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع مین اجازت
اور رخصت ہی اسکو ہلکا جاننا یا اسکو خلاف تقوی اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہین ہی شعر بصدق و صفا کوش و ورع
و تقی ہو ولیکن میفزا ہی بر مصطفی ق ابو سعید مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ ۹۴۵
مِسْكٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کی خاک کیا ہی یہ حضرت
نے ابن صیاد سے فرمایا سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید میدہ مشک ہی اے ابو القاسم حضرت نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا
ف حضرت کے وقت مدینے کے یہودیون مین ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتین جنون سے دریافت
کر کے لوگون کو بتاتا تھا اور پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت عمرؓ کی خلافت مین مسلمان ہوا تھا پھر گم ہو گیا اسکا حال معلوم
نہوا بعضے اصحاب اسکو دجال جانتے تھے اور حضرت کو درست جواب سو اسطے دیا کہ اسکو توریت کا علم تھا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ۹۴۶
مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ قَالَ لِرَجُلٍ خَطَبَ
اِمْرَاَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرِدْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری و مسلم
مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کریگا اپنی لنگی سے اگر تو اسکو باندھیگا تو اس عورت پاس کچھ نرہیگا اور
اگر عورت نے باندھا تو تیرے پاس کچھ نرہیگا یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جسنے اس عورت سے منگنی کی جسنے اپنی ذات حضرت کو
دی تھی سو اسکو حضرت نے نہ قبول کیا تھا ف اسکا قصہ ہو چکا ہی کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت مینے اپنی جان
آپ کو بخشی حضرت نے قبول نہین کیا تب ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا حضرت اگر آپکو اسکی حاجت نہین
ہی تو میرا نکاح اس سے کروا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہی جس سے تو اسکا مہر ادا کرے اسنے کہا کہ
میرے پاس کچھ بھی نہین ہی حضرت نے فرمایا کہ تلاش کر کے لوہے کی ایک انگوٹھی سے آ اسنے کہا کہ مجکو نہ مل سکے گی
لیکن میری یہ لنگی ہی اسی کو مین مہر مین دیتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی مین دو آدمی کا کس طرح گذارا
ہو سکیگا آخرش نا امید ہو کر وہ شخص اٹھا حضرت نے دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہی اسکو بلایا اور فرمایا کہ تجکو قرآن یاد ہی
اسنے کہا کہ ہان مجکو فلانی فلانی سورتین یاد ہین حضرت نے فرمایا کہ جا مینے تیرا نکاح اس عورت کے ساتھ کر دیا قرآن کے یاد کرا دینے پر
یعنی تو اسکو سورتین یاد کرا دے یہی اسکا مہر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور کمتر سے کمتر مال بھی مہر ہو سکتا ہی

اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک دس درم سے کم مہر نہین ہو سکتا اُنکی دلیل اور حدیث ہی اُنکے مذہب مین

٩٢٧ اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا جب مسلمانون کو تنگی تھی ھ ابن مسعود ما تعدون الرقوب
فیکم قال قلنا الذی لا یولد له قال لیس ذاک بالرقوب لکنه الرجل الذی لم یقدم من ولده شیئا قال فما
تعدون الصرعة فیکم قلنا الذی لا یصرعه الرجال قال لیس بذاک ولکنه الذی یملک نفسه عند الغضب
مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہی کہ اصحاب
نے کہا کہ بے اولاد وہ ہی جسکی اولاد نہو یعنی جسکی اولاد نہ جیے حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد یہ نہین بلکہ بے اولاد حقیقت مین وہ مرد ہی
جسنے اپنی اولاد سے کچھ آگے نہ بھیجا یعنی جسکے روبرو کوئی اُسکا لڑکا نہ مرا حضرت نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار
کرتے ہو ہمنے کہا کہ پہلوان وہ ہی جسکو مرد نہ پچھاڑ سکین حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھ نہین لیکن پہلوان وہ ہی جو غصے کے وقت اپنی جان
کو قابو مین رکھے یعنی زیادتی نہ کرے گالیان نہ بکے ف یعنی ہرچند ظاہر مین بے اولاد اور پہلوان اسیکو کہتے ہین جو تمنے کہا
لیکن خدا کے نزدیک حقیقت مین بے اولاد اور پہلوان وہ ہی جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہی کہ مصیبت کے
وقت کام آوے تو اگر کسیکا لڑکا مر گیا اور اُسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت مین اُسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ
خدا سے اپنے ماں باپ کی شفاعت بھی کریگا تو بہرصورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہین مرا اُسکو یہ فائدہ حاصل نہین تو گویا
بے اولاد ٹھہرا اگرچہ ظاہر مین اولاد ہوئی تو اُسکے کس کام کی اور اسیطرح پہلوان حقیقت مین وہی ہی جو غصے کو اپنے اوپر غالب
٩٢٨ نہ ہونے دیوے اگرچہ ظاہر مین کم زور ہو ق کعب بن مالک ما خلفک الم تکن قد ابتعت ظهرک قاله له مقدمه
من تبوک بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کس چیز نے تجکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا کیا
تو سواری کو نہ مول لے چکا تھا یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا جنگ تبوک سے آنے کے وقت ف جنگ تبوک کی جب
حضرت نے تیاری کی تھی تب کعب بن مالک نے ساتھ جانے کے واسطے سواری مول لی تھی مگر اُنکا اتفاق جانے کا حضرت
کے ساتھ نہین ہوا تھا جب اُس لڑائی سے پلٹ آئے تب یہ حدیث غصے سے فرمائی باقی کعب کا قصہ آگے آویگا ق
٩٢٩ ابو هريرة ما عندک یا ثمامة قاله لثمامة بن اثال قبیل اسلامه بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہی یعنی کس فکر اور کس خیال مین ہی یہ حضرت نے ثمامہ بن اثال سے کہا اُسکے مسلمان
ہونے سے پہلے ف حضرت نے ایکبار نجد کے ملک مین لشکر بھیجا وہان ایک قوم کا سردار ملا جسکا ثمامہ نام تھا اُسکو
پکڑ لائے اور مسجد کے ستون مین اُسکو باندھ دیا جب حضرت اس طرف تشریف لائے تو یہ حدیث فرمائی یعنی کس سوچ
اور کس تدبیر مین ہی ثمامہ نے کہا کہ خیریت ہی اے محمد اگر تو نے مجکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کرکے
چھوڑ دیا تو شکر گزار مرد کو چھوڑا یعنی مین اُس احسان کا حق ادا کرونگا اور اگر کچھ مال کی طمع ہو تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ
پھر حضرت وہان سے ہٹ گئے دوسرے روز حضرت نے پھر فرمایا کہ اے ثمامہ تو کس خیال مین ہی ثمامہ نے وہی جواب دیا پھر حضرت
اُسکے پاس سے ہٹ گئے تیسرے روز پھر حضرت نے اسیطرح پوچھا اور ثمامہ نے اُسی طرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا
کہ ثمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو ثمامہ باغ مین جاکر نہایا پھر حضرت کی خدمت مین مسجد کے

اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ ای محمد روے زمین پر میرے نزدیک تجھسے زیادہ کوئی دشمن
نہ تھا سو اب تو تیرے برابر کوئی میرا پیارا نہیں اور تیرا دین میرے نزدیک سب دینون سے برا معلوم ہوتا تھا سو اب سب
دینون سے میرے نزدیک تیرا دین افضل ہو گیا اور تیرا شہر سب شہرون سے میرے نزدیک برا تھا سو اب سب سے زیادہ پیارا ہو گیا
پھر کہا کہ یا حضرت مین حالت کفر مین عمرے کا ارادہ کر کے چلا آپکے لشکر نے مجکو پکڑ لیا اب مجکو کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے اسکو
بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب ثمامہ مکے مین گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ ای ثمامہ تو کیا بے دین ہو گیا ہی ثمامہ نے
کہا بلکہ مین رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا ہون اسکو یاد رکھو کہ جب تک حضرت حکم نہ دینگے تو گیہون کا ایک دانہ بھی ملک یمامہ سے تمکو
٩٥٠ نہ ملیگا یمامہ تمام کا ملک تھا وہان سے اناج مکے مین آیا کرتا تھا ھ جابرؓ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي اَرْسَلْتُكَ لَهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِي
اَنْ اُكَلِّمَكَ اِلَّا اَنِّي كُنْتُ اُصَلِّي قَالَ لِجَابِرٍ وَقَدْ اَرْسَلَهٗ فِي حَاجَةٍ فَجَاءَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيْرِهٖ مُتَطَوِّعًا اِلَى
غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَكَلَّمَهٗ فَقَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَوْمَاءَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْاَرْضِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کیا
تو نے جس کام کے واسطے مین نے بھیجا تھا اور نہین روکا مجکو تیرے ساتھ بات کرنے سے مگر اس سبب نے کہ مین نماز پڑھتا تھا یہ حضرت
نے جابرؓ سے فرمایا اور انکو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابر وہان سے آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلے کے سوا اور طرف
منھ کیے ہوے نماز پڑھتے تھے سو جابر نے حضرت سے کچھ بات کی تو حضرت نے یون اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف اشارہ
کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہی خواہ قبلے کی طرف منھ ہو یا نہو لیکن سجدے کا اشارہ
٩٥١ رکوع سے زیادہ نیچا کرنا چاہیے مگر فرض نماز سواری پر درست نہین اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ مَا لَكَ وَ
لَهَا دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا يَعْنِي ضَالَّةَ الْاِبِلِ
بخاری اور مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تیرے واسطے اور کیا ہی اسکے واسطے یعنی بکانے اونٹ گم
ہونے بھٹکے سے تجکو کیا کام چھوڑ اسکو اسواسطے کہ اونٹ کے ساتھ اسکا جوتا اور مشک موجود ہی کہ اپنے پانون سے چل کر پانی
پیے گا اور درخت کو کھا دیگا یہانتک کہ اسکا مالک اسکو پا جاویگا ف کسی نے حضرت سے بھولے بھٹکے جانورونکا مسئلہ پوچھا
حضرت نے ہر ایک کا جواب دیا پھر اسنے بھٹکے اونٹ کا مسئلہ پوچھا کہ اسکو پکڑ لیوے یا نہ لیوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
اونٹ کو پکڑ لینا نچاہیے اسواسطے کہ اسکے ضائع ہونیکا کچھ خوف نہین جوتا اسکے پاس موجود ہی یعنی اسکی تلی چلنے پھرنے بھر کو مضبوط
ہی اور مشک اسکے ساتھ موجود ہی یعنی پیاس مارنے کی بڑی عادت ہی کہ دس دس بیس بیس دن تک بدون پانی اونٹ رہتا ہی غرض
یہ کہ اسکو نہ پکڑے اور یہی مذہب ہی امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جہان خوف ضائع ہونیکا ہو تو پکڑ لینا درست ہی
٩٥٢ ھ جابرؓ مَا لَكِ يَا اُمَّ السَّائِبِ اَوْ يَا اُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِيْنَ قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى
فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
تجکو کیا ہوا ای سائب کی ما جو تو کانپ رہی ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے سائب کی ما کہا یا مسیب کی ما فرمایا اس عورت نے کہا
کہ مجکو تپ ہی خدا اسکو بے برکت کرے تو حضرت نے فرمایا کہ گالی مت دے برا مت کہہ اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ
دور کرتی ہی جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہی ف یعنی ہر چند ظاہر مین تپ سے تکلیف ہی لیکن جب اسکے سبب سے

٩٥٣ گناہ دور ہوے تو اُسکو برا کہنا نہ چاہیے کہ نے صبری کا نشان ہے اسیطرح ہر بیمار کا حال ہے ھـ عائشة قالت يا عائشة
اغرت مسلم مرو حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہے تجکو اے عائشہ کیا تجکو رشک آیا ف مسلم مین
حضرت عائشہ رضی سے پوری روایت یون ہے کہ حضرت ایکبار میری باری کی رات کو بقیع کے قبرستان مین تشریف لے گئے مردون
کے واسطے دعا کرنے کو مین یہ سمجھی کہ شاید حضرت کسی اور اپنی بی بی پاس گئے ہین اُٹھکر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو
یہ میرا حال دیکھکر یہ حدیث فرمائی تب مین نے کہا کہ یا حضرت مجھسی عورت خاوند کی پیاری آپ سے خاوند پر کیونکر رشک نکرے
٩٥٤ هـ جابر بن سمرة مالي اراكم رافعي ايديكم كانها اذناب خيل شمس اسكنوا في الصلوة ثم خرج علينا
فرآنا حلقا فقال مالي اراكم عزين ثم خرج علينا فقال الا تصفون كما تصف الملائكة عند ربها فقلنا يا
رسول الله وكيف تصف الملائكة عند ربها قال يتمون الصفوف الاولى ويتراصون في الصف
مسلم مین جابر بن سمرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ہے مجکو کہ مین تمکو ہاتھ اُٹھاتے دیکھتا ہون تمہارے ہاتھ گویا چنچل گھوڑون
کی دم ہین یعنی جیسے چنچل گھوڑون کی دُمین نہین ٹھہرتین ویسے تمہارے ہاتھ نہین ٹھہرتے ٹھہرے رہا کرو نماز مین یعنی ہلایا نکرو پھر
حضرت دیر کے بعد ہمارے پاس باہر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کیے بیٹھے ہین سو فرمایا کہ کیا ہے مجکو کہ تمکو جدا جدا متفرق دیکھتا ہون
پھر دیر کے بعد ہمارے پاس باہر نکلے اور فرمایا کہ تم کیون نہین صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہین اپنے رب کے نزدیک تو
ہمنے کہا یا رسول اللہ فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہین حضرت نے فرمایا پورا کر لیتے ہین پہلی صفون کو اور صف کے
اندر آپسمین بھر جاتے ہین یعنی ملے ہوے کھڑے ہوتے ہین کچھ صف کے درمیان فرق نہین چھوڑتے ف سنن ابی داؤد مین
جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ جب اصحاب حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو داہنے بائین ایکدوسرے کو ہاتھ اُٹھا کر سلام کرتا
تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتھ اُٹھانا نماز کے اندر منع کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے
سوا کوئی جنبش نماز مین درست نہین اور صفون کا پورا کرنا مستحب ہے جب تک اول صف بھر جاوے دوسری صف
٩٥٥ نچاہیے اور جب تک دوسری صف نہ بھر جاوے تیسری صف نچاہیے اسیطرح اور صفون مین لحاظ رکھنا ضرور ہے ق سهل بن سعد
مالي رايتكم اكثرتم التصفيق من نابه شيء في صلاته فليسبح فانه اذا سبح التفت اليه وانما التصفيق
للنساء بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجکو کیا ہے کہ مین تمکو دیکھا کہ تمنے بہت تالی
بجائی جسکو نماز مین کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جسمین امام کو خبردار کرنا پڑے چاہیے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ
کہے اسواسطے کہ جب اسنے سبحان اللہ کہا تو اُسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہو جاویگا حضرت نے
فرمایا اور تالی بجانا تو عورتون کے واسطے چاہیے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان اللہ نکہے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر مارے
اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مرد کو خیال ہوا آتا ہے ف صحیح بخاری مین روایت ہے کہ حضرت ایک قوم مین صلح کرنے کو
گئے تھے نماز کا وقت آیا لوگون نے ابی بکر کو امام بنا کر نماز شروع کی پھر حضرت تشریف لائے اور اصحاب نماز مین تھے تو
حضرت بھی صف مین نماز کی نیت کرکے کھڑے ہوے اصحاب نے دستک دی تا کہ صدیق رضی حضرت کے آنے سے خبردار
ہو جاوین اور صدیق کی یہ عادت تھی کہ نماز مین کسی طرف نہ دیکھتے تھے جب بہت لوگون نے تالیان بجائین تو صدیق رضی نے

ف اقتدا امام حضرت صدیق اکبر

نظر کی دیکھا کہ حضرت صف میں کھڑے ہیں حضرت نے اشارہ کیا صدیق اکبر سے کہ وہیں ٹھہرے رہو اور امامت کیے جاؤ
پھر صدیق اکبر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر شکر خدا ادا کیا کہ حضرت نے مجھکو امامت کرنے کو فرمایا پھر پیچھے ہٹے یہانتک کہ
صف میں برابر ہو گئے اور حضرت نے آگے بڑھکے امامت کی پھر حضرت جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ ای ابا بکر میرے حکم کے بعد تو کیوں
نہ وہاں قائم رہا صدیق اکبر نے کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹا کو یہ لیاقت نہیں کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے پھر حضرت نے اور اصحاب سے یہ حدیث
فرمائی اس حدیث سے صدیق اکبر کی نہایت عمدہ فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت نے انکو اپنی امامت کرنیکا حکم دیا بلکہ اول صدیق
کے پیچھے نماز کی نیت بھی کر چکے تھے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون کمال ہو گا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بناوے ق ابن عباس
وَنَحْو جَابِرٍ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَكِ أَنْ تَكُونِي حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي 956
زَوْجَهَا حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا تَعْنِي الْبَعِيرَيْنِ وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً
مَعِي قَالَهُ لِأُمِّ سِنَانٍ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے اور صرف بخاری میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے سنان کی
ماں سے کہا کہ تجھکو کسنے منع کیا تھا حج کرنے سے اور عبد اللہ بن عباس کی روایت میں یوں ہے کہ تجھکو کسنے منع کیا ہمارے ساتھ
کے حج کرنے سے کہا اس عورت نے کہ فلانے کا باپ یعنی اسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنے کو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سینچتا
تھا حضرت نے فرمایا کہ البتہ رمضان میں عمرہ کرنا ثواب میں حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کرنیکے برابر ہے ف اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ رمضان میں عمرہ کرنا نہایت افضل ہے نوع آخر دوسری قسم کی حدیث ہے أَبُو ذَرٍّ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ 957
لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ قَالَهُ حِينَ سُئِلَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ مسلم میں ابو ذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ افضل کلام وہ ہے جو خدا نے اپنے فرشتوں کے واسطے یا اپنے بندوں کے واسطے پسند کیا ہے یعنی سبحان اللہ وبحمدہ یہ حضرت
نے اسوقت فرمایا جب کسی نے پوچھا تھا کہ کون کلام افضل ہے نوع آخر دوسری قسم کی حدیث خ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا أَسْفَلَ 958
مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار اور پائجامہ ٹخنوں سے
نیچے ہو سو دوزخ میں ہے یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہے ق رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ 959
عَلَيْهِ فَكُلُوهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ
بخاری اور مسلم میں رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہاوے اور خدا کا نام اسپر لیا جاوے تو
اسکو کھاؤ سوائے دانت اور ناخن کے اور اب میں تمکو اسکا سبب بتلاؤنگا دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشی کافروں کی چھری
ہے یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہیں مسلمانوں کو انکا طریقہ کرنا مناسب نہیں ف یعنے جو تیز چیز لوہا یا لکڑی یا پتھر
حلال جانور کا خون بہاوے یعنی خون کو نکال دے اور خدا کا نام اسپر بوقت ذبح لیا جاوے تو وہ گوشت حلال اور پاک ہے
لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک جمے ناخن اور
ہڈی سے حلال کرنا درست نہیں اور اکھڑے دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہے ق عُمَرُ مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ
وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے اس طرح پر کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اسکو لے اور جو ایسا

ابو فلان مبتدا ہے اور حج ناضح قالت کا اور حج اسکی خبر ہے اور یسقی جملہ منصوبہ حال ہے

مشتملہ الاحیاء من حفظہا بمنتہا ی تغلیب الاحاد

ایسا مال ہو تو اسکے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال ف مصابیح مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت مجکو مال دینے لگے
مین نے کہا کہ جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اسکو دیجیے حضرت نے فرمایا اسکو لے اپنا کام چلا اور خیرات کر پھر یہ حدیث حضرت نے
فرمائی یعنی جو مال بے دن توقع اور بے حرص او رسوال کے ملے وہ حلال ہی اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل مین تاک لگائی
اور اسکی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا تو وہ حلال طیب نہین نقل ہی کہ امام احمد ایک شخص سے اٹھوا کر بازار سے گیہون
لائے امام احمد کے فرزند گھر مین میٹھے روٹی کھاتے تھے اُس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے
اُس شخص کو روٹی دی اُس بزرگ نے نہ قبول کی جب وہ پلٹ کر چلے تو انکو امام احمد نے بلا کر روٹی دی تو اُنھون نے قبول کی اور چلے
گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ مین نے روٹی دی تو قبول نکی اور آپنے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا اُس وقت
اُنکا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے قبول نکی اور جب مین نے روٹی دی تو انکو خواہش
نتھی کیونکہ اُس سے نا امید ہو کر چلے تھے اسواسطے قبول کی غرضکہ جسطرح ظاہری سوال زبان سے منع ہی ویسے باطنی سوال بھی دل
٩٦١ سے منع ہی ق يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ يَعْنِي مِنَ الْإِحْرَامِ وَاجْتِنَابِ
الطِّيبِ بخاری اور مسلم مین یعلی بن امیہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تو اپنے حج مین کرتا تھا سو ہی اپنے عمرے مین
بھی کر یعنی جسطرح حج مین احرام باندھنا اور خوشبو سے بچنا چاہیے اسیطرح عمرے مین بھی ف مصابیح مین یعلی رض سے
روایت ہی کہ ایک شخص خوشبو دار جبہ پہنے تھا آسنے حضرت سے پوچھا کہ مین نے عمرے کا احرام باندھا ہی اور یہ جبہ مین پہنے
٩٦٢ ہون اُسمین کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور جبہ کو اتار ڈال پھر یہ حدیث فرمائی ق اَبُو سَعِيْدٍ
مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ
يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا اُسکو مین تمسے چھپا کر جمع نکر رکھونگا اور جو سوال اور حرام کامون مین سے آپکو بچاوے پرہیزگار
بننے کے ارادہ پر تو خدا اُسکو سچا پرہیزگار کر دیگا اور جو دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھیگا تو خدا اُسکے دل کو دنیا کے مال سے
بے پرواہ کر دیگا اور جو شخص کہ مصیبت اور بلا مین آپکو بزور صبر دلاویگا تو خدا اُسکو سچا بے بناوٹ کا صابر کر دیگا اور
کسیکو بہتر اور کشادہ تر صبر سے کوئی نعمت نہین ملی ف مصابیح مین روایت ہی کہ کچھ انصاری اصحاب نے حضرت سے مال
مانگا حضرت نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرت کے پاس کچھ باقی نرہا تب یہ حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق
اور درویشی کی جڑ ہی معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہی لیکن عادات کی خو چھوڑنے مین محنت اور ریاضت ہی آخر کو نیکی
عادت ہو جاتی ہی پھر محنت اور تکلیف اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہین رہتی بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی کی خو نہین بدلتی
یہ پیدائشی بات ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہی اگر خو بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبرون کا آنا اور انکی تعلیم بیفائدہ
ہو جاتی جانورونکی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہی جیسے باز اور شکاری کتے کی تو بھلا آدمی کی کیونکر نہ بدلے الا ایسہ
کہ بدون محنت کچھ نہین ہوتا جو بد خو بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت کو دیکھے نوع آخر
٩٦٣ دوسری قسم کی حدیثین ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ دو پھونکوں کے درمیان چالیس ہین ف یعنی قیامت مین دو بار صور پھونکا جاویگا اول بار سب خلق
مر جاویگی دوسری بار مین جی اٹھیگی ابوہریرہؓ سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا یا چالیس مہینے یا چالیس
برس ابوہریرہؓ نے کہا کہ نعین مجکو معلوم نہین مین نے حضرت سے یون سنا ہی جیسا کہ تمسے کہا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ ۹۶۴
الْاَنْصَارِيُّ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید انصاریؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریون مین سے ایک کیاری ہی ف یعنی ذات
مین گھر ہی یعنی بین حجرہ یعنی مین قبر سب روایتون کا ایک مطلب ہی کہ حضرت عائشہ کے حجرے مین حضرت اکثر رہتے تھے اور وہین
دفن ہوئے حضرت کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہی یعنی اس قدر مکان بہشت مین اٹھ جاویگا اور وہانکی عبادت اور
دعا نہایت مقبول ہی اسکی برکت سے بہشت ملیگی مدینے مین اب معمول ہی کہ وہان اکثر لوگ خاص کرکے نماز پڑھتے ہین اور دعا
مانگتے ہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی دونون ۹۶۵
طرف کی پتھریلی زمین کے اندر شکار وغیرہ کرنا حرام ہی ف اس حدیث کا مطلب اس کتاب مین کئی بار ہوچکا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ ۹۶۶
مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کے دونون
کندھون کے درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز سوار کی ف یعنی دوزخ مین کافر کا بدن نہایت بڑا فربہ ہو جاویگا تاکہ اسکو زیادہ تکلیف ہووے
ق اَنَسٌ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض ۹۶۷
کوثر کے دونون کنارون کے درمیان اتنا فرق ہی جتنا صنعا اور مدینے مین فرق ہی ف صنعا یمن مین ایک شہر کا نام ہی مدینے
سے وہانتک کئی مہینے کی راہ ہی مطلب یہ کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہی **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر ای ہی ق اُبَيُّ ۹۶۸
بْنُ كَعْبٍ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ مسلم مین ابی بن کعبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
ابی منذر تو جانتا ہی کہ خدا کی کتاب سے کون آیت بہت بڑی ہی تیرے ساتھ ابی بن کعب نے کہا کہ مین بولا کہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم
یعنی آیۃ الکرسی بڑی آیت ہی ابی بن کعب نے کہا کہ حضرت نے خوش ہوکر میرا سینہ تھپکا اور فرمایا کہ تجکو علم مبارک ہووے ابی منذر ف
ابی منذر کنیت ہی ابی بن کعب کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرت نے انکی ذہن آزمائی کی پھر انکے علم اور فہم سے
خوش ہوئے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی اسواسطے سب آیتون سے افضل ہی کہ اسمین صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہی
ق عَائِشَةُ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ۹۶۹
فرمایا کہ اے ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہی اور یہ ہماری عید ہی ف مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت کپڑا
اوڑھے لیٹے تھے اور انصاریون کی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیان دف بجاکر بہادری کے گیت گاتی تھین اتنے مین صدیق اکبر آئے
انھون نے لڑکیون کو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر مین شیطانی باجے کا کیا کام تب حضرت نے منھ کھول کر یہ حدیث فرمائی یعنی عید کے
دن ایسے راگ کا کچھ مضائقہ نہین اسواسطے کہ اول تو دف بجانا حرام نہین دوسرے گانے والیان لڑکیان ہین جوان عورت
نہین جنسے محل شہوت ہووے تیسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہین بلکہ بہادری دین کی کارآمد ہی چوتھے ہماری عید ہی اسی حدیث سے بعضے

عالمون کا یہ مذہب ہی کہ خوشی کے والون مین جیسے شادی اور ختنہ اور عید مین نلے فرامیر راگ یا دف کے بجانے کی رخصت ہی لیکن بلکہ دینی کلام مین کچھ حرج نہو بیاہ و رگانیوالا آزاد جورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا سطلب خلاف شرع نہو

غرضنکہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہین بلکہ اسی حدیث سے صاف منع ہونا معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نے عید کا عذر فرمایا

تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت کرنا درست نہین اگرچہ خلاف شرع راگ نہو ۔ عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو یَا اَبَا بَکْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ ۵۰

لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ یَعْنِی سَلْمَانَ وَ صُهَیْبًا وَ بِلَالًا حِیْنَ قَالُوْا لِاَبِیْ سُفْیَانَ مَا اَخَذَتْ

سُیُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ تَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَیْخِ قُرَیْشٍ وَ سَیِّدِهِمْ مسلم میں عائذ بن عمرو

سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے ابی بکر شاید کہ تونے انکو غصہ دلایا اگر تونے انکو ضرور غصہ دلایا ہوگا تو البتہ تونے اپنے رب کو

غصہ دلایا مراد ان لوگون سے سلمان فارسی اور صہیب رومی اور بلال حبشی ہین جبکہ اُن تینون نے ابوسفیان سے کہا تھا کہ

کہ خدا کی تلوار ابتک خدا کے دشمن کی گردن سے اپنی کر قت کا مکان نہین پایا تو صدیق اکبر نے کہا کہ تم ایسی بات قریش کے بڑھے

اور انکے سردار کو کہتے ہو وقت ابوسفیان کفر کی حالت مین حضرت سے کئی بار لڑا تھا اسواسطے اسکو دشمن خدا کہا روایت ہی

کہ ابوسفیان جبکہ ظاہر مین مسلمان ہوا اور ہنوز دل مین ایمان جما تھا کہ ایک روز سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس جا کر نکلا ان

تینون صحابی نے جوش اسلام سے وہ سخت بات کہی صدیق اکبر نے اس خیال سے کہ مبادا ناخوش ہوکر ابوسفیان ظاہر اسلام بھی

چھوڑدے اسکی خاطرداری کی بات کہی اور انکو ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے اور یہ قصہ بیان کیا

حضرت نے یہ حدیث فرمائی چونکہ انکا سخت کلام محض خدا کے واسطے اور جوش اسلام سے تھا خدا اور رسول کو پسند آیا جب

صدیق اکبر نے حضرت سے یہ سنا تو ان تینون صحابیون کے پاس عذر کرنے کو گئے اور کہا اے میرے بھائیو مین نے تمکو غصہ دلایا یعنی

معاف کرو انھون نے کہا کچھ غصہ نہین اے بھائی تجکو اللہ بخشے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک لوگون کی عزت حرمت

رکھنا ضرور ہی اور انکو ناخوش کرنا نہایت بڑی بات ہی کہ انکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہی ق اَبُوْبَكْرٍ یَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ ۱۷۱

بِاثْنَیْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا بخاری اور مسلم مین صدیق اکبر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر کیا تیرا گمان ہی ان دو مین

جنکا تیسرا ساتھی مددگار خدا ہی ف صدیق اکبر سے روایت ہی کہ ہجرت کے وقت خوف کفار سے مین اور حضرت غار مین

جاکر چھپے تو کافر ہمکو تلاش کرتے اسی غار پر خاص ہمارے سرون پر کھڑے ہوئے جب مین نے مشرکون کے پانون دیکھے تب

مین نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر انمین سے کوئی اپنے پانون پر نظر کرے تو ہمکو دیکھ لے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غمگین نہو ہمارا

مددگار ہمارے ساتھ ہی ہم دونون آدمیون کو ضائع نکریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی نہایت فضیلت

ثابت ہوئی کئی طرح سے اول یہ کہ حضرت نے اپنے ساتھ اور صدیق کے ساتھ خدا کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہی جو خدا اور

رسول کے ساتھ شمار مین آئے دوسری یہ کہ ایسے سخت وقت مین کہ تمام عالم حضرت کا جانی دشمن تھا صدیق نے حضرت کا

ساتھ دیا اور اپنی عیال و مال اور خاندان کی بربادی حضرت کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جان نثاری کیا ہوگی تیسری یہ کہ معلوم

ہی کہ ایسے سخت وقت مین جسمین جان کا خوف ہو اسکو ساتھ لیتے ہین جسکے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور بھروسا

بھروسا ہوتا ہی تو حضرت کا صدیق کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہی کہ حضرت کے نزدیک صدیق اکبر

فضیلت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

٩٧٢ سے زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار غار نتھا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ حِيْنَ
اَشَرْتُ اِلَيْكَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای ابی بکر کس چیز نے تجکو روکا لوگون
کے نماز پڑھلنے سے جبکہ مین نے تجکو اشارہ کیا تھا ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب مین عنقریب گذرا کہ حضرتؐ کہین
گئے تھے صدیق اکبر نماز لوگون کو پڑھاتے تھے جب حضرتؐ نماز مین تشریف لائے تو صدیق سے اشارہ فرمایا کہ قائم
٩٧٣ رہیو صدیق ہٹ آئے حضرتؐ نے نماز پڑھا کر یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ
الشَّمْسُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَذْهَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ
اَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلَ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا
فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ بخاری اور مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ ای ابو ذر کیا تو جانتا ہی کہ یہ آفتاب کہان جاتا ہی یعنی بعد غروب ہونے کے سو مین نے کہا خدا اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہی
پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ جاتا ہی سجدہ کرتا ہی عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہی کہ طلوع کرکے دوسرا دورہ شروع کرے پھر اسکو اجازت
ملتی ہی اور قریب ہی کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہو گا یعنی قیامت کے قریب اور اجازت مانگیگا دورہ کرنیکی تو اسکو اجازت
نملیگی پھر اسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدھر سے تو آیا ہی تو نکلیگا پچھم کی طرف سے سو یہی مطلب ہی قرآن مین خدا کے اس قول کا کہ
آفتاب چلتا ہی اپنی قرار گاہ تک یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہی زبردست والے دانا کا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال
مثل گھڑی کے ہی کہ ایک رات اور ایکدن چل کر بند ہو جاتی ہی بدون کوک کے دوسرے دن نہین چلتی اسیطرح ہر روز آفتاب
بدون حکم الٰہی نہین طلوع کرتا جب اس حکیم مطلق کا ٹھہرا حساب پورا ہو جاویگا تو اس عالم کی کل بگڑ جاویگی الٹی چال
٩٧٤ چلکر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور اسیکا نام قیامت ہی ق اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ
مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ بخاری اور مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای ابو ذر جب تو شوربا پکایا کرے تو اسمین
پانی زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسائے اور پڑوسیون کی خبر گیری کیا کر یعنی انسے بھی بانٹ کھایا کر ف حدیث مین بیان ہی ہمسا
٩٧٥ اور سیر چشمی کی تعلیم ہی اور تنہا خوری کی مذمت ہی خ اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اُكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ اِلٰى بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا
فَاَقْبِلْ بخاری مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای ابو ذر چھپائے رکھنا اس امر کو یعنی اسلام ابھی ظاہر کرنا اور پلٹ جا
اپنی بستی مین جب تجھے خبر پہونچے ہمارے غلبہ پانے کی تو ہمارے پاس چلا آئیو ف ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ ابتدای اسلام مین جب
کافرون کا بہت غلبہ تھا مین مکے مین حضرتؐ پاس گیا اور مسلمان ہوا اور مین نے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر کرون تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی ابو ذر بہت تیز مزاج تھے اسواسطے حضرتؐ نے انکا مکے مین رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب نہ دیکھا کہ مبادا
جان پر نوبت پہونچے معلوم ہوا کہ جہان جان کا خوف ہو وہان اپنا دین چھپانا درست ہی لیکن اس صورت مین دار الاسلام
٩٧٦ کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہی اسواسطے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آئیو ه اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ
ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَّنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا قَالَهٗ لَهٗ
لَمَّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای ابو ذر تو ضعیف اور ناتوان

آدمی ہی اور یہ حکومت خدا کی امانت ہی اور مقرر حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا سبب ہی مگر اسکو رسوائی اور شرمندگی
نہین جسنے حکومت لیکر اسکا حق ادا کیا اور جو اسپر فرض تھا یعنی امانت داری اور رعیت پروری سو اسنے بخوبی ادا کیا یہ حضرت
نے ابوذر سے کہا جبکہ ابوذر نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ تحصیل زکوٰۃ وغیرہ پر حاکم نہین کرتے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
سردار کو چاہیے کہ ناتوان آدمی کو جس سے محنت خوب نہو سکے اسکو حکومت نہ دیوے اور ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل ہو کر آوے
وہ خدا کی امانت ہی سردار کو نہین چاہیے کہ اسکو اپنا مال جان کر اپنی خواہش کے موافق اسکو خرچ کرے بلکہ اسکو خدا کا خزانہ
سمجھکر خدا جسکو دلاوے اسکو دیوے ھو اَبُو ذَرٍّ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّیْ اَرَاكَ ضَعِیْفًا وَّاِنِّیْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ لَا تَاَمَّرَنَّ 907
عَلٰی اثْنَیْنِ وَلَا تَوَلَّیَنَّ مَالَ یَتِیْمٍ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر مین تجکو ناتوان دیکھتا ہون اور البتہ مین
چاہتا ہون تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بھی حاکم نہو جیو اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہ بنیو ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے حق مین یہی بہتر ہی کہ کسی طرح کی حکومت اور داروغگی نہ قبول کرے دنیا کی
چند روزہ زندگی کے واسطے کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی کو بے خواہش سرداری ملے اور وہ امانت داری
اور انصاف کرے تو اسکا ثواب اور عزت بھی بیشمار ہی چنانچہ دوسری حدیث مین حضرت نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت مین عرش
کے سایے کے نیچے ہوگا بہر صورت حکومت کھٹکے سے خالی نہین اسی واسطے تو اکثر سلف کے بزرگوار ونے حکومت باوجود
میسر ہونے کے نہین اختیار کی چنانچہ امام اعظم نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اٹھائی اور تمام دار السلطنت کی قضا نہ اختیار کی
ھو اَبُو سَعِیْدٍ یَا اَبَا سَعِیْدٍ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰی 908
یُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ مَا بَیْنَ كُلِّ دَرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
ابوسعید جو راضی ہوگیا خدا کی مالکی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کی پیغمبری پر وہ بہشت کے لایق ہوگیا پھر حضرت نے فرمایا
کہ ایک دوسری عبادت ہی کہ جسکے سبب سے بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہین انکے درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین کے
درمیان فرق ہی ابوسعید نے کہا یا رسول اللہ وہ کون سی عبادت ہی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد
کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا تین بار اسکو فرمایا ف یعنے ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہی لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہی ف
اَنَسٌ یَا اَبَا عَمْرٍو مَا بَالُ ثَابِتٍ اَشْتَكٰی یَعْنِیْ ثَابِتَ بْنَ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَّاَبُوْ عَمْرٍو وَّهُوَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَّكَانَ قَالَ اَنَا ثَابِتٌ 909
اِلٰهٌ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا اُخْبِرَ بِقَوْلِهٖ قَالَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ای ابوعمرو کیا حال ہی ثابت کا کیا وہ بیمار ہی مراد ثابت سے وہ ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی اور ابوعمرو کنیت ہی سعد بن
معاذ کی اور ثابت اپنے تئین دوزخی کہتے تھے جب انکے قول کی حضرت کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا کہ وہ بہشتی ہی ف انسؓ سے روایت
ہی کہ جب یہ آیت اتری کہ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ یعنے نہ بلند کرو اپنی آوازین پیغمبر کی آواز پر کہ تمھارے عمل اکارت
ہو جاوین اور ثابت بن قیس انصاریون کے خطیب تھے انکی آواز نہایت بلند تھی انھون نے حضرت کے پاس کا آنا چھوڑ دیا اپنے گھر مین
رہنے اور یہ سمجھے کہ مین دوزخی ہون اسواسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہی ایک روز حضرت نے سعد بن معاذ سے پوچھا کہ ثابت

بن قیس کیون نہین آتا ہی کیا بیمار ہی سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہی مگر مجکو اسکی بیماری نہین معلوم پھر سعد بن معاذ نے ثابت
بن قیس سے حال دریافت کیا اور سبب آنیکا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہی تو مین دوزخی ہوا سعد نے
یہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی یعنی آیت کا یہ مطلب نہین جو ثابت سمجھا بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے
روبرو منع ہی اور جسکی پیدایشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا با ادب خوفناک تھے ق اَنَسٌ یَا ٩٨٠
اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عمیر کیا لال نے یعنی تیرے لال کو کیا ہو گیا
ف ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اُسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین سو وہ لال مر گیا تھا لڑکا اُسکے غم مین اُداس
بیٹھا تھا تب حضرت نے اُس لڑکے کے سبب یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے لڑکونکی بھی خاطر داری
کرتے تھے ق اَبُو مُوسَى يَا اَبَا مُوسَى لَقَدْ اُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ اٰلِ دَاوُدَ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے ٩٨١
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو موسی البتہ تجکو بانسری دی گئی ہی داود کی بانسریون سے ف ابو موسی نہایت خوش آواز
تھے حضرت نے سفر مین ایک رات انکو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی دلکش ہی گویا تیرا گلا
بانسری ہی اور تیری آواز مین لحن داود کا اثر ہی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت داود علیہ السلام ستر آواز ون مین زبور
پڑھتے تھے کبھی اسطرح پڑھتے کہ غمگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب غمگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا کوئی جاندار ہوش
مین نہ رہتا اور تاریخ مین لکھا ہی کہ جب حضرت داود علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرت کو حلقہ کر لیتے اور شیر اور بھیڑیے
قریب ہو جاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور ہوا چلنے سے تھم جاتی اور سب کو غش آ جاتا اور اکثرون کی روح بدن سے نکل جاتی
غرض کہ خوش آوازی نعمت خداداد ہی بشرطیکہ اُسکو خلاف شرع راگون مین اور واہیات غزلون مین نہ صرف کرے
بلکہ بے بناوٹ قرآن پڑھے کہ اسمین ہم عبادت اور ہم لذت دونون موجود ہین ق اَبُو هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِذْهَبْ ٩٨٢
بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی ہریرہ لیجا میری ان دونون جوتون کو سو جو تو ملے اس باغ کے اس
طرف کہ وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سوے خدا کے کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہین اسکی گواہی دیتا ہو دل یقین والا ہو کر
تو تم اسکو بہشت کی بشارت دے ف ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرتے پھرتے تھے کسیکو
معلوم نہ تھا کہ حضرت کہان ہین مین نے دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ مین بیٹھے ہین مین خدمت مین حاضر ہوا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی پھر ابو ہریرہ حضرت کی جوتیان لیکر بشارت دینے کو چلے تو اول عمر فاروق سے ملاقات ہوئی پوچھا کہان
جاتے ہو ابو ہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق نے ابو ہریرہ کو دھکا دیا کہ یہ بات لوگون کو مت سنا ابو ہریرہ نے عمر فاروق کا
گلہ حضرت سے جا کر کیا حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تونے ابو ہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیون نہ جانے دیا عمر فاروق
نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ میرے نزدیک یہ بات مصلحت نہین مین ڈرتا ہون کہ لوگ اس بشارت
سے کہین عمل کرنا چھوڑ دین یا حضرت لوگون کو چھوڑ دیجیے کہ عبادت کرین آخرش حضرت نے عمر فاروق کی مصلحت پسند کی
معلوم ہوا کہ عوام خلقت کو ایسی بات نہ سناوے جسسے اُنکے عقیدے اور عمل مین خلل پڑے اور حضرت نے اپنی جوتیان

ابوہریرہؓ کو اسواسطے دینِ تھی کہ تا لوگ اُنکی بات کو سند جانین حضرت کی نشانی دیکھکر معلوم ہوا کہ عمر فاروقؓ کی
حضرت کے نزدیک بڑی عزت و قدر تھی کہ اُنکا صلاح اور مشورہ قبول ہوتا تھا اس حدیث مین صرف توحید پر بہشت کی بشارت ہی
رسالت اور قیامت کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ لا اله الا الله کہنا دین اسلام کا پتا ہی یعنی ایمان سبب ہی نجات کا اور ایمان مین
ضروریات دین کے عقیدے داخل ہو گئے خ ابُوهُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے ٩٨٣
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوہریرہؓ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا ف بخاری مین پوری روایت ابوہریرہؓ سے
یون ہی کہ حضرت نے مجھکو صدقہ عید الفطر پر وکیل کیا مین اُسکی چوکی دیتا تھا اتنے مین ایک شخص آیا اور اناج لپ بھر بھر کر لینے لگا
مین نے اُسکو پکڑا اور کہا کہ تجھکو مین حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اُسنے کہا کہ مین محتاج ہون لڑکے بالے رکھتا ہون مین نے
اُسکو چھوڑ دیا صبح کو مین حضرت کے پاس حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مین نے کہا کہ اُسنے اپنی محتاجی اور عیالداری
بیان کی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹا ہی اور پھر آویگا مین اُسکو تکتے رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور اُسنے اناج اُٹھایا
مین نے اُسکو پکڑا اور کہا کہ مین تجھکو حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اُسنے کہا مجھکو چھوڑ دے مین محتاج عیالدار ہون مین نے
اُسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا مین نے حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹا ہی اور پھر
آج کی رات آویگا سو مین اُسکو تاکتا رہا تیسری رات کو بھی آیا اور اناج اُسنے لیا اور مین نے اُسکو پکڑا اور کہا اب مین تجھکو ضرور
حضرت کے پاس پکڑ لیے چلونگا اُسنے کہا کہ مجھکو چھوڑ دے مین تجھکو وہ بول سکھلا دون جس سے خدا تجھکو فائدہ دیوے جب تو بستر پر
سونے کے واسطے جایا کر تو آیة الکرسی پڑھ لیا کر خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھپر ایک نگہبان مقرر رہیگا اور صبح تک شیطان تیرے
پاس نہ آویگا ابوہریرہؓ کہتے ہین کہ مین نے اُسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ تیرے رات والے
قیدی نے کیا کیا مین نے کہا کہ اُسنے اپنے گمان مین فائدے کی چیز بتلائی مین نے اُسکو چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا کہ کون چیز اُسنے
بتلائی مین نے آیة الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ہرچند وہ بڑا جھوٹا ہی لیکن اس بات مین وہ تجھسے سچ
بولا تجھکو معلوم ہی کہ تین رات سے تو نے کسکے ساتھ بات چیت کی ای ابوہریرہؓ مین نے کہا کہ مجھکو معلوم نہین حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان
تھا خ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ اَتَاكَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ٩٨٤
ابوہریرہ یہ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہی ف ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ جب مین اپنے ملک سے مدینے مین آیا مسلمان ہونے کو
تو میرا غلام راہ مین گم ہو گیا مین حضرت پاس آکر مسلمان ہوا حضرت نے غلام کے آنے سے پیشتر یہ حدیث فرمائی پھر غلام بھی
مسلمان ہوا یہ معجزہ ہی حضرت کا ف سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ اِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِيْ قَوْمِهِمْ ٩٨٥
بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اکوع کے بیٹے تو قابو پاچکا سو نرمی اور آسانی کر البتہ
اُن لوگون کی مہمانی ہوتی ہوگی اُنکی قوم مین ف صحیح بخاری مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ مدینے کے قریب کسی کے ہان
حضرت کی اونٹنیان چرائی پر تھین مجکو خبر ہوئی کہ اونٹنیون کو غطفان کی قوم پکڑے لیے جاتی ہین سو مین نے مدینے کے جنگل
مین تین بار چیخ ماری کہ لوگو دوڑو پھر مین اُنکے پیچھے اکیلا دوڑا یہانتک کہ مین نے اُنکو پا لیا اور مین نے تیر مارنا شروع کیا اور مین
یون کہتا جاتا تھا کہ مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمبختون کی موت کا دن ہی سو اُنکو پانی پینے کی فرصت نہوئی اور مین نے

تحفة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

اُن سے سب اونٹنیاں چھین لین اور اُنکو ہانک لے چلا حضرت کے پاس راہ مین حضرت ملے یعنے سوارونکو لیے اپر دوڑ
جاتے تھے سو مین نے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ بھی پیاسے ہین مین نے انکو پانی نہین دیا سو اُنکے پیچھے جلد لشکر کو بھیجیے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز حاصل ہوئی اور تو اُنپر غالب ہوا اب درگذر کر جانے دے وہ اپنی قوم مین کھاتے پیتے
ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب دشمن پر غالب ہو جیسے تو درگذر کرنا افضل بات ہی عَنْ عُمَرَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِذْهَبْ فَنَادِ 986
فِی النَّاسِ اَنَّهٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ صحیح مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے خطاب
کے بیٹے جا پکار دے لوگون مین کہ مقرر یہ بات ہی کہ نجات دینگے بہشت مین سوائے ایماندارون کے ف جنگ خیبر مین ایک منافق لوٹ
کی لالچ سے حضرت کے ساتھ ہوکر لڑنے گیا سو اُسکے تیر لگا وہ مر گیا لوگون نے کہا کہ وہ شہید ہی حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہی
پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے کوئی عبادت کام نہین آتی عبادت کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہی عَنْ عُمَرَ یَا ابْنَ 987
الْخَطَّابِ اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْیَا وَیُرْوٰی یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰئِكَ عُجِّلَتْ لَهُمْ
طَیِّبَاتُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے کیا تو راضی
نہین ہوتا اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہوا اور کافرون کے واسطے دنیا کی آرام ہو یعنی چند روزہ آرام بہتر یا ہمیشہ
کی آرام اور دوسری روایت یون ہی کہ اے خطاب کے بیٹے اُن کافرون کے واسطے ستھرا ایمان اور عیش آرام کی چیزین جلدی گئین
دنیا کی زندگی مین ف مصابیح مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ مین ایک روز حضرت کے پاس گیا تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی
کپڑا اسپر بچھا نتھا چٹائی کے نقش حضرت کے پڑ گئے تھے اور چمڑے کا تکیہ دیے تھے جسمین کھجور کے درخت کے چھوترے بھرے تھے
مین نے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہین پوجتے اور خدا نے اُنکو بہت مال اور دولت و عیش اور آرام دیا ہی
آپ دعا کیجیے تو خدا آپکو اور آپ کی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال مین ہی اے عمر پھر یہ حدیث
فرمائی یعنی ایماندار کو مناسب نہین کہ اس جہان فانی کے عیش و آرام کی تمنا کرے اسواسطے کہ ایماندارونکے آرام کا مقام بہشت ہی
اور کافرون کو اکثر عیش اور آرام دنیا مین اسواسطے ہوتا ہی کہ آخرت مین اُنکا کچھ حصہ نہین اسیواسطے اکثر بزرگون نے دنیا کے
عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت مین محروم ہون عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ یُّضَیِّعَنِیَ 988
اللّٰهُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین سہل بن حنیف رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے مین بیشک خدا کا پیغمبر ہون
اور مجھکو خدا ہرگز ضائع نکریگا ف جنگ حدیبیہ مین حضرت نے مصلحت جانکر کافرون سے ظاہر مین نہایت دب کر صلح کی چنانچہ
صلح مین یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافرونکا آدمی مسلمان ہوکر حضرت پاس آجاوے تو حضرت اُسکو کافرون کے حوالے کرین
اور اگر کوئی مسلمان کافر پاس جاوے تو کافر اسکو ندیوین اصحاب کو اسکا بہت رنج تھا اور عمر فاروق رضی سے بسبب
جوش اسلام کے رہا نگیا تو کہا یا حضرت ہم کیا حق پر نہین ہین اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت مین اور اُنکے
دوزخ مین حضرت نے فرمایا کہ ہان یون ہی ہی عمر فاروق نے کہا کہ پھر ہم کیون اپنے دین مین اسطرح کی ذلت اختیار کرین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین بحکم خدا کرتا ہون خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نکریگا یہ صلح حکمت سے خالی نہین چنانچہ
اس صلح سے بڑے بڑے فائدے ہوے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت نے کفار مکہ سے خاطر جمع ہوکر خیبر کو فتح

اور بہت جمعیت و سامان حاصل کر کے آخرش مکہ بھی فتح کیا یہ حکمت سوائے خدا اور رسول کے کسیکو معلوم نہ تھی پیغمبر
۹۸۹ رنج میں تھے ھ عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰی عِصَابَةِ الْعِصَابَةِ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ
اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے تجکو
کیا معلوم ہی کہ شاید خدا اس جنگ بدر والے گروہ پر البتہ آگاہ ہو چکا سو اسنے فرمایا کہ تم کرو جو تمہارا جی چاہے میں تمکو
مغفرت بخش چکا ف اس حدیث کا قصہ مذکور ہو چکا کہ ایک بدری صحابی سے بڑا قصور ہوا تھا عمر فاروق نے حضرت سے
کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اسکو مار ڈالوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدر والے صحابیوں کے ایمان خدا نے جانچ لیے ہیں
انکے گناہ پر پکڑ نہیں تو کیوں اسکے قتل کا ارادہ کرتا ہی اس حدیث سے بدری صحابہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم ہوا
کہ انکا اگر کوئی قصور بھی ثابت ہو تو مسلمان کو مناسب نہیں کہ اسپر طعنہ دیوے جسطرح شیعہ دیتے ہیں جبکو خدا نے بخشا اسکا
۹۹۰ بد کہنے والا گویا خدا کو صلاح دیتا ہی کہ اسکو کیوں بخشا اسکی وہی مثل کہ کمہار کی ہے اور پانی کا پیٹ دکھے ھ اُسَامَةُ یَا اُسَامَةُ
اَقَتَلْتَهٗ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَعْنِیْ رَجُلًا مِنَ الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَیْنَةَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا غَشْوَةَ مسلم میں اسامہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اسامہ کیا تو نے اسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرت کی مراد وہ مرد ہی گروہ حرقات کا
جو قوم جہینہ کی ایک شاخ ہی اسنے لا الہ الا اللہ کہا تھا جبکہ اسکو گھیر لیا تھا ف مصابیح میں اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجکو مہم پر بھیجا کہ قوم جہینہ کے مارنے کو بھیجا تھا تو میں نے اس قوم کے ایک مرد کو پا لیا چاہا کہ اسکو نیزہ ماروں اسنے لا الہ الا اللہ زبان سے
کہا سو میں نے اسکو نیزہ مار کے مار ڈالا پھر یہ قصہ میں نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی میں نے کہا یا رسول اللہ اسنے
اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑھا تھا یعنی وہ سچا مسلمان نہ تھا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنی تجکو
دل کا حال کیا معلوم ہی معلوم ہوا کہ شریعت میں ظاہر پر حکم ہی دل کا حال دریافت کرنیکا حکم نہیں اور اسامہ مجتہد تھے اور مجتہد کی
خطا معاف ہی اسیواسطے حضرت نے اس مرد کا خون بہا نہیں دلوایا سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا سچے لوگ تھے
۹۹۱ کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نہ تھے ھ اَنْسُ یَا اَنْجَشَةُ رُوَیْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِیْرِ مسلم میں انس سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انجشہ آہستہ آہستہ چلا ذرا اونٹوں کو شیشے لدے اونٹوں کی طرح ہانک ف انس سے روایت ہی کہ حضرت
کسی سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تھا وہ حضرت کی بیبیوں کے اونٹوں کو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش آواز
تھا آہنگ سے سرود گاتا جاتا تھا اور دستور ہی کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہیں بیبیوں کو سواری میں تکلیف ہوتی تھی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسکو سرود کہنے اور جلد چلنے سے منع کیا اور عورتیں تو نازک بدن ہوتی ہیں اسواسطے حضرت نے
انکو شیشہ یا شیشہ کہا اور بعضے اس حدیث کا یوں مطلب کہتے ہیں کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرت
ڈرے کہ مبادا عورتوں کے دلوں میں کچھ تاثیر ہو جائے اور انکا شیشہ دل ٹوٹ جاوے سو اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتوں کو
۹۹۲ راگ سننا خصوصًا کہ اسکے مضمون میں عشق کا بھی ذکر ہو درست نہیں کہ یہ تنبیہ فساد کا سبب ہی ق اَنَسُ یَا اَنَسُ کِتَابُ
اللّٰهِ یَأْمُرُ بِالْقِصَاصِ وَیُرْوٰی کِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ قَالَهٗ لِاَنَسِ بْنِ النَّضْرِ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ای انس خدا کی کتاب تو بدلا لینے کا حکم کرتی ہی اور دوسری روایت میں یوں ہی کہ کتاب اللہ میں حکم بدلا لینے کا ہی

یہ حضرت نے انس بن نضر سے فرمایا ف دوسرے باب میں ماہر حدیث کا قصہ ہو چکا کہ انس بن نضر کی بہن نے کسیکا دانت توڑا تھا اور حضرت نے
بدلا لینے کا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ یا حضرت اسکا دانت نہ توڑا جاویگا پھر اسکے وارثون نے دین بہا قبول کیا اور بدلا نہ لیا
۹۹۳ ق ابو ہریرۃ یا بلال حدثنی بارجی عمل عملتہ عندک فی الاسلام منفعۃ فانی سمعت اللیلۃ خشف نعلیک
بین یدی فی الجنۃ قال بلال ما عملت عملا فی الاسلام ارجی عندی منفعۃ من انی
لم اتطہر طہورا تاما فی ساعۃ من لیل ولا نہار الا صلیت بذلک الطہور ما کتب اللہ لی ان اصلی بخاری
و مسلم عن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بلال تبلاوے مجکو بڑے فائدے کا امیدواری الاعمل جو تونے اسلام میں اپنے
نزدیک کیا یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ تر منفعت کی امید کس عمل پر ہے اسواسطے کہ میں نے تیرے دونون جوتون کی آہٹ بہشت میں اپنے
آگے سنی بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میں نے اسلام میں کوئی عمل نہیں کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ منفعت کی امید کا کہ جب میں نے رات دن کسی ساعت
میں پورا وضو کیا تو اس وضو سے نماز ضرور پڑھی جو خدا نے میری قسمت میں نماز پڑھنا لکھا ف اس حدیث میں تحیۃ الوضو کی نماز کی فضیلت ہے
حضرت نے اسواسطے پوچھا کہ تا کہ بلال اسکو ہمیشہ کیا کریں اور غیرون کو اسکا ثواب سنکر شوق ہو تحیۃ الوضو پڑھنے کا
۹۹۴ ق ابو ہریرۃ یا بنی کعب بن لوی انقذوا انفسکم من النار یا بنی مرۃ بن کعب انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد شمس انقذوا انفسکم من
النار یا بنی ہاشم انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار یا فاطمۃ انقذی نفسک من
النار فانی لا املک لکم من اللہ شیئا غیر ان لکم رحما سابلہا ببلالہا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا ای کعب بن لوی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانون کو دوزخ سے ای مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد شمس کی
اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای ہاشم کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد المطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے
ای فاطمہ چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے اسواسطے کہ میں بیشک اسکا مالک نہیں تمہارے بچانیکا خدا کے عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمہاری
برادری کا حق ہے میں اسکو ملاؤنگا تر و تازہ کرونگا یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف جب آیت اتری کہ وانذر عشیرتک الاقربین
یعنی ای محمد ڈرا دے اپنے قریب برادری والونکو تو حضرت نے ابتدائے اسلام میں سب قریش کو مکے میں جمع کیا اور ہر جد
سب یک جدی برادرون کو علیحدہ علیحدہ نام لیکر حکم الہی سنا دیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری
برادری بدون ایمان کے میں کسیکو دوزخ سے نہ بچا سکونگا باقی رہی گنہگار مسلمانون کی شفاعت خدا کی جناب
کے بعد البتہ کرونگا برادری کا حق ادا ہوگا
۹۹۵ ق انس یا بنی النجار ثامنونی بحائطکم ہذا قالوا لا واللہ لا نطلب
ثمنہ الا الی اللہ بخاری و مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھسے مول کرو
قیمت لو بنی نجار نے کہا قسم ہے خدا کی ہم اسکی قیمت نہیں چاہتے ہیں مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہیں اور خدا سے
ثواب کے امیدوار ہیں ف صاحب ... مسجد نہ تھی جہان نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑھ لیتے تھے سوا جس جگہ
حضرت کی مسجد ہے وہان کھجور کا باغ تھا ... کی ملکیت کا حضرت نے مول لینے کے ارادے سے فرمایا نسبہ حدیث
جان نثارون نے بلا قیمت نذر کیا وہان کافرون ... نے انکی ہڈیان کھدوا کر مسجد بنائی
یا ابی ان ربی ارسل الی ان اقرا القران علی حرف ... ان ہون علی امتی فرد الی الثانیۃ

حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ
تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ
حَتّٰى إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی میرے بیٹے حکم بھیجا گیا میری
طرف اسکا کہ پڑھ قرآن کو ایک حرف مین یعنی ایک قرات مین یا ایک بولی مین سو مین نے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری
امت پر سو خدا نے پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دو حرفون مین سو مین نے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ میری امت پر آسانی
کر سو خدا نے حکم بھیجا میری طرف کہ پڑھ قرآن کو سات حرفون مین یعنی عرب کی سات بولیون مین اور یہ حکم ہوا کہ تجکو بشمار
ہر بار حکم بھیجنے کے جسکو مین نے تیری طرف پلٹا ایک ایک سوال کرنے کی اجازت ہی کہ تو اسکو مانگے یعنی تین بار کوئی اور دعا کر
تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو مین نے کہا ای خداوند میری امت کو بخش ای خداوند میری امت کو بخش یعنی دو بار تو سوال کر چکا اور
پیچھے ڈال رکھا مین نے تیسرے سوال کو اس دن کے واسطے کہ جب خلق جھکیگی میری طرف سبکی سب یہان تک کہ ابراہیم
علیہ السلام بھی ف ابی بن کعب سے روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن دوسری قرات مین پڑھا مین اس قرات کو نہین
جانتا تھا مین اسکو حضرت پاس لایا حضرت نے میری اور اسکی دونون قراتون کو درست فرمایا سو میرے دل مین ایسا
شک پڑ گیا کہ حالت کفر مین بھی ویسا شک نتھا حضرت سمجھ گئے سو حضرت نے دیا ہاتھ میرے سینے پر مارا کہ مین خوف کے مارے
پسینے مین ڈوب گیا اور گویا مین نے خدا کو دیکھ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کھل گئی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی
حضرت کو اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عرض پر عرض کر کر کے سات قراتیں یا سات بولیان کی اجازت لی تا کہ امت پر ایک قرات
مشکل نہ پڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ جیسے حبیب کو اپنی امت پر اتنا مہربان دیکھا تو امت کے حق مین تین بار
سوال کرنے کی بھی اجازت دی سو حضرت نے امت کی بخشش کا دو بار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے واسطے
رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوفناک ہونگے اور کسیکے واسطے نہ کہ سکینگے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد ہونگے اس حد
تک معلوم ہوا کہ قیامت مین پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھ سعی سفارش چاہینگے یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام
جیسے پیغمبر اسی امر کی آرزو کرینگے اس حدیث سے ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبرون پر صاف ثابت ہوئی ھ قَبِيصَةَ ۹۱۷
بْنِ مُخَارِقٍ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ
أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ مسلم مین قبیصہ بن مخارق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای
عبد مناف کی اولاد مین عذاب الہی سے تمہارا ڈرانے والا ہون اور میری تمہاری مثل جیسے اس مرد کی مثل جسنے دشمن کو دیکھ لیا کہ غارت
کو جاتے ہین تو دوڑ چلا کہ اپنے لوگون کو بچاوے سو ڈرا کہ اسکے پہونچنے سے دشمن آگے پہونچ جاوینگے سو وہین چلانے لگا کہ
ارے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دشمن آ پہونچا ف جب قرآن مین حکم ہوا کہ ای پیغمبر اپنے برادرون کو ڈرا دے عذاب الہی سے تب
حضرت نے اپنے برادر یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو یقین کامل ہی کہ کافر دوزخ مین پڑینگے سو میرا دل
تمہارے کفر پر جلتا ہی کہ مین گھبرا گھبرا کر تمکو سمجھاتا ہون کہ کفر چھوڑو مسلمان ہو تو عذاب سے بچو جیسے وہ مرد گھبرا کر اپنی قوم کو دیکھے ہوے
دشمن سے خبردار کرتا ہی ھ ثَوْبَانُ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ يَعْنِي أُضْحِيَّتَهُ مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے ۹۱۸

شفقت الاعظم رحمت عالم صلعم بر امت خود

فرمایا کہ ای ثوبان اس قربانی کے گوشت کو بنا یعنی پکا ف ثوبان حضرت کے غلام تھے انسے گوشت پکانے کو فرمایا ثوبان سے
روایت ہی کہ وہ گوشت مکے سے مدینے تک رہا تو معلوم ہوا کہ تین دنسے قربانی کا گوشت زیادہ رکھنا بھی درست ہی اور اول تین دنسے
زیادہ رکھنا منع تھا ق اَبُوهُرَيْرَةَ يَاحَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ بخاری اور مسلم مین ٩٩٩
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حسان تو جواب دے رسول اللہ کی طرف سے الٰہی اسکی مدد کر جبرئیل سے ف حسان صحابی
تھے بڑے شاعر کافرون نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے حسان سے انکی ہجو کہلوائی اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبرئیل انکے شریک
ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرونکی ہجو کرنا درست ہی بشرطیکہ اسمین دینی فائدہ ہوا اور ثابت ہوا کہ روح القدس یعنی
جبرئیل کو فیض سخن کی خدمت ہی خ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ ١٠٠٠
بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ
السُّفْلٰى بخاری مین حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیرین ہی یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہی
سو جسنے اسکو لیا جان کی سخاوت یعنی بے حرصی سے لیا تو اسکے واسطے اس مال مین برکت دیجاویگی اور جسنے اسکو جان کی حرص
سے لیا تو اسکو ہرگز برکت نہوگی اور اسکا حال اس شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہی اور اسکا پیٹ نہین بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہی نیچے
ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اٹھا کر دیتا ہی افضل ہی مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہی اور لیتا ہی ف حکیم بن حزام سے
روایت ہی کہ مینے حضرت سے کچھ مال مانگا حضرت نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور قناعت
والے کے مال مین خدا برکت دیتا ہی کہ وہ آسودہ رہتا ہی اور حرص والے کے مال مین برکت نہین یعنی کتنا ہی اسکو ملے پر اسکا پیٹ
نہین بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری والا کتنا ہی کھاوے اسکو آسودگی نہین ہوتی حکیم بن حزام سے بخاری مین روایت ہی
کہ حضرت نے یہ حدیث مجھسے فرمائی تو مینے کہا قسم ہی اسکی جسنے آپکو پیغمبر کیا ہی کہ مین زندگی بھر کبھی کچھ کسیسے نہ مانگونگا چنانچہ حکیم
نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی کبھی نہین لیا صدیق اور فاروق اپنی خلافت مین بلا بلا کر دیتے تھے اور حکیم نہ لیتے تھے ق
اَلزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ بخاری اور مسلم مین زبیر بن عوام سے روایت ١٠٠١
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھ پانی کو یہانتک کہ کھیت کی مینڈون پر پانی چڑھ جاوے یعنی لبالب
بھر جاوے ف مصابیح مین روایت ہی کہ زبیر مین اور ایک انصاری مین کھیت سینچنے کا جھگڑا ہوا حضرت نے حکم کیا کہ ای زبیر تو
اول سینچ لے کہ تیری زمین پانی سے قریب ہی پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی پھوپھی کے
بیٹے کی خاطرداری کرتے ہین حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی اول حکم مین دونون کی رعایت تھی کہ دونون برابر سینچین
جب انصاری نے غصہ دلایا اور جو اسکے حق مین مروت کی تھی نہ سمجھا تب حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا اسواسطے کہ شرع
کا حکم یہی ہی کہ جسکی زمین پانی سے قریب ہو اول وہ خوب سینچ لے پھر دوسرا سینچے خ اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا سَعْدُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى ١٠٠٢
حُكْمِكَ قَالَهُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ بخاری مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد البتہ یے
لوگ اترے مین تیرے فیصلے کرنے پر یہ حضرت نے سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق مین ف بنی قریظہ یہود تھے
کے قریب حضرت سے اور انسے صلح تھی پانچوین سال ہجری کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ

کافرون کے شریک ہوے جب مشرک ملکے کو پلٹ گئے تو حضرت نے بنی قریظہ کی گڑھی پندرہ روز تک گھیری اُن لوگون نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اُترتے ہین خالی کیے دیتے ہین اور ہم سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہین جو ہمارے حق مین وہ حکم کرین ہم اور حضرت اُسپر عمل کرین یہودی اور سعد بیشتر ہم قسم تھے آپسمین مددگار رہتے یہودی سمجھے کہ سعد ہماری رعایت کرکے ہمکو بچا دینگے حضرت نے سعد کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ای سعد تیرے حکم پر فیصلہ موقوف ہی جو تو حکم کرو ویسا عمل ہین آوے سعد نے کہا کہ اُنکے لڑنے والے جوان تو قتل ہون اور لڑکے اور عورتین اُنکی لونڈی غلام بنائے جاوین حضرت نے فرمایا ای سعد تو نے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوے بعضی روایت مین آیا ہی کہ وہ نو سو تھے وَعَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي بخاری اور مسلم مین علی مرتضی علیہ السلام اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد تیر مار میرے مان باپ تجھپر قربان **ف** سعد بن ابی وقاص بڑے تیرانداز تھے جب جنگ احد مین کافرون نے ہجوم کرکے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت نے سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگون سے تیر لیکر سعد کو دیتے جاتے تھے مصابیح مین علی مرتضی علیہ السلام سے روایت ہی کہ مین نے حضرت سے کسی کے حق مین نہین سنا کہ میرے مان باپ تجھپر قربان ہون سوا سعد بن ابی وقاص کے اس حدیث سے بڑی فضیلت اُنکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگارنگ کی قدرت ہی آدمیون کے اختلاف مین کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے حضرت کے جان نثار جنکو حضرت ایسی عمدہ بات فرماوین اور اُنکا بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا کمبخت سخت دل کہ حضرت کے لخت جگر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا اور شیطان سے ولی پیدا کرنا یہ اُسی کی قدرت ہی سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ أَيْنَ حَجَفَتُكَ أَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي أَعْطَيْتُكَ مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ کہان ہی تیری ڈھال جو مین نے تجکو دی تھی **ف** حضرت نے سلمہ کو ایک چمڑے کی ڈھال دی تھی سلمہ نے کسی اور کو دے ڈالی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی قصہ اُسکا دوسرے باب مین ہو چکا ہو سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلّٰهِ أَبُوكَ يَعْنِي امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ مجکو دے ڈال قیدی عورت کو تیرا باپ فضل الٰہی سے خوب شخص تھا یعنی تو بڑے باپ کا بیٹا ہی تیرے نزدیک چیز دنیا کچھ بڑی بات نہین **ف** سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو سردار بنا کر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھ کافر مارے گئے اور کچھ قید ہوے انمین سے ایک عورت مجکو ملی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی آخرش وہ عورت مین نے حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر دو قیدی مسلمانون کو خلاص کروایا خ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عباس کیا تمکو تعجب نہین آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو **ف** بریرہ لونڈی تھی اور اُسکا خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام جب حضرت عائشہ نے بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اُس غلام کے نکاح مین رہے چاہے اُسکو چھوڑ دے بریرہ نے اُسکو بائن کیا تو مغیث اُسکے پیچھے پیچھے مدینے کے کوچون مین روتا پھرتا تھا اور وہ اُسکو نہین قبول کرتی تھی تب حضرت نے اُسکی محبت اور اُسکی نفرت کو دیکھکر حضرت عباس سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے خاوند سے پھر ملاپ کرلے اُسنے کہا یا حضرت شرع کا حکم مجھسے آپ فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین اُسکی سفارش کرتا ہون اُسنے کہا مجکو اُسکی

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

کچھ حاجت نہین اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر لونڈی آزاد ہوئی اور اسکا خاوند غلام تو اسکو اختیار ہی چاہے
نکاح درست رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کے نزدیک اختیار ہی اور امام مالک و شافعی کے نزدیک
اختیار نہین ھر اِبْنُ عُمَرَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِرْفَعْ اِزَارَكَ قَالَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُّ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے ۱۰۰۷
روایت ہی کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ ای عبد اللہ اونچا کر اپنی ازار کو کہا عبد اللہ بن عمر رض نے سو مین نے اسکو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ
اونچا کر سو مین نے اور زیادہ تر اونچا کیا ف کسی نے عبد اللہ بن عمر رض سے پوچھا کہان تک اونچا کرنا چاہیے انھون نے کہا کہ آدھی پنڈلیون تک
پائجامہ ٹخنون کے اوپر رکھنا مباح ہی اور آدھی پنڈلیون تک مستحب ہی ق اَبُوْ مُوْسٰى يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِّنْ كُنُوْزِ ۱۰۰۸
الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَهٗ لِاَبِيْ مُوْسٰى بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای عبد اللہ کیا مین تجکو نہ بتلا دون ایک خزانہ بہشت کے خزانون سے وہ خزانہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ہی یہ حضرت نے ابو موسی سے فرمایا ف
ابو موسی کا نام عبد اللہ بن قیس ہی انہیں سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر مین تھے اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتے تھے حضرت نے
فرمایا کہ آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہین یاد کرتے جو پکارنے اور چلانے کی حاجت ہو خدا قریب اور سنتا ہی اور مین حضرت کے
پیچھے لا حول ولا قوة الا باللہ پڑھتا جاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت مین اسکا اتنا کثرت سے ثواب ہی جیسے
کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہی ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ ۱۰۰۹
اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ تو نہو جیسے فلانے
کی طرح کہ وہ رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اسنے چھوڑ دیا رات کا اٹھنا یعنی تہجد کی نماز یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع کرے تو اسکو ہمیشہ نباہے کبھی کرنا کبھی
چھوڑنا مکروہ ہی اسواسطے کہ ایسی عبادت کا دل مین خوب اثر نہین جتا خ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ يَا عَدِيُّ هَلْ رَاَيْتَ الْحِيْرَةَ ۱۰۱۰
قُلْتُ لَمْ اَرَهَا وَقَدْ اُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى
تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى قُلْتُ كِسْرَى بْنُ
هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ
يَطْلُبُ مَنْ يَّقْبَلُهٗ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَّقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ
يُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَيَقُوْلَنَّ لَهٗ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَّوَلَدًا وَّاُفْضِلْ
عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ
بخاری مین عدی ابن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عدی تو نے حیرہ دیکھا ہی مین نے کہا مین نے اسکو نہین دیکھا اور البتہ اسکی خبر
مجکو ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے چلے گی
یہان تک کہ کعبے کا طواف کریگی نہ ڈریگی کسی سے سوائے خدا کے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو کھولے جاوینگے بادشاہ ایران کے
خزانے مین نے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی اور اگر تیری زندگی
زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا کہ مرد اپنی مٹھی بھر کے سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کرتا کہ کوئی محتاج اسکو لیوے

کسی کو جو اُسکو قبول کرے اور البتہ تم مین سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جسدن کہ اُس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کو اور
سنو گا اُسکے اور خدا کے درمیان کوئی دو بھاشیا جو درمیان مین ایک دوسرے کی بولی سمجھاوے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا سو خدا
فرماویگا کہ کیا مین نے تجکو مال اور اولاد نہین دی اور تجھپر فضل و کرم نہین کیا سو وہ کہیگا کہ سچ ہی تو نے سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے
داہنے تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا اور اپنے بائین نظر کریگا تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اُسکا
نام حیرۃ النعمان مشہور ہی مکے اور اُسمین کئی مہینے کی راہ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی عدی بن حاتم سے کہ مین حضرت کے
پاس تھا سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عدی
کہتے ہین کہ مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھی اور جب ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق
کی خلافت مین تو مین بھی موجود تھا اور جو تم لوگون مین جیتا رہیگا وہ تیسری بات بھی دیکھیگا یعنی کوئی محتاج نہ رہیگا جو صدقہ
قبول کرے بعضے کہتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت مین یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی کے
وقت مین ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہی کہ حضرت نے آیندہ بات کی خبر دی پھر اسی طرح
١٠١ واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کئی بار ہو چکا م سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ
مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای علی مرتضی تیرا رتبہ میرے
نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسی کے نزدیک مگر اتنا فرق ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین **ف** ہجری نوین سال جب حضرت
جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضی علیہ السلام کو مدینے مین خلیفہ کیا منافقون نے کہا کہ پیغمبر پر حضرت علی مرتضی علی بھارہ ہین
اسواسطے اُنکو ساتھ نہ لیا علی مرتضی کو اس بات سے رنج ہوا ناچار ہو کر حضرت کو جا ملے اور یہ منافقون کا طعنہ بیان کیا اور کہا حضرت
کیا آپ مجکو عورتون اور لڑکون پر خلیفہ کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسمین کچھ رتبہ نہین جاتا دیکھو موسی علیہ السلام
جب کوہ طور پر گئے تھے تو اپنے بڑے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت
موسی علیہ السلام کے نزدیک تھی ویسی تمھاری عزت میرے نزدیک ہی ہان اتنی بات البتہ ہارون مین زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی
تھے اور تم پیغمبر نہین اسواسطے کہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا ممکن نہین اس حدیث سے بڑی فضیلت
حضرت مرتضی علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال رتبۂ مرتضوی جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہین کہ اس حدیث سے علی مرتضی کے خلافت
کی حقیقت ثابت ہوتی ہی یعنی حضرت کے بعد سوائے علی مرتضی کے کوئی خلافت کے لائق نہین سو سراسر بے جوڑ بات ہی اسواسطے کہ
حضرت ہارون حضرت موسی کے سامنے مر گئے تھے حضرت موسی کے خلیفہ حضرت یوشع ہوئے تھے اگر حضرت ہارون زندہ رہتے
اور حضرت موسی کے بعد خلیفہ ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث مین ہر طرح کی خلافت مراد
نہین یعنی جنگ تبوک کے پھرنے تک خلافت ہی ہمیشہ نہین جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اسی دم تک تھی جبتک حضرت
موسی طور سے تشریف نہ لائے تھے یہ مقرر ہی کہ اس حدیث سے علی مرتضی کو خلافت کی لیاقت بخوبی ثابت ہوتی ہی لیکن اسمین اُنکے
سوائے دوسرے خلیفہ کی انکار بھی نہین صدیق اور فاروق اعظم رض کے فضائل بھی احادیث مین بیشمار ہین اس کتاب
مین بہت حدیثین مذکور ہو چکین ہین اور ہونگی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو پکڑ لینا اُسکے سوائے اور حدیثونکو

خیال نکرنا یا جہالت ہی یا تعصب ھ عُمَرُ یَا عُمَرُ اَلَا تَکْفِیْكَ اٰیَةُ الصَّیْفِ الَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَآءِ قَالَہٗ حِیْنَ اَکْثَرَ ١٠١٢
عَلَیْہِ فِی السُّؤَالِ عَنِ الْکَلَالَةِ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر کیا تجھکو کفایت نہین کرتی ایام
گرما کی آیت جو سورۂ نسا کے آخر مین ہی یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب عمر فاروق نے حضرت سے بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے ف
کلالہ وہ مرد یا عورت ہی جسکا باپ اور بیٹا نہو سورۂ نسا کی آخر آیت یہ ہی یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَةِ یعنے
ای پیغمبر تجسے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہین تو کہہ اگر مرد مرجاوے اور اُسکے بیٹا نہو اور اُسکی بہن ہو تو آدھا مال اُسکا لیوے
اور اگر دو بہن ہون یا زیادہ تو دو تہائی لیوین اور اگر بھائی بہن ہون تو مرد کا حصہ عورت سے دونا ہی یہ آیت گرمی کے موسم
مین اُتری تھی اسواسطے اُسکو گرمی کی آیت فرمایا ھ اَبُوْ ھُرَیْرَةَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ مسلم مین ابوہریرہؓ ١٠١٣
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو نہین جانتا کہ مرد کا چچا اور اُسکا باپ ایک جڑ کی دو شاخین ہین ف یعنی چچا اور باپ تعظیم
اور توقیر مین برابر ہین کہ دونون ایک دادا سے پیدا ہین جیسے ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق زکوٰۃ کی تحصیل کے عامل تھے حضرت
عباس کے زکوٰۃ نہ دینے کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروقؓ سے یہ حدیث فرمائی ھ اَبُوْ ھُرَیْرَةَ یَا فُلَانُ اَلَا ١٠١٤
تُحْسِنُ صَلَاتَكَ اَلَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلّٰی کَیْفَ یُصَلِّیْ فَاِنَّمَا یُصَلِّیْ لِنَفْسِہٖ اِنِّیْ لَاُبْصِرُ مِنْ وَرَآئِیْ کَمَا اُبْصِرُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے تو کیون نہین اپنی نماز خوبی سے پڑھتا کیون نہین دیکھتا نمازی جب
نماز پڑھتا ہی کہ کسطرح پڑھتا ہی سو وہ تو اپنے بھلے کے واسطے پڑھتا ہی مقرر مین دیکھتا ہون اپنے پیچھے سے جیسا اپنے آگے سے
دیکھتا ہون ف ایک شخص حضرت کے پیچھے صف مین نماز پڑھتا تھا اور اِدھر اُدھر دیکھتا جاتا تھا جب حضرت نماز پڑھ چکے تو پھر
کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور دل سے چاہیے اِدھر اُدھر دیکھنا اپنے مالک کے روبرو کمال بے ادبی ہی اور یہ معجزہ
حضرت کا تھا کہ جیسا سامنے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پشت سے ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی یَا فُلَانُ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ ١٠١٥
لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عَلَیْكَ نَھَارًا قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاہُ بِہٖ فَشَرِبَ
ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ ھٰھُنَا وَجَآءَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے اتر سو ہمارے واسطے ستو گھول اُسنے کہا یا رسول اللہ
البتہ آپکے اوپر تو دن ہی یعنی آپ روزہ دار ہین اور دن ابھی باقی ہی حضرت نے فرمایا کہ اتر سو ہمارے واسطے ستو گھول راوی
نے کہا سو وہ شخص اترا پھر اُسنے ستو گھولے اور حضرت کے پاس لایا تو حضرت نے پیا پھر ہاتھ سے پچھم کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جب
آفتاب ڈوبے ادھر سے اور رات آوے اِدھر سے یعنی سیاہی پورب سے نمود ہو تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آیا ف
راوی سے روایت ہی کہ ہم رمضان مین حضرت کے ساتھ سفر مین تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے کہ بعضے لوگون کو شبہ رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہی اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب
غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہی روزہ کھولنے کا ھ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَرْجِسَ یَا فُلَانُ بِاَیِّ الصَّلٰوتَیْنِ ١٠١٦
اعْتَدَدْتَّ اَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ اَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا قَالَہٗ لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ
سَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِیْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَہٗ مسلم مین عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت

کلمۂ الاخبار از حضرت صلعم منشا اور الافعال

حضرت نے فرمایا ای فلانے دونون نمازون مین سے کس نماز کا تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا کیا اُس نماز کو جو تو نے اکیلے پڑھی یا اُس نماز کو جو تو نے ہمارے ساتھ پڑھی یعنی حضرت نے اُس مرد سے کہا جو مسجد مین آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑھتے تھے سو اُسنے شاید دو سنت فجر کی مسجد کے ایک کنارے مین پڑھین پھر حضرت کے ساتھ نماز مین داخل ہوا ف یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑھنا نچاہیے اور یہی مذہب ہی اکثر اماموں کا اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مین شریک ہو جاویگا تو مسجد کے باہر صف سے دور سنت پڑھے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو جماعت مین شریک ہو جاوے سنت نہ پڑھے

١٠١٧ عن عمر یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَیَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِیْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَیْرَ اَنَّهُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یَّرُدُّوْا عَلَیَّ شَیْئًا مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای فلانے بیٹے فلانے کے ای فلانے بیٹے فلانے کے بھلا جو تمسے اللہ اور اُسکے رسول نے وعدہ کیا تھا تمنے سچ پایا سو مین نے تو جو خدا نے مجھسے وعدہ کیا تھا سچ پایا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہین دھڑون سے جنمین روح نہین سو حضرت نے فرمایا تم میرے قول کو اُنسے زیادہ تر نہین سنتے یعنی تم اور وہ میرے کلام کی سماعت مین برابر ہو مگر یہ بات مقرر ہی کہ وہ میری بات کا کچھ جواب نہین دے سکتے ف جب جنگ بدر مین ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ وغیرہ کفار قریش مارے گئے تو حضرت نے اُنکے دھڑ ایک کنوے مین ڈلوا دیے پھر اُسپر کھڑے ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنی جو خدا اور رسول نے تمہارے قتل اور عذاب کا اور میری فتح کا وعدہ کیا تھا سو سچ ہوا بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مردون کو سماعت ہی اور موت سے روح کو فنا نہین اور قبرستان مین مُردون کو سلام کرنا دلیل ہی اُنکی سماعت کی اور حدیث مین ثابت ہی کہ جب مُردے کو دفن کرکے لوگ پھرتے ہین تو مُردہ لوگون کے جوتون کی چاپ سنتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مردون کو سماعت نہین یہ حضرت کا معجزہ تھا جو اُن کافرون نے سنا جسطرح ٹھیکریون نے حضرت کے ہاتھ مین تسبیح کی تھی اس حدیث مین سواے اُن کافرون کے اور مردون کی سماعت کا ذکر نہین صحیح بخاری مین قتادہ سے روایت ہی کہ خدا نے اسوقت اُن کافرون کو زندہ کر دیا تھا کہ حضرت کا کلام سنکے پشیمان ہون اور اسی طرح حضرت عائشہ سے بھی روایت ہی واللہ اعلم

١٠١٨ عن قبیصة بن مخارق یَا قَبِیْصَةُ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلٰثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰی یُصِیْبَهَا ثُمَّ یُمْسِكُ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهٗ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰی یَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِی الْحِجٰی مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْاَلَةِ یَا قَبِیْصَةُ سُحْتٌ یَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا كَذَا وَقَعَ فِیْ كِتَابِ مُسْلِمٍ حَتّٰی یَقُوْمَ وَالصَّوَابُ یَقُوْلُ وَكَذَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ بِاللَّامِ مسلم مین قبیصہ بن مخارق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قبیصہ سوال کرنا حلال نہین مگر ایک کو تین قسم کے آدمیون سے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا تو اُسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ اتنا مال پا جاوے پھر رک رہے اور دوسرا مرد وہ جسپر کوئی آفت پڑی جس سے اُسکا مال برباد ہو گیا تو اُسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا حضرت نے یون فرمایا کہ زندگی کی درستی حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہی جسکو فاقے کی نوبت پہنچے یہان تک کہ کھڑے ہوکر گواہی دین اُسکی قوم کے تین عاقل آدمی کہ

فلانے کو فاقہ ہی تو اُسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق
حاصل کرے اور اُن تین کے سواے سوال کرنا ای قبیصہ حرام ہی کھاتا ہی سوال کرنے والا حرام کو صحیح مسلم مین اسی طرح حتی یقوم
کی روایت ہی اور ٹھیک یقول ہی جسطرح ابو داؤد نے لام سے روایت کیا ہی **ف** غیر کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اسطرح ہی کہ جیسے
دو آدمی مین مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کے بابت یا خون بہا کے بابت یا ڈانڈ کے بابت اور تیسرا آدمی اُن دونون مین صلح کرادے
اور اسقدر مال کو اپنے ذمے پر کرلیوے تو اُسکو سوال کرنا درست ہی عرب مین اسطرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا اور آفت سے
مال برباد ہونا جیسے آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا لٹ جانا اور یہ جو فاقے کی گواہی تین آدمیون کی فرمائی سو باعتبار احتیاط اور
استحباب کے ہی کسی عالم کے نزدیک یہ شرط نہین کہ بدون گواہی کے فاقے والے کو سوال کرنا درست نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
سوال کی اصل حرام ہی لیکن ان تین ضرورتون مین درست ہی اُنکے سواے کسی طرح سوال درست نہین مصابیح مین قبیصہ سے روایت
ہی کہ مین مال ضامن ہوا اور حضرت سے مین نے سوال کیا حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو ٹھہر جاز کوۃ کا مال جب آویگا تو مین تجکو دونگا
١٠١٩ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **خ** جابرؓ یَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ ثَلٰثًا اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى
وَنَحْوَهَا قَالَهُ حِيْنَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ **ترجمہ** بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای
معاذ کیا تو فتنہ انداز ہی پڑھا کر والشمس وضحٰها اور سبح اسم ربك الاعلٰى اور اتنی اتنی بڑی اور سورتین یہ حدیث معاذ سے فرمائی جبکہ
اُنھون نے عشا کے وقت سورہ بقر پڑھی تھی **ف** مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہی کہ معاذ کا دستور تھا کہ عشا کی نماز حضرت کے
ساتھ پڑھتے پھر اپنی قوم مین جاکر امامت کرتے سو ایکبار معاذ نے سورۂ بقر عشا مین شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑ کے علیحدہ
نماز پڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے اُسکو منافق کہا وہ مرد حضرت پاس گیا اور اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کھیتی والے محنتی لوگ ہین
یعنی دن کی محنت سے ہم ماندے ہوجاتے ہین رات کو ہمکو اتنی طاقت نہین رہتی کہ ہم بڑی لمبی رکعتین پڑھین اور معاذ نے رات کو سورۂ بقر
پڑھی مین اپنی نماز علیحدہ پڑھ کے چلا گیا سو معاذ نے مجکو منافق کہا تب حضرت نے معاذ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگون
مین کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہی بڑی قراءت سے جماعت چھوڑ دیگا معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہی بدون اُنکی مرضی
طول قراءت نہین درست شافعی کے مذہب مین درست ہی کہ امام نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ معاذ حضرت کے ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے پڑھاتے تھے اور حنفی مذہب مین نفل والے کے پیچھے فرض
والے کی نماز نہین درست تو اُنکے طور پر معاذ حضرت کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے ہون گے اور اپنی قوم کے ساتھ فرض کی
١٠٢٠ نیت سے **ق** مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِيْ مَا
حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ
بخاری اور مسلم مین معاذ بن جبلؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا خدا کا حق ہی بندون پر معاذ نے
کہا مین نے کہا اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا کا حق تو بندون پر یہ ہی کہ اُسکی بندگی کرین اور اُسکے ساتھ
کسی کو شریک نہ کرین آہ ای معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا حق ہی بندونکا خدا پر جبکہ وہ اُسکو کرین یعنی عبادت کرین لا شریک جانکر

مین نے کہا اللہ اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا بندونکا حق خدا پر یہ ہی کہ انکو عذاب نکرے ف خدا کا حق بندون
۱۰۲۱ پر واجب ہی اور بندے کا حق خدا پر کچھ بھی نہین لیکن اُسکے فضل و کرم کی راہ سے البتہ ہر طرح کی امید ہی ق اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ
يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای مغیرہ اٹھالے وضو کے
برتن کو ف مغیرہ سے روایت ہی کہ مین حضرت کے سفر مین ساتھ تھا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو مین وضو کا برتن حضرت
کے ساتھ لے چلا حضرت نے اول جا کے ضرور سے فراغت کی شامی جبہ حضرت پہنے تھے آستینین اُسکی تنگ تھین اُسمین سے ہاتھ
نکالکر حضرت نے وضو کیا اور مین پانی ڈالتا جاتا تھا پھر حضرت نے موزون پر مسح کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار سے وضو
۱۰۲۲ کروانا درست ہی نَوْعٌ اٰخَرُ دوسری قسم کی حدیثین ق جَابِرٌ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا
فَحَيَّهَلًا بِكُمْ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خندق کھودنے والو البتہ جابر نے تمھاری دعوت کا
کھانا طیار کیا سو جلدی چلو ف اسکا پورا قصہ تیسرے باب مین ہو چکا کہ تھوڑے گوشت اور تین سیر جو کے آٹے کو حضرت کی
۱۰۲۳ برکت سے ہزار آدمی نے کھایا جنگ خندق کے ایام مین ق اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَا تَأْكُلُوْا لُحُوْمَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ
ثَلٰثٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَّحَشَمًا وَ
خَدَمًا فَقَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا اَوِ ادَّخِرُوْا مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مدینے کے لوگو
نہ کھاؤ قربانیون کے گوشت کو تین دن سے زیادہ کہا ابو سعیدؓ نے پھر لوگون نے شکایت بیان کی حضرت سے کہ ہمارے جو رو لڑکے ہین اور
بھائی بند ہین اور غلام خدمتگار ہین یعنی اگر تین دن سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دلون تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ
اور کھلاؤ اور بند کر رکھو یا فرمایا رکھ چھوڑو ف یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہی اول حکم منسوخ ہوا
۱۰۲۴ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَاَلَّفَكُمُ
اللّٰهُ بِيْ وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید بن عاصمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ انصار
بھلا مین نے تمکو گمراہ نہین پایا سو خدا نے تمکو دین کی راہ بتلائی میرے سبب اور تم تتر بتر تھے سو خدا نے تمھاری آپسمین الفت اور محبت کر دی
میرے سبب اور تم محتاج تھے سو خدا نے تمکو مالدار کر دیا میرے سبب ف جنگ حنین مین جب فتح ہوئی اور مال ہاتھ لگا تو حضرت
نے نو مسلمون کو مال بہت دیا اور انصار کو نہین دیا تو نوجوان انصاریون نے کہا کہ حضرت ہمکو نہین دیتے انکو دیتے ہین جنکے خون
ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی جو ہمارے بزور شمشیر مسلمان ہوئے ہین حضرت نے انکو ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی پھر
انصار راضی ہوئے اور رونے لگے انصار کے دو گروہ تھے اوس اور خزرج زمانہ کفر مین باہم انمین بڑی عداوت تھی بہت کشت
و خون ہو چکا تھا جب حضرت کے پاس دونون گروہ مسلمان ہوئے تو باہم نہایت دوست ہو گئے یہ احسان جتایا حضرت نے
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ قَالُوْا قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ كَلَّا اِنِّيْ
عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای گروہ انصار تم نے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہی اپنے شہر کی انصار نے کہا یہ بات تو
مقرر ہوئی ہی حضرت نے فرمایا یہ ہرگز نہین مین مقرر اللہ کا بندہ ہون اور اسکا رسول مین نے ہجرت کی خدا کی طرف اور تمھاری طرف

اب میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہی اور موت میری تمھاری موت کے ساتھ ہی ف مصابیح مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب
مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اُسکو امان ہی اور جسنے ہتھیار ڈال دیئے اُسکو امان ہی تب انصار نے کہا کہ
حضرت کو اپنے برادر کی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی ق ابن مسعود یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَ
مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے ١٠٢٦
جوانو کے گروہ جو طاقت رکھتا ہو تم مین سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اسواسطے کہ نکاح نظر کا بڑا روکنے والا اور شرمگاہ کا
بڑا بچانے والا ہی یعنی نکاح کے سبب آدمی حرامکاری اور اجنبی عورتون کے گھورنے سے بچتا ہی اور جسکو خانہ داری کی طاقت نہو تو وہ اپنے
اوپر روزہ رکھنا ضرور جانے اسواسطے کہ اُسکے حق مین روزہ رکھنا خصی کرنا ہی ف یعنی جسطرح خصی کر ڈالنے سے شہوت جاتی رہتی ہی
ویسی ہی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جسکو جورو کے کھانے کپڑے دینے کا مقدور ہو اُسکے حق مین نکاح کرنا مستحب ہی کہ حرامکاری
اور نظر بازی سے بچے اور اگر مقدور نہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خود بخود شہوت دور ہو جاویگی ق عائشہ
يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا ١٠٢٧
خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مسلمانو کے گروہ کون ایسا ہی جو میرا عذر دریافت کرکے بدلا لیوے اُس مرد سے جسکی ایذا اور
تکلیف میرے اہل بیت کو یعنی میری گھر والی بی بی کو پہونچی سو خدا کی قسم نہین جانا مین نے اپنی بی بی کو مگر نیک اور البتہ لوگون نے ذکر
کیا ہی اُس مرد کو جسکو نہین جانا مین نے مگر نیک وہ تو میری بی بی پاس کبھی نجاتا تھا بدون میرے ساتھ کے ف یہ حدیث ٹکڑا ہی بڑی
لمبی حدیث کا جب عبد اللہ بن ابی منافقون کے سردار نے حضرت عائشہ کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یون روایت ہی کہ ہجری پانچوین سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف لیگئے مین حضرت کے ساتھ تھی جب
حضرت فتح کرکے مدینے کے قریب پہونچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین حاجت ضروری کے واسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت کرکے
مکان پر آئی یہان معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا مین اُسی مقام پر تلاش کرنے کو گئی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے کسنے پر
مقرر تھے وہ میرے کجاوے کو اٹھا کر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے عورتین اُسوقت کم خوراک اور نہایت دبلی ہوتی تھین اس سبب
کجاوہ کسنے والون کو میرے ہونے یا نہونے کی کچھ خبر نہوئی جب مجھکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا مین وہان بیٹھ گئی
اس خیال سے کہ آخر جب میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہارے ماندے کو
ساتھ لاوے اُسنے مجھکو سوتے دیکھا تو پہچانا کہ پردہ پوشی سے پہلے اُسنے مجھکو دیکھا تھا اُسنے افسوس اور تعجب سے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا
اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہی مین جاگ پڑی اُسکی کوئی بات اور مین نے نہین سنی اُسنے اپنا اونٹ بٹھلایا مین اُسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی
نکیل پکڑ کے روانہ ہوا ظہر کے وقت لشکر مین پہونچی تو تہمت کرنے والون نے مجھپر تہمت باندھی اور بانی مبانی اس تہمت کا عبد اللہ بن سلول
ہوا مین مدینے مین آکر بیمار ہوگئی اور ایک مہینا بیمار رہی اور مجھکو اس تہمت کرنے کی کبھی کچھ خبر نتھی ہان اتنا مجھکو تردد تھا کہ جیسے ہر بار
حضرت مجھپر مہربانی کرتے تھے اس بار ویسی مہربانی نہ تھی گھر مین آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا

گھر مین پاخانے نہ تھے مین شہر کے باہر مسطح کی مان کے ساتھ جا ضرور کو گئی اُسکا پیر چادر مین اُلجھا وہ گر پڑی اُسنے اپنے بیٹے کو یعنے
مسطح کو بد دعا دی مینے کہا تو اُسکو کیون بد دعا دیتی ہی وہ تو بدری صحابی ہی تب اُسنے مجکو اِس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنے
والون کا شریک ہی یہ سنتے میری بیماری اِس غم سے دونی ہو گئی مین حضرت سے اجازت لیکر اپنے مان باپکے گھر آئی کہ اِس خبر کو تحقیق کرون مینے اپنی
مان سے کہا اى مان یہ کیا بات ہی جسکا لوگون مین چرچا ہی میری مانے کہا اى بیٹی تو مت گھبرا جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہی اُسکو اسی طرح
اکثر لوگ تہمت لگاتے ہین مینے کہا سبحان اللہ میرے حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین اُس رات تمام رات مجکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری
رہے پھر حضرت نے علی بن ابی طالب اور اُسامہ بن زید کو بلایا اور میرے چھوڑ دینے مین صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے کہ اتنی مدت مین جبرئیل
کا آنا اور وحی اُترنا بالکل موقوف ہو گیا تھا اُسامہ نے میری پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپکی بی بی ہین مجکو تو سواے
پاکی اور بہتری کے کچھ اور خیال مین نہین آتا اور علی بن ابی طالبنے کہا کہ خدانے حضرت پر کچھ تنگی نہین کی انکے سوا بہت اور
عورتین موجود ہین لیکن بریرہ لونڈی سے پوچھیے وہ آپ کو سچ سچ بتلا دیگی حضرت نے اُسکو بلایا اور فرمایا کہ اى بریرہ تونے کبھی عائشہ
سے ایسی بات دیکھی ہی جس سے تجکو اُسکی پاکدامنی مین شک پڑے بریرہ نے کہا اى رسول اللہ قسم ہی اُس خدا کی جسنے تمکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ
مینے کبھی اُسکی پاکدامنی مین کچھ فرق نہین پایا ہان اتنی بات البتہ ہی کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہی بکری خمیر کہا جاتی ہی اور وہ سویا کرتی ہی
یعنی کم عمری سے گھر کا بندوبست نہین کرتی پھر حضرت مسجد مین تشریف لے گئے اور منبر پر یہ حدیث فرمائی یعنی اى مسلمانون
کوئی اُس منافق سے یعنی عبد اللہ بن سلول سے میرا بدلا لیوے کہ اُسنے ناحق میرے گھر کے لوگون کو تہمت لگائی اور مجکو
تحقیق کرنے کے بعد کوئی عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اوس کا سردار تھا اُسنے کہا یا رسول اللہ مین آپکا
بدلا لینے کو تیار ہون اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم یعنی اوس سے ہووے تو مین اُسکی گردن مارون اور اگر دوسری قوم سے
یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کرین تو سعد بن عبادہ خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی تیج سے کہا کہ اى معاذ تو زیادہ گوئی
کرتا ہی ہماری قوم والے پر تیرا کچھ مقدور نہین اور اپنی قوم کی تو بھی حمایت کریگا پھر اُسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے
کہا اى سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہی قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو قتل کرینگے کیا تو منافق ہی جو منافقون کی حمایت
کرتا ہی غرضکہ قریب تھا کہ کشت و خون ہووے حضرت نے سبکو چپکا کیا حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ مین بیٹھی روتی تھی کہ حضرت گھر
مین تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ اى عائشہ تیرے حق مین مینے ایسی ایسی باتین سنی ہین اگر تو بے گناہ ہی تو عنقریب
خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تونے گناہ کیا ہی تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندے نے توبہ کی تو خدا گناہ معاف کرتا ہی جب حضرت بات
تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے مینے حضرت سے کہا کہ مجکو معلوم ہی کہ آپ کو اِس بات کی خبر پہونچی ہی اور آپکے دل مین جم گئی ہی
سو اگر مین یون کہون کہ مین اِس عیب سے پاک ہون تو حضرت یقین کاہیکو کرینگے اور اگر ناکردہ گناہ کا ایک اقرار کرون تو حضرت
اُسکو سچ جانینگے اب میرے اور حضرت کے درمیان سوا حضرت یعقوب کے اور کوئی مثل نہین بن سکتی فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ یعنی اب صبر بہتر ہی اور تمہاری اِس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہی حضرت میرے پاس سے نہ اُٹھے تھے کہ وحی اُترنے
کی نشانیان حضرت پر ظاہر ہوئین اور سورہ نور مین خدانے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والون کی مذمت بیان کی پھر تو حضرت
نے خوش ہو کر فرمایا اى عائشہ بشارت ہی تجکو کہ خدانے تیری پاکی بیان کی میرے مان باپنے کہا اى عائشہ اُٹھکر حضرت کی

تعظیم اور تعریف میں اُسوقت نہایت غصے میں تھی میں نے کہا کہ مین نہ اٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی مین اپنے خدا کی تعریف
اور شکر کرونگی جسنے میری بیگناہی ظاہر کی حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ یہ مجکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کریگا لیکن
یہ معلوم نتھا کہ میرے حق مین قرآن اُتریگا جو قیامت تک پڑھا جاویگا ف اس حدیث سے بہت فایدے ظاہر ہوئے اول یہ کہ
جو بیگناہون کو عیب لگاتا ہی وہ آخر کو خود فضیحت ہوتا ہی اور پاکون کی پاکی زیادہ تر ثابت ہوجاتی ہی دوسرے یہ کہ جسنے حضرت عایشہ
کو بد کہا مقرر اُسنے حضرت کو رنج دیا اور اُنھین منافقون مین وہ بھی داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب سوا خدا کے کسی کو نہین مینا
١٠٢٨ پھر اُسکا تردد اور رنج حضرت کو رہا لیکن بدون خدا کے بتلائے حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ
تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عورتون کے گروہ
خیرات کرو اسواسطے کہ دوزخیون مین تمھین مجکو زیادہ نظر پڑین یعنی دوزخ مین مین نے عورتین مردون سے زیادہ دیکھین **ف**
حضرت عید کو جب عیدگاہ سے پھرے تو عورتون کے گروہ پر گذرے پھر یہ حدیث فرمائی عورتون نے پوچھا یا حضرت اسکا کیا
سبب ہی کہ عورتین مردون سے زیادہ دوزخ مین ہین حضرت نے فرمایا کہ بہت کوسا کرتی ہین اور اپنے خاوندکا حق نہین مانتین
١٠٢٩ یعنی ناشکری کرتی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای یہودیون کے گروہ مسلمان ہوجاؤ تو بچ رہو یعنی قتل اور جزیہ
١٠٣٠ اور دوزخ سے **ف** یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے فرمایا جب اُنکے نکالنے کا ارادہ کیا **خ** عَائِشَةُ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ وَيْلَكُمْ
اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا وَّاَنِّيْ جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا **قَالَهٗ**
اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَعْدَ اِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ بخاری مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ای یہودیون کے گروہ تمھاری کمبختی ہی خدا سے ڈرو سو قسم ہی اُس خدا کی جسکے سوا کوئی لائق پوجنے کے نہین البتہ تم جانتے ہو
کہ مین مقرر خدا کا رسول ہون اور بیشک تمھارے واسطے حق دین لایا ہون سو مسلمان ہوجاؤ یہ حضرت نے اول مدینے مین
آتے ہوئے بعد مسلمان ہوئے عبداللہ بن سلام کے فرمایا تھا **ف** توریت مین حضرت کی نشانیان مذکور تھین یہودیون کو
خوب معلوم تھا کہ نبی آخرالزمان فلانے وقت فلانے شہر فلانی قوم مین پیدا ہوگا اور مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین آویگا بلکہ
اسی واسطے اپنا ملک شام چھوڑ کر اکثر یہودی مدینے مین آرہے تھے کہ ہم حضرت سے مشرف ہون اور جب کافرون سے لڑتے تو
یون دعا مانگتے کہ الٰہی پیغمبر آخرالزمان کی برکت سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری پیغمبری
خوب جانتے ہو پھر حضرت مدینے مین تشریف لائے تو ان کمبختون نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسیٰ کو
نمانا تھا ویسے ہی ہمارے حضرت کو نمانا ہان جو اُنمین دیندار خداترس تھے جیسے عبداللہ بن سلام کہ اُنمین بڑے عالم اور سردار
١٠٣١ تھے بے تامل ایمان لائے **نَوْعٌ اٰخَرُ** دوسری قسم کی حدیثین **م** اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ
مِنْهُ اِنَّهٗ لَا يَضُرُّكَ يَعْنِي الدَّجَّالَ **قَالَهٗ** لَهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اِلَّا لَفْظَةَ اَيْ بُنَيَّ مسلم مین مغیرہ بن شعبہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای بیٹا کون چیز تجکو رنج مین ڈالتی ہی دجال سے البتہ وہ تجکو کچھ ضرر نہ پہونچا سکیگا یہ حضرت
نے مغیرہ سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کی مگر ای بنی کی لفظ اسمین نہین **ف** مغیرہ

کہ مین حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مین نے کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ اسکے ساتھ روٹیون کے
1032 پہاڑ اور پانی کی نہرین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب آسان ہی ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَیْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ اِلٰی مَا قَالَ
اَبُوْ حُبَابٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَهٗ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ حِيْنَ عَادَهٗ وَاَبُوْ حُبَابٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ
بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سعد کیا تو نے نہین سنا جو ابو حباب نے کہا اسنے ایسا اور ایسا کہا
یہ حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب انکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے اور ابو حباب کنیت ہی عبد اللہ بن ابی منافق کی ف
حضرت ایکبار سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو چلے راہ مین مسلمان اور مشرک ملے ہوئے ایک مجلس مین بیٹھے تھے اسوقت تک
عبد اللہ بن ابی ظاہری اسلام بھی نہ لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اڑی اسنے ناک بند کی اور کہا کیون خاک اڑاتے ہو حضرت
نے سلام کیا پھر وہان کھڑے ہوکر وعظ کہا اور قرآن پڑھا عبد اللہ بن ابی نے کہا کلام تو اچھا کرتے ہو لیکن ہمکو تکلیف نہ دو
اپنے گھر بیٹھ کر وعظ نصیحت کیا کرو جو تمھارے پاس آوے اسکو سمجھاؤ عبد اللہ بن رواحہ صحابی وہان موجود تھے انھون نے
کہا یا رسول اللہ آپ بخوشی جو چاہیے سو ارشاد کیجیے اگرچہ یہ نہین سنتا تو ہم تو قرآن پر قربان ہین پھر تو مسلمانون اور کافرون
مین نہایت لڑائی ہوئی قریب تھا کہ تلوار چلے حضرت نے سبکو چپکا کیا پھر سعد بن عبادہ کے گھر جاکر یہ حدیث فرمائی سعد نے کہا یا رسول
اللہ وہ جسکی جہت سے معذور ہی اسواسطے کہ حضرت کے تشریف لانے سے پہلے یہان کے لوگون نے چاہا کہ اسکے سر پر سرداری
اور بادشاہی کا تاج رکھین اب جو آپ دین حق لائے اور اسکی ریاست مین خلل پڑا اسواسطے وہ ایسی باتین کرتا ہی اس حدیث
1033 سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور آدمی کو دینداری سے اکثر باز رکھتا ہی م اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَیْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ
السَّمُرَةِ قَالَهٗ يَوْمَ حُنَيْنٍ مسلم مین حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عباس پکار درخت والونکو
یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف حضرت عباس سے روایت ہی کہ جنگ حنین کے دن مین نے اور ابو سفیان بن حارث نے حضرت
کا ساتھ ایک دم نچھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافرون نے ہر طرف سے تیر اندازی کی مسلمانون کے پیر اکھڑ گئے اور حضرت سفید خچر
پر سوار کافرون پر حملہ کرتے تھے مین لگام کھینچتا تھا تاکہ حضرت جلدی نکرین اور ابو سفیان رکاب پکڑے تھے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگون نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ مین جانبازی کی بیعت کی ہی انکو پکار حضرت عباس کی بڑی
آواز تھی حضرت کی آواز سنتے ہوئے سب اصحاب لبیک لبیک کہتے ایسے جھکے جیسے گائین اپنے بچون کی طرف جھکتی ہین پھر خوب
1034 لڑے اور حضرت نے کنکریان کافرون پر مارین لڑائی فتح ہوگئی جنگ حنین آٹھوین سال ہجری بعد فتح مکے کے ہوئی ق
اَلْمُسَيَّبُ بْنُ حَزْنٍ اَیْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ قَالَهٗ لِاَبِیْ طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِهٖ
بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای چچا کہہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لے اس کلمے کو خدا کے نزدیک
اس کلمہ کہنے کے سبب تیرے واسطے مین جھگڑونگا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجھکو بخشاؤنگا یہ حضرت نے ابو طالب سے
کہا انکے مرتے وقت ف ابو طالب کی وفات کے وقت ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی تو ان کمبختون نے کہا ای ابو طالب کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑتا ہی حضرت بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور
ان اسی طرح ورغلاتے تھے آخر ش کو ابو طالب نے کہا کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین پر مرتا ہی اور کلمہ نکہا ق

أَبُوْمُوْسٰى أَيُّهَا النَّاسُ اِرْبَعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا ۱۰۳۵
وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَهٗ فِيْ سَفَرٍ وَكَانُوْا يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ بخاری اور مسلم مین ابوموسی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا ای لوگو نرمی کرو اپنی جانون پر یعنی شور نکرو البتہ تم بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو تم تو سنتے نزدیک والے کو پکارتے ہو اور
وہ تو تمہارے ساتھ موجود ہی یہ حضرت نے سفر مین فرمایا اور لوگ پکار پکار کے اللہ اکبر کہتے تھے **ف** اِس حدیث سے ظاہر ہ
معلوم ہوتا ہی کہ ذکر مین زیادہ شور کرنا درست نہین اسواسطے کہ زیادہ شور کرنے مین اپنے حواس بھی پریشان ہوتے ہین ور دوسر
کے بھی ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ ۱۰۳۶
قَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا إِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا
مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ
يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ خدا پاک ہی نہین قبول کرتا ہی مگر عمل پاک اور مال پاک کو مقرر خدا نے حکم کیا ایماندارون کو جسکا حکم کیا
پیغمبرون کو فرمایا قرآن مین ای پیغمبرو کھاؤ پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو مین البتہ تمہارے عمل کا جاننے والا ہون اور
خدا نے قرآن مین فرمایا ای ایماندارو کھاؤ حلال مال اور پاک چیزون کو جو مین نے تمکو دین پھر حضرت نے ذکر کیا اُس مرد کا جسنے بڑا
لنبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ پھیلاتا ہی اپنے دونون ہاتھ آسمان کی طرف اور یون کہتا ہی کہ ای رب میرے ای رب
میرے ای رب میرے اور حال آنکہ کھانا اُسکا حرام اور پینا اُسکا حرام بدن اُسکا پالا گیا حرام غذا سے پھر کہان سے ایسے شخص کی دعا
قبول ہو **ف** پاک مال وہ ہی جسمین کسی کا دعوی اور جھگڑا نہو اور شرع مین درست ہو چوری کا مال اور غصب کا مال پاک نہین
اسواسطے کہ مالک کا دعوی اسمین موجود ہی اور خرچی کا مال اور رشوت کا اور بیاج کا اگرچہ اُسمین بظاہر دعوی نہین لیکن اسطرح
مال لینا شرع مین درست نہین تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بیفائدہ بات ہی کہ خدا اُسکو قبول نہین کرتا
اسواسطے کہ وہ پاک ہی ناپاک کو کسطرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے مین پیغمبرون اور مسلمانون کو خدا کا ایک سا حکم ہی
اُسمین رد ہی اُن لوگون کا جو کہتے مین کہ او صاحب ہم اور پیغمبر لوگ برابر نہین جو اُنکی طرح طلب حلال مین جانفشانی اور محنت
کرین پھر حضرت نے فرمایا کہ ہرچند مضطر اور مسافر رنج کش کی دعا مقبول ہوتی ہی لیکن جب اُسکا کھانا پینا اور گوشت پوست
حرام مال کا ہوا تو دعا قبول ہونے کی کون صورت ہی خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اِس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کے
حق مین ساری عبادتون سے حلال روزی تلاش کرنا مقدم ہی بدون اُسکے نہ عبادت مین کچھ مزا ہی نہ دعا قبول ہونے کی کچھ امید
ہی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ حلال مال دنیا مین کسی کو ملتا ہی اُسکی تلاش بے فائدہ ہی سو غلط بات ہی اسواسطے کہ محنت مزدوری
کرنا کھیتی کرنا سوداگری شرع کے موافق کرنا نوکری کرنا بشرطیکہ اُسمین کوئی خلاف شرع کام نکرنی پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ
مین بے خواہش اُسکو کچھ دیوے یہ سب درست ہی جو مال ان طرحون سے حاصل ہو وہ حلال اور پاک ہی غرضکہ جس ایماندار کو
قیامت مین خدا کو منھ دکھانے کا یقین ہی اُسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہی اور حرام خور خدا فراموش سے گئے گذرے
ھ ابْنُ عَبَّاسٍ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا

اَلَا وَاِنِّی نُهِیْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَاکِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّکُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِیْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا
فِی الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَکُمْ مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ پیغمبری کی
خوش خبریون سے اب کچھ باقی نہین رہا سوائے ٹھیک خواب کے کہ اُسکو مسلمان دیکھے یا اُسکے واسطے کوئی اور مسلمان دیکھے اور
مجکو منع ہوا کہ مین قرآن پڑھون رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع مین تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی العظیم کہو اور
سجدے مین بدل دعا مین کوشش کرو کہ سزاوار ہی سجدے مین تمہاری دعا قبول ہونا **ف** یہ حدیث حضرت نے انتقال کے
قریب حجرے کا پردہ اٹھا کر فرمائی یعنی جو علم غیب کہ بواسطے نبوت کے تمکو حاصل ہوتا تھا سو اُسکا دروازہ بند ہو چکا کیونکہ میرا
انتقال ہوتا ہی میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ہان مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا ٹھیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہی قیامت
تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا اُسکے واسطے کوئی اور دیکھے پھر رکوع اور سجود مین قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدے کو قبول ہونے کا
مقام بتلایا اسواسطے کہ خاک پر سر رکھنا عاجزی کا کمال رتبہ ہی رحمت الٓہی جوش ہی مارا چاہے ہی اَبُوْ سَعِیْدٍ اَیُّهَا النَّاسُ ١٠٣٨
اِنَّهٗ لَیْسَ بِیْ تَحْرِیْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لِیْ وَلٰکِنَّهَا شَجَرَةٌ اَکْرَهُ رِیْحَهَا یَعْنِی الثُّوْمَ قَالَهٗ حِیْنَ قَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ
حُرِّمَتْ حِیْنَ قَالَ مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْحَدِیْثَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ میرے
اختیار مین حرام کرنا نہین جسکو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لہسن کا ایسا پیڑ ہی کہ مجکو اُسکی بو بُری معلوم ہوتی ہی یہ حضرت نے
اُسوقت فرمایا جب لوگون نے کہا کہ لہسن حرام ہوا حرام ہوا جبکہ حضرت نے فرمایا تھا کہ جو لہسن کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے
ف یعنی حرام حلال مقرر کرنا بدون خدا کے حکم میرے اختیار مین نہین یہ خدا کی شان ہی اور لہسن کی حرمت شرعی نہین کراہت
طبعی ہی اَنَسٌ اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ اِمَامُکُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِیَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ ١٠٣٩
فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ اَمَامِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ رَاَیْتُمْ مَا رَاَیْتُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّلَبَکَیْتُمْ
کَثِیْرًا قَالُوْا وَمَا رَاَیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَیْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو
مین تمہارا امام ہون مجسے آگے رکوع نکیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور سلام پھیرنا اسواسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے آگے سے
اور پیچھے سے پھر حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ اگر تم دیکھتے جو مین نے دیکھا تو تھوڑا ہنستے
اور بہت سا روتے اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ آپنے کیا دیکھا حضرت نے فرمایا کہ مین نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا **ف** معلوم ہوا
کہ مقتدی کو اطاعت امام کی واجب ہی رکوع اور سجود اور قیام اور قعود مین امام سے سبقت حرام ہی جب اول امام رکوع سجود
کر لیوے تو مقتدی کرین پھر ہنسنے کی بُرائی بیان کی کہ اُسکا سبب غفلت ہی اور رونے کی تعریف کی اُسکا سبب بیداری اور علم
ہی خ ابْنُ عَبَّاسٍ اَیُّهَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَیْسَ بِالْاِیْضَاعِ قَالَهٗ یَوْمَ عَرَفَةَ بخاری مین ١٠٤٠
عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو اپنے اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ خود دوڑنا اونٹ دوڑانا نیکی
اور خوبی نہین یہ حضرت نے عرفے کے دن فرمایا **ف** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو پیچھے
سے غل شور سنا کہ لوگ اونٹون کو مارتے ہوئے دوڑاتے آتے ہین تب یہ حدیث فرمائی ٥ عَلِیٌّ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَقِیْمُوْا ١٠٤١
الحلہ ... عَلٰی اَرِقَّائِکُمْ مسلم مین حضرت مرتضٰی علی علیہ السلام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو اپنے غلامونکو

قائم کرو اپنے غلامون پر **ف** یعنی اگر تمھارے غلام گناہ کرین تو انکو سزا دو جیسے دس درم یا زیادہ چوری کرین تو ہاتھ کاٹو
یا حرام کرین تو کوڑے پچاس مارو اور امام شافعی کے نزدیک مالک سزا دینے کا مختار ہے اور امام اعظم کے نزدیک اجازت کے
بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہین **م** اَبُو سَعِیدٍ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ یُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ ۱۰۴۲
اللّٰهَ سَیُنْزِلُ فِیْهَا اَمْرًا فَمَنْ کَانَ عِنْدَهٗ مِنْهَا شَیْءٌ فَلْیَبِعْهُ وَلْیَنْتَفِعْ بِهٖ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا اے لوگو البتہ خدا ابھی اشارے کر چلا ہے شراب مین اور شاید کہ آگے اتاریگا اسمین کچھ حکم یعنی کھول کے حرام کر دیگا سو جسکے
پاس اس شراب سے کچھ ہو سو چاہیے کہ اسکو بیچ ڈالے اور اُس سے فائدہ اٹھالیوے **ف** جب قرآن مین اس مضمون کی آئین
اُتریں کہ مستی مین نماز مت پڑھو اور شراب مین لوگون کو فائدے بھی ہین اور گناہ بھی تو لوگ شراب پیتے تھے نماز کے وقت
ترک کرتے تھے حضرت اس پردازے سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہے تب یہ حدیث فرمائی ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت
کے فرمانے کے بعد تھوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف مین شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب جسکے پاس
شراب ہو نہ پیوے نہ بیچے ڈہلکا دیوے سو اُسی دن حکم سنتے اصحاب نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہا دی کہ تمام مدینے مین کیچڑ
ہو گئی **م** سَبْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ الْجُهَنِیُّ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ قَدْ کُنْتُ اَذِنْتُ لَکُمْ فِی الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَاِنَّ ۱۰۴۳
اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِکَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ مِنْهُنَّ شَیْءٌ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَهٗ وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْئًا
مسلم مین سبرہ بن معبد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ مین نے تمکو اجازت دی تھی عورتون سے متعہ کرنے کی
اور بیشک خدا نے اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متعے والی عورتون سے کوئی عورت ہو تو اسکو چھوڑ دیوے اور جو
انکو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سو اُسکو کچھ بھی نہ پھیر لیجیو **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا بحکم خدا قیامت تک حرام ہوا
جیسے شراب اول مباح تھی پھر حرام ہوئی باقی گفتگو اول باب مین ہو چکی **م** جَابِرٌ یَا اَیُّهَا النَّاسُ خُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ ۱۰۴۴
لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ عَامِیْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو سیکھ لو حج کی عبادت کے طریقے
اسواسطے کہ مجھکو معلوم نہین شاید کہ مین حج نکرونگا اس برس کے بعد **ف** یہ حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق
نہین ہوا اسی سال انتقال فرمایا اسی واسطے اُسکو حجۃ الوداع کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول اور فعل حجت ہے
م اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو ۱۰۴۵
البتہ خدا نے تمپر حج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو **ف** یہ حدیث دلایل فرضیت حج سے ایک دلیل ہے **خ** اَبُوْ اُمَامَةَ یَا ابْنَ اٰدَمَ ۱۰۴۶
اِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَکَ وَاِنْ تُمْسِکْهُ شَرٌّ لَکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ بخاری مین ابو امامہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے زائد از حاجت مال کو تیرا خرچ کرنا بہتر ہے تیرے واسطے اور اگر تو نے اس مال کو رکھ چھوڑا تو
بُرا ہے تیرے واسطے اور تجکو ملامت نہوگی بقدر اپنے اہل و عیال کے قوت رکھنے پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے
زکوٰۃ دینے کے زائد مال کو راہ خدا مین دینا مستحب ہے کہ آخرت کا ذخیرہ ہوا اور مال رکھنے مین برائی ہے کہ اسپر حساب درغیرہ نکو فائدہ
لیکن بقدر اپنے گھر بار کے خرچ رکھنے پر ہرگز ملامت نہین اور توکل کے بھی مخالف نہین کہ حضرت اپنی بیبیون کو
قوت دیتے تھے **م** جَابِرٌ یَا بَنِیْ سَلِمَةَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ مسلم مین جابرؓ

کہ حضرت نے فرمایا کہ اے قوم بنی سلمہ اپنے گھرون مین بنے رہو تا تمھارے نقش قدم لکھے جاوین اپنے گھرون مین بنے رہو تاکہ تمھارے
نقش قدم لکھے جاوین **ف** بنی سلمہ انصاریون کی ایک قوم تھی انکے گھر حضرت کی مسجد سے دور تھے اُس قوم نے چاہا کہ مسجد کے
گرد آبسین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی دو بار یعنی ہرچند مسجد دور ہونے سے تمکو آتے جاتے تکلیف ہے لیکن یہ کتنا بڑا ثواب ہے کہ ہر ایک
ڈگ کے شمار پر ایک نیکی تمھارے واسطے لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے معلوم ہوا یہ کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اس آنے جانے کی
١٠٤٨ تکلیف کو غنیمت جانے **نوعٌ اٰخَرُ** دوسری قسم کی حدیثین **ق** أُمُّ سَلَمَةَ يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ
الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا
هُمَا تَانِ ۔ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ابی امیہ کی بیٹی تو نے مجھسے بعد عصر دو رکعتون کا حال
پوچھا سو اُسکا حال یہ ہے کہ کچھ لوگ قوم عبد القیس سے اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سو اُنھون نے مجکو مشغول کر لیا بعد ظہر کے دو رکعتون
سے سو وہ دونون رکعتین یہ ہین **ف** مصابیح مین کریب سے روایت ہے کہ مجکو عبد اللہ بن عباس وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عایشہ
پاس بھیجا کہ بعد عصر کے دو رکعتین پڑھنا سنت ہے یا نہین حضرت عایشہ نے مجکو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مین نے
حضرت کو بعد عصر کے سنت سے منع کرتے سنا پھر حضرت کو ایک روز مین نے عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا تو مین نے ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت
پاس بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ رکعتین ظہر کی قضا تھین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت قضا
ہون تو بعد عصر کے پڑھے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا کرنا حضرت کو خاص تھا اب درست نہین اسواسطے کہ سنت کی
١٠٤٩ قضا بدون فرض کے جائز نہین **خ** أَنَسٌ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى
بخاری مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے حارثہ کی مان حال تو یون ہے کہ بہشت مین کئی بہشتین ہین اور تیرا بیٹا پہونچا
بہت اونچی بہشت مین **ف** حارثہ بدر مین شہید ہوا تھا اُسکی مانے حضرت کے پاس آکر کہا کہ یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت مین ہو تو
مین اُسکے غم مین صبر کرون اور اگر جنت کے سوا کہین اور ہو تو محنت کرکے اُسکو رولون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
یہ نسمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہے بلکہ بہشت مین کئی بہشتین ہین ایک سے ایک اعلیٰ اور تیرا بیٹا فردوس برین مین ہے جو سب سے
١٠٥٠ عمدہ اور بلند ہے **خ** أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا يَا
أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَيُرْوٰى سَنَهْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ ۔ بخاری مین ام خالد سعید بن عاص کی یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ام خالد یہ سیاہ سوسی کی چادر اچھی اے ام خالد یہ اچھی اور ایک روایت مین بجاے سنا کے سنہ دونون مقام پر
آیا ہے اور دونون ان لفظون کے معنی اچھی **ف** ام خالد سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے اُنمین ایک
چادر سیاہ دھاریدار اون کی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ مین یہ کسکو دون اصحاب چپ تھے اور مین کم عمر لڑکی تھی حضرت نے مجکو
بلاکر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کو چیز دیکر اُسکی تعریف کرنا تاکہ لڑکے خوش ہون
١٠٥١ مستحب ہے **ق** عَائِشَةُ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ
غَيْرِهَا ۔ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلمہ تو مجکو رنج دے عایشہ کے مقدمے مین
سو کہ سواے عایشہ رض کے تم مین سے کسی عورت کے لحاف مین مجھپر وحی نہین اُترتی **ف** اس حدیث کا مفصل قصہ

ہو چکا کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت کو تحفے بھیجتے تھے کہ حضرت خوش ہونگے حضرت
کی بیبیون نے حضرت ام سلمہ کی معرفت حضرت سے نالش کی کہ اصحاب سب بیبیون کے گھر تحفے بھیجا کرین عائشہ کی کیا خصوصیت
ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہین بلکہ اُسمین الیسا دینی کمال ہے کہ سوا اُسکے
اور کسی بی بی پاس مجکو وحی نہین آئی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب اور بیبیون سے افضل ہے سو حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مین آپکی
رنج رسانی سے توبہ کرتی ہون یارسول اللہ حم اَنَسٌ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ شَرْطِیْ عَلٰی رَبِّیْ اِشْتَرَطْتُ عَلٰی رَبِّیْ فَقُلْتُ ١٠٥٢
اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَرْضٰی کَمَا یَرْضَی الْبَشَرُ وَاَغْضَبُ کَمَا یَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَیُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَیْهِ مِنْ اُمَّتِیْ بِدَعْوَةٍ لَیْسَ
لَهَا بِاَهْلٍ اَنْ تَجْعَلَهَا لَهٗ طَهُوْرًا وَزَکٰوةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ام سلیم
کیا تو نہین جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہ ہے کہ مین البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اسطرح کہکر کہ مین تو آخر آدمی ہون راضی ہوتا ہون جیسے آدمی
راضی ہوتا ہے اور غصہ کرتا ہون جیسے آدمی غصہ کرتا ہے سو جس کسی پر اپنی امت سے مین بددعا کرون کہ اُسکے وہ لائق نہو تو ای رب
اُس دعا کو اُسکے گناہونکی طہارت اور پاکی اور اپنے نزدیکی کا سبب کر دیجیو کہ قیامت کے دن اس بددعا کے بدلے اُسکو تیری نزدیکی
حاصل ہو ف انس سے روایت ہے کہ میری ماں ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اُسکو حضرت نے ایک روز دیکھکر فرمایا کہ ارے تو تو بڑی ہو گئی
اب تجکو بڑھنا نصیب نہووے جو اُس لڑکی نے رو کر ام سلیم سے کہا کہ حضرت نے مجکو بددعا دی ام سلیم نے کہا یارسول اللہ آپنے کیا میری یتیم لڑکی کو
بددعا دی ہے حضرت نے فرمایا کیسی بددعا ام سلیم نے کہا کہ وہ لڑکی روتی ہے اور کہتی ہے کہ حضرت نے مجکو یون بددعا دی کہ تو عمر دراز نہووے تو حضرت
ہنسنے لگے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی تو مت گھبرا کہ بے قصور والے کو میری بددعا نہین لگتی بلکہ اُسکے بدلے خدا کے نزدیک اُسکے حق مین
برکت اور بہتری ہوتی ہے حضرت کی یہ دعا الیسی تھی جیسے کسی وقت ماں باپ اپنے لڑکے کو کوستے ہین جیسے ای کمبخت ای بے نصیب مگر دل سے
اسکا برا نہین چاہتے ہرچند حضرت بیجا غصے سے معصوم تھے لیکن حضرت کو کیا شفقت تھی اپنی امت پر کہ پیش بندی کر کے اپنی
بددعا کی تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر بے قصد کسی کے حق مین کبھی بددعا نکل جاوے تو اثر نکرے بلکہ برعکس اُسکے بہتر ہو
شعر اپنی امت پہ جو شفقت تھی شہ عالم کو ؛؛ الیسی شفقت کسی ماں باپ مین دیکھی نہ سُنی ؛؛ اب تو امت کو ہی لازم کہ جب ایسا ہو
رسول ؛؛ راہ اُسکی چلین بدعت کی کرین بیخ کنی حم اَنَسٌ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ کَفٰی وَاَحْسَنَ قَالَهٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ ١٠٥٣
مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ام سلیم کافرون کی شر کو خدا کفایت کر گیا اور اُسنے ہمپر احسان کیا یہ حضرت نے جنگ
حنین کے دن فرمایا ف حضرت نے ام سلیم کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کہ یہ کیون تو نے باندھا ہے ام سلیم نے کہا یارسول اللہ مین نے
اس ارادے سے باندھا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہو تو اُسکا پیٹ پھاڑ ڈالون تو حضرت نے ہنس کے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے
کرم سے فتح ہو چکی تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہین ق اَنَسٌ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا هٰذَا الَّذِیْ تَصْنَعِیْنَ قَالَهٗ حِیْنَ رَاٰهَا ١٠٥٤
تَجْمَعُ عَرَقَهٗ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلیم تو کیا کرتی ہے یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب ام سلیم کو
اپنا پسینا جمع کرتے دیکھا ف انس رض سے روایت ہے کہ حضرت اکثر دن کو میرے گھر مین آکر سوتے تھے ایک روز حضرت کے
بدن سے پسینا بہت نکلا میری ماں یعنی ام سلیم پسینا حضرت کا پونچھ پونچھ کر عطر کی شیشی مین بھرنے لگی حضرت جاگ پڑے اور یہ حدیث
فرمائی یعنی تو کیون پونچھتی ہے ام سلیم نے کہا یارسول اللہ یہ میری عطر کی شیشی ہے اسمین مین آپ کا پسینا

حضرت کا پسینا عطر سے بھی زیادہ خوشبودار ہی اور دوسری روایت مین ام سلیم نے یون جواب دیا کہ اپنے لڑکون کی برکت کے لئے
۱۰۵۵ حضرت کا پسینا جمع کرتی ہون حضرت نے فرمایا تو خوب سمجھی ہو انس یَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِیْ اَیَّ السِّکَکِ شِئْتِ حَتّٰی اَقْضِیَ لَکِ حَاجَتَکِ قَالَہٗ لِاِمْرَأَۃٍ کَانَ فِیْ عَقْلِهَا شَیْءٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَۃً مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانے کی مان دیکھ اور چل جس گلی کو تیرا جی چاہے تاکہ مین تیرا کام کر دون یہ حضرت نے اس عورت سے فرمایا جسکی عقل مین کچھ خلل تھا یعنی دیوانی تھی سو اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو آپسے کچھ کام ہی ف ایک عورت تھی
۱۰۵۶ دیوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت میرا فلانا کام کر دیجیے حضرت کمال اخلاق سے اُسکی بھی خاطر شکنی نکرتے اور اُسکا کام کر دیتے ق عَائِشَۃ یَا بُرَیْرَۃُ هَلْ رَأَیْتِ مِنْهَا شَیْئًا یُرِیْبُکِ یَعْنِیْ عَائِشَۃَ قَالَہٗ حِیْنَ قَالَ فِیْهَا اَهْلُ الْاِفْکِ مَا قَالُوْا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بریرہ کیا تو نے عائشہ سے کچھ ایسا دیکھا جس سے تجکو شک پڑے یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا
۱۰۵۷ جب حضرت عائشہ کے حق مین تہمت کرنے والون نے کہا جو کہا ف تہمت کا قصہ اسی باب مین مفصل ہو چکا ق عَائِشَۃ یَا بُنَیَّۃُ اَلَا تُحِبِّیْنَ مَا اُحِبُّ قَالَہٗ لِفَاطِمَۃَ حِیْنَ بَعَثَتْهَا اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَیْهِ یَنْشُدْنَہٗ الْعَدْلَ فِیْ عَائِشَۃَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بچی کیا تو نہ چاہیگی جو مین چاہتا ہون یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب اُنکو حضرت کی بیبیون نے حضرت کے پاس بھیجا تھا عائشہ رضی کے حق مین برابری چاہتین تھین
۱۰۵۸ ف دوسرے باب مین اُسکا قصہ مفصل ہو چکا ق عَائِشَۃ یَا عَائِشَۃُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِیْ فِیْمَا اسْتَفْتَیْتُہٗ فِیْهِ جَاءَنِیْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِیْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَیَّ فَقَالَ الَّذِیْ عِنْدَ رَأْسِیْ لِلَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَیَّ اَوِ الَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَیَّ لِلَّذِیْ عِنْدَ رَأْسِیْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّہٗ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَۃٍ وَّجُفِّ طَلْعَۃٍ ذَکَرٍ قَالَ فَاَیْنَ هُوَ قَالَ فِیْ بِئْرِ ذِیْ اَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تو نے جانا کہ خدا نے مجھکو حکم کیا جسمین مینے اُسسے حکم چاہا یعنی میری دعا قبول کی اور جادو کا حال بتلا دیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پیر کے پاس سو کہا اُسنے جو میرے سر پاس تھا اُسسے جو میرے پیر پاس تھا یا اُسنے کہا جو میرے پیر پاس تھا اُسسے کہ جو میرے سر پاس تھا کیا درد ہی اس مرد کو یعنی حضرت کو اُسنے جواب مین کہا کہ اُسپر جادو کا اثر ہی اُسنے کہا کسنے اُسکو جادو کیا ہی دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم کے بیٹے نے کیا ہی اُسنے کہا کس چیز مین کیا ہی دوسرے نے کہا کہ کنگھی مین اور اُن بالون مین جو کنگھی سے جھڑے اور نر چھوہارے کی بالی کے غلاف مین اُسنے کہا یہ کہان رکھا ہی دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنوئین مین ف مصابیح مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت پر جادو ہوا خیال شدی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانتے کہ مین کر چکا اور بخاری مین یون روایت ہی کہ حضرت بیبیون سے صحبت نکر سکتے تھے چنانچہ ایک روز حضرت میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت چند اصحاب کے ساتھ اس کنوئین پر تشریف لیگئے اُسکے نکالتے ہوکے حضرت کو صحت حاصل ہوئی مینے کہا یا حضرت اُس جادوگر یہودی کو سزا دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو تو شفا دی مین کسواسطے لوگون مین فتنہ انگیزی کرون اور شور و غل مچاؤن حضرت پر جادو اثر کرنے کی حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر حضرت کو جادوگر کہتے تھے اور مشہور یون ہی کہ جادوگر پر جادو اثر نہین کرتا تو جب حضرت پر جادو کا

اٹہہ ہو لوٹنگے نزدیک بھی حضرت کو جادو گر کہنا درست نہوا ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى ۱۰۵۹
بَعْضٍ يَعْنِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ وہ حال نہایت سخت ہوگا
کہان فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کے دن ف مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ قیامت مین لوگ ننگے بدن ننگے پاؤن اُٹھینگے مینے کہا یا رسول اللہ عورت اور مرد ایک دوسرے کو دیکھینگے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت مین گرفتار ہونگے حواس کہان ٹھکانے ہونگے کہ کوئی کسی کو دیکھے ھ عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي ۱۰۶۰
فَاحِشَةً مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہؓ تو زیادہ گو بدزبان نہو ف اسکا قصہ ہو چکا کہ
یہودیون نے حضرت کو زبان داب کے بددعا کی حضرت عائشہؓ نے اُنکو اُسی طرح جواب دیا اور بڑھ کے لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی جتنا اُنھون نے کہا اُس سے زیادہ کیون کہا ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ ۱۰۶۱
فَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذٰلِكَ السُّمِّ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ای عائشہ مین ہمیشہ اُس کھانے کی تکلیف پاتا ہون جو مینے خیبر مین کھایا تھا سو یہ وقت تو اب وہ ہی کہ مجکو معلوم
ہو چکا اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اُسی زہر سے ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی یعنی اُسی زہر
کے اثر سے اب میرا انتقال ہی خ عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِيْنَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ يَعْنِي ۱۰۶۲
رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ میرے گمان مین نہین آتا کہ فلانا
اور فلانا جانتے ہون اس دین کو جسپر ہم ہین یعنی دو مرد منافق ش حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ مین دو شخصون کا ذکر کرتی تھی
کہ اتنے مین حضرت تشریف لائے پھر اُن دونون کے حق مین یہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیان اُنسے ظاہر ہوئی ہین غالبا ہی
کہ وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ نہین حضرت نے گمان کہا یقین نہین اسواسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہی خ عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ ۱۰۶۳
مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ
تمھارے پاس کھیل نہ تھا اسواسطے کہ انصاریون کو کھیل خوش معلوم ہوتا ہی ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ مینے ایک عورت
کی ایک انصاری مرد سے شادی کردی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کھیل فرمایا دف بجانے کو اور شعرین گانے کو معلوم ہوا کہ نکاح
مین دف بجانا اور گانا حلال ہی بشرطیکہ دف مین جھانجھ نہو اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہو عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا لَكِ ۱۰۶۴
حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ فَقَالَ لَتُخْبِرِنِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِي
أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي
ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرَئِيْلَ
أَتَانِي حِيْنَ رَأَيْتِ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ
ثِيَابَكِ فَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوْقِظَكِ وَخَشِيْتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِيْ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ
يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ کیا تیرا حال
ہی جو دم پھولی اور ہانپتی ہی حضرت عائشہؓ نے کہا کسی چیز سے یعنی کوئی سبب نہین میرے ہانپنے کا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا سبب

بتلادے یا تو پھر مجھکو ظاہر باطن کا دانا خبردار بتلادیگا حضرت عائشہ نے کہا مین نے یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر قربان پھر مین نے حضرت کو سب حال بتلادیا حضرت نے فرمایا تو وہی تھی سیاہ سیاہ جسکو مین نے اپنے آگے دیکھا مین نے کہا کہ ہان سو حضرت نے مہربانی سے میری چھاتی مین ایسا دھکا مارا کہ میرے درد ہونے لگا پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اسکا تجھپر ظلم کریگا یعنی تیری باری کی رات کسی بی بی پاس مین جاتا حضرت عائشہ نے کہا جس چیز کو لوگ چھپاتے ہین خدا اسکو جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ البتہ جبرئیل میرے پاس آیا تھا جب کہ تو نے دیکھا پھر اسنے مجھکو پکارا اور تجھسے چھپایا سو مین نے اسکو جواب دیا اور تجھسے مین نے چھپایا اور جبرئیل کبھی تیرے پاس نہ آیا تھا اور تو نے اپنے کپڑے اتار چکی تھی اور میرے گمان مین یہ آیا تھا کہ تو سو گئی سو مجھکو برا لگا کہ تجھکو جگاؤن اور ڈرا مین کہ تو گھبرائیگی سو جبرئیل نے کہا کہ مقرر تیرا رب تجھکو یہ حکم کرتا ہی کہ تو بقیع کے قبرستان والے مردون پاس جا پھر انکے واسطے مغفرت مانگ **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس تشریف لائے اور ذرا سا لیٹے کہ حضرت کے گمان مین مین سو گئی پھر حضرت اٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور آہستہ جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجھکو یہ شک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس جانے مین سو مین بھی اپنی کرتی مین اور اوڑھنی اوڑھ کے حضرت کے پیچھے چلی یہان تک کہ حضرت قبرستان مین گئے اور بہت دیر تک وہان کھڑے رہے پھر حضرت نے تین بار ہاتھ اٹھا کر دعا کی بعد اسکے حضرت وہان سے پھرے تو مین بھی پھری حضرت جھپٹے مین بھی جھپٹی سو مین جلدی سے آگے آکر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب یہ حدیث فرمائی بقیع مدینے کے قبرستان کا نام ہی حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہی کئی قدم کا فرق ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جانا اور مردون کے واسطے دعا کرنا سنت ہی **ق** عائشہ

1065 یَا عَائِشَةُ مَا یُؤْمِنُنِی أَنْ یَکُونَ فِیهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّیحِ وَقَدْ رَأَی قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا قَالَهُ لَمَّا قَالَتْ لَهُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَی النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَیْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ یَکُونَ فِیهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَیْتَهُ عُرِفَتْ فِی وَجْهِكَ الْکَرَاهِیَةُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عائشہ کون چیز مجھکو نڈر کرتی ہی شاید اس آندھی اور بدلی مین عذاب الٰہی ہو مقرر ایک قوم یعنی عاد پر عذاب ہو چکا ہی آندھی سے اور البتہ قوم نے عذاب الٰہی دیکھا تھا سو کہا تھا کہ یہ بدلی ہمارے پانی کی برسانے والی یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جبکہ حضرت عائشہ نے کہا تھا یا رسول اللہ مین دیکھتی ہون لوگون کو جب بدلی دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ اسمین مینھ ہوگا اور مین آپ کو جو دیکھتی ہون کہ جب آپ بدلی دیکھتے ہین تو آپکے چہرے پر کراہیت اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہی **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ مین نے حضرت کو کبھی اسطرح ہنستے نہین دیکھا کہ حضرت کا خوب منھ کھل جاوے مگر مسکراتے تھے اور جب آندھی اور بدلی آتی تو گھبراتے اور دعاے خیر کرتے خوف سے کبھی اٹھتے کبھی بیٹھتے یہی حالت حضرت کی رہتی جبتک پانی نہ برستا تو مین نے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیخوف ہونے کا کیا مقام ہی آخر عاد کی قوم اسی طرح ہوا ہی سے برباد ہوئی قول مشہور ہی کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی اس حدیث سے خوب مطلب حل ہوا بندگی اسیکا نام ہی کہ بندہ اپنے مالک سے ذری ذری بات مین لرزتا رہے **م**

1066 عَائِشَةُ یَا عَائِشَةُ مَتٰی دَخَلَ هٰذَا الْکَلْبُ هٰهُنَا مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عائشہ یہ کتا اس مکان مین کب گھس آیا تھا **ف** اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت جبرئیل نے حضرت پاس آنے کا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر مین

1067 کتا گھس آیا تھا اس سبب سے لڑکے آنے مین دیر ہوئی تھی جب حضرت کو معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی **ھ** ابو هریرة یا عائشة

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

خوف آنحضرت از ابر و باد

تَاوِلِينِي الثَّوْبَ وَيُوْمِيَ الْخُمْرَةَ فَقَالَتْ اِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ مسلم مین ابوہریرہ
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ مجکو کپڑا اٹھا دے اور دوسری روایت مین ہو کہ جانماز اٹھا دے سو حضرت عائشہ نے کہا کہ مجکو حیض
کے دن ہین تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو تیرے ہاتھ مین نہین ف یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہو اسواسطے کہ اُسکے ہاتھ
مین تو نجاست نہین لگی ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ ۱۰۶۸
یَعْنِيْ بِئْرَ ذِيْ اَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ خدا کی قسم اُس کنوئین کا پانی جیسے مہندی
کا بھگویا پانی اور اُسکے چھوہارے کے درخت جیسے شیطانون کے سر یعنی ذی اروان کنوئین کے ف حضرت پر جادو کرنیکا قصہ قریب
گذرا اُس کنوئین کی دحشت اور ویرانی کا حال حضرت نے بیان کیا ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِئِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ ۱۰۶۹
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ یہ جبرئیل ہین تجکو سلام کرتے ہین ف پورا قصہ حضرت
عائشہ سے یون روایت ہو کہ مین نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور خدا کی رحمت یا رسول اللہ جو آپ دیکھتے مین
وہ مین نہین دیکھتی اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہ کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سے دوسرے کو سلام پہنچانا
مستحب ہو اور سلام کا جواب زیادہ کر کے دینا افضل ہو جیسے عائشہ نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی م عَائِشُ يَا عَائِشُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ۱۰۷۰
مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اے عائش چھری دے ف عائش اختصار ہو عائشہ کا مصابیح مین روایت
ہو کہ سینگ دار سیاہ مینڈھے کو حضرت نے قربانی کے واسطے منگوایا اور مجسے چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر سے تیز کر دے پھر حضرت نے چھری کو
پکڑا اور مینڈھے کو پچھاڑ کے بسم اللہ کہکر ذبح کیا پھر فرمایا کہ الٰہی قبول کر محمد سے اور محمد کے گھر والون سے اور محمد کی امت سے م عَائِشَةُ ۱۰۷۱
يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَمِّ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ
مِنْ مَالِيْ مَا شِئْتُمْ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فاطمہ محمد کی بیٹی اے صفیہ عبد المطلب کی بیٹی
اے عبد المطلب کی اولاد مالک نہین تمہاری بہتری کا خدا سے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے ف جب
یہ آیت اتری کہ اے پیغمبر اپنی برادری والون کو عذاب الٰہی سے ڈرا دے تب حضرت نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد سے یہ حدیث
فرمائی یعنی دنیا مین اپنے مال دینے مین مجکو اختیار ہو آخرت کا مین مالک اور مختار نہین بدون ایمان اور نیک عمل کے میری قرابت پر
بھولیو ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ اِحْدٰىكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحَرَّقٍ هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْاَقْلِيْشِيُّ ۱۰۷۲
وَالرِّوَايَةُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ایماندار عورتو تم مین سے کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کے تحفے کو ناچیز اور ذلیل نجانے اور اگرچہ تحفہ
بکری کے پانون کی جلی ہوئی ٹانگ ہو اسی طرح اقلیشی نے ذکر کیا ہو اور مشہور روایت یون ہو کہ اے مسلمان عورتو نہ ناچیز جانے ہمسائی دوسری
ہمسائی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کا کھر یا کھر کے درمیان کا گوشت ہو ف یعنی ہمسایہ اور پردیسیون کو آپس مین محبت اور الفت چاہیے
آپس مین تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہو تھوڑے بہت کا دھیان اور خیال نچاہیے کہ ناعورتون کو خاص کر کے اسواسطے
فرمایا کہ انکو تحمل نہین ہوتا کم چیز کو پھیر دیتی ہین حقیر جانکر اور اُسکو فضیحت کرتی ہین تو محبت کہان اور عداوت

الباب السادس

1073 چھٹے باب میں بہت قسم کی حدیثیں ہیں اول قسم وے ہیں جنکے سرے پر لیس آیا ہے ح عَائِشَةَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ
بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں کہ جسکا حساب ہو مگر وہ برباد ہو جاویگا ف قیامت میں
دو طرح کا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامہ اعمال دکھلائے جاوینگے اُس میں کچھ گفتگو نہوگی یہ حساب ہے ایمانداروں کا اور دوسری طرح
1074 یہ کہ اُنسے ہر ایک بات میں جھگڑا ہوگا یہ کافروں کا حساب ہے کہ اُسکا انجام دوزخ ہے ق أَبُو هُرَيْرَةَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ
إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
پہلوان وہ نہیں کہ جو لوگوں کو پچھاڑے حقیقت میں پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے
1075 کے ایسی بیجا حرکت نکرے کہ آخر کو پچھتاوے ق أَبُو هُرَيْرَةَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ بخاری اور
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہے بے پرواہی اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پرواہی حقیقت میں دل کی بے پرواہی ہے
ف یعنی غنی اور تونگر اُسکا نام نہیں جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اُتنی احتیاج زیادہ
مصرع آنانکہ غنی ترانند محتاج ترانند تو حقیقت میں غنی اور بے پروا قناعت والا ہے جسکا دل غنی ہے اسواسطے کہ جب دل سے دنیا کی
1076 محبت گئی تو کچھ حاجت نہی کہ تونگری بدل است نہ بمال ق أَبُو هُرَيْرَةَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ
وَلَا اللُّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہیں جسکو ایک چھوہارا اور دو چھوہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع در بدر پھراوے
حقیقت میں بیچارہ محتاج تو وہ ہے جو حرام اور سوال سے رُکا رہتا ہے اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھ لو کہ لائق دینے کے وہ لوگ
ہیں کہ باوجود محتاجی کے لوگوں سے نہیں سوال کرتے چمٹ کر کہ بدن لپٹے بیچارے چھوڑیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو محتاج
لوگ سوال نہیں کرتے اُنکے دینے میں زیادہ تر ثواب ہے گدائی فقیروں سے اور اُنکا حق مقدم ہے اُنکے حق سے اسواسطے کہ اُنھوں نے
گدائی کو اپنا پیشہ مقرر کر لیا ہے اگر ایک مقام پر نہ پاوینگے تو دوسرے مقام سے مانگ لاوینگے اور وے بیچارے اپنے زبان میں خواہ
1077 دنیا کی غیرت سے خواہ توکل اور قناعت سے ح عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ
رَحِمُهُ وَصَلَهَا بخاری میں عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنیوالا وہ شخص نہیں جو احسان
کے عوض احسان کرے ولیکن برادری کا حق ادا کرنے والا وہ ہے کہ جب کوئی اُس سے حق برادری کا توڑے تو وہ اُسکو جوڑے ف
یعنی جو اپنے بھائی بندوں کے جور اور ظلم کے مقابلے میں اُنسے احسان کرے اُسنے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھ احسان
1078 کے بدلے احسان کرنا دین میں کچھ عمدہ بات نہیں کافر بھی ایسا کرتے ہیں ق أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ
وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ قَالَ
لِأَسْمَاءَ حِينَ قَدِمَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللهِ مِنْكُمْ بخاری اور مسلم میں اسما
بنت عمیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر میرا حقدار نہیں تم سے زیادہ اور اسکو اور اُسکے ساتھ والوں کو ایک ہجرت کا ثواب ہے
اور تمکو اے جہاز والو دو ہجرتوں کا ثواب ہے یعنی عمر فاروق نے اسماء سے کہا تھا جب وے حبش سے آئیں کہ ہم تم سے پہلے ہجرت کی
حضرت کے زیادہ حقدار ہیں تمہاری نسبت ف ابتداے اسلام میں جعفر طیار نے مع چند اصحاب کے حبش کے ملک میں

ہجرت کی پھر جب حضرت اور باقی اصحاب مدینہ میں ہجرت کر کے آئے اور خیبر فتح ہوا تو جعفر طیار وغیرہ حبش سے مدینہ میں ہجرت کر آئے تب عمر فاروق نے اسما سے جو جعفر کے اس وقت نکاح میں تھیں اور حبش سے آئی تھیں کہا کہ اے اسما ہم حضرت کے زیادہ تر حقدار ہیں کہ ہم نے ہجرت میں سبقت کی اور تم لوگ پیچھے آئے اسما نے کہا کہ اے عمر ہم دور ملک میں گئے تھے کہ ہم کو ہر طرح کی تکلیف ہوئی اور تم قریب ملک میں آئے جہاں کھانے پینے کی کچھ تکلیف نہیں پھر اسما نے یہ گفتگو حضرت سے بیان کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جتنی خدا کی راہ میں تکلیف زیادہ اتنا ہی درجہ زیادہ مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے فرمایا کہ انکا حبش میں جانا اور آنا جہاز پر
١٠٧٩ ہوا تھا **ف** عثمان لَیْسَ بِکَذَّابٍ مَنْ اَصْلَحَ بَیْنَ اثْنَیْنِ فَقَالَ خَیْرًا اَوْ نَمٰی خَیْرًا بخاری و مسلم میں حضرت عثمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں جو ملاپ کرا دیوے دو میں تو کہے نیک بات یا اپنی طرف سے جوڑ دے نیک بات ملاپ کے واسطے
١٠٨٠ **ف** یعنی ہر چند جھوٹ حرام ہے لیکن بہ نیت اصلاح کے درست ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز ہے الصعب بن جثامۃ لَیْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَیْکَ وَلٰکِنَّا حُرُمٌ بخاری میں صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری طرف سے تجھکو پھیر دینا نہیں لیکن ہم تو احرام باندھے ہیں **ف** یہ قصہ ہو چکا کہ حضرت احرام باندھے حج کو جاتے تھے راہ میں صعب نے گورخر کا شکار کیا تھا حضرت کو تحفہ دیا حضرت نے نہ لیا صعب کا دل تھوڑا ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے تو تیرا تحفہ قبول کرتے
١٠٨١ ابو ہریرۃ لَیْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَا تُمْطَرُوْا وَلٰکِنَّ السَّنَةَ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ شَیْئًا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قحط وہی نہیں کہ تمھارے واسطے مینھ نہ برسایا جاوے لیکن قحط وہ ہے کہ جس میں بارش ہو اور بارش ہو اور زمین کچھ نہ اگاوے **ف** یعنی سخت قحط وہ ہے کہ مینھ برسے اور زمین سے کچھ نہ اگے کہ اس میں بالکل امید قطع ہے اور غضب الٰہی صاف کھلا ہے
١٠٨٢ **ق** ابو ہریرۃ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِہٖ وَلَا فَرَسِہٖ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں **ف** یعنی خدمتی غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں اور اگر غلام اور گھوڑے سوداگری کے ہوں تو انپر زکوٰۃ ہے
١٠٨٣ جابر لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ اور نہیں پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں پانچ وسق سے کم چھوہارے میں زکوٰۃ **ف** اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دو سو درم ہوئے جو تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے حدیث میں نصاب کا بیان ہے کہ اس سے کم میں زکوٰۃ نہیں امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک اناج اور میوہ جب تک پانچ من سے کم ہیں زکوٰۃ نہیں اور یہی حدیث انکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور میوے میں کچھ حد مقرر نہیں تھوڑے اور بہت سب میں زکوٰۃ ہے یعنی دسواں حصہ
١٠٨٤ **ق** عائشۃ لَیْسَ کَذٰلِکَ وَلٰکِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰہِ وَرِضْوَانِہٖ وَجَنَّتِہٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ وَاَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰہِ وَسَخَطِہٖ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ وَکَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ قَالَہٗ لَہَا حِیْنَ قَالَتْ کُلُّنَا یَکْرَہُ الْمَوْتَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں نہیں ہے لیکن ایماندار کو جب خدا کی رحمت اور خوشنودی اور بہشت کی خوشی سنائی جاتی ہے یعنی مرنے کے وقت تو وہ خدا کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور خدا اسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور بے ایمان کو جب مرتے وقت عذاب الٰہی اور اسکے غصے کی خبر سنائی جاتی ہے تو وہ خدا کے ملنے کو یعنی موت کو برا جانتا ہے تو خدا کو

جاتا ہے یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضی سے فرمایا جب کہ حضرت عائشہ نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہیں ف یعنی
زندگی میں موت کا برا جاننا معتبر نہیں ہے وقت کا اعتبار ہے کہ ایماندار رحمت الٰہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہے اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبراتا
۱۰۰۵ اور موت کو برا جانتا ہے ع فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ قَالَهُ لَهَا لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ
اَلْبَتَّةَ مسلم میں فاطمہ بنت قیس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اسپر واجب نہیں یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے
فرمایا جب کہ اسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اسکو طلاق بائن دی تھی ف طلاق دو قسم ہے رجعی اور بائن طلاق رجعی میں عدت کے
اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہے سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن میں عدت کے اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک واجب
نہیں بموجب اس حدیث کے اور اگر حمل ہو تو واجب ہے اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن میں خاوند پر خرچ واجب ہے خواہ حمل ہو خواہ نہ
اور یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کی نہیں اسواسطے کہ فاطمہ کا خاوند سفر میں تھا اُسنے اپنے وکیل کی معرفت جو بھیجے تھے فاطمہ نے
جو نہ لیے اور اسکی نالش حضرت سے کی تب حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہیں جو تکرار کرتی ہے اور یہ مطلب نہیں کہ خاوند پر واجب
۱۰۰۶ نہیں ق جابر لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ بخاری اور مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کچھ
نیک کام نہیں ف حضرت سفر میں تھے ایک شخص کو دیکھا کہ غش میں پڑا ہے اور لوگوں نے اُسپر سایہ کیا ہے حضرت نے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا ہے
لوگوں نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر میں روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضرور نہیں سب
علما کا یہی مذہب ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں درست ہے لیکن اگر طاقت ہو اور مشقت کسی طرح نہو تو روزہ رکھنا ہی افضل ہے
۱۰۰۷ ق ابو موسٰی لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ بخاری اور مسلم میں ابو موسٰی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ
شخص ہم لوگوں سے نہیں جو غم اور مصیبت میں سر کے بال منڈاوے اور کپڑے پھاڑے اور منھ کھسوٹے اور چلاوے ف
کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اُسکے غم میں یہ کام کرتے جس طرح ہندوں میں بال منڈانے کی رسم ہے اسواسطے حضرت نے
منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت میں یا محرم میں جیسے عوام کی عادت ہے پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہے اور ایسے لوگ حضرت کے
۱۰۰۸ طریق پر نہیں اسواسطے کہ مصیبت میں صبر لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہیں ق انس لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ
الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ ثُمَّ
تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کوئی ایسا شہر نہیں جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہ اُسکا عمل دخل ہوگا سوا مکے اور مدینے کے مدینے کے دروازوں سے
کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی نہ کرتے ہوں گے سو دجال اُتریگا مدینے کے قریب شورہ زار یعنی اوسر زمین میں
۱۰۰۹ پھر کانپیگا مدینہ اپنے سب لوگوں کے ساتھ تین بار تو نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق ق ابو ذر لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ
ادَّعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ اِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا
بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوُّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ كَذَا قَالَ مُسْلِمٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا
بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ بخاری اور مسلم میں ابو ذر رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہیں جو اپنا باپ چھوڑ غیر کو باپ بنا دے جان بوجھ کر مگر کہ وہ کافر ہو گیا اگر اسکو حلال جانے

اور نہین تو اُسنے کفران نعمت کیا اور جو شخص دعوی ملکیت کا کرے جو اُسکا نہین وہ ہماری راہ پر نہین اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ
کو ٹھہرا دے اور جو بکارے کسی مرد کو کافر کہکے یا اُسکو خدا کا دشمن کہے اور حال یہ کہ وہ ایسا شخص نہین ہو تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے
اسیطرح روایت کی اور بخاری نے یون روایت کی ہو کہ نہ عیب لگاویگا کوئی مرد کو گناہ کا یا کفر کا مگر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا
اگر وہ شخص گناہگار اور کافر نہو گا **ف** معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر دوسرا نسب ظاہر کرنا اور بیگانی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا
نیک کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہو جسمین کفر کا خوف ہو اور اگر کوئی صریح کفر کی بات دیکھکر کسیکو کوئی کافر کہے تو درست ہو لیکن پھر بھی
1090 احتیاط ضرور ہو کہ مبادا اُسپر نہ پلٹ پڑے **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى
الْجَاهِلِيَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَوْ اَوْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہین جو مصیبت
مین منہ کو کوٹے اور گریبان کو پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت مین یون ہو کہ جو ان تین کامون سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر
نہین **ف** کفر کے بول یعنی واویلا واویلا مصیبتا کہنا یا یون کہنا کہ ہائے یہ کیا غضب ہوا یہ کیا ظلم اور ستم ہمپر ہوا یا میت کی خوبیان ذکر کرکے چلا کر رونا پیٹنا
سنت یہ ہو کہ مصیبت مین صبر کرے اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھے یہ کفر کی رسمین نکرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی لیکن دل
1091 مین غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ وہ ہمارے طور پر نہین جو قرآن کو سمجھ بوجھ کے دنیا سے یا اور شعر سخن سے بے پروا نہو جاوے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو
خوش آوازی سے نہ پڑھے اور مد اور وقف کی رعایت نکرے وہ ہماری سنت پر نہین **ف** عرب کا دستور تھا کہ مجلسون مین اور سفر مین شعر خوانی
کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی کچھ حاجت نہین کہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہین اور اگر قرآن کا مطلب
پہنچے تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہو کسی کتاب مین ایسی نصیحت اور پند نہین تو باوجود قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سخن سے دل لگاوے یا دنیا سے
اُسکا دل سیر نہو وہ حقیقت مین حضرت کی راہ سے بے نصیب ہو اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہو
1092 بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہو اور راگنی کو دخل نہو کہ اسمین قرآن کی عظمت اور جلال مین خلل پڑتا ہو **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ مِنْ
نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ سَنَّ الْقَتْلَ اَوَّلًا وَيُرْوٰى لِاَنَّهٗ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ
الْقَتْلَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین جو ظلم سے قتل ہو مگر کہ آدم کے
پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اُسکے خون کا حصہ پڑتا ہو یعنی وہ بھی گناہ مین شریک ہوتا ہو اسواسطے کہ اُسنے خون کرنیکی راہ نکالی اور دوسری روایت
یون ہو کہ اُسپر گناہ اسواسطے ہوتا ہو کہ اُسنے اول اول قتل کی راہ نکالی **ف** حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل
کو ناحق مار ڈالا تھا خونریزی کی رسم اول اُسی سے نکلی تو جتنے عالم مین قیامت تک خون ہونگے سب کا گناہ اُسپر ضرور ہوگا اسی طرح جو
1093 شخص کہ بدرسم خلاف شرع نکالیگا اُسکے کرنے والون کے برابر اُسکے گردن پر بھی وبال پڑیگا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ هُوَ كَمَا
تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ قَالَهٗ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ
يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ وَقَالُوْا اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہو کہ حضرت نے فرمایا اُسکا مطلب یون نہین جیسا تمنے گمان کیا وہ مطلب تو یون ہو جیسا لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ
شریک نہ ٹھہرانا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہو یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب یہ آیت اُتری کہ جو لوگ ایمان لا

ظلم کو نہ ملایا انکو قیامت مین امن آمان ہی تو یہ بات حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور انھون نے کہا کہ ہم لوگون مین
کون ایسا ہی جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہین کرتا ف ظلم بیجا کام کا نام ہی کفر بھی بیجا کام ہی تو اصحاب ظلم کے معنی عام سمجھے
تھے اسواسطے گھبرائے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے نہین بچ سکتا حضرت نے فرمایا کہ اس آیت مین
ظلم سے مراد شرک ہی گناہ مراد نہین جو تم گھبراتے ہو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث مین بعضی جگہ لفظ تو عام ہوتی ہی اور معنی خاص مراد ہوتے
ہین بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو **فصل فِي نِعْمَ وَبِئْسَ** اس فصل مین وے حدیثین ہین جن پر نعم اور بئس کی لفظ ہی
1094 عن جابر نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ
حضرت نے ایکبار گھر مین روٹی کے ساتھ کھانے کو سالن مانگا لوگون نے کہا اور کچھ موجود نہین سرکہ حاضر ہی حضرت نے اسکو منگایا پھر حضرت
اسکو کھاتے جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہی سرکے کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہی
اسکے واسطے زیادہ سامان درکار نہین ایک بار بنا لینا مدت کو کفایت کرتا ہی تو قناعت والے کے حق مین خوب چیز ہی اور دوسرے یہ کہ
1095 بلغم کے سبب سے اکثر بیماریان ہوتی ہین اور سرکہ بلغم کو کاٹتا اور دور کرتا ہی ق حَفْصَةَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ
بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عبد اللہ اچھا مرد ہی اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا ف عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہی کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ مجھکو دو فرشتے دوزخ پر پکڑ لیگئے مین نے دوزخ دیکھکر کہا کہ خدا کی پناہ تب تیسرے فرشتے نے مجھسے کہا کہ تو مت
ڈر یہ خواب مین نے اپنی بہن حفصہ سے کہا حفصہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہی کہ اس رات سے عبد اللہ بن عمرؓ رات
1096 کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہی خم اَبُو هُرَيْرَةَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ
مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُو بِاِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِاٰخَرَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خوب اونٹنی
دودھار کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کو اور بکری خوب دودھار کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دودھ دے اور شام کو دوسرا برتن بھر
دودھ دے ف اونٹنی اور بکری شیر دار کا دودھ خیرات کرنے کو اسواسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دو بار فائدہ اسکا حاصل ہی تو ثواب بھی
1097 اسکا ہر روز حاصل ہو م اَبُو هُرَيْرَةَ نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ وَيُرْوَى نِعِمَّا لِلْمَمْلُوكِ اَنْ يَتَوَفّٰى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَصَحَابَةَ
سَيِّدِهِ نِعِمَّا لَهُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہی ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت
مین یون ہی کہ کیا اچھی بات ہی غلام کے حق مین کہ مرجاوے خدا کی بندگی اور اپنے میان کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے یہ کیا اچھی
بات اسکے حق مین ہی ف غلام میان کے تابعدار کی تعریف اسواسطے فرمائی کہ اسنے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو
1098 بھی اور مجازی مالک کو بھی م عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ خَطَبَ
عِنْدَهُ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى مسلم مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہی یون کہو کہ جو نافرمانی خدا اور اسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جسنے
حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا سو یون خطبے مین اسنے کہا تھا کہ جو خدا اور اسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اسنے راہ پائی اور جسنے
انکی نافرمانی کی سو گمراہ ہوا ف اس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اسنے خدا اور رسول کو ایک لفظ مین ملا دیا تھا پھر اسکو ادب
1099 سکھلایا علیحدہ علیحدہ کہا کرو ق اَبُو هُرَيْرَةَ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى اِلَيْهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ

وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ بخاری و مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برا کھانا بیاہ کا کھانا ہی
جسمین مالدار بلائے جاوین اور محتاج چھوڑے جاوین اور جو دعوت نہ قبول کرے اُسنے خدا کی اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی ف
اکثر عادت یہ ہی کہ شادی کے کھانے مین سواے برادر اور مالداروں کے محتاجون کو نہین پوچھتے ہو اسواسطے اُسکو برا فرمایا تو معلوم ہوا کہ اگر
محتاجون کو بلا لیجیے تو برائی بھی دور ہو جاوے اور دعوت نہ قبول کرنیکو اسواسطے برا کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی یہ ہی کہ مسلمانون
کی آپسمین محبت اور الفت حاصل رہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب ہی محبت زیادہ ہونیکا پھر جب جسنے دعوت نہ قبول کی
1100 اُسنے محبت توڑی تو اُسنے خدا اور اُسکے رسول کی مرضی چھوڑی وَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ
كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بری بات ہی ہر ایک مسلمان کے حق مین کہ یون کہے کہ مین
ایسی ایسی آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بھلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو اسواسطے کہ قرآن مردون کے سینون سے جلد
نکلجاتا ہی اُن اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے زانو بند رسیون سے چھوٹ بھاگین ف اونٹ جہان رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح
جب حافظ قرآن نے چند روز غفلت کی اور دور اور تکرار چھوڑی تو قرآن بھول جاتا ہی اسواسطے کہ قرآن مین متشابہ بہت ہین اور کہ
غفلت مین قابو سے جاتا رہتا ہی لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دور اور تکرار چلی جاوے تا کہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی
محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہی مفت نہ برباد ہو قرآن کا بھلانا گناہ کبیرہ ہی اُسکو آسان بات بنانے اور یہ جو فرمایا کہ یون نہ کہے کہ
مین قرآن کو بھول گیا اسواسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہی تو اسطرح نہ کہے کہ ہمین بے پرواہی نکلتی ہی اور خلاف شرع بات پر جرأت
1101 ثابت ہوتی ہی فصل اس فصل مین وے حدیثین جنکے سرے پر بینا اور بینما کی لفظ ہی ع جابر بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ اِذْ سَمِعْتُ
صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ
مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ
وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہ مین چلا جاتا تھا کہ اچانک مین نے آسمان
سے ایک آواز سنی تو مین نے سر کو اٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا
ہوا ہی سو مین اُس سے کانپا خوف کے مارے پھر مین پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو مین نے کہا کہ مجھکو کمل اوڑھاؤ کمل اوڑھاؤ سو لوگون
نے مجھکو اوڑھایا پھر خدا نے یہ آیتین اتارین کہ اے کپڑے کے جھرمٹ مارنے والے اٹھ اور لوگون کو عذاب الٰہی سے ڈرا اور اپنے رب کی
بڑائی بول یعنی اللہ اکبر کہکے نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر ف اول اقرأ کی سورت
اُتری پھر قریب تین برس کے وحی آئی پھر یا ایہا المدثر کی سورت اُتری تب حضرت نے کافرون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا
1102 ع ابوہریرۃ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَاَهَمَّانِيْ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ
اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ
بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کہ مین سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے ہوئے اور
دو کنگن میرے دونون ہاتھون مین ڈالے گئے سو مجھپر بہت بھاری پڑے اور انھون نے مجھکو رنج اور آفت دی

کہ اُنکو پھونک مار سو مین نے اُنکو پھونک مارا سو وے جاتے رہے تو اُن دونون کنگنون کی تعبیر مین نے اُن دو جھوٹھون کی
جنکے مین درمیان مین ہون صنعا والا اور یمامہ والا ف صنعا یمن مین ایک شہر ہی حضرت کے وقت مین ایک شخص پیدا ہوا تھا
یعنی ابوالاسود عنسی پیغمبری کا دعوی کرتا تھا اور حضرت کی پیغمبری کا بھی منکر نہ تھا سو حضرت کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے
مارا گیا تھا اور یمامہ عرب مین ایک ملک ہی وہان مسیلمہ کذاب حضرت کی پیغمبری مین شراکت کا دعوی کرتا تھا سو صدیق اکبر رضی کی خلافت
مین وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین خدا نے فتح اسلام دکھلا دی صرف اُن دو جھوٹھون کا تردد تھا سو خدا نے
اُنکو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب مین کنگن ہاتھ مین دیکھے تو اُسکی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہی اہل تعبیر نے لکھا ہی کہ عورتون کا
زیور مرد اگر خواب مین پہنے دیکھے تو رنج ہی مگر ہانسلی گلے مین دیکھنا دلیل ہی عمدہ خدمت ملنے کی اور پانون مین گہرے دیکھنا قید ہونے
۱۱۰۳ کی دلیل ہی واللہ اعلم ق ابن عمر بَینَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبتُ مِنهُ حَتّٰی اِنِّی لَاَرَی الرِّیَّ یَخرُجُ مِن اَظفَارِی
ثُمَّ اَعطَیتُ فَضلِی عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ قَالُوا فَمَا اَوَّلتَهُ قَالَ العِلمُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا سو مین نے اُسمین سے پیا یہانتک
کہ مین دیکھتا تھا کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونون سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہو گیا پھر مین نے اپنا جھوٹھا باقی دودھ عمر
بن خطاب کو دیا لوگون نے کہا کہ اُس خواب کی آپ نے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اُسکی تعبیر علم ہی ف اس حدیث سے
اہل تعبیر نے کہا ہی کہ جو کوئی دودھ کھاتے پیتے خواب مین دیکھے اُسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہی روح کی زندگی کا جیسے دودھ
سبب ہی بدن کی زندگی کا خصوصاً حالت طفولیت مین اسی حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وے
علم نبوت کے بڑے رازدار تھے اسی سبب سے اُنکی خلافت مین تمام ملک مین اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر مین علم دین کا بہت چرچا ہوا
۱۱۰۴ هم ابو هریرة بَینَا اَنَا نَائِمٌ اِذَا زُمرَةٌ حَتّٰی اِذَا عَرَفتُهُم خَرَجَ رَجُلٌ مِن بَینِی وَبَینِهِم فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلتُ اِلٰی اَینَ قَالَ اِلَی النَّارِ
وَاللّٰهِ قُلتُ مَا شَاْنُهُم قَالَ اِنَّهُمُ ارتَدُّوا بَعدَکَ عَلٰی اَدبَارِهِمُ القَهقَرٰی ثُمَّ اِذَا زُمرَةٌ حَتّٰی اِذَا عَرَفتُهُم خَرَجَ
رَجُلٌ مِن بَینِی وَبَینِهِم قَالَ هَلُمَّ قُلتُ اِلٰی اَینَ قَالَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰهِ قُلتُ مَا شَاْنُهُم قَالَ اِنَّهُمُ ارتَدُّوا عَلٰی
اَدبَارِهِم فَلَا اُرَاهُ یَخلُصُ مِنهُم اِلَّا مِثلُ هَمَلِ النَّعَمِ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت
مین کہ مین سوتا تھا کہ ایک گروہ سامنے آیا یہانتک کہ مین نے اُنکو پہچانا میرے اور اُنکے درمیان سے ایک مرد نکلا اُس نے
اُن سے کہا کہ آؤ سو مین نے کہا کہ اُنکو کدھر لیجایگا اُسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف مین نے کہا کہ کیا حال ہی اُنکا
یعنی اُنسے کیا قصور ہوا اُس مرد نے کہا یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف اُلٹے یعنی اسلام چھوڑکر مرتد
ہوگئے تھے پھر یکایک دوسرا گروہ ظاہر ہوا یہانتک کہ مین نے اُنکو پہچانا میرے اور اُنکے درمیان سے ایک مرد نکلا اُسنے اُن سے کہا کہ آؤ
مین نے کہا کدھر اُسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف مین نے کہا کیا حال ہی اُنکا اُن سے کون قصور ہوا اُسنے کہا تحقیق یہ لوگ پلٹ گئے تھے
تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف سو مین گمان نہین کرتا کہ اُنمین سے کوئی بچے مگر جیسے بہکے چھوٹے ہوئے اونٹ بے والی وارث کے
تھوڑے بچتے ہین ف یعنی اُن لوگون سے نجات والے لوگ بہت کم ہین جھوٹون نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرت کے انتقال
ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نو مسلم مرتد ہو گئے تھے زکوٰۃ کے منکر تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت مین اُنکو قتل کیا انہین لوگون کا انجام

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

فضیلت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

بیان کچھ لوگون کے مرتد ہونے کا

خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلایا بعضے جو بدمذہب ہین اس حدیث کا مطلب عداوت کے سبب یون اُلٹا بیان کرتے ہین کہ مراد ان
مرتدون سے ہے معاذ اللہ حضرت کے اصحاب مین سو سراسر حق پوشی کرتے ہین اُنکی وہی مثل کہ کسی نے کسی بھوکے سے پوچھا کہ
دو اور دو کے ہوتی ہین اُسنے کہا کہ چار روٹی حضرت کے اصحاب کی بزرگی قرآن اور حدیث مین مجمل اور مفصل ہزارون مقام پر صاف
ظاہر ہے یہ گمان باطل اُنکی جناب مین کوئی دیندار عاقل نکریگا اسواسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے مرتدین کے یہ تہمت تو اُنکی طرف
۱۱۰۵ کسی طرح ممکن نہین خدا کی مار اُن سیہ دلون پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہین **ق** اَبُوْسَعِيْدٍ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ
النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا دیکھا مین نے لوگون کو کہ میرے سامنے کیے گئے اور کرتے پہنے ہین اُنمین سے بعضی کرتا تو چھاتی تک پہونچا ہے
اور بعضی اُسکے نیچے اور عمر بن الخطاب میرے سامنے کیا گیا اور اُسپر کرتا تھا کہ وہ اُسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنی بہت لنبا تھا اصحاب
نے کہا سو آپنے اُسکی کیا تعبیر کہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دین **ف** دین اور کرتے مین یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن
کو چھپاتا ہے سردی گرمی سے بچاتا ہے ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے اس حدیث سے
ثابت ہوا کہ عمر فاروقؓ کا دین نہایت کامل تھا اور حد سے زیادہ تھا **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ
۱۱۰۶ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ
ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ مین نے اپنے تئین دیکھا ایک کنوئین پر کہ اُسپر ڈول پڑا
ہے سو مین نے اُس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اُسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبر نے لیا سو اُس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور
اُسکے کھینچنے مین کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اُسکو معاف کریگا پھر وہ ڈول پل ہو گیا پھر اُسکو عمر بن الخطاب نے لیا سو مین نے تو آدمیون سے
ایسا عجیب غریب بڑا زور آور کسی کو نہین دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو یہانتک اُسنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے اپنے
اونٹون کو پانی سے آسودہ کرکے اُنکی نشستگاہ پر بٹھلایا **ف** عرب مین اونٹون کی کثرت ہے اور معمول ہے کہ پانی پلانے کے وقت اونٹون
کو کنوئین پر لاتے ہین پھر سب کو خوب پانی پلاکر علاحدہ مکان پر بٹھلاتے ہین سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی سرداری ہے اس حدیث
مین ترقی اسلام اور صدیق اکبر اور فاروق اعظم کی خلافت کا اشارہ ہے یعنی حضرت کے بعد صدیقؓ خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول آہستگی
سے نکالین گے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی اُنکے وقت مین اسلام عالم مین خوب نہین پھیلیگا چنانچہ صدیقؓ کل دو برس خلیفہ رہے
اس مدت مین مسیلمہ کذاب اور مرتدون کو مارکے عرب کا اسلام مضبوط کرکے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ اُنکا انتقال ہوا پھر عمر فاروقؓ
خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے اُنکے وقت مین عالم مین خوب اسلام ظاہر ہو گیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور اکثر روم
فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوئے اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئین اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے اور
خزانے مسلمانون مین تقسیم ہوئے لوگ آسودہ اور غنی ہو گئے جو حضرت کے بعد ہونا تھا سو خدا نے حضرت کو
ق اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّاُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا

ف فضیلت عمر فاروقؓ

ف کشف الاختفاء ترجمہ مشکوٰۃ الانوار

ف فضیلت صدیق و فاروق و اشارہ خلافت ایشان

فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ سوتا تھا
مین نے اپنے تئین بہشت کے اندر دیکھا تو یکایک وہان ایک عورت ہی کہ ایک محل کی طرف وضو کرتی ہی سو مین نے کہا یہ کسکا محل ہی
فرشتون نے کہا کہ عمرؓ کا محل ہی سو مجھکو عمر کی غیرت یاد پڑی سو مین پلٹ آیا لیشت دیکر یعنی مرد کو اسکی عورت پاس اجنبی مرد کے
جانے سے غیرت اور جوش آتا ہی اسواسطے مین اُس عورت پاس نہین گیا ف بخاری مین پوری یون روایت ہی کہ عمر فاروقؓ
جب حضرتؐ سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ ہی پر مجھکو غیرت آتی یعنی یہ بات مجھسے ممکن نہ تھی اس حدیث مین
۱۱۰۸ عمر فاروقؓ کو بہشت کی بشارت ہی اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی ؂ اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ
رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَ
عِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت مین حضرت ایوبؑ
برہنہ نہاتے تھے تو ایک سونے کی ٹڈی کا جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب لپ بھر بھر کے اپنے کپڑے مین رکھنے لگے سو اُن سے اُنکے
ربنے کہا کہ ای ایوب کیا مین تجکو مالدار اس سونے سے جسکو تو دیکھتا ہی بے پرواہ نہین کر چکا یعنی تو محتاج نہین کیون اُسکو
سمیٹتا ہی حضرت ایوبؑ نے کہا کہ کیون نہین مجکو تیری عزت کی قسم ہی کہ مجکو تو مال کی تو کچھ پرواہ نہین لیکن تیری برکت اور عنایت
کی ہوئی چیز سے مجکو بے پرواہی نہین ف یعنی اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہین ہی بلکہ تیری عطا سمجکر لیتا ہون کہ غلام
مالک کی عنایت کی ہوئی چیز سے کسی حالت مین بے پرواہ نہین ہو سکتا کہ اُسکو سمجھ در مالک کی مہربانی پر ہی مال پر نہین اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہی اور مالدار کو اگر بے طمع اور بے تلاش مال ملے تو اُسکو عنایت خدا کی سمجھکر لینا توکل کے
۱۱۰۹ مخالف نہین ؂ اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى
ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهٗ فِيْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ
الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِيْ
سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ اسْمِيْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا
مَاؤُهٗ يَقُوْلُ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذَا قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ
بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ
ایک مرد تھا ایک بیابان مین کسی زمین سے سو اُسنے ایک آواز سُنی بدلی مین کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ دے سو ایک طرف وہ بادل
جھک پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین مین اُنڈیل دیا تو ایک جھیل وہان کی جھیلون سے اُس پانی سے لبالب ہو گئی سو وہ
شخص بہتے پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ مین کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر اُدھر کرتا ہی
سو اُسنے باغ والے مرد سے کہا ای خدا کے بندے تیرا کیا نام ہی اُسنے کہا فلانا نام ہی وہی نام جو بدلی مین سُنا تھا سو باغ والے
نے اُسسے کہا کہ ای خدا کے بندے تو نے مجھسے میرا نام کیون پوچھا سو اُسنے کہا مین نے اُس بدلی مین آواز سُنی جسکا یہ پانی ہی کوئی کہتا ہی
کہ سینچ دے فلانے کے باغ کو تیرا نام لیکر سو تو اس باغ مین اس خدا کے احسان کی کسطرح شکر گزاری کریگا باغ والے
نے کہا جبکہ تو نے یہ کہا تو اب مین البتہ دیکھتا رہونگا اسکو جو اس باغ سے پیدا ہوگا سو اُسکی ایک تہائی تو خیرات کرونگا اور ایک تہائی

میرے لوگ اور میں کھاؤنگا اور ایک تہائی اسی باغ کی مرمت میں پلٹا کر خرچ کرونگا فقط اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفع
سے تہائی مال خدا کی راہ میں خرچ کرنا مستحب ہے اور معلوم ہوا کہ فرشتے مینہ کو موجب حکم الٰہی کے برساتے ہیں اور حکم امر ذیشان
کے ساتھ ہوتا ہے کہ فلانے ملک فلانی جگہ فلانے کھیت اور باغ میں پانی برساؤ اسی طرح سب چیزوں کا کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہیں
تو مسلمانوں کو لازم ہے کہ جو نعمت اسکو ملے خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکر گزاری کرے اسکو اللہ تعالی بڑھائے لئے
حق میں دا والی نبی مالک ابن صعصعة بينما انا في الحطيم وربما قال في الحجر مضطجعا اذ اتاني آت فقد ۱۱۰
قال وسمعته يقول فشق ما بين هذه الى هذه فاستخرج قلبي ثم اتيت بطست من ذهب مملوء ايمانا
فغسل قلبي ثم حشي ثم اعيد ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابيض يضع خطوه عند اقصى طرفه
فحملت عليه فانطلق بي جبريل حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك
قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال
هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى
اتى السماء الثانية فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم
قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى وعيسى فسلم
عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح
فقيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء
جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد علي ثم قال مرحبا بالاخ
الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن
معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس قال
هذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى
السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال
نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه فسلمت عليه فرد
ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا قال
جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت
فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح فلما
تجاوزت بكى فقيل له ما يبكيك قال ابكي لان غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من امته اكثر ممن يدخلها
من امتي ثم صعد بي الى السماء السابعة فاستفتح جبريل قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد
قيل وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك ابراهيم
فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام علي ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت لي

سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هٰذِهٖ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ أُتِيْتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ فَقُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنْ أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ حَدِيْثُ الْمِعْرَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لٰكِنِّيْ تَتَبَّعْتُ فِيْهِ سِيَاقَ الْبُخَارِيِّ

بخاری اور مسلم مین مالک بن صعصعہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین حطیم مین اور کبھی حضرت نے یون فرمایا کہ مین حجر مین لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبرئیل سو اُسنے پھاڑا راوی نے کہا کہ مین نے حضرت سے سُنا فرماتے تھے سو اُسنے چیرا درمیان مین یہان سے یہانتک یعنی سینے کے نیچے سے ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اُسکے پھر وہین رکھا گیا پھر میرے آگے جانور کیا گیا یعنی براق کہ خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا منتہاے نظر پر اپنا قدم ڈالتا تھا سو اُسپر مین سوار کیا گیا پھر تو لیچلا مجکو جبرئیل یہانتک کہ پہلے آسمان پاس پہونچا تو جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا کہ یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا کون تیرے ساتھ ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بُلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ وہان حضرت آدم ہین سو جبرئیل نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہی سو اُسکو سلام کر تو مین نے اُسکو سلام کیا اُسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہانتک کہ دوسرے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بُلا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو یکایک وہان یحیی اور عیسی کو دیکھا اور وے دونون خالاتی بھائی ہین جبرئیل نے کہا یے یحیی اور عیسی ہین سو انکو سلام کر تو مینے انکو سلام کیا سو انھونے سلام کا جواب دیا پھر دونون نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو تیسرے آسمان تک لے چڑھا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا کہ تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا

محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا کہ ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان یوسف تھے جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہی سو اُسکو سلام کر تو مین نے اُسکو سلام کیا تو اُسنے مجکو سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہانتک کہ چوتھے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ادریس تھے جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہی سو اُسکو سلام کر تو مین نے اُسکو سلام کیا اُسنے جواب دیا پھر کہا کیا خوب نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہانتک کہ پانچوین آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ہارون تھے جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہی سو اُسکو سلام کر تو مین نے اُسکو سلام کیا اُسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہانتک کہ چھٹے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان موسی تھے جبرئیل نے کہا یہ موسی ہی سو اُسکو سلام کر تو مین نے اُسکو سلام کیا سو اُسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب مین وہان سے ہٹا تو موسی رویا کسی نے کہا ای موسی تیرے رونے کا کیا سبب ہی موسی نے کہا مین روتا ہون اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اُسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا ساتوین آسمان تک سو جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین وہان داخل ہوا تو ناگاہ وہان ابراہیم تھے جبرئیل نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہی سو اُسکو سلام کر تو مین نے اُسکو سلام کیا سو اُسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر وہان سے سدرۃ المنتہی یعنی پلے سرے کا بیری کا درخت بلند نمود ہوا تو ناگاہ اُسکے بیر جیسے ہجر کے مٹکے اور اُسکے پتے جیسے ہاتھیون کے کان جبرئیل نے کہا یہی سدرۃ المنتہی ہی اور ناگاہ وہان چار نہرین تھین دو نہرین کھلی اور دو چھپی تو مین نے کہا ای جبرئیل یہ کیا ہین جبرئیل نے کہا چھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور کھلی نہرین تو نیل اور فرات ہین پھر مجکو بیت المعمور نمود ہوا یعنی فرشتون کا کعبہ جو ہردم فرشتون سے بھرا رہتا ہی پھر ایک برتن شراب سے بھرا اور ایک دودھ سے اور ایک شہد سے میرے سامنے کیا گیا تو مین نے دودھ کو لیا سو جبرئیل نے کہا یہ دودھ پیدائشی دین اسلام کی صورت ہی جس دین پر تو اور تیری اُمت ہی پھر میرے اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس وقت کی پھر مین وہان سے پلٹ آیا سو موسی کے پاس ہوکر نکلا تو موسی نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مین نے کہا مجکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا موسی نے کہا مقرر تیری اُمت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہو سکیگی اور واللہ خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجسے پہلے اور مین علاج کرچکا ہون قوم بنی اسرائیل کا نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب پاس سو اُس سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے تو مین پھر اسو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اتار ڈالی تو مین موسی پاس پھر آیا تو موسی نے اسی طرح یعنی اول بار کی طرح

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

چالیس نمازسے بھی کم کرانے کو کہا پھر مین خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے اور دس نمازین اُتارین پھر مین موسی پاس آیا پھر موسی نے اسی طرح کہا پھر مین لوٹ گیا پھر میرے اوپر سے خدا نے دس نماز کو اُتارا پھر مین موسی پاس گیا پھر موسی نے اسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا سو مجکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر مین موسی پاس گیا پھر موسی نے اسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا تو مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا سو مین موسی پاس پھر آیا تو موسی نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مین نے کہا مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا تو موسی نے کہا مقرر تیری امت سے ہر روز پانچ نمازین بھی نہو سکینگی اور البتہ مین لوگون کو تجسے پہلے آزما چکا ہون اور بنی اسرائیل کا علاج کر چکا ہون نہایت تدبیر سے سو پھر جا اپنے رب پاس اور اپنی امت کے لیے آسانی مانگ حضرت نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا مین اپنے رب سے یہانتک کہ مین شرما گیا یعنی اب عرض نہین کر سکتا و لیکن اب تو راضی ہون مانے لیتا ہون پھر جب مین موسی کے پاس سے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ مین نے جاری کیا اور مقبول کر لیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اُتار ڈالا اپنے بندون سے اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہے یعنی بخاری اور مسلم دونون مین آئی ہے لیکن مین نے اسمین بخاری کی روایت کی پیروی کی ہے **ف** حطیم اور حجر اُس مکان کا نام ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے مین داخل تھا جب قریش نے حضرت کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اُس چند گز مکان کو کعبے سے اتر کی طرف علیحدہ کر دیا کعبے کا بدان اُسی طرف ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم مین تھے اور بخاری مسلم کی دوسری روایت یون ہے کہ اُسوقت حضرت اپنے گھر مین تھے تو مطلب یہ کہ اول حضرت گھر مین تھے پھر جبرئیل حضرت کو حطیم مین لے گئے پھر وہان سے معراج کو چلے تو کبھی حضرت نے گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونون درست ہین اور بعضی روایت مین اُمہانی کا گھر مذکور اُمہانی علی مرتضی کی بہن کا نام ہے حضرت کا اور انکا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا اور بحرعرب مین ایک مکان ہے وہان کے مٹکے بڑے بڑے ہوتے ہین اور حضرت کا دوبار سینہ چیر کے دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن مین تا کہ کھیل کود کی ہوس نہو دوسری بار معراج کے وقت تا جوانی کی ہوس زور نکرے اور دل مین ایسی کامل صفائی ہو کہ دربار الہی کی لیاقت اعلی رتبے کی حاصل ہوئے اور حضرت موسی کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب تھا کیونکہ پیغمبر لوگ حسد وغیرہ سے پاک ہین بلکہ انکو اپنی اُمت پر افسوس آیا کہ مین مدت تک اُن مین سمجھاتا رہا اور بہت معجزات دکھلائے پر لوگ ایمان کم لائے تو بہشت مین بھی کم جاوینگے اور محمد کی تھوڑی عمر مین بیشمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جاوینگے تو بہشت مین میری امت سے زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت سے کہکر پچاس نماز کو پانچ نماز تک کاہیکو کم کرواتے اور حضرت موسی نے ہمارے حضرت کو لڑکا حقارت سے نہ کہا بلکہ بڑی عمر والے جوان کو لڑکا کہتے ہین بلکہ اسمین حضرت کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ پایا پھر کہا کیا اچھا نیک افضل ہو گئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل اور فرات سدرۃ المنتہی کے نیچے سے نکلین ہین یعنی اگر اُسکے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کو شبہہ دیجیے تو نیل اور فرات اُن نہرون کا نمونہ ہین یا حقیقۃ یہ نہر نیل اور فرات کی مدد ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کہ نہ نظر آوے واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت مین یون ہے کہ اول حضرت مکے سے مسجد اقصی کو دیکھا اور دونون خالاتی بھائی ہین دو رکعت نماز پڑھکے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور مین جو ساتوین آسمان پر ہے سو سلام کا جواب دیا پھر دونون نے کہ جاتے ہین پھر کبھی دوبارہ نہین پلٹ آتے ہین اور بیت المعمور ہر چند ساتوین آسمان پر ہے سوچا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتون ہر چند مہر اُسی طرح کا عبادت خانہ ہے اور کعبہ بھی اُسی کے نیچے ہے بالفرض اگر وہان سے پتھر گرے

تحفۃ الصفا از ترجمہ مشارق الانوار

تو کعبے کی چھت پر پڑے صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب حضرت پانچ وقت کی نماز پر راضی ہوگئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب دس نماز کے ثواب کے برابر ملیگا تو پانچ کی پچاس ہوگئین سوامت پر تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر الٰہی کے خلاف بھی نہوا قصہ معراج مکے مین ہجرت سے اول ایک برس ہوئی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے سوتے ہوئے یا جاگتے صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہی کہ بیداری مین روح اور بدن دونون سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثون سے صاف یہی ثابت ہوتا ہی اور اگر خواب مین معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات مین نہ داخل ہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نکرتے اور بیت المقدس کی حضرت سے سب نشانیان نہ پوچھتے اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم مکے مین رہا تو خطابی نے کہا کہ حضرت کو دو معراجین ہوئین ایک معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج مین حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہین حضرت عائشہ اور ابوہریرہ اور عبد اللہ بن مسعود رض سے مشہور روایت یہ ہی کہ نہین دیکھا اور یہی مذہب ہی اکثر محدثین اور متکلمین اور فقہا کا اور عبد اللہ بن عباس سے ایک روایت ہی کہ آنکھ سے دیکھا اور عطا سے یون روایت ہی کہ دل سے دیکھا واللہ اعلم جو مکے سے بیت المقدس تک جانے کا انکار کرے وہ کافر ہی اسواسطے کہ قرآن مین اسکا صاف بیان ہی اور بیت المقدس سے آسمانون کے چڑھنے کا انکار کرے تو بدعتی ہی وَاِبْنُ عُمَرَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَمْشُوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فِيْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَامْرَاَتِيْ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ الْمَوَاشِيَ فَاِذَا اَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَاِنَّهُ نَاٰى بِيْ ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ اٰتِ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبُهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَاَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَجَاءَنِيْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ حَقِّيْ قُلْتُ اِذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِءْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرِعَائَهَا فَاَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس حالت مین کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ انکو مینہ نے لیا تو وے پہاڑ کے ایک غار مین گھس گئے تو اُس پہاڑ کا ایک پتھر اُنکے غار کے منھ پر آپڑا سو انکو اُس نے بند کرلیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو تو

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

اپنے نیک کامون کو جو خدا کے واسطے کیے ہون سو دعا مانگو اُنکے وسیلے سے شاید کہ خدا اس پتھر کو تمہارے اوپر سے کھول دیوے تو اُنمین سے ایک نے کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہی کہ میرے مان باپ بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ مین اُنکے واسطے بھیڑ بکریان چرایا کرتا تھا پھر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تھا تو اُنکا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے مان باپ سے شروع کرتا تھا تو اُنکو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تھا اور البتہ ایکدن مجکو درخت نے دور ڈالا یعنی چارا بہت دور ملا ہو مین گھر مین نہ آیا یہانتک کہ مجکو شام ہو گئی تو مین نے مان باپ کو سوتا پایا پھر مین نے دودھ دوہا جسطرح دوہا کرتا تھا تو مین دودھ لایا سو مین مان باپ کے سرپاس کھڑا ہوا مجکو برا لگا کہ مین اُنکو نیند سے جگاؤن اور برا لگا کہ اُن سے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے بھوکھ کے مارے شور کرتے تھے میرے دونون پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور اُنکا حال رہا صبح تک یعنی مین اُنکے انتظار مین دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے نہ مین نے پیا نہ لڑکون کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے مین نے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے کہ ہم اُس سے آسمان کو دیکھین سو خدا نے اُس سے ایک روزن کھول دیا تو اُس سے اُنھون نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے کہا الٰہی البتہ ماجرا یہ ہی کہ میرے ایک چچا کی بیٹی تھی کہ مین اُسکو چاہتا تھا جیسے نہایت محبت مرد عورتون سے رکھتے ہین یعنی مین اُسکا کمال عاشق تھا سو اُسکی طرف مائل ہو کر مین نے اُسکی ذات کو چاہا یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا سو اُسنے نمانا یہانتک کہ سو اشرفیان مین اُسکو دون یعنی سو اشرفیون پر راضی ہوئی سو مین نے محنت اور کوشش یہانتک کی کہ سو اشرفیان جمع کین سو مین اُنکو اُسکے پاس لایا پھر جب مین اُسکے دونون پیرون کے اندر واقع ہوا اُسنے کہا اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مُہر کو نہ توڑ مگر جسطرح کہ اُسکا حق ہی یعنی بدون نکاح شرعی کے ازالہ بکارت نکر تو مین اُٹھ کھڑا ہوا اُسکے اوپر سے سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی ہو تو کھول دے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک روزن تو خدا نے اُنکے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الٰہی مین نے ایک مزدور ٹھہرایا تھا اُس برتن بھر مزدوری پر جسمین سولہ رطل چاول سماوین تو جب وہ اپنا کام کر چکا اُسنے کہا میرا حق دے سو اُسکا حق مین نے اُسکے آگے کیا سو اُسکو چھوڑ گیا اور اُسکی طرف سے منھ موڑا تو ہمیشہ مین اُسکو بوتا رہا یہانتک برکت ہوئی کہ اُس مال سے گاے بیل اور غلام اُنکے چرانے والے جمع ہو گئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق لیکر مجپر ظلم نکر مین نے کہا جا اِن گاے بیلون اور اُنکے چرانے والون کی طرف سو اُنکو لے تو اُسنے کہا خدا سے ڈر مجسے مسخراپن نکر سو مین نے کہا مین تجسے ٹھٹھا نہین کرتا لے ان گاے بیلون اور اُنکے چرانے والون کو یعنی یہ سچ مچ تیرا ہی مال ہی سو اُسنے لیا اور اپنا سب مال لیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ مین نے یہ امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھول دے جتنا باقی رہا ہی سو خدا نے باقی رہے پتھر کو کھول دیا **ف** اس حدیث مین بہت کام کام کے فائدے ہین اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا مین جسکی کوئی تدبیر نہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ پکڑے حق تعالیٰ اُسکو نجات دیگا دوسرے یہ کہ مان باپ کا حق اپنی جان اور جورو اور لڑکون کے حق پر مقدم ہی اور عمدہ نیکیون مین داخل ہی تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہی اور خدا کو نہایت پسند ہی چوتھے یہ کہ حق والون کا حق ادا کرنا رضاے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہی پانچوین یہ کہ جو مال کسی کے بدون اجازت اُسکا نفع ہووے

تو اسکے حاصلات کا مالک ہی مالک ہی **ق** ابوهريرة بينما رجل يسوق بقرة قد حمل عليها التفتت اليه البقرة فقالت
إني لم أخلق لهذا ولكني إنما خلقت للحرث فقال الناس سبحان الله بقرة تكلم فقال رسول الله ۱۱۱۲
صلى الله عليه وسلم فإني أومن به أنا وأبوبكر وعمر وبينما راع في غنمه عدا عليه الذئب فأخذ منها
شاة فطلبه الراعي حتى استنقذها منه فالتفت اليه الذئب فقال له من لها يوم السبع يوم ليس
لها راع غيري فقال الناس سبحان الله ذئب يتكلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإني
أومن به أنا وأبوبكر وعمر وما هما ثم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک
مرد بیل کو ہانکتا تھا اسپر بوجھ لادے ہوے بیل نے اسکی طرف دیکھا سو کہا کہ مین اس بوجھ لادنے کے واسطے نہین پیدا ہوا
مین تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہون تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہی تو حضرت نے فرمایا کہ بیشبہہ مین
اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابوبکرؓ اور عمرؓ سچ جانتے ہین اور جس حالت مین کہ کوئی چرانے والا اپنی بھیڑ بکریون مین تھا تو اسپر
ایک بھیڑیا دوڑا تو انمین سے ایک بکری لے گیا تو اسکی تلاش مین رہا چرانے والا یہانتک کہ اسکو بھیڑیے سے چھڑا لایا تو
بھیڑیے نے اسکی طرف دیکھا سو کہا کون بھیڑ بکری کو قیامت مین بچا دیگا جس دن اسکا کوئی چرانے والا میرے سوا نہوگا
تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہی تو حضرت نے فرمایا مین اس بات کو مقرر مانتا ہون اور ابوبکرؓ اور عمرؓ مانتے ہین
اور حال آنکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ وہان نتھے **ف** یہ قول راوی کا ہی یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ وہان نہ تھے یعنی جسوقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی
تھی ابوبکرؓ اور عمرؓ اس مجلس مین نہین تھے یا کہ یہ قول حضرت کا ہی یعنی باوجودیکہ بیل اور بھیڑیے کے وقت کلام دونون شخص موجود نتھے
مگر انکو اسکا یقین ہی یعنی بیل اور بھیڑیے کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہین اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی
بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے ایمان کے ساتھ انکے ایمان کو ملایا بعد اسکے اصحاب حاضرین نے کہا کہ ہم بھی ایمان
لائے جسکا حضرت ایمان لائے **ق** ابوهريرة بينما رجل يمشي بطريق فوجد غصن شوك على الطريق فأخره فشكر ۱۱۱۳
الله له فغفر له بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ مین سو
اسنے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھر راہ سے اسنے اسکو علحدہ کر دیا تو خدا نے اسکی قدردانی کی سو اسکو بخش دیا **ف** معلوم ہوا کہ بندگان
خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہی اور ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو کاہے مغفرت کا سبب ہی **ق**
ابوهريرة بينما رجل يمشي في حلة تعجبه نفسه مرجل جمته إذ خسف الله به فهو يتجلجل به إلى يوم القيمة ۱۱۱۴
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد اپنے بالون کو کنگھی کیے ہوے پوشاک پہنے اپنے
بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ پھولتا ہوا چلا جاتا ہی کہ ناگاہ خدا نے اسکو زمین مین دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر ٹکرین
کھاتا دھنستا چلا جاتا ہی **ف** ہرچند ستھری پوشاک پہننا بالون مین کنگھی کرنا درست ہی بلکہ سنت ہی لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب
آدمی کو اپنی آرایش سے گھمنڈ آیا اور اسنے آپکو دور کھینچا تو مقرر غضب الٰہی مین گرفتار ہوا خواہ دنیا مین جیسا کہ اس شخص پر گذرا
خواہ آخرت مین اسی واسطے اکثر اہل تقوی نے عمدہ لباس نہین پہنا اور اپنی اولاد کو بھی یہ عادت نہ ڈالنے دی کیونکہ اب وہ زمانہ
نہین کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالون مین کنگھی کیا کرے اور پھر اپنی بغلین نہ جھانکے اگلی حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف

راہ کے کانٹے پھینکنے سے بخشا گیا اور یہ شخص فقط اکڑ چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین مین دھنسایا گیا تو ان حدیثوں سے ایک
عمدہ قاعدہ ہاتھ لگا کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اسکے ثواب سے ناامید نہوا چاہیے اور بدکام اگرچہ ظاہر مین خفیف معلوم ہوتا ہو پر
۱۱ اسکے وبال سے نڈر نہونا چاہیے **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لعن کی لفظ ہی **ق** جابرؓ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِیْ وَسَمَهٗ
قَالَہٗ لَمَّا رَاٰی حِمَارًا قَدْ وُسِمَ فِیْ وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے
اسکو جسنے اس گدھے کو داغا یہ حضرتؐ نے فرمایا جب کہ منھ داغے ہوے گدھے کو دیکھا **ف** جانور کا منھ داغنا حرام ہی سب اماموں کے
۱ نزدیک منھ کے سوا اور بدن بیماری کے واسطے داغنا درست ہی **ق** اَبُوْ هُرَیْرَةَؓ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ یَسْرِقُ الْبَیْضَةَ
فَتُقْطَعُ یَدُهٗ وَیَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ یَدُهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور
کو کہ انڈا یا خود چراتا ہی تو اسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی اور رسّی چراتا ہی تو اسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی **ف** چور کے ہاتھ کاٹنے مین نصاب شرط
ہی امام اعظمؒ کے نزدیک دس درم چوری کی نصاب ہی اور امام شافعیؒ کے نزدیک ربع دینار یعنی ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر
ہی تو مطلب اس حدیث کا یہ کہ لوہے یا چاندی کا انڈا مراد ہی جسکی قیمت دس درم ہو اور رسی مراد ہی جسکی دس درم قیمت ہو جیسے جہاز
کی رسی کہ بہت قیمتی ہوتی ہی یا یہ مراد ہی کہ جب آدمی کو انڈے اور رسّی کی چوری کی عادت پڑی تو کبھی قیمتی چیز بھی چرا دیگا تو بیشبہہ
اسکا ہاتھ بھی کاٹا جاویگا یا کہ یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا اب منسوخ ہی **ق** ابن عمرؓ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ۱۱۱۷
وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اس عورت پر جو دوسری
عورت کے بال مین بال کو جوڑے اور اس عورت پر جو اپنے بالون سے اور بال جوڑاوے اور اس عورت پر جو دوسری عورت
کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اس عورت پر جو اپنا بدن گداوے **ف** بال مین بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہی اسواسطے
کہ اسمین تغییر خلقت الٰہی ہی اور تزویر اور بناوٹ بھی ہی کہ آدمی دھوکا کھاوے **ق** عائشہؓ لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی ۱۱۱۸
اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے
یہود اور نصاری پر کہ ان لوگون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنایا **ف** بخاری اور مسلم مین روایت ہی کہ حضرتؐ
نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی حضرتؐ ڈرے کہ مبادا کہین میری امت بھی یہود اور نصاری کی طرح میری قبر کو سجدہ
نٹھہراوے اور جندبؓ سے روایت ہی کہ مینے پانچ روز حضرتؐ کے انتقال سے پہلے حضرتؐ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی امتون
نے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار ہو قبرون کو سجدہ گاہ نہ بنائیو مین تمکو منع کیے دیتا ہون یہود
اور نصاری پیغمبرون اور نیکون کی قبرون پر مسجدین بناکر عبادت کرتے تھے اور قبرون کی طرف سجدہ کرتے تو صاف شرک تھا
اسواسطے حضرتؐ نے تاکید سے منع کیا معلوم ہوا کہ جو بات مسجد اور کعبے کو خاص ہی وہ قبر پر نچاہیے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ اولیا
کی اسی واسطے قبرون کو سجدہ کرنا اور انکے گرد گھومنا درست نہین اسواسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہی اور اسی واسطے قبرستان
مین نماز پڑھنا منع ہی ہندوستان مین اولیا کی قبرون پر اکثر شرک کے کام ہوتے ہین اور جس سے حضرتؐ نے انتقال کے وقت
تک تاکید سے منع کیا تھا یہود و نصاری سے بھی زیادہ اب لوگ کرتے ہین ہمارا اسلام ان کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی
حدیث تحقیق اور ان کاموں سے کنارہ کریں کہ شرک نہین مین **ق** ابن عمرؓ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَیَوَانِ مسلم مین

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا لعنت کرے اُسپر جو جاندار کے ہاتھ پانون اور ناک کان کاٹے ف
۱۱۲ اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین ناحق رنج رسانی اور تغییر خلق الٰہی ہے عَلِیٌّ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَیْہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اُسپر جو اپنے مان باپ پر لعنت کرے اور خدا لعنت کرے اُسپر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے جانور ذبح کرے اور خدا لعنت کرے اُسپر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور اپنے مکان مین رکھے اور خدا لعنت کرے اُسپر جو زمین کے حد اور نشانیان مٹاوے ف ماں باپ کو لعنت کہنا اور گالی دینا دو صورت سے ہوتا ہے یا کہ خود کہے یا غیر سے کہلاوے اسطرح کہ جب اُسنے دوسرے کے مان باپ کو گالی دی تو وہ اُسکے مان باپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین یہی سبب ٹھہرا اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہے ایک صورت تو یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نہ لیا جاوے جیسے اجہوت کرتے ہین اُسکو جھٹکا کہتے ہین دوسری صورت یہ کہ قبر پر یا توپ پر یا نشان پر یا عمارت پر یا دیو بھوت کے واسطے ذبح کرین تیسری یہ کہ ہر چند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب اور منت اور نیاز غیر خدا کی کرین جیسے سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کا بکرا ان تینون صورتون مین جانور تو مردار ہے اور کرنے والے پر بموجب اس حدیث کے لعنت ہے اسواسطے کہ یہ ذبح خدا کے واسطے نہین اور یہ جو بعضے لوگ بات بناتے ہین کہ سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہے اور خونریزی خدا ہی کے واسطے ہے صرف گوشت سے غرض ہے تو بیشبہہ حلال ہے اُسکا جواب یہ ہے کہ جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑی تو صرف زبانی خدا کے نام لینے سے کیا ہوتا ہے اور یہ غلط بات ہے کہ خونریزی خدا کیواسطے ہے صرف گوشت سے غرض ہے اسواسطے کہ جب اُنکے منت ماننے والون سے کہیے کہ تم اس گاے بکری کو نہ ذبح کرو اُسکے عوض دونا چوگنا ہمسے گوشت لو اور فاتحہ کرو تو ہرگز ہرگز نمانینگے اور اس صورت مین اپنی نذر اور منت کا ادا ہونا ہرگز نہ سمجھینگے تو صاف معلوم ہوا کہ اُنکو خونریزی بھی غیر خدا کے واسطے منظور ہے صرف گوشت ہی سے غرض نہین یا انصاف کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اُسکے حرام ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور کج بحثی کی علاج تو ہمارے پاس نہین فتاواے در المختار اور اشباہ و نظائر مین موجود ہے کہ جو جانور کہ سردار کے داخل ہوتے ذبح ہو وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی کا نام اُسپر لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام سے جاندار حلال ہوتا تو فقہ مین اُسکو کیون حرام لکھتے اللہ فہم درست کی توفیق دیوے اور کج فہمی سے بچاوے آمین اس حدیث مین جو بدعت والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی سو اسواسطے کہ بدعت دین مین اُس نئے کام کا نام ہے جسکی شرع مین کچھ اصل نہو تو حقیقت مین بدعت اور سنت اور شریعت مین ایسی نسبت ہے جیسے نور اور ظلمت مین تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت کی اُسنے حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اُسکے گلے مین آیا اور زمین کی نشانیان جیسے راہ کے منارے اور دیہات کے ڈانڈون پر درخت اور ٹیلے یا باغون کی کھائی خندق یا گھرون کی دیوارین اُنکا مٹانا اور گرانا موجب لعنت کا فرمایا اسواسطے کہ اسمین قصہ اور فساد ہوگا کہ ایک کی زمین دوسرے سے مل جاویگی اور راہ کا حساب نہ معلوم ہوگا ف لعنت کی دو قسم ہے لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہل سنت کے مذہب مین لعنت ذاتی

یعنی نام لیکر لعنت کرنا سوائے اُس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو درست نہین جیسے شیطان اور فرعون اور ابو جہل
کہ انکا کفر بلاشبہہ ثابت ہی تو انکا نام لیکر لعنت کرنا درست ہی لیکن ہر دم اُسکا وظیفہ سا کرنا کچھ کام کی بات نہین اسواسطے
کہ لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور کرنا ہین اور سوائے کافر کے رحمت الٰہی سے کوئی ہمیشہ دور نرہیگا کہ مسلمان فاسق کے
حق مین بعد سزا پا بدوان سزا بخشش کی امید ہی اور لعنت وصفی یعنی بغیر نام لیے فاسق پر لعنت درست ہی جیسے کہ اس
فصل کی حدیثون مین چور اور مان باپ کے گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسی طرح ظالم اور کاذب وغیرہ پر بھی
۱۱۲۱ درست ہی **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لوکی لفظ ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ اٰمَنَ بِیْ عَشَرَةٌ مِنَ
الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِیَ الْيَهُوْدُ وَيُرْوٰى لَوْ بَايَعَنِیْ عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُوْدِیٌّ اِلَّا اَسْلَمَ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا ایمان لاوین تو سب کے سب میرا ایمان لاوین
اور دوسری روایت یون ہی کہ اگر دس یہودی میری بیعت کرین تو بے مسلمان ہوئے کوئی یہودی زمین پر نہ باقی رہے **ف**
یعنی اگر مدینے کے یہودیون سے دس بڑے بڑے سردار حضرت کا ایمان لاتے تو سب لاتے یعنی یہودی لوگ دین مین غور اور
بوجھ نہین رکھتے اپنی قوم اور سردارون کے تابع ہین انکا بھیڑونکا سا خواص ہی کہ جدھر ایک جھنڈ چلا اُسی طرف سب بھیڑین
۱۱۲۲ چلتی ہین **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِیَ اَهْلَهٗ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ
وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ اَبَدًا
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون مین سے کوئی جب اپنی جورو سے
صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی شروع
اللہ کے نام سے الٰہی بچائے رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو البتہ اگر جورو خاوند کے درمیان اس
صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو اُسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پہونچا سکیگا **ف** معلوم ہوا کہ صحبت داری سے غرض اولاد
کی رکھے صرف آبریزی اور شہوت رانی ہی منظور نہو اور سنت ہی کہ اس دعا کو اُسوقت پڑھ لیا کرے کہ اگر اولاد ہو تو بابرکت
۱۱۲۳ ہو **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ اَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے نیچے کی راہ یا اوپر کی تو مین انصار کی راہ پر چلتا **ف** دین مین امت
پر نبی کی طاعت واجب ہی نبی پر امت کی اطاعت نہین تو اس حدیث مین اگر ظاہری راہ مراد ہی تو مطلب صاف ہی کہ دنیا
کی بات نہین اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہی تو مطلب یہ ہی کہ دنیاوی کامون مین اور مباحات مین حضرت کو
۱۱۲۴ انصاریون کی خاطرداری منظور ہی یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ اِلَيْكَ
بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَاْتَ عَيْنَهٗ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد جھانکے تیرے گھر مین بدون تیری اجازت پھر تو اُسکو کنکری سے مارے سو
۱۱۲۵ تو اُسکی آنکھ پھوڑ دے تو تجھپر گناہ نہو **ف** اس حدیث کا مطلب آگے ہوچکا ہی اَبُوْاَيُّوْبَ لَوْ اَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوْبٌ
يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوْبٌ فَيَغْفِرُهَا لَهُمْ مسلم مین ابو ایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

که اگر تمهارے گناه نهوتے جنکو خدا بخشتا تو البته خدا اس قوم کو لاتا جسکے گناه ہوتے پھر انکی مغفرت کرتا ف اس حدیث سے
حضرت نے اپنے اصحاب کو دلاسا دیا اسواسطے که اکثر اصحاب کو خوف الہی بہت غالب تھا بعضون نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا بعضون
کا قصد تھا که دنیا چھوڑ پہاڑ پر بیٹھ رہین اور شب و روز عبادت کرین بعضون کا یه اراده تھا که آله تناسل کو کاٹ ڈالین تا که حرامکاری
مین نه گرفتار ہون یعنی جیسے اسکی صفت منتقم ہے که گناه پر پکڑتا ہے اور سزا دیتا ہے ویسی اسکی غفاری بھی صفت ہے که گناہون کو معاف بھی
کرتا ہے یعنی مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہون سے ڈرے ویسے ہی اسکے رحم اور کرم پر بھی نظر رکھے نا امید نهو جاوے کیونکه
نا امیدی کفر ہے اور اس حدیث کا وه مطلب نہین که خدا کو غفار جان کر گناہون پر کمر باندھے اور اسکی قہاری کو بالکل بھول
۱۱۲۶ جاوے که یه صاف کفر ہے ق أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ
أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ يَعْنِي دُرَّةَ بِنْتَ
أَبِي سَلَمَةَ فَالَهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ يَعْنِي دُرَّةَ
بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَهُ لَهَا لَمَّا عَرَضَتْ عَلَيْهِ أُخْتَهَا عَزَّةَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام حبیبه ابی سفیان کی بیٹی سے روایت ہے که حضرت
نے فرمایا البته اگر دره میری بی بی کی لڑکی میری گود کی پالی نهوتی تو بھی میرے واسطے حلال نهوتی مقرر دره تو میری دودھ
شریک بھائی کی بیٹی ہے مجھکو اور اسکے باپ کو ابولہب کی لونڈی ثویبه نے دودھ پلایا ہے سو امیری بیبیون اپنی لڑکیون اور اپنی
بہنون کے نکاح کرنے کو میرے ساتھ نه کہا کرو یه حضرت نے حضرت ام حبیبه سے کہا جبکه انھون نے اپنی بہن عزه کے نکاح کو حضرت
سے کہا تھا ف حضرت ام حبیبه نے حضرت سے کہا که یا حضرت میری بہن جسکا عزه نام ہے آپ نکاح کیجیے حضرت نے فرمایا اسواسطے
که جورو کی حیات مین سالی سے نکاح کرنا درست نہین پھر حضرت ام حبیبه نے کہا که یا حضرت مین نے سنا ہے که ابو سلمه کی بیٹی سے
جسکا دره نام ہے آپ نکاح کیا چاہتے ہین تب حضرت نے یه حدیث فرمائی یعنی غلط بات ہے که اول تو دره میری ربیبه ہے یعنی ام سلمه
۱۱۲۷ کی لڑکی ہے اور دوسرے دودھ کے رشتے سے میری بھتیجی ہے نکاح کی کون صورت ہے ع أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَسْلَمِيُّ لَوْ أَهْلَ عُمَانَ أَتَيْتَ
مَا سَبُّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ بَعَثَهُ إِلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوهُ وَضَرَبُوهُ مسلم مین ابو ہریره سے
روایت ہے که حضرت نے فرمایا که اگر تو عمان کے لوگون پاس جاتا تو تجھکو گالی دیتے نه مارتے یه حضرت نے اس مرد سے فرمایا
جسکو عرب کے کسی گروه پاس بھیجا تھا سو ان لوگون نے اسکو گالی دی اور مارا تھا ف عمان شام کے ملک یا یمن کے ملک
۱۱۲۸ مین ایک شہر کا نام ہے وہان کے لوگون کی خوش خلقی اور یا نرم دلی کا بیان کیا ق اِبْنُ عُمَرَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ يَعْنِي أُمَّ ابْنِ صَيَّادٍ
بخاری اور مسلم مین عبد الله بن عمر سے روایت ہے که حضرت نے فرمایا که اگر ابن صیاد کی ماں اسکو چھوڑ دیتی تو اپنا حال ظاہر کرتا
ف ابن صیاد کا حال کئی بار ہو چکا که مدینه مین یہودی کا ایک لڑکا تھا جنون سے نادر کہتا تھا آینده باتین کچھ بیان کرتا تھا
سو ایک روز باغ مین کپڑا اوڑھے لیٹا غن غن کچھ کرتا تھا حضرت اوسطرف سے نکلے درختون کی آڑ مین ہو چاہا که اسکی [illegible]
اسکی ماں نے کہا ای ابن صیاد دیکھ محمد آئے سو وه چپ رہا تب حضرت نے یه حدیث فرمائی یعنی اگر اسکی ماں نه کہتی تو [illegible]
حال معلوم ہوتا که کیا کہتا تھا معلوم ہوا که اہل حق کو اہل باطل کا حال مخفی ہو کر دریافت کرنا درست ہے تا که اسکے [illegible]
۱۱۲۹ سے لوگون کو خبردار کردین ق جَابِرٌ لَوْ تَرَكْتِيهِ مَا زَالَ قَائِمًا قَالَهُ لِأُمِّ مَالِكٍ حِينَ عَصَرَتِ الْعُكَّةَ [illegible]

كَانَتْ تُهْدِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو گھی
کی مشک چھوڑتی تو ہمیشہ اُسمین گھی بنا رہتا یہ حضرتؐ نے ام مالک سے کہا جبکہ اُسنے اُس مشک سے گھی نچوڑ لیا جسمین حضرتؐ کو
بھیجا کرتی تھی ف ام مالک مدینے مین ایک بی بی تھین اُن سے روایت ہی کہ میرے پاس ایک مشک بھر گھی تھا مین اُسکا
گھی ہمیشہ حضرتؐ کو بھیجا کرتی تھی کبھی اُسکا گھی کم ہوتا تھا ایک روز مین نے اُسکا گھی نچوڑا تو گھی بالکل چک گیا مین نے یہ حال
حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو اسکو اگر نہ نچوڑتی تو کبھی گھی سے خالی نہوتی یہ معجزہ تھا حضرتؐ کا ق
۱۱۳۰ أَبُوهُرَيْرَةَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو تھوڑا ف یعنی موت کی سختیان اور قبر کے رنگ برنگ
عذاب اور قیامت کی مصیبتین اور دوزخ کی آفتین اگر تم جانو کمال الیقین سے جیسا کہ مین جانتا ہون تو خواب اور خور
۱۱۳۱ بھول جاؤ خوشی پر غم غالب ہوجاوے غفلت کا سبب ہی جو جیتے رہتے ہو ق عَلِيٌّ لَوْ دَخَلْتُمُوهَا مَا زِلْتُمْ فِيهَا إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ يَعْنِي النَّارَ الَّتِي أَوْقَدَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ أَمِيرٌ مِنْ أُمَرَائِهِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم اُسمین گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اُسمین پڑے رہتے یعنی اُس آگ مین جسکو عبداللہ بن حذافہ
سہمی نے جلایا تھا جو ایک سردار تھا حضرتؐ کے سرداروں سے ف عبداللہ بن حذافہ کو حضرتؐ نے ایک لشکر کا سردار بنا کر کہین
کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمھارا سردار ہے اُسکی اطاعت کیجیو تو ایک روز عبداللہ اپنے لشکر سے غصے مین آکے اور بہت سی
آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ مین گھس جاؤ اسواسطے کہ حضرتؐ نے میری اطاعت تمپر واجب کر دی ہی لشکر نے کہا کہ
ہمنے حضرتؐ کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سے کہا ہی سو ہم آگ مین کیونکر گھسین جب یہ قصہ حضرتؐ نے سُنا تب یہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور ماں باپ کی اطاعت اور اُستاد یا پیر کی اطاعت خلاف شرع کام مین ہرگز درست
نہین چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ مین درست نہین تابعداری تو نیک کام مین
۱۱۳۲ چاہیے خ أَبُوهُرَيْرَةَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ بخاری مین ابو ہریرہؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مین دعوت مین بکری کے دست یا پیہ کی طرف بلایا جاؤن تو البتہ قبول کرون اور اگر بکری کا
ہاتھ یا پاؤن کا مجکو تحفہ دیا جائے تو قبول کرون ف یعنی دعوت اور تحفے مین تھوڑے بہت اور اچھے برے کا خیال نچاہیے
۱۱۳۳ مسلمان کی خاطر داری ضرور ہی ھ أَبُوهُرَيْرَةَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ابو جہل میرے پاس جاتا تو اُسکے جوڑ جوڑ کو فرشتے اُچک لیجاتے ف ابو جہل نے
ایکبار کافرون سے پوچھا کہ تمھارے ہوتے محمد اپنا مُنھ خاک پر ملتا ہی یعنی سجدہ کرتا ہی کافرون نے کہا کہ ہاں ابو جہل نے کہا
لات اور عزّیٰ کی قسم کہ اگر مین اُسکو اس حالت مین دیکھون تو اپنے پاؤن سے اُسکی گردن کچل ڈالون سو ایک روز حضرتؐ
نماز پڑھتے تھے کہ وہ نا پاک اُسی قصد پر چلا جب حضرتؐ کے پاس گیا تو اُلٹے قدمون خوف کے مارے بھاگا لوگون نے کہا
تو کیون اسطرح بھاگا اُسنے کہا کہ مجکو اپنے اور محمد کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق نظر پڑی اور اُسکے گرد اوندھا ست
آگ اور بہت پر معلوم ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میرے قریب وہ مردود جاتا تو فرشتے اسکو ٹکڑے ٹکڑے

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

کر دالتہ یہ حدیث معجزہ ہو ھ اَبُوْمُوْسٰی لَوْ رَاَیْتَنِیْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِکَ الْبَارِحَۃَ قَالَ لَہٗ مسلم مین ابو موسیٰ سے
۱۱۳۴ روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو دیکھتا جسوقت کہ مین رات کو تیرا قرآن پڑھنا سنتا تھا تو تجکو بھلا معلوم ہوتا اور تو زیادہ
خوش آوازی سے پڑھتا یہ حضرت نے ابو موسیٰ سے فرمایا ف ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھتے تھے کہ
حضرت اُدھر سے گذرے تو کھڑے ہو کر سنا کیے صبح کو یہ حدیث ابو موسیٰ سے فرمائی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ سَاَلْتَنِیْ ھٰذِہِ الْقِطْعَۃَ
۱۱۳۵ مَا اَعْطَیْتُکَہَا وَلَنْ تَعْدُ وَاَمْرَ اللّٰہِ فِیْکَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَیَعْقِرَنَّکَ اللّٰہُ وَاِنِّیْ لَاَرَاکَ الَّذِیْ اُرِیْتُ فِیْکَ
مَا اُرِیْتُ وَھٰذَا ثَابِتٌ یُجِیْبُکَ عَنِّیْ قَالَہٗ لِمُسَیْلِمَۃَ وَثَابِتٌ ھُوَ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبداللہ
بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجھسے اس کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگیگا تو اتنا بھی تجکو نہ دونگا اور خدا
کے قصد کو جو تیرے حق مین ٹھن چکا ہی تو اُسکو ہرگز نہ ہٹا سکیگا یعنی تجکو ہلاک کریگا اور دونون جہان مین فضیحت کریگا اور اگر
تو اسلام سے پھرا تو البتہ خدا تیرے کوچے کاٹیگا اور مقرر مین تجکو وہی جانتا ہون جو مجکو خواب مین دکھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا اور
یہ ثابت تجکو میری طرف سے جواب دیگا مراد ثابت سے وہ ثابت ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی ف عبداللہ بن عباسؓ سے
روایت ہی کہ مسیلمہ کذاب حضرت کی حیات مین ملک یمامہ سے بہت اپنی قوم کا ہجوم لیکر مدینے مین آیا اور حضرت کو پیغام دیا کہ اگر
محمدؐ اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجکو دین تاکہ مین ملک کا مالک ہون تو مین اسلام قبول کرون اور تابعدار ہون تو حضرت اُسکے
پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ مین کھجور کی چھڑی تھی اُسکے سر کے اوپر کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی مین تیرا حال خواب مین
دیکھ چکا ہون کہ تو پیغمبری کا دعوی کریگا تو خدا تجکو غارت بھی کریگا اور مسیلمہ کذاب نے قرآن کے مقابلے مین کچھ خرافات اور واہیات
کی تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میرے سننے کے لائق نہین اُسکی جوابدہی کو میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت
کرتا ہی ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب تھے چنانچہ ثابت نے اُسکے خرافات کو ایسا پچھاڑا کہ کچھ ثابت نرکھا
بعد اُسکے مسیلمہ کذاب اپنے ملک کو پلٹ گیا اور وہان حضرت کی پیغمبری مین شرکت کا دعوی کیا حضرت کو خط لکھا کہ ہم نبوت
مین تمھارے شریک ہوئے سب ملک کی زمین آدھی تمھاری آدھی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو حقیقت مین خدا کی ہی
اپنے بندون سے جسکو چاہے اُسکو دے اور آخرت تو خاص پرہیزگارون کے لیے ہی بعد حضرت کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت کا
دعوی چھوڑ کر کل نبوت کا دعوی شروع کیا ہزارون لوگ اُسکے تابعدار ہو گئے تھے صدیق اکبرؓ نے اپنی خلافت مین خوب
فوج کشی کر کے اُسکو مارا اور اُسکے لوگون کو مٹایا اگر صدیق اکبرؓ اُسکو نہ مارتے تو ابتک اُسکے لوگ اُسی کا کلمہ پڑھتے جاتے بڑا دین مین فساد
پڑتا جیسے شیعہ سنی مین بحث رہتی ہی اُسکے مذہب والون سے بھی رہتی اسی مقام سے اگر آدمی غور کرے تو صدیق اکبرؓ کی فضیلت کو
۱۱۳۶ سمجھ جاوے کہ دین مین ایسے ایسے عمدہ کام اُنسے ہوئے خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ فَعَلَ لَاَخَذَتْہُ الْمَلَائِکَۃُ یَعْنِیْ اَبَا جَھْلٍ لَمَّا
قَالَ اِنْ رَاَیْتُ مُحَمَّدًا یُصَلِّیْ عِنْدَ الْکَعْبَۃِ لَاَطَاَنَّ عَلٰی رَقَبَتِہٖ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
اگر وہ بے ادبی کرتا تو اُسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابو جہل کو جب کہ اُسنے کہا تھا کہ اگر مین نے محمدؐ کو کعبے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو اُسکی
گردن کچل ڈالونگا ف اُسکا قصہ تیسری حدیث مین مفصل ہو چکا ق جابرؓ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ قَدْ اَعْطَیْتُکَ ھٰکَذَا
وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا قَالَہٗ لَہٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا تو مین تجکو دونگا

اسطرح اور اسطرح یعنی انجلی بھر بھر کے تین بار دونگا یہ حضرت نے جابر سے کہا تھا **ف** جابرؓ سے روایت ہی کہ
مجھے حضرت نے یہ وعدہ کیا تھا حضرت کی زندگی مین بحرین کے ملک سے مال نہ آیا جب حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبرؓ خلیفہ
ہوئے تو اُس ملک سے مال آیا صدیق اکبرؓ نے کہا کہ جسکا حضرت پر قرض ہو یا جس سے حضرت نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ
ظاہر کرے تب مین نے یہ حدیث بیان کی صدیق اکبرؓ نے کہا مجھسے کہ اپنا انجلا بھر اور گن مین نے اُن درمون سے اپنے دونون
ہاتھ بھرے گنا تو پانچ سو درم تھے صدیق اکبرؓ نے کہا کہ ہزار درم اور گن لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک وعدہ کرے
١١٣٨ تو اُسکا بیٹا اُس وعدے کو پورا کرے عن ابی ہریرۃ لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم قاله حین قیل اکل عام
یعنی وجوب الحج مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج واجب ہوجاتا اور ہرگز تمسے
نہو سکتا یہ حضرت نے فرمایا جب لوگون نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہو **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا کہ ای لوگو خدا نے
تمپر حج فرض کیا سو تم حج کرو اقرع بن حابسؓ نے پوچھا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی تین بار پوچھا حضرت نے شفقت
کے سبب سے جواب نہ دیا بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی بے تامل اور بیفائدہ نہ سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت خود صاف
١١٣٩ بیان کرتے **ق** عمران بن حصین لو قلتها وانت تملك امرك افلحت كل الفلاح قاله لاسير من بني عقيل اصابوا
معها العضباء فاوثقوه فقال اني مسلم بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اسکو
کہتا یعنی اسلام ظاہر کرتا اُس حالت مین کہ تو اپنا اختیار رکھتا تھا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہ حضرت نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو
فرمایا جسکے پاس اصحاب نے وہ اونٹنی پائی جسکا نام عضبا تھا پھر اصحاب نے اُسکو باندھا تو اُسنے کہا کہ مین تو مسلمان ہون **ف**
مصابیح مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ قوم ثقیف قوم بنی عقیل سے ہم قسم تھی سو ثقیف کی قوم نے حضرت کے دو اصحاب
پکڑ رکھے حضرت کے اصحاب بنی عقیل کے ایک شخص کو پکڑ لائے اُس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجھکو کیون پکڑا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے
ہمقسم لوگون کے بدلے گرفتار ہوا ہی جب حضرت وہان سے ہٹے تو اُسنے کہا ای محمد مین تو مسلمان ہون تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی اگر حالت اختیار مین قبل قید ہونے سے تو اسلام ظاہر کرتا تو تیرے حق مین بہت بھلا ہوتا اب چھوٹ نہین سکتا پھر
١١٤٠ حضرت نے اُسکو بدلا دیکر اپنے دونون اصحاب قوم ثقیف کی قید سے چھڑا لئے **حم** ابوہریرۃ لو كان الايمان معلقا بالثريا
لناله ابناء فارس ویروی لو كان الايمان عند الثريا لناله رجال او رجل من هؤلاء خ بخاری مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیون کی اولاد اُسکو پا جاتی اور دوسری روایت یون ہی
کہ اگر ایمان پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیون سے ایک مرد یا بہت مرد پا جاتے **ف** مصابیح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ ہم
حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورہ جمعہ کی یہ آیت اتری واخرين منهم لما يلحقوا بهم یعنی پاک ہی وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب
کی طرف اور اورون کی طرف جو ابھی عرب کو نہین ملے ایک مردؓ نے تین بار پوچھا کہ وے لوگ کون ہین جو عرب کے سوا ہین تو
حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین اُن چند ستارون کا نام ہی جو نہایت متصل ہین جیسے
گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر نہین کام کرتی ہی تو بھی فارسیون کو نصیب ہوتا اس حدیث مین فارسیون
کی باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے

كيفية الرضا ترجمه مشارق الانوار

جیسے امام اعظم اور انکے شاگرد اور انکے اور عمدہ محدث جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوئے علماے دین نے فرمایا ہی کہ اگر امام اعظم
نہوتے تو دین کا بھید لوگون کو سمجھنا مشکل ہوتا عبداللہ تستری نے کہا اگر نبی اسرائیل مین ابوحنیفہ کے برابر کوئی عالم
ہوتا تو وے لوگ گمراہ نہوتے خ جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَوْکَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِیٍّ حَیًّا ثُمَّ کَلَّمَنِیْ فِیْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰی لَتَرَکْتُهُمْ ١١٤١
یَعْنِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک گندون
کے حق مین سفارش کرتا تو مین انکو چھوڑ دیتا یہ حضرت نے جنگ بدر کے قیدیون کی طرف اشارہ کیا ف مطعم بن عدی مکے مین
ایک کافر تھا حضرت پر اسنے احسان کیا تھا سو فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا اور ان قیدیون کی سفارش کرتا تو مین انکو چھوڑتا معلوم
ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہیے م اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ لَوْکَانَ ذٰلِکَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ ١١٤٢
یَعْنِی الْعَزْلَ عَنِ الْمَرْاَةِ مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا تو فارسیون اور رومیون کو بھی ضرر
کرتا یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا ف ایک شخص نے کہا کہ مین اپنی عورت سے صحبت کرکے باہر انزال کرتا ہون حضرت
نے فرمایا تو کسواسطے یہ کرتا ہی اسنے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودھ پلاتی ہی مین ڈرتا ہون کہ لڑکے کو حمل رہنے سے کچھ ضرر ہووے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسمین کچھ ضرر ہوتا تو فارسیون اور رومیون کی اولاد کو ضرر کرتا حالانکہ وے لوگ دودھ
پلانے والی عورتون سے صحبت کرتے ہین اور حمل بھی رہتا ہی اور کچھ انکی اولاد کو ضرر نہین ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیاوی مین
تجربہ حجت ہی ق اَنَسٌ لَوْکَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰی اِلَیْهِمَا ثَالِثًا وَلَا یَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا ١١٤٣
التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آدمی پاس دو جنگل بھر مال
ہوتا تو انکے ساتھ اور تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سواے خاک کے نہین بھرتا اور خدا اسی پر رحمت سے متوجہ
ہوتا ہی جو حرص اور لالچ سے توبہ کرتا ہی ف یعنی آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو زندگی مین کسی طرح نہین بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی
کم نہین ہوتی اسکا پیٹ قبر کی خاک بغیر کوئی چیز نہین بھر سکتی پھر کم حرصی اور قناعت کی تعریف فرمائی شعر تنگ چشم مرد دنیادار را + یا
قناعت پر کند یا خاک گور + بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر کو منسوخ ہوگئی خ اَبُوْهُرَیْرَةَ لَوْکَانَ لِیْ ١١٤٤
مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اَرْصُدُهٗ لِدَیْنٍ بخاری مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد کے پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجکو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس تین راتین نگذرتین
اور کچھ اسمین سے میرے پاس باقی رہتا مگر اسقدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھون ف حدیث مین سخاوت اور ترک دنیا کی
فضیلت ہی اور اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہی م جَابِرٌ لَوْ لَمْ تَکِلْهُ لَاَکَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَکُمْ قَالَ اِنَّ رَجُلًا ١١٤٥
جَاءَهٗ یَسْتَطْعِمُهٗ فَاَطْعَمَهٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِیْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ یَاْکُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهٗ وَضَیْفُهُمَا حَتّٰی کَالَهٗ
مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اناج کو پیمانے سے نہ ناپتا تو تمھارا تمام عمر کھاتا اور اناج بنا رہتا یہ حضرت نے اس مرد
سے کہا جو حضرت سے اناج مانگتا آیا تھا سو اسکو حضرت نے تیس صاع یعنی قریب دو من کے جو دیے سو اسمین وہ مرد اور اسکی جورو اور انکے
مہمان ہمیشہ مدت تک کھاتے رہے یہانتک کہ اسنے اناج کو ناپا تو چلہ گیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے
برکت کم ہوجاتی ہی اور باب اول مین اس مضمون کی حدیث ہی کہ اناج کے تولنے ناپنے مین برکت ہی تو مطلب یہ ہی کہ مول لینے اور

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہی تاکہ کمی زیادتی نہو اور اپنے گھر کے خرچ یا خیرات کے واسطے تولنا نچاہیے کہ اسمین بے برکتی ہی اسواسطے
١١٤٦ کہ تول تول خرچ کرنے والے کی نظر خدا پر نہین ہتی اناج پر رہتی ہی ﮪ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْيُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ
دِمَاءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اگر بدون گواہ صرف دعوی پر لوگون کو دلایا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوی کرین ولیکن
مدعا علیہ پر تو قسم ہی ف یعنی اگر شرع مین مدعی سے گواہ طلب نہوتے صرف دعوی کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت بے دین
لوگ لوگون کے ناحق خون کرا ڈالتے اور مال ہضم کرتے اسی واسطے شرع مین یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوی کرے اور معتبر
گواہ لاوے تو جیتے اور اگر اسکے گواہ نہون تو مدعا علیہ قسم کھاوے کہ مدعی جھوٹا ہی تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہون اور مدعا علیہ
١١٤٧ قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ ہارے مدعی جیتے چنانچہ تفصیل اور احادیث مین موجود ہی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْيَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِىْ
عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْاَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْيَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِىْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَاْمَنْ مِنَ النَّارِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ اگر کافر خدا کی سب کی سب رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز نا امید نہو اور اگر
ایماندار خدا کے سب کے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے ہرگز نڈر نہوے ف شعر اگر در دہد یک صلای کرم + عزازیل گوید نصیبی برم
ور ان دم کہ از فعل بر بند دقول + اولوا العزم راتن بلرزد ز ہول + رحمت اور عذاب خدا کی دو صفتین ہین اور خدا کی صفت کی
١١٤٨ انتہا نہین جیسے اسکی ذات کامل ہی ویسے ہی اسکی صفت ق اَبُوْجُهَيْمٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ لَوْيَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَىِ الْمُصَلِّىْ
مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو جہیمؓ سے روایت ہی جنکا
نام عبد اللہ بن حارث ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے کا چلنے والا جانتا کہ اسپر کتنا عذاب ہوگا تو مقرر اسکو وہان کا کھڑا ہو رہنا
چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اسکے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا ف ا[illegible]ث مین راوی نے صاف
روایت نہین کی کہ چالیس برس حضرت نے فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو بڑے محدث
ہین کہا ہی کہ چالیس برس مراد ہین مہینے یا دن مراد نہین واللہ اعلم نمازی کے آگے چلنا اسوقت مین گناہ ہی جب اسکے آگے
١١٤٩ کچھ آڑ نہو اور اگر آڑ ہو تو درست ہی گناہ نہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْيَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ
اَحَدٌ وَلَوْيَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا جتنا کہ خدا کے پاس عذاب ہی تو اسکی بہشت کی کوئی طمع نکرتا اور اگر کافر جانتا جتنی کہ خدا کے پاس
١١٥٠ رحمت ہی تو اسکی بہشت سے کوئی نا امید نہوتا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِى النِّدَاۗءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا
اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْيَعْلَمُوْنَ مَا فِى التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْيَعْلَمُوْنَ مَا فِى الْعَتَمَةِ
وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْحَبْوًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جتنا ثواب کہ اذان دینے
اور جماعت کی اول صف مین ہی پھر جھگڑا فیصل ہونیکا کوئی طریق نپاوین سوائے قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالین اور اگر جانین کہ
کیا ثواب ہی ظہر کے اول وقت نماز پڑھنے مین تو جماعت کے واسطے مسجد مین حاضر ہونے کی نہایت جلدی کرین اور اگر جانین
کہ کتنا ثواب ہی عشا اور فجر کی جماعت کا تو آوین گھسٹے ف یعنی اگر اذان اور اول صف کا ثواب معلوم ہو جاوے تو لوگون

مین جھگڑ پڑے پر اگر ایک شخص یہی چاہے کہ مین ہی اذان دون اور مین ہی صف اول مین داخل ہون پھر یہ جانین کہ یہ جھگڑا
بدون قرعہ کے نہ فیصل ہوگا تو ضرور قرعہ ڈالین جسکا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف مین داخل ہوا اور اگر جماعت فجر اور عشا کا
ثواب معلوم ہوا اور مسجد مین بسبب ضعف اور ناتوانی کے پاؤن سے نہ آسکین تو لڑکون کی طرح گھسٹتے ہوئے آوین حدیث مین اذان
اور صف اول اور ظہر کے اول وقت اور حضور جماعت فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان ہے لیکن دوسری حدیث مین آیا ہے کہ گرمی مین
1151 ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت مستحب ہے تاکہ لوگون کو تکلیف نہو اور جماعت پوری ہو خم ابْنُ عُمَرَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَارَ
رَاكِبٌ وَحْدَهُ بِلَيْلٍ اَبَدًا بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جو کہ تنہائی مین ضرر ہے
تو رات کو کوئی سوار تنہا کبھی نکلے ف معلوم ہوا کہ رات کو تنہا سفر کرنا درست نہین اسواسطے کہ اسمین دینی اور دنیاوی دونون نقصان ہین
دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی مین رات کو وحشت اور وہم اور ضرر راہزن اور شیر وغیرہ کا
اکثر ہوتا ہے اور جب رات مین سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادے کو زیادہ تر نادرست ہے مثل مشہور ہے کہ الرفیق ثم الطریق فصل اس
1152 فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لولا کا لفظ ہے ق ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُصَلُّوْهَا
كَذٰلِكَ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ قَالَهٗ حِيْنَ اَخَّرَهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر
مین اپنی امت پر مشکل اور کٹھن نجانتا تو مین انکو واجب کرکے حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسی طرح پڑھا کرین ایکبار حضرت نے زیادہ رات
گئے عشا کی نماز پڑھی تب یہ حدیث فرمائی ف معلوم ہوا کہ عشا کی نماز مین تاخیر مستحب ہے یعنی تہائی رات سے آدھی رات تک
1153 بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل نجانتا تو مین انکو واجب کرکے مسواک کا حکم کرتا یعنی پنجگانہ نماز مین ف مسواک کرنا سنت
ہے بالاتفاق خصوصًا نماز کے وقت اور امام شافعی کے نزدیک فجر اور ظہر کو زیادہ تاکید ہے مسواک سے بو دفع ہوتی ہے وضو اور قراءت
قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوک کے وقت زیادہ تر مستحب ہے مسواک کڑوی لکڑی کی چاہیے پیلو کی مسواک سب سے بہتر چھوٹی انگلی برابر
1154 موٹی اور بالشت برابر لمبی خ اَنَسٌ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِّنَ الْاَنْصَارِ بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اگر ہجرت نہوتی تو انصاریون مین سے مین ایک مرد ہوتا ف یعنی انصاری اصحاب مجکو ایسے پسند خاطر ہین کہ اگر ہجرت کی صفت
1155 مجھ مین موجود نہوتی تو مین اپنی ذات کو انصاریون مین شمار کرتا م اَنَسٌ لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر مجکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مردون کا دفن کرنا
چھوڑ دوگے تو خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا ف یعنی اگر تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ دفن کرنا اپنے
مردون کا بھول جاؤ معلوم ہوا کہ مردہ قبر مین عذاب کے وقت چلاتا ہے پر آدمی اور جن اسواسطے نہین سنتے کہ انکی زندگی نہ دشوار
1156 ہو جاوے م ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا اَنَّا مُحْرِمُوْنَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ قَالَهٗ لِلصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ لَمَّا اَهْدٰى اِلَيْهِ حِمَارَ وَحْشٍ
مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہم احرام باندھے نہوتے تو ہم تجسے قبول کرتے یہ حضرت نے صعب بن
جثامہ سے فرمایا جبکہ اسنے گورخر کو شکار کرکے حضرت کو تحفہ دیا تھا ف یعنی محرم کو زندہ شکار کا لینا درست نہین اسواسطے ہم قبول
1157 نہین کرتے معلوم ہوا کہ عذر دینی سے دعوت کا قبول نکرنا اور تحفہ پھیر دینا درست ہے ق اَنَسٌ لَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ

بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ قربانی نہوتی تو البتہ مین عمرہ کرکے حج کا احرام اتار ڈالتا
ف کفار کے نزدیک حج کے موسم مین عمرہ کرنا نہایت بد تھا تو اس رسم بد کے دور کرنے کے واسطے جب حضرت حجۃ الوداع
مین بہ نیت حج مکے مین داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام اتار ڈالے پھر حج کے
وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام نہ اتارا تھا لیضے اصحاب کو احرام اتارنے مین حضرت کو احرام باندھے
دیکھکر تامل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین قربانی کے سبب سے ناچار ہوگیا نہین تو مین بھی احرام اتار ڈالتا **ق**
١١٥٨ انسؓ لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَکَلْتُهَا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر
مجکو اسکا خوف نہوتا کہ شاید یہ کھجور زکوۃ کی ہو تو مین اسکو کھا جاتا **ف** حضرت نے ایک کھجور راہ مین پڑی دیکھی تب یہ حدیث
١١٥٩ فرمائی معلوم ہوا کہ حقیر چیز اگر راہ مین پڑی پاوے جسکے گرجانے سے مالک کو کچھ غم نہو تو اسکا لینا اور کھانا درست ہی **ق** اَبُوْهُرَیْرَةَ
لَوْلَا اَنْ یَّشُقَّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ وَّلٰکِنْ لَّا اَجِدُ حَمُوْلَةً وَّلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ وَیَشُقُّ
عَلَیَّ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون پر رنج نہوتا تو مین کسی لشکر کا ساتھ
نچھوڑتا ولیکن مین باربرداری اور سواری نہین پاتا اور میرے پاس وہ چیز نہین جسپر سب اصحاب کو سوار کرون اور مجھپر رنج ہوتا ہی کہ
مسلمان مجھسے چھوٹ رہین **ف** سریہ اس لشکر کو کہتے ہین جو نوسپاہیون سے زیادہ ہون اور حضرت انکے ساتھ نہ تشریف لیگئے ہون
یعنی حضرت کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی مین شریک ہون لیکن ابتدائے اسلام مین بے اسبابی اور قلت سواری سے
سب اصحاب ساتھ نجا سکتے تھے اس سبب سے حضرت بھی رک جاتے تھے اور حضرت کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے لپسند نہ آتا تھا کہ
نجانے والے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث مین جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت رکھنے کا بیان ہی **ق**
١١٦٠ اَبُوْهُرَیْرَةَ لَوْلَا بَنُوْا اِسْرَائِیْلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی
نکرتی **ف** حضرت موسی کے ساتھ بنی اسرائیل کو من اور سلوی اترتا تھا اور حکم خدا یہ تھا کہ باسی نرکھا کرو ہر روز تمکو تازی شیرینی اور
تازہ چڑیون کا گوشت ملاکریگا بنی اسرائیل نے حرص کے سبب سے گوشت کو باسی اٹھا رکھا کہ اگر کل نملے تو کام آوے سو وہ سڑگیا تبسے
گوشت سڑتا ہی رکھ چھوڑنے سے اور اول باسی رکھنے کی رسم بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی نہ رکھتا تو گوشت نہ
گوشت سڑتا اور حضرت حوا نے حضرت آدم سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھین اور ظاہر مین حضرت آدم سے کہتی
تھین کہ مین تمکو نہین چاہتی یا کہ یون خیانت کی کہ حضرت آدم کو شیطان کے ورغلانے سے حضرت حوا ہی نے گیہون کھلایا یعنی
١١٦١ عورتون مین خیانت کی شروع اول حضرت حوا سے شروع ہوئی **ق** ابْنُ عُمَرَ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ
وَیُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نکرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وے گناہ
کرتے پھر انکو خدا بخشتا اور انکو بہشت مین لیجاتا **ف** اس حدیث کا مضمون دو بار ہو چکا مطلب کا اسمین دلاسا ہی اہل خوف اور گنہگاران
تائب کو اور اشارہ ہی کہ گناہ حکمت الہی کے مخالف نہین تا کہ اسکی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہوا اور یہ مطلب نہین کہ آدمی اپنے
گناہون سے بالکل نڈر ہو جاوے کہ یہ تو صاف کفر ہی **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے شروع پر لیس اور انکی لفظ ہی

١

ور اُمّ الحُصَینِ الاَحمَسِیَّۃ اِن اُمِّرَ عَلَیکُم عَبدٌ حَبَشِیٌّ مُجَدَّعٌ فَاسمَعُوا مَا قَادَکُم بِکِتَابِ اللّٰہِ مسلم مین ام الحصین سے 1162
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمپر نکٹا بوچا حبشی غلام حاکم کیا جاوے تو بھی تم اسکی اطاعت اور تابعداری کیجیو جب تک تمکو
قرآن پر چلاوے ف یعنی اگرچہ حاکم نہایت حقیر اور نالائق ہو تو بھی احکام شرعی مین اسکی اطاعت واجب ہی اس حاکم سے مراد وہ
حاکم ہین جو خلیفہ کی طرف سے حاکم ہوئے ہون اسواسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہین ہو سکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو ھ
جَابِرٌ اِن بِعتَ مِن اَخِیکَ ثَمَرًا فَاَصَابَتہُ جَائِحَۃٌ فَلَا یَحِلُّ لَکَ اَن تَاخُذَ مِنہُ شَیئًا بِمَ تَاخُذُ مَالَ اَخِیکَ بِغَیرِ حَقٍّ 1163
مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے اپنے بھائی مسلمان کو کوئی پھل بیچا پھر اسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجکو حلال
نہین اسکی قیمت سے کچھ کس چیز کے بدلے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناحق لیگا ف امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ جب مالک نے
درخت پر میوہ لگا بیچا پھر کسی آفت سے میوہ برباد گیا تو مالک کچھ بھی قیمت مول لینے والے سے نہ لیوے اور امام مالک کے نزدیک
تہائی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر مالک نے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہی لیکن کچھ قیمت معاف
کرنا مستحب ہی اور اگر سپرد کرنے سے پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہین خ اِبنُ عُمَرَ اِن تَطعَنُوا فِی 1164
اِمَارَتِہٖ فَقَد کُنتُم تَطعَنُونَ فِی اِمَارَۃِ اَبِیہِ مِن قَبلُ وَایمُ اللّٰہِ اِن کَانَ لَخَلِیقًا لِلاِمَارَۃِ وَاِن کَانَ لَمِن اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ
وَاِنَّ ھٰذَا لَمِن اَحَبِّ النَّاسِ بَعدَہٗ یَعنِی اُسَامَۃَ بنَ زَیدٍ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر
تم اب طعنہ دیتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری مین سو البتہ تم تو اسکے باپ کی یعنی زید کی سرداری مین بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی
زید سرداری کے لائق تھا اور مقرر سب لوگون سے وہ مجکو زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ اسکے بعد سب لوگون سے میرے نزدیک
زیادہ تر پیارا ہی ف زید حضرت کے آزاد غلام تھے انکو حضرت نے لشکر کا سردار کرکے شام مین بھیجا تھا جب وے وہان شہید ہوئے
تب حضرت نے انکے بیٹے اسامہ کو سردار لشکر کیا کہ اپنے باپ کا بدلا لیوے اور اسکو تسکین حاصل ہو تو بعضے لوگون نے انکی سرداری
مین کچھ تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے اسامہ اور انکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبوب
مین داخل ہوئے خ اِبنُ عُمَرَ اِن دُعِیتُم اِلٰی کُرَاعٍ فَاَجِیبُوا بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ 1165
اگر تم دعوت مین صرف بکری کے پاؤن کی نلی کی طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کرو ف یعنی دعوت قبول کرنا واجب ہی
اگرچہ نہایت حقیر اور ناچیز کھانا ہووے خ اَلبَرَاءُ بنُ عَازِبٍ اِن رَاَیتُمُونَا تَخطَفُنَا الطَّیرُ فَلَا تَبرَحُوا مَکَانَکُم حَتّٰی اُرسِلَ اِلَیکُم 1166
وَاِن رَاَیتُمُونَا وَطِئنَاھُم فَلَا تَبرَحُوا حَتّٰی اُرسِلَ اِلَیکُم قَالَہٗ یَومَ اُحُدٍ لِعَبدِ اللّٰہِ بنِ جُبَیرٍ وَاَصحَابِہٖ وَکَانُوا
خَمسِینَ رَجُلًا بخاری مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو کہ چڑیان ہمکو اچک لیگئین تو بھی
تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جبتک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہمنے ان کافرون کو اپنے قدمون کے تلے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے
مکان سے نہ ہٹیو جب تک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون یعنی خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم اپنے مکان سے بدون بلائے نہ ہٹیو یہ حضرت
نے جنگ احد کے دن عبد اللہ بن جبیر اور انکے ساتھیون سے جو پچاس جوان تھے فرمایا ف جنگ احد مین حضرت نے
کافرون کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پچاس تیر انداز جنکے سردار عبد اللہ بن جبیر تھے
متعین کرکے انسے یہ حدیث فرمائی اول جب مسلمانون نے حملہ کیا کافرون کی شکست ہوئی لوٹ شروع ہو گئی جو ناکے پر تیر انداز تھے

کافرون کی شکست دیکھ وے بھی لوٹنے لگے سردار کا کہنا نماننا جب ناکا خالی ہوگیا کافر ادھر سے مسلمانون پر ٹوٹ پڑے بسبب

1167 شامت نافرمانی کے اسلام کی شکست ہوئی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا

ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ يَعْنِي الْاَمَةَ غَيْرَ الْمُحْصَنَةِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ اور زید بن خالدؓ سے

روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر بے خاوند والی لونڈی حرام کاری کرے تو اسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو اسکو کوڑے مارو پھر اگر

حرام کرے تو بھی کوڑے مارو پھر چوتھی بار اسکو بیچ ڈالو بالون کی رسی ہی کے ساتھ سہی **ف** یعنی تین بار اگر لونڈی حرام کرے

تو اسکو سزا دیوے چوتھی بار اُسکو بیچ ڈالے اگرچہ کمتر قیمت پاوے جیسے بالون کی رسی ہندوستان مین کیا بد رسم ہوگئی ہی کہ لونڈیان حرام

کرتی ہین اور اُنکے بے غیرت مالک کچھ خیال نہین کرتے اپنے اوپر وبال لیتے ہین نہ اُنکا نکاح کر دیتے ہین نہ اُنکو بیچ ڈالتے ہین اُسکی

1168 جوابدہی اور عذاب قیامت مین مالکون کی گردن پر ہوگا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ

دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَكِ **قَالَ** لِامْرَاَةٍ كَانَتْ تُصْرَعُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

کہ اگر تو چاہے تو صبر کر اور تجکو بہشت ملیگی اور اگر تو چاہے تو مین دعا کرون اللہ تجکو چنگا کر دیوے یہ حضرت نے اُس عورت سے

فرمایا جو مرگی کی بیماری سے گر پڑتی تھی **ف** عطا سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ دیکھ یہ سیاہ عورت بہشتی ہی حضرت

سے اُسنے کہا تھا کہ یا حضرت دعا کیجیے کہ میری مرگی دور ہوئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اُس عورت نے کہا کہ مین نے بیماری قبول

کی اور صبر اختیار کیا لیکن یہ دعا کیجیے کہ مرگی کے وقت میرا بدن نہ کھل جایا کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ اُسکا بدن اُس حالت

1169 مین ہرگز نکھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت مین صبر کرنے کا بدلا بہشت ہی **ق** عَائِشَةُ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ

شِئْتَ فَاَفْطِرْ **قَالَ** لِحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ وَسَاَلَهُ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ بخاری

اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور اگر تو چاہے تو روزہ نرکھ یہ حضرت

نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے فرمایا اُسنے سفر مین روزہ رکھنے کا مسئلہ پوچھا تھا اور اُسکی عادت تھی کہ برابر روزے رکھتا رہتا تھا

1170 **ف** معلوم ہوا کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نرکھنا دونون درست ہی **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ

بْنُ رَوَاحَةَ **قَالَ** حِيْنَ اَمَّرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

اگر زید مارا جاوے تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہی یہ حضرتؐ نے فرمایا جبکہ جنگ موتہ مین

زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا **ف** حضرت کے ایلچی کو حاکم شام نے مار ڈالا تھا اسواسطے حضرت نے اٹھوین سال ہجرت کے موتہ

پر جو ولایت شام کا ایک شہر ہی ہزار آدمی کا لشکر بھیجا اُنکا سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر یہ حدیث فرمائی چنانچہ تینون سردار

شہید ہوگئے پھر مسلمانون نے مشورہ کرکے خالد بن ولید کو سردار بنایا سو خدا نے اُنکی تدبیر سے فتح نصیب کی معلوم ہوا کہ ایک لشکر

کے کئی سردار درجہ بدرجہ مقرر کرنا درست ہی جسطرح بالفعل انگریزون مین معمول ہی کہ اُسمین اگر اول سردار مارا جاوے تو فوج نہین بگڑتی

کہ دوسرا قائم مقام ہو جاتا ہی اور معلوم ہوا کہ اجماع مسلمین حجت ہی جسکو مسلمان اپنا سردار بناوین وہ خدا اور رسول کو پسند ہی

جیسا کہ اصحابؓ نے خالد کو سردار مقرر کیا اور حضرت نے اُسکو پسند کیا اور اُسپر کچھ انکار نہ کیا اسی طرح صدیق اکبرؓ کی خلافت اصحابؓ

کی صلاح اور مشورے سے ہوئی تو صاف معلوم ہوا کہ مرضی خدا اور رسول کے موافق یہ کام ہوا علاوہ اسکے بہت احادیث

مین صدیق اکبرؓ کی خلافت کا اشارہ اور صراحت بھی موجود ہی تو گویا اجماع اور احادیث ملکر نور علی نور ہو گئی ق جابرؓ اِنْ کَانَ
١١٧١ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَاِلَّا كَرَعْنَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات
لبسا پانی مشک مین ہو تو سب سے بہتر اور نہین تو ہم منھ لگا کر نہر سے پانی پی لیوین ف حضرت ایک انصاری صحابی کے باغ مین
تشریف لیگئے وہ اپنے باغ کو سینچتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو اس انصاری نے سرد پانی مین دودھ ملا کر حضرت کو
پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہین اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے
جاری پانی کو منھ لگا کر پینا سنت ہی ق جابرؓ اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ اَوْ
١١٧٢ لَذْعَةٍ بِنَارٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھاری دواؤن مین سے کسی دوا مین بہتری اور شفا ہی
تو سینگی کے پچھنون مین اور شہد کے پینے مین اور آگ سے داغنے مین بھی شفا ہی ف اسواسطے کہ اگر خونی بیماری ہی تو اسکا علاج
پچھنے لگانا ہی اور اگر مواد کی کثرت ہی تو شہد سے اسہال کرنا چاہیے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہی تو داغنا اسکی تدبیر ہی اس حدیث مین
تمام فن طب کی علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا عبداللہ بن عمرؓ سے ابن ماجہ مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پچھنے لگانا نہار بہتر ہی اور پچھنے
لگانے سے یعنی پس عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہی اور خون نکالنا دوشنبے اور سہ شنبے اور پنجشنبے کو بہتر ہی اور ہفتے اور یکشنبے اور
چہارشنبے اور جمعے مین منع ہی لیکن بخاری مین حدیث ہی کہ حضرت نے داغنے سے منع کیا اور مسلم مین روایت ہی کہ جنگ خندق مین جب سعد
بن معاذ کے ہاتھ مین ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو خون نہ بند ہوتا تھا حضرت نے اس رگ کو اپنے ہاتھ سے داغا اور حضرت کے اصحاب مین بھی
داغنے کا معمول تھا تو علماے حدیث نے کہا ہی کہ جبتک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہین کہ اسمین تکلیف اور خطرہ ہی اور جسوقت
١١٧٣ کہ بیماری نہایت سخت ہو اور سواے داغنے کے کوئی علاج کارگر نہوتا ہو اسوقت مین داغنا درست ہی ق جابرؓ اِنْ كِدْتُمْ اٰنِفًا
لَتَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا اِئْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا
وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا قَالَ حِيْنَ صَلّٰى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ فَقَعَدُوْا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ حال یون تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیون اور رومیون کا سا کام کرتے
وے لوگ اپنے بادشاہون پاس کھڑے رہتے ہین اور انکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہین سو ایسا نکیا کرو تابعداری کیا کرو اپنے امامون
کی اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرت نے فرمایا جبکہ بیماری
کے سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور اصحاب پیچھے کھڑے تھے پھر حضرت نے انکو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا تو وے بیٹھ گئے جب حضرت نے سلام
پھیرا تو یہ حدیث فرمائی ف بعضون کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہی اور اکثر اماموں کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہی اسواسطے کہ
حضرت نے مرض الموت مین بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا نماز کو نہین توڑتا
اور معلوم ہوا کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہی درست نہین لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور بے ادبو
لوگون کے ہٹانے کے واسطے درست ہی م مُعَيْقِيبُ بْنُ اَبِيْ فَاطِمَةَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً مسلم مین معیقیب بن
١١٧٤ ابی فاطمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضروری ہی کرنے والا ہو تو ایکبار کر ف ایک شخص نماز مین سجدہ کرنے کے وقت
سجدہ گاہ سے کنکریان ہٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام نماز مین بہتر نہین اور اگر تجکو نہایت ہی ضرورت ہو

۱۱۷۵ تو ایکبار کا کرنا مضائقہ نہین ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمتر کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہین توڑتا **خ** جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ
اِنْ لَمْ تَجِدِیْنِیْ فَأْتِیْ اَبَابَکْرٍ **قَالَہٗ** لِاِمْرَأَةٍ اَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْهِ فَقَالَتْ اَرَاَیْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ بخاری
مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو نپاوے تو ابوبکرؓ پاس آئیو یہ حضرت نے اُس عورت سے کہا جسے فرمایا
تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر آنا تب اُسنے کہا کہ بھلا بتلائیے تو کہ اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن **ف** لیئے اگر مین
آؤن اور حضرت کو نپاؤن یعنی اگر حضرت کا انتقال ہوگیا ہو تو کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر پاس آنا جو مین کرتا ہون
۱۱۷۶ سو وہ کریگا علما نے کہا ہی کہ اس حدیث مین صدیق اکبر کی خلافت کا صاف اشارہ ہی **ق** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا
لَكُمْ بِمَا یَنْبَغِیْ لِلضَّیْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّیْفِ الَّذِیْ یَنْبَغِیْ لَهُمْ بخاری اور مسلم مین
عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اترو کسی قوم مین پھر وے تمہارے واسطے سامان کردین جیسا کہ
مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نکرین تو تم اُنسے مہمانی کا حق جیسا کہ اُنکو چاہیے لیلو **ف** یہ اُنکا فرد ہی
حضرت نے صلح کی تھی تو اُس صلح مین یہ قول قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارے ملک مین آوین جاوین تو اُنکی ضیافت اور
مہمانداری کیجیو تو اس حدیث مین وہی لوگ مراد ہین اور یہ مطلب نہین کہ مسافر بجبر اور زبردستی مسلمانون سے اپنی مہمانی مانگے
۱۱۷۷ ہان یہ البتہ ہی کہ مہمانداری کرنا مستحب ہی **ح** اَنَسٌ اِنْ یَّعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰی اَنْ لَّا یُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ
مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اُسکو بڑھاپا نہ آنے پاویگا کہ تمہاری قیامت قائم ہوجاویگی
یعنی تمہاری موت کی ساعت آپہنچیگی **ف** جنگلی لوگون نے حضرت سے پوچھا کہ قیامت کب آویگی اُس قوم مین ایک محمد نام لڑکا
تھا اُسکی طرف اشارہ کرکے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ لڑکا بڈھا نہونے پاویگا کہ تم سب مرجاؤگے تو تمہارے حق مین گویا قیامت
آگئی مثل مشہور ہی کہ اگر اپنی جان نہین تو گویا سارا جہان نہین ان لوگون نے حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرت نے مجازی
قیامت کا جواب دیا اسواسطے کہ اگر فرماتے کہ مین قیامت کا وقت نہین جانتا تو جنگلی جاہل بداعتقاد ہو جاتے کہ کیسا پیغمبر ہی
۱۱۷۸ کہ قیامت کو نہین جانتا ہی **ق** عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ یَّكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْهِ وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ هُوَ فَلَا خَیْرَ فِیْ قَتْلِهٖ یَعْنِیْ اِبْنَ صَیَّادٍ
بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین دجال ہی تو تجکو اُسپر قابو نملیگا اور اگر ابن
صیاد دجال نہین تو اُسکے قتل کرنے مین تجکو کچھ بہتری نہین **ف** ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا عجیب غریب اُسکے
حالات تھے لڑکون مین کھیلتا تھا کہ حضرت وہان ہوکر نکلے سب لڑکے بھاگ گئے وہ نہ بھاگا حضرت نے اُس سے فرمایا کہ تو میری
پیغمبری کی گواہی دیتا ہی اُسنے کہا ہان اور تم میری پیغمبری کے گواہ ہو بعضے اصحاب کو گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہی اسواسطے
عمر فاروقؓ نے حضرت سے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین اُسکی گردن کاٹون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر یہی حقیقت مین دجال
ہی تو اُسکو نہ مار سکیگا اسواسطے کہ دجال کی موت حضرت عیسی کے ہاتھ سے مقدر ہی اور اگر یہ دجال نہین ہی تو اُسکے دھوکے اُسکے
۱۱۷۹ مارنے مین کیا فائدہ ہی **م** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اگلے سال تک زندہ رہا تو نوین تاریخ کا بھی ضرور روزہ رکھونگا **ف** حضرت مکے مین ہمیشہ عاشورے کا یعنی
محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینے مین رمضان کے روزے فرض ہوئے تو اُسکی فرضیت منسوخ ہوگئی

مستحب جان کر رکھتے تھے اصحاب نے کہا کہ یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر مین زندہ
رہا تو اگلے محرم مین نوین اور دسوین دو تاریخ کا روزہ رکھونگا تا کہ یہود کی مشابہت نہو پھر اسی سال قبل محرم کے حضرت کا
انتقال ہوا اسی حدیث سے بعضے علمانے کہا ہی کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہی ضر انس لئن صدق لیدخلن الجنة 1180
قالہ لضمام بن ثعلبة مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سچا ہی تو مقرر بہشت مین جاویگا یہ حضرت نے
ضمام بن ثعلبہ کے حق مین فرمایا ف اصحاب بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا ضمام بن ثعلبہ اسکا نام تھا اسنے اسلام کے فرض حکم
پوچھے حضرت نے اسکو پانچون وقت کی فرض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوۃ بتلائی تو اسنے کہا اس خدا کی قسم
جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا کہ مین اسمین نہ زیادتی کرونگا نہ کمی جب وہ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ضمام کے کلام کا یہ مطلب
نہین کہ سوائے فرض کے مین سنت اور نفل نہ کرونگا بلکہ یہ مطلب کہ فرض چیزون مین کچھ کمی زیادتی اپنی طرف سے نہ کرونگا اور
دوسری وجہ یہ ہی کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہو کر آیا تھا تو مطلب یہ کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی مین میری طرف
سے کچھ کمی زیادتی نہوگی جیسا کہ حضرت سے سنا ہی ویسا ہی ان سے کہونگا م ابو ہریرة لئن کنت کما قلت فکانما تسفهم 1181
الملّ ولا یزال معک من اللہ ظهیر علیهم ما دمت علی ذلک قالہ لرجل قال یا رسول اللہ ان لی قرابة
اصلهم ویقطعوننی واحسن الیهم ویسیئون الی واحلم عنهم ویجهلون علی مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر حقیقت مین تو ایسا ہی ہی جیسا کہ تو نے کہا تو گویا تو انکے منہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہی اور ہمیشہ خدا کی طرف سے
تیرے ساتھ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ تجکو انپر غالب رکھیگا جبتک کہ تو اس حالت پر رہیگا یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جسنے یون
کہا تھا کہ یا رسول اللہ میرے رشتے دار ہین کہ مین تو انکے سلوک کرتا ہون اور وے مجسے برادری کا حق کاٹتے ہین اور مین انکے
احسان کرتا ہون اور وے مجسے برائی کرتے ہین اور مین انکے غم خوری کرتا ہون اور وے مجسے جہالت کرتے ہین گالیان
دیتے ہین ف یعنی اگر حقیقت حال یون ہی ہی تو وے لوگ تیرے ساتھ بدسلوکی کرنے سے دوزخ مین پڑینگے کہ باوجود تیرے
احسانات اور غم خوری کے کچھ برادری کا حق نہین ادا کرتے اور اس سے خاطر جمع رکھ کہ تو اس غمخواری اور احسان سے انکے
سامنے دنیا مین کبھی ذلیل اور بے عزت نہوگا اسواسطے کہ خدا کی طرف سے تیری مددگاری کو فرشتہ مقرر رہیگا بشرطیکہ تو اسی
حالت پر قائم رہے اس حدیث سے برادر پروری اور غمخواری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی فصل اس فصل مین دے
حدیثین ہین جنکے سرے پر خیر کی لفظ ہی ق حکیم بن حزام خیر الصدقة ما کان عن ظهر غنی بخاری اور مسلم مین حکیم 1182
حزام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر خیرات جو مالداری سے ہو ف یعنی قرضدار یا محتاج کو خیرات کرنا ضرور نہین اسکو واجب
ہی کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبرگیری کرے کہ انکا حق فقیرون کے حق پر مقدم ہی خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جسکا
مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو ق ابن مسعود خیر الناس قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یجیء قوم 1183
تسبق شهادة احدهم یمینه ویمینه شهادته بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
سب لوگون سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہین یعنی اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہین جو اصحاب سے ملے ہوئے ہین اور انکے
شاگرد اور صحبت دیدہ ہین یعنی تابعین پھر وے لوگ بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوئے اور انکے ہم صحبت ہین یعنی تبع تابعین

پھر ان تین زمانون کے بعد وے لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کریگی اور قسم گواہی پر شتابی کریگی یعنی دروغ فاش ہوگا بے علمی اور بے دیانتی کے سبب سے ناحق بیفائدہ قسمین کھاوینگے اور بے حاجت گواہی دینگے **ف** جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین کہا ہی کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگون کا نام ہی بعضے کہتے ہین کہ ساٹھ برس کا قرن ہوتا ہی اور بعضون کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہی کہ قرن کی مدت کچھ مقرر نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتداے نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر برس مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہوچکا سو اسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی ترجمہ ہوا اُسکو دریافت کرکے کچے مسلمانون کے عقیدے بگڑ گئے اور علماے اہل سنت پر بادشاہون کی زیادتیان شروع ہوئین غرضکہ اسلام مین بڑی مصیبت پڑی اور دین اُلٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ دین مین کمی ہوتی گئی اب تلک سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویساہی ہوا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانون تک خیریت غالب رہیگی بعد اُسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہوجاویگی اور یہ مطلب نہین کہ بالکل خیریت نرہیگی اسواسطے کہ اُمت محمدی قیامت تک سب کے سب بالکل کبھی نہ گمراہ ہوجاوینگے بلکہ ہر زمانے مین کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ اہل باطل بکثرت ہون اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہی کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین بے رد و بدل بے تکرار رائج تھا وہ حق ہی اُسکو قبول کیا چاہیے اور جو قول اور فعل اُن تین زمانون میں بے دغدغہ رائج نہ تھا وہی بدعت ہی اُسکو ہرگز نہ قبول کیا چاہیے کہ اُسمین صریح دین کی بربادی ہی اگر عاقل آدمی اس قاعدے کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتین کہ جہان مین ہوچکین ہین اور ہونگی بخوبی

1184 اُنکی برائی اور گمراہی بوجھ جاوے **ھو** اَبُو هُرَيْرَةَ خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُونَ قَبْلَ اَنْ يُسْتَشْهَدُوا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب میری امت سے بہتر وہ زمانہ ہی جسمین مین پیغمبر ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ پھر اصحاب کے بعد وے لوگ بہتر ہین جو اُنسے ملے ہوئے اور اُنکی صحبت والے ہین یعنی تابعین ابو ہریرہ رضی نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہی کہ حضرت نے تیسرے زمانے کو بہتر کہا یا نہین حضرت نے فرمایا پھر وے لوگ باقی رہ جاوینگے جو فربہی اور موٹاپے کو دوست رکھینگے گواہی دینگے بدون گواہی مانگے **ف** یعنی اُنکو خوف خدا اور خوف قیامت نرہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کرین بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے ریاضت اور محنت چھوڑ کر بدن کی آرائش اور تازگی مین مشغول ہوکر بندۂ شکم ہوجاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہی اور جھوٹھ بولنے کی کچھ پروا نکرینگے ناحق گواہی دینے کو طیار ہونگے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک سا مطلب ہی خلاصہ مطلب یہ کہ جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول اور فعل کا اعتبار نرہا تو دیندارون کو لازم ہی کہ سواے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے کسی کی رسم اور راہ کو قبول نکرین امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین تھے دین کا بوجھنا اُنکی محنتون کے سبب سے مسلمانون کو آسان ہوگیا اسواسطے کہ وے خیر القرون

1185 مین داخل تھے اسی واسطے اہل سنت نے دین کے سمجھنے مین اُنکو اپنا پیشوا بنایا **ق** اَنَسٌ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ

حنبل

ثُمَّ بَنُوْا عَبْدُ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُوا الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْا سَاعِدَةَ وَفِیْ کُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ بخاری اور مسلم مین
انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار کے محلون سے بخار کی اولاد کا محلہ بہتر انکے بعد عبد الاشہل کی اولاد بہتر انکے
بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر انکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے سب محلون مین خیر اور خوبی ہی **ف** مدینے
مین انصاری اصحاب کے بہت محلے اور احاطے تھے حضرت کی مدد دینے کی اسواسطے سب کی مجمل تعریف کی مگر جن لوگون سے
زیادہ ترجان نثاری ہوئی انکے علیحدہ علیحدہ نام لیکر خوبی بیان کی ھو اَبُوْ هُرَیْرَةَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا
اٰخِرُهَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون کی صفون ۱۱۸۶
مین پہلی صف بہتر ہی اور بری صف پچھلی صف ہی اور عورتون کی صفون مین بہتر پچھلی صف ہی اور بری پہلی صف ہی **ف**
حضرت کے وقت مین مرد اور عورتین جماعت کی نماز مین شریک ہوتے تھے اول مردون کی صفین ہوتی تھین بعد اُسکے
عورتون کی سو فرمایا کہ مردون کی صفون مین اول صف بہتر اسواسطے کہ وے جلدی حاضر ہوئے امام سے قریب عورتون سے
نہایت دور رہے اور پچھلی صف کو برا فرمایا اسواسطے کہ وے دیر کر نماز مین آئے امام سے دور عورتون سے قریب ہو حال آنکہ
مرد عورت کے متصل ہونے مین فساد کا خوف ہی اور عورتون کی صفون مین پہلی صف کو برا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی
اسواسطے کہ پہلی صف مردون کے قریب ہی اُسمین کمال پردہ پوشی نہین اور پچھلی صف مردون سے دور ہی اُسمین پردہ پوشی
نہایت ہی معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر روکنا لازم ہی اُنکا ایک مقام پر متصل ہونا نچاہیے **خ** جَابِرٌ خَیْرُکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَاءً ۱۱۸۷
بخاری مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہتر آدمی وہ ہی جو قرض ادا کرنے مین بہتر ہو **ف** جابر رضؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک شخص سے نوجوان کم عمر اونٹ قرض لیا جب بیت المال مین زکوۃ کے اونٹ آئے حضرت نے
جابر رضؓ سے فرمایا کہ اُسکا قرض ادا کر جابر رضؓ نے کہا کہ یا حضرت اُسکا اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور یے اونٹ قیمتی ہین حضرت نے فرمایا
کہ قیمتی ہی اونٹ اُسکو دے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کشادہ جبینی قرض ادا کرنے مین مستحب ہی اور اسطرح کے قرض مین زیادہ دینا
سود مین داخل نہین اسواسطے کہ سود مین زیادہ لینا شرط کر لیتے ہین اور اسمین شرط نہ تھا حضرت نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ
اُسکے بیاج وزن اور پیمانے والی چیز مین ہوتا ہی جاندار مین کمی بیشی بیاج نہین **خ** عُثْمَانُ وَعَلِیٌّ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ ۱۱۸۸
عَلَّمَهٗ بخاری مین حضرت عثمان رضؓ اور علی مرتضی رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم لوگون مین وہ بہتر ہی جو خود قران کو سیکھے
اور غیرون کو سکھاوے **ف** خواہ روان پڑھے اور قرارت کے قاعدے سیکھے اور سکھلاوے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب
اور احکام خود بوجھے اور لوگون کو بوجھاوے لیکن ہان یہ البتہ ہی کہ مطالب کی بوجھ صرف لفظ سے زیادہ تر افضل ہی کہ غرض از
تنزیل قرآن تہذیب نفوس ہی نہ محض ترتیل حروف **ق** اَبُوْ هُرَیْرَةَ خَیْرُ نِسَاءٍ رَکِبْنَ الْاِبِلَ نِسَاءُ قُرَیْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰی وَلَدٍ ۱۱۸۹
فِیْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورتین کہ اونٹ
کی سواری کرتی ہین اُن مین قریش کی عورتین بہتر ہین یعنی سب عرب کی عورتین مین قوم قریش کی عورتین بہتر ہین نہایت
مہربانی چھوٹے لڑکون پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی **ف** ام ہانی علی مرتضی کی بہن بیوہ ہو گئی تھین حضرت نے
چاہا کہ اُنسے نکاح کرین ام ہانی نے کہا کہ یا حضرت تمام خلق سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہین میرے لڑکے نہایت

چھوٹے چھوٹے ہین مین نہین چاہتی کہ آپکے بستر پر وے رووین اور چلاوین اور مین بڑھیی بھی ہو گئی ہون یعنی ان عذرون
سے مین نکاح نہین کرسکتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتون کی تعریف کی اور اُمِّ ہانی کا عذر پسند کیا
معلوم ہوا کہ عورت مین یہی بڑی خوبی ہے کہ دردوالی ہو اور لڑکون کو اچھی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کو ضائع ہونے دے
1190 ق علیؓ خَیرُ نِسَآئِهَا مَریَمُ بِنتُ عِمرَانَ وَخَیرُ نِسَآئِهَا خَدِیجَةُ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اپنے زمانے مین مریم عمران کی بیٹی سب عورتون سے افضل اور اپنے زمانے مین یعنی امت محمدی مین خدیجہ سب عورتون سے
1191 افضل ہے م ابُوهُرَیرَةَ خَیرُ یَومٍ طَلَعَت عَلَیهِ الشَّمسُ یَومُ الجُمُعَةِ فِیهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیهِ اُدخِلَ الجَنَّةَ وَفِیهِ اُخرِجَ
مِنهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ اِلَّا فِی یَومِ الجُمُعَةِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا افضل دن جسپر آفتاب
نکلا جمعے کا دن ہے اُسی دن آدم پیدا ہوئے اور اُسی دن بہشت مین داخل کیے گئے اور اُسی دن بہشت سے نکالے گئے اور
قیامت نہ قائم ہوگی مگر جمعے کے دن ف چھ دن مین تمام عالم پیدا ہوا یکشنبے سے پیدایش شروع ہوئی جمعے پر ختم ہوئی
تو یہود یہ سمجھے کہ ہفتے کو خدا نے عالم کی پیدایش سے فراغت پائی تو ہمکو لازم ہے کہ سب دنیا کا کام چھوڑ کے اُسدن عبادت
کرین اور نصاریٰ یہ سمجھے کہ ابتداے پیدایش عالم کی یکشنبے سے ہوئی اور انکے گمان فاسد مین حضرت عیسیٰ مقتول اور مصلوب
ہو کر تین دن کے بعد اُسی دن زندہ ہوئے تو یہی بڑا دن ٹھہرا اور اسلام مین جمعہ بڑا دن ہے اسواسطے کہ حضرت آدم کی پیدایش
اور بہشت مین داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اُسی دن ہوگی تو انسان کی جنس کو صرف جمعے کے
دن سے نہایت خصوصیت ہے تو لازم ہے کہ اسی دن دنیا کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہووین ہرچند
بنظر ظاہر بہشت سے نکلنا انسان کے حق مین احسان نہین لیکن حقیقت مین بڑا احسان ہے اسواسطے کہ حضرت آدم کے
آنے سے عالم مین بڑی بڑی برکتین ہوئین انبیا اور اولیا اور ایمان دار لوگ پیدا ہوئے اور زمین آدم کی اولاد سے قیامت
1192 تک آباد اور گلزار ہوگی م عَوفُ بنُ مَالِكٍ الاَشجَعِیُّ خِیَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِینَ تُحِبُّونَهُم وَیُحِبُّونَكُم وَتُصَلُّونَ عَلَیهِم وَ
یُصَلُّونَ عَلَیكُم وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِینَ تُبغِضُونَهُم وَیُبغِضُونَكُم وَتَلعَنُونَهُم وَیَلعَنُونَكُم مسلم مین عوف بن مالکؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بہتر تمھارے سردار اور حاکم وے ہین جنکو تم چاہو اور وے تمکو چاہین تم اُنکو نیک دعا دو اور
وے تمکو نیک دعا دیوین اور بُرے سردار وے ہین جن سے تم بغض رکھو اور وے تم سے بغض رکھین تم اُنکو بد دعا دو وے
تمکو بد دعا دیوین ف جب حاکم اور رعیت مین محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہوگا اسواسطے اُنکی تعریف کی اور جب حاکم
اور رعیت مین بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار بے انتظامی ہوگی اسواسطے اُنکی مذمت کی اس حدیث مین حاکمون
کو نصیحت ہے کہ انصاف کرین اور ظلم سے دور رہین اسواسطے کہ حقیقت مین انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہے اور
ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہے **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر افعل التفضیل کا صیغہ ہے خ ابن عباسؓ
1193 اَبغَضُ النَّاسِ اِلَی اللهِ ثَلٰثَةٌ مُلحِدٌ فِی الحَرَمِ وَمُبتَغٍ فِی الاِسلَامِ سُنَّةَ جَاهِلِیَّةٍ وَمُطَّلِبُ دَمِ امرِئٍ
بِغَیرِ حَقٍّ لِیُهرِیقَ دَمَهُ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے زیادہ تر دشمن
خدا کے نزدیک تین شخص ہین ایک تو حرم کی زمین مین کجروی یعنی ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام مین کفر کی رسم و راہ

طالب کرنے والا بغیر ناحق کسی شخص کے خون کا چاہنے والا صرف اسی کی خونریزی کرے واسطے ف حرم مین کجروی کرنا یعنی
وے کام کرنا جو وہان حرام ہین جیسے قتل اور لڑائی اور شکار کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد ہون چنانچہ عبداللہ بن عباسؓ کا یہی
مذہب ہی کہ جیسے عبادت کا حرم مین دونا ثواب ہی ویسے ہی گناہ کا بھی وہان دونا عذاب ہی اسواسطے کہ معصوم مین بے ادبی زیادہ
تر بری ہی اسی واسطے ابن عباسؓ نے مکے کی سکونت ترک کر کے طائف مین رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسمین جیسے نوحہ کرنا سر پیٹنا
مردے پر کپڑے پھاڑنا جانورون سے شگون لینا لوگون کے نسب مین طعنہ کرنا اپنے نسب اور خاندان پر گھمنڈ کرنا مینہ کو ستارون
1194 کی تاثیر سے جاننا اور بے سبب ناحق خونریزی کی برائی تو صاف ظاہر ہی تفصیل کی کچھ حاجت نہین ہی اَبُوْهُرَيْرَةَ اَثْقَلُ
صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ منافقون پر بہت بھاری نماز عشا کی اور فجر کی نماز ہی اور اگر وے لوگ جانین جو کہ انمین ثواب
ہی تو مقرر انکے واسطے آوین گھسلتے ہی سہی ف عشا کے وقت نیند کا غلبہ یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا دیکھنا بیشتر
ہوتا ہی اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑنا کچے ظاہری مسلمانون پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہی اسواسطے ان دونون وقتون کی
نماز انسے نہین ہو سکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز مین کاہلی کرے اور دل چراوے اسمین نفاق کی علامت موجود ہی
1195 لازم ہی کہ اپنے دل کو سمجھاوے اور توبہ کرے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَعَائِشَةُ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملون سے بہت پیارا وہ
عمل ہی جو مدام ہوتا رہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو ف مدامی عمل خدا کو اسواسطے پسند ہی کہ اسکا کرنے والا بیدار ہی غافل نہین کہ
کبھی کرے اور کبھی نہین اور دوسرا سبب یہ ہی کہ ہمیشہ عمل کرنے سے اُس عمل کی برکت سے دل رنگین ہو جاتا ہی روز بروز
اسکو قرب اور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہی اور گاہ گاہ کرنے مین اسکا اثر دل مین نہین جمتا جیسے بجلی کے چمکنے سے اسی دم
تو روشنی ہی پھر آخر کو تاریکی ہی اسی واسطے طریقت والے درویشون نے فرمایا ہی کہ جب آدمی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع
1196 کرے تو اسکو مدام کرتا رہے تاکہ اسکا فیض اور برکت کم نہو اَبُوْهُرَيْرَةَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا
وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شہرون کے مکانات مین خدا کے
نزدیک مسجدین دوست ترین اور شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک دشمن تر بازارین ہین ف مسجدین اسواسطے زیادہ
پسند ہین کہ وے عبادت گاہ ہین انمین خدا یاد آتا ہی اور بازارین اسواسطے ناپسند ہوئین کہ انمین دنیا یاد آتی ہی بلکہ اکثر
1197 لوگ خرید فروخت کی مشغولی سے عصر کی نماز قضا کر ڈالتے ہین یا تنگ وقت پڑھتے ہین خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَحَبُّ
الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ كَانَ
يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ بخاری مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا نہایت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہی کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے تھے
اور نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کی نماز ہی کہ آدھی رات تک تو وے سوتے تھے اور تہائی رات وے
تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے ف ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن

نہ رکھنا اسواسطے پسند ہوا کہ برابر متصل رکھنے سے آدمی کو عادت ہو جاتی ہی روزے کی کیفیت باقی نہیں رہتی اور تہجد کی نماز تہائی رات مین اسواسطے پسند ہوئی کہ اسمین جسم کا حق اور خدا کا حق دونوں بخوبی ادا ہوتا ہی نہ رات بھر کا سونا بہتر کہ سراسر غفلت ہی نہ جاگنا بہتر کہ سراسر مشقت اور جاگنا ہی اور آخر کو بسبب بیماری اور نقاہت کے بالکل تہجد نہیں ہو سکتی معلوم ہوا کہ پیغمبروں کا طریقہ طریق اعتدال ہی نہ تو عبادت مین زیادتی نہ نہایت کمی اور یہی راہ خدا کو پسند ہی کہ اسکا نباہ ہمیشہ ہو سکتا ہی اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے

1198 سو رہنا مستحب ہی تا کہ فجر کی نماز بخوبی ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت سو رہنے سے دور ہو جاوے ق سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّھِنَّ بَدَأْتَ مسلم مین سمرہ بن جندب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہین اول سبحان اللہ دوسرے الحمد للہ تیسرے لا الہ الا اللہ چوتھے اللہ اکبر تجکو کچھ ضرر نہیں ان چاروں مین ذکر کے وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے ف یعنی چاہے اول سبحان اللہ پڑھے

1199 یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب درست ہی ق عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِھَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِہِ الْفُرُوْجَ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطوں مین سے جنکا تمکو پورا کرنا چاہیے اُس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہی جسکے سبب سے تمنے عورتون کی شرمگاہیں حلال کر لیں ف جو شرطیں بقول و قرار کہ نکاح مین واجب الادا ہیں سو اُنمین سے اول تو مہر ہی دوسرے نان نفقہ تیسرے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسکا ادا کرنا سب سے مقدم ہی اور جو مہر ادا کرنے کا قصد نہ رکھے وہ گنہگار ہی اور بعض شرطیں نکاح مین واجب الادا نہیں جیسے خاوند کا جورو کے گھر مین رہنا جورو کو اپنے

1200 گھر نہ بلانا یا جورو کی زندگی مین دوسرا نکاح نہ کرنا یا پہلی جورو کو طلاق دینا ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَخْوَفُ وَیُرْوٰی اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مَا یُخْرِجُ اللّٰہُ لَکُمْ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا قَالُوْا مَا زَھْرَۃُ الدُّنْیَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بَرَکَاتُ الْاَرْضِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ اِنَّ کُلَّ مَا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ اَوْ یُلِمُّ وَیُرْوٰی یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَۃَ الْخَضِرِ فَاِنَّھَا تَاْکُلُ حَتّٰی اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاھَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَکَلَتْ اِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِحَقِّہٖ وَوَضَعَہٗ فِیْ حَقِّہٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَۃُ ھُوَ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِغَیْرِ حَقِّہٖ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر خوف جسکا مجکو تمپر ڈر لگا ہو وہ چیز ہی جو کہ خدا تمہارے واسطے نکالیگا دنیا کی زینت اور آرائش سے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرائش سے کون چیز مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج اور لباس اور فرش اور چاندی سونے کی کھان اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی بدی لاویگی یعنی جب زمین کی پیدا ہوئی چیز کو برکت اور خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے فرمایا سچ ہی کہ خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی البتہ ہر ایک گھاس جسکو ربیع کی فصل اگاتی ہی جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہی یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہی یعنی اگر حد سے زیادہ چرے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ چارا جانور کو ہلاک کرتا ہی پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاکت کے کر دیتا ہی یا اُس جانور سبزہ کھانے والے کو ہلاک نہیں کر وہ کھایا کیا یہانتک کہ جب اُسکی دونوں کوکھیں تن گئیں یعنی جبکہ آسودہ ہوا تو آفتاب کے سامنے جا پڑا پھر اُسنے جگالی کی اور پیشاب کیا اور لید کی پھر چراگاہ مین پلٹ گیا سو اُسنے کھانا شروع کیا بیشک مال دنیا کا ہرا بھرا اور شیرین ہی سو جسنے اسکو بجا لیا اور بجا صرف کیا

یعنی حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا تو یہ مال دین کی اچھی مددگاری ہی اور جسنے اس مال کو ناحق لیا
یعنی طمع سے اور حرام وجہ سے جمع کیا تو اُس مالدار کا حال اس بیمار کا سا حال ہی کہ جوع کلبی کی بیماری سے کھاتا جاتا ہی اور کبھی آسودہ نہین
ہوتا **ف** اس حدیث مین حضرت نے ایک مثل حریص و بخیل مالدار کی دوسری مثل سخی مالدار کی فرمائی سو جس مالدار نے مال کو جمع کر رکھا
اور حقدارون کا حق ادا نکیا اُسکا حال اُس جانور کا سا حال ہی جسنے گھاس کھائی پھر پیٹ پھول کے گرگرمی کی بیماری سے مرگیا تو گھاس
نے اُسکے حق مین کچھ فائدہ نہ کیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کھایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اُسکا حال
جیسے اُس جانور کا حال ہی جسنے گھاس کو چرا پھر آسودہ ہوکر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کرکے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا ایسے
جانور کو ہرگز ہلاکت نہین اور گرگرمی کا کچھ ڈر نہین سو جس مالدار نے اپنی ضرورت کے بعد جب جناب الٰہی کی طرف توجہ کی اور اُسکو
آفتاب رحمت کا سامنا ہوا تو زاید از حاجت مال کو مثل پیشاب و رلید کے علحدہ کرنے مین اپنی صحت جانتا ہی اور مصارف خیر مین
صرف کرکے اپنے رب کی شکر گزاری کرتا ہی **ق** عَائِشَةُ اَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِیْ اَطْوَلُكُنَّ یَدًا البخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
۱۲۰۱ روایت ہی کہ حضرت نے اپنی بیبیون سے فرمایا کہ تم مین سے میرے ساتھ جلد تر ملنے والی وہی بی بی ہی جسکا ہاتھ زیادہ تر لنبا ہی یعنی
میری موت کے بعد وہ بی بی پہلے مرےگی جو سخی ہی **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہری
ہاتھ سمجھکر سب بیبیون نے اپنے ہاتھ ناپے حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے زیادہ لنبا ٹھہرا جب حضرت کے انتقال کے بعد زینب بنت
جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لنبے ہاتھ سے سخاوت مراد ہی اور زینب سب بیبیون مین زیادہ تر سخی تھین اس حدیث مین معجزہ
ہی کہ آیندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا **ق** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِیْدٍ اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهُ
۱۲۰۲ بَاطِلٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ سچے مضمون کا قصیدہ جسکو عرب نے کہا لبید شاعر کا
قصیدہ ہی جسکا ترجمہ یہ مصرع ہی کہ ع اللہ کا نام سچا سب جھوٹا ہی جتن یعنی سوا خدا کے ہر چیز مٹنے والی ہی **ف** زمانہ جاہلیت مین
لبید نام ایک شاعر عرب مین تھا اُسکا کہا یہ مصرع چونکہ حق تھا اور موافق قرآن کے مضمون کے تھا اسواسطے اُسکی تعریف فرمائی
معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت اور نصیحت پر مشتمل ہو اُسکا پڑھنا شرع مین منع نہین بلکہ پسندیدہ ہی جیسے گلستان
اور بوستان اور مولوی روم کی مثنوی یا حدیقہ حکیم سنائی کا **ھ** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَصْدَقُكُمْ رُؤْیَا اَصْدَقُكُمْ حَدِیْثًا مسلم مین
۱۲۰۳ ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہی **ف** یعنی جسکی بات
سچی اُسکی خواب بھی سچی اسواسطے کہ جھوٹھ بولنے سے آئینۂ دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہو جاتا ہی تو خواب مین عالم مثال کی عکس ٹھیک ٹھیک
نہین پڑتی اسی واسطے فاسق کی خواب اکثر پریشان ہوتی ہین **ہ** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَغْیَظُ رَجُلٍ عَلَی اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَخْبَثُهٗ
۱۲۰۴ رَجُلٌ كَانَ یُسَمّٰی مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت پھٹکارا
مرد خدا کے نزدیک قیامت کے دن اور نہایت ذلیل اور پلید وہ مرد ہی جسکا شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت مین
کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہین سوائے خدا کے **ف** ایران کے بادشاہون کو شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی مین ملک الاملاک
اور ہندی مین مہاراج ہی چونکہ اسمین کھلا شرک تھا اور صاف بےادبی تھی اسواسطے حضرت نے منع کیا ناچار بندے کو کب
مناسب ہی کہ چھوٹا منھ بڑا بول بولے اسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہی غیر خدا کو درست نہین جیسے رحمٰن اور قدوس

١٢٠٥ ھ جَابِرٌ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہی جسکا قیام دراز
ہو **ف** زیادہ قیام سے نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ جتنا قیام زیادہ اتنی قرآن کی قرأت زیادہ علمانے کہا ہی کہ دن کو رکوع
١٢٠٦ اور سجود کی کثرت بہتر ہی اور تہجد کی نماز مین طول قیام افضل ہی ھ ثَوْبَانُ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهٖ
وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہی جسکو اپنے جورو لڑکون پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار افضل ہی جسکو جہاد
مین اپنی سواری پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار بہتر ہی جسکو جہاد مین اپنے ساتھیون پر یعنی نوکر چاکر یا اور غازیون پر خرچ کرتا ہی
ف جورو لڑکون پر مال خرچ کرنا اسواسطے افضل ہوا کہ فرض ہی اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ مملوک ہی خصوصًا
راہ خدا مین زیادہ تر پرورش کے لائق ہوا اور غازیون پر صرف کرنا دین کی امداد ہی اور احسان ہی معلوم ہوا کہ فقیر حق کے وثیقہ
سے اپنے جورو لڑکون کا دینا مقدم اور افضل ہی اسواسطے کہ فرض ہی اور خیرات نفل ہی اور بہرحال آنکہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل ہی
١٢٠٧ ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے محرم خدا کے مہینے کا روزہ ہی اور افضل نماز بعد فرض پچھلی رات کے
رات کی نماز ہی یعنی تہجد کی نماز **ف** محرم کا روزہ بسبب صوم عاشورا کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ اسمین
محنت اور مشقت نفس پر بہت ہی اسوقت اکثر حضور دل سے نماز ہوتی ہی اور ریا کا اسمین دخل نہین ہی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَقْرَبُ
١٢٠٨ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ نہایت
نزدیک تر ہوتا ہی سجدے کی حالت مین سو سجدے مین بہت دعا کیا کرو **ف** سجدے مین کمال رتبہ تعظیم کا ہی اور بندے کی نہایت
عاجزی ہی کہ اسنے اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے رکھا اس سبب سے اسکو اس حالت مین نہایت قربِ الٰہی حاصل
١٢٠٩ ہوتا ہی اور کمال رحمت الٰہی اسپر متوجہ ہوتی ہی تو ایسے وقت مین دعا مانگنا غنیمت جانے ق اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ
مِنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول لشکر میری
١٢١٠ امت سے جو سمندر مین جہاز پر چڑھکر کافرون سے لڑیگا ان پر بہشت واجب ہوا ق اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ
اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا لشکر
میری امت کا جو روم کے بادشاہ کے شہر یعنی قسطنطنیہ سے لڑیگا وے بخشے گئے **ف** ام حرام سے روایت ہی کہ ایک روز حضرت
میرے گھر مین سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے مین نے پوچھا کہ یا حضرت آپ کی اس خوشی کا کیا سبب ہی تب حضرت نے فرمایا کہ مین نے
خواب مین دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار جہاد کرتے ہین جیسے بادشاہ اپنے تختون پر باتجمل ہوتے ہین سو جو لشکر کہ اول سمندر
مین جہاد کریگا انکو بہشت واجب ہوا مین نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ مین ان غازیون مین شریک ہون حضرت نے فرمایا کہ تو انمین داخل ہی
چنانچہ ام حرام اپنے خاوند یعنی عبادہ بن صامت کے ساتھ معاویہ کی حکومت مین شام کے ملک سے سمندر مین جہاز پر سوار ہو کر روم
کے جہاد مین شریک ہوئین پھر جہاز سے اترکے گھوڑے پر سے گر کے شہید ہوئین ام حرام سے روایت ہی کہ حضرت اسی دن دوبارہ
سوئے پھر ہنستے ہوئے جاگے مین نے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو لشکر کہ قسطنطنیہ سے

کریگا اُسکے گناه معاف ہوگئے مین نے کہا کہ یا حضرت مین بھی اُن غازیون مین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ تو اُنمین نہین تو اول
قسم کے غازیون مین ہر یہ حدیث معجزه ہر کہ حضرت نے جیسے آینده کی بات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی ع اِبْنُ مَسْعُودٍ اَوَّلُ مَا ۱۲۱۱
يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِى الدِّمَاءِ مسلم مین عبد الله بن مسعودؓ سے روایت ہر کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لوگون مین اول فیصلہ
قیامت کے دن خونون مین ہوگا ف مقصود اصلی دنیا مین انسان کی حیات ہر اور کشت و خون اُسکے مخالف ہر اور سب گناه بعد شرک
اور کفر کے اُس سے نیچے ہین تو اول خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا حدیث مین اشاره ہر کہ قتل کو آسان نہ سمجھنا چاہیے خدا کے نزدیک
ایسا سخت گناه ہر کہ قیامت مین اول اُسی کا فیصلہ ہوگا خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا اَبُوْطَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ ۱۲۱۲
يَغْلِىْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ بخاری مین عبد الله بن عباسؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون مین نہایت ہلکا عذاب
والا ابوطالب ہر اُسکے پانون مین دو آگ کی جوتیان ہین جنسے اُسکا دماغ اُبلتا ہر ف ابوطالب نے کلمہ نہ پڑھا اسواسطے دوزخ
نصیب ہوا اور حضرتؐ سے نہایت سلوک کرتے تھے اسواسطے سب دوزخیون سے اُنپر عذاب ہلکا ہر معاذ الله جب ہلکے عذاب کا یہ
حال ہر کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہر تو سخت عذاب کو خیال کیا چاہیے کہ کیسا ہوگا فصل اس فصل مین وے
حدیثین ہین جنکے سرے پر کل کا لفظ ہر ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَأْكُلُهُ الْاَرْضُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ ۱۲۱۳
يُرَكَّبُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرهؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہر سوائے
ڈھڈی کی ہڈی کے اُسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اُسی مین جوڑا جاویگا ف عجب الذنب اُس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے
جانور کی دم جمتی ہر آدمی کے بدن مین اُسکو ڈھڈی کہتے ہین سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی مین گل جاتا ہر مگر ڈھڈی نہین گلتی
آدمی کی پیدایش پیٹ مین اول وہین سے شروع ہوتی ہر اور قیامت مین بھی اُسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی
خاک وہان متصل ہوکر جیسا بدن تھا ویسا طیار ہو جاویگا یہ جو فرمایا کہ ڈھڈی نہین گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اُسکے باریک باریک
اجزا اصلی نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین م اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ ۱۲۱۴
مسلم مین ابوہریرهؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہر اُسکا خون اور اُسکی عزت آبرو اور
اُسکا مال ف حضرت نے حجة الوداع مین جہان ہزارہا مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی اسواسطے
کہ اکثر عالم مین فساد انھین تینون کامون مین ہوتا ہر چنانچہ جب مسلمان کا ناحق خون کرنا حرام ہوا تو خون کا جھوٹھا
دعوی کرنا اُسکی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا اور جب مسلمان کی آبروریزی منع ہوئی تو اُسکو ذلیل کرنا مسخراپن کرنا اُسکی جورو
بیٹی سے حرام کاری اُسکی چغلی کھانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اُسکا مال لینا درست نہوا تو قطاع الطریقی چوری دغابازی
ڈانڈ رشوت قماربازی خرچی بھی حرام ہوگئی اسواسطے کہ ان کامون سے اُسکا مال ناحق برباد ہوتا ہر محافظت نوع انسانی شریعت
کی عمده غرض ہر سو اُسکا بیان اس حدیث مین بخوبی سمجھا دیا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ اُمَّتِىْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ ۱۲۱۵
الْاِجْهَارِ اَنْ يَّعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهٗ رَبُّهٗ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ
يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرهؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری
امت کے گناه معاف ہونگے مگر اُنکے گناه نہین معاف ہونگے جو اپنے پوشیده گناہون کو ظاہر کرتے ہین اور البتہ یہ بات بھی اظہار

مین داخل ہی کہ بندہ رات کو کوئی بُرا کام کرے پھر اُسکو صبح اس حالت مین ہو کہ اُسکے رب نے اُس گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ
شخص یون کہے کہ او میان فلانے مین نے تو رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اُسکے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح
کو خدا کے پردے کو کھولتا ہی ف پوشیدہ گناہ کو لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہی کہ معاف نہ ہوگا اور اسلئے کہ اس
گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہی اور صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ظاہر کرنیوالا خدا سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان
کہتے ہین وضاحب جسکا خدا سے پردہ نہین اُسکا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نکرتا تو البتہ خدا اُسکی
پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اُسنے بیحیا ہو کر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نرہا اور حدیث مین آیا ہی کہ پوشیدہ
گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے تا کہ نیک لوگ خوش ہو کر اُسکی توبہ کے گواہ ہون یا اور گناہگار اُسکو دیکھکر
1216 توبہ پر مستعد ہون ح اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ يَّاْبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ
عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے کہ
نمانا اور انکار کیا لوگون نے کہا کہ انکار کرنیوالا کون ہی حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت مین داخل
ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت سے راضی نہوا اُسنے نمانا اور وہی منکر ہوا ف اس
حدیث مین اتباع سنت کی فضیلت ہی اور بدعت اور احکام شرعی سے ناراضی ہونے پر انکار ہی ق
1217 اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ
بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ
وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيْطُ الْاَذٰى
عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جسمین آفتاب نکلے آدمیون کی
ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہی انصاف کرنا دو شخصون مین خیرات ہی مدد کرنا مرد کی اُسکی سواری مین سو اُسکو سوار
پر چڑھا دینا اُسکا اسباب اُسکے جانور پر اُٹھا کر لادو دینا خیرات ہی اور نیک بات سے کسی کا دل خوش کر دینا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا
بھی خیرات ہی اور ہر ایک ڈگ جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہی اور تکلیف دینے والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات
ہی ف یعنی ہر روز آدمی کو خیرات کرنا لازم ہی اسواسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور چنگا رکھنا خدا کا تازہ احسان ہی تو بندون کو
اُسکی شکر گزاری بھی ضرور ہی پھر فرمایا کہ شکر گزاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہین جو تیرے ہر روز مشکل پڑے بلکہ انصاف
اور عدل کرنا یا تھکے ماندے کو اُسکی سواری پر سوار کرا دینا اُسکا اسباب لادو دینا نماز کے واسطے مسجد مین حاضر ہونا راہ سے موذیات
کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات مین داخل ہین انمین سے جو سامنے آوے اُسکو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت
1218 کی شکر گزاری خدا کی رضامندی کے واسطے بجا لاوے ق اَبُوْمُوْسٰى كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کردے وہ حرام ہی ف اسمین بنگ اور بوزہ اور شراب اور تاڑی
1219 سب داخل ہین انکا قلیل اور کثیر اکثر اماموں کے نزدیک برابر ہی باقی تحقیق آگے آویگی ق اِبْنُ عُمَرَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ
وَالْكَيْسُ اَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر

سے ہی یہانتک کہ حمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے اول عجز کا لفظ فرمایا یا کیس کا **ف** یعنی جب ہر چیز تقدیر سے ٹھہری تو نادانی اور ہوشیاری بھی تقدیر سے ہی تو دانا کو لازم ہی کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ نکرے اپنی تدبیر اور کرتب کا اُسمین دخل نہ سمجھے اور نادان پر نہ ہنسے بلکہ خدا کا شکر کرے کہ اُسکو ہوشیار کیا دیوانہ باؤلا نہین کر ڈالا **ق**

۱۲۲۰ اِبْنُ عُمَرَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین ہر ایک شخص حاکم ہی اور ہر ایک اپنی رعیت اور زیر دست سے پوچھا جاویگا **ف** پوری اس حدیث کی یون روایت ہی کہ بادشاہ سب ملک پر حاکم ہی تو اپنی تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہی تو وہ بھی پوچھا جاویگا کہ اُسنے نیک کام سکھلایا اور گناہ سے روکا یا نہین اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہی تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اُسنے اُسکی خیرخواہی اور مال کی حفاظت کی یا نہین اسی طرح غلام اور نوکر بھی پوچھا جاویگا کہ اُسنے اپنے میان اور آقا کی خیرخواہی اور اُسکے مال کی حفاظت کی یا نہین غرضکہ ہر شخص اپنے زیر دست اور اپنی قابو والی چیز سے قیامت مین پوچھا جاویگا کہ تونے باوجود قدرت اور قابو کے اُسکا حق کیون نہ ادا کیا اس طرح کا سوال صرف بادشاہ ہی پر موقوف نہین

۱۲۲۱ **ه** جَابِرٌ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشے والی چیز ہی وہ حرام ہی بیشک خدا پر اُسکا عہد ہی کہ جو نشہ وار چیز پیے گا اُسکو فساد کی مٹی پلاویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سے کیا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ دوزخیون کا پسینا یا دوزخیون کا نچوڑ یعنے پیپ **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ یمن کا ایک شخص حضرت پاس آیا اُسنے کہا کہ ہمارے ملک مین جوار کی شراب لوگ پیتے ہین اُسکو مرز کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا اُسمین نشہ ہوتا ہی اُسنے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق**

۱۲۲۲ اِبْنُ عُمَرَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نشے دار چیز شراب ہی اور سب نشے والی چیزین حرام ہین اور جسنے شراب پی دنیا مین پھر وہ شراب کو سدا پیتا بدون توبہ کیے مر گیا تو وہ آخرت مین بہشت کی شراب نہ پیے گا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کر دے اور نشہ لاوے وہ شراب ہی اور حرام ہی خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور خواہ منقی یا شہد یا گیہون یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی یا کوئی گھاس ہو جیسے بنگ وغیرہ قلیل اور کثیر اسکا سب حرام ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا ہر چند امام اعظم کے نزدیک نجس حرام شراب وہی ہی جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مارکے گاڑھا ہو کر جھاگ لاوے اور چیزین اسکے سوا بدون نشے کے حرام نہین لیکن اکثر مختار متقدمین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتویٰ ہی چنانچہ نہایہ اور زیلعی اور عینی اور فتاوی عالمگیری اور الدر المختار اور اشباہ و نظائر مین مذکور ہی چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے تاڑی اور نان پاؤ کی حرمت پر جواب استفتا مین اس مطلب کو خوب بیان کیا ہی اور پچاس ساٹھ علمائے حنفی اور شافعی نے اُسپر دستخط کیے ہین جو چاہے اُسکو دیکھے **ق**

۱۲۲۳ اِبْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانیوالا دوزخ مین ہی **ف** یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہی **ق**

۱۲۲۴ جَابِرٌ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہی ف یعنی اسمین خیرات کے برابر ثواب ہی فصل اس فصل مین وے
1225 حدیثین ہین جنکے سرے پر قد ہی قَالَ لِاُمِّ هَانِیٍٔ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ وَاَمَنَّا مَنْ اٰمَنْتِ قَالَہٗ لَهَا
یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بخاری اور مسلم مین ام ہانی ابو طالب کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے پناہ دی جسکو تونے پناہ
دی اور ہمنے امن دیا جسکو تونے امن دیا یہ حضرت نے ام ہانی سے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا ف ام ہانی نے اپنے خاوند کے
رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضیٰؓ نے اُسکے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے
1226 یہ حدیث فرمائی ق جَابِرٍ قَدْ اَخَذْتُ جَمَلَكَ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَلَكَ ظَهْرُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَہٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تجکو مدینے تک اُسکی سواری کی اجازت ہی یہ حضرت نے
جابرؓ سے فرمایا ف جابرؓ سے روایت ہی کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا مین سبکے پیچھے پڑا رہتا تھا
ایکبار حضرت میرے پاس ہوکر نکلے سو میرے اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہوگیا کہ کبھی ایسا تیز قدم نہ تھا
پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال مین نے اُسکو بیچا لیکن مدینے تک کی سواری شرط کرلی تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی پھر جب مدینے مین پہونچے تو مین حضرت کے پاس اُس اونٹ کو لیگیا حضرت نے چار دینار اور پانچ جو کے برابر سونا قیمت
سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونون تجکو دیے ف جب چیز بیچی تو بائع کو اُسمین کچھ شرط کرلینا درست نہین اور جابرؓ نے
جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت مین شرط نہ تھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان تھا سواری کی اجازت بطور عاریت تھی یا کہ یہ
1227 بات حضرت کو خاص تھی اور ظاہرا حضرت کو جابرؓ سے احسان کرنا منظور تھا مول لینا ہی غرض نتھا ع عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَدْ اَفْلَحَ
مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پہونچا جو
مسلمان ہوا اور اُسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے جتنا اُسکو دیا اُسپر قناعت نصیب کی ف قناعت والے ایماندار
کو اسواسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اُسکی آخرت سنوری اور قوت ضروری سے دنیا کی تکلیف بھی نہوئی تو گویا دونون
جہان سے بہرہ ور ہوا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت نہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق ظاہر نہین ہوا طمع آدمی کو نظرون مین
ذلیل اور حقیر کردیتی ہی شعر ای قناعت تونگرم گردان ۔ کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست ۔ لیکن اہل وعیال کی ضروریات کو طلب کرنا
1228 قناعت کے مخالف نہین بلکہ طمع زائد از حاجت چیز کی تلاش کا نام ہی خ اِبْنُ عُمَرَ قَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِیْ اُسَامَةَ وَ
اِنَّهٗ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو یہ خبر پہونچی ہی کہ مقرر تمنے اسامہ کے حق مین
کچھ کہا ہی اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب آدمیون سے زیادہ پیارا ہی ف اسامہ کو حضرت نے آخر مین ایک لشکر کا سردار کیا بعضے
1229 لوگون نے کہا کہ نوجوان کو بڑے بڑے اصحاب پر سردار کرنے مین کیا حکمت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ
قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ قَالَہٗ لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قِيْلَ لَهٗ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهٗ فِی الظَّلْمَاءِ وَفِی الرَّمْضَاءِ وَكَانَ
لَا تُخْطِئُهٗ صَلٰوةٌ مَعَ بُعْدِهٖ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِیْ اَنَّ مَنْزِلِیْ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ يُّكْتَبَ لِیْ مَمْشَایَ
اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِیْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِیْ مسلم مین ابی بن کعبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جمع کر رکھا ہی خدا نے
تیرے واسطے یہ سب کچھ حضرت نے اُس انصاری مرد سے فرمایا جس سے لوگون نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے اور تاریکی اور گرمی کے

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

وقت نماز کے واسطے اُسپر سوار ہوا کرے تو مناسب ہی اور اُس مرد کا حال یہ تھا کہ کوئی جماعت کی نماز اُس سے نہ چھوٹتی تھی
باوجودیکہ وہ حضرت کی مسجد سے بہت دور رہتا تھا تو اُسنے جواب دیا کہ مجکو اس بات کی خوشی نہین کہ میرا گھر مسجد کے متصل ہو اسواسطے
کہ مین یہ چاہتا ہون کہ مسجد کی طرف میرا آنا لکھا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گھر جاؤن تو پلٹنے کا بھی ثواب لکھا جاوے ف
1230 معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد اور رفت دونون مین ثواب ہی جتنا گھر دور اُتنے قدم زیادہ تو اتنا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہی عن ابن مسعود
قَالَ سَأَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَاَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَاَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَنْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ
حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ اَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا اَوْ اَفْضَلَ قَالَهُ لِاُمِّ حَبِيبَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا سَمِعَهَا تَدْعُوْ وَتَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِاَبِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَبِاَخِيْ
مُعَاوِيَةَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تونے خدا سے مانگا ٹھہری ہوئی مدتون اور گنے ہوئے دنون
اور بانٹی ہوئی روزیون کو خدا ہرگز نہ جلدی لاویگا کسی چیز کو اُسکے ٹھہرے ہوئے وقت سے پہلے اور نہ ہرگز کسی چیز کو اُسکے وقت معین سے
تاخیر کریگا اور اگر تو خدا سے یہ بات مانگتی کہ تجکو دوزخ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل ہوتا یہ حضرت
نے حضرت ام حبیبہؓ سے فرمایا جبکہ اُنکو یون دعا کرتے سنا کہ الٰہی مجکو برخوردار رکھ میرے خاوند کی طرف سے جو خدا کا رسول ہی اور
باپ ابو سفیان کی طرف سے اور بھائی معاویہ کی طرف سے ف یعنی موت اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک
خاص خاص مدت مین مقرر ہو چکا ہی وقت معین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہین تو اسکے دعا کرنے کی کچھ حاجت نہین کہ خودبخود دیگا اگرچہ
یہ سوال حرام نہین لیکن ایماندار کو بہتر ہی کہ آخرت کے عذاب سے پناہ مانگے جسکے واسطے خدا رسول کا حکم ہی اور بندگی کی علامت ہی
قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ يَعْنِيْ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ وَامْرَأَتَهُ بخاری و مسلم مین
1231 ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور نہایت راضی ہوا آجکی رات تمھارے کام سے جو تم دونون
نے اپنے مہمان سے کیا ف حضرت کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکا آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اُسکی مہمانی کرے ابو طلحہ
انصاری اُسکو اپنے گھر لیگئے جورو سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہی اُسنے کہا کچھ نہین ہی مگر لڑکون کا کھانا رکھا ہی ابو طلحہ نے کہا کہ لڑکون کو
بہلا کر سلا دے اور حضرت کی مہمان کی توقیر کر سو لڑکون کو سلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ دیکھنے کے بہانے سے
اُٹھکر چراغ کو گل کر دیا تاکہ مہمان جانے کہ گھر والے بھی میرے ساتھ کھاتے ہین تنہا کھانے سے نہ شرماوے چنانچہ وہ مہمان خوب
کھانا کھا کر آسودہ ہو گیا اور گھر والے بھوکے سو رہے حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے ابو طلحہ اور اُنکی بی بی
سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا حضرت پر فدا تھے اور کیا خالص ایماندار تھے کہ محتاجی کی حالت مین اپنی جان
پر اور محتاجون کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ اس مضمون کو حق تعالیٰ نے قرآن مین فرمایا ہی وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانون پر غیرون کو مقدم رکھتے ہین اگرچہ اُنکو تنگی اور حاجت ہو بھلا ایسے کامل لوگون سے
1232 کیا ممکن ہی کہ اہلبیت کا حق چھین لیوین اور ناحق صدیق اکبرؓ سے بیعت کرلین حق تعالیٰ بدگمانی سے پناہ مین رکھے عن ابو هريرة
قَالَ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنُوْا اَنْبِيَاءَ فَاِنْ يَكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بخاری مین ابو ہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مقرر تم سے پہلے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہوتے تھے جن سے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے

دل مین الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے حالانکہ وے پیغمبر نہوتے تھے سو ویسا مرد اگر میری امت مین کوئی ہوگا تو
عمر فاروق ہوگا **ف** بیشک حضرت کی امت سب امتون سے افضل ہی تو جب اگلی امتون مین صاحب الہام اور کلام لوگ
ہوئے تو حضرت کی امت مین بطریق اولی ہوا چاہین اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی
فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لقد ہی **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِنَ النَّارِ ۱۲۳۳
قَالَهٗ لِامْرَأَةٍ قَالَتْ اُدْعُ اللّٰهَ لِيْ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلٰثَةً مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو
نے تو اپنے گرد بڑا مضبوط سپر بنایا دوزخ کے بچاؤ کا یہ حضرت نے اُس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرے واسطے
دعا کیجیے سو البتہ مین تو تین لڑکے گاڑ چکی ہون **ف** یعنی جسکے تین چھوٹے لڑکے مرے اور اُسنے انکی آتش فراق مین صبر
کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ مین ہوگیا عورت بوجھی تھی کہ بدقسمتی سے اُسکی اولاد مرگئی اسواسطے اُسنے حضرت سے دعا کو کہا سو
حضرت نے اُسکی تسکین کردی کہ تو رنج نکر کہ اُنکے سبب سے تو بلائے عظیم سے بچیگی **خ** عُمَرُ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِيَ اَحَبُّ ۱۲۳۴
اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
آجکی رات مجھپر ایسی سورت اُتری کہ میرے نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہی پھر حضرت نے انا فتحنا کی سورت پڑھی **ف** جب
حضرت نے حدیبیہ مین بظاہر دب کر صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تھا عمر فاروقؓ کو سب سے زیادہ رنج تھا تو اسواسطے اس سفر سے پلٹتے
ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سنکر اُنکا غم دور ہوجاوے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ۱۲۳۵
ظَهْرَ الرَّجُلِ يَعْنِي الْمُطْرِيْ فِي الْمِدْحَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمنے تو ہلاک کر ڈالا
یا یون فرمایا کہ تمنے تو اُس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہ اُس شخص سے فرمایا جسنے دوسرے شخص کی بیحد تعریف کی **ف** حضرت نے ایک
شخص کو سُنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھ بڑھ کے کرتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بمبالغہ زیادہ تعریف
کرنا نہایت بری بات ہی کہ آدمی اپنی تعریف سُنکر گھمنڈ مین آتا ہی اور آپ کو بہتر سمجھ کے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہی **م** عِمْرَانُ بْنُ ۱۲۳۶
حُصَيْنٍ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ
بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ **قَالَهٗ** لِلْجُهَنِيَّةِ الَّتِيْ اَقَرَّتْ بِالْحَبَلِ مِنَ الزِّنٰى مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ اُس عورت نے تو ایسی توبہ کی ہی کہ اگر اُسکی توبہ مدینے والے ستر گنہگارون مین بانٹی جاوے تو مقرر اُنکو بھی کفایت کرے
اور بھلا اُسنے راہ خدا مین اپنی جان نثاری سے بھی کسی کو افضل پایا یہ حضرت نے اُس عورت کے حق مین فرمایا جو جُہَنِیّہ کی قوم
سے تھی جسنے حرام کاری کے حمل کا اقرار کیا تھا **ف** حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اُسنے کہا یا حضرت مین نے
حرام کاری کا گناہ کیا مجکو سزا دیجیے اور حد ماریے حضرت نے اُسکے والی سے فرمایا کہ اسکو اچھی طرح رکھ جبکہ یہ جنے تو میرے پاس اسکو لانا
پھر جب اُسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے پاس اُسکو لایا حضرت نے اُسکے کپڑے اُسکے بدن پر مضبوط بندھوائے تا کہ بدن
نکھل جاوے پھر وہ پتھرون سے ماری گئی حضرت نے اُسکے جنازے کی نماز پڑھی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ
آپنے اُسپر نماز پڑھی حالانکہ اُسنے حرام کاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُسکی حرام کاری کسیکو معلوم نتھی
اُسنے خود خوف خدا سے اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اُسکی توبہ ایسی خالص ہی کہ ستر گناہگارون کی مغفرت کے واسطے

کفایت کرتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا اگر حرام سے حمل ہو تو بدون بچہ پیدا ہوئے اُسپر حد نہ مارنا چاہیے کہ معصوم بچہ
ضائع ہو سبحان اللہ حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہو جاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اُسکو ڈر ہوتا
۱۲۳۷ تھا کہ اپنی جان دینا اُسکو آسان معلوم ہوتا تھا زیمان اُسکا تمام ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا قَالَہٗ لِاَعْرَابِيٍّ قَالَ
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا - بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے تو تنگ پکڑا
کشادہ رحمت والے کو یہ حضرت نے اُس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے یون دعا مانگی کہ الٰہی مجھپر رحم کر اور محمدؐ پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر
رحم نکر ف یعنی رحمت الٰہی مین بڑی وسعت ہی سارے جہان کے گنہگارون کو کفایت کرتی ہی تو کیون تنگ حوصلہ پنا ہی
۱۲۳۸ وانس لَقَدْ رَاَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا قَالَہٗ لِرَجُلٍ جَآءَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ وَقِيْلَ الرَّجُلُ هُوَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے دیکھا بارہ فرشتون کو کہ اُسکی طرف جھپٹتے تھے کہ انمین کون سا فرشتہ اُسکو اُٹھا لیجاوے یہ حضرت
نے اُس مرد سے فرمایا جو ہانپتا آیا پھر اُسنے کہا اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضون نے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن رافع الانصاری
ہی ف حضرت نماز مین تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے دوڑتے ہوئے آئے اور نماز مین یہ کلمات پڑھے حضرت نے
بعد نماز کے پوچھا کہ یہ کلام کسنے پڑھا اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی
۱۲۳۹ کے واسطے فرشتے مقرر ہین کہ آسمان پر اُسکو اُٹھا لیجاتے ہین ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا
مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے تو دیکھا ایک مرد کو کہ
بہشت مین چلتا پھرتا تھا بسبب ثواب اُس درخت کے جسکو اُسنے راہ سے کاٹ ڈالا تھا اُس درخت سے لوگون کو تکلیف تھی ف
۱۲۴۰ معلوم ہوا کہ خلق کی راحت رسانی بہشت مین پہونچاتی ہی م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْاَلُنِيْ عَنْ مَسْرَايَ
فَسَاَلَتْنِيْ عَنْ اَشْيَآءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ مَا يَسْاَلُوْنَنِيْ
عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُهُمْ بِهٖ وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِيْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ فَاِذَا مُوْسٰى قَائِمٌ يُّصَلِّيْ فَاِذَا رَجُلٌ جَعْدٌ ضَرْبٌ كَاَنَّهٗ مِنْ
رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَاِذَا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ وَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ
اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ قَائِلٌ يَّا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ
صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَبَدَاَنِيْ بِالسَّلَامِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین
تو حطیم مین تھا اور قریش مجھسے شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی بہی چیزین اور نشانیان پوچھین
جو مجھکو خوب یاد نہ تھین اور مجھکو رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہوا تھا سو خدا نے اُس مکان کی صورت اُٹھا کر میرے سامنے کر دی کہ مین
اُسکو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی مجھسے وے پوچھتے تھے مین اُنکو بتلاتا تھا اُسی کو دیکھکر اور شب معراج مین مین نے اپنے تئین پیغمبرون
کے گروہ مین دیکھا سو موسی تو کھڑا نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھنگرالے بال والا دبلا دہ ایسا تھا جیسے قوم شنوأہ کے
لوگ اور ناگاہ عیسی ابن مریم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی اُس سے زیادہ تر مشابہ صحابہ مین قریب تر عروہ بن مسعود ثقفی ہی اور ناگاہ
ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی سب لوگون مین سے زیادہ تر اُسکے ساتھ مشابہ تمہارا صاحب ہی صاحب سے اپنی ذات مراد رکھی یعنی پیغمبر

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

کا وقت آیا تو مین نے اُن پیغمبرون کی امامت کی پھر مین جب نماز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا ای محمد یہ مالک ہی
دوزخ کا داروغہ سو تو اُنکو سلام کر تو مین اُنکی طرف متوجہ ہوا سو اُسی نے مجکو پہلے سلام کیا ف جس رات حضرت کو معراج
ہوئی اُسکی صبح کو حضرت نے اُسکا حال کعبے مین حطیم کے اندر لوگون سے بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش
بیت المقدس کو دیکھ آئے تھے اُن لوگون نے وہان کی نشانیان حضرت سے پوچھین حضرت کو یاد نہ تھین خدا نے اُسکی صورت
سامنے کر دی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک وہان کے پتے بتلانے کا فرشرمندہ ہوکر رہگئے معراج کے قصے مین روایت ہی کہ حضرت
نے جبرئیل سے کہا کہ اگر مین معراج کا قصہ کسی سے کہون تو کون مجکو سچا جانیگا جبرئیل نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق
کریگا جب کافرون نے حضرت سے معراج کا حال سُنا تو چڑانے کے واسطے ابی بکر صدیق سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کچھ تعجب
نہین کہ جو خدا کہ ایک دم مین جبرئیل کو عرش سے زمین پر پہنچاتا ہی وہ قادر ہی کہ اسیطرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیجاوے
اُسیدن سے ابی بکر کا صدیق لقب ہوگیا شنوأہ مین ہین ایک قوم کا نام ہی اُسکے لوگ گھنگرالے بال لیے اور دبلے ہوتے ہین اس
1241 حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح مین پیغمبر لوگ نماز پڑہتے ہین ہر چند اُس عالم مین عبادت فرض نہین قَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ
بْنُ الْحَكَمِ لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا يَعْنِي اَحَدَ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ رَجَعَا بِاَبِي بَصِيْرٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ بخاری و مسلم مین مسور بن
مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اس شخص نے خوف دیکھا اُن دو مردون سے ایک مرد ادہی جو
ابی بصیر کو مدینے سے پلٹا لیگئے تھے ف حدیبیہ کے سال حضرت سے اور کفار قریش سے چند شرطون پر عہد ہوا تھا اُنھین سے ایک
یہ بھی شرط تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان ہوکر حضرت کے پاس آوے تو حضرت اُسکو پھیر دین اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش مین بھاگ
جاوے تو قریش اسکو نہ دیوین حضرت نے اس شرط کو مانا تھا عمر فاروق کو اُسکا نہایت رنج تھا حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی ہمین سے
مسلمان ہوکر آویگا خدا اُسکے بچاؤ کی کوئی راہ نکالیگا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافرون مین ملیگا خوب ہوا کہ خدا نے اُس ناپاک
کو دفع کیا جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر مسلمان ہوکر حضرت پاس مدینے مین آئے قریش نے دو آدمی
حضرت پاس بھیجے حضرت نے بموجب عہد کے ابی بصیر کو اُنکے ساتھ کر دیا جب مدینے سے چھ کوس پر پہونچے تو ٹہلنے کا ارادہ کیا
ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہی اُسنے کہا ہان بہت عمدہ ہی ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانے سے
تلوار مانگ کر اُسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کانپتا ہوا حضرت پاس آیا تب حضرت نے اُسکو دیکھکر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے
اُس سے حال پوچھا اُسنے بیان کیا بعد اُسکے ابی بصیر آئے حضرت نے فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی ابی بصیر نے جانا کہ
حضرت مجکو پھر حوالہ کر دینگے تو مدینے سے نکلکر سمندر کے کنارے پر جا ٹھہرے پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہوکر آتا تھا وہ ابی بصیر کے
پاس رہتا تھا جب مسلمانون کی بہت بھیڑ ہوگئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آتے جاتے تھے اُنھون نے مارنا شروع کیے
قریش نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو پیغام دیا کہ اُس شرط سے ہم باز آئے مسلمانون کو اپنے پاس بُلا لیجیے اور راہزنی سے منع کیجے
1242 سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانون کو سلامت بچایا وَعَنْ ثَوْبَانَ لَقَدْ سَاَلَنِيْ هٰذَا عَنِ الَّذِيْ سَاَلَنِيْ عَنْهُ وَمَا
لِيْ عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى اَتَانِيَ اللّٰهُ بِهٖ قَالَهٗ حِيْنَ سَاَلَهٗ حَبْرٌ مِنْ اَحْبَارِ الْيَهُوْدِ عَنْ اَوَّلِ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمِنْ الشَّبَهِ
مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجسے اُسنے پوچھا جو کہ پوچھا اور حالانکہ مجکو اُسکا کچھ بھی علم نہ تھا یہانتک کہ

تکملۃ الاخبار ترجمہ مشارق الانوار

بیان معجزہ معراج

خدا نے مجھکو اسکا علم دیا ہے حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ علماے یہود سے ایک عالم نے حضرت سے پوچھا کہ پہلا کھانا بہشتیون کا کون ہوگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی ماں سے ف مصابیح مین روایت ہے کہ جب حضرت مدینے مین آئے تو عبد اللہ بن سلام نے کہ یہود مین بڑے عالم تھے حضرت سے کہا کہ مین تین باتین پوچھتا ہون کہ انکو سواے پیغمبر کے کوئی نہین جانتا بتلائیے تو کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی کون ہے اور بہشتیون کو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور کبھی ماں کی صورت پر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی آگ ہے جو لوگون کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور بہشتی لوگ اول کھانا مچھلی کی کلیجی کا نکلا ہوا گوشت کھاوینگے اور اگر مرد کی منی نے سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی تو ماں کی صورت پر ہوتا ہے پھر عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سواے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور آپ خدا کے سچے رسول ہین خ م ابو ہریرۃ

۱۲۴۳ لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَۃَ اَنْ لَا یَسْئَلَنِیْ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَحَدٌ اَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَاَیْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَی الْحَدِیْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جان چکا تھا اے ابو ہریرہ کہ مجھسے اس بات کو تجھسے پہلے کوئی نہ پوچھیگا اسواسطے کہ مین دیکھ چکا تیری حرص کو بات کے دریافت کرنے پر بڑا سعادت مند لوگون مین میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسنے لا الہ الا اللہ کو اپنے دل سے خالص ہو کر کہا ف ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بڑا سعادتمند آپکی شفاعت کا قیامت کے دن کون ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابو ہریرہ حضرت کے بڑے شوقین اور نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے ہزارون حدیث کی اُنسے روایت ہے سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی سفارش چھ طرح ہوگی اول شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جبکہ لوگ قبرون سے اُٹھنگے حساب کے پہلے میدان مین کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرائینگے اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اُسوقت حضرت بخشا دینگے اور حساب کتاب کرواکے اُس مصیبت سے نجات دلائینگے اس کا نام شفاعت کبرا ہے یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہے دوسرے کا اسمین دخل نہین دوسری شفاعت اُسوقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جاوینگے اور حضرت اُنکی شفاعت کرکے راہ سے پھروا دینگے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک ہو چکر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ مین پڑ چکے ہین نکلے جاوینگے جنکے بدن سواے سجدہ گاہ کے جل بھن گئے اور پانچوین شفاعت سے بہشتی لوگون کے اور زیادہ تر درجے بلند ہونگے اور چھٹی شفاعت سے اُن کافرون کو جنھون نے حضرت سے احسان کیا تھا کچھ عذاب مین تخفیف ہوگی واللہ اعلم خ عایشۃ

۱۲۴۴ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِیْمٍ اِلْحَقِیْ بِاَهْلِكِ قَالَہٗ لِابْنَةِ الْجَوْنِ وَاسْمُهَا اَسْمَاءُ بِنْتُ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِی الْجَوْنِ بْنِ الْحَارِثِ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ تو نے تو بڑے مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگون مین مل یہ حضرت نے جون کی بیٹی سے کہا اور اُسکا نام اسما تھا نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی ف حضرت نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت کی بعضی بیبیون کو رشک ہوا اُس سے یون کہا کہ تجکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تو نے ایسے شخص سے نکاح کیا جسنے تیرے باپ اور بھائی کو مارا اور بعضی روایت مین یون ہے کہ کسی بی بی نے اُسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون

رستخان یہودی عالم حضرت ... یہود و تصدیق نبوت آنحضرت صلعم

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

حضرت کی شفاعت ... حضرت ... حضرت ...

کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تھے تو حضرت محمکو بہت پیار کرینگے پھر جب حضرت اُسکے پاس تشریف لائے اُسنے اسطرح
۱۲۴۵ خدا کی پناہ مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ اشارہ کیا طلاق کا جُوَیْرِیَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ لَقَدْ
قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى
نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ مسلم مین جویریہ بنت الحارث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین نے تیرے بعد
چار بول تین بار کہے اگر انکو تولے تیرے کہے کے ساتھ تو وہی اُنسے بھاری پڑین وے چار بول یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ
ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ یعنی مین خدا کی پاکی بولتا ہون خوبیون کے ساتھ اُسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اُسکی
رضامندی اور خوشی کے اور اُسکے عرش کی تول کے برابر اور اُسکے کلمات کی سیاہی کے برابر حضرت جویریہ کے پاس
سے صبح کے وقت تشریف لیگئے اور وے بیٹھی ہوئی اپنی جانماز پر ذکر الٰہی کرتی تھین پھر حضرت گھر مین دن چڑھے تشریف
لائے اُنکو جانماز پر بیٹھا ذکر مین مشغول پایا پوچھا کہ کیا اب تک اسی طرح ذکر کر رہی ہو اُنھون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی لقد یعنی مین نے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار لفظین تین بار کہین جنکا ثواب اس تمام تیرے وظیفے سے زیادہ ہے
۱۲۴۶ اس حدیث مین اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے مین ہلکی اور ثواب مین بھاری خ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ لَقَدْ كَانَ مَنْ
قَبْلَكُمْ يُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهٖ مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ
رَأْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ
مَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ بخاری مین خباب بن ارت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ تھے آگے وے لوگ تھے کہ اُنکے گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے نوچے جاتے تھے ایسی سختی بھی اُنکو اپنے دین سے
نہ پھیرتی تھی اور اُنکے سر پہ آرا رکھا جاتا تھا سو اُنکا بدن چیر کے دو ٹکڑے کردیا جاتا تھا ایسی مصیبت بھی اُنکو اپنے دین سے
نہ پھیرتی تھی اور مقرر خدا اپنے اس دین کو پورا اور کامل کریگا یہانتک کہ سوار چلیگا شہر صنعا سے حضر موت کے شہر تک سوا خدا کے کسی
سے نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر مگر بھیڑیے سے ولیکن تم تو جلدی کرتے ہو ف خباب سے روایت ہے کہ ہمنے مکے مین مشرکین سے
بہت تکلیف پائی حضرت سے ہمنے یہ حال بیان کیا اور حضرت کعبے کے سایہ مین چادر کو تکیہ دیئے بیٹھے تھے ہمنے کہا کہ آپ ہمارے
واسطے دعا نہین کرتے کہ خدا اس کفار کے غلبے سے نجات دے حضرت اُٹھ بیٹھے اور چہرہ مبارک سرخ ہوگیا یعنی ہماری بے صبری سے
غضب آیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کیون بے صبری اور جلدی کرتے ہو تم سے اگلے دینداروں پر تو ایسی ایسی مصیبتین گذری ہین کہ اُنکے گوشت
نوچے گئے اور چیر ڈالے گئے تم پر تو ایسی سختی کبھی نہین ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدہ کے کریگا ملک مین ایسا امن ہوگا کہ تک
اکیلا سوار بیخوف چلا جاویگا یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ یہ وعدہ فاروق اعظم رضی کی خلافت مین پورا ہوا اس حدیث
مین ارشاد ہے کہ دیندار کو لازم ہے کہ تکلیف اور مشقت سے نہ گھبراوے صبر کرے دین پر مضبوط بنا رہے آخرش اُسکو خلاصی ہوگی
۱۲۴۷ خ م عَائِشَةُ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ
بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ
رَأْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا

فضیلت تسبیح

تحفة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

بیان صبر کرنے کا تکلیف پر دین کے واسطے

عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ اِلَيْكَ رَبُّكَ لِتَأْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ فِيْمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْا اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا قَالَتْهُ لِصَاحِبِيْ وَالْتَمَسَ اَنْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین نے تیری قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف جو مین نے اُنسے اُسدن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی مین انصاریون نے مجھسے بیعت کی جس دم کہ مین نے آپکو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے کیا سو مین نے جو چاہا اُسنے میرا کہنا نمانا یعنی اسلام قبول نہ کیا سو مین نے رنجیدہ ہوکر اپنی راہ لی تو مین ہوش مین آیا مگر اُس مکان مین میرے حواس درست ہوئے جسکا نام قرن الثعالب ہی سو مین نے اپنا سر اُٹھایا تو ناگاہ مین نے بدلی دیکھی کہ اُسنے مجھپر سایہ کر لیا سو مین نے دیکھا تو اُسمین جبرئیل ہی سو اُسنے مجھکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے سُنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق مین کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑون کا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اُس فرشتے سے حکم کرے جو تیرا اُن کافرون کے حق مین جی چاہے پھر مجھکو پہاڑون کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجھکو سلام کیا پھر کہا اے محمد مقرر خدا نے سُنا جو تیری قوم نے تیرے حق مین کہا اور مین فرشتہ ہون پہاڑون کا داروغہ اور مجھکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہی تاکہ تو مجھے حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافرون پر دبا دون اُن دونون پہاڑون کو جنکے درمیان مکہ ہی آنحضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین امیدوار ہون کہ خدا ان کافرون کی پیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کرین اور اُسکے ساتھ کسی چیز کا ساجھا نہ لگاوین یہ حضرت نے حضرت عائشہ سے کہا جبکہ حضرت عائشہ نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر جنگ اُحد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا ف جبکہ ابو طالب اور حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا تو ظاہر مین حضرت کا کوئی غمخوار اور حامی نرہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف رسانی پر زیادہ تر کمر باندھی تو حضرت طائف مین تشریف لیگئے جو مکے سے دو منزل ہی وہان کے رئیسون سے یعنی ابن عبد یالیل اور مسعود اور حبیب سے مدد چاہی اور اُنکو اسلام کی دعوت کی اُن کمبختون نے کچھ حضرت کی بات نہ سُنی بلکہ لڑکون اور شہدون کو ہشکار دیا اُنھون نے بہت بے ادبی حضرت سے کی گالیان دین اور پتھرون سے حضرت کی ایڑیان زخمی کر ڈالین پھر حضرت غمگین وہان سے پھرے جب قرن الثعالب مین پہونچے وہان ٹھہرے اور یون دعا کی کہ الٰہی مین اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگون کے نزدیک اپنی بے قدری کا تیرے آگے گلہ کرتا ہون تب جبرئیل اور پہاڑون کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت نے اُن کافرون کی ہلاکی نچاہی سبحان اللہ کیا بیقیاس حضرت مین صبر تھا کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے اپنا کرم نچھوڑا الرسول خیر خواہ و دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت کرے وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ کا مطلب بخوبی بوجھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّابِرِيْنَ وَاِمَامِ الْكَاظِمِيْنَ ﴿اِبْنُ مَسْعُوْدٍ﴾ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ مین نے ارادہ کیا کہ حکم کرون کسی مرد کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھاوے پھر مین اُن مردون کے گھر جلا دون جو جمعہ کی نماز مین نہین آتے ف اس حدیث سے کمال تاکید نماز جمعے کا فرض ہونا

ثابت ہوا اسی واسطے فقہ مین لکھا ہو کہ جو تین بار جمعہ کی نماز ترک کرے اُسکی عدالت ساقط ہو گواہی کے لائق نہین اور معلوم
ہوا کہ امام کو جائز ہو کہ اپنا کسی کو خلیفہ کرے نماز کی امامت مین اور خود کسی اور ضروری کام مین مشغول ہو اور معلوم ہوا کہ جمعہ فرض
عین ہو کہ ہر شخص پر فرض ہو فرض بالکفایہ نہین کہ بعضون کے پڑھنے سے نہ پڑھنے والون کا گناہ دور ہو اور معلوم ہوا کہ تعزیر
۱۲۴۹ مین مال کا تلف کرنا بھی درست ہو عَنْ عَائِشَةَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ وَابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ يَقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ
اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے ارادہ کیا کہ مین کسیکو ابی بکرؓ اور اُسکے بیٹے عبدالرحمنؓ پاس بھیجون اور اُسکو اپنا خلیفہ
اور ولی عہد کرون مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنے والے خلافت کی آرزو کرین پھر مین نے کہا کہ ابی بکرؓ کے
سواے خدا کسی کی خلافت نہ مانیگا اور مومنین بھی دفع کرینگے یا کہ یون فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نہ مانینگے مومنین ف اور مسلم
مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے مرض الموت مین مجھسے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس تیرے باپ اور بھائی کو تا کہ مین
اُسکو اپنی خلافت لکھدون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا
مگر خدا اور مومنین نہ مانینگے سواے ابی بکر کے دوسرے کی خلافت کو ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبر
کی خلافت بدل منظور تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو اُنکو خلیفہ کر جاوین اور خلافت نامہ اُنکو لکھ دیوین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی
لیئے حضرت کو معلوم تھا کہ سواے ابی بکر کے کسی کی خلافت خدا کو منظور نہین اور اجماع بھی سواے صدیق کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو
اس سببسے اُنکو اپنا ولیعہد کرنا حضرت سے صدور نہ پایا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیقت
۱۲۵۰ ثابت ہوئی اور یہ حدیث معجزہ ہو کہ آیندہ کی خبر جیسی دی تھی ویسی ہوئی عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهٗ لَعْنًا يَدْخُلُ
مَعَهٗ قَبْرَهٗ كَيْفَ يُوَرِّثُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ مسلم مین ابو درداءؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ مین نے ارادہ کیا کہ پیٹ پھولی لونڈی سے صحبت کرنے والے پر ایسی لعنت کرون کہ اُسکے ساتھ اُسکی قبر مین گھس
جاوے کیونکہ اُس لڑکے کو اپنا وارث کریگا اور حالانکہ وہ اُسکو حلال نہین کیونکہ اُس لڑکے کو اپنا خدمتگار بناویگا حالانکہ وہ اُسکو
حلال نہین ف اس حدیث کا سبب یہ ہو کہ لوٹ مین ایک لونڈی آئی تھی اُسکا پیٹ پھولا تھا حضرت نے پوچھا کہ کسکی
لونڈی ہو لوگون نے کہا کہ فلانے شخص کی ہو حضرت نے پوچھا کہ اسکا مالک اس سے صحبت بھی کرتا ہو لوگون نے کہا کہ ہان
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکا تو پیٹ پھولا ہو اور لڑکا پیدا ہوا سو اگر مالک نے اُسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اُسکو
اول خاوند کا حمل ہو تو اُسنے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حالانکہ کافر اور مسلمان مین وراثت نہین اور اگر مالک نے
اُسکو اپنا بیٹا نہ کہا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اُسکو غلام بنانا اور اُس سے غلام کی طرح خدمت لینا کیونکر درست ہوگا
خلاصہ یہ ہو کہ نسب کا خلط کرنا درست نہین اسیواسطے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض ہونے
۱۲۵۱ یا بسبب لڑکا پیدا ہونے صحبت کرنا نہین درست تا کہ نطفے مین شبہہ نہ پڑے عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى
عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ مسلم مین جدامہ بنت وہب سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے والی عورت کی صحبت سے منع کرون یہانتک کہ مجھکو

یاد آیا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہین سو اُنکی اولاد کو کچھ ضرر نہین کرتا ہی ف عرب لوگ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا بد جانتے تھے اور اطبا بھی بخیال ضرر لڑکے کے منع کرتے ہین اسیواسطے حضرت نے بھی منع کرنے کا ارادہ کیا تھا پھر جب دیکھا کہ ایران اور روم مین یہ معمول ہی اور اولاد کو کچھ ضرر نہین ہوتا تو تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ بات واجب الامتناع نہین صرف ایک ضعیف احتمال پر کیون جوان مرد تکلیف اُٹھاوین مبادا کہ حرام کاری مین گرفتار ہون

الباب السّابعُ

ساتوین باب مین چند فصلین ہین اور کئی طرح کی حدیثین ہین اول قسم مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر الف لام ہی

خ سُلَیْمَانُ بْنُ صُرَدٍ اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا یَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِیْرُ اِلَیْهِمْ قَالَهٗ حِیْنَ اَجْلَی الْاَحْزَابَ عَنْهُ بخاری مین

1252 سلیمان بن صردؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اب تو ہمین اُنسے لڑینگے اور وے ہمسے نہ لڑینگے ہمین اُنپر چڑھ جاوینگے یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب کفار کے گروہونکو ہٹایا ف جنگ خندق اور جنگ احزاب کا قصہ تیسرے باب مین گذر چکا اِسی طرح ہوا کہ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت سے حوصلہ لڑائی کا نرہا پھر حضرت ہی آٹھوین سال مکے پر چڑھ گئے اور اُسکو فتح کیا ق عَائِشَۃُ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ بخاری

1253 اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روحون کے لشکر مین جھنڈ کے جھنڈ سو جو اُنمین سے ازل مین آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم مین ملاپی اور الفت والا ہوا اور جو اُنمین سے وہان ناآشنا اور بے پہچان تھا وہ یہان بھی جدا اور بھڑکار ہا ف یعنی روز ازل مین خدا نے روحون کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی اُنمین استعدادین رکھین سو جن روحون مین اس عالم مین مناسبت تھی وے اس عالم مین باہم شیر و شکر ہو گئے اور جو وہان بے میل تھے وے یہان بھی چھوٹے پھٹکے رہے ؎ کبوتر با کبوتر زاغ با زاغ ؏ اور یہی سبب ہی کہ کوئی شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہی شعر حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ✤ ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست ھ اَبُوْ مُوْسٰی وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اَلْاِسْتِیْذَانُ ثَلٰثٌ

1254 فَاِنْ اُذِنَ لَکَ وَاِلَّا فَارْجِعْ مسلم مین ابوموسیٰ اور ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھر والے سے اجازت مانگنا تین بار چاہیے سو اگر تجکو اجازت ملے تو گھر مین جا اور نہین تو پلٹ جا ف جب کسی کے مکان مین جانے کا ارادہ کرے تو السلام علیکم کرکے تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اُس مکان مین جاوے اور نہین تو پلٹ آوے اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہی کہ آدمی اپنے گھر مین ننگا کھلا بے تکلف ہوتا ہی تو بے اطلاع گھس جانے سے شرما ویگا ھ جَابِرٌ اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْیُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَ

1255 الطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے واسطے طاق چاہیے یعنی تین ہون یا زیادہ اور کنکریان ملانا طاق ہی یعنی حج مین اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان طاق ہی اور طواف یعنی کعبے کے گرد گھومنا طاق ہی یعنی سات بار اور جب کوئی تم مین سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق ڈھیلے لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات ف ڈھیلے لینے کو دو بار فرمایا کمال تاکید کے واسطے کہ بدون طہارت کے کوئی عبادت درست نہین صفا اور مروہ مکے مین دو پہاڑ کا نام ہی ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ

1256 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

اَلَيْہِ سَبِيْلًا قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ حِيْنَ جَآءَہٗ عَلٰى صُوْرَةِ رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِكَتِہٖ وَكُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ كَاَنَّكَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہی کہ تو اسکی گواہی دے کہ سواے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی اور یہ کہ نماز کو تو ٹھیک وقت سے اور زکوٰۃ دیوے اور رمضان کا روزہ رکھے اور خانہ خدا کا حج کرے اگر تجھکو اسکی راہ کی طاقت ہو یعنی بشرط خرچ اور سواری کے یہ حضرت نے جبرئیل سے کہا جبکہ جبرئیل حضرت کے پاس مرد کی صورت پر آئے تھے سو انھون نے کہا کہ تم نے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو مجھکو ایمان کی حقیقت بتلائیے حضرت نے فرمایا ایمان یہ ہی کہ تو دل سے مانے اللہ کو اور اسکے فرشتون کو اور اسکی کتابون کو اور اسکے پیغمبرون کو اور پچھلے دن کو یعنی قیامت کو اور تقدیر کو مانے بھلی یا بری جبرئیل نے کہا تم نے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اسکو دیکھتا ہو سو اگر اسطرح کا دیکھنا تجھسے نہ ہوسکے تو یون جان کہ وہی تجھکو دیکھتا ہی جبرئیل نے کہا تو اب قیامت کا حال فرمائیے کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو کچھ زیادہ نہین جانتا یعنی قیامت کی بات مین تم اور ہم دونون برابر ہین جبرئیل نے کہا تو اسکے پتے ہی بتلائیے حضرت نے کہا کہ قیامت کی نشانی یہ ہی کہ لونڈی اپنے مالک اور مربی کو جنے یعنی مالکون سے لونڈیان جنین تو انکی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح لونڈیون کی مربی ٹھہری خلاصہ مطلب یہ کہ قیامت کے قریب کنیزک زادون کی کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہ ہی کہ تو دیکھے ننگے پاؤن ننگے بدن محتاج بکریان چرانے والون کو کہ اونچی اونچی عمارت مین یعنی کمینے اور بے حقیقت لوگ دولتمند ہونگے بڑی بڑی عمارتین بناکر فخر کرینگے ف پوری داستان اس حدیث کی یون ہی کہ عمر فاروق نے کہا کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمود ہوا نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ اسپر کچھ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور ہم مین سے کوئی اسکو نہ پہچانتا تھا سو چلا آیا یہانتک کہ حضرت کے پاس بیٹھا اور گھٹنے حضرت کے زانو سے ملاکر اور اپنی دونون ہتھیلیان حضرت کے زانو پر رکھین اور کہا کہ اے محمد مجھکو اسلام کی حقیقت بتلاؤ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عمر فاروق نے کہا کہ پھر وہ مرد چلا گیا اور مین دیر تک حیرت مین چپکا رہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون تھا مین نے کہا کہ خدا اور اسکا رسول ہی زیادہ تر جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا تھا تمکو دین سکھلانے کو ف اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے ہین اسواسطے کہ سائل جبرئیل تھے اور ام الاحادیث اور ام الجوامع بھی اسکا نام ہی یعنی سب حدیثون کی یہ حدیث جڑ ہی اسواسطے کہ جو مطلب اور احادیث مین ہین وے سب اس حدیث مین مجمل موجود ہین جیسے سورہ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ سب قرآن کے مطالب پر شامل ہی حضرت جبرئیل نے چار چیزین حضرت سے پوچھین اول اسلام کی حقیقت دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ اسلام کی حقیقت پانچ رکن ہین توحید اور رسالت کی گواہی اور نماز اور زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری اعمال کا نام ہی اور ایمان تصدیق قلبی

حدیث جبرئیل مین بیان حقیقت اسلام و ایمان و احسان ... [illegible]

اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی خدا کا یون اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہی اور سب خوبیون سے موصوف ہی اور فرشتون کا یون اعتقاد کرے کہ وے نوری خدا کے بندے ہین رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہین بموجب حکم کے سارے عالم کا انتظام کرتے ہین گناہون سے پاک ہین نہ مرد ہین نہ عورت اور کتابون کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیمی کلام ہی جو انمین ہی سو سچ ہی کہتے ہین کہ خدا کی ایک سو چار کتابین ہین دس حضرت آدم پر اتری ہین اور پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر باقی چار کتابین تو تمام عالم مین مشہور ہین توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن لیکن قرآن سب سے افضل ہی قرآن کے سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہین اسواسطے کہ اینر اول تو اعتماد نہین اور دوسرے یہ کہ وے منسوخ ہین اور تیسرے یہ کہ جو اگلی کتابون مین مطلب تھے سو سب قرآن مین موجود ہین تو ہوتے قرآن کے دوسری آسمانی کتاب کی کچھ حاجت نہین اور پیغمبرونکا یون اعتقاد کرے کہ وے سب سے افضل اور پاک لوگ ہین خدا نے انکو اپنی کمال رحمت سے آدمیونکی طرف بھیجا تا کہ انکو نیک راہ بتلا دین اور انکا دین اور دنیا سنوارین اور انکو قسم قسم کے معجزات دیے کہ انکی راستی مین کوئی عاقل آدمی شک نہ لاوے وے سب گناہون سے پاک ہین صغیرہ ہون یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہی اور حضرت آدم کا گیہون کھانا بالقصد نہ تھا بھول چوک تھی اسی طرح اور پیغمبرون کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین جو کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان مین ممکن تھی اسیطرح اور پیغمبرون کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین جو کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان مین ممکن تھے وے تمام ہمارے حضرت پر ختم ہو گئے اسیواسطے ہمارے حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نہ ہی خلافت اور امامت کا اعتقاد نبوت کے اعتقاد مین داخل ہی ایمان کا یہ جدا رکن نہین جیسا کہ شیعہ کہتے ہین اور پچھلے دن کا یون اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا ہی سو درست ہی یعنی عذاب قبر اور قیامت کی نشانیان اور صور کا پھکنا اور مردونکا جینا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا اور ترازو عمل تولنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب چیزین حق ہین انمین کچھ شک نہین اور تقدیر کا یون اعتقاد کرے کہ جو عالم مین ہوا اور ہوتا ہی اور ہوگا بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہی بدون اسکی خواہش نہ پتی ہلے نہ کوئی بوند ٹپکے لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہی کہ اسکے سبب سے انسان تعریف یا مذمت ثواب یا عذاب کے لائق ہوتا ہی تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل چاہیے زیادہ اسمین غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہی اسواسطے کہ عقل ہماری ہین اتنی کہان طاقت ہی کہ کارخانے خدائی کے بھید سمجھے اسیواسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا یہ ایمان مفصل کی حضرت نے حقیقت بیان کی اور ایمان مجمل کی یہ حقیقت ہی کہ یون اعتقاد کرے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک اور درست ہی نجات کے واسطے اتنا بھی کفایت ہی پھر حضرت نے احسان یعنی اخلاص کے دو درجے فرمائے اعلی درجہ تو یہ ہی کہ عبادت مین ایسا حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہی اسکو مشاہدہ کہتے ہین اور ادنی درجہ یہ ہی کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجھکو دیکھتا ہی اسکو مراقبہ کہتے ہین اس تصور مین بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی ممکن نہین کہ اس تصور مین آدمی ادب چھوڑے یا ادھر ادھر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسی کو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہی کہ وہ ہاتھ پاؤن ہلاوے یا نظر کو اٹھاوے معلوم ہوا کہ تصوف اور درویشی احسان کا نام ہی ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہین اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہین اور حضوری اور

اخلاص کو احسان کہتے ہین اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہے اور کاہے اسلام اور ایمان کو
ایک کہتے ہین اسواسطے کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہین اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہین اور بعضے لوگ احکام ظاہری
کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت اور مشاہدے اور مراقبے کو حقیقت کہتے ہین معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنیاد فقہ اور
کلام اور تصوف پر ہے سو اس حدیث مین حضرت نے تینون مقام کو بیان فرمایا اسلام اشارہ ہے فقہ کا جسمین اعتقاد کا بیان
ہے اور احسان اشارہ ہے تصوف کا جسمین حق الیقین اور مشاہدہ اور مراقبہ مذکور ہے معلوم ہوا کہ دین مین کامل وہی ہے جو فقہ بیان فرمایا اسلام
اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور جسمین ان تینون مین سے بعض ہو اور بعض نہو وہ ناقص اور کچا ہے اسواسطے کہ درویش
بے فقہ کے شیطان ہے کہ احکام الٰہی سے غافل رہا حرام اور حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ بے درویشی کے زاہد خشک اور قالب بے روح
۱۲۵۷ ہے اسواسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور بے شوق اور حضور دل کے ناتمام ہے یہی راہ مستقیم ہے اور باقی گمراہی **ق** عُمَرُ
اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ
اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ عملون کا اعتبار نیتون سے ہے اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہے جو اُسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور
ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اُسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اسکا ثواب
پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اُسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ اُس سے نکاح کرے تو اُسکی ہجرت اُسکی طرف
ہوئی جسکے واسطے اُسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت **ف** بعضی روایت مین یون آیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کیواسطے
جسکا اسم قیس نام تھا مدینے کی طرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایسی ہجرت
کا کچھ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دلی کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہین اگر مثلاً نماز کی نیت
دل مین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اُسکے نکلے تو کچھ مضایقہ نہین پکار کے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو ہرگز درست
نہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ زبان سے بھی کہنا درست ہے یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تا کہ دل اور زبان موافق ہوجاوین
اور اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے اسواسطے کہ حضرت سے ثابت نہین ہر چند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہے لیکن
بدون خالص نیت کے اُسکی بھی کچھ حقیقت نہین اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض
خدا کے واسطے ہے تو سبحان اللہ اور نہین تو اُسکو قالب بے روح سمجھنا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات
مین بھی ثواب ہوتا ہے جیسے کھانا اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تا کہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت
کرنا تا کہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوے
مثلاً مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہے لیکن اسمین کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہے ایک تو یہ کہ دوسری نماز کا انتظار کرنا دوسرے یہ کہ آنکھ اور
کان کو گناہون سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین علم سیکھنا یا خبر کو سکھلانا نیک
بات بتلانا چھٹے برے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہے اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہے
اسیواسطے محدثین کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تا کہ حدیث پڑھنے والونکی سرے سے نیت درست

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

دربیان خلوص نیت و مذمت ریاکاری

ہو جاوے خدا ہی کے واسطے علم حدیث پڑھیں دنیا کا کسی طرح لگاؤ نہ رکھیں امام شافعی سے روایت ہے کہ اس حدیث
کو دین میں ستر جگہ دخل ہے مراد کثرت ہے یعنی ہر جگہ اسکا دخل ہے عبادات میں اور معاملات میں اور عادات میں سب علماے
حدیث اس حدیث کی صحت پر متفق ہیں اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہیں واللہ اعلم ص اَبُو اَيُّوبَ اَلْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَ ۱۲۵۸
غِفَارُ وَاَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَاهُمْ مسلم میں ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہے میرے دوست ہیں نہ اور
لوگ اور خدا اور خدا کا رسول انکے دوست اور حامی ہیں ف حدیث میں ان چھ قوموں کی فضیلت کا بیان ہے کہ ایمان
کی سچی ہیں اور محبت کی پوری ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ رِوَايَةُ ۱۲۵۹
الْبُخَارِيِّ وَسِتُّوْنَ وَرِوَايَةُ مُسْلِمٍ سَبْعُوْنَ اَوْ سِتُّوْنَ عَلَى الشَّكِّ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ایمان کی ستر اور کئی شاخیں ہیں اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی بخاری کی روایت میں ستر ہیں اور مسلم کی روایت میں شک ہے
راوی کو کہ حضرت نے ستر شاخیں فرمائیں یا ساٹھ ف یعنی ایمان بمنزلے درخت کے ہے اور جتنی نیکیاں اور خوبیاں ہیں
جیسے حلم اور صبر اور شجاعت اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو وے اسکی شاخیں ہیں اور حیا ایک
بڑی عمدہ شاخ ہے اسواسطے کہ شرع میں حیا اس حالت کو کہتے ہیں جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہو جاوے تو بیقرار کر دیوے
یہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر شاخیں ہیں یا ساٹھ سو کثرت مراد ہے اسواسطے کہ نیکیوں کی کچھ حد نہیں سواے خدا اور رسول کے انکو
کوئی نہیں گھیر سکتا جیسے ایمان تمام نیکیوں اور خوبیوں کی جڑ ہے ویسے ہی کفر سب گناہوں اور برائیوں کی جڑ ہے سو اگر
کافر میں کوئی نیک بات ہو تو آخرت میں اسکے کچھ کام نہ آویگی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑ کے سرسبز نہیں رہ سکتی آخر کو خشک
ہو جاتی ہے ہ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہے ۱۲۶۰
اور حکمت بھی یمنی ہے ف جب یمن کے لوگ حضرت پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن
کے لوگ نہایت نرم دل ہوتے ہیں حکمت اس علم کو کہتے ہیں جس سے دین اور دنیا آراستہ ہو جاوے اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے
اہل یمن کی سچ فرمایا حضرت نے یمن میں ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہیں ق اِبْنُ عَبَّاسٍ ۱۲۶۱
اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہے بہ نسبت اپنے والی کے یعنی والی کا اسپر جبر نہیں ہو سکتا نکاح میں اور
کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اسکا چپ رہنا بھی اجازت ہے ق اَنَسٌ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ ۱۲۶۲
بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہیں داہنی طرف کے لوگ مقدم ہیں داہنی
طرف کے لوگ مقدم ہیں ف مصابیح میں انسؓ سے روایت ہے کہ میں بکری کے دودھ کی لسی بنا لایا حضرت نے اسکو پیا اور آپکے بائیں
طرف صدیق اکبرؓ تھے اور داہنی طرف ایک جنگلی گنوار بیٹھا تھا عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ جو ٹھا تبرک صدیق اکبر کو دیجے
حضرت نے اس گنوار کو دیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی داہنی طرف والا بائیں طرف والے پر مقدم ہے گو افضل اسکو دیجے اگرچہ بائیں
طرف کا داہنی طرف والے سے افضل ہو ق اَلنَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ بخاری اور مسلم میں نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے ۱۲۶۳

۱۲۶۴ قٓ اَنَسٍ اَلْبَرَکَۃُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوب نیک عمدہ خوبی ہی
نے فرمایا کہ برکت گھوڑون کی چوٹیون مین ہی ف اسواسطے کہ گھوڑے جہاد مین عمدہ سبب ہین قوت اسلام کے اور غنیمت حاصل ہونے
۱۲۶۵ کے قٓ اَنَسٍ اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَکَفَّارَتُھَا دَفْنُھَا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد مین
تھوکنا گناہ ہی اور اُسکو مٹی سے دبا دینا اُس گناہ کا اتارا ہی ف اور اگر مسجد سنگین ہو یا اُسمین گچ لگی ہو تھوک کو پونچھ ڈالنا چاہیے
۱۲۶۶ قٓ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْقَالَ حَتّٰی یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا وَ
اِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچنے والا اور
مول لینے والا مختار ہین جبتک کہ دونون جدا نہین ہونگے یا یون فرمایا کہ انکو اختیار رہیگا جبتک کہ جدا ہوئے پھر اگر دونے سچ بولے
اور دونون نے عیب ظاہر کر دیا یعنی بائع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا بتلا دیا تو انکو اُس خرید فروخت
مین برکت ہوگی اور اگر دونے جھوٹھ بولے اور عیب چھپایا تو انکی خرید و فروخت کی برکت مٹائی ف یعنی جبتک کہ بائع اور
مشتری اسی جگہ بیٹھے رہے جہان چیز بکی تو دونون کو اختیار ہی چاہے بائع اپنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری نہ مول لیوے اور جبکہ
کوئی دونون مین سے اٹھا اور مجلس بدل لی تو اب کسیکو اختیار نرہا بیع تمام ہوگئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام محمد کا اور
امام اعظم کے نزدیک جبکہ ایجاب اور قبول دونون طرف سے ہوا تو بیع تمام ہوگئی کسی کا اختیار باقی نرہا تو پس حدیث مین
امام شافعی کے نزدیک مجلس کی جدائی مراد ہی اور امام اعظم کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید فروخت
کی برکت سچ بولنے اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہی یہی سبب ہی کہ اب سوداگرون اور دوکان دار کے مال مین برکت
۱۲۶۷ نہین رہی کہ جھوٹھ اور دغابازی بہت رائج ہوگئی قٓ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْبَیِّنَۃُ اَوْحَدٌّ فِیْ ظَھْرِکَ قَالَہٗ لِھِلَالِ بْنِ اُمَیَّۃَ لَمَّا
قَذَفَ امْرَاَتَہٗ بِشَرِیْکِ بْنِ سَحْمَآءَ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہیے یا کہ حد ماری جاویگی
تیری پیٹھ مین یہ حضرت نے ہلال بن امیہ سے کہا جبکہ اُسنے عورت کو شریک بن سحما سے عیب لگایا ف مشکوۃ مین عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہی کہ ہلال بن امیہ نے حضرت کے روبرو اپنی جورو کو حرام کاری کا شریک بن سحما سے عیب لگایا حضرت نے فرمایا کہ یا
گواہون سے اس بات کو ثابت کر یا تیری پیٹھ پر مار پڑیگی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی عورت سے حرام کرتے دیکھے تو
بھلا اُسوقت گواہ ڈھونڈھتا پھرے حضرت نے پھر وہی فرمایا یعنی حکم شرع یون ہی جب سچا نہ ہو تو ہلال نے کہا مین قسم
کھاتا ہون اُسکی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ مین اپنے دعوے مین سچا ہون سو البتہ خدا وے آیتین اتاریگا جس سے میری پیٹھ مار سے
بچیگی سو جبرئیل اترے اور اس مضمون کی آیتین سورۂ نور مین اتریں کہ جو لوگ عیب لگاوین اپنی جورو کو اور شاہد انکو نہ
پاس سواے اپنی جان کے تو ایسون کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوین اللہ کے نام کی کہ بیشک مین سچا ہون اور پانچوین بار یون
کہے کہ خدا کی لعنت اُس شخص پر اگر وہ جھوٹا ہو اور عورت سے ٹلتی ہی مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ مقرر وہ
مرد جھوٹا اور پانچوین بار یون کہے کہ اللہ کا غضب ہی اس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر ہلال آیا اور اُسنے برجب حکم کے گواہی دی
اور حضرت فرماتے جاتے تھے کہ بلا شک خدا کو معلوم ہی کہ تم دو سے ایک شخص جھوٹا ہی تم دونون مین کوئی توبہ بھی کرنیوالا ہی پھر
ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اُسنے اسی طرح چار بار گواہی دی جب پانچوین بار کی نوبت ہوئی تو لوگون نے اُسکو روکا اور کہا کہ

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

خدا کی مار لگ جاویگی یعنی اُسکو آسان نجات اگر تو جھوٹی ہے تو مت کہہ سو وہ عورت تھم گئی اور ہٹی یہانتک کہ ہم سمجھے کہ وہ البتہ
پلیٹ جاویگی یعنی اپنے عیب کا اقرار کریگی پھر اُسنے کہا کہ مین اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نکرونگی سو اُسنے پانچوین گواہی بھی دی
حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا سیاہ آنکھ والا اور موٹے سرین والا اور موٹی پنڈلیون کا پیدا ہو تو وہ حقیقت مین
شریک بن سحما کا نطفہ ہے سو اُسکا لڑکا اسی طرح کا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پہلے سے اُتر چکا ہوتا تو مین اس عورت
کو صحابہ تا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہان برخلاف اُسکے قرینہ موجود ہو **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ 1268
اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جمھائی شیطان کے اثر سے ہے سو جو کوئی تم مین سے جمھائی لیوے تو چاہیے کہ اُسکو باز رکھے جتنا کہ اُس سے ہو سکے
ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَلتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک 1269
عورتون کو چاہیے اور سبحان اللہ کہنا مردون کو چاہیے **ف** یعنی اگر امام نماز مین چوکے تو عورت دستک دیکر اُسکو خبردار کردے
اور مرد سبحان اللہ کہے **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اَوْ كَبِيرٌ **قَالَهُ** لَهُ حِينَ قَالَ فِي مَرَضِهِ 1270
اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الْحَدِيثَ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تہائی مال مین وصیت کر اور تہائی تو بہت ہے یا یون فرمایا کہ بڑی ہے یہ حضرت نے سعد سے فرمایا جبکہ
اُسنے کہا اپنی بیماری مین کہ مین اپنے مال کی دو تہائی خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو آدھا مال خیرات کرون حضرت
نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو تہائی مال خیرات کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** حجۃ الوداع مین سعد بیمار ہو گئے صرف
اُنکی وارث ایک لڑکی تھی تب اُنھون نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا باقی قصہ آگے مفصل ہو چکا ہے معلوم ہوا کہ تہائی سے زیادہ
وصیت درست نہین ہے **ح** اَبُو رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهِ بخاری مین ابو رافع 1271
سے جو آزاد غلام حضرت کے تھے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر حقدار ہے اپنے لگے ہوئے مکان کا **ف** یعنی جب جگہ
بیچے تو ہمسایہ کے ہوتے اجنبی آدمی اُسکو نہین مول لے سکتا اُسکو حق شفعہ کہتے ہین **م** اَبُوهُرَيْرَةَ اَلْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ 1272
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گھنٹا اور گھونگرو شیطان کا باجا ہے **ف** گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن
مین اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہے اور عورت کے گھونگرو اور پازیب اور چھڑے بھی اسمین داخل ہین کہ اُنکی
آواز سے مردون کی نظر عورت پر پڑتی ہے **خ** اِبْنُ مَسْعُودٍ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ بخاری مین 1273
عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے ہر ایک کے ساتھ بہشت قریب ہے اُسکی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ تر
اور دوزخ بھی اسیطرح **ف** یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت متصل ہے وہ ورنہ سمجھو اگر ایمان ہے اور نیک عمل ہین تو بہشت
متصل ہے اور اگر کفر اور گناہ ہین تو دوزخ قریب ہے **ق** جَابِرٌ اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ 1274
حضرت نے فرمایا کہ لڑائی داؤ گھات کا نام ہے **ف** یعنی لڑائی صرف شمشیرزنی پر موقوف نہین فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے
شعر کار بار است کند عاقل کامل المنجن ؟ کہ بصد لشکر جرار میسر نشود ؟ لیکن بعد عہد و پیمان کے فریب درست نہین **خ** اَبُو سَعِيدِ 1275
بْنُ الْمُعَلّٰى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ بخاری مین ابوسعید بن معلی سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہی جو مجکو ملی ف قرآن مین خدا نے
حضرت کو اپنا احسان جتایا کہ ہمنے تجکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورہ
فاتحہ ہی اُسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اُسمین سات آیتین ہین اور کسی نماز مین سورہ فاتحہ دو بار سے کم نہین پڑھی جاتی اور اُسکا
نزول بھی دو بار ہوا مکے مین بھی اور مدینے مین اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن مین مفصل ہین وے تمام
اس سورت مین مجمل موجود ہین ق عَائِشَةُ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اُسکو پانی سے سرد کرو یعنی تپ کا علاج غسل ہی سرد پانی
سے لیکن یہ علاج اُس تپ کو خاص ہی جو دھوپ سے یا گرم غذا اور دوا سے پیدا ہوئی ہو اور یہ نہین کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہی
١٢٧٧ اسواسطے کہ عرب کا ملک گرم ہی اکثر اسی قسم کی وہان تپ ہوتی ہی طب مین اُسکو حمی یوی کہتے ہین ق اَنَسٌ وَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ
١٢٧٨ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ بخاری و مسلم مین انس اور عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سب کی سب بہتر ہی خ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ
اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِىْ اِلَّا بِخَيْرٍ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سوائے خوبی کے کچھ نہین لاتی
١٢٧٩ ف یعنی حیائے شرعی کا ہر حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہی ف یعنی شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہی کہ اُسکے سبب سے آدمی بُرے کامون سے بچتا ہی
١٢٨٠ جتنی شرم زیادہ اُتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اُتنا ایمان کم ھ اَبُوْ مُوْسٰى اَلْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِىْ يُعْطِىْ مَا اُمِرَ بِهٖ
طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور داروغہ
جو پورے مالک کے حکم کے موافق اپنا دل کھولکر خیرات کرنیوالون سے ایک وہ بھی ہی ف یعنی جو دینے کا ثواب ہی کہ اُن داروغہ
اور خان سامان بھی شریک ہی بشرطیکہ خوشی سے دیوے اور جو دار و فہ دیتے ہوئے کمنا وے وہ ثواب سے بے نصیب ہی اسواسطے
١٢٨١ کہ مالک تو دلاتا ہی اور اُس ناپاک کا ناحق پیٹ پھولتا ہی اُسکے برابر دوسرا بخیل نہین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ
اَلنَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ وَ بِرِوَايَةٍ اَلْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ وَ يُرْوٰى اَلْكَرْمِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب ان دو
درختون سے ہی کھجور سے اور انگور سے اور دوسری روایت مین بجائے نخلہ اور عنبہ کے کرمہ اور نخلہ آیا ہی اور ایک روایت کرم کی
لفظ ہی مطلب سب لفظون کا ایک سا ہی ف یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور ہی سے ہوتی تھی اور یہ مطلب نہین کہ
١٢٨٢ شراب انہین دو درختون سے ہوتی ہی سوائے اُنکے اور کسیکی شراب حرام نہین ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِىْ نَوَاصِى الْخَيْلِ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خیر گھوڑون کی چوٹیون مین البتہ ہی قیامت
کے دن تک ف یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہی اور گھوڑے جہاد کا عمدہ سبب ہین تو حقیقت مین
خیر اور کشایش کے گھوڑے ہی سبب ٹھہرے اس حدیث مین اشارہ ہی کہ ایمان اور جہاد کی نیت پر گھوڑون کی پرورش سے
١٢٨٣ غافل نہون ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْخَيْلُ لِثَلٰثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِىْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا
فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِىْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِىْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٍ
وَلَوْ اَنَّهٗ اِنْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ لَهٗ اٰثَارُهَا وَ اَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ

فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهٗ فَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَآءً وَنِوَآءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیون کیواسطے ہین ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہین اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہین اور تیسرے مرد پر وبال ہین تو جسکو ثواب ہے سو وہ مرد ہے جسنے گھوڑونکو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کے واسطے باندھ رکھا ہے اُنکو لمبی رسّی مین باندھا کسی چراگاہ یا باغ سے چمن مین سو وے اپنی اس رسی کے اندر چراگاہ یا چمن مین جہانتک کہ پہونچے اور جتنی گھاس کہ چری تو اُس مرد کے واسطے اُتنے حسنات ہونگے اور اگر گھوڑون کی رسی ٹوٹ گئی پھر وے ایکبار یا دو بار زقند مار گئے تو اُس مرد کے واسطے اُنکی ٹاپون کی مٹی اور اُنکی لید حسنات ہونگی اور اگر وے کسی دریا پر گذرے سو اُسمین سے پانی پیا اگرچہ مالک نے اُنکے پلانے کا قصد کیا ہو تو بھی اُسکے واسطے حسنات ہونگے تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے ثواب کا سبب ہین اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اس نیت سے کہ اُنکی سوداگری سے فائدہ اُٹھاوے اور بچانے سواری کے مانگنے سے بچے پھر وہ خدا کا حق جو گھوڑون کی گردنون اور پیٹھون مین ہے نہ بھولا یعنی اُنکی زکوٰۃ ادا کی اور ضعیفون کو اُنکی سواری سے نہ روکا تو ویسے گھوڑے اس مرد کے واسطے پردہ ہین یعنی باعزت رہا ذلت سے بچا اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اترانے اور نمود کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور عداوت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اس پر وبال ہین ف یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہے عمدہ قسم تو یہ کہ جہاد کے واسطے پالے کہ اُسکا ثواب بیشمار ہے دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے تو اُسمین دنیا کا فائدہ ہے اور دین کا کچھ نقصان نہین تیسری قسم یہ کہ کافرون کی مدد کے واسطے پالے اور نمود کرے اور بُرائیان مارے تو یہ سراسر وبال و عذاب ہے عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهٗ جَنَّةٌ وَّنَارٌ فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهٗ نَارٌ مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دجّال بائین آنکھ کا کانا ہے گھنے بالون والا اُسکے ساتھ باغ اور آگ ہے سو حقیقت مین اُسکی آگ تو باغ ہے اور اُسکا باغ آگ ہے یعنی اُسکا نظربندی کا کارخانہ ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہے اور کافر کی بہشت ہے ف دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہے کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگرچہ مومن بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے خالی نہین دوسرے یہ کہ گناہ مین گرفتار ہو جانے کا ڈر اور خاتمے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایماندار کو ہردم سامنے موجود ہے تو اُسکو زندگی کا لطف کہان تیسرے یہ کہ ادنیٰ ایماندار کا مکان بہشت مین تمام دنیا کا دہ چند ہوگا تو اُسکے بہ نسبت دنیا قیدخانہ ہے اور کافر کے حق مین دنیا اسواسطے بہشت ٹھہری کہ اُسکو آخرت کا ایمان نہین وہ جانور کی طرح بے قید رہتا ہے بلاخوف عیش کرتا ہے جسطرح دنیا کو پاتا ہے جمع کرتا ہے علاوہ اسکے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہے تو اُسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے گذری ہو بہشت کے برابر ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ وَرِوَايَةُ الْقُضَاعِيِّ وَخَيْرُ مَتَاعِهَا مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دنیا برخورداری اور برتنے کی چیز ہے اور بہتر دنیا کی پونجی نیک بخت عورت ہے اور قضاعی کی روایت مین بجائے خیر متاع الدنیا کے خیر متاعہا ہے مطلب دونون عبارت کا ایک ہے ف نیک بخت

عورت اسواسطے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہی کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہی اُسکے خلاف مرضی نہین کرتی گھر
کو سنبھالتی ہی اپنے آرام پر خاوند کی آرام کو مقدم رکھتی ہی تو مرد کی زندگانی بخوبی بسر ہوتی ہی شعر زن خوب و خوش سیرت
و پارسا * کند مرد درویش را بادشاه * اور اگر خدانخواستہ عورت بدبخت ہوئی تو مرد کی زندگی تلخ ہو گئی شعر زن بد در سرای
1187 مرد نیکو * ہم درین عالم است دوزخ او * وَعَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِكِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ مسلم مین تمیم داری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہی دین خیر خواہی کا نام ہی دین خیر خواہی کا نام ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کسکی خیر خواہی
کا نام دین ہی حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی خیر خواہی اور اُسکے رسول کی اور اُسکی کتاب کی اور مسلمین کے حاکمون کی اور تمام
مسلمانون کی ف اللہ کی خیر خواہی یہ کہ اُسکا ایمان لاوے اور اُسکے دین مین کجروی نکرے عمل کو ریا سے خالص کرے اُسکے
حکمون کو بجا لاوے اُسکی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیر خواہی یہ کہ اُسکی تصدیق کرے اُسکی سنت ہی پر چلے اور بدعت سے
بچے اور قرآن کی خیر خواہی یہ کہ اُسکے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعظیم سے پڑھے اُسکے مطالب کو غور کرے
محکم پر عمل کرے متشابہ کا ایمان لاوے اُسپر اعتراض کرنے والون کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکمون کی یعنی امامون
کی خیر خواہی یہ کہ شرع کے موافق اُنکی اطاعت کرے اُنکی مخالفت سے بچے اور مسلمانون کی خیر خواہی یہ کہ مقدور بھر اُنکو فائدہ
1188 پہونچاوے اُنکو رنج نہ دے نیک کام سکھلاوے بُرے کامون سے روکے اور اُنکے واسطے چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ وَاسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًوا
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سونا بکے سونے سے وزن مین برابر برابر جتنا ایک اُتنا دوسرا اور چاندی
1189 بکے چاندی سے تول مین برابر برابر جتنی ایک اُتنی دوسری سو جسنے زیادہ دیا یا کہ زیادہ مانگا تو وہی بیاج ہی وَعَنْ عُمَرَ
اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَ
التَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَيُرْوٰى اَلْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ
بخاری و مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج ہی مگر دست بدست اور گیہون
بدلنا گیہون سے بیاج ہی مگر دست بدست اور جو بدلنا جو سے بیاج ہی مگر دست بدست بیاج نہین اور کھجور بدلنا کھجور سے بیاج ہی مگر
دست بدست نہین اور ایک روایت یون ہی کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہی مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے
بیاج ہی مگر دست بدست نہین ف یعنی چاندی اور سونے مین اور تلنے والی چیزون کے بدلنے اور بیچنے مین دو صورتین ہین ایک
صورت تو یہ کہ ایک ہی جنس کا لینا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اُسمین شرط یہ ہی کہ اُسیوقت دست بدست بدلے
وعدہ نہو اور تول مین دونون برابر ہون اگر تول مین کمی بیشی ہوئی یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب تبھی بیاج ہی اور
دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہون کا بدلنا جو سے تو اسمین شرط یہ ہی کہ دست بدست
ہو اسمین کمی بیشی بیاج نہین مثلاً ایک سیر گیہون کا دو سیر جو سے بدلنا درست ہی اور اگر دست بدست نہو گیہون تو آج ہو یوے اور جو
1190 کل لیوے تو یہ بیاج ہی ہرگز درست نہین وَعَنْ اَنَسٍ اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

تخفیفا (الرجعا) ترجمہ مشارق الانوار

بیان حقیقت ربا یعنی سود بیاج

بخاری مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک خواب نیکمرد کی ایک حصہ ہی نبوت کے چھیالیس حصون سے
ف یعنی جیسے پیغمبر کے علم مین قیاس اور سوچ کو دخل نہین ویسی ہی ٹھیک خواب مین غور اور فکر کا دخل نہین صرف خدا ہی
کی طرف سے ہوتی ہی تو نیک مرد کی خواب درست از قسم علم نبوت ہوئی اور چھیالیسوین حصے ہونے کی جو سابق مین گذری
1291 خ ابو سعید اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین ابو سعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت
1292 نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب ایک حصہ ہی پیغمبری کا چھیالیس حصون سے ق اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اَلرُّؤْيَا
مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضؓ سے جنکا حارث نام ہی روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ٹھیک
اور اچھی خواب خدا کی طرف سے ہی اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ف خواب تین قسم ہی ایک تو خواب نیک جس سے
دین کی قوت ہو خدا پر اعتقاد بڑھے گناہون سے بچے اور دوسری قسم خواب پریشان ہی جس سے وہم اور رنج بڑھے یا خدا سے
بدگمانی ہو تیسری قسم یہ کہ آدمی کو اپنے خیالات نظر پڑین یا غذا کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت بندھے تو اول قسم یعنے
نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کی خواب کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نفرمایا کہ
1293 خود ظاہر تھی کچھ اُسکے بیان کی حاجت نہین ق عَائِشَةُ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَ
مَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ناتا رشتہ عرش مین لگا ہی
کہتا ہی کہ جسنے مجکو جوڑا خدا اُس سے جوڑے اور جسنے مجکو کاٹا خدا اسنے اُسکو کاٹا ف یعنی برادری کا حق نہایت مقدم ہی جسنے
1294 اُسکو ادا کیا تو اُسپر خدا کا رحم ہی اور جسنے اُسکو نمانا وہ خدا کی رحمت سے دور پڑا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ
لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ بخاری مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ گروی جانور کی سواری کیجیے اُسکے دانے گھاس کے بدلے اور دودھار جانور کا دودھ پیجیے جب کہ گروی ہو اور جو سواری
کرے اور دودھ پیے اُسپر خرچ ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اُسکا دودھ پینا دانے گھاس
کے بدلے مرتہن کو درست ہی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا لیکن اُنکے نزدیک رہن کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے خرچ سے زیادہ نہین
درست اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہی اور اسی پر خرچ لازم ہی اور امام اعظم کے نزدیک جیسے وہ چیز گرو ہی
ویسے ہی اُسکا نفع بھی یعنی مرتہن اگر منافع کو لیوے تو اپنے اصل قرض مین وضع کرتا جاوے اور خرچ اُسکا مالک پر لازم ہی
1295 ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَائِمِ
لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی
کی حاجت روائی مین کوشش کرتا ہی وہ ثواب مین اُسکے برابر ہی جو خدا کی راہ مین جہاد کرتا ہی ابو ہریرہ رضؓ نے کہا مجکو گمان پڑتا ہی کہ
حضرت نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنے والا ثواب مین ایسا ہی جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جسکی کبھی نماز نہ چھوٹے اور جیسے روزہ
رکھنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے ف یعنی جو زکوۃ کا مال بیوہ عورت اور محتاج کے واسطے جمع کر رکھے یا خود اپنی کمائی سے
اُنکی خبر گیری کرے اور اُنکا کام کاج کر دے اُسکو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور مدامی روزہ دار کے برابر ثواب ہی اس
1296 حدیث سے محتاجون کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ

نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهِ ۔ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہی کہ باز رکھتا ہی تمکو نیند سے اور کھانے پینے سے پھر جب کوئی اُس طرف سے کہ جدھر گیا ہی اپنے کام سے فراغت پاوے تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گھر والون پاس آوے ف معلوم ہوا کہ بے ضرورت سفر کرنا مکروہ ہی کہ اُسمین سراسر تکلیف ہی اور جب کسی ضرورت کو آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے وہان نہ ٹھہرے کہ اسمین گھر کی بے بندوبستی ہی اس حدیث مین وطن مین رہنے کی ترغیب ہی تا کہ جمعہ اور جماعت نہ فوت ہو اور جورو لڑکون کے حق

1297 نہ تلف ہون ق ابْنُ عُمَرَ اَلشُّؤْمُ فِى الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نحوست اور ناسبارکی عورت مین ہی اور گھوڑے اور گھر مین ف اس حدیث سے ویسی نحوست مراد نہین جیسا جاہلون کا اعتقاد ہی بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہی یعنی اگر نحوست کسی چیز مین ممکن ہوتی تو ان چیزون مین ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری حدیث مین موجود ہی جسکی سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی عورت مین ناسبارکی یہ کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی ناسبارکی یہ کہ

1298 شریر اور بدذات ہو اور گھر کی ناسبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اُسکا ہمسایہ برا ہو ق اَنَسٌ اَلشُّرْبُ فِى ثَلٰثَةِ اَنْفَاسٍ اَمْرَأُ وَاَشْفٰى وَاَبْرَأُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین دم مین پانی پینا پیٹ سے خوب جلد اترتا ہی یعنی گرانی نہین کرتا اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہی ف اس حدیث مین پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم مین پینے کی حکمت بتلائی کہ

1299 اس طرح سے پانی خوب ہضم ہوتا ہی اور تھوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہی خ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلشِّفَاءُ فِى ثَلٰثَةٍ فِى شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَاَنَا اَنْهٰى اُمَّتِى عَنِ الْكَيِّ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیماری سے تین چیز مین ہی سینگی کے کھچنے مین اور شہد کے پینے مین اور آگ کے داغنے مین اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنے سے ف اس حدیث کی شرح چھٹے باب مین ہو چکی ہر چند اس حدیث مین داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی

1300 تو مطلب یہ کہ اگر اور دوا سے صحت ہوگی تو داغنے سے دور رہے اور نہین تو درست ہی خ جَابِرٌ اَلشُّفْعَةُ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعہ اُسمین ہی جسمین تقسیم نہین ہوئی اور جب بانٹ ہو کر حدین پڑ گئین اور راہین جدا ہو گئین تو شفعہ نہ رہا ف شفعہ دو قسم ہی شفعہ شرکت کا جیسے ایک گھر کے دو شریک ہون اور اُنمین سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سو اُسکو سوائے دوسرے شریک کے اور شخص نہین لے سکتا اور دوسرے شفعہ ہمسایگی کا یعنی اگر کوئی گھر بکے تو اُسکے لینے مین اُسکے ہمسایہ مقدم ہین امام شافعی کے نزدیک شرکت مین تو شفعہ ہی اور ہمسایگی مین شفعہ نہین اور یہی حدیث اُنکی دلیل ہی کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گھر کا علیحدہ ہوا اور راہ اُسکی جداگانہ ہوئی تو شفعہ نہ رہا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ دونون صورت مین ہی شرکت مین بھی اور ہمسایگی مین بھی تو اس حدیث کا یہ مطلب

1301 کہ تقسیم ہونے سے شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہین کہ ہمسایگی کا بھی شفعہ باقی نہ رہا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاوے گی قیامت کے دن یعنی بے رونق اور بے نور ہو جاوینگے ف جب قیامت ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا روشنی کی کچھ حاجت

1302 نہ رہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ تا اُنکے پوجنے والے شرمندہ ہون اُنکا زوال اور نقصان دیکھکر ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشُّوْنِيْزُ

فِيْهِ دَوَآءٌ مِنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوا موت کے کلونجی
مین ہر بیماری کی دوا ہی ف طب کا قاعدہ یہ ہی کہ دوا بالضد چاہیے یعنی گرم بیماری کی سرد دوا اور سرد کی گرم تو حدیث
کا مطلب یہ کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہی اسواسطے کہ گرم خشک ہی یا کہ بالخاصیۃ گرم اور سرد دونون قسم کی بیماریون
کو فائدہ کرتی ہی اسواسطے کہ علم طب مین ثابت ہی کہ بہت گرم چیزین گرم بیماریون کو فائدہ کرتی ہین اور سرد چیزین سردی کو
دور کرتی ہین چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہی حالانکہ کاسنی سرد ہی اور سیطرح خوب کلان تپ کو مفید ہی
گرمی سے ہو یا سردی سے حالانکہ اُسکا مزاج گرم ہی جالینوس نے اپنی کتاب مین اور بوعلی سینا نے قانون مین لکھا ہی کہ
شونیز یعنی کلونجی گرم خشک ہی بلغم کو کاٹتی ہی اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہی اور مسون اور چتیون اور سفید داغ کو فائدہ کرتی ہی
اور سرکے کے ساتھ پھنسیون کو مفید ہی اور بلغمی ورم اور سخت ورم کو پکاتی ہی اور سرکے کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو نفع کرتی ہی
اور اگر اُسکو بھون کے پوٹلی باندھکر سونگھے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگاوے تو سر و سر کے درد کو دور کرے اور اگر سرکے
کے ساتھ اوٹا کر کلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر بیخ سوسن کے تیل کے ساتھ گھس کے اُسکو ناک مین ڈالے تو ابتداے نزول
یعنی موتیا بند کو دور کرے اور پیٹ کے کیڑے اس سے مر جاتے ہین اور اگر چند روز اُسکو استعمال کرے تو حیض البتہ جاری ہو جاوے
اور شہد اور گرم پانی کے ساتھ مثانے اور گُردے کی پتھری کو گرا دے اور بلغمی اور سوداوی تپ کو دور کرے اور اُسکے دھوئین سے
کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہین معلوم ہوا کہ شونیز مین بڑے بڑے فائدے ہین یہانتک تو طبیبون کی عقل پہونچی باقی اُسکے فائدے خدا ہی کو
١٣٠٣ خوب معلوم ہین اسواسطے حضرت نے اسکی تعریف فرمائی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَ
صَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہین
ایک تو وہ جو وبا مین مر جاوے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دست آوین اور تیسرا جو ڈوب جاوے اور چوتھا جسپر
دیوار گر پڑے اور پانچوین راہ خدا کا شہید یعنی جو جہاد مین شہید ہو ف یعنی اُنکو بھی کچھ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلی
١٣٠٤ قسم کا وہی شہید ہی جو جہاد مین مارا جاوے ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا مسلم
مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا پھر حضرت نے تیسری بار ایک انگلی کم کر دی ف
صحیح بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم ان پڑھی امت ہین نہ لکھ جانین نہ حساب جانین مہینا ایسا اور
ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرت نے انگوٹھا بند کر لیا پھر فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے تیس یعنی کبھی مہینا
انتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہی ف حضرت نے دونون ہاتھ کی دس انگلیان اُٹھا کر تین بار اشارہ کر کے
فرمایا کہ مہینا کبھی اُنتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا مسلم کی روایت مین اُنتیس ہین اور بخاری کی روایت مین اُنتیس بھی
ہین اور تیس بھی ہین شاید بعضے لوگون نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا روزہ ہمپر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینا اُنتیس
دن کا ہوتا ہی تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب نہ ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کمال تصریح سے اشارہ کر کے فرمایا
١٣٠٥ کہ دونون صورت مین ثواب برابر ہی خواہ تیس دن کا مہینا ہو اور خواہ اُنتیس دن کا ہو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلشَّيْخُ شَابٌّ فِيْ حُبِّ
اِثْنَيْنِ فِيْ حُبِّ طُوْلِ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا جوان ہی دو چیز کی

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

محبت مین بڑی عمر ہونے کی محبت مین او مال زیادہ ہونے کی محبت مین ف یعنی پیری آپ عمر درازی کی محبت اور کثرت مال کی
محبت نہایت بڑھ جاتی ہی مصرع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد چہ عمر درازی کی محبت اسواسطے زیادہ ہوتی ہی کہ دنیا چھوڑ
نے کو جی نہین چاہتا اور نیک عمل نہونے سے موت اور قبر اور قیامت سے جی گھبراتا ہی اور کثرت مال کی محبت اسواسطے ہوتی ہی کہ
پیری اولاد کے کام آوے اور مجھکو خود پیری مین محتاجی نہو اس حدیث مین مذمت ہی طول عمر اور کثرت مال کے حرص کی ق
۱۳۰۶ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُولٰی بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمہ کے نزدیک
ہی ف ایک عورت قبر پر روتی تھی حضرت اودھر سے نکلے اس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر اسنے کہا میرے پاس سے
ٹل جاییے تیرے مصیبت نہین پڑی جو مجھپر پڑی لیکن وہ عورت حضرت کو نہین پہچانتی تھی کسینے اس سے کہا یہ تو حضرت تھے
تب تو وہ گھبرائی او پچتائی پھر حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت مین نے آپکو نہین پہچانا تھا یعنی اب مین آپکا حکم مانتی ہون
اور صبر کرتی ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدا ے مصیبت صبر کا وقت ہی اور اسی صبر کا شرع مین ثواب
اور اعتبار ہی اسواسطے کہ جب مصیبت کو بہت مدت گذرے تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا ہی اسکا بندہ کو کچھ ثواب نہین اس صبر کا کچھ اعتبار
۱۳۰۷ نہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازین اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے
رمضان تک درمیان کے گناہون کا اتار ہین جب کہ کبیرہ گناہون سے بچے ف معلوم ہوا کہ نیکیان صغیرہ گناہون کو دور
کرتی ہین اور کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہین اور جس گناہ مین حق العبد ہو یعنی آدمی کی تقصیر کی ہو تو اسکے معاف کرنے
۱۳۰۸ پر اسکی بخشش موقوف ہی ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلصَّلٰوةُ اَمَامَكَ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہی ف پوری روایت اسامہ سے یون ہی کہ حضرت حج مین عرفات سے چلے راہ مین حضرت
نے پیشاب کیا پھر وضو کیا مین نے کہا کہ مغرب کا وقت آگیا ہی نماز پڑھ لیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہان نہین
آگے چل کے نماز پڑھینگے پھر جب وہان پہونچے جسکا مزدلفہ نام ہی تو اترے پھر وضو کیا اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اسکے ساتھ عشا کی
نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوضو رہنا مستحب ہی اگرچہ اس وضو سے نماز نہ پڑھے اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین مغرب اور
۱۳۰۹ عشا کو ملا کر پڑھے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہی یعنی گناہون سے پناہ ہی ف روزہ دار کا جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہون سے بچتا ہی
۱۳۱۰ اور جب گناہون سے بچا تو دوزخ سے بچا ق اَبُوْ شُرَيْحٍ اَلْعَدَوِيُّ اَلضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ
مُسْلِمٍ اَنْ يُّقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهٗ زَادَ مُسْلِمٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهٗ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهٗ وَلَا شَيْءَ لَهٗ يَقْرِيْهِ
بخاری اور مسلم مین ابو شریح رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضیافت کی مدت تین دن ہی اور تکلف ایک رات اور ایک
دن ہی اور مسلمان مرد کو حلال نہین کہ ٹھہرا رہے اپنے بھائی پاس یہانتک کہ اسکو گناہ مین ڈالے مسلم مین اتنی روایت اور زیادہ ہی
کہ لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ صلعم کیونکر اسکو گناہ مین ڈالیگا حضرت نے فرمایا کہ مہمان تو اسکے پاس ٹھہرا رہا اور اسکے کچھ نہو جس سے
وہ اسکی ضیافت کرے ف یعنی جب صاحب خانہ محتاج ہو اور مہمان تین دن سے زیادہ رہا تو اسکو گویا گنہگار کیا اسواسطے

کہ صاحب خانہ تنگ ہوکر مہمان کی غیبت کریگا کہ عجب بیحیا آدمی ہی کہ ٹلتا نہین مین کہانسے اُسکو کھلاؤن یا کہین سے
حرام مال لیکر اُسکی ضیافت کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہی سو ایکدن تو مقدور بھر عمدہ کھانا
تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اُسکو حاضر کرے اور مہمان کو درست نہین کہ تین دن سے زیادہ رہے اور اگر صاحب خانہ
١٣١١ خوشی سے رکھے تو مضایقہ نہین خم اُسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ بخاری مین
١٣١٢ اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا ق اَنَسٌ اَلطَّاعُوْنُ
شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت ہی ہر مسلمان کی ف یعنی جس شہر
مین وبا پڑے اور وہانکے لوگ وہین ٹھہرے رہین اور مرجاوین تو وے شہید ہین اسواسطے کہ وے لوگ مثل غازیون کے موت سے
١٣١٣ نہ ڈرے اور ثابت رہے اور ہر چند وبا بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھی لیکن امت محمدی مین شہادت کا سبب ہی هد مَعْمَرُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم مین معمر بن عبد اللہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گیہون کا بدلنا گیہون سے برابر
١٣١٤ چاہیے یعنی اگر وزن مین کم یا زیادہ ہونگے تو بیاج ہی هو اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِىِّ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَآنِ اَوْ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ
وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا مسلم مین ابو مالک اشعری رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طہارت آدھا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہی اور سبحان اللہ اور الحمد للہ
دونون کا ثواب یا ہر ایک کا ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہی اور نماز نور ہی اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل
ہی اور صبر کرنا یعنی مصیبت اور تکلیف مین دین پر ثابت رہنا روشنی ہی اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہی اگر اُسپر عمل کیا
یا تجھپر الزام کی حجت ہی اگر اُسپر عمل نہ کیا ہر ایک آدمی صبح کرتا ہی سو اپنی جان کو بیچتا ہی یعنی صبح ہوتے ہر شخص کام مین مشغول ہوتا ہی
سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہی اگر نیک عمل کیا یا اُسکو ہلاک کرتا ہی اگر بد عمل کیا ف طہارت کو آدھا ایمان اسواسطے
فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان ہی سو ظاہر بدن کی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنی
صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہرے اور نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ نماز اکثر بیحیائی اور برے کام سے جو دلکی سیاہی کا
سبب ہین روکتی ہی یا نماز کے سبب سے قبر مین نور ہوگا اور قیامت کی ظلمت مین نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہونچیگا اور خیرات
کو ایمان کی دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال خدا کی راہ مین دیا تو معلوم ہوا کہ اُسکو خدا کا اور آخرت کا ایمان ہی اور نہین
تو اپنی مرغوب چیز کو کیون خرچ کرتا ہی اور صبر کو روشنی اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت مین جزع فزع نکی اور تکلیف سے
١٣١٥ نہ گھبرایا تو شیطان اور نفس کی ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی تو روشنی ہوئی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیان ہونگی قیامت کے دن ف یعنی قیامت
١٣١٦ مین ظلم کے سبب سے ظالم کے آگے اندھیرے یا اندھیرا ہوگا ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْعَائِدُ فِىْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِىْ قَيْئِهٖ بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے کے مثل ہی جو اپنی قے کو پھر نگل جاتا ہی
١٣١٧ ف امام شافعی کے نزدیک دی چیز کو پھیر لینا بموجب اس حدیث کے درست نہین اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہی هد مَعْقِلُ بْنُ

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار
[illegible]

يَسَارٍ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ مسلم مین معقل بن یسار سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت وخون کے زمانے مین
ایسا ہی جیسے میری طرف ہجرت کرنا ف یعنی جب کشت وخون عالم مین رائج ہوا اور زمانے مین فساد پھیلا تو اوس وقت کی عبادت کا
١٣١٨ ثواب حضرت والی ہجرت کے ثواب کے برابر ہی اسواسطے کہ ایسے سخت وقت مین دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہی ق ابو ہریرۃ
اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جانور کے مارنے کا بدلا نہین اور کنوان کھودنے مین اگر مزدور مرجاوے تو بدلا نہین اور اگر کھان کھودنے مین مزدور مرجاوے تو بدلا
نہین اور کافرون کے گڑے خزانے مین پانچوان حصہ بیت المال کا ف یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسیکو مار ڈالے یا
زخمی کرے تو اسکے مالک پر ڈانڈ نہین اور اگر مزدور کنوان کھودنے یا کھان کھودنے مین اگر کنوان یا کھان پھٹ پڑے اور مزدور دبکے
١٣١٩ مرجاوے تو کھدوانے والے پر کچھ عوض اور ڈانڈ نہی ق ابو ہریرۃ العُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ
لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہی درمیان کے
گناہون کا اور پاک حج کا تو سواے بہشت کے کوئی بدلا نہین ف پاک حج وہ ہی جسمین گناہ اور رفیقون سے لڑائی جھگڑا
١٣٢٠ نہو یعنی مقبول حج گناہون کو اس طرح کھودیتا ہی کہ آدمی بہشتی ہوجاتا ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کو چیز دینا درست ہی ف یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اسطرح
سے کہ یہ مین نے تجکو تیری عمر تک دیا تو درست ہی اگر اسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہوگیا اور بعد اسکے مرجانے کے اسکے وارث
١٣٢١ مالک ہونگے جیسے ہبہ مین اور یہی مذہب امام اعظم کا ق جَابِرٌ اَلْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کی چیز دی ہوئی کا وہی مالک ہی جسکو چیز دی ف یعنی عمری مثل ہبہ کے سبب ہی
١٣٢٢ ملک کا ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَاَنْ يَسْتَنَّ وَاَنْ يَمَسَّ طِيْبًا اِنْ وَجَدَ بخاری اور
مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کے دن غسل کرنا ہر ایک بالغ جوان پر واجب ہی اور مسواک کرنا اور
خوشبو لگانا اگر میسر ہو ف بعضے بموجب اس حدیث کے کہتے کہ جمعے کا غسل واجب ہی لیکن اکثر امامون کے نزدیک غسل
واجب نہین سنت اور مستحب ہی اگر بموجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہیے تو مسواک اور خوشبو لگانے کو بھی واجب
کہیے حالانکہ مسواک اور خوشبو کسی کے نزدیک واجب نہین تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب ہی یعنی ثابت ہی
١٣٢٣ اور نہایت بہتر ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ
اَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑائی مارنا اور اترانا شور کرنیوالون
مین ہی جو اونٹ والے ہین اور نرمی بھیڑ بکری والون مین ف عرب مین حضرت کے وقت مین دو گروہ تھے سو انکی
عادت بتلائی کہ اونٹ والے بدمزاج ہین اور بکریان چرانے والے غریب ہین یہ صحبت کی تاثیر ہی کہ اونٹ اکثر شریر ہوتے ہین اور بکری
١٣٢٤ غریب اسی واسطے ابتدا مین ہر ایک پیغمبر نے بکریان چرانے کی عادت کی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ
وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاٰبَاطِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی
کی پیدائشی چیزین پانچ ہین اول ختنہ کرنا دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا تیسرے مونچھین کترنا چوتھے ناخن کاٹنا پانچوین بغلون کے

ف جزاء ... بہشت [illegible]

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

بال اکہاڑنا ف یعنی یہ ایک نشان ہی جنکا دستیہ ہی وہ ان پانچون چیزون کو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ پیدائشی بات ہی تعلیم کی اسمین کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ اول تو اسمین پاکی اور ستہرائی ہی اور دوسرے فائدہ بھی ہی ختنے مین یہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین زیادہ لذت ہوتی ہی اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے مین یہ فائدہ کہ میل ور بو نہ آوے اور شہوت کو قوت زیادہ ہوتی ہی اور مونچھوں کے کترانے مین یہ فائدہ کہ مجوسی ور ہنود کی مشابہت نہو اور کھانے پینے مین کچھ نہ لگ رہے اور ناخن لینے مین یہ فائدہ کہ میل ور نجاست نہ جمے اور بغل کے بال دور کرنے مین یہ فائدہ کہ میل نرہے اور بو بائی گندگی دور ہوتی ہی اور ہر چیز سنت یہ ہی کہ ناف کے نیچے کے بال استرے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہی اور جسکو بال اکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہی اور دوسری حدیث مین پیدائشی چیزین دس فرمائین پانچ تو یہی جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہ ہی اول سر پر مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہون دوسری کلی کرنا تیسری ناک صاف کرنا چوتھی مسواک

1325 کرنا پانچوین پانی سے استنجا کرنا کبھی حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا ف عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہین خدا کے ساتھ شرک کرنا ماباپ کو رنج دینا نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ف یعنی نہایت کبیرہ گناہ چار ہین اور دوسری حدیث مین سات فرمائے سات سب قت کے جیسا مہر جانا ویسا فرمایا کبیرہ گناہ وہ ہی کہ جسکے کرنے والے پر قرآن یا حدیث مین وعید شدید ہو اور سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب مین ابو طالب مکی نے کبیرہ گناہ سترہ لکھے ہین سو چار گناہ تو دل سے متعلق ہین اول شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسرے ناامیدی خدا کی رحمت سے چوتھے نڈر ہونا خدا کے غضب سے اور چار گناہ زبان سے متعلق ہین اول جھوٹی گواہی دوسرے پاک آدمی کو حرام کاری کی تہمت لگانا تیسرے جھوٹی قسم کھانا چوتھے جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ سے متعلق ہین اول شراب پینا دوسرے یتیم کا ناحق مال کھانا تیسرے سود اور بیاج کھانا اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق ہین اول زنا کاری دوسرے اغلام کرنا یعنی بچہ بازی اور دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہین اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی ماباپ کو رنج دینا مسلمان کو لازم ہی کہ ان گناہوں سے نہایت ڈرتا رہے جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہی اسواسطے کہ زہر سے دنیا کی زندگی مین خلل ہی جسکا انجام فنا ہی اور کبیرہ گناہ سے آخرت بگڑتی ہی جسکو کبھی فنا نہین اور صغیرہ گناہ پر اصرار نہ کرے اسواسطے کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا تو وہ کبیرہ گناہ ہوجاتا ہی

1326 ابو ذرٍّ اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہی یعنی موذی ہی ف کالے کتے کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بدذات ہوتا ہی اور شکاری نہین ہوتا تعلیم نہین قبول کرتا اور اکثر موذی کرتا ہی اسکو

1327 اسکا قتل کرنا درست ہی ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ بخاری و مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہی یعنی خیرات مین داخل ہی ف یعنی اگر کوئی سوال کرے اور کچھ موجود نہو تو اسکو دعا دیوے کہ خدا تمکو اور کہین سے دلاوے یہ بھی خیرات مین داخل ہی یا اچھی بات سے مراد یہ کہ مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش کرے

1328 بشرطیکہ خلاف شرع نہو ف سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ بخاری و مسلم مین سعید بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھنبی ایک قسم من سے ہی اور اسکا پانی آنکھ کی شفا ہی ف یعنی جسطرح حضرت موسی کے

وقت مین منّ اور سلویٰ بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا ویسی کھنبی بھی بارون جوتے بوئے زمین سے جمتی ہی
١٣٢٩ اُسکا فائدہ فرمایا کہ اسکا پانی آنکھ کی دُھند کا شافی ہی چنانچہ یہی فائدہ بوعلی سینا نے قانون مین لکھا ہی ﺣ اَلَّذِیْ
یَخْنُقُ نَفْسَهٗ یَخْنُقُهَا فِی النَّارِ وَالَّذِیْ یَطْعَنُهَا یَطْعَنُهَا فِی النَّارِ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو گلا گھونٹ کے مارے وہ آپکو دوزخ مین گھونٹا کریگا اور جو آپکو تلوار یا چھری بھونک کے
مارے وہ دوزخ مین آپ کو بھونکا کریگا ف یعنی جسطرح آپ کو حرام موت ماریگا وہ اسی طرح کی دوزخ مین سزا
١٣٣٠ پایا کریگا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہی ویسے ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہی ﺣ اَنَسٌ اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے قیامت کے دن سب لوگون سے گردن بلند
ہونگے ف بلند گردن ہونگے یعنی رحمت آلہی کے زیادہ تر امیدوار ہونگے اسواسطے کہ منتظر اور امیدوار اپنی مراد کے
واسطے گردن بڑھائے تاکا کرتا ہی یا یہ مطلب کہ قیامت مین پسینا لوگونکے لبون تک پہونچیگا لیکن اذان دینے والونکو
بسبب گردن بلند ہونیکے کچھ رنج نہوگا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنی سب لوگون مین باعزت اور نمود ار ہونگے
١٣٣١ ﺣ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بھائی ہی ایماندار کا ف
یعنی جب مسلمان دوسرے مسلمان کا دینی بھائی ٹھہرا تو اُسکی محبت اور خیرخواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی کی
١٣٣٢ ہوتی ہی ﺣ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ وَفِیْ كُلٍّ خَیْرٌ اِحْرِصْ عَلٰی مَا
یَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ
وَمَا شَآءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کرّا ایماندار
بہتر اور پیارا بہت ہی خدا کے نزدیک بودے اور سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار مین خواہ مضبوط ہو خواہ سست
بہتری ہی حرص کر تاروا اُسپر جو تیرے کام آوے اور خدا سے مدد مانگا کر اور نہ تھک اور اگر تجھکو کوئی رنج اور مصیبت پہونچے
تو یون مت کہو کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا و لیکن یون کہ کہ یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اُسنے جو چاہا سو کیا اسواسطے
کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہی ف مضبوط ایماندار خدا کو اسواسطے زیادہ پیارا ہوا کہ وہ اپنے کامل یقین کے
سبب سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہی جہاد کرتا ہی نیک کام بتاتا ہی اور برے کام کے روکنے مین کسی سے نہین ڈرتا اور
عبادت پر مستعد رہتا ہی کسی رنج اور تکلیف سے دینے کام مین سست نہین ہوتا بخلاف سست ایماندار کے کہ اُس سے دین کا کام
بخوبی نہین ہو سکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان سست سے بہتر ہی لیکن خیریت دونو مین ہی اسواسطے کہ ایمان دونو مین ہی جو
اگر چہ اُس کا ایمان قوی ہی اور اُسکا ضعیف ہی پھر حضرت نے عالی ہمتی پر جو شنیا دلائی اور سستی دور ہونیکا علاج فرمایا
یعنی ایماندار کو مناسب ہی کہ ہمیشہ فائدہ مند کے کامون پر سرگرم رہا کرے اور اُسکے سر انجام کی خدا سے مدد چاہی دینی کام مین
سست ہو کر بیٹھ رہنا کیسے ہی کہ خالی ہاتھ رہا دیگا اسواسطے کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہی پھر آدمی
رنج اور مصیبت سے خالی نہین رہ سکتا اسکی بھی علاج فرمائی یعنی تکلیف مین یون نہ کہے کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج
نہوتا یا اگر فلانا شخص جاوے تو نہ جاتا تو زندہ رہتا بلکہ اسکو تقدیر پر حوالہ کرے تا کہ رنج دیناسے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے مین اگر مگر بہانا

شیطانی کام ہے کہ آدمی تقدیر کو بھول کر اسباب ظاہری پر بھروسا کرتا ہے اور ناحق بیجا گرغم پر غم اٹھاتا ہے **ق** اَبُو هُرَیْرَۃَ ۱۳۳۳
اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک
ایماندار دوسرے ایماندار کے حق میں ایسا ہے جیسے عمارت کی بنیاد کہ اسکا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہے **ف** یعنی جیسے
عمارتیں مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہے اسی طرح ایک ایماندار کو لازم ہے کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہے
خلاصہ مطلب یہ کہ ایمان کی ترقی اور خوبی اتفاق پر موقوف ہے **ق** جَابِرٌ وَّابْنُ عُمَرَ اَلْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَّالْکَافِرُ ۱۳۳۴
یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ بخاری اور مسلم میں جابر اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار ایک انتڑی میں کھاتا
ہے اور کافر سات انتڑیوں میں کھاتا ہے **ف** ایک کافر کی ضیافت ہوئی جب اُسنے سات بکریوں کا دودھ پیا تب اُسکا پیٹ بھرا
دوسرے دن وہ مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ سے آسودہ ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کم خوری اور
قناعت ایمان کا مقتضا ہے تاکہ عبادت میں سستی نہ آوے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی شان ہے کہ جانور کی طرح اُسکی کبھی حرص
نہیں کم ہوتی **ق** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ اَلْمُؤْمِنُ یَغَارُ وَاللّٰهُ اَشَدُّ غَیْرًا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار ۱۳۳۵
غیرت دار ہوتا ہے اور خدا زیادہ تر غیرت دار ہے **ف** باقی روایت یوں ہے کہ اسی واسطے خدا نے ظاہر باطن کی بیحیائی کو منع کیا
یعنی بد کاموں پر طیش آنا ایمان کا مقتضا ہے بے غیرتی ایمان کی شان نہیں **ق** عَائِشَۃُ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ ۱۳۳۶
وَالَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ قرآن کا خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہے اور جو کہ قرآن پڑھتا ہے اور اُسکی زبان نہیں
اٹکتی ہے اور قرآن پڑھنا نہایت مشکل ہے اُسکو دو ثواب ہیں یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب رنج کشی کا **ف**
یعنی جو قرآن کے معانی سے خوب واقف ہے اور اُسکو بے تکلف پڑھتا ہے اُسکا مرتبہ نہایت عمدہ ہے کہ وہ ثواب میں اُن فرشتوں
کے ساتھ ہے جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں اور جسکی زبان نہیں پلٹتی باوجود محنت کے اُس سے حروف نہیں ادا
ہوتے تو کیا رحمت ہے خدا کی کہ اُسکے واسطے دو ثواب مقرر کیے مطلب یہ کہ قرآن سے کسی طرح غفلت نہ چاہیے اگر خوب واقف
ہے تو سبحان اللہ کہ فرشتوں میں شمار ہوا اور اگر خوب زبان نہیں چلتی تو بھی دوسرا ثواب موجود ہے **ق** اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ اَلْمُتَشَبِّعُ ۱۳۳۷
بِمَا لَمْ یُعْطَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ بخاری اور مسلم میں اسماء بنت ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملی چیز سے اپنے کو
آسودہ دکھلانیوالا جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا **ف** ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ایک سوت ہے تو مجھ پر اس بات میں کچھ
گناہ تو نہیں کہ میں اپنے خاوند کیطرف سے اُس چیز کا دینا ظاہر کروں جو حقیقت میں نہیں دی تاکہ سوت جلے اور جھنجلاوے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ صاف مکاری اور خلاف نمائی ہے ہرگز درست نہیں کہ ظاہر میں کچھ اور باطن کچھ **ق** عَلِیٌّ ۱۳۳۸
اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ مَّا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَۃُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ یَسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ
مُسْلِمًا فَعَلَیْهِ لَعْنَۃُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَمَنْ
وَّالٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْهِ [illegible] وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوِ انْتَمٰی اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَۃُ اللّٰهِ

فضیلت اس شخص کے جو قرآن خوب پڑھے اور اس شخص کی جسکی زبان اٹکے

وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ رض سے
روایت ہی حضرت نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہی ان دو پہاڑونکے درمیان مین کہ ایک پہاڑ کو عیر کہتے ہین اور دوسریکو ثور
سو جو اسمین کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہ دیوے تو اُسپر خدا کی اور فرشتونکی اور سب آدمیون کی
لعنت ہی خدا نہ قبول کریگا اُس سے قیامت کیدن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو امان مسلمانونکی ایک سی ہی ادنے
مسلمان بھی امان مین کوشش کرے سو جو شخص کسی مسلمان کی امان کو توڑے سو اُسپر خدا کی اور فرشتونکی اور سب آدمیون کی
لعنت ہی نہ قبول کریگا خدا اُس سے قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بلے اجازت اپنے اگلے
مددگارون اور سردارونکے اور دوسری روایت مین یون ہی اور جو رشتہ لگاوے اپنے باپکے سوا غیر سے یا اپنے مالکون
کو چھوڑکے غیر و نسے نسبت کرے تو اُسپر خدا کی اور فرشتونکی اور سب آدمیونکی لعنت ہی نہ قبول کریگا خدا اُس سے قیامت
کے دن نفل اور نہ فرض **ف** یعنی جیسے مکے کی حرم مین زیادتی اور بے ادبی درست نہین ویسے ہی مدینے کی حرم مین بھی
اور اگر لشکر اسلام سے ادنی مسلمان کسی کافر کو پناہ دیوے تو سب مسلمانونپر اُسکی رعایت واجب ہو گئی ہی اُسکی امان توڑنیوالے
اُسپر لعنت ہی اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور آپسمین ایک دوسرے کی مددگاری کا عہد کیا تو انکی بدون اجازت کے اور
۱۳۳۹ قوم سے راہ و رسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا درست نہین کہ شاید انکو رنج ہووے اور عداوت پیدا ہو **ھ** سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ
الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَ اللّٰهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ
عَلَى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ
اُنکے واسطے بہتر ہی اگر انکو سمجھ ہو نہ چھوڑیگا کوئی مدینے کو برا جانکر مگر کہ خدا اُسکے عوض اس سے بہتر کو یہان لا دیگا اور نہ ثابت رہیگا
کوئی مدینے کی کڑی بھوک پر اور اُسکی تکلیف پر مگر کہ مین اُسکا شفیع یا اُسکے ایمانکا گواہ ہونگا قیامت کے دن **ف** پوری حدیث
یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا بعضے لوگ مدینے سے نکلکر وہان جا رہینگے پھر یہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا کہ مدینے
والونکو مدینہ چھوڑنا بہتر نہین اور اگر کوئی وہانسے نکل جاویگا تو مدینے کا کچھ نقصان نہین اُس سے افضل لوگونکو خدا وہان لا دیگا
پھر فرمایا کہ جو مدینے مین تکلیف اور رنج سہیگا اُسکا شفیع اور گواہ مین ہونگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت
۱۳۴۰ ہوئی اور وہانکے رہنے والونکو عمدہ بشارت ہی **ح** أَنَسٌ الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ
وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین دجال آویگا تو فرشتونکو
۱۳۴۱ پاویگا کہ اُسکی چوکیداری کرتے ہین سو اُسکے نزدیک نہ آویگا اور انشاء اللہ وہان وبا بھی نہ آویگی **ق** ابْنُ مَسْعُودٍ الْمَرْءُ مَعَ
مَنْ أَحَبَّ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اُسی کے ساتھ ہی جس سے کہ محبت
رکھتا ہی **ف** ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کیواسطے تو نے کیا سامان کیا ہی
اُسنے کہا یا رسول اللہ قیامت کیواسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہین لیکن مین اللہ اور اُسکے رسول کی محبت
۱۳۴۲ رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اللہ اور رسول کی محبت عمدہ سامان ہی یہ حدیث بشارت ہی اہل محبت کو **م** أَنَسٌ
وَأَبُو هُرَيْرَةَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي حَتَّى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُومُ مسلم مین انس اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت

فضائل دخول مدینہ و ثواب رہنے کا

بشارت محبت اہل و رسول

نے فرمایا کہ دونون گالی دینے والون نے جو کہا سو اُسکا گناہ اُسی پر ہی جسنے پہلے گالی دی جبتک کہ مظلوم زیادتی نکرے
ف یعنی اگر دو شخص آپسمین ایک دوسرے کو گالی دیوے تو دونون طرف کی گالیونکا گناہ اُسی پر ہی جسنے اول گالی دینا شروع
کیا اسواسطے کہ اُسی نے اول راہ نکالی اور اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونو
گناہ مین شریک ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہی بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن عفو اور جواب
دینے سے نہایت افضل ہی ق ابن عمر اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے ۱۳۴۳
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہی مسلمان کا نہ اُسپر ظلم کرتا ہی نہ اُسکو ہلاکی مین ڈالتا ہی ف یعنی جب ایک مسلمان دوسرے
مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اُسپر ظلم کرنا یا اُسکو بلامین پڑا رہنے دینا اُسکی حمایت اور مدد نکرنا کسی طرح مناسب نہین ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ ۱۳۴۴
اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِى الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان سے جبکہ قبر مین سوال ہوتا ہی تو وہ یہ گواہی
دیتا ہی کہ سوائے خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی سو یہی مطلب ہی خدا کے قول کا جو قرآن مین ہی کہ ایمان
والونکو خدا ثابت بات پر ثابت رکھتا ہی ف یعنی جو یہ قرآن مین فرمایا ہی کہ ایماندارونکو ثابت بات پر خدا ثابت رکھتا ہی تو مراد ثابت
بات سے توحید اور رسالت کی گواہی ہی معلوم ہوا کہ قبر کا سوال جواب قرآن اور حدیث دونو سے ثابت ہی ق عَبْدُ اللّٰهِ ۱۳۴۵
بْنُ عَمْرٍو اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہی کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچین ف یعنی زبان سے نہ غیبت کرے نہ گالی دے اور نہ ہاتھ سے
کسیکو ناحق مارے نہ چاوے ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ بخاری و مسلم مین عبداللہ بن ۱۳۴۶
عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنیوالا وہ ہی جو اُسکو چھوڑ دے جسے خدا نے منع کیا ف ہجرت اُسکو
کہتے ہین کہ مسلمان کفر کا ملک چھوڑ کر اسلام کے ملک مین جا رہے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہی جو گناہ سے ہجرت کرے وطن چھوڑنا
ظاہری ہجرت ہی اور گناہ چھوڑنا باطنی ہجرت ہی ق عُمَرُ اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِىْ قَبْرِهٖ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ مَا نِيْحَ عَلَيْهِ ۱۳۴۷
بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہی قبر مین نوحہ کرنے سے ف نوحے
سے میت پر عذاب اس صورت مین ہی کہ وہ اپنے اوپر نوحہ کرنے کی وصیت کر جاوے یا کہ اُسکے خاندان مین نوحہ گری ہوتی ہو اور
وہ باوجود قدرت کے منع نکرے ق جابر اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت ۱۳۴۸
نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی مین قریش کے تابع ہین ف یعنی قریش کی قوم عرب مین سردار ہی اگر قریش نیک
ہوتے تو اور لوگ بھی نیک ہوتے اور اگر قریش بگڑے تو سب بگڑے اسواسطے کہ معمول ہی کہ عوام سرداروں کے طریق کو لوگ پسند
کرتے ہین ق ابو هريرة اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِىْ هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِّكَافِرِهِمْ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ ۱۳۴۹
فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِّهٰذَا الشَّاْنِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عرب کے لوگ اس سرداری مین قریش کے تابعدار ہین مسلمان
قریش کے مسلمان کا تابعدار اور کافر قریش کے کافر کا تابع ہی آدمیون کا حال کانون کا سا حال ہی جو اُن

لوگو نمین کفر کی حالت مین افضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جسوقت کہ دین مین ہوشیار ہو جاوین اور احکام شرعی کو خوب سا سمجھین آدمیون مین بہتر اسکو پاؤ گے جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جبتک کہ اسمین نہ آجاوے ف یعنی قریش مین ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر مین بھی اور اسلام مین بھی پھر قریش کے افضل ہونے کا قاعدہ کلیہ فرمایا مثال دیکر کہ جیسی کھانین مختلف ہوتی ہین کہ بعضی کھان سونیکی اور بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہین کہ بعضے خاندان عمدہ ہین شجاعت سخاوت ریاست غیرت ہمت انمین پیدایشی ہوتی ہے جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان ایسے نہین ہوتے جیسے ورعرب پھر فرمایا کہ جو کفر مین بہتر خاندان تھا وہی اسلام مین بھی بہتر ہے بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے کہ شرافت ذاتی اور دینداری ملکر نوراً علی نور ہو گئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہین اور یہ جو فرمایا کہ بہتر وہی ہے جو نہایت نفرت رکھتا ہو اُسکے دو مطلب ایک یہ جو حالت کفر مین اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے بعد وہی افضل ہے جیسے عمرؓ فاروق اور خالدؓ اور عکرمہؓ اسواسطے کہ جو کفر مین بہت مضبوط ہوتا ہے وہ اسلام مین بھی خوب مضبوط ہوتا ہے مضبوط لوگ جدھر آتے ہین خوب ہی آتے ہین اور دوسرا مطلب یہ کہ جو خلافت اور امامت سے قبل سردار ہونیکے نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہے اسواسطے کہ اُسکو سرداری کی طمع نہین اور جبکہ اُسکو سردار

۱۳۵۰ بنایا تو خوب جان فشانی کرتا ہے ق اِبنُ عُمَرَ النَّاسُ کَاِبِلٍ مِّائَةٍ لَّا تَجِدُ فِیْھَا رَاحِلَةً وَّاحِدَۃً بخاری ورمسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیو نکی مثال جیسے سو اونٹ کہ اُن مین نپاوے تو ایک بھی چالاک سواری کے لائق ف یعنی جیسے سو اونٹ مین بھی ایک عمدہ تیز رفتار نہین نکلتا ویسے ہی سو آدمیو نمین ایک بھی کامل آدمی صحبت کے لائق

۱۳۵۱ نہین ملتا مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہین اور کامل کمیاب ہین ق اَبُوْ مُوْسٰی اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِّلسَّمَآءِ فَاِذَا ذَھَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَآءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِّاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَھَبْتُ اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَةٌ لِّاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَھَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ مسلم مین ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تارے پناہ ہین آسمان کے پھر جب جاتے رہینگے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنی ٹوٹ پھوٹ جاوے گا اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آویگا میرے اصحاب پر جسکا انکو وعدہ ہوا یعنی اختلاف پڑیگا اور میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کے پھر جب میرے اصحاب جاتے رہینگے تو آویگا میری امت پر جسکا انکو وعدہ ہے یعنی فساد اور بدعت عالم مین ظاہر ہوگی ف حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نہ تھا جو شبہ ہوتا حضرت سے حل ہو جاتا حضرت کے بعد اصحاب مین اختلاف ہوا اول خلافت مین بعد اُسکے بعضے مسائل مین اور جبتک اصحاب کا زمانہ رہا تو انکی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا رواج ممکن نہ تھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالمگیر ہو گیا یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسے آیندہ بات

۱۳۵۲ کی خبر دی ویسا ہی ہوا ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْوِتْرُ رَکْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وتر کی نماز ایک رکعت ہے پچھلی رات سے ف امام شافعی کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہے اور یہی حدیث انکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ ترمذی مین حدیث ہے علی مرتضیٰؓ سے کہ حضرت وتر کی تین رکعتین پڑھتے تھے ترمذی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہے عمران بن حصینؓ اور عائشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور ابو ایوبؓ سے اور جامع الاصول مین

بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت بعد تہجد کے تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور عبداللہ بن مسعود رضؓ سے
روایت ہی کہ وتر کی تین رکعتین ہین جیسے مغرب کی تین رکعتین ہین وہ رات کی وتر ہی اور مغرب دن کی وتر مستحب وقت وتر کا
آخر شب ہی جسکو اپنے جاگنے پر اعتماد ہو ق عَائِشَةُ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آزادی کرنے کا حق اُسی کا ہی جسنے آزاد کیا ف یعنی جسنے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چھوڑ کر مر جاوے ١٣٥٣
تو اُسکا وارث آزاد کرنے والا ہی ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہی اور زنا کرنے والے کو پتھر ف یعنی لڑکے کا مالک وہی ہی جسکے نیچے اس لڑکے کی ماں ہی خواہ ١٣٥٤
نکاح سے خواہ ملکیت سے اور اگر حرامکار دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہی تو اُسکی قسمت مین پتھر ہی یعنی وہ مالک نہین
اور اگر حرامکار بیاہا ہو تو اُسکو سنگسار کرنا چاہیے ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مُنْفِقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ بخاری ١٣٥٥
اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جھوٹی قسم کالا اور جنس کے رواج کا سبب ہی اور کسب کے نقصان کا سبب
ہی ف یعنی تجارت مین جھوٹی قسم کھانے سے سوداگر کو یہ احتمال ہوتا ہی کہ میری بکری خوب ہو گی مال اُنکہ جھوٹی قسم سے اسکی
سوداگری مین تو یہ اثر ہوتا ہی کہ خدا اُسکی برکت کو دور کرتا ہی اور لوگ بھی اُسکو جھوٹا جانکر اُس سے خرید فروخت کم کرتے ہین معلوم ہوا کہ
سوداگری و بیوپار کی برکت راستی مین ہی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی ١٣٥٦
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر چاہیے ف مدعا علیہ پر قسم اُس صورت مین ہی جبکہ مدعی کو گواہ نہ ملین م اَبُوهُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ ١٣٥٧
الْمُسْتَحْلِفِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہی ف یعنی قاضی نے جس مطلب
کی قسم کی وہی معتبر ہی پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ مین نے قاضی کی نیت پر قسم نہین کھائی مین نے دل مین کچھ اور ارادہ کر لیا تھا
تو اُسکے اس قول کا کچھ اعتبار نہین لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اُس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہی فصل
اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ایما کی لفظ ہی م اَبُوهُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ ١٣٥٨
الْاٰخِرَةَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائے ہو وہ ہمارے ساتھ اخیر عشا کی نماز
مین نہ حاضر ہو ف حضرت نے اسواسطے منع کیا کہ تاریکی کے وقت مین خوشبو سونگھ کے جوان مردون کو بد خیال نہ آوے
معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات مین عورت کا نکلنا درست نہین ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَ ١٣٥٩
اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ جو مرد مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو
چھڑاویگا اللہ اُسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اُسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے م جَرِيْرٌ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ ١٣٦٠
وَ فِيْ رِوَايَةٍ اَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو البتہ
اُس سے اتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ جو غلام بھاگا اپنے مالکون سے سو البتہ کافر ہو گیا جبتک کہ اُنکی طرف پلٹ
آوے ف اگر غلام بھاگنے کو حلال جانکر بھاگا تو سچ مچ کافر ہوگیا اور اگر حلال نہین جانا تو کافر نہین ہوا اُسنے کفران نعمت کیا م ١٣٦١
اَبُوهُرَيْرَةَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَ اَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهِ
ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹھہرے تو تمھارا حصہ اُسی مین ہی

اور جس بستی والون نے خدا اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو البتہ اُسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا ہی
پھر اُس بستی کے باقی چار حصے تمھارے ہین ف اس حدیث مین بیان ہی فے اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ
کافرون نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا سب مال ہی بیت المال کا اُسکو فے کہتے ہین اسمین غازیونکا حصہ
مقرر نہین لیکن اگر غازی وہان جاکر ٹھہرین تو بطور عطا کے حصہ پاوینگے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی
بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اُسمین پانچوان حصہ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیون کے اسکو
۱۲۶۲ غنیمت کہتے ہین ﷺ عُمَرُ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ فَقُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ وَثَلٰثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ
وَاثْنَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مسلمان کی
چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اُسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروق نے کہا پھر ہمنے کہا اور دو آدمی کی گواہی بھی بہشت
مین لیجاتی ہی حضرت نے فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی عمر فاروق نے کہا پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال پوچھا
ف معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہی فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر علامہ ہی
۱۲۶۳ ﷺ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ
اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ بخاری مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی جسکے نزدیک اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو صحاب نے کہا
یا رسول اللہ کوئی ہم مین ایسا نہین اسکے نزدیک اپنے مال سے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو حضرت
نے فرمایا سو البتہ اُسکا مال تو وہی ہی جو اُسنے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ مین خرچ کیا اُسکے وارث کا مال وہ ہی جسکو
چھوڑ گیا ف اپنا مال وہی جو اپنے کام مین آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور جو کہ
خرچ نہین کرتے اور اپنا مال جان سے بہتر کر رکھتے ہین وے نادان ہین کہ اُسکو اُسکے وارث اڑاوینگے اُسکے
۱۲۶۴ کچھ کام نہ آیا ﷺ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ مِنْهُ
بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقُلْنَا كُلُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا
يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ اَوْ يَقْرَاُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ
خَيْرٌ مِّنْ ثَلٰثٍ وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی کہ یہ چاہے کہ ہر ایکدن صبح کو بطحان یا عقیق کیطرف جاوے پھر وہانسے دو
اونٹنیان بڑے کوہان والیان لاوے بغیر گناہ اور بے قطع برادری کے یعنی نہ چوری اور غصب کیا ہو نہ کسی برادر کا حق
کاٹا ہو تو ہمنے کہا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات کو چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو پھر کیون نہین تم مین سے ہر ایک مسجد کو
جاتا ہی کہ غیر کو سکھلاوے یا خود دو آیتین قرآن کی پڑھے یہ اُسکے حق مین بہتر ہی دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین تین
اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین چار اونٹنیون سے اور اس طرح آیتونکا شمار اونٹنیون کے شمار سے بہتر ہی یعنی پانچ
الفنس ہین پانچ سے اور چھ افضل ہین چھ سے ف بطحان اور عقیق مدینے سے دو کوس پر دو مکان ہین وہان بازار

لگتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہین اسواسطے اسکو خاص کر ذکر کیا خلاصہ مطلب یہ کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے
کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ آخرت کا ثواب باقی ہی اور دنیا کا فانی ھ جابرٌ اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنَّ ھٰذَا ۱۳۶۵
لَہٗ بِدِرْھَمٍ یَعْنِیْ جَدْیًا اَسَکَّ مَیِّتًا فَتَنَاوَلَہٗ فَاَخَذَ بِاُذُنِہٖ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّہٗ لَنَا بِشَیْءٍ وَّمَا نَصْنَعُ بِہٖ قَالَ
تُحِبُّوْنَ اَنَّہٗ لَکُمْ قَالُوْا وَاللّٰہِ لَوْ کَانَ حَیًّا کَانَ عَیْبًا فِیْہِ اَنَّہٗ اَسَکُّ فَکَیْفَ وَھُوَ مَیِّتٌ فَقَالَ وَاللّٰہِ الدُّنْیَا اَھْوَنُ
عَلَی اللّٰہِ مِنْ ھٰذَا عَلَیْکُمْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہی کہ یہ بکری کا بچہ مردہ چھوٹے
کان والا اُسکو ایکدرم کے بدلے ملے پھر اُسکا حضرت نے کان پکڑا تو ہمنے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ یہ ہمکو کوئی چیز دیکر ملے اور ہم
کیا کرینگے اُسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اُسمین عیب تھا کہ اُسکے کان
نہایت چھوٹے ہین سو اب تو بھلا کیونکر نا چیز نہو کہ اُسمین جان نہین پھر حضرت نے فرمایا خدا کی قسم مقرر دنیا خدا کے نزدیک
اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہی ف یعنی اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے
کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہی ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَیُّکُمْ یَذْکُرُ حِیْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَھُوَ مِثْلُ ۱۳۶۶
شِقِّ جَفْنَۃٍ **قَالَہٗ** لَمَّا تَذَاکَرُوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ عِنْدَہٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسکو
یاد ہی وہ وقت جبکہ چاند نکلا تھا جیسے کٹھرے کا کنارہ یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ اصحاب آپسمین حضرت کے پاس شب قدر کا
ذکر کرتے تھے کہ کب ہوتی ف یعنی شب قدر آخر مہینے مین تھی جبکہ چاند باریک ہوگیا تھا غالب کہ ستائیسوین رات مراد ہی
چنانچہ اور حدیثون مین صاف مذکور ہی **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اَیُّ ہی خ اَنَسٌ اَیُّ رَجُلٍ ۱۳۶۷
عَبْدُ اللّٰہِ فِیْکُمْ یَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَلَامٍ **قَالَہٗ** لِلْیَھُوْدِ بَعْدَ اِسْلَامِہٖ فَقَالُوْا خَیْرُنَا وَابْنُ خَیْرِنَا وَسَیِّدُنَا وَابْنُ
سَیِّدِنَا قَالَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰہِ قَالُوْا اَعَاذَہُ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْہُ فَقَالَ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتُ اَخَافُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا شخص ہی تم مین عبداللہ بن سلام یہ حضرت نے
مدینے کے یہودیون سے کہا عبداللہ بن سلام کے مسلمان ہونے کے بعد تو یہود نے کہا وہ ہمارا افضل ہی اور افضل کا
بیٹا اور ہمارا سردار ہی اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر عبداللہ مسلمان ہوجاوے یہود نے کہا کہ
خدا اُسکو اسلام سے پناہ مین رکھے پھر تو عبداللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ
تو یہود نے کہا کہ یہ شخص ہم مین نہایت برا ہی اور برے کا بیٹا اور اُنکو نہایت گھٹایا تو عبداللہ ابن سلام نے کہا اسی بات سے مین
ڈرتا تھا یا رسول اللہ ف عبداللہ بن سلام مدینے کے یہودیونکے بڑے عالم تھے جب وے مسلمان ہوئے تب تو حضرت سے
کہا کہ یا رسول اللہ قوم یہود بڑے مفتری ہین میرے اسلام کے ظاہر ہونیکے قبل میرا حال اُنسے دریافت کیجیے تو سچ بتلادینگے
اگر وے جانینگے کہ مین مسلمان ہوا ہون تو مجھپر بہتان باندھینگے بعد اسکے عبداللہ اندر مکان مین پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہے
اور حضرت نے یہود کو بلاکر عبداللہ کا حال پوچھا اول اُنھون نے اُنکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ مسلمان ہوئے تو اُسیوقت
بدل گئے یہی معمول ہی اہل باطل کا کہ اپنے موافق کی تعریف کرتے ہین اور جبکہ اُسنے راہ حق اختیار کی تو فورا اُسپر طعن اور

۱۳۶۸ تشنیع کرنے لگتے ہیں ھ ابن عباس أَيُّ وَادٍ هَٰذَا قَالُوا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَىٰ هَابِطًا مِنَ
الثَّنِيَّةِ وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللَّهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةِ هَرْشَى فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَٰذِهِ قَالُوا ثَنِيَّةُ هَرْشَى قَالَ كَأَنِّي
أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ وَهُوَ يُلَبِّي مسلم
میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کون نالا ہے اصحاب نے کہا یہ ازرق نالا ہے حضرت نے فرمایا کہ
گویا میں دیکھتا ہوں موسیٰ کو کہ اترتا ہے ٹیلے سے اور اُسکی بلند آواز ہے خدا کی طرف اسطرح سے کہ اللھم لبیک یعنی اے میرے
رب میں تیرے حضور میں حاضر ہوں پھر حضرت آئے ہرشی ٹیلے پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہے اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشی
ٹیلا ہے حضرت نے فرمایا گویا میں دیکھتا ہوں یونس بن متّی کو سرخ اونٹنی گٹھیلی روئیں والی پر یونس پر پشمینے کا جبہ ہے نکیل
اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے اور وہ بھی اللھم لبیک کہہ رہا ہے **ف** یہ حضرت نے حجۃ الوداع کے سال مکے اور مدینے
کی راہ میں فرمایا حضرت نے یہ حال خواب میں دیکھا یا اُنکی روحوں کو واقعی دیکھا **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے
۱۳۶۹ سرے پر استفہام کا ہمزہ ہے **ق** مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ آلصُّبْحَ أَرْبَعًا آلصُّبْحَ أَرْبَعًا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مالکؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا صبح کی تو چار رکعتیں پڑھتا ہے کیا صبح کی تو چار رکعتیں پڑھتا ہے **ف** صحیح مسلم میں عبداللہ
بن مالک سے روایت ہے کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرت نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہے اور موذن اقامت کہتا ہے
تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صف میں پڑھنا نچاہیے اس حدیث کا راوی عبداللہ
۱۳۷۰ بن مالک ہے اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی غلطی ہے ھ أَبُو هُرَيْرَةَ أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ
وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہے کہ غیبت کیا
چیز ہے اصحاب نے کہا خدا اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو
اُسکو برا لگے اسیکا نام غیبت ہے لوگوں نے کہا بھلا فرمائیے تو کہ اگر میرے بھائی میں سچ مچ وہی بات ہو جو میں نے کہی حضرت
نے فرمایا کہ اگر تیرے بھائی میں فی الحقیقت وہی ہے جو تو نے کہا تبھی تو تو نے اُسکی غیبت کی اور اگر اُسمیں وہ بات نہیں جو تو نے
کہی پھر تو تو نے اُسپر بہتان باندھا **ف** یعنی سچ ہی بات کا نام تو غیبت ہے اور اگر جھوٹی بات ہے تو اُسکا نام بہتان ہے
خلاصہ یہ ہے جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے وہی غیبت ہے خواہ اُسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اُسکے قول
اور فعل کا خواہ اُسکے دین کا خواہ اُسکی غیبت زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہے لیکن ظالم کی غیبت حاکم
۱۳۷۱ کے روبرو اور فاسق کی جو بے پردہ گناہ کرتا ہے اور ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اندھا بہرا چپڑا تو درست ہے ھ أَبُو هُرَيْرَةَ
أَتَدْرُونَ مَا هَٰذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ
الْآنَ حِينَ انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا **قَالَهُ** لَمَّا سَمِعَ وَجْبَةً مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم
جانتے ہو کہ یہ کیا تھا ہم نے کہا اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ دوزخ میں ستر برس سے پھینکا گیا
تھا سو دوزخ میں ابتک اترتا جاتا تھا یہاں تک کہ اُسکی تہ میں پہونچ گیا یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جب ایک دھماکا سُنا **ف**

ابوہریرہ سے روایت ہی کہ ہم اصحاب حضرت کی خدمت مین حاضر تھے کہ ہمنے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو
گرتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہی ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ ۱۳۷۲
مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ
وَّصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى
هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ
فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ يُطْرَحُ فِي النَّارِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون
ہی اصحاب نے کہا کہ ہم مین مفلس وہ ہی کہ جسکے پاس نہ درم ہو نہ اسباب حضرت نے فرمایا کہ البتہ میری امت سے حقیقت مین
مفلس وہی ہی جو قیامت کیدن آوے نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر اور حال آنکہ اُسکو گالی دی اور اُسکو حرام کار کہا عیب لگایا
اور اُسکا مال کھا گیا اور اُسکی خونریزی کی اور اُسکو مارا سو اُسکی نیکیون سے اس مظلوم کو دلایا جاویگا اور اُس دوسرے مظلوم
کو دلایا جاویگا سو اگر قصور ادا ہونیکے قبل اُسکی نیکیان ہو چکینگی تو ان مظلومونکے گناہ لیے جاوینگے سو اس ظالم پر ڈالے
جاوینگے پھر وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیان حق العباد کے بدلے جاوینگی اور
اگر نیکیان کم ہوئین اور لوگونکے حق زیادہ تو اُنکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیان چھن گئین اور لوگون
کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت مین یہی شخص آخرت کا مفلس ٹہرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس حدیث مین یہ اشارہ
ہی کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے مث عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ ۱۳۷۳
قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اے عمر تو کیا جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون ہی مین نے کہا اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل
تھا تمھارے پاس آیا کہ تمکو تمھارا دین سکھلا دے ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب کے اور حدیث جبرئیل مین مفصل ہو چکا ق
اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ ۱۳۷۴
وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ وَّمَا
اَنْتُمْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَآءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَآءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے
لوگون مین چوتھائی ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کی تہائی ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے
فرمایا کہ قسم ہی اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ مین امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون مین آدھے ہوگے اور اُسکا
سبب یہ ہی کہ بہشت مین سوا اے مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہین ہو تم اہل شرک مین مگر جیسے ایک سفید بال
کالے بیل کی کھال مین یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین ف یعنی آدھی بہشت مین امت محمدی ہوگی اور نصف
باقی مین اور پیغمبرونکی امتین ہونگی اول حضرت نے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی کرین اور دمبدم خوشی
مین ترقی ہو ق عُمَرُ اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ ۱۳۷۵

بِوَلَدِهَا فَــا لَهٗ حِيْنَ رَاٰى اِمْرَاَةً مِّنَ السَّبْيِ تَسْعٰى اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ
فَاَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَاَرْضَعَتْهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت
پھینکنے والی ہی اپنے لڑکے کو آگ مین ہمنے کہا قسم ہی خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکیگی تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندون
پر بہت زیادہ ہی اس عورت کے رحم سے اپنے بیٹے پر یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑی
جاتی ہی جب اُسنے قیدیون مین اپنے بچے کو پایا پھر اُسکو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اُسکو دودھ پلانے لگی ف اس حدیث
۱۲۷۶ مین بیان ہی وسعت رحمت الٰہی کا اس حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہی ھ ابوهريرة اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا
كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ
قَالَهٗ لَمَّا نَزَلَتْ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ
فَقَالُوْا كُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ
الْاٰيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے ہو جیسا تمسے پہلے کتاب
والون نے کہا کہ ہمنے حکم خدا کا سنا اور نہ مانا بلکہ تم یون کہو کہ الٰہی ہمنے تیرا حکم سنا اور مان لیا اے رب ہمارے تیری بخشش
کو ہم چاہتے ہین اور تیری ہی طرف پھرنا ہُکا ہی یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ سورہ بقرہ کے اخیر مین یہ آیت اُتری کہ خدا ہی
کا ہی جو کہ آسمان اور زمین مین ہی اور اگر ظاہر کرو جو تمہارے دلو نمین ہی یا اسکو چھپاؤ اُسکا حساب خدا تمسے کریگا تو اصحاب نے
کہا کہ ہمکو اول اُن کامون کا حکم ہوا جنکو ہم کر سکتے ہین مثل نماز اور روزے اور جہاد اور خیرات کے اور البتہ ہمپر یہ آیت اُتری
اور یہ ہمارے قابو مین نہین ف یعنی خیالات اور وسوسون سے دلکو روکنا ہمارے اختیار مین نہین اگر اسکا بھی حساب ہوا
تو ہمارا کہین ٹھکانا نہین حضرت نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدولی نکرو نہ بندے کو لائق نہین کہ اپنے مالک کے حکم
مین تکرار کرے بلکہ تم یہ حکم بھی مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ تمپر آسانی کرے پھر اصحاب نے حضرت کے بموجب ارشاد کے
عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اُتری کہ حق تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہین دیتا مگر اُسی قدر جتنا اُسکو اختیار ہی یعنی اب خیالات
اور خطرات پر پکڑ نہین تفسیر مدارک مین لکھا ہی کہ سب علما کا یہی مذہب ہی کہ خطرات پر مواخذہ نہین لیکن عزم پر مواخذہ ہی عزم
۱۲۷۷ اُس ارادے کو کہتے ہین جو دل مین جم گیا ہو اور ٹھن چکا ہو ح اُمّ سَلَمَةَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ
مِنْهُ قَالَهٗ لِامْرَاَةٍ جَاءَتْ تُسْعِدُ اُمَّ سَلَمَةَ عَلَى الْبُكَاءِ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ شیطان کو اُس گھر مین داخل کرے جس سے خدا نے اُسکو نکالا ہی یہ حضرت نے اُس عورت سے فرمایا
جو ابی سلمہ کی موت پر ام سلمہ کو رولانے آئی ف حضرت ام سلمہ کے اول خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب وے مرگئے تب کوئی عورت
اُنکو رولانے آئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایمان کی برکت سے شیطان اس گھر سے دور ہوا ہی اب رونے اور پیٹنے
سے شیطانکو پھر اس گھر مین نداخل کر اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کیواسطے محفل کرنا شیطانی کام ہی
۱۲۷۸ مصیبت مین صبر چاہیے نہ کہ ہائے ہائے مچائے ق عَائِشَةُ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ
وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَهٗ لِامْرَاَةِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَقَدْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے

روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ رفاعہ کے نکاح مین پھر پلٹ جاوے یہ نہین درست ہی جبتک کہ تو اُس
دوسرے خاوند کا شہد نچکھے اور وہ تیرا شہد نچکھے یعنی بدون صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہین درست ہی یہ حضرتؐ نے رفاعہ
کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اُسکو تین بار طلاق دی تھی ف رفاعہ کی عورت حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میرے
خاوند نے مجکو تین طلاق دیے سو مین نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کیا تو مین نے اُسکو ایسا پایا جیسے کپڑے کا کھونٹا
یعنی نامرد ہی تو حضرت اسکے لئے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے بعد اول خاوند سے نکاح نہین درست جبتک کہ
1279 دوسرا خاوند اس عورت سے صحبت نکر چکے اور یہی مذہب ہی سب علماء کا ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهِ
لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَأَلْيَنُ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا
تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ بہشت مین سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہین ف ایک نصرانی
بادشاہ نے حضرت کو ریشمی قبا تحفہ بھیجی اصحاب نے اُسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا
کا نفیس اسباب اس لائق نہین کہ اُسکی خواہش کیجیے آخرت کی عمدگی طلب کرو اسواسطے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے
1280 عمدہ ٹھہرا تو وہاں کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی ق اَبُوْ بَكْرَةَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ
خَيْرًا مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَبَنِيْ عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَخَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ
قَالَهٗ لِلْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ حِيْنَ قَالَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيْجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ بخاری اور مسلم
مین ابو بکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر قوم اسلم اور قوم غفار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ بہتر ہون بنی
تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا اُنکو نقصان اور ٹوٹا پڑے اقرع نے کہا کہ ہان حضرتؐ نے
فرمایا تو قسم ہی اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ وے قوم یعنی اسلم وغیرہ بہتر ہین ان قومون سے یعنی بنی تمیم
وغیرہ سے یہ حضرتؐ نے اقرع بن حابس سے فرمایا جبکہ اُسنے حضرتؐ سے یون کہا تھا کہ تجھسے تو حاجیون کے چورون نے بیعت کی
ہی یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ نے ف اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کی قوم مکے کی راہ مین رہتی تھی عرب مین کم ذات
تھی اور کفر کی حالت مین حاجیون کو لوٹ لیتی تھی اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سو اول اسلم
وغیرہ مسلمان ہوئے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کیوقت حضرت پر اپنے مسلمان ہونیکا احسان
جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک وہی بہتر ہی جو دین پر چلے
اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی کی بدون دینداری کے کچھ حقیقت نہین شعر بندۂ عشق شدی ترک نسب کن
1281 جامی ؎ کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست ق اَنَسٌ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيْهِ بخاری اور
مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا بھلا بتلا تو کہ اگر خدا روک لے پھل کو تو کس طرح اپنے بھائی مسلمان کے
مال کو حلال کریگا ف اس حدیث کا قصہ چھٹے باب مین ہو چکا کہ حضرتؐ نے کچے پھل کے بیچنے سے منع کیا یعنی قبل پختگی کے
اگر جھڑ جاوے تو مشتری سے قیمت لینا کیونکر حلال ہوگا ق اَبُوْ أُمَامَةَ أَرَأَيْتَ حِيْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ
فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ

قَدْ غَفَرَ لَکَ حَدَّکَ اَوْ ذَنْبَکَ بخاری مین ابو امامہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو جبکہ تو اپنے گھر سے
نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہین کیا تھا اُسنے کہا درست ہی یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا پھر تو ہمارے ساتھ نماز مین
حاضر ہوا اُسنے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا نے تیری حد بخشی یا یون فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا **ف** ایک
شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مین نے گناہ حد مارنے کے لائق کیا مجھپر حد مار لیے حضرت نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہی پھر
حضرت نماز مین مشغول ہوئے وہ شخص بھی نماز مین شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اُس شخص نے کہا کہ مجھپر حد ماریے تب حضرتؐ
نے یہ حدیث فرمائی شاید کہ اُسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت مین صاف آیا ہی اسی واسطے
حضرتؐ نے اُسکی مغفرت جماعت پڑھنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہین اور حضرتؐ نے
اسواسطے اُس سے نہ پوچھا کہ بدکام کا تفحص بہتر نہین اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھلکر بتلاتا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرتؐ ضرور
۱۳۸۳ اُسپر حد مارتے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَرَاَیْتَکُمْ لَیْلَتَکُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا یَبْقٰی مِمَّنْ هُوَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اپنے اس رات کے حال کو سو البتہ حال
تو یون ہی کہ اس رات سے سو برس کے سرے تک جو آدمی زمین پر ہی کوئی نہ باقی رہیگا **ف** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے آخر عمر مین ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اس وقت مین کسیکی عمر نہوگی مطلب
حدیث کا یہ ہی کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہی اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہی کہ حضرتؐ نے جانا تھا کہ میرے
بعد بعضے جھوٹے لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان مین کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرتؐ کی صحبت کا
دعوی کرتا تھا سو اس حدیث سے اُسکا دعوی غلط ہو گیا اسواسطے کہ حضرت کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر ہو چکے
۱۳۸۴ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَرَاَیْتِ لَوْ کَانَ عَلٰی اُمِّکِ دَیْنٌ فَقَضَیْتِیْهِ اَکَانَ یُؤَدّٰی عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُوْمِیْ عَنْ اُمِّکِ بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر تیری ما پر قرض ہوتا تو اُسکو تو ادا کرتی بھلا اُسکے
اوپر سے ادا ہوتا اُس عورت نے کہا کہ ہان ادا ہوتا حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی رکھ اپنی ما کی طرف سے **ف** ایک عورت نے
حضرتؐ سے کہا کہ یا رسول اللہ میری ما مر گئی اور اُسپر فرض روزے تھے اگر مین روزے رکھون تو اُسکی طرف سے ادا ہونگے
تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور سمجھا دیا کہ جس طرح بندے کا قرض ادا ہو جاتا ہی وارث کے ادا کرنے سے ویسی ہی خدا کا
بھی قرض ادا ہوتا ہی اور یہی مذہب ہی اسحٰق کا اور باقی امام کہتے ہین کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ کہ ہر روزے کے بدلے ایک
مسکین کو کھانا کھلاوے چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ جو مر جاوے اور اُسپر روزے ہون تو اُسکا وارث اُسکی طرف
سے مسکین کو کھلاوے اور دوسری وجہ یہ ہی کہ زندگی مین کسی کے بدلے روزہ رکھنا تو درست نہین اسی طرح بعد موت کے بھی **ق**
۱۳۸۵ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْهُ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ
دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ بتاؤ تو کہ اگر تم مین سے کسی کے دروازے پر ندی ہو کہ وہ اُسمین سے ہر روز پانچ بار نہاوے کیا اُسکا کچھ میل باقی رہیگا
اصحاب نے کہا کہ کچھ اُسکے میل سے نہ باقی رہیگا حضرتؐ نے فرمایا کہ یہی حال ہی پانچ نمازون کا کہ اُنکے سبب سے حق تعالی گناہون کو مٹا دیتا

ہی ف یعنی جیسے ہر روز پانچ وقت نہانے سے بدن پر میل نہیں رہتا اسی طرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہیں رہتے لیکن
صرف پانی ڈالنے سے میل نہیں چھوٹتا بدنکا ملنا اور رگڑنا بھی شرط ہی اسی طرح نماز میں بھی حضوری دل اور اپنے
رب کے روبرو گڑگڑانا ضرور چاہیے تاکہ گناہوں کا میل دل سے چھوٹے ق جابرؓ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ ۱۳۸۶
قُمْ فَارْكَعْهُمَا وَيُرْوٰى قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا قَالَهُ لِسُلَيْكِ نِ الْغَطَفَانِيِّ حِيْنَ جَآءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تو دو رکعتیں پڑھ چکا ہی یعنی تحیۃ المسجد کی اُسنے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا کہ اُٹھ اور اُنکو پڑھ لے اور دوسری
روایت یوں ہی کہ اُٹھ اور دو رکعتیں پڑھ اور اُنمیں اختصار کر یعنی ہلکی پڑھ یہ حضرت نے سُلیک غطفانی سے فرمایا جبکہ
وہ جمعے کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سُلیک بیٹھ گیا بدون تحیۃ المسجد پڑھے ف اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ خطبے کیوقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک خطبے کے
وقت تحیۃ المسجد نہیں درست اسواسطے کہ دوسری حدیث میں آیا ہی کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو نماز اور کلام نہیں
چاہیے ق اَبُوْهُرَيْرَةَؓ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ذوالیدین ۱۳۸۷
سچ کہتا ہی ف مصابیح میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام پھیر کے
اُٹھ کھڑے ہوئے جماعت میں صدیقؓ اور فاروقؓ بھی تھے مگر رعب سے کلام نہ کر سکے جماعت میں ایک شخص تھا خرباق نام
اُسکا لقب ذوالیدین تھا اسواسطے کہ اُسکے ہاتھ لمبے تھے اُسنے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے حضرت نے
فرمایا یہ کچھ بھی نہیں یعنی نہ نماز کم ہوئی نہ میں بھولا ہوں اُسنے کہا کچھ تو ضرور ہوا ہی یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہیں تب
حضرت نے اصحاب کیطرف متوجہ ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی ذوالیدین کیا سچ کہتا ہی اصحاب نے کہا کہ ہاں پھر حضرت نے
آگے بڑھکے اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک پیغمبروں کو بھی ہوتی ہی اور اگر
امام کو شک پڑے تو مقتدیوں کے قول پر عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہیں باطل کرتا لیکن امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا
کلام نماز کو باطل کرتا ہی امام طحاوی نے کہا ہی کہ اُسوقت تک نماز میں کلام کرنا حرام نہیں تھا پھر کلام کرنا نماز میں منسوخ
ہو گیا عینی نے شرح ہدایہ میں لکھا ہی کہ اول اسلام میں کلام کرنا نماز میں درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہی
پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جب امام چوکے تو مقتدی سبحان اللہ کہکر امام کو آگاہ کرے سو اگر یہ حدیث
نسخ کلام کے بعد کی ہوتی تو ذوالیدین تسبیح سے حضرت کو آگاہ کرتے کلام نکرتے اور جبکہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ یہ
قصہ اُسوقت کا ہی جبکہ کلام کرنا درست تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہی واللہ اعلم ق كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ ۱۳۸۸
رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً لَا اَدْرِيْ بِاَيِّ
ذٰلِكَ بَدَاَ قَالَهُ لَهُ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم میں کعب بن عجرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا
تجکو تکلیف دیتے ہیں کیڑے سر کے کیڑے میں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو بالونکو منڈا ڈال اور تین روزے رکھ
یا چھ محتاجوں کو کھانا کھلا یا ایک قربانی ذبح کر راوی کہتا ہی کہ میں نہیں جانتا کہ ان تین چیزوں سے کون چیز اول حضرت نے

فرمائی یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانے مین ف معلوم ہوا کہ جب محرم کو سر کی جون تکلیف
۱۳۸۹ دیوین تو بالون کو منڈاوے اور کفارہ دیوے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہی ھ اَبُوْھُرَیْرَةَ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰی
اَهْلِهٖ اَنْ یَّجِدَ فِیْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰیَاتٍ یَقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ خَیْرٌ
لَهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چاہتا ہی
کہ جب اپنے گھر پلٹ جاوے تو تین گابھن اونٹنیان بڑی قد والین موٹین گھر مین پاوے ہمنے کہا ہان حضرت نے
۱۳۹۰ فرمایا تو جو کوئی تین آیتین اپنی نماز مین پڑھے اُسکے حق مین بہتر ہی تین گابھن اُنٹنیون بڑی قد والی موٹیون سے خ اَبُوْسَعِیْدٍ
اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَأَ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ فِیْ لَیْلَةٍ بخاری مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک
تم سے عاجز ہی اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات پڑھے ف اصحاب نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو
۱۳۹۱ پڑھنا کس سے ہو سکے حضرت نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تہائی ہی یعنی اسکا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہی م سَعْدُ
بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ کَیْفَ یَکْسِبُ
اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِیْحَةٍ فَیُکْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ یُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِیْئَةٍ وَیُرْوٰی
وَیُحَطُّ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم سے عاجز ہی اس سے کہ ہر روز
ہزار نیکیان حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹھنے والون مین سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم
مین سے ہزار نیکیان حاصل کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اُسکے واسطے ہزار نیکیان لکھی جاوین
یعنی اگر وہ نیک ہی یا ہزار گناہ اس سے گرائے جاوین یعنی اگر وہ گنہگار ہی ف سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیان
اسواسطے ہوتین کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہی تو سو کا دہ چند ہزار ہوا **فصل** اس فصل مین وے حدیثین
۱۳۹۲ ہین جنکے سرے پر الا ہی ق اَبُوْھُرَیْرَةَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِیٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ
یَجِیْءُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِیْ یَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِیَ النَّارُ وَاِنِّیْ اُنْذِرُکُمْ کَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو دجال کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم
سے نہین بتلائی وہ بات یہ ہی کہ دجال کانا ہی اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت
۱۳۹۳ مین آگ ہی اور مین تمکو ڈراتا ہون جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا ھ اَبُوْذَرٍّ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ
اَحَبَّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ قَالَهٗ لَهٗ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاتا ہون
خدا کے بہت پیارے کلام کو مقرر بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہی یہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا ق علیؓ
اَلَا اُخْبِرُکِ مَا هُوَ خَیْرٌ لَّکِ مِنْهُ تُسَبِّحِیْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتَحْمَدِیْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتُکَبِّرِیْنَ اللّٰهَ
اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ قَالَهٗ لِفَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا حِیْنَ سَاَلَتْهُ خَادِمًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاؤن جو تیرے لیے خدمتگار سے بہتر ہی سبحان اللہ پڑھ تینتیس بار
اور الحمد للہ پڑھ تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑھ چونتیس بار یہ حضرت نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا جبکہ اُنھون نے لونڈی خدمتگار مانگی

تحفۃ الرضا ترجمہ مشارق الانوار
بیان عدد بار سبحان اللہ الخ

۲۰

ف پوری روایت یون ہی کہ حضرت فاطمہؓ حضرت کے پاس گئین چکی پیسنے کی تکلیف بیان کرنے کو اور لونڈی مانگنے کو
اُنکو خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرت پاس لونڈی غلام آئے ہین اُسوقت حضرت سے ملاقات نہوئی حضرت عائشہؓ سے یہ
پیغام کہ آئین جب حضرت تشریف لائے تب حضرت عائشہؓ نے یہ پیغام پہونچایا اُسیوقت حضرت اُنکے گھر تشریف لیگئے تو
علی مرتضیٰ اور حضرت فاطمہ بستر پر لیٹے تھے حضرت کو دیکھکر اُٹھنے کا ارادہ کیا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون لیٹے رہو پھر حضرت
سرہانے کی طرف دونونکے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑھا کرین باوجودیکہ درخواست حضرت فاطمہ کی حضرت
فاطمہ کو لونڈی نہ دی اور یہ ذکر الٰہی سکھلاتے اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی یہ تاثیر ہی کہ جو شخص کسی
١٣٩٥ کام مین تھک جاتا ہو اور سوتے وقت اس نیت سے پڑھے تو اُوسکی ماندگی زایل ہو ہر سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدَّ
حَرًّا مِّنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ہان مین تمکو بتلاؤن جسمین قیامت کیدن اس تپ والے سے زیادہ ترگرمی اور سوزش ہو یہ دونون سوار مرد ہین جو پیٹھ پھیر
کے چلے یہ حضرت نے اشارہ دو منافقونکی طرف کیا ف مسلم مین سلمہؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک بیمار کو پوچھنے گئے
اُسکو تپ تھی مین نے اُسکے بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ مین نے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہین دیکھی تب حضرت نے یہ حدیث
١٣٩٦ فرمائی یعنی آخرت کی سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچھ حقیقت نہین ق حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ
كُلُّ ضَعِيفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ بخاری و مسلم مین حارثہ بن
وہبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بہشتی لوگ بتلاؤن جو بیچارہ غریب ہو لوگونکی نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے
بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اُسکی قسم کو سچا کر دیوے ہان مین تمکو بتلاؤن دوزخی جو اجڈ موٹا حرام خوار گھمنڈوالا ہو ف یعنی بہشت
غریب زیردست مسلمانون کا مقام ہی اور دوزخ بدخلق شکم پرور مغرور والون کا مکان ہی جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو
١٣٩٧ وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے اور جو بہشت کی پروا نہ رکھے اور دوزخ سے نڈر ہے وہ جو چاہے سو کرے زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ
الْجُهَنِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَاْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہان مین تلاؤن بہتر گواہ کو بہتر گواہ وہ ہی جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دیوے ف بیگواہی مانگے گواہی دینا
ان صورتمین افضل ہی جب اُسکے سوا اور کوئی گواہ نہو اور بدون اُسکی گواہی کے کسیکا حق تلف ہوتا ہو اسواسطے کہ بغیر ورت
معاملات مین قبل طلب کے گواہی دینا دینداری کی بات نہین چنانچہ اگلی حدیث مین آیا ہی کہ میرے بعد ویسے لوگ پیدا
١٣٩٨ ہونگے جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہونگے ق اَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاٰوٰى
اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری
و مسلم مین ابو واقدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین خبر دیتا ہون تین شخص کی سو اُنمین ایک نے تو خدا
کی طرف رجوع کی تو خدا نے اُسکو جگہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اُس سے شرمایا یعنی اُسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے
نے تو منہ موڑا تو خدا نے بھی اُس سے اعراض کیا ف بخاری مین ابو واقدؓ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت مسجد مین بیٹھے
تھے اور حضرت کے پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے سو اُنمین سے ایک تو پلٹ گیا اور دو آگے آئے سو اُنمین سے ایک نے

حلقے مین مکان خالی پایا سو وہان بیٹھ گیا اور دوسرا سب کے پیچھے بیٹھا جب حضرت نے کلام سے فراغت پائی تب یہ
حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس مین بیٹھا حکم خدا دریافت کرنے کو سو خدا نے اسکی کوشش قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے
شرمایا تو خدا نے اسکو عذاب سے بچایا اسواسطے کہ وہ ہرچند حضرت سے دور پڑا لیکن مجلس مین شریک رہا اور تیسرے نے
جب اپنے لائق جگہ نہ دیکھی تو غرور کے سبب سے چلا گیا اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار رہا معلوم ہوا کہ علم اور وعظ کی مجلس مین
1399 قریب ہونا نہایت افضل ہے اور دور بیٹھنا ہرچند جائز ہے لیکن ثواب مین کمتر ہے اور وہان سے چلا جانا گناہ ہے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ
وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو وہ چیز جسکے سبب سے خدا گناہون کو مٹاوے اور درجے بلند کرے اصحاب نے کہا
ہان یا رسول اللہ ضرور بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ پورا وضو کرنا سخت وقتونمین اور کثرت آمد و رفت مسجد کی اور انتظار
کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد سو حقیقت مین یہی عمدہ رباط ہے ف رباط اسکو کہتے ہین کہ دار الاسلام
کی حد پر چھاونی ہو اور گھوڑے باندھے جاوین تا کہ کافرونکا لشکر نہ آنے پاوے سو فرمایا کہ یہ تین عمل باطن کی چھاونی
ہین کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہین سخت وقتونمین پورا وضو کرنا یعنی نہایت سردی مین یا بیماری مین اچھی طرح تین بار
اعضا کو دھونا یا گران قیمت پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد مین یعنی پنجگانہ نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا
1400 انتظار کرنا یعنی مسجد مین مثلاً عصر پڑھ کے مغرب کے واسطے بیٹھنا ق عَائِشَةُ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِمَّنْ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ
یعنی عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نہ شرماؤن جس سے
فرشتے شرماتے ہین یعنی عثمان بن عفانؓ سے ف دوسرے باب مین انکا قصہ ہو چکا کہ حضرت پنڈلی کھولے صدیق
اور فاروق کے روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمان آئے تو حضرت نے پنڈلی پر کپڑا ڈال لیا حضرت سے اسکا سبب
پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمان کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اسواسطے کہ جتنی شرم
1401 زیادہ اتنا ایمان زیادہ ھ اَبُوْ بَكْرَةَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ
الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ
اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ بخاری مین ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاتا ہون کبیرہ گناہونمین جو بہت بڑے ہین ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ خدا
کا شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرت تکیہ دیئے بیٹھے تھے سو اٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار ہو اور
جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت
1402 ہمیشہ اسکو کہتے رہے یہانتک کہ مین نے کہا کہ حضرت نہین چپ ہونگے ھ ابن مسعود اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيْمَةُ الْقَالَةُ
بَيْنَ النَّاسِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو کہ بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو کثرت گفتگو سے
لوگونمین فساد ڈالے ق عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنَّ اٰلَ اَبِيْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِيْ بِاَوْلِيَاءَ اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ

دَادَ الْبُخَارِيُّ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار
ہو کہ ابی فلان کی اولاد میری دوست اور مددگار نہین ہیں الّا مددگار خدا ہی اور مسلمانون مین جو نیک ہی اور بخاری مین اتنی روایت
زیادہ کی ہی مگر انکو میرے ساتھ قرابت ہی مین اسکو تر و تازہ کرتا رہونگا یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف حضرت نے کسی شخص
کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد ہماری دوست نہین واللہ اعلم وہ کون شخص تھا اسکو معین کرنا کہ اسکا فلانا نام ہی ہمپر کچھ ضرور
نہین ہرچند بعضے کہتے ہین کہ حکم بن العاص مراد ہی اسکو خدا ہی پر حوالہ کرنا بہتر ہی اور صالح المؤمنین سے بعضے کہتے ہین کہ
١٤٠٤ صدیق اور فاروق یا علی مرتضی مراد ہین واللہ اعلم ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو فِيْلَا الْاَنْصَارِيُّ اَلَا اِنَّ الْاِيْمَانَ هٰهُنَا وَ
اِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِيْ رَبِيْعَةَ
وَمُضَرَ بخاری اور مسلم مین ابو مسعودؓ سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار رہو کہ البتہ ایمان تو
ادھر ہی اور سخت دلی اور دلون کی سختی ان لوگون مین ہی جو چلایا کرتے ہین اونٹون کی پوچھون کے جڑ پاس جدھر سے
شیطان کے دو سینگ نکلتے ہین یعنی قوم ربیعہ اور مضر مین ف اول حضرت نے یمن کی طرف اشارہ کرکے انکی تعریف کی
اسواسطے کہ وہان کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کیطرف اشارہ کیا اور انکی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر
جنکے پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے کہ وے اسلام کے بہت مخالف رہے شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہی
١٤٠٥ اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دونون سینگ اسمین لگا دیتا ہی کہ کافرونکا سجدا اسی کی طرف واقع ہو ع
عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ قَالَهٗ عَلَى الْمِنْبَرِ لَمَّا قَرَاَ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ
مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار رہو کہ البتہ قوت سے مراد
تیراندازی ہی یہ حضرت نے تین بار منبر پر فرمایا جبکہ یہ آیت پڑھی کہ کافرون کے لیے قوت طیار کرو جتنا تمسے ہو سکے
ف قرآن مین قوت کی لفظ مجمل تھی حضرت نے اسکی تفسیر کی یعنی قوت سے مراد جسکا خدا تمکو حکم کرتا ہی تیراندازی ہی
تیراندازی کا اسواسطے حکم ہوا کہ دور کا ہتھیار ہی بان اور بندوق اور توپ بھی تیراندازی مین داخل ہی اسواسطے کہ تیر کیطرح انکی
١٤٠٦ بھی مار ہی دور سے ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اَلَا اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِيْ اَنْ يَّنْكِحُوْا اِبْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ
اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ يُّحِبَّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا
ابْنَتِيْ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اسکی اجازت مانگتے ہین کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابیطالب سے
نکاح کر دیوین سو مین انکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین انکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین انکو اجازت نہین دیتا مگر یہ کہ ابیطالب
کا بیٹا یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور انکی بیٹی سے نکاح کر لیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہی مجکو
بھی وہی چیز رنج دیتی ہی جو اسکو رنج دیتی ہی اور مجکو تکلیف دیتی ہی جو اسکو تکلیف دیتی ہی ف علی مرتضی نے ابوجہل بن ہشام کی
بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ زہراؓ نے حضرت سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگون کو یہ گمان ہی کہ حضرت اپنی بیٹیون کیواسطے
غصہ نہیں ... علی ... ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے ... حضرت ... خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی پھر علی مرتضی

نے اُسکا نکاح موقوف کر دیا اگر کوئی کہے کہ شرع مین تو چار نکاح مرد کو درست ہین پھر حضرت نے کیون منع کیا اُسکا جواب یہ ہی
کہ حضرت صاحب شریعت تھے حضرت کو اختیار تھا کہ اُسکو منع کرین اسواسطے کہ حضرت کے خلاف مرضی کرنا شرع مین درست نہین
اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جیسے بی بی کے ہوتے لونڈی سے نکاح نہین اسی طرح حبیب اللہ کی بیٹی کے ہوتے عدو اللہ کی بیٹی سے
۱۴۰۷ نکاح جائز نہوا **ق** فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَهُ
لَهَا بخاری اور مسلم مین فاطمہ زہرا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی اس سے نہین ہوتی کہ تو مسلمانون کی عورتون
کی سردار بنے یا یون فرمایا اس امت کی عورتون کی سردار ہووے یہ حضرت نے فاطمہ زہرا سے فرمایا **ف** مصابیح مین حضرت
عایشہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیبیان حضرت کے پاس بیٹھی تھین کہ فاطمہ زہرا آئین حضرت نے فرمایا ای میری بیٹی مرحبا پھر حضرت
نے اُنکو بٹھلایا اور اُن سے سرگوشی یعنی کان مین بات کی تو فاطمہ نہایت رونے لگین جب حضرت نے اُنکو غمگین دیکھا تو دوسری بار
سرگوشی کی پھر تو وے ہنسنے لگین مین نے پوچھا کہ حضرت نے تمسے کیا سرگوشی کی فاطمہ زہرا نے کہا کہ حضرت کا بھید تو مین نہین ظاہر کر سکتی
پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو مین نے فاطمہ زہرا سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہی اُسکی بابت مین تمکو قسم دیتی ہون کہ اُس سرگوشی کا حال مجھے
بتلاؤ فاطمہ زہرا نے کہا ہان اب تو کچھ مضایقہ نہین اول بار جو حضرت نے مجھسے سرگوشی کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیل
ایکبار قرآن کا دور کرتے تھے اور اِس سال دو بار دور کیا سو مجھکو معلوم ہوتا ہی کہ میری موت قریب ہی اسواسطے مین رونے لگی تھی پھر
دوسری بار حضرت نے میرے کان مین کہا کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے تو ہی پہلے مریگی خدا سے ڈرتی رہیو اور صبر کیجیو مین
تیرا بہتر پیشوا ہون اور کہا تو اس سے راضی نہین ہوتی کہ بہشتی عورتون کی سردار ہووے یا یون فرمایا کہ مسلمانون کی عورتون
۱۴۰۸ کی سردار ہووے اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہرا کی ثابت ہوئی **ق** ابْنُ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ
بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تم نہین سنتے ہولا البتہ خدا آنکھ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہین کرتا ولیکن عذاب کرتا ہی اسکے سبب یعنی
زبان سے کرتا ہی یا رحم کرتا ہی **ف** مصابیح مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے حضرت اُنکی عیادت کو گئے
اور حضرت کے ساتھ عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود تھے حضرت جب وہان پہونچے تو دیکھا کہ
سعد بن عبادہ غش مین بیہوش پڑے ہین پوچھا کہ کیا یہ مرگیا لوگون نے کہا کہ غش مین ہی تو حضرت روئے اور لوگ بھی حضرت
کا رونا دیکھکر روئے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل مین غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہی اور زبان سے نوحہ
کرنا اور واویلا کہنا غضب الٰہی کا سبب ہی اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الٰہی کا سبب ہی
۱۴۰۹ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَ
يَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہین آتا کہ
کیونکر حق تعالیٰ میری طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیرتا ہی وے گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین
مذمم کو اور مین تو محمد ہون **ف** محمد کے معنی سراہا نہایت تعریف والا اور مذمم کے معنی نا سراہا ہی والا سو قریش عداوت
کے سبب سے حضرت کو محمد نکہتے تھے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے سو حضرت نے صحاب کو یہ احسان الٰہی جتایا کہ وے

فضیلت فاطمہ علیہا السلام

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رقت قلب

١٤١٠ تدبیر سے خدا نے مجکو اُنکی بدگوئی سے بچایا کہ وے تو مذمم کو بدکہتے ہین تو مجکو کیا میرا نام تو حقیقت مین محمد ہی ھ حُذَیْفَۃُ بْنُ
الْیَمَانِ اَلَا رَجُلٌ یَّاْتِیْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَہُ اللّٰہُ مَعِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَہَا ثَلٰثًا لَیْلَۃَ الْاَحْزَابِ مسلم مین حذیفہ بن
یمانؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا ایسا کوئی مرد نہین جو مجکو قوم کفار کی خبر لا دیوے خدا اُسکو قیامت مین میرے
ساتھ کریگا یہ حضرتؐ نے تین بار جنگ احزاب کی رات مین فرمایا ف جنگ احزاب یعنی جنگ خندق مین قریش وغیرہ کفار نے
ہجوم کرکے مدینہ گھیر لیا تھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت سردی سے کسیکو ہلنے کی طاقت نہ تھی اُس وقت حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافرون کی خبر لاوے تو یہ عالی درجہ پاوے حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسیکو
جرأت نہوئی پھر حضرتؐ نے مجسے فرمایا کہ ای حذیفہ تو اُٹھ اور اُنکی خبر لا تو مجکو اب کچھ عذر نر ہا اسواسطے کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجکو جانا
پڑا اور حضرتؐ نے فرمایا کہ چپکے خبر لا دیان کسیکو نہ چھیڑ تو جب مین حضرتؐ کے پاس سے چلا تو مجکو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ مین حمام مین ہون
جب مین وہان پہونچا تو مینے ابو سفیان کو دیکھا کہ آگ سے اپنی پیٹھ سینکتا ہی مین نے چاہا کہ ایک تیر اُسکو مارون لیکن حضرتؐ
کی بات یاد کرکے مین رُک رہا پھر مین پلٹ آیا اور حضرتؐ کو اُنکی خبر پہونچائی تو حضرتؐ نے اپنا کمل جسپر نماز پڑھتے تھے مجکو اُڑھایا
مین گرمی پاکر صبح تک سو گیا جب صبح ہوئی تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اُٹھ ای بڑے سونے والے اس حدیث سے حذیفہ کی عمدہ فضیلت
١٤١١ ثابت ہوئی ھ جَابِرٌ اَلَا لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَۃٍ ثَیِّبٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَاکِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مرد رات کو اُس عورت پاس نر ہے جو کواری نہین مگر یہ کہ اُسکا خاوند ہو یا رشتہ دار محرم ہو ف
بیگانی عورت پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہی خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیاہی یا بیوہ لیکن اس حدیث مین
١٤١٢ کواری عورت پاس رہنے سے صاف منع نہین فرمایا اسواسطے کہ اکثر عادت یون ہی کہ کواری پاس اجنبی مرد نہین رہتا ھ اِبْنُ عُمَرَ
اَلَا مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلَا یَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰہِ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم
کھایا چاہے تو سوائے خدا کے کسیکی قسم نکھاوے ف حالت کفر مین عادت تھی کہ بتون کی اور اپنے باپ دادون کی قسم
١٤١٣ کھاتے تھے سو اُسکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اُسکے نام کی چاہیے جو سبکا مالک ہی مخلوق کی قسم کھانا درست نہین ھ جُنْدُبُ
بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ وَصَالِحِیْہِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا
الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْہَاکُمْ عَنْ ذٰلِکَ مسلم مین جندب بن عبد اللہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو لوگ
تم سے پہلے تھے تو وے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو مسجدین بناتے تھے خبردار ہو جاؤ سو تم قبرون کو مسجدین نہ
بنائیو مین تمکو اس سے منع کرتا ہون ف قبرستان مین نماز پڑھنا اسواسطے منع ہی کہ اسمین شبہہ پڑتا ہی کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی
ہی بلکہ اول شرک عالم مین اسی طرح سے رائج ہوا اسواسطے حضرتؐ نے بتاکید تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ قبرون کو سجدہ کرنا حرام
١٤١٤ ہی اور اگر عبادت کی نیت ہو تو صاف کفر ہی **فصل** اس حدیثون کے حدیثین ہین جنکے سرے پر اَلَمْ ہی ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ
عَمْرٍو اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّی اللَّیْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَیْنَیْکَ حَظًّا وَّلِنَفْسِکَ حَظًّا وَّلِاَہْلِکَ
حَظًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ کُلِّ عَشَرَۃِ اَیَّامٍ یَوْمًا وَّلَکَ اَجْرُ تِسْعَۃٍ وَّبُرُوْدِیْ فَاِنَّکَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ
ہَجَمَتْ عَیْنَاکَ وَنَفِہَتْ نَفْسُکَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجسے فرمایا

مجھکو خبر نہیں ہوئی کہ تو روزہ رکھا کرتا ہی اور افطار نہیں کرتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہی جو ایسا کیا کر اسواسطے کہ تیری دونوں
آنکھوں کا حصہ ہی یعنی حق ہی اور تیری جان کا حصہ ہی اور تیری جورو کا حصہ ہی سو روزہ رکھا کر اور کبھی نہ رکھا کر اور رات کو نماز پڑھ
اور سو یا بھی کر اور روزہ رکھا کر ہر ایک دس روز میں ایک دن کا اور نو اُسی دن کے سوا سے تو دن کا ثواب ملیگا اور
دوسری روایت یون ہی کہ اگر ہمیشہ تو یون ہی کریگا تو دونون تیری آنکھین اندر کو گھس جاوینگی اور ضعیف ہوجاویگی تیری جان
ف عبد اللہ بن عمرو اس حدیث کے راوی نہایت عابد تھے اُنھون نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت مین مشغول
رہتے جورو کو خبر نہ لیتے ایک روز عمرو بن عاص عبد اللہ کے باپ گھر مین آئے تو بہو کو دیکھا کہ پرانے میلے کپڑے پہنے ہی
اُسکا سبب پوچھا اُس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھے خبر نہین لیتا شب و روز عبادت مین مشغول رہتا ہی تو اُنھون نے آپ سے عبد اللہ
کی شکایت حضرت سے کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو ایسی عبادت کرتا ہی کہ اپنی جان اور اپنی جورو کا حق ضائع کرتا ہی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت مین اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہی نہ اتنی افراط بہتر کہ اور حقوق ضائع ہون نہ اتنی تفریط
١٤١٥ اچھی کہ جانور کی طرح جماع اور خواب و خور مین مشغول ہوکر عبادت سے غافل رہے ۔ عن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتْ
هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نہین دیکھا اُن آیتون کو جو اس رات کو اُتری ہین اُنکے برابر کبھی نہین دیکھین یعنی قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس ف لبید بن اعصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا بالون مین گیارہ گرہین دی تھین جب قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتین اُتریں تو گیارہ گرہین کھل گئین حضرت کو صحت حاصل ہوئی یہ جو فرمایا
١٤١٦ کہ اُنکے برابر کوئی آیت نہین یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے سو یہ دونون سورتین بے نظیر ہین عن ابی هريرة
اَلَمْ تَرَوْا الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهٗ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَتْبَعُ بَصَرُهٗ نَفْسَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم کیا نہین دیکھتے ہو آدمی کو جب مرجاتا ہی تو اُسکی آنکھ اوپر کی طرف کھلی رہجاتی ہی لوگون نے
کہا کیون نہین حضرت نے فرمایا سو وہ اُس وقت ہوتا ہی جب کہ اُسکی بینائی جان کی پیروی کرتی ہی ف یعنی جان کے ساتھ بینائی
١٤١٧ بھی نکل جاتی ہی یہ سبب ہی آنکھ کے کھلے رہنے کا عن عائشة اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ
قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ
لَفَعَلْتُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو نے نہین دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش
نے جب کہ کعبہ بنایا تو اُنھون نے ابراہیم کی بنیاد سے کم کردیا تو مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اُسکو پھیر کے
بنائیے ابراہیم کی بنیاد پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہوتا تو مین یون ہی کرتا ف کفر کے
زمانے مین کفار قریش نے کعبہ بنایا تھا اور خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف حد حطیم تک سات
ہاتھ کم کردیا حضرت نے اُسکو دوبارہ درست نہ بنایا کہ قریش جو مسلمان تھے اُنکو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی عمارت کو مٹایا شاید
١٤١٨ اسلام سے پھر جاتے عن ابی بکر اَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ قَالَ لَهٗ بَعْدَ خُرُوْجِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بخاری و مسلم مین ابوبکر
صدیق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہین آیا یہ حضرت نے صدیق اکبر سے کہا اپنے نکلنے کے بعد

تحفۃ الرضا ترجمۂ مشارق الانوار

مدینے کی طرف ف حضرت نے جب مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو تین دن غار میں پوشیدہ رہے چوتھی شب مدینے کی طرف
روانہ ہوئے تمام رات چلے جب دن چڑھا اور گرمی ہوئی تو حضرت کو صدیق نے ایک پتھر کے سایے تلے سلایا جب حضرت
جاگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر میں رفیق سے صلاح مشورہ ضرور چاہیے فصل اُن فضائل میں
۱۴۱۹ وسے حاشیہ میں جنکے سرے پر اَفَلَا ہی فی اَبُوْهُرَيْرَةَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ
مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ
وَتُكَبِّرُوْنَ وَتُحَمِّدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کیا میں تکو وہ چیز نہ بتلاؤں جس سے تم اپنی اگلی استوں کے مرتبے پا جاؤ اور اپنے پچھلے لوگوں سے
بڑھ جاؤ اور نہو کوئی تم سے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تمنے کیا اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور
بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو ہر ایک نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار ف محتاج
اصحاب نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہیں مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہیں لیکن وے ہم سے بڑھ گئے
۱۴۲۰ زکوٰۃ اور خیرات دیتے ہیں اور یہ ہم سے نہیں ہو سکتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی فی عَائِشَةَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا
قَالَهٗ حِيْنَ قِيْلَ لَهٗ اَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ بخاری اور مسلم میں حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا میں شکر گذار بندہ نہ ہوں یہ حضرت نے فرمایا جبکہ حضرت سے لوگوں نے
کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اُٹھاتے ہیں اور حال تو یہ ہی کہ البتہ آپ کی تو اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہوگئی ہی ف
حضرت شب خیزی اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپ کے قدم ورم کر گئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کس
واسطے اتنی مشقت اور تکلیف اُٹھاتے ہیں آپ کی بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن میں وعدہ کیا ہی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری عبادت گناہ ہی بخشانے کے واسطے نہیں ہی اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میری
مغفرت کا وعدہ کیا مجکو افضل الانبیا کیا بندگی کی مجکو توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت
نہیں ہو سکتا اگر مغفرت ہوئی تو اُسکی شکر گذاری واجب ہی اور یہ جو بعضے جاہل فقیر کہتے ہیں کہ جب آدمی کامل ہو گیا اور خدا
۱۴۲۱ رسیدہ ہوا تو اُسکو عبادت کی کچھ حاجت نہیں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ نہایت غلط بات ہی اسواسطے کہ حضرت سے
زیادہ خدا رسیدہ کون ہی جسکو عبادت کی حاجت نہو عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ
الَّتِيْ مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا فَاِنَّهٗ يَشْكُوْ اِلَيَّ اَنَّكَ تُجِيْعُهٗ وَتُدْئِبُهٗ قَالَهٗ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ حِيْنَ دَخَلَ حَائِطَهٗ
فَاِذَا فِيْهِ جَمَلٌ فَلَمَّا رَاٰهُ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ مسلم میں عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کیا خدا سے نہیں ڈرتا اس چارپائے یعنی اونٹ کے مقدمے میں جسکو خدا نے تیری ملکیت میں دیا ہی سو البتہ وہ اونٹ تو
مجھے گلہ کرتا ہی کہ اُسکو بھوکا رکھتا ہی اور ہمیشہ اُس سے محنت لیتا یہ حضرت نے ایک انصاری مرد سے کہا جب حضرت اُسکے
احاطے والے باغ میں گئے تو وہاں ایک اونٹ تھا جب اُس اونٹ نے حضرت کو دیکھا تو آہستہ آواز کی اور اُسکی دونوں
آنکھوں سے آنسو بہے ف جب اونٹ نے ایسا کیا تو حضرت نے محبت سے اُسپر ہاتھ پھیرا اور پوچھا کہ یہ کسکا اونٹ ہی تب انصاری نے کہا کہ

میرا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث معجزہ ہی کہ جانور بھی حضرت کو پہچانتے تھے معلوم ہوا کہ بے زبان جانورون پر
۱۴۲۲ بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہی جو رحم نکرے وہ گنہگار ہی عذاب کے لائق ق انس افلا تخرجون مع راعینا فی ابله
فتصیبون من ابوالها والبانها قاله لنفر من عکل وعرینة بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ کیا تم باہر نہین نکلتے ہمارے چرانے والے ساتھ اُسکے اونٹون مین تو پاؤ اُنکے پیشاب اور دودھ کو یہ حضرت
نے قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگون سے فرمایا ف آٹھ آدمی اُس قوم کے مدینے مین بیمار ہوئے انکو جلندر تھا حضرت کے
اونٹ چرائی پر مدینے سے باہر تھے اُنکو وہان چرانے والے کے ساتھ بھیجا جب اونٹون کا پیشاب اور دودھ پیکر چنگے
ہوئے تو چرانے والے کو مار کے اونٹون کو لیچلے پھر حضرت پاس پکڑ آئے حضرت نے اُنکے ہاتھ پاؤن کٹوائے اور آنکھون مین
سلائیان پھروائین اور انکو میدان مین ڈال دیا کہ پیاس کے مارے مر گئے **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے
۱۴۲۳ پہلے ہمزہ اور آو ہی ق انس الیس الذی امشاه علی رجلیه فی الدنیا قادرا علی ان یمشیه علی وجهه یوم
القیمة بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے اُسکو دنیا مین اُسکے دونون پاؤن پر چلایا وہ قادر
نہین ہی اسپر کہ قیامت کے دن اُسکو اُسکے مُنہ کے بل چلا دے ف ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ قرآن مین خدا فرماتا ہی کہ قیامت
مین کافر مُنہ کے بل چلینگے یہ کس طرح سے ہو سکیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسنے پاؤن مین چلنے کی طاقت دی وہ
۱۴۲۴ مُنہ مین بھی دے سکتا ہی یعنی خدا کے آگے سب مشکل چیزین آسان ہین ق انس الیس یشهد ان لا اله الا الله وانی
رسول الله یعنی مالک بن الدخشم قالوا انه یقول ذلک وما هو فی قلبه قال لا یشهد احد انه لا اله الا الله
وانی رسول الله فیدخل النار او تطعمه بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ اسکی گواہی
نہین دیتا کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور اسکی کہ مین خدا کا رسول ہون مراد اس سے مالک بن دخشم ہی اصحاب
نے کہا وہ تو یہ کہتا ہی لیکن اُسکے دل مین اُسکا اعتقاد نہین یعنی وہ منافق ہی حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین جو لا اله الا الله
محمد رسول الله کی گواہی دیوے پھر دوزخ مین پیٹھے یا یون فرمایا کہ اُسکو دوزخ کھاوے ف حضرت کے اصحاب منافقون
کا ذکر کرتے تھے مگر زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک بن دخشم کیطرف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسنے توحید اور
رسالت کی گواہی دی وہ بہشتی مسلمان ہی اور اگر اُسکے دل مین اُسکا اعتقاد نہوگا تو خدا اُسکو سمجھ لیگا ہمکو اُسکی تفتیش کچھ
۱۴۲۵ ضرور نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی ق ابو ذر اولیس قد جعل الله لکم ما تصدقون ان بکل تسبیحة صدقة وبکل
تکبیرة صدقة وبکل تحمیدة صدقة وبکل تهلیلة صدقة وامر بمعروف صدقة ونهی عن منکر
صدقة وفی بضع احدکم صدقة قالوا یا رسول الله ایاتی احدنا شهوته ویکون له فیها اجر قال ارایتم
لو وضعها فی حرام اکان علیه فیها وزر فکذلک اذا وضعها فی الحلال کان له اجر قاله لناس
من اصحابه قالوا یا رسول الله ذهب اهل الدثور بالاجور یصلون کما نصلی ویصومون
کما نصوم ویتصدقون بفضول اموالهم مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا خدا نے تمکو وہ نہین
دیا جس کا تم صدقہ دو البتہ ہر ایک بار سبحان الله کہنا صدقہ ہی اور ہر ایک بار الله اکبر کہنا صدقہ ہی اور

ہر ایکبار الحمد للہ کہنا صدقہ ہو اور ہر ایکبار لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہو اور نیک بات بتلانا صدقہ ہو اور برے کام سے روکنا
صدقہ ہو اور تمھارے جماع کرنے میں صدقہ ہو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی تو اپنی شہوت کا کام کرے اور اسمین
بھی اسکو ثواب ہوگا یعنی اپنی لذت میں ثواب ہونیکی کیا وجہ ثواب تو ارادت میں ہوتا ہو حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت
کو حرام میں رکھے یعنی زنا کرے تو البتہ اُسپر عذاب ہوگا تو اسی طرح جب اس شہوت کو حلال میں رکھا تو اُسکو ثواب ہوگا یعنی
ثواب شہوت پر نہیں بلکہ خدا کی اطاعت پر ہو کہ اُسنے اپنی شہوت کو حرام سے روکا حلال میں صرف کیا یہ حضرت نے اپنے چند
اصحاب سے کہا جنھوں نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مالدار لوگ تو ثواب لیگئے وے نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ
رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور اپنی حاجت سے زیادہ مالوں کو صدقہ دیتے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ف یعنی صدقے اور خیرات
کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہیں کہ تمکو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل میں خیرات کا ثواب حاصل ہو یہانتک کہ جماع میں بھی ثواب
۱۲۲۶ ہو اور جماع میں ثواب اُسی وقت ہو جب نیت بخیر کرے یعنی حکم خدا جانکے کرے نیک اولاد کی اُس سے اُمید رکھے م ابو سعید لَئِنْ
اَنْطَلَقْنَا غُزَاةً فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِیْ عِیَالِنَا لَہٗ نَبِیْبٌ کَنَبِیْبِ التَّیْسِ عَلَیَّ اَنْ لَّا اُوْتٰی بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِکَ اِلَّا
نَکَّلْتُ بِہٖ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہم جب جاوین خدا کی راہ میں غازی ہوکر تو رہ جایا کریگا کوئی مرد ہم مسلمانوں
کے جورو لڑکوں میں اُسکی آواز ہو جیسے بکرے کی آواز جماع کے وقت مجھپر یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا میرے پاس لایا جاویگا
جسنے یہ کیا ہو میں اُسکے سبب سے ضرور اُسپر عذاب کرونگا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگوں میں عبرت ہو جاوے ف بعضے لوگ جماع
کے شوق سے جوروؤں کی محبت سے حضرت کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت میں یون
آیا ہو کہ جب ماعز نے زنا کا اقرار کیا حضرت نے اُسکی سنگسار کا حکم کیا پھر خطبے میں یہ حدیث فرمائی یعنی جہاد میں نہ جانا اور گھر
رہنے کا یہی انجام ہو کہ لوگ زنا میں گرفتار ہوتے ہیں اور یہ جو فرمایا کہ اُسکی آواز جیسے بکرے کی تو حقارت کیواسطے اور اسواسطے
۱۲۲۷ کہ بکرا اکثر جماع میں مشغول رہتا ہو ق ابو ھریرۃ اَوَلِکُلِّکُمْ ثَوْبَانِ قَالَہٗ لِسَائِلٍ سَأَلَہٗ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہیں یہ حضرت نے
اُس شخص سے کہا کہ جسنے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کو پوچھا ف یعنی اگر ایک کپڑے میں نماز درست نہو تو عرب میں اکثر
۱۲۲۸ لوگوں کی نماز نہو کس واسطے کہ تم عرب لوگوں میں ہر ایک کے پاس تو دو دو کپڑے نہیں ہوتے م عائشۃ اَوَمَا شَعَرْتِ
اَنِّیْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا ھُمْ یَتَرَدَّدُوْنَ ق وَلَوْ اَنِّی اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْھَدْیَ
مَعِیْ حَتّٰی اَشْتَرِیَہٗ ثُمَّ اَحِلُّ کَمَا حَلُّوْا مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نجانا کہ
میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم کیا سو وے تو تردد کرتے ہیں یعنی اُسپر عمل نہیں کرتے یہانتک تو صرف مسلم کی روایت ہو
اگلی روایت بخاری اور مسلم دونوں کی ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھ
نہ ہانکتا یہانتک کہ مکے میں مول لیتا تو میں بھی احرام اُتارتا جیسا لوگوں نے اُتارا ف حضرت نے حجۃ الوداع میں
حج کی نیت سے احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی جب مکے میں پہونچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام اُتارے
حج کے موسم میں پھر احرام باندھے تو اصحاب کو احرام اُتارنے میں تردد تھا اسواسطے کہ حضرت نے احرام نہ اُتارا تھا سو فرمایا

کہ میں قربانی ساتھ لانے سے ناچار ہو گیا اگر میں یہ حال جانتا تو مکے میں قربانی خرید کرتا جیسے لوگوں نے احرام اتارا
۱۴۲۹ میں بھی اتارتا **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر اَمَا ہے **ق** جَابِرٌ اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ
فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ **قَالَهُ** لَهٗ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خبردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گھر میں آنیوالا ہے
تو جب تو اپنے گھر میں آئیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو یہ حضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا **ف** جابرؓ سے روایت ہے کہ میں تازہ
نکاح کر کے جہاد میں حضرتؐ کے ساتھ گیا تھا جب ہم وہاں سے پھرے اور مدینے کے قریب پہونچے تو حضرتؐ نے پوچھا کہ
کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے کہا ہاں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنی جماع کرنا لڑکے حاصل کرنے کے
واسطے ہے فقط آب ریزی منظور نہ رکھنا اور تو سفر سے آتا ہے کثرت سے جماع نکرنا کہ ناتوانی ہوگی اور اگر عورت کو حیض کے دن
۱۴۳۰ ہوں تو صبر کرنا کہ وہ پاک ہو جاوے شتابی نکیجیو **ق** مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ
اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ **قَالَهُ** لَهَا لَمَّا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً بخاری اور مسلم میں حضرت میمونہؓ بنت حارث سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا خبردار ہو تو اگر اس لونڈی کو اپنے ماموؤں کو دیتی تو تیرا ثواب اسمیں بہت بڑا ہوتا یہ حضرتؐ نے حضرت میمونہؓ سے
فرمایا جبکہ اُنھوں نے ایک لونڈی آزاد کی **ف** حضرت میمونہ حضرت کی بی بی تھیں اُنھوں نے ایک لونڈی بدوں حضرتؐ
کے پوچھے آزاد کی رات کو یہ حال حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب یعنی برادری کا
۱۴۳۱ آزاد کرنے سے زیادہ تر ہے **ق** اَبُوْقَتَادَةَ اَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى
يَجِيْءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ
وَقْتِهَا **قَالَهُ** غَدَاةَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ مسلم میں ابو قتادہؓ سے روایت ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ
ماجرا تو یوں ہے کہ نیند میں کچھ تقصیر نہیں تقصیر تو اُس شخص پر ہے جو نماز نہ پڑھے یہانتک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے سو جو
شخص کہ ایسا کرے یعنی سونے سے اُسکی نماز قضا ہو جاوے تو قضا کی نماز پڑھے جسوقت کہ اس سے آگاہ ہو پھر جب کل
ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنی یوں نکرے کہ جسوقت آج کی قضا پڑھے کل کی ادا نماز بھی اسی وقت پڑھے اس خیال
سے کہ آج سے شاید وقت بدل گیا یہ حضرتؐ نے لیلۃ التعریس کی صبح کو کہا نماز فجر کی قضا کرنے کے بعد **ف** حضرت جہاد
سے پھرے اور رات بھر چلے تھوڑی رات رہے سو رہے اور چند اصحاب کو چوکیدار مقرر کیا کہ نماز کے وقت جگا دیویں
ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہو گئی دن چڑھے اول حضرت جاگے وہاں سے آگے بڑھکے قضا کی نماز پڑھی
۱۴۳۲ اصحابؓ نے کہا کہ اس ہماری تقصیر کا کیا کفارہ ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَمَا اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ
فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَيُرْوٰى لَا يَسْتَنْزِهُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ
بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقرر ان دونوں پر عذاب ہوتا ہے اور ان پر کسی مشکل کام میں عذاب نہیں ہوتا
اُن دو سے ایک تو چغلی کیواسطے آمد رفت کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نکرتا تھا اور دوسری روایت یوں ہے کہ پیشاب سے
طہارت نکرتا تھا **ف** حضرت دو قبروں پر گذرے اور ایک ٹہنی کھجور کی چیر کے دونوں قبروں پر گاڑ دی اور فرمایا کہ جبتک یہ تر رہینگی
تو خدا کی تسبیح کرینگی اسکی برکت سے اُنکے عذاب میں تخفیف ہوگی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی چغل خوری سے بچنا اور پیشاب آنے میں کرنا با طہارت

کرنا ایسے کام نہین جو آدمی پر مشکل ہون دوسری حدیث مین آیا ہو کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہی ھ
ابو سعید ان ما انی لم استحلفکم تہمة لکم ولکنه اتانی جبریل فاخبرنی ان الله یباهی بکم الملائکة
قاله حین خرج علی الحلقة من اصحابه فقال ما اجلسکم قالوا اجلسنا نذکر الله ونحمده علی ما ۱۴۳۳
هدانا للاسلام ومن به علینا قال الله ما اجلسکم الا ذاک قالوا الله ما اجلسنا الا ذاک مسلم
مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ مین نے تمسے بدگمان ہو کر تمکو قسم نہین دلائی لیکن میرے پاس جبریل
آیا اسنے مجکو خبر دی کہ الله تعالی تمھارے سبب سے فرشتون سے فخر کرتا ہی یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جبکہ حضرت اپنے اصحاب
کی محفل پر گذرے تو فرمایا کہ کس چیز نے تمکو بٹھلایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہین اور اسکی تعریف کرتے ہین کہ اسنے
ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور اسکے سبب سے ہم پر احسان کیا حضرت نے فرمایا تمکو خدا کی قسم ہی کہ تمکو اسکے سوا اور کسی کام نے تو نہین
بٹھلایا اصحاب نے کہا خدا کی قسم ہمکو سوا یاد الہی کے اور کسی کام نے نہین بٹھلایا ف معمول ہی کہ کمال خوشی مین کبھی اپنے
دوست سے یقینی بات کو قسم دلاکر پوچھتے ہین تاکہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے اصحاب کو قسم دلائی پھر کمال
شفقت سے فرما بھی دیا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہین کہ اصحاب کو رنج ہو اور یہ جو فرمایا کہ ذاکرون سے فرشتون مین خدا
فخر کرتا ہی یعنی انکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہی کہ باوجودیکہ بنی آدم شہوت اور غضب کے جال مین گرفتار ہین پھر بھی میری یاد سے
غافل نہین ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ق سعد بن ابی وقاص اما ترضی ان تکون منی ۱۴۳۴
بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی قاله لعلی رضی الله عنه عند خروجه الی غزوة تبوک بخاری و مسلم
مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس سے راضی نہین کہ تو ہووے میرے نزدیک بمنزلہ ہارون
کے موسی کے نزدیک مگر فرق اتنا ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین یہ حضرت نے علی مرتضی سے فرمایا جنگ تبوک کے چلتے وقت
ف منافقون نے طعنہ دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھ نہین لیے جاتے ذلیل جان کے انکو گھر مین چھوڑے جاتے ہین تب
حضرت نے علی مرتضی کے دلاسے کیواسطے یہ حدیث فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچوین باب مین مفصل ہو چکا ھ عمرو بن العاص ۱۴۳۵
اما علمت ان الاسلام یهدم ما کان قبله وان الهجرة تهدم ما کان قبلها وان الحج یهدم ما کان قبله قاله
له حین قبض یده عن البیعة فقال مالک یا عمرو قال اردت ان اشترط قال تشترط ماذا قال ان
یغفر لی مسلم مین عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہین جانتا کہ بیشک اسلام اگلے گناہون کو ڈھا دیتا اور
ہجرت اگلے گناہون کو ڈھا دیتی ہی اور حج اگلے گناہون کو ڈھاتا ہی یہ حضرت نے عمرو بن عاص سے کہا جبکہ اسنے بیعت کرنے
سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو حضرت نے فرمایا کہ اے عمرو تجکو کیا ہوا جو تو نے بیعت نہ کی عمرو نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ شرط
کرون حضرت نے فرمایا کون سی شرط کریگا اسنے کہا اپنی مغفرت کی شرط ف جبکہ کافر مسلمان ہوا تو اسکے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ
صغیرہ ہون معاف ہو جاتے ہین اسلام کی برکت سے کسی چیز کا مواخذہ باقی نہین لیکن ہجرت اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہین کبیرہ
گناہ نہین معاف ہوتے لیکن بطریق خرق عادت ہر چند اس حدیث مین کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہین لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہی کہ سوائے
اسلام کے اور عبادات سے صرف صغیرہ معاف ہوتے ہین لیکن جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین لکھا ہی کہ بعضی روایات مین آیا ہی

۱۴۳۶ کہ حج سے صغیرہ کبیرہ سب معاف ہو جاتے ہیں و اللہ اعلم ھ اَبُوْ ھُرَیْرَةَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ
اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرُّكَ قَالَہٗ لِرَجُلٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِی
الْبَارِحَةَ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کیوقت یون کہتا کہ اعوذ بکلمات اللہ
التامات من شر ما خلق یعنی میں پناہ مانگتا ہون خدا کی پورے تاثیر والے کلامون کے سبب تمام مخلوقات کے ضرر سے
تو تجکو ضرر نکرتی یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے کہا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ کہ کیا ہی تکلیف مجکو بچھو سے ہوئی کہ اُسنے مجکو
۱۴۳۷ رات کو کاٹا ف معلوم ہوا کہ اس دعا میں دفع موذیات کی تاثیر ہی ق اَبُوْ ھُرَیْرَةَ اَمَا وَاَبِیْكَ لَتُنَبَّأَنَّہٗ اَنْ تَصَدَّقَ
وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰی زَادَ مُسْلِمٌ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ ثُمَّ اتَّفَقَا وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ
قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ تَفَرَّدَ مُسْلِمٌ بِقَوْلِهٖ اَمَا وَاَبِیْكَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہی کہ البتہ تجکو اپنے سوال کی خبر معلوم ہو جاویگی بہتر صدقہ یہ ہی کہ تو خیرات
کرے جس حالت میں کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری کی امید رکھتا ہو مسلم میں اتنی روایت زیادہ کی کہ
تجکو زندگی کی امید ہو پھر بخاری و مسلم دونون نے اس روایت میں اتفاق کیا اور خیرات کرنے میں دیر مت کر یہانتک کہ
مرنے لگے اور دم حلق میں پہونچے اُسوقت تو یون کہے کہ فلانے کو اتنا اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہو چکا
صرف مسلم میں اَمَا وَاَبِیْكَ کی روایت ہی ف ایک مرد نے حضرتؐ سے پوچھا کہ میں اپنے مال کو کیونکر صدقہ کرون اور کون سی خیرات
افضل ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خیرات کرنا صحت کی حالت میں افضل ہی کہ مال دینے کو جی بچتا ہے زندگی کی امید
ہو اور یہ نہیں کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا اسواسطے کہ اگر اُسوقت نہ کسیکو
۱۴۳۸ دیگا تو بھی مال اُسکے ہاتھ سے گیا اور غیر انکو ملا یعنی وارثون کو ق اَلْمُسَیَّبُ بْنُ حَزْنٍ اَمَا وَاللّٰہِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ
عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِلٰی قَوْلِهٖ اَصْحَابُ الْجَحِیْمِ قَالَہٗ لِاَبِیْ طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِہٖ بخاری اور
مسلم میں مسیب بن حزنؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خبردار ہو خدا کی قسم میں تیرے واسطے مانگے جاؤنگا جبتک مجکو تیری
بخشش مانگنے سے روک نہوگی پھر خدا نے یہ آیت اُتاری کہ پیغمبر اور ایمانداروں کو لائق نہیں کہ مشرکون کیواسطے دعا کریں
مغفرت کی اگرچہ اُنکے قرابتی ہون حال آنکہ اُنپر ظاہر ہو چکا ہی کہ مشرک دوزخی لوگ ہیں یہ حضرتؐ نے ابی طالب کے مرتے وقت فرمایا
ف ابوطالب کے مرتے وقت حضرتؐ نے کہا کہ اے چچا لا الہ الا اللہ کہہ لے تو میں خدا کے آگے تیری مغفرت کے واسطے حجت کرونگا ابوجہل
نے کہا کہ اے ابوطالب اپنے باپ دادا کا دین مت چھوڑنا دیر تک حضرتؐ کلمہ کہنے کو فرماتے رہے اور ابوجہل وغیرہ منع کرتے
رہے آخر کو ابوطالب نے کہا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت کو طلب مغفرت بھی
منع ہوئی ابوطالب حضرتؐ کے چچا حضرت پر نہایت فدا رہتے تھے اسواسطے حضرت کو اُنکی مغفرت کی بہت آرزو تھی ق
۱۴۳۹ اَبُوْ ھُرَیْرَةَ اَمَا یَخْشٰی اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰہُ رَأْسَہٗ رَأْسَ حِمَارٍ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰہُ
صُوْرَتَہٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم میں کوئی ڈرتا نہیں جبکہ امام سے
پہلے اپنا سر اُٹھاتا ہی کہ خدا اُسکے سر کو گدھے کے سر سے بدل ڈالے یا خدا اُسکی صورت کو گدھے کیصورت کر ڈالے ف یعنی جو سجدہ سے

اپنے امام کے قبل سر اُٹھاوے وہ نادان ہے حقیقت مین گدھا ہے اور ظاہر مین آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت نہین کرتا یا یہ
مطلب کہ ایسے مرد کی سزا آخرت مین ایسی ہوگی خلاصہ مطلب یہ کہ مقتدی جلدی نکرے اُسپر امام کی اطاعت واجب ہے

۱۳۴۰ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر مثل ہے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ فِيْ مَثَلِ رَجُلَيْنِ
عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ اَوْجُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ اِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اِتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعَفِّيَ اَثَرَهٗ وَاِذَا
هَمَّ الْبَخِيْلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَنْهُ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ اِلٰى تَرَاقِيْهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰى صَاحِبَتِهَا
فَيَجْتَهِدُ اَنْ يُّوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ وَيُرْوٰى فَلَا تَتَّسِعُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردون کی کہاوت جن پر دو کُرتے یا دو زرہین ہون لوہے کی
جبکہ ارادہ کرتا ہے خیرات کرنیوالا خیرات کا تو اُسپر زرہ کشادہ ہوکر لمبی چوڑی ہوجاتی ہے یہانتک کہ اُسکے نقش قدم پر گھسٹتی
جاتی ہے اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو اُسکی زرہ سمٹ جاتی ہے اور اُسکے دونون ہاتھ گردن تک کھچ جاتے ہین اور
ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقے سے بھڑ جاتا ہے تو وہ کوشش کرتا ہے کہ زرہ کشادہ ہو سو نہین کرسکتا اور دوسری روایت یون ہے
کہ زرہ نہین کشادہ ہوتی **ف** یعنی سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو اُسکا سینہ کشادہ ہوجاتا ہے ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہین دینے
کیوقت خوب پھیلتے ہین بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے اُسکا دل تنگی کرتا ہے تو دینے کو ہاتھ نہین پھیلتے گویا کسینے اُنکے ہاتھ
پکڑ لیے خلاصہ مطلب یہ کہ سخی بکمال خوشی سے خیرات کرتا ہے اور بخیل کی خیرات کرتے جان نکلتی ہے اور روح قبض ہوتی ہے

۱۳۴۱ **م** اَبُوْمُوْسٰى مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ مسلم مین ابوموسیٰؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُس گھر کی مثل جسمین خدا کا ذکر ہوتا ہے اور اُس گھر کی جسمین خدا کی یاد نہین ہوتی جیسے زندے
۱۳۴۲ اور مردے کی مثل یعنی جس گھر مین خدا کی یاد ہوتی ہے وہ بابرکت اور بارونق ہے اور جسمین خدا کی یاد نہین وہ بے برکت ہے **م** جابرؓ
مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پانچون نمازون کی مثل جیسے جاری دریا گہرے کی مثل کہ کسیکے دروازے پر ہو وہ اُسمین
پانچ بار ہر روز اُسمین نہاوے یعنی ایسا شخص گناہون سے پاک ہیگا جیسے پانچ وقت کا نہانے والا میل سے صاف
۱۳۴۳ رہتا ہے **خ** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ مَثَلُ الْقَائِمِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ نِ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ
فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَآءِ مَرُّوْا عَلٰى
مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَّلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ تَرَكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا
وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا بخاری مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکی مثل
جو خدا کی حدون پر کھڑا ہے یعنی گناہ نہین کرتا اور جو اُن حدون مین گر پڑا یعنی گناہون مین ڈوبا اُس قوم کی مثل ہے جنھون نے
قرعہ ڈالکے جہاز مین اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے اُسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلے کا مکان پایا سو جو
لوگ تلے رہے جب اُنھون نے پانی چاہا تو اپنے اوپر والون پر گذرے تو تلے والون نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو
پانی کیواسطے توڑ پھاڑ لیوین اور اپنے اوپر والون کو آمد و رفت کی تکلیف سے بچاوین تو اچھی بات ہے سو اگر اوپر والون نے تلے والونکو

انکی خواہش پر چھوڑا یعنی توڑنے سے منع نکیا تو اوپر اور تلے کے سب ہلاک ہوئے یعنی ڈوبے اور اگر انکے ہاتھ پکڑ لیے تو اوپر والے خود بھی بچے اور تلے والے بھی سب بچے ف یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون بعضے اُنمین سے گناہون اور خلاف شرع کامون سے بچتے ہون اور بعضے بد کامون مین مشغول ہون اور متقی لوگ با وجود قدرت کے گنہگارون کو بد کامون سے نہ روکین تو آخرت کے عذاب مین دونون شریک ہین اور اگر دنیا مین عذاب آویگا تو سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ بد کامون سے راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنی خلاف شرع کام سے لوگون کو روکنا واجب ہے اسواسطے کہ برے کام جب کثرت سے ہوتے تو اُنمین سبکی بربادی

۱۲۴۴ ہے ق ابن عمر مَثَلُ الْقُرْاٰنِ مَثَلُ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ بخاری و مسلم عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے اونٹ کی سی مثل ہے کہ اگر اُسکے مالک نے باندھے رکھا تو اُسکو اپنے قابو مین بند رکھا اور اگر اُسکو رسی سے چھوڑا تو جاتا رہا ف یعنی حافظ قرآن کو لازم ہے کہ ہمیشہ دور کرتا رہے نہین تو بھول جاویگا

۱۲۴۵ ق ابو موسیٰ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس ایماندار کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہے ترنج یعنی میٹھے نیبو کی مثل ہے کہ اُسکی بو بھی اچھی اور اُسکا مزہ بھی اچھا اور اُس ایماندار کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا چھوہارے کی سی مثل ہے کہ اُسمین بو نہین اور اُسکا مزہ میٹھا ہے اور اُس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہے دونا مردے کی سی مثل ہے کہ اُسکی بو اچھی اور اُسکا مزہ کڑوا اور اُس منافق کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا اندراین کے پھل کی سی مثل ہے کہ اُسمین بو نہین اور مزہ اُسکا کڑوا ف یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اُسکو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسری ظاہری جسکا اثر لوگونکو پہونچتا ہے اُسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہے اور جو مومن کہ قرآن خوان نہین اُسکا باطن ایمان کے سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری اثر ہے مگر باطنی نہین کہ اُسکا اعتقاد درست نہین اور جو منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر اُسکا اچھا نہ باطن

۱۲۴۶ ق جابر مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ تَخِرُّ كَهَا الرِّيْحُ فَتَقُوْمُ مَرَّةً وَتَقَعُ اُخْرٰى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتّٰى تَنْقَعِرَ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی سی مثل ہے کہ اُسکو ہوا ہلاتی ہے تو کبھی اُٹھتی ہے اور کبھی گرتی اور کافر کی مثل صنوبر کی مثل ہے کہ ہمیشہ کھڑا رہتا ہے یہانتک کہ جڑ سے اُکھڑ جاوے ف صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھکتا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اکھڑ جاتا ہے جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب کہ مومن ہمیشہ بلا و مصیبت مین گرفتار رہتا ہے تو اسکے گناہون مین تخفیف ہو جاتی ہے اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہے اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہے یعنی مومن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت کے پہنچنے کو اُسکو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے گناہونکا کفارہ بوجھے

۱۲۴۷ م النعمان بن بشیر مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى بَعْضُهُ تَدَاعٰى سَائِرُهُ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى مسلم مین نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندارون کی

تحفۃ الاخیار اردو ترجمہ مشارق الانوار

مثل ہی آپس کی محبت اور ترحم مین بدن کی سی مثل ہی جبکہ بعض بدن بیمار اور بیکل ہوا تو باقی عضو بدن کے بیخوابی اور تپ مین
شریک ہو جاتے مین ف یعنی اگر آنکھ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہی اسیطرح ایمانداروں کی آپس کی محبت کا
حال ہی کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اُسمین شریک ہین یعنی مقتضا کمال ایمان کا یہ ہی کہ ایسی محبت آپسمین حاصل
کرین اور جسکو غیر کا رنج دیکھکر رنج نہوا اور با وجود قدرت کے اُسکو بلا سے نہ چھوڑا وے اُسکے ایمان مین نقصان ہی
١٤٤٨ ابْنُ عُمَرَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً مسلم مین عبد الله
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی مثل اُس بکری کی سی مثل ہی جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلونکے درمیان یعنی
دو ریوڑ کے درمیان کبھی اس ریوڑ مین جھکتی ہو اور کبھی اُسمین ف یعنی منافق شک اور شبہے مین گرفتار ہی کبھی ایمان کی بات
سنکر ایمان کی طرف جھکتا ہی اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کیطرف جھکتا ہی وہ کمبخت نہ ادھر کا نہ اُدھر کا ہی جابرؓ مَثَلِىْ وَمَثَلُكُمْ
١٤٤٩ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهِ وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ
وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ يَدَىَّ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور تمھاری مثل اُس مرد کی سی مثل ہی
جسنے آگ جلائی تو اُسمین ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہی اور مین پکڑنے والا ہون تمھاری
کمرگاہ کو دوزخ سے اور تم چھڑائے بھاگتے ہو میرے ہاتھ سے ف یعنی شہوات اور گناہونمین ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ
مین گرتے ہین اور مین ہزار ہزار حکمت سے تمکو گناہون سے روکتا ہون جیسے کوئی کسیکا پٹکا پکڑکے روکتا ہو لیکن تم نہین رکتے
اس حدیث سے حضرت کی کمال شفقت اپنی اس گنہگار امت پر ثابت ہوتی ہی ق جابرؓ مَثَلِىْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا
١٤٥٠ فَاَكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ
زَادَ مُسْلِمٌ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ خَتَمْتُ الْاَنْبِيَاءَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری
مثل اور پیغمبرون کی مثل اُس مرد کی سی مثل ہی جسنے ایک گھر بنایا تو اُسکو پورا بنایا اور ستھرا تیار کیا مگر ایک اینٹ کا مکان رہنے دیا
اور لوگ اُس گھر آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے اس اینٹ کا مکان کیون نہ تیار ہوا مسلم نے اتنی روایت اور
زیادہ کی ہی سو مین اُس اینٹ کا مکان ہون مین اسطرح آیا کہ مین نے پیغمبرون کو ختم کیا ف یعنی نبوت کا محل بدون خاتم
النبیین کے ناتمام تھا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہو گیا جتنے عمدہ کمالات بشر مین ممکن تھے وہ حضرت پر ختم ہو گئے
اسی واسطے ہمارے حضرت خاتم النبیین ہوئے کوئی کمال باقی نہین رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اُسکا جلوہ گر ہوتا **فصل**
اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ایاکم اور ایاک ہی ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا
١٤٥١ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَبَيْتُمْ
اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى
وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو
راہونکے بیٹھنے سے تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو راہونکے بیٹھنے سے کوئی چارہ نہین کہ ہم وہان آپسمین بات چیت
کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا تو اگر تم وہانکی بغیر نشست کے نہین مانتے تو راہ کا حق ادا کرو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہی یا رسول اللہ

حضرتؐ نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگون کے عیبون سے آنکھ کو نیچے جھکانا اور لوگون کی تکلیف دینے والی چیز کو دور
کرنا یعنی اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا ف یعنی اول تو راہ
مین بیٹھنا بہتر نہین اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ ۱۴۵۲
رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ فَقَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو عورتون پاس جانے سے تو ایک انصاری مرد نے پوچھا یا رسول اللہ بھلا خاوند کے رشتہ دار کا
حال تو بتلایئے کہ یہ لوگ بھی عورت پاس جاوین یا نہ جاوین حضرتؐ نے فرمایا کہ خاوند کے رشتے دارونکا عورت کے
جانا موت ہے یعنی بلا کی اور فساد کا سبب ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتے دارون کو جیسے دیور جیٹھ
کو خلوت مین عورت پاس جانا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہین خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِيَّاكُمْ ۱۴۵۳
وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے
کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے ف یعنی بے تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہے
ق اَنَسٌ اِيَّاكُمْ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ وَاِنْ كَانَ كَافِرًا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو مظلوم ۱۴۵۴
کی بددعا سے اگرچہ مظلوم کافر ہو ف یعنی کسی مسلمان ور کافر کو ناحق نہ ستاؤ کہ مظلوم کی دعا تیر بہدف ہے م اَبُوْ قَتَادَةَ ۱۴۵۵
اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو زیادہ
قسم کھانے سے بیچنے مین اسواسطے کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہے پھر برکت کو گھٹاتی ہے ف یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹی قسم
اس طرح کھاوے کہ واللہ یہ چیز اتنے کی ہے اور فلانا شخص اتنی قیمت مجکو دیتا تھا مین نے نہ مانا سو فرمایا کہ اسمین ہر چند
آدمی دھوکھا کھاتا ہے اور چیز بک جاتی ہے لیکن اس مال مین برکت نہین رہتی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ خ اِيَّاكُمْ ۱۴۵۶
وَالْوِصَالَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو لگاتار کے روزون سے صرف
بخاری کی روایت مین یہ لفظ مکرر ہے یعنی دوبار حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو لگاتار کے روزون سے بچو لگاتار کے روزون سے ف
وصال اور طی کا روزہ اُسکو کہتے ہین کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ مین کچھ بھی نکھاوے معلوم ہوا کہ طی کا روزہ
مکروہ ہے اور اگر طاقت نہو تو حرام ہے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ قَالَهُ لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے ۱۴۵۷
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچ دودھ والے جانور کے ذبح کرنے سے یہ حضرتؐ نے ابو الہیثم بن تیہان سے فرمایا ف ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرتؐ ایک روز گھر سے نکلے تو صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ کو دیکھا فرمایا کہ تم کسواسطے گھر سے نکلے ہو
اُنھون نے کہا کہ بھوکھ کے سبب سے حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین بھی اسی واسطے نکلا ہون پھر حضرت اور اصحاب
ابو الہیثم انصاری کے گھر گئے وے گھر مین نہ تھے اُنکی جورو نے حضرت کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پھر ابو الہیثم
آئے تو حضرت اور اصحاب کو دیکھکر کہا الحمد للہ کہ آج کے دن تو میرے برابر کسی کے گھر ایسے بزرگ مہمان نہین پھر وے
ایک ٹوکری مین تر اور خشک اور گدر کھجور لائے حضرتؐ نے فرمایا کہ کھاؤ پھر ابو الہیثم نے چاہا کہ دودھار بکری کو ذبح کرین
تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب آسودہ ہوئے تو صدیق اور فاروق سے کہا کہ خدا کی قسم کہ تمسے

اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکے نکلے تھے تو خدا نے تمکو ایسی نعمت کھلائی معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حالت مین بے تکلف دوست کے گھر جانا اور وہان کھانا درست ہی یہ سوال مین داخل نہین حضرت نے جو دودھار جانور کے ذبح سے منع کیا تو دنیاوی مصلحت سے فرمایا کہ جسکا فائدہ سر دست موجود ہوا اُسکا ذبح کرنا مناسب نہین اور یہ مطلب نہین کہ اُسکا ذبح کرنا شرع مین حرام ہی **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اَنَا ہی

١٤٥٨ **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ **قَالَهٗ** يَوْمَ حُنَيْنٍ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون اسمین کچھ جھوٹ نہین مین عبد المطلب کا بیٹا ہون الٰہی اپنی مدد اُتار یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** کسی شخص نے براء بن عازب اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین مین کیا بھاگ گئے تھے تب اُنھون نے کہا کہ واللہ حضرت نے تو ہرگز پیٹھ نہین پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگون کے قدم اُٹھ گئے تھے اور حضرت سفید خچر پر سوار تھے پھر جب کافرون نے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت سواری سے نیچے اُترے اور کافرون پر حملہ کرکے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کلام مین باپ دادا کے نام سے فخر نہین کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیقت ثابت کی اسواسطے کہ کافرون نے اہل کتاب سے سنا تھا کہ عبد المطلب کی اولاد مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کریگا

١٤٥٩ **م** اَنَسٌ اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ نَبِيًّا مَّا يُصَدِّقُهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین اول سفارش کرنیوالا مین ہون پیغمبرون مین کسی پیغمبر کی تصدیق نہین ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبرون مین بعضا ایسا بھی پیغمبر ہی جسکے ایک مرد کے سوائے اُسکی امت مین کوئی تصدیق نکریگا **ف** یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہی اتنی کسی پیغمبر کی نہین اسواسطے اول مین ہی سفارش کرونگا بہشت مین سفارش ترقی درجات کی ہوگی

١٤٦٠ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ نَبِيٌّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور لوگونکی بہ نسبت قریب تر ہون عیسی بن مریم سے پیغمبر سوتیلے بھائی ہین اور میرے اور اُسکے درمیان کوئی نبی نہین **ف** سب پیغمبرون کا دین ایک ہی یعنی توحید اور عبادت اور شریعتین مختلف ہین تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ تو سبکا ایک اور مائین کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت مین برابر ٹھہرے تو عیسٰی کو خاص کرکے خدا کا بیٹا کہنا محض بیجا بات ہی اور یہ جو فرمایا کہ مین عیسٰی سے قریب تر ہون میرے اور اُسکے درمیان کوئی پیغمبر نہین یعنی یہود عیسٰی کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت اُنکی حقیقت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسٰی نے یوحنا کی انجیل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین کہا ہی کہ میرے بعد فارقلیطا آویگا میری حقیقت کا گواہ ہوگا

١٤٦١ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین قریب تر مسلمانون سے ہون اُنکی ذاتون سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانون مین سے مرے اور اپنے اوپر قرض چھوڑ جاوے تو اُسکا ادا کرنا مجھپر لازم ہی اور جو مال چھوڑے تو اُسکے وارثون کا حق ہی **ف** ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت کا ابتداے اسلام مین یہ معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت پوچھتے کہ اُسنے اپنے قرض ادا ہونے کا کچھ مال چھوڑا ہی سو اگر معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونے کا ٹھکانا ہی تو حضرت اُسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہوتی تو خود نماز نہ پڑھتے اور مسلمانون سے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال مین مال جمع ہوا تب حضرت نے

یہ حدیث فرمائی قرضدار پر حضرت شاید اسواسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈریں اور جو کہ قرضدار ہوں وہ قرض ادا
۱۴۶۲ کرنے میں غفلت نکریں ھ ابوھریرۃ انا سید ولد آدم یوم القیمۃ واول من ینشق عنہ القبر واول شافع
مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والوں میں
پہلا میں ہوں اور مقبول الشفاعۃ پہلا میں ہوں ف یعنی حشر میں قبریں پھٹکر مردے زندے ہوکے نکلینگے سو اول میری
قبر پھٹیگی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی بعد اُسکے اور پیغمبروں کی یوحنا کی انجیل میں عیسیٰ نے ہمارے حضرت کی
سرداری کی یوں گواہی دی ہی کہ اب میں زیادہ گفتگو تمسے نہیں کرتا اسواسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی یعنی پیغمبر بعد خاتم
الانبیا آتا ہی وہ تمکو سب کچھ تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہیں اور یہ جو فرمایا کہ میں قیامت میں بنی آدم کا سردار ہوں سو
ہرچند حضرت دنیا اور آخرت دونوں عالم میں بنی آدم کے سردار اور افضل البشر ہیں لیکن دنیا میں کافروں کو اُسکا یقین نہیں اور
قیامت میں جبکہ تمام خلق مصیبت میں گرفتار ہوگی اور پیغمبر بھی خوف الٰہی سے شفاعت نکر سکینگے اُسوقت ہمارے حضرت کی
۱۴۶۳ شفاعت مقبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت کی سرداری اور فضیلت صاف ظاہر ہوجاویگی ھ جابرؓ انا شھید علی
ھؤلاء یوم القیمۃ یعنی قتلی احد مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اُن پر گواہ ہونگا قیامت کے
دن یعنی جنگ احد کے شہیدوں پر ف جنگ احد میں ستر اصحاب شہید ہوئے حضرت دو دو لاشوں کو ایک ایک قبر میں
دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قرآن خوان ہو اُسکو قبلے کیطرف مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی میں انکی خاص
۱۴۶۴ شہادت کا گواہ ہوں ف جریرؓ انا فرطکم علی الحوض بخاری اور مسلم میں جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تمہارا
۱۴۶۵ پیشوا اور بشیر ہوں حوض کوثر پر ھ ابوموسیٰ انا محمد وانا احمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ ونبی المرحمۃ وفی
اطراف ابی مسعود ونبی الرحمۃ ونبی الملحمۃ ولم یذکر ونبی التوبۃ مسلم میں ابوموسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفی ہوں اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ ہوں اور نبی الرحمۃ ہوں اور اطراف ابی مسعود میں یوں
روایت ہی کہ نبی الرحمۃ اور نبی الملحمۃ ہوں اور اُسمیں نبی التوبہ کی ذکر نہیں ف حضرت نے اس حدیث میں اپنے نام اور اپنے صفات ذکر
کیے محمد کے معنی بہت سراہا اور احمد کے معنی سب مخلوقات سے زیادہ تر تعریف کے لائق اور مقفی کے معنی سب پیغمبروں کے بعد آنیوالا
اور حاشر یعنی سبکا حشر آپکے قدم پر ہوگا اور نبی التوبہ یعنی ایسا پیغمبر کہ اُسکے ہاتھ پر بیشمار لوگوں نے توبہ کی اور اُسکی امت کی توبہ
مقبول ہی اور نبی الرحمۃ یعنی ایسا پیغمبر جسکی شرع کے احکام میں کچھ سختی اور تنگی نہیں سراسر رحمت ہی اور نبی الملحمۃ یعنی جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے
دین کو عالم میں پھیلاوے اطراف ابو مسعود ایک کتاب کا نام ہی جسکو ابراہیم بن محمد دمشقی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے تصنیف کیا
نصاری ہند میں مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلایا اور آدمیوں کو قتل کیا حالانکہ
خونریزی درست نہیں کسی پیغمبر نے خونریزی نہیں کی اُسکا جواب یہ ہی کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بد چیز ہی اور عدل اور ایمان
عمدہ چیز ہی پھر جب ظالم اور کافر اپنے ظلم اور کفر کو نچھوڑے اور حق بات کو کسی طرح نہ سمجھے تو اُسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک بہتر ہی
تاکہ اور لوگ اُسکی صحبت سے نہ خراب ہوں چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ سڑ جاوے تو اُسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہی تاکہ باقی اعضا سڑنے سے بچیں
علاوہ اُسکے توریت اور زبور کو نصاری حق جانتے ہیں حالانکہ توریت میں جہاد کا صاف حکم موجود ہی حضرت موسیٰ

اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کا جہاد عالم مین مشہور ہی جسکو شک ہو توریت مین دیکھ لے بلکہ زبور کی ۴۵ فصل مین ہمارے
حضرت کی بشارت مین داؤد علیہ السلام نے یون فرمایا کہ اے پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کرکے ران پر لٹکا عداللہ
پر سوار ہو تیرا دست راست تجھے ہیبت ناک کام دکھائیگا اور زبور کی ۷۲ فصل مین حضرت کے حق مین خدا یون فرماتا ہی کہ وہ
تیرے بندو نہین صداقت سے حکم کریگا محتاجون کو بچاویگا ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا جبتک آفتاب باقی رہیگا اُسکا
دین اور بہار کی اور اُسکا نام باقی رہیگا فقط ان دونون دلیلون سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہی خدا کو پسند ہی
اگرچہ نصاری کو ناپسند ہوا اور یہ جو نصاری کہتے ہین کہ یہ دونون بشارتین عیسی کے حق مین ہین سو صاف غلط ہی اسواسطے
کہ عیسی نے کب تلوار پکڑی اور کس کافر کو مارا اُنپر پہلوان اور جبار صادق نہین آتا بلکہ یہ دونون بشارتین ہمارے حضرت
۱۴۶۶ کی نبوت پر صاف دلیل ہین ھ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى
مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور یتیم کا متکفل اور پرورش کرنے والا بہشت مین ایسے ہین
جیسے یے دونون انگلیان اور حضرت نے اشارہ کیا کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کیطرف ف یعنی یتیم کے پرورش
کرنے والے اور اُسکے مال کی حفاظت کرنے والیکا بہشت مین اتنا درجہ بلند ہی کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہی جیسے
اَلسمین ان دو انگلیون کو **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اسم فعل ہی ق عَائِشَةُ دُوْنَكُمْ
۱۴۶۷ يَا بَنِيْ اَرْفِدَةَ قَالَهُ يَوْمَ عِيْدٍ لِلسُّوْدَانِ وَكَانُوْا يَلْعَبُوْنَ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ بخاری اور مسلم مین حضرت
عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لو اپنی ڈھال اور برچھیون کو اے ارفدہ کی اولاد یہ حضرت نے عید کے دن حبشیون سے
کہا اور وے کھیل رہے تھے ڈھال اور برچھیون سے ف ارفدہ حبش کے جد کا نام ہی جسکے وے سب اولاد ہین
روایت ہی کہ عید کے دن حضرت عائشہ رض کے گھر مین حضرت تھے اور حبشی مسجد کے صحن مین ڈھال اور برچھیون سے کسرت کرتے
تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہی جیسے پھری گدکے کی کسرت خصوصا
ایسے باجات کا عید کے دن کچھ مضایقہ نہین کہ مزید سرور کا سبب ہی ق عَائِشَةُ عَلٰى رِسْلِكَ فَاِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ يُّؤْذَنَ ۱۴۶۸
لِيْ قَالَهُ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر ٹھہرجا اسواسطے کہ مین
امید رکھتا ہون کہ مجکو بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رض سے کہا ہجرت سے پہلے ف حضرت سے پہلے
سب اصحاب مدینے کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نے بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر
صدیق اکبر حضرت کے ساتھ کے لیے منتظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینے مین آئے اس حدیث سے
نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنی رفاقت کے واسطے سوائے صدیق کے کسیکو نہ ٹھہرایا ق صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ ۱۴۶۹
عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بخاری اور مسلم مین حضرت صفیہ بنت حیی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے دو انصاری مرد سے کہا
کہ جلدی نکرو ٹھہرجاو البتہ یہ عورت تو صفیہ بنت حیی ہی ف صحیح بخاری مین پوری روایت یون ہی کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی
مسجد مین حضرت کی ملاقات کو آئین اور حضرت رمضان مین اعتکاف بیٹھے تھے حضرت سے بات چیت کرتی
رہین رات زیادہ گئی حضرت انکے پہونچانے چلے راہ مین دو انصاری مرد ملے تب حضرت نے ان سے یہ حدیث فرمائی

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

تمام باب السابع ... داخل کتاب ... خود واران

یعنی یہ میری بی بی ہے اور کوئی اجنبی عورت نہین بدگمان مت ہونا انصاریون نے کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کی ذات مین
بدگمانی کا کیا دخل ہے حضرت نے فرمایا کہ انسان کے بدن مین شیطان اسطرح پھرتا ہے جیسے خون مین ڈرا کہ تمھارے دل مین کچھ
بدگمانی ڈالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی تہمت کے مکانون سے بچے اور اگر ایسے مقام مین مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگون مین
1470 ظاہر کردیوے تا کہ لوگ بدگمانی مین گرفتار نہون ف ابو موسیٰ علیٰ رِسْلِکُمْ اَعْلِمُکُمْ وَاَبْشِرُوْا اِنَّ مِنْ نِعْمَۃِ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اَنَّہٗ
لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ یُصَلِّیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃَ غَیْرُکُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰی ھٰذِہِ السَّاعَۃَ اَحَدٌ غَیْرُکُمْ قَالَہٗ حِیْنَ اَتَمَّ الصَّلٰوۃَ
بخاری ومسلم مین ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکرو ٹھہرو مین تمکو سکھلاتا ہون اور خوشخبری سناتا ہون کہ البتہ خدا کا
تمپر احسان ہے کہ تمھارے سوا کوئی ایسا آدمی نہین جسنے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یون حضرت نے فرمایا کہ تمھارے سوا اس گھڑی مین کسی
نے نماز نہین پڑھی یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی ف ایکبار حضرت نے آدھی رات گئے نماز پڑھی اور یہ
حدیث فرمائی یعنی خدا کا تمپر احسان ہے کہ اسوقت کی عبادت تمھارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت مین اسوقت تمھارے
1471 شریک نہین ھ ابوھریرۃ عَلَیْکَ السَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ فِیْ عُسْرِکَ وَیُسْرِکَ وَمَنْشَطِکَ وَمَکْرَھِکَ وَاَثَرَۃٍ عَلَیْکَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی مین اور اپنی خوشی اور ناخوشی مین
اور اپنے اوپر غیر کی تقدیم مین ف یعنی حاکم جو حکم کرے اسکی اطاعت واجب ہے خواہ وہ کام تجھپر سخت ہو یا آسان تو خوش ہو
یا ناخوش اور اس حال مین بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدون اسکی حقیت کے مقدم کرے غیر کو دیوے تجھکو نہ دیوے لیکن گناہ مین
1472 اطاعت حاکم کی نہین ھ ثوبان عَلَیْکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ فَاِنَّکَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰہِ سَجْدَۃً اِلَّا دَفَعَکَ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَۃً وَحَطَّ
عَنْکَ بِھَا خَطِیْئَۃً قالہ لہ مسلم مین ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدون کی کثرت اس
واسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ نکریگا کہ خدا اسکے سبب سے تیرا درجہ نہ بلند کرے اور اسکے سبب سے تیرا گناہ نہ گھٹاوے یہ حضرت
نے ثوبان سے فرمایا ف ثوبان حضرت کے چیلے تھے انھون نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مجکو وہ کام بتلائیے جو مجکو
1473 بہشت مین لیجاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ جابر عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَھِیْمِ ذِی الطُّفْیَتَیْنِ فَاِنَّہٗ
شَیْطَانٌ یعنی الکلب مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالے بھجنگ کتے کا قتل
کرنا جسکی آنکھون پر دو سفید داغ ہون کہ وہ شیطان ہے یعنی موذی ہے ف مصابیح مین جابر سے روایت ہے کہ اول حضرت
نے کتون کے قتل کا حکم کیا یہانتک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا پھر حضرت نے
1474 کتون کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی ف جابر عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْہُ فَاِنَّہٗ اَطْیَبُ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ اَکُنْتَ
تَرْعَی الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَھَلْ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا رَعَاھَا بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے
اوپر لازم جانو کالا پھل پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہے جابر نے کہا پھر مین نے حضرت سے کہا کہ کیا آپ بھی بکریان چراتے
تھے حضرت نے فرمایا کہ ہان اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہے جسنے بکریان نہین چرائین ف جابر سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ
ایک منزل مین اترے اور ہم وہان پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکے پھل کھاؤ
1475 اور پیغمبرون نے بکریان اول اسواسطے چرائیان تو امت کا انتظام کرسکین ھ ابوھریرۃ عَلَیْکُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

تُطِيقُونَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اپنے اوپر وہیسے عمل لازم پکڑو
جو تم کر سکو اسواسطے کہ خدا کو ملال و درماندگی نہین ہوتی یہان تک کہ تم تھک جاؤ ف حضرت عایشہؓ سے بخاری مین روایت ہی
کہ ہمارے یہان ایک عورت آئی اُسنے ایک رسی لٹکائی تھی رات بھر نہ سوتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اُسکو پکڑ لیتی حضرتؐ
گھر مین آئے تو رسی کا حال پوچھا تو مین نے اس عورت کا حال بتلایا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی نفل عبادت جہانتک
بہتر ہی کہ خوشی سے ادا ہو اسمین جی لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو نہین کاٹتا جب تک تمکو ملال و درماندگی عبادت مین ہو
1477 عَايِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ای عایشہؓ
اپنے اوپر نرمی اختیار کر اور بچ سختی اور بدگوئی سے ف اس حدیث کا قصہ دوسرے باب مین گذرا کہ یہودیون نے حضرتؐ کو
کوسا تھا حضرت عایشہؓ نے بھی عوض مین سخت کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **فصل** اس فصل مین دو سے حدیثین مین
جنکے سرے پر لام ہی ق جابرؓ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ **قَالَهُ** لَهُ بخاری و مسلم مین جابرؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی یہ حضرت نے جابرؓ سے
کہا ف حضرت نے جابرؓ سے اونٹ مول لیا تھا پھر اُنکو قیمت اور اونٹ دونون بخشے پھر یہ حدیث فرمائی
1478 ابُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ
جَاءَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هٰذِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مسلم مین ابو مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجکو اس اونٹنی کے
عوض سات سو اونٹنی نکیل والیان قیامت مین ملینگی یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا پھر اُسنے کہا کہ
1479 یہ راہ خدا مین نذر ہی م جابرؓ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَاَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہی پھر جب وہ دوا بیمار کو پہونچے تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہی
ف یعنی حقیقت مین ہر ایک بیماری کی دوا علم الٰہی مین ٹھہر چکی ہی گو اطبا کو نہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری کی دوا
ہی لیکن وہ دوا اپنی تاثیر مین مستقل نہین حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہی یہی سبب ہی کہ سو بار آزمائی ہوئی دوا بعضی جگہ مطلق نہین اثر کرتی
1480 ق ابْنُ مَسْعُودٍ وَاَنَسٌ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ بخاری و مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے اور انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ہر ایک عہد شکن قول توڑنے والے کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن بقدر اُسکی عہد شکنی کے
ف جھنڈے سے مطلب ہی کہ فضیحت ہوگا سب مین ق ابُو هُرَيْرَةَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا فَاُرِيدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
1481 اَنْ اَخْتَبِيَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری و مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک
مقبول دعا ہوتی ہی کہ اُسکو وہ مانگتا ہی اور مین چاہتا ہون انشاء اللہ کہ ذخیرہ کر رکھون اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے
لیے قیامت کے دن ف ہر چند پیغمبرون کی بہت دعائین مقبول ہوتی ہین لیکن اُنکے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک ہی ہوتی ہی اور باقی مین
امید ہوتی ہی یقین نہین سو حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے اپنی یقینی مقبول کی دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کے سختی مین اُنکے کام
آوے اس حدیث سے حضرتؐ کی نہایت شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوتی ہی شعر ای مسلمانو کرو شکر خدا ✽ تمنے پایا مصطفےٰ سا پیشوا ✽ پاکیا
1482 تمپر ہمارحم مصطفیٰ ✽ حول محشر کا بھی سارا کر گیا ✽ تمکو اب لازم ہی اُسکی پیروی ✽ دور کر دو بدعتون کی گمرہی ✽ م معن کن

يَزِيدُ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ بخاری میں معن بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تجکو ہوچکا
جو تو نے نیت کی اے یزید اور تیرا ہوچکا جو تو نے پایا اے معن ف یزید نے زکوٰۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو دیوے
وکیل نے نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو تاریکی میں دیا جب یزید کو یہ حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے کو حضرت پاس لیگیا اور یہ
حال کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے اوپر سے زکوٰۃ ادا ہوگئی اور اسکو لینا درست ہوا نادانستگی کے سبب سے
اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ اور امام محمدؒ کا کہ اگر تاریکی میں باپ بیٹے کو زکوٰۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے
۱۴۸۳ دوبارہ زکوٰۃ دینا ضرور نہیں ہے عَائِشَةُ لٰكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو افضل جہاد مقبول حج ہے ف بخاری میں روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول ہم جہاد کو
افضل عبادت دیکھتے ہیں اگر فرمایئے تو ہم بھی جہاد کریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورتوں پر جہاد فرض نہیں انکے
۱۴۸۴ حق میں مقبول حج جہاد کے برابر ہے مقبول حج وہ ہے جسمیں گناہ نہیں ق أَبُو هُرَيْرَةَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ بخاری
اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غلام نیکوکار کو دو ثواب ہیں ف یعنی ایک ثواب خدا کی عبادت کا
۱۴۸۵ اور دوسرا ثواب مالک کی اطاعت کا ھ أَبُو هُرَيْرَةَ لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ مسلم
میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا غلام کا کھانا اور کپڑا میاں پر واجب ہے اور اس سے کام نکروائے مگر جتنی اسکو
۱۴۸۶ طاقت ہو ق جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا
الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
میرے پانچ نام ہیں میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ
میرے قدم پر لوگوں کا حشر ہوگا اور میں عاقب ہوں یعنی پچھلا پیغمبر ہوں **فضل** اس حدیث میں وے حدیثیں ہیں جنکے
۱۴۸۷ سرے پر علم یا لن ہے خ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ
بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ باقی رہی پیغمبری سے سوائے بشارت دینے والی چیزوں کے اصحاب نے
کہا بشارت دینے والی چیزیں کون ہیں حضرت نے کہا کہ ٹھیک خواب ف نبوت کا علم غیب سے آتا ہے سو فرمایا کہ غیب سے
۱۴۸۸ علم آنے کا سوائے سچے خواب کے اب کوئی طریقہ نہ رہا اسواسطے کہ نبوت ختم ہوگئی ق أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا
ثَلَاثَةٌ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ لڑکا جھولے اور گود میں بولا سوائے تین لڑکوں کے ایک عیسیٰ بن مریم دوسرے جریج والا لڑکا تیسرے لڑکا اس حالت
میں کہ دودھ پیتا جاتا تھا ف یعنی شیرخوارگی کی حالت میں ان تین کے سوا کوئی بچہ نہیں بولا حضرت عیسیٰ کا بولنا تو
قرآن میں مذکور ہے کہ حضرت مریم کی پاکدامنی انکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں جریج ایک
عابد مرد تھا عبادتخانے میں نماز پڑھتا تھا کہ اسکی ماں وہاں آئی اسنے جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب سے نہ بولا نماز میں مشغول رہا
اسکی ماں پلٹ گئی دوسرے دن پھر اسکی ماں اسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز میں تھا اسکے پکارنے سے نہ بولا تو اسکی ماں نے یوں بددعا دی الٰہی
یہ نہ مرے جبتک حرام کار کسبیوں کا منھ نہ دیکھ لیوے بنی اسرائیل میں جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار رنڈی

تھی جسکا حسن مشہور تھا اُسنے کہا کہ دیکھو مین جریج کو ڈگاتی ہون اور اُسکا تقوی طہارت سب کھوتی ہون سو وہ عورت بدکار اُسکے
روبرو گئی اُسنے اُسکی طرف چہرہ دھیان بھی نکیا تو وہ ایک چرانیوالے پاس گئی جو جریج کے عبادتخانے پاس چرایا کرتا تھا سو اُسنے
اُس سے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو اُس بدکار عورت نے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہی پھر تو سب بنی اسرائیل جریج سے بداعتقاد ہو گئے
اُسکو عبادتخانے سے نکال لائے اور عبادتخانہ گرا دیا اور اُسپر مار پڑنے لگی جریج نے کہا تمکو کیا ہوا جو مجکو مارتے ہو لوگون نے
کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی ہی تیرا لڑکا جنی ہی جریج نے کہا وہ لڑکا کہان ہی تو لوگ اُسکو سامنے لائے جریج نے کہا اب مجکو
چھوڑ دو نماز پڑھنے دو پھر وہ نماز پڑھکے لڑکے پاس آیا اور اُسکے پیٹ مین اُنگلی گڑا کر کہا کہ ای لڑکے بول کہ تیرا باپ کون ہی لڑکا بولا
کہ میرا باپ فلانا چرانیوالا ہی پھر تو سب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادتخانہ سونیکا بنا دین جریج نے کہا کہ
مجھے اسکی حاجت نہین جیسا مٹی کا تھا ویسا ہی بنا دو سو اُسیطرح بنا دیا اور شیرخوار لڑکے کا قصہ مجمل ہی کہ اُسکی مانے گھوڑے پر سوار
ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کرنا اُس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا الٰہی مجکو ایسا نکرنا پھر اُسکی مانے
ایک عورت کو دیکھا کہ اُسکو چوری اور حرامکاری کی علت مین مارتے تھے اُسنے کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا نکرنا لڑکے نے دودھ پینا
چھوڑ کے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا پھر لڑکے نے کہا کہ وہ سوار ظالم تھا اور یہ عورت محض بیقصور ہی اسواسطے مین نے تیرے خلاف
دعا کی **ف** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ قَطُّ اِلَّا ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار ۱۴۸۹
بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةٌ فِيْ شَأْنِ سَارَةَ بخاری ومسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر کبھی
ایسی بات نہین بولے جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین جھوٹی ہو سوے تین بار کے دو باتین خدا کے مقدمے مین ایک انکا یہ قول
کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول بلکہ اُنکے اس بڑے نے کیا اور ایک بات سارہ کے حق مین **ف** حضرت ابراہیم کی قوم ستارہ پرست
اور بت پرست تھی سو اُنکی عید کا جب دن آیا تو اُنھون نے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو لیجاوین حضرت ابراہیم نے بموجب اُنکے اعتقاد کے اپنے
بچانیکا حیلہ اُٹھایا ستارون کو دیکھکر فرمایا کہ مین بیمار ہون یعنی بموجب تمھارے اعتقاد کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہی کہ مین بیمار
ہونگا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب اُنکی قوم عید مین شہر کے باہر گئی تو بتخانے مین جاکر سب بتونکو توڑا اور ہتھوڑا بڑے بت کے کندھے
پر رکھدیا جب قوم نے پوچھا کہ بتون کو کسنے توڑا تو حضرت ابراہیم نے کہا اس بڑے بت نے توڑا جو کندھے پر ہتھوڑا رکھے ہی تو وہ
شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر وہ لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم اور عبادت کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیم نے بتونکی
کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا اسواسطے حضرت ابراہیم نے اُسکی طرف توڑنے کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیم ملک عراق
سے ہجرت کرکے شام کے ملک مین گئے تو وہان کے بادشاہ کا معمول تھا کہ خوبصورت عورت کو چھین لیتا اور اُسکے خاوند کو مار ڈالتا اور
اگر بھائی ہوتا تو اُسکو نمارتا تو حضرت ابراہیم نے اپنی بی بی سارہ کو جو نہایت خوبصورت تھین فرمایا کہ اگر بادشاہ تجکو بلاوے اور مجکو پوچھے
تو یون کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہی تو تینون باتین حقیقت مین سچ تھین اور ظاہر مین جھوٹھ **ھ** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ يَكُنْ لَّهُمْ يَوْمَئِذٍ
حَبٌّ وَّلَوْ كَانَ لَهُمْ لَدَعَا لَهُمْ فِيْهِ يَعْنِيْ لِاَهْلِ مَكَّةَ حِيْنَ دَعَا لَهُمْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مسلم مین ابن عباس سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا تھا ان پاس ان دنونمین اناج اگر ہوتا اُنکے پاس تو دعا کرتے اُنکے لیے اُسمین یعنی مکے کے لوگون کے لیے
جسوقت دعا کی اُنکے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے **ف** تیسیر الوصول مین لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ

السلام کی بی بی سے اُنکی گذر کا حال پوچھا اُنھوں نے کہا اچھی طرح ہم فراغت سے رہتے ہیں اور اللہ کا شکر کیا پھر فرمایا تمھارا کھانا کیا ہی کہا گوشت فرمایا تمھارا پینا کیا ہی کہا پانی آپنے یہ سُنکے دعا کی الٰہی اللہ برکت دے اُنکے لیے گوشت اور پانی میں حضرت صلی اللہ
۱۴۹۰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُن دنون میں اُن پاس اناج نہتھا اگر ہوتا تو اُسمین بھی دعا کرتے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَنْ يُّدْخِلَ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَّرَحْمَةٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کسیکو بہشت مین اُسکا عمل نہین داخل کریگا اصحاب نے کہا اور نہ آپ کو یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اور مجکو بھی بہشت مین میرا عمل نہ لیجاویگا مگر یہ کہ خدا مجکو اپنے فضل اور رحمت مین چھپا لیوے ف یعنی بدون رحمت اور فضل الٰہی کے صرف نیک عمل ہی نجات کیواسطے کافی نہین حقیقت مین نجات کا سبب خدا کا فضل ہی اور عمل اُسکا
۱۴۹۱ اثر اور نشان ہی فصل اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سرے پر انسؓ ہی اَنَسٌ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَاءَ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خَلْقٌ لَا يَتَمَالَكُ مسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت مین تو اُسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اُسکا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اُسکے گرد گھومنا اور اسکی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اُسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ ایسا مخلوق ہی کہ تھم نہ سکیگا یعنی مجھ کو ہیں بیقرار ہو جایا کریگا اپنے اختیار مین نرہیگا ف بعضی روایت مین آیا ہی کہ آدم کا پتلا دنیا مین بنا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بہشت مین بنا تو مطلب یہ کہ خمیر آدم کا دنیا مین تیار ہوا اور پتلا بہشت مین اور بعضے کہتے ہین کہ روح بہشت مین داخل ہوئی اور پتلا دنیا مین بنا مکے اور طائف کے درمیان ایک باغ مین چالیس برس پڑا رہا اس حدیث مین جنت سے مراد وہی باغ ہی فرشتون کو معلوم نہ تھا کہ اسکا نام کیا ہی اور اسکے پیدا کرنے سے کیا غرض ہی سبکو ایک حیرت تھی جب شیطان نے پتلے کو خوب سا دیکھا بھالا تو خالی پیٹ ہونے سے دریافت کیا کہ مجھو کہ مین اسکو اپنی جان پر قابو نہ ہیگا اور یون بولا کہ اگر خدا نے اسکو مجھپر تفضیل دی تو مین اُسکی تابعداری نکرونگا اور اگر مجکو اس پر اختیار دیا تو اُسکو ہلاک
۱۴۹۲ ہی کرڈالونگا ق جابرؓ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ بخاری ومسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مجکو معراج کے مقدمے مین قریش نے جھٹلایا تو مین حطیم مین کھڑا ہوا سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر کیا تو مین نے اُنکو اُسکے پتے اور نشانیون سے خبر دینا شروع کیا
۱۴۹۳ اور مین اسکی طرف نظر کرتا جاتا تھا فصل اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سرے پر اسامہؓ ہی ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ قَالَتْ لَهٗ اِمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ اَلْبَتَّةَ فَخَطَبَهَا اَبُوْ جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابوجہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہین اُتارتا یعنی بہت مارا کرتا ہی اور معاویہ تو مفلس قلاش ہی کہ اُنکے پاس کچھ مال نہین تو اسامہ سے نکاح کر یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا کہ جبکہ اُسکے خاوند ابوعمرو بن حفص نے اُسکو تین بار طلاق دی تو ابوجہم اور معاویہ بن سفیان نے اُسکو نکاح کا پیغام دیا ف فاطمہ بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ مین ابوجہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرت نے یہ حدیث

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے مین کسیکا عیب بیان کرنا درست ہی کہ صلاح پوچھنے والا دھوکھا نکھاوے یہ غیبت مین داخل
نہین ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْہُ فِیْ شَیْءٍ قَالَہٗ
لِلْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ حِیْنَ اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام ۱۲۹۴
تو مین قبول کرتا ہون اور مال کا حال تو یہ ہی کہ مجکو اُس سے کچھ مطلب نہین یہ حضرتؐ نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جبکہ وے مسلمان
ہوئے ف کفر کی حالت مین مغیرہ کافرون کے قافلے کے رفیق ہوئے پھر انکو دھوکھا دیا یا مارڈالا اور انکا مال لیکر حضرتؐ
پاس مسلمان ہونے کو آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بھی دغا کرنا درست نہین ہر چند کہ کافرونکا
مال مباح ہی مگر اُسی صورت سے کہ غلبہ ہوا اور عہد شکنی نہو اور جب کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اُسکی امان مین رہے تو اُسکا
مال چھوڑنا اور دغا دینا ہرگز درست نہین ق عَبْدُاللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِیْ رَاَیْتَ عَنْ یَّسَارِکَ فَھِیَ طُرُقُ ۱۲۹۵
اَصْحَابِ الشِّمَالِ وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِیْ رَاَیْتَ عَنْ یَّمِیْنِکَ فَھِیَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْیَمِیْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَھُوَ مَنْزِلُ
الشُّھَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَہٗ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَھُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَۃُ فَھُوَ عُرْوَۃُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ
مُسْتَمْسِکًا بِہٖ حَتّٰی تَمُوْتَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وے راہین جو تو نے اپنے
بائین دیکھین سو وے کافرونکی راہین تھین جنکے نامۂ اعمال بائین ہاتھ مین ہونگے اور وے راہین جو تو نے اپنے داہنے دیکھین
سو وے نیکون کی راہین تھین جنکے اپنے ہاتھ مین نامۂ اعمال ہونگے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہی کہ وہ شہیدونکا مقام ہی اور تجکو نہین ملنے
کا یعنی تیری قسمت مین شہادت نہین اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہی اور رسی تو اسلام کی رسی ہی تو اُسکو ہمیشہ پکڑے رہیگا
مرتے دم تک ف عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد نے مجھسے کہا اُٹھ سو اُسنے میرا
ہاتھ پکڑ لیا مین اُسکے ساتھ چلا تو مین نے اپنے بائین طرف کئی راہین دیکھین مین نے اُنمین چلنے کا ارادہ کیا اُسنے کہا اُنمین سے چل
کہ یے کافرون کی راہین ہین پھر مین نے داہنی طرف راہین دیکھین تو اُس مرد نے کہا کہ اُدھر چل مین اُدھر چلا تو ایک پہاڑ مین نے
دیکھا اُسنے کہا اُسپر چڑھ سو مین نے کئی بار اُسپر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر بار مین کھسک پڑتا تھا پھر مین اُسکے ساتھ آگے چلا تو
مین نے ایک ستون دیکھا جسکا سر آسمان سے لگا تھا اور اُسکے سرے پر ایک رسی تھی بطور دستگی کے اس مرد نے کہا اس ستون
پر چڑھ مین نے کہا کیونکر مین اُسپر چڑھ سکونگا کہ اسکا سر تو آسمان سے لگا ہی تو اُسنے مجکو چڑھا دیا مین نے سرے کی رسی پکڑ لی
صبح تک وہ رسی میرے ہاتھ مین بنی رہی پھر مین نے یہ خواب حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ق یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ اَمَّا ۱۲۹۶
الطِّیْبُ الَّذِیْ بِکَ فَاغْسِلْہُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّۃُ فَانْزِعْھَا ثُمَّ اصْنَعْ فِیْ عُمْرَتِکَ مَا تَصْنَعُ فِیْ حَجِّکَ قَالَہٗ
لِرَجُلٍ جَاءَہٗ بِالْجِعْرَانَۃِ قَدْ اَھَلَّ بِالْعُمْرَۃِ وَھُوَ مُصْفَرٌّ لِحْیَتَہٗ وَرَاْسَہٗ وَعَلَیْہِ جُبَّۃٌ فَقَالَ اِنِّیْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَۃٍ
وَاَنَا کَمَا تَرٰی بخاری اور مسلم مین یعلی بن امیہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہی اُسکو دھو ڈال تین بار
اور جبّے کو تو نکال ڈال پھر کر تو اپنے عمرے مین جو تو اپنے حج مین کرتا ہی یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے فرمایا جو حضرتؐ پاس
جعرانہ کے مقام مین آیا اور اُسنے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور اُسکی داڑھی اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے اور اُسپر جبہ تھا
سو اُسنے کہا کہ مین نے عمرے کا احرام باندھا ہی تو ایسا ہون جیسا آپ دیکھتے ہین یعنی اس حالت سے عمرہ کرنا درست ہی یا نہین

ف راوی سے روایت ہی کہ مین نے عمر فاروقؓ سے کہا کہ مجکو بڑا آرزو ہی کہ مین حضرت کی صورت وحی اُترنے کیوقت دیکھون جب حضرت جعرانہ کی منزل مین جو مکے کے پاس ہی اُترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جبہ پہنے حضرت پاس آیا اُسنے پوچھا کہ یا حضرت اُس شخص کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین جسنے عمرے کی نیت کی ہو اور خوشبو لگائے جبہ پہنے ہو تو حضرت نے ایک ساعت اُسکو دیکھا پھر حضرت پر وحی اُترنا شروع ہوا عمر فاروقؓ نے میری طرف اشارہ کیا یعنی اب دیکھ حضرت کی صورت کو سو مین نے حضرت کو دیکھا تو وحی کی شدت سے حضرت کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اُتر چکی تب حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص کہان ہی جسنے مجسے عمرے کا حال پوچھا تھا تو لوگ اُسکو بلا لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرے

۱۴۹۷ اور حج کی نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سیا کپڑا پہننا درست نہین ق جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ عَلٰی رَأْسِیْ ثَلٰثَ اَکُفٍّ وَقَالَ الْبُخَارِیُّ ثَلٰثًا وَّاَشَارَ بِیَدَیْهِ کِلْتَیْهِمَا قَالَهٗ حِیْنَ تَمَارَوْا فِی الْغُسْلِ عِنْدَهٗ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَمَّا اَنَا فَاِنِّیْ اَغْسِلُ رَأْسِیْ بِکَذَا وَکَذَا بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پانی ڈالتا ہون اپنے سر پر تین انجلی اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرت نے اپنے دونون ہاتھون سے اشارہ کیا یعنی سر پر پانی ڈالنے کا یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ اصحاب نے حضرت کے پاس غسل مین شک اور تردد کیا سو بعض قوم نے کہا مین تو اپنے سر کو فلانی چیز سے دھوتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا سنت ہی عرب مین

۱۴۹۸ اکثر تغار سے غسل کرتے تھے اسواسطے حضرت نے انجلی کو ذکر کیا ق عَائِشَۃُ اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِیَ اللّٰهُ وَکَرِهْتُ اَنْ اُثِیْرَ عَلَی النَّاسِ شَرًّا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تو خدا نے چنگا کر دیا اور مجکو بُرا لگا کہ لوگون پر فساد اُٹھاؤن ف لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا چنانچہ اُسکا قصہ پانچوین باب مین مفصل ہو چکا جب اُسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عائشہؓ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اُس جادوگر کو سزا دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہرچند جادوگر کی سزا قتل ہی لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور اُسنے

۱۴۹۹ کیا تھا سو حضرت نے دفع شر کی مصلحت سے اور اپنے مزید کرم سے بدلا نہ لیا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ یَّاْکُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّۃِ فَزِیَادَۃُ کَبِدِ حُوْتٍ وَّاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَۃِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَۃِ نَزَعَتْ اَجَابَهٗ بِهَا حِیْنَ سَاَلَهٗ عَنْهَا قَبْلَ اِسْلَامِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی تو یہ ہی کہ آگ لوگون کو پورب سے پچھم کیطرف ہانک لیجاویگی اور پہلا کھانا جسکو بہشتی کھاوینگے سو مچھلی کی کلیجی کی بڑھی نوک ہوگی اور جبکہ مرد کی منی نے عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا ان باتون کا حضرت نے عبداللہ بن سلام کو اُسوقت جواب دیا جب اُنھون نے مسلمان ہونے سے پہلے ان تینون باتون کو پوچھا ف عبداللہ بن سلام مدینے مین یہودیون کے بڑے عالم تھے جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ مین حضرت سے وے سوال کرتا ہون جنکا جواب سوائے پیغمبر کے اور کوئی نہین دیسکتا سو فرمائیے تو کہ قیامت کی پہلی نشانی کون ہی

اور بہشتی لوگ پہلا کھانا کیا کھاوینگے اور لڑکا جو باپ کے مشابہ ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر
عبد اللہ بن سلام مسلمان ہوئے ھ ابو سعید اِنَّمَا اَھْلُ النَّارِ الَّذِیْنَ ھُمْ اَھْلُھَا فَاِنَّھُمْ لَا یَمُوْتُوْنَ فِیْھَا وَلَا ١٥٠٠
یَحْیَوْنَ وَلٰکِنْ نَاسٌ اَصَابَتْھُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِھِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَایَاھُمْ فَاَمَاتَتْھُمْ اِمَاتَةً حَتّٰی اِذَا کَانُوْا
فَحْمًا اُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِیْئَ بِھِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰی اَنْھَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِیْلَ یَا اَھْلَ الْجَنَّةِ اَفِیْضُوْا
عَلَیْھِمْ فَیَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَکُوْنُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخی
لوگ جو حقیقت مین دوزخ کے لائق ہین سو وے تو اُسمین نہ مرینگے نہ جینگے ولیکن کچھ لوگ ہونگے کہ اُنکو دوزخ کی آگ
لگے گی اُنکے گناہون کے سبب سے یا یون فرمایا کہ اُنکی خطاؤن کے سبب سے سو آگ نے اُنکو بیدم کر دیا یہانتک کہ جب جل کے
کوئلا ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم ہوگا سو وے لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ تو بہشت کی نہرون پر بکھیرے جاوینگے
پھر حکم ہوگا ای بہشتیو انپر پانی ڈالو تو وے جم اُٹھینگے جیسے جنگلی خود رو دانہ جمتا ہی بہاؤ کے کوڑے کرکٹ مین ف یعنی کافر
جو دوزخ کے لیے بنے ہین نہ اُنکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاوین نہ زندگی ایسی ہی کہ جسمین چین ہو مگر گنہگار مسلمان
دوزخ مین پڑکے چند مدت مردہ ہو جاوینگے یعنی شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مر گئے پھر سزا کے بعد بہشت مین
داخل ہونگے ھ زید بن ارقم اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَیُّھَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ
فَاُجِیْبَ وَاَنَا تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اَوَّلُھُمَا کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ النُّوْرُ وَالْھُدٰی فَخُذُوْا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاسْتَمْسِکُوْا ١٥٠١
بِہٖ وَاَھْلُ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ
کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ الْھُدٰی وَالنُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَکَ بِہٖ وَاَخَذَ بِہٖ کَانَ عَلَی الْھُدٰی وَمَنْ اَخْطَاَہُ ضَلَّ وَفِیْ
رِوَایَةٍ ھُوَ حَبْلُ اللّٰہِ مَنِ اتَّبَعَہٗ کَانَ عَلَی الْھُدٰی وَمَنْ تَرَکَہٗ کَانَ عَلٰی ضَلَالَةٍ مسلم مین زید بن ارقم سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوة کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہی کہ خبردار ہو جاؤ ای لوگو کہ مین آدمی ہون
عنقریب ہی کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو مین اُسکا کہنا مانون یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال
ہو اور مین تم مین دو بڑی بھاری عمدہ چیزین چھوڑے جاتا ہون اُن دو مین اول تو خدا کی کتاب ہی جسمین نور اور ہدایت ہی
سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب اُسکو چمٹ جاؤ یعنی اُسپر عمل کرو اور دوسری بزرگ چیز میرے اہل بیت یعنی گھر والے ہین
مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا
یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین اور ایک یون روایت ہی کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہی جو اُسکو
چمٹ گیا اور جسنے اُسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اُسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت مین یون ہی کہ قرآن
خدا کی رسی ہی یعنی اُسکے ملنے کا وسیلہ ہی جسنے اُسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اُسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا ف ازالة ہی
کہ ہجری نوین سال جب حضرت حجة الوداع کر کے پھرے اور مکے مدینے کے درمیان اُس مقام پر پہنچے جسکا غدیر خم نام ہی
تو حضرت نے خطبہ پڑھا خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجة الوداع مین حضرت کے ساتھ تھے
اور غدیر خم تک حضرت کے ساتھ آئے یہان سے ہر ایک کی راہین پھٹین تھین وہان حضرت نے سب عرب کو قرآن اور

اہل بیت کی تعظیم جتادی اسواسطے کہ حضرت کو معلوم تھا کہ امت مین اختلاف پڑیگا قرآن کے مضمون سے لوگ غفلت کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت مین بعضے لوگ قصور کرینگے بلکہ محبت کہان عداوت پر کمر باندھینگے جیسے خارجی اور ناصبی سو فرمایا کہ میری موت قریب ہی مین ہمیشہ زندہ نہین رہ سکتا کہ مجھسے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہی کہ قرآن پر عمل کیجیو کہ اُسمین سراسر نور اور ہدایت ہی ہر ایک چیز مجمل اور مفصل اُسمین موجود ہی اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت کرنا کہ وے قرآن کی تفسیر ہین اہل بیت کہتے ہین گھر والون کو سو حضرت کی بیبیان اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت مین داخل ہین ہندوستان مین بھی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہین بی بی کو اہل بیت مین نہ داخل کرنا یا تو جہالت ہی یا تعصب بارے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل قرآن کے موافق ہی قرآن کے ہوتے کسی چیز پہ عمل نہین کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہین بخلاف خارجیون اور ناصبیون کے کہ اکثر اہل بیت سے عداوت وے رکھتے ہین اور شیعہ کا تو عجب حال ہی کہ ہر چند آپ کو اہل بیت کا دوست گنتے ہین لیکن حضرت کی بیبیون کو اہل بیت مین نہین داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد اہل بیت مین گنتے ہین سو انمین بھی بہت امام زادون کو بد کہتے ہین تو حقیقت مین وے سب اہل بیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی واہی محبت کا دین مین کچھ اعتبار نہین جیسے کہ قرآن کی بعضی سورت کو ماننا اور بعضی سورت کا انکار کرنا درست نہین اور قرآن کو تو شیعہ نے صاف جواب دیا ہی کہتے ہین کہ سواے اماموں کے قرآن کا مطلب کوئی نہین بوجھتا تو گویا اُنکے نزدیک قرآن مجید توریت اور انجیل کیطرح متروک العمل ہی تو صاف ظاہر ہوا کہ اہل سنت کے سواے اس حدیث پر عمل کسیکو نصیب نہین

۱۵۰۲ فـ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَآءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْٓءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ يعنی وَ قَدْ مَضٰى اِذْنُ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ تمھارے بھائی آئے توبہ کر کے یعنی مسلمان ہوئے ہین اور البتہ مین نے یہ ٹھہرایا ہی کہ انکے جورو لڑکے جو قیدی ہین انکو پھیر دون سو جس شخص کو تم مین یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اُسپر عمل کرے یعنی اپنے حصے کے قیدی بلے عوض پھیر دیوے اور جو شخص تم مین چاہے کہ اپنے حصے پر بنا رہے تو اسکو ہم بدلا دیوینگے اُس مال سے جو ہمکو اول خدا عنایت کرے تو چاہیے کہ اسپر عمل کرے یعنی بطور قرض دیوے حضرت کو مراد ہوازن کا گروہ ہی فـ جنگ حنین مین ہوازن کی قوم حضرت سے لڑی اُنکی شکست ہوئی اُنکے جورو لڑکے اور مال اصحاب مین تقسیم ہو گیا تب وے لوگ مسلمان ہوئے اور اپنے جورو لڑکے حضرت سے مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اپنا حصہ خوشی سے دیوے تو بہتر ہی اور اگر کسیکو دینا منظور ہو تو ہمکو بطور قرض دیوے ہم اُسکو اور جگہ سے بدلا دیوینگے آخر سب اصحاب نے اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دیدیے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہی

۱۵۰۳ مـ جـ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ

رَقِیبًا ۝ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰی قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہ ہے کہ مقرر خدا نے اپنی کتاب مین آیتین اُتاری ہین کہ اے لوگو ڈرو اپنے ربّ سے جسنے تمکو ایک ذات سے بنایا اور اُسی سے اُسکی جورو پیدا کی یعنی آدم کی پسلی سے حوّا بنائی اور اُن دونون سے بہت مرد اور عورتین بکھیرین اور ڈرو خدا سے جسکے نام کے وسیلے سے آپسمین سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی بدسلوکی سے البتہ خدا تمپر نگہبان ہے یعنی تمھارا حال جانتا ہے اے ایماندارو ڈرو خدا سے اور چاہیے کہ ہر ایک جان غور کرے کہ اُسنے اپنے واسطے کل کا یعنی قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو خدا سے مقرر البتہ خدا خبردار ہے جو تم کرتے ہو حضرتؐ نے فرمایا چاہیے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دینار سے اور اپنے درم سے اور اپنے کپڑے سے گیہون کے صاع سے چھوہارے کے صاع سے یہانتک حضرتؐ نے فرمایا کہ آدھی کھجور ہی سہی ف جریرؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ مضر کا قوم ننگا نہایت محتاج آیا حضرت کو انکا حال دیکھکر نہایت درد آیا بلالؓ سے فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوئے تب حضرتؐ نے خطبہ پڑھکے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سب آدم کی اولاد ہو تو یہ لوگ بھی تمھارے بھائی ٹھہرے تو ان پر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت مین یہ خیرات تمھاری نجات کا سامان ہوگی ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاری مرد اشرفیون کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت یون ہے کہ عمر فاروقؓ بھی بھرا اول درمین لائے پھر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک چیز لائے حضرت نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ نکالیگا تو اُس راہ پر چلنے والونکا سبکا ثواب اُسکو ملیگا اور جو بد راہ نکالیگا تو سبکا عذاب اُسپر پڑیگا

١٥٠٤ جابرؓ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰهِ وَخَیْرَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَکُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہے اور بہتر طریقہ محمدؐ کا طریقہ ہے اور نہایت برے کام جو دین مین نئے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہے ف یعنی میرے بعد قرآن اور میری سنت پر چلیو اسواسطے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہین اور میرے طریق سے بہتر کسیکا طریق نہین کہ تم میری راہ چھوڑکے اور کوئی راہ اختیار کرو پھر دین مین نئے کامون سے روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اُسکا نام ہے جسکی شرع مین کچھ اصل نہ ہو

١٥٠٥ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ هٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یَقِلُّوْنَ وَیَکْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَلِیَ شَیْئًا مِّنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ اَنْ یَّضُرَّ فِیْهِ اَحَدًا اَوْ یَنْفَعَ فِیْهِ اَحَدًا فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَیَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِیْئِهِمْ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہ ہے کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز بروز گھٹتا جاویگا انصار کے سوا اور لوگ بڑھتے جاوینگے سو جو شخص کہ حاکم ہووے محمدؐ کی امت سے کسی چیز کا پھر اُسکو اپنی حکومت مین اتنی طاقت ہو کہ کسیکا ضرر کر سکے یا کسیکو فائدہ پہونچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکون کی نیکی قبول کرے اور اُنکے بدکارون سے درگذر کرے ف حضرت کو معلوم ہوا تھا کہ بنی امیہ کی سلطنت مین انصار یون پر زیادتی ہوگی اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش مین فرمائی یعنی امت محمدی کے حاکم کو لازم ہے کہ اُنکے نیکون کی تعظیم اور توقیر کرے اور اُنکے بدکارون سے چشم پوشی کرے یعنی

اگر کوئی حرکت تعزیر کے لائق کریں تو حاکم اُسکو ٹال جاوے اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ لغصار حد مارنے کا گناہ کریں تو اُنپر حد نہ
مارے اسواسطے کہ حدود میں سفارش نہین اور اُسمین حاکم کو کچھ اختیار نہین حضرتؐ نے خود فرمایا ہی کہ اگر فاطمہ بنت محمد چوری کرے
1506 تو اُسکا ہاتھ کاٹوں **خ** عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِیْ اَدَعُ اَحَبُّ
اِلَیَّ مِنَ الَّذِیْ اُعْطِیْ وَلٰکِنِّیْ اُعْطِیْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰی فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَکِلُ اَقْوَامًا اِلٰی مَا
جَعَلَ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰی وَالْخَیْرِ فِیْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ بخاری میں عمرو بن تغلبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ خدا کی قسم کہ میں دیتا ہوں ایک مرد کو اور چھوڑتا ہوں دوسرے مرد کو سو جسکو
میں چھوڑتا ہوں وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہی اُس سے جسکو میں دیتا ہوں ولیکن میں تو چند قوموں کو دیتا ہوں
اسواسطے کہ میں اُنکے دلوں میں بے صبری اور حرص دیکھتا ہوں اور بعضی قوموں کو اسپر چھوڑتا ہوں کہ خدا نے اُنکے دلوں
میں بے پرواہی اور خیر ڈالی ہی اُنھیں میں عمرو بن تغلبؓ بھی ہی **ف** حضرتؐ کے پاس کچھ مال آیا حضرتؐ نے بعضوں کو دیا اور بعضوں
کو نہ دیا پھر حضرتؐ کو معلوم ہوا کہ جنکو مال نہیں دیا وے رنجیدہ ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرے دینے کو محبت
اور نہ دینے کو رنج کا سبب نہ سمجھو بلکہ بالعکس معاملہ ہی کہ بے صبرے لالچی لوگوں کو دیتا ہوں اور قناعت والوں کو قناعت پر چھوڑتا ہوں
1507 **ق** عَائِشَةُ اَمَّا بَعْدُ یَا عَائِشَةُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِیْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِیْئَةً فَسَیُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ
اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِی اللّٰهَ وَتُوْبِیْ اِلَیْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بخاری
اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ ای عائشہ مجکو تیری ایسی ایسی بات
پہونچی ہی سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کریگا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو مغفرت مانگ خدا سے
اور اُسکی طرف توبہ کر اسواسطے کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اُسکی توبہ قبول کرتا ہی اُسپر رحمت
متوجہ ہوتا ہی **ف** جب حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی باقی اُسکا پورا قصہ پانچویں باب میں ہو چکا
1508 **خ** اَبُو الدَّرْدَاءِ اَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ یَعْنِیْ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری میں ابو درداءؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ تمھارے صاحب نے تو مقرر اپنی جان کو شدت میں ڈالا ہی صاحب سے مراد صدیق اکبر ہیں **ف** اسکا پورا قصہ
ہو چکا کہ صدیق اور فاروق سے کسی بات میں رنج ہو گیا تھا صدیق دامن اُٹھائے رنج میں حضرتؐ پاس آئے تب حضرتؐ نے یہ
1509 حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہو گئی **ق** كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰهُ فِیْكَ
قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم میں کعب بن مالکؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسنے تو البتہ سچ کہا سو تو اُٹھ یہانتک کہ خدا تیرے
حق میں کچھ حکم کرے یہ حضرتؐ نے کعب بن مالک سے فرمایا **ف** روایت ہی کہ کعب جنگ تبوک میں حضرتؐ کے ساتھ نگئے تھے
جب حضرت وہاں سے پلٹ آئے تو نجانے والوں سے سبب پوچھا منافقوں نے جھوٹی قسمیں کھا کر حضرت کو
راضی کر لیا جب کعب سے پوچھا تو وے سچے مسلمان تھے اُنھوں نے کہا کہ یا حضرت میں نے سواری خرید کی تھی اور سامان
سفر کا درست کیا تھا آج چلتا ہوں کل چلتا ہوں یہی کہتے کہتے میں رہ گیا مجکو حقیقت میں کوئی مانع نہ تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی اور کعب کے مقدمے کو خدا پر سپرد کیا اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نکرے حقتعالیٰ نے اُنکی راستی کی برکت سے پچاس

دن کے بعد انکی توبہ قبول کی اور آیت اُتاری اور جھوٹے منافقون کی فضیحتی ہوئی اور آیتین اُترین معلوم ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہی اگرچہ اول بظاہر سختی مین خلل پڑے

الباب الثامن

آٹھوین باب مین کئی فصلین ہین فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر عدد ہی یعنی شمار کی لفظین ہین
ھ المقداد احدای سواتك یا مقداد قالہ لما ضحك المقداد الی ان وقع الی الارض بشربہ حصة
1510 النبي صلی اللہ علیہ وسلم من اللبن وحلبہ الاعنز الثلث مرة ثانیة سلم مین مقداد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مقداد تیری بدخوئون سے ایک بدخو یہ بھی ہی یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا کہ جب مقداد بہت ہنستے ہنسنے کہ زمین پر گر پڑے حضرت کے دودھ کا حصہ پی جانے کے سبب اور دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کی جہت سے ف اس حدیث کا قصہ پانچوین باب مین فصل گذرا مابذہ الرحمۃ کے بیان مین ھ ابو ھریرة اثنتان فی الناس
1511 ھما بھم کفر الطعن فی النسب والنیاحة علی المیت مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو چیزین لوگونمین ایسی ہین جو اُنکے حق مین کفر ہین ایک تو نسب مین عیب لگانا دوسرے مردے پر نوحہ کرنا ف یعنی یہ کفر کی رسمین ہین اور اگر انکو حلال جانکر کرے تو صاف کفر ہی ق ابو موسی جنتان من فضة آنیتھما وما فیھما وجنتان من
1512 ذھب آنیتھما وما فیھما وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربھم الا رداء الکبریاء علی وجھہ فی جنة عدن بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی کی دو بہشتین ہین اُنکے برتن اور جو چیز انمین ہی سب چاندی کی ہی اور سونے کی دو بہشتین ہین اُنکے برتن اور جو چیز انمین ہی سب سونے کی ہی اور اُس قوم کے درمیان اور اپنے رب کے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہین سوا ایک جلال کی چادر کے کہ اُسکی ذات پاک پر ہی عدن کی بہشت مین ف اس حدیث مین ولمن خاف مقام ربہ جنتان * ومن دونھما جنتان * کا بیان ہی ھ ابو ھریرة صنفان من اھل
1513 النار لم ارھما قوم معھم سیاط کاذناب البقر یضربون بھا الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسھن کاسنمة البخت المائلة لا یدخلن الجنة ولا یجدن ریحھا وان ریحھا لتوجد من مسیرة کذا وکذا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی لوگ ہین کہ انکو مین نے نہین دیکھا ایک قوم تو وے ہین کہ اُنکے ساتھ کوڑے رہینگے جیسے بیلون کی دُمین کہ اُنسے لوگونکو مارینگے اور دوسری قسم وے عورتین ہین جو کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین مردونکو اپنی طرف جھکاتی ہین آپ مردون کیطرف جھکتی ہین سر اُنکے جیسے اونٹون کے جھکے کوہان وے عورتین بہشت مین نجاوینگی اور اُسکی خوشبو نپاوینگی اور البتہ اُسکی خوشبو ملتی ہی اتنی اور اتنی دور سے یعنی بہت دور سے ف یعنی حضرت کے وقت مین ایسے لوگ نہ تھے اول قسم سے چوبدار اور کوڑے والے مراد ہین جو مظلوم کو بادشاہ اور حاکم پاس نہین جانے دیتے بلکہ مارتے ہین اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتین ہین اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین یعنی اُنکا ایسا لباس ہی جس سے بدن نظر آتا ہی جیسے مہین دوپٹے اور جالی کی کرتیان اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس
1514 حرام ہی اسواسطے کہ لباس سے غرض یہ ہی کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ ہوا ق ابو ھریرة

كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ
اللّٰهِ الْعَظِيْمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو بول ہین زبان پر ہلکے تول مین بھاری خدا کے
نزدیک پیارے ایک تو سبحان اللہ وبحمدہ دوسرے سبحان اللہ العظیم هـ ابْنُ عَبَّاسٍ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ ١٥١٥
النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو نعمتین ہین جن مین اکثر لوگونکو
زیان اور نقصان ہوتا ہی ایک تو تندرستی دوسرے بیروزگاری سے خاطر جمعی ف یعنی صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہی کہ آدمی
جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہی لیکن اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہین جانتے دنیاوی نکمے کامون مین غفلت اور
واہیات مین اس نعمت کو برباد کرکے دین سے مفلس ہو جاتے ہین هـ اَبُوْهُرَيْرَةَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا ١٥١٦
لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ مسلم
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین نشانیان ہین کہ جب وے نکلین تو اُس جان کو ایمان لانا فائدہ نکریگا جو
اُن نشانیون سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان مین کچھ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی
تو سورج کا پچھم سے نکلنا دوسری نشانی دجال تیسری نشانی زمین کا جانور ف یعنی جب یے نشانیان ظاہر ہوئین تو قیامت
نمود ہو گئی ایمان بالغیب باقی نرہا اسواسطے اُسوقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نکریگا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ ١٥١٧
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ
وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهٗ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهٗ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ
بَايَعَ اِمَامًا لَا يُبَايِعُهٗ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى وَاِنْ لَمْ يُعْطِهٖ مِنْهَا لَمْ يَفِ بخاری ومسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا قیامت مین نہ بولیگا اور اُنکو نہ دیکھیگا اور نہ اُنکو گناہ سے پاک کریگا اور
اُنکے لیے عذاب دردناک ہی ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی پر ہووے اور مسافر کو اس پانی سے روکے
اور دوسرا مرد وہ ہی جسنے کسی مرد سے ایک جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اُس سے خدا کی قسم کھائی کہ مین نے اُس جنس کو اتنی اور
اتنی قیمت کو مول لیا سو اُسنے اُسکو سچا جانا اور حال اُسکا اُسنے اتنی قیمت کو نلیا تھا یعنی اُسنے جھوٹی قسم کھائی اور تیسرا مرد وہ
ہی جسنے ایک امام سے بیعت کی اور اُسنے بیعت نہین کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے اُسکو کچھ دیا تو اُسنے
عہد پورا کیا اور اگر اُسنے دنیا سے کچھ ندیا تو اُسنے عہد پورا کیا ف بایع کو جھوٹی قسم کھانا ہر وقت گناہ ہی لیکن عصر کے بعد
زیادہ تر گناہ ہی کہ اُسوقت مین فرشتے حاضر ہوتے ہین هـ اَبُوْهُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ١٥١٨
وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور نہ اُنکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ اُنکی طرف
رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اُنکو سخت مار ہوگی ایک بڈھا حرام کار دوسرا جھوٹا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج جھوٹ ولڑکے والا
یعنی مغرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری اور کسب سے اپنے لوگون کی خبر گیری کرے ف ہر چند حرام کاری
اور جھوٹھ اور غرور سب کے حق مین برا ہی لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت بیموقع ہی کہ باوجود پیری کے حرام کاری

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

سراسر شقاوت ہے اور باوجود بادشاہی اور سرداری کے جھوٹھ بولنا بیفائدہ ہے اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا نہایت
١٥١٩ نامناسب ہے ھ ابو ذرؓ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ
فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص
ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور انکی طرف بنظر رحمت نہ دیکھیگا اور انکو گناہون سے پاک نکریگا اور انکو عذاب
دردناک ہے ابوذر نے کہا پھر حضرتؐ نے اسکو تین بار پڑھا ابوذر نے کہا کہ برباد ہوگئے وے لوگ اور انکو ٹوٹا پڑا کون ہین
وے لوگ یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا یعنی جسکا پاجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے دوسرا خیرات
١٥٢٠ کرنے والا جو احسان جتاوے تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹھی قسم کھا کر ق ابو موسیٰ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ
اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ
مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَؤُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا
فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنکو دوہرا ثواب ہے
ایک مرد تو اہل کتاب سے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمدؐ کا دوسرا وہ مملوک جسنے خدا کا حق
اور اپنے مالکون کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اسنے اسکو ادب سکھلایا
سو بہت اچھی طرح اسکو ادب سکھلایا اور اسکو شرع کے حکم بتلائے سو اسکی اچھی طرح تعلیم کی پھر اسکو آزاد کیا بعد اسکے
١٥٢١ اس سے نکاح کر لیا تو اسکے واسطے دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب تعلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کر لینے کا ق ابو قتادہ
ثَلٰثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ
اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ
السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینے سے اور رمضان کا
روزہ دوسرے رمضان تک سو یہ تمام سال کا روزہ ہے عرفے کے دن کا روزہ مین امید رکھتا ہون خدا سے یہ کہ گناہ
مٹاویگا ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ پہلے
برس کا گناہ مٹا دیگا ف مصابیح مین ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا ہے
حضرتؐ نے فرمایا کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہے نہ بے روزہ یعنی درست نہین پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو سال بھر
١٥٢٢ روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے مین تین دن روزہ رکھے اسکو سال بھر کے روزے کا ثواب ملیگا ھ امّ سلمہؓ
ثَلٰثٌ لِلثَّيِّبِ وَسَبْعٌ لِلْبِكْرِ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین راتین بیوہ عورت کو اور سات راتین کنواری
عورت کو ف یعنی اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین راتین برابر اسکے پاس رہے اور کنواری پاس سات راتین رہے
١٥٢٣ اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا ق انس ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ
اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ

ف: حلاوت ایمان و بیان علامت محبت خدا و رسول

اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین خصلتین ہین کہ جسمین وے ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پا ویگا ایک تو وہ شخص جسکے نزدیک خدا اور اُسکا رسول تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہو دوسرے یہ کہ محبت کرے مرد سے اسطرح کہ نچاہتا ہو اُسکو مگر خدا ہی کیواسطے یعنی محبت مین دنیا کا کچھ لگاؤ نہین تیسرے یہ کہ بُرا جانے کفر مین پھر پلٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نے اُسکو کفر سے نکالا جیسے اُسکو بُرا لگتا ہو آگ مین ڈالا جانا یعنی کفر سے ایسا ڈرے جیسے آگ سے ڈرتا ہو ف تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہنے کا یہ پتا ہو کہ خدا اور رسول کی رضامندی کو سبکی رضامندی پر مقدم رکھے خلاف شرع کام مین کسیکی رعایت نکرے خواہ پیر ہو خواہ آقا

1524 ق اَبُوْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِیُّ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَا یَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَةُ مسلم مین ابو مالکؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چار خصلتین ہین میری امت مین جاہلیت کی رسمون مین جنکو نچھوڑینگے ایک تو بڑائی مارنا اپنے خاندانون پر دوسرے عیب لگانا لوگون کے نسب مین تیسرے مینھ کو چاہنا ستارون سے یعنی نکھتون کی تاثیر سے مینھ کو سمجھنا چوتھے نوحہ کرنا ف فی الحقیقت یہ کفر کی رسمین اس امت مین جاری ہین تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری مین گرفتار ہین اور خاندان پر فخر کرنا اور غیرون کے نسب مین طعنہ کرنا اکثر خواص مین بھی موجود ہی اللہ بچاوے ہمین ان سے

ف: نشانی رسوم جاہلیت در امت

1525 ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِیْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا چار چیزین ہین کہ جسمین یہ چارون ہونگی وہ نرا منافق ہی اور جسمین ایک خصلت ہوگی اُن چارون سے تو اُسمین ایک ہی نفاق کی خو ہی یہانتک کہ اُسکو چھوڑ دیوے ایک تو یہ کہ جب اُسکے پاس امانت رکھے تو اُسمین خیانت کرے دوسرے یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے تیسرے یہ کہ جب قول و اقرار کرے تو اُسکے خلاف کرے چوتھے یہ کہ جب گفتگو اور جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے ف منافق دو قسم ہین ایک کہ دل مین کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے حضرتؐ کے وقت مین جو منافق تھے اسی طرح کے تھے دوسرے یہ کہ دل مین کفر نہین بلکہ اسلام ہو لیکن سست اعتقاد اور فسق و فجور مین گرفتار ہو اس حدیث مین دوسری قسم کا نفاق مراد ہی یعنی ایمان کے لایق تو یہ تھا کہ آدمی ان بد کامون سے بچتا پھر جب ان کامون مین گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اسمین کچھ ظاہر نہوا اسواسطے اُسکو منافق فرمایا

ف: علامت نفاق و تقسیم منافقین

1526 ق طَلْحَةُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ قَالَهُ لِرَجُلٍ سَاَلَهُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِیَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهٗ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ وَیُرْوٰی اَفْلَحَ وَاَبِیْهِ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَبِیْهِ اِنْ صَدَقَ بخاری اور مسلم مین طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پانچ نمازین ہین ایک رات اور دن مین یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے کہا جسنے حضرتؐ سے اسلام کے ارکان پوچھے پھر اُس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پانچ کے سوا اور بھی نماز ہی تو حضرتؐ نے

فرمایا کہ نہیں مگر اسطرح کہ تو نفل نماز پڑھے تو درست ہے حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے پھر اُسنے کہا کیا میرے اوپر اُسکے سواے بھی روزہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اُس سے زکوٰۃ کا ذکر کیا تو اُسنے کہا کیا مجھپر زکوٰۃ کے سواے بھی دینا فرض ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یون کہ تو بطور نفل دیوے پھر پلٹ چلا وہ مرد اور وہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی کہ اسپر نہ بڑھاؤنگا اور نہ اسمین سے کچھ گھٹاؤنگا تو حضرت نے فرمایا کہ مراد کو پہونچا اگر سچا ہے اور دوسری روایت یون ہے کہ مراد کو پہونچا اُسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہے یا یون فرمایا کہ بہشت مین داخل ہوا اُسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہے ف حضرت نے حج کا ذکر نہیں کیا اسواسطے کہ اُسکا سوال سب اسلام کے ارکان سے نہ تھا اور یہ جو اُسنے کہا کہ مین نہ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا یعنی ان فرض چیزون مین اپنی طرف سے زیادتی کمی نکرونگا اور یہ مطلب نہیں کہ فرض کے سواے سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو اُسکے باپ کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق حضرت کی
1527 زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نہ تھی یا غیر خدا کی قسم اسکے بعد منع ہوئی ق عَائِشَةُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین سب موذی اور بدذات ہین مار ڈالے جاوین حرم مین ایک تو کوا دوسرے چیل تیسرے بچھو چوتھے چوہا پانچوین کتا کاٹنے والا ف جب مکے مین انکا مار ڈالنا درست ہوا تو اور
1528 جگہ بطریق اولیٰ انکو قتل کرنا درست ہے ق ابو هُرَيْرَةَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایے مین رکھیگا جسدن اُسکے سایے کے سواے کہین سایہ نہوگا یعنی قیامت مین ایک تو منصف سردار دوسرا وہ جوان جو اُمنگ جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدونمین لگا رہتا ہے یعنی بار بار جماعت کیواسطے مسجد مین جاتا ہے اور مسجد کے بناؤ چناؤ مین لگا رہتا ہے چوتھے وے دو مرد جو خدا ہی کے واسطے آپسمین محبت رکھتے ہین ملتے ہین تو اُسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اُسی پر پانچوان وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنی بدکاری کے واسطے سو اُسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اُسکو چھپایا یہانتک کہ نہیں جانتا اُسکا بایان ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اُسکے داہنے ہاتھ نے ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکانمین سو جاری ہوگئین اُسکی دونون آنکھین یعنی
1529 خوف الٰہی سے رویا ق عَائِشَةُ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّاوِي وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دس چیزین پیدایشی سنت ہین ایک تو خوب مونچھ کترانا دوسری ڈاڑھی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک

صاف کرنا پانچوین ناخن کاٹنا چھٹی انگلیون کے جوڑون کو دھونا تاکہ میل نہ جم رہے ساتوین بغل کے بال اکھاڑنا آٹھوین
زیر ناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا راوی نے کہا کہ مین دسوین چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلی ہو
١٥٣٠ یعنی خوب یاد نہین لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہی کہ دسوین چیز شاید کلی کرنا مراد ہو حم عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعُوْنَ خَصْلَۃً
اَعْلَاھَا مَنِیْحَۃُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ یَّعْمَلُ بِخَصْلَۃٍ مِّنْھَا رَجَاءَ ثَوَابِھَا وَتَصْدِیْقَ مَوْعِدِھَا اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ
بِھَا الْجَنَّۃَ بخاری مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چالیس خصلتین ہین اُن سب سے اعلیٰ اور عمدہ بکری کی
عاریت دینا ہی کہ اُسکا دودھ پیوے نہین کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پر اُن چالیس خصلتون سے ثواب کی
امید پر اور اُسکے وعدے کو سچا جانکر مگر کہ خدا اُسکو بہشت مین داخل کریگا ف اس حدیث مین اُن چالیس خصلتون کو
مفصل نہین ذکر فرمایا شاید کہ احسان کے اقسام مراد ہین یعنی خلق کو طرح طرح کی فائدہ رسانی **فصل** اس فصل مین وے
١٥٣١ حدیثین ہین جنکے سرے پر قسم ہی بلفظ وَالَّذِیْ حم اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ ھٰذِہِ
الْاُمَّۃِ یَھُوْدِیٌّ وَّلَا نَصْرَانِیٌّ وَّلَا یُؤْمِنُ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم ہی اُسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ نہ سُنے گا مجھکو کوئی اس اُمت سے یہودی ہو خواہ
نصرانی اور ایمان نہ لاوے اُسکا جسکے واسطے مین بھیجا گیا یعنی شریعت کا مگر کہ وہ ایمان نہ لانے والا دوزخیون سے ہوگا ف
امت دو قسم ہی ایک امت دعوت یعنی جنکو اسلام کیطرف بلایا اسمین کافر اور مسلمان سب داخل ہین دوسری امت اجابت
یعنی جو لوگ ایمان لائے اسمین صرف مسلمان داخل ہین امت سے مراد اس حدیث مین امت دعوت ہی ف یہودی
اور نصرانی کو اسواسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونیکے جب انپر بھی حضرت کا ایمان لانا فرض ہوا تو غیر
اہل کتاب کو بطریق اولیٰ ایمان لانا فرض ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہان حضرت کی اور اسلام اور دین کی خبر نہ پہونچی ہو
تو وے لوگ معذور ہین اُن سے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہوگا حم اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَالَّذِیْ نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِکُمْ یَوْمٌ وَّلَا یَرَانِیْ ثُمَّ لَاَنْ یَّرَانِیْ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ مَعَھُمْ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اُسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ تم مین سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور مجھکو نہ دیکھیگا
پھر تو مقرر میرا دیکھنا اُسکے نزدیک دوست تر ہوگا اُسکے گھر والون اور مال سے باوجود مال اور گھر والونکے ف اس حدیث
مین حضرت نے اپنی موت کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانین حضرت کے صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دیکھتے ہی
یقین کامل ہوتا تھا آداب اور نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو اپنے اہل وعیال اور مال سے حضرت
کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق محمدیون کا یہ حال ہی کہ خواب مین حضرت کے دیدار میسر آنے پر تمام عالم
١٥٣٢ کو قربان کرتے ہین حم حَنْظَلَۃُ الْاُسَیْدِیُّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنْ لَّوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰی مَا تَکُوْنُوْنَ عِنْدِیْ وَ
فِی الذِّکْرِ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ عَلٰی فُرُشِکُمْ وَفِیْ طُرُقِکُمْ وَلٰکِنْ یَّا حَنْظَلَۃُ سَاعَۃً وَّسَاعَۃً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
مسلم مین حنظلہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم سدا ایسے رہو اُسی حال پر جسطرح
میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی مین ہو تو البتہ تم سے فرشتے مصافحہ کرین تمھارے فرشون پر اور تمھاری راہون مین لیکن

تحفۃ الزمن در ترجمہ مشارق الانوار

اے حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار ف مصابیح میں حنظلہؓ سے روایت ہے کہ میں
اور صدیق اکبر حضرتؐ کے پاس گئے میں نے کہا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے حضرتؐ نے فرمایا کیونکر میں نے کہا
کہ ہم لوگ حضرتؐ کی خدمت میں رہتے ہیں آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہیں گویا ہم آنکھ سے دیکھتے ہیں پھر
جب ہم حضرتؐ کے پاس سے چلے جاتے ہیں اور جورو لڑکوں اور کسب کے کار میں مشغول ہوتے ہیں تو اکثر باتیں بھول جاتے ہیں
تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حضور ہر دم بنا رہے تو آدمی سے بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہو جاوے فرشتوں
کا عالم نظر پڑے اسواسطے وہ حال ہر دم نہیں رہتا اسکو نفاق نجاننا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہیں شعر
۱۵۳۴ غفلت جہان اگر نہو وے ہا ازغم دمے بسر نہوے ہا ق انسؓ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ
مَرَّتَيْنِ يَعْنِي الْأَنْصَارَ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اُسکی جسکے قابو میں میری جان ہے
کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ تر پیارے ہو حضرتؐ نے دو بار اسکو فرمایا ہم ابو سعید
۱۵۳۵ وَقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ يَعْنِي سُورَةَ الْإِخْلَاصِ بخاری میں ابو سعید اور
قتادہ بن نعمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اُسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہے قرآن
۱۵۳۶ کی تہائی کے ہم ابو ذرؓ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَا فِي اللَّيْلَةِ
الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ
مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ قَالَهُ
لَمَّا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ مسلم میں ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکی قسم جسکے قابو میں
میری جان ہے البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہیں آسمان کے چھوٹے بڑے ستاروں کی گنتی سے برتنوں کی کثرت جان
رکھ جیسے ستاروں کی کثرت ہوتی ہے اندھیری بے بدلی والی رات میں بہشت کے برتن جو اُن سے پیے پیاسا نرہے آخر
زمانے تک یعنی ہمیشہ چھٹکارے اُس حوض میں بہشت کے دو پرنالے بہتے ہیں جو اُس سے پیے پیاسا نرہے اُسکا چوڑا و
لنبا وکے برابر ہے جتنا فرق ہے عمّان سے ایلہ تک پانی اُسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور شیرین تر شہد سے یہ حضرتؐ نے ابو ذر
۱۵۳۷ فرمایا جبکہ ابو ذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہیں ف عمان اور ایلہ شہر ہیں شام میں ق ابو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَذُودَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِي كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اُسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں ہانکونگا کچھ مردوں کو اپنے حوض کوثر سے جیسے
۱۵۳۸ حوض پر سے غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہیں ف یعنی کفار اور منافقین اور مرتد حوض کوثر سے ہٹائے جاوینگے ہم ابو هُرَيْرَةَ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُونَ حَتَّى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا
فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اُسکی قسم جسکے قابو میں میری
جان ہے کہ بہشت میں نجاوگے جبتک ایمان نہ لاوگے اور پورے ایماندار نہوگے جبتک آپس میں محبت نہ پیدا کروگے کیا میں
تمکو نہ بتلادوں وہ چیز کہ جب اُسکو کرو تو آپس میں دوستدار بنجاؤ سلام علیک کرنا رائج کردو اپنے مسلمان لوگوں میں

ف یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہے اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہے پھر حضرت نے محبت
حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیک کرنا سلام سے اسواسطے محبت حاصل ہوتی ہے کہ دعائے خیر ہے یعنی خدا
تجکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہے کہ آدمی اپنے خیر خواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہے تو آپ بھی اس سے
محبت کرتا ہے ہر چند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہے لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانوں سے نہیں
ہوسکتی اور سلام آسان بات ہے کہ ہر ایک کو ہوسکتا ہے اسواسطے حضرت نے اسی کو خاص کرکے بتلایا لیکن افسوس عجب اُلٹا زمانہ
ہوگیا ہے کہ جہالت اور غرور کے سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہیں اور عداوت پر کمر باندھتے
1539 ہیں محبت اور خیر خواہی کی چیزیں اُلٹوں کے نزدیک عداوت کا سبب ہوگئی خ ابوهريرة والذي نفسي بيده لا يؤمن
احدكم حتى اكون احب اليه من ولده ووالده بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسکی قسم جسکے قابو میں
میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی پورا ایماندار نہیں ہونے کا جبتک کہ میں اسکے نزدیک اُسکے بیٹے اور اسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہوجاؤں
1540 ف یعنی جب میری رضامندی کو باپ اور بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار بنے م انس والذي نفسي
بيده لا يؤمن عبد حتى يحب لجاره او لاخيه ما يحب لنفسه مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
اسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ پورا ایماندار بندہ نہوگا یہانتک کہ محبت کرے اپنے ہمسایہ سے یا یوں فرمایا
1541 کہ اپنے بھائی مسلمان سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہے م ابوهريرة والذي نفسي بيده لتسئلن
عن هذا النعيم يوم القيمة اخرجكم من بيوتكم الجوع ثم لم ترجعوا حتى اصابكم هذا النعيم قاله
لابي بكر وعمر رضي الله عنهما مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے
کہ مقرر تم پوچھے جاؤگے اس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تھا تمکو تمہارے گھروں سے بھوک نے پھر تم نہ پھرے یہانتک
کہ تمکو یہ نعمت ملی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سے فرمایا ف اسکا پورا قصہ ساتویں باب میں گذرا کہ حضرت
اور صدیق اور فاروق بھوک کے سبب سے ایک انصاری کے گھر گئے دعوت کھانے سے جب خوب آسودہ ہوئے تب یہ حدیث
1542 فرمائی یعنی یوں سوال ہوگا کہ نعمت کو طاعت الٰہی میں صرف کیا یا معصیت میں م انس والذي نفسي بيده لتضربونه
اذا صدقكم ولتتركونه اذا كذبكم يعني غلاما اسود لبني الحجاج كان على رحلها قريش يوم بدر مسلم
میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم اسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ تم اُسکو مارتے ہو جب وہ تم سے سچ کہتا ہے اور
اُسکو چھوڑتے ہو جب تم سے جھوٹھ بولتا ہے مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہے جو جنگ بدر کے دن قریش کے اونٹوں
پر تھا ف جنگ بدر میں جب حضرت کا لشکر اُترا تو حضرت کے اصحاب ایک سیاہ رنگ لڑکے کو جو قریش کے اونٹوں پر تھا
پکڑ لائے اور پوچھا کہ ابوسفیان اور اسکے لوگ کہاں ہیں اُسنے کہا کہ میں اُنکو نہیں جانتا لیکن ابوجہل وغیرہ تو فلانے مقام
پر ہیں تو اصحاب اسکو مارنے لگے اُسنے مار کے ڈر سے کہا کہ ابوسفیان وغیرہ بھی ہیں تو اصحاب نے اُسکا مارنا چھوڑا پھر دوسری
بار اُس سے پوچھا اُسنے کہا کہ مجکو ابوسفیان کی خبر نہیں لیکن ابوجہل وغیرہ تو موجود ہیں اصحاب نے اسکو پھر مارا اور حضرت نماز
1543 پڑھتے تھے جب حضرت نے یہ حال دیکھا تب یہ حدیث فرمائی ق ابوهريرة والذي نفسي بيده ليوشكن

اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمْ اِبْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا مُقْسِطًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی
لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ عنقریب
ہی کہ اُتریگا تم مین ای مسلمانو عیسیٰ مریم کا بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کریگا خوک کو اور گرا دیگا جزیہ کو اور
کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہانتک کہ کوئی اُسکو قبول نکریگا **ف** قیامت کے قریب امام مہدی کیوقت مین حضرت عیسیٰ علیہ
السلام آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین کو مٹا دینگے محمدی دین پر عمل کرینگے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے ہین
جیسے یہ شکل ہی + نصاری اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے ہین اسواسطے کہ اُنکے گمان مین حضرت عیسیٰ سولی پر مارے گئے
اور ہرچند ابھی انصاری سے جزیہ لینا درست ہی لیکن حضرت عیسیٰؑ اپنے وقت مین نصاری سے جزیہ نہ قبول کرینگے اگر وے
١٥٤٤ ایمان نہ لاوینگے تو انکو قتل کرینگے **ف** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَّاَبُوْهُرَیْرَةَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا لَقِیَكَ الشَّیْطَانُ
سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّكَ هٰذِهٖ رِوَایَةُ سَعْدٍ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا قَالَهٗ
لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اُسکی
جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہین ملتا تجسے شیطان کسی راہ مین چلتا ہوا ہرگز مگر چل کھڑا ہوتا ہی اس راہ مین جو تیری راہ
کے سوا ہے یہ روایت سعد کی ہی اور ابوہریرہ رضؓ کی روایت مین قطؓ کی لفظ سالکا فجا کی لفظ پر مقدم ہی لیکن مطلب مین کچھ
فرق نہین یہ حدیث حضرت نے عمر فاروق کے حق مین فرمائی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ عمر فاروق نے حضرت کی خدمت
مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرت کے پاس قریش کی عورتین چلا چلا کر باتین کر رہین تھین جب عمر فاروق کے آنے کی
خبر ہوئی تو سب پردے مین ہو گئین جب عمر فاروق رضؓ اندر آئے تو حضرت کو ہنستا پایا سو کہا کہ خدا آپ کو خوش رکھے یا رسول اللہ
کیا سبب ہی آپ کی ہنسی کا حضرت نے فرمایا کہ مجھکو عورتون سے تعجب آیا کہ میرے پاس باتین کرتی تھین جب تمھاری آواز سُنی
تو سب پردے مین ہو گئین عمر فاروق رضؓ نے عورتون سے کہا ای دشمن اپنی جانون کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے
نہین ڈرتی تو عورتون نے کہا کہ ہان ہم تم سے ڈرتے ہین کہ تم کڑے مزاج کے ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے گران
اور مضبوطی سے شیطانی کام تیرے گرد دیکھنے نہین سکتے حرام کا مونکا کیا ذکر ہی کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ
ڈرتے ہین عمر فاروق کو حضرت کے وقت مین محتسبی کی خدمت تھی اسواسطے اُن سے لوگ ڈرتے تھے دستور ہی کہ چور جیسے کوتوال
سے ڈرتے ہین ویسے بادشاہ سے نہین ڈرتے اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے افضل نہین جانتا اسی طرح اس
١٥٤٥ حدیث سے عمر فاروق رضؓ کی فضیلت حضرت پر ثابت نہین ہو سکتی **ف** اَبُوْهُرَیْرَةَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا مِنْ رَّجُلٍ
یَّدْعُوْ امْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰی عَلَیْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَیْهَا حَتّٰی یَرْضٰی عَنْهَا بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ کوئی مرد ایسا نہین جو بلاوے اپنی جورو کو
لیٹنے کیواسطے پھر وہ انکار کرے مگر کہ اُسپر غصے رہیگا آسمان والا یہانتک کہ وہ مرد اُس سے راضی ہووے **ف** یعنی عورت
کو خاوند سے اس کام مین انکار کرنا درست نہین کہ اس سے خدا ناخوش ہوتا ہی **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے
١٥٤٦ سرے پر قسم ہی بلفظ واللہ **ف** اَبُوْهُرَیْرَةَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ

مَرَّةً بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ مین مقرر استغفار کیا کرتا ہون خدا سے اور توبہ کرتا ہون دن بھر مین ستر بار سے زیادہ ف دوسری روایت مین استغفار کا سو بار فرمایا ہی اس حدیث مین استغفار اور توبہ کی ترغیب فرمائی یعنی جب پیغمبر معصوم ستر بار یا زیادہ استغفار کرے تو اور گنہگار لوگون کو بطریق اولی استغفار اور توبہ کرنا لازم ہی

1547 ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِیْ اُكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَهٗ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین مقرر خدا کا رسول ہون اگرچہ تم مجھے جھٹلاتے ہو لکھدے محمد بن عبداللہ یہ حضرت نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا ف چھٹے سال ہجری حضرت عمرہ کرنیکو چلے جب مکہ کے قریب حدیبیہ کی منزل پر پہونچے تو کفار قریش نے حضرت کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ ایک سال بے عمرہ کیے حضرت پلٹ جاوین اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف لاوین حضرت نے صلح نامہ لکھوایا کہ یہ صلح نامہ ہی جس پر محمد رسول اللہ نے صلح کی کافرون نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ نہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبداللہ لکھو اگر ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو تم سے کیون لڑتے اور مکے جانے سے تمکو کیون روکتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کی لفظ کو کاٹ کر محمد بن عبداللہ لکھا

1548 ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِیْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّعْطِیَ كَفَّارَتَهُ الَّتِیْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مقرر تم مین سے کسی کا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والون کے حق مین کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہی اسکے لیے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے سے جو خدا نے اسپر فرض کیا ہی ف یعنی ہرچند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہی لیکن جسمین اپنے گھر والون کو ضرر پہونچے تو قسم کا توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہی کہ آزردن دل دوستان جہل ست و کفارت یمین سہل

1549 ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَ اَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِیُّ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے اور ابوشریحؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا لوگون نے کہا کون شخص ہی یا رسول اللہ جو ایمان نہین رکھتا حضرت نے فرمایا وہ شخص مراد ہی جسکے ہمسائے لوگ رنج رسانی اور تکلیفات سے نڈر نہین ف معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسایے سے فرض ہی اور اسکو رنج دینا حرام ہی

1550 ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نپاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے سو اتار دے تسکین کو ہمپر اور قدمون کو جما دے اگر کفار سے ملین یعنی لڑائی کے وقت اور مشرکون نے البتہ ہمپر زیادتی کی ہی جب وے فتنے اور فساد کا ارادہ کرتے ہین ہم انکی بات کو نہین مانتے ف سال چہارم مین کافرون نے حضرت پر ہجوم کیا حضرت نے پناہ کے واسطے مدینے کے گرد خندق کھدائی حضرت خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر سین ہی

1551 م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ رُوْمٌ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے

[illegible]

فرمایا کہ عنقریب تمپر فتح ہونگے ملک اور خدا تمھاری کفایت کریگا سو نہ تھکا وے تمکو مال کے حصون کی غفلت ف
یعنی روم اور ایران اور توران فتح ہوگا ور مجاہدون کے حصے مین بہت مال آویگا سو فرمایا کہ کہین ایسا نہو کہ تم مال کی کثرت
مین جہاد کرنے سے غافل ہو جاؤ اس حدیث مین خبر ہی اُن فتحون کی جو حضرت کے بعد ہوئین اور اشارہ ہی جہاد کی ترغیب کا
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ ۱۵۵۲
مِنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاءً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جسمین بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اسمین کھڑا بہتر ہی چلنے والے سے
اور چلنے والا بہتر دوڑنے والے سے جو اسکو جھانکیگا تو اُسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پاوے تو چاہیے کہ
اُس پناہ مین آجاوے ف اس حدیث مین اشارہ ہی اُن فسادون کا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت
یعنی اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدر نہین تو اُسکو شش کرنے والا اُسمین بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے
اکثر صحابہ نے فتنے اور فساد مین گوشہ گیری اختیار کی تھی ق اَبُوْ حُمَيْدِ نِ السَّاعِدِيُّ سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدٌ ۱۵۵۳
فَلَا يَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ فَمَنْ كَانَ لَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهٗ قَالَهٗ بِتَبُوْكَ بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہی کہ ایک سخت آندھی چلیگی تو اوسمین نہ کوئی کھڑا رہے سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے
کہ اُسکا زانو بند مضبوط باندھے یہ حضرت نے تبوک مین فرمایا ف نوین سال ہجری ملک شام مین حضرت جنگ تبوک مین گئے
سو وہان ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندھی اُسی رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اُسکو آندھی نے اڑا کر طے کے
پہاڑ پر ڈالا ملا طے او تبوک سے کئی دنون کی راہ ہی ق عَلِيٌّ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ ۱۵۵۴
الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ
كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے مین کم عمر
ناقص العقل کلام کرینگے بہتر لوگون کا سا کلام پڑھینگے قرآن کو ایمان نہ اُتریگا اُنکے نرخرون کے نیچے یعنی ایمان کا کچھ اثر نہوگا
نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکلجاتا ہی شکاری جانور سے سو جہان کہین تم اُن سے ملو تو اُنکو قتل کرو سو البتہ اُنکے قتل
کرنے مین قتل کرنے والون کو ثواب ہی قیامت مین خدا کے نزدیک ف اس قوم سے خارجی لوگ مراد ہین جنکو علی مرتضیٰ
نے قتل کیا م اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ نَاسٌ يُحَدِّثُوْنَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۱۵۵۵
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عنقریب میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو حدیثین ظاہر کرینگے اور
وے باتین تمسے کہینگے جو تمنے اور تمھارے باپ دادون نے نہین سنین سو دور رہا کرو تم اُن سے ف اس حدیث مین اُنکی بد
کا ذکر ہی جو اسلام کے مخالف نئے کامون کو رائج کرتے ہین برخلاف اجماع مسلمین کے خواہ جھوٹی حدیث بنا کر خواہ دلیل رکھکر
طرف نسبت کرکے خواہ اماموں کیطرف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بے تحقیق کسی بات کو نہ ماننا چاہیے کہ اُنھین دو کے مکر و فریب سے
اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین عالمگیر ہوگئین فصل فی المضارع اس فصل مین دو سے حدیثین ہین

۱۵۵۶ جنکے سرے پر مضارع کا صیغہ ہی ھم آتی اٰتِیْ بَابَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ
فَیَقُوْلُ بِکَ اُمِرْتُ لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آؤنگا بہشت کے
دروازے پر قیامت کے دن سو مین دروازہ کھلواؤنگا تو کہیگا چوکیدار تو کون ہی سو مین کہونگا کہ مین محمد ہون تو چوکیدار کہیگا
۱۵۵۷ تجھی کا مجھکو حکم ہی کہ نہ کھولون کسیکے واسطے تجھسے پہلے ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ وَاَنْهَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ
اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ شَهَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَاَنْ
تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاکُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُقَیَّرِ قَالَہٗ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے
پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنی اسطرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہین خدا کے سوائے اور محمد رسول ہی اللہ کا اور دوسرا
حکم نماز کا قایم کرنا اور تیسرا حکم زکوٰۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچوان حصہ اسکا ادا کرو اور منع کرتا ہون تمکو
کدو سے اور سبز گھڑے سے اور نقیر اور مقیر سے یہ حضرت نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا ف اس وقت مین شراب کے
چار طرح کے برتن رائج تھے ایک تو کدو اور تونبا اور دوسرے سبز گھڑا جیسے مرتبان تیسرے نقیر یعنی کھجور کی لکڑی کا کریدا
برتن چوتھے مقیر یعنی روغن دار برتن جسمین روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو حضرت نے اسکے برتنون کا بھی استعمال
کرنا منع کیا تا کہ شراب نوشی نہ یاد پڑے جب کہ شراب کی عادت چھٹ گئی تو آخر کو ان برتنونکے استعمال کی اجازت دی
۱۵۵۸ چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی ھم اِبْنُ عَبَّاسٍ اَبْکِیْ لِلَّذِیْ عَرَضَ عَلَیَّ اَصْحَابُکَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَیَّ
عَذَابُهُمْ اَدْنٰی مِنْ هٰذِہِ الشَّجَرَۃِ قَالَہٗ لِعُمَرَ بَعْدَ یَوْمِ بَدْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین روتا ہون اس سبب سے جو میرے آگے لائے تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے
میرے سامنے ہوا تھا انکا عذاب اس درخت سے قریب تر یہ حضرت نے عمر فاروقؓ سے جنگ بدر کے بعد فرمایا ف
جنگ بدر مین ستر کافر قریش کے گرفتار ہوئے حضرت نے اصحاب سے انکے مقدمے مین صلاح پوچھی صدیق اکبر نے کہا یا رسول اللہ
یہ لوگ تیری قوم ہین انکو چھوڑ دیجیے شاید کہ مسلمان ہون یا ان سے مسلمان اولاد پیدا ہو اور ان سے فدیہ لیجیے چھوٹنے کے
عوض یہ لوگ دیوین تا کہ حضرت کے اصحاب سامان کر کے قوت پکڑین اور فاروقؓ اعظم نے کہا کہ یا حضرت ان لوگون
نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کو وطن سے نکالا آپ ان سب کی گردن ماریے جب اکثر اصحاب کی صلاح حضرت نے
فدیہ لینے پر دیکھی تو حضرت نے فدیہ لیکر اونکو چھوڑ دیا پھر اس مضمون کی آیت اتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نہ تھا تو حضرت
اور ابی بکر صدیقؓ ایک درخت کے قریب رونے لگے فاروق اعظم نے کہا کہ یا حضرت آپ کیون روتے ہین مجکو بھی بتلایے
تا کہ مین بھی روؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ اگر عذاب آتا تو سوائے عمرؓ کے کوئی سلامت
نہ رہتا اسواسطے کہ مال لینے کی اونکی مرضی نہ تھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس مقدمے مین وحی نہوتی تھی تو حضرت
۱۵۵۹ اسمین اجتہاد کرتے تھے اگر اسمین کچھ چوک ہو جاتی تھی تو حق تعالیٰ جلد خبردار کر دیتا تھا ق اِبْنُ عُمَرَ اَرٰی رُؤْیَاکُمْ
قَدْ تَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْهَا فَلْیَتَحَرَّهَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ

بخو لیلۃ القدر

بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمھارے خوابون کو کہ موافق پڑ گیے پچھلی سات راتون مین سو جو
شب قدر کا تلاش کرنے والا ہو سو پچھلی سات راتون مین تلاش کرے ف شب قدر کو حضرت کے اصحاب نے خواب
مین دیکھا کسینے تیئیسوین کسینے پچیسوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان کی پچھلی طاق راتون مین شب قدر
ضروری جسکو شوق ہو تلاش کرے یعنی سب طاق راتون مین بیدار رہے اور عبادت کرے انھین آخر کوئی تو ہوگی خ
اَبُوْهُرَيْرَةَ اَرَاكُمْ يَا بَنِيْ حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِّنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ اَنْتُمْ فِيْهِ وَخَرَّجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ١٥٦٠
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اِثْنَا عَشَرَ مِيْلًا حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ حِمًى بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتا ہون تمکو ای حارثہ کی اولاد کہ تم نکل گئے حرم سے یعنی مدینے کے حرم سے پھر حضرت نے انکی طرف
التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اُسی حرم مین ہو اور مسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ البتہ حضرت نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رمنہ
گرد م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فِيْهِمَا ١٥٦١
اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہی دیتا ہون کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے
لائق نہین اور مقرر مین خدا کا رسول ہون نہ ملیگا خدا کو کوئی بندہ اس کلمے کے ساتھ نہ شک لانیوالا ان دونون مین مگر کہ
داخل ہوگا بہشت مین ف یعنی جو کلمۂ شہادت پڑھے اور توحید اور رسالت مین اسکو کچھ شک نہو سو وہ بہشت مین داخل ہوگا
اگرچہ بقدر گناہ کے سزا پاوے خ اَنَسٌ اَوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ ١٥٦٢
وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون انصار کے مقدمے مین اسواسطے کہ وے میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہین اور البتہ وے
ادا کر چکے جو انپر فرض تھا یعنی دین کی مدد اور باقی رہا ہی اُنکا حق یعنی ثواب اور احسان سو قبول کرو اُنکے نیکوکار سے اور
ٹال جاؤ اُنکے بدکار سے ف یعنی سوائے حدود کے اُنکی خطاؤن کو نہ پکڑو ھ عَائِشَةُ تَاْخُذُ اِحْدٰكُنَّ مَاءَهَا ١٥٦٣
وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيْدًا حَتّٰى تَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَاْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ
عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَاْخُذُ فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَهُ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ شَكَلٍ حِيْنَ سَاَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيْضِ مسلم مین
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لیوے تم مین سے کوئی عورت اپنے پانی اور بیر کی پتی کو یعنی بیر کی پتی پانی مین
جوش کیے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہانتک کہ اپنے سر کی چوٹی پر پہونچے
یعنی سر کو نیچے سے اوپر تک خوب ملے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک چیتھڑا مشک آلودہ لیوے سو اُس سے پاکی حاصل
یعنی اندر رکھے تاکہ بدبو دفع ہو اور رحم نطفہ قبول کرے یہ حضرت نے اسماء بنت شکل سے فرمایا جب کہ اُسنے حیض کے
غسل کی کیفیت پوچھی ف بیر کی پتی کو پانی مین جوش کرنے سے یہ فائدہ کہ میل خوب چھوٹ جاوے ق جابرؓ ١٥٦٤
تَبْكِيْهِ اَوْ لَا تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُظِلُّهُ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ اَبَا جَابِرٍ بخاری اور مسلم
مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تو اسکو رو یا مت رو ہمیشہ اُسپر فرشتے اپنے پرون کا سایہ کیے رہے یہانتک کہ
تمنے اسکی لاش کو اٹھایا مراد عبداللہ بن جابر کے باپ ف جابر کے باپ عبداللہ جنگ احد مین شہید ہوئے کافرون سے

انکے ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ ڈالے تھے انکی لاش حضرت کے سامنے کپڑے سے چھپی رکھی تھی جابر نے کپڑا اٹھا کر
دیکھنے کا ارادہ کیا انکو لوگون نے منع کیا انکے بہن عبد اللہ کی بہن روتی چلاتی آئی تب حضرت نے اس عورت سے یہ حدیث فرمائی
۱۵۶۵ معلوم ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت اور ظاہر کی ذلت گذرے اتنی ہی اسکی خدا کے نزدیک عزت بڑھتی ہی ھر اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَبْلُغُ
الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پہونچیگا مومن کا زیور جہانتک پہونچتا
۱۵۶۶ ہی وضو کا پانی ف یعنی جہانتک وضو کا پانی لگتا ہی وہانتک قیامت مین آفتاب کی سی روشنی ہوگی ھر اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَبْلُغُ
الْمَسَاكِنُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہونچ جاوینگے گھر اہاب تک یا یون
۱۵۶۷ فرمایا کہ یہاب تک ف اہاب ایک مقام کا نام ہی مدینے کے پاس یعنی مدینے کی آبادی وہانتک ہو جاویگی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَجِدُوْنَ
مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پاؤگے بدترین مردم دو رخی آدمی کو جو آوے ان لوگون پاس ایک منہ لیکر اور جاوے ان لوگون پاس دوسرا منہ
لیکر ف مراد منافق ہی جو مسلمانون مین مسلمان بنے اور کافرون مین کافر اسیطرح وہ شخص بھی جو شیعون مین شیعہ بنے اور سنیون مین تقیہ
۱۵۶۸ کر کے سنی بنے اور اسی طرح وہ شخص بھی جو دو دشمنون سے ملا رہے اسکے آگے اسکی سی کہے اسکے آگے اسکی سی ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ
تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ
تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الْمَسِيْحِ
الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ أَنَّهُ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ
ثُمَّ أَرْفَؤُوْا إِلٰى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتّٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِيْ أَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ
كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوْا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا وَمَا الْجَسَّاسَةُ
قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالُوْا لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا
مِنْهَا أَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيْهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا
وَأَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ إِلٰى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ
عَلٰى خَبَرِيْ فَأَخْبِرُوْنِيْ مَا أَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِيْنَ اغْتَلَمَ
فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلٰى جَزِيْرَتِكَ هٰذِهِ فَجَلَسْنَا فِيْ أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ
كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا نَدْرِيْ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا
الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اعْمِدُوْا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا
مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ
أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهَا يُوْشِكُ أَلَّا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ
قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قَالُوْا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ إِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ أَنْ يَذْهَبَ
قَالَ أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوْا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ

قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَائِهَا قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ قَالُوْا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَاكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ اَنْ يُطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ وَاِنِّيْ اُوْشِكُ اَنْ يُؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِيْرَ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعَ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِي الْاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا اِسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهُ اَعْجَبَنِيْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ اَنَّهُ وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ اَلَا اِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَأَ بِيَدِهِ اِلَى الْمَشْرِقِ

بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ مین نے تمکو کسواسطے جمع کیا ہی اصحاب نے کہا اللہ اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا البتہ قسم خدا کی نہین مین نے جمع کیا خوشی سُنانے کو نہ ڈر سنانے کو ولیکن مین نے جمع کیا تمکو اسواسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اُسنے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھسے ایسی بات کہی جو موافق پڑی اُس بات کے جو مین تمسے کہا کرتا تھا مسیح دجال کی خبر سے اُسنے مجھسے یون بات کہی کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز مین تیس آدمیون کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو انسے ایک مہینا بھر لہر کھیلا کی سمندر مین یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا پھر وے لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وے جہاز سے پلوار یعنی چھوٹی کشتی مین بیٹھے سو ٹاپو مین داخل ہوئے تو ملا انکو ایک جانور بھاری دم بہت بالون والا کہ اسکا اگا پچھا دریافت نہ ہوتا بالون کے ہجوم سے تو لوگون نے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی اُسنے کہا مین جاسوس ہون لوگون نے کہا جاسوس کیا اُسنے کہا ای لوگو اس مرد پاس چلو جو دیر مین ہی اسواسطے کہ وہ تمھاری خبر کا بہت مشتاق ہی تمیم نے کہا جب اُسنے مرد کا نام لیا تو ہم اُس جانور سے ڈرے کہ کہین شیطان نہو تمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہانتک کہ دیر مین داخل ہوئے تو لکایک اُسمین بڑا قد آور آدمی نمود ہوا کہ ہمنے ویسا مخلوق اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہین دیکھا جکڑے ہوے ہین اُسکے دونون ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونون زانو کے دونون ٹخنون تک لوہے سے ہمنے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی اُسنے کہا تم تو قابو پا گئے میری خبر پر یعنی میرا حال معلوم ہوجاویگا اب تم مجکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہین سوار ہوے تھے سمندر کے جہاز مین تو ہمنے پایا سمندر کو جب کہ وہ جوش مین تھا سو کھیلا کی لہر ہمسے ایک مہینا بھر پھر ہم آ لگے تیرے اس ٹاپو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین پھر داخل ہوئے ٹاپو مین سو ملا ہمکو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالون والا ہم نہ جانتے تھے اسکا اگا پچھا بالون کی کثرت سے ہمنے اُس سے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی سو اُسنے کہا کہ مین جاسوس ہون ہمنے کہا جاسوس کیا اُسنے کہا چلو اس مرد پاس جو دیر مین ہی کہ [redacted]لبتہ وہ تمھاری خبر کا مشتاق ہی سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اُس سے ڈرے کہ کہین بھوت پریت نہو پھر اُس مرد نے کہا کہ مجکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کون سا اُسکا حال تو پوچھتا ہی اُسنے کہا

میں اُسنے نخلستان سے پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے اُس سے کہا کہ ہاں پھلتا ہی اُسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہے کہ وہ نہ پھلیگا
اُسنے کہا کہ بتاؤ مجھکو طبرستان کے دریا سے ہمنے کہا کون سا حال اُس دریا کا تو پوچھتا ہی اُسنے کہا کہ کیا اُسمین پانی ہی لوگون نے
کہا اُسمین بہت پانی ہی اُسنے کہا البتہ اُسکا پانی عنقریب جاتا رہیگا اُسنے کہا خبر دو تمکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کون سا
حال اُس چشمے کا پوچھتا ہی اُسنے کہا اُس چشمے مین کیا پانی ہی اور وہان کے لوگ اُس چشمے کے پانی کے سبب کھیتی کرتے ہین ہمنے
اُس سے کہا ہان اُسمین بہت پانی ہی اور وہان کے لوگ کھیتی کرتے ہین اُسکے پانی سے اُسنے کہا مجھکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے
کہ اُسنے کیا کیا لوگون نے کہا وہ مکہ سے نکلا ہی اور اُترا مدینے مین اُسنے کہا کیا اُس سے عرب لڑے ہمنے کہا کہ ہان اُسنے
کہا کیونکر اُسنے اُنکے ساتھ کیا ہمنے اُسکو خبر دی کہ وہ غالب ہو گیا اپنے گرد پیش کے عرب پر سو اُنھون نے اُسکی اطاعت کی اُسنے
اُن سے کہا کہ مقرر یہ بات کیا ہو چکی ہمنے کہا ہان اُسنے کہا خبردار رہو کہ البتہ یہ بات اُنکے حق مین بہتر ہی کہ اُسکے تابعدار ہون اور
البتہ مین تمکو اپنی خبر بتلاتا ہون کہ مین مسیح ہون یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ عنقریب ہی کہ مجھکو اجازت ہو نکلنے کی
سو مین نکلونگا تو سیر کرونگا سو چھوڑونگا کسی گانون کو مگر کہ مین اُسمین اُترونگا چالیس رات کے اندر سوا مکے اور مدینے کے
کہ اُنکا جانا مجھپر حرام ہی یعنی منع ہی جبکہ مین چاہونگا کہ اُن بستیون مین سے کسی مین داخل ہون تو میرے آگے بڑھ آوے گا
ایک فرشتہ اور اُسکے ہاتھ مین ننگی تلوار ہوگی کہ وہ مجھکو اُسکے جانے سے روکیگا اور البتہ اُسکے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ
اُسکی چوکیداری کرینگے پھر حضرت نے اپنی پشت خار سے منبر پر ٹکرا دیا اور فرمایا کہ یہی مدینہ ہی خبردار ہو بھلا مین تمکو اُس حال کی خبر
دے چکا ہون تو صحابہ نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ مجھکو اچھی لگی تمیمی کی بات کہ موافق پڑی اُس خبر کے جو مین تمکو دجال اور
مدینے اور مکے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا خبردار ہو کہ البتہ دجال دریائے شام یا دریائے یمن مین ہی نہین بلکہ وہ پورب کیطرف
ہی وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف ہی اور حضرت نے اشارہ کیا پورب کی طرف ف اول حضرت نے دجال کا مقام
دریائے شام یا دریائے یمن مین فرمایا پھر شاید اُسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہی اسی واسطے تین بار اس مضمون
کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اُسکے آگے کیا رضوی حدیث مین صاف حضرت نے فرمایا ہی کہ دجال مشرق سے آویگا بیان
اور زر خرد شہر یشام کے ملک مین اور طبرستان شام کے پاس ہی معلوم ہوا کہ دجال موجود ہی بالفعل اور قیدی ہی قیامت کے
1549 قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسیٰ مسیح کے ہاتھ سے مارا جاویگا عن انس تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا
يُرْضِي رَبَّنَا وَاللّٰهِ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آنسو بہاتی ہی آنکھ
اور غم کرتا ہی دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی انا للہ و انا الیہ راجعون کہتے ہین قسم خدا کی اے ابراہیم
ہم تیری جدائی سے غمناک ہین ف مشکوٰۃ مین انس سے روایت ہی کہ حضرت ابراہیم یعنی حضرت کے فرزند کا جب دم
نکلنے لگا تو حضرت کی دونون آنکھون سے آنسو نکلے تو عبد الرحمٰن بن عوف نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت آپ اور
روتے ہین حضرت نے فرمایا اے عبد الرحمٰن یہ رونا رحمت کی نشانی ہی پھر حضرت دوسری بار آنسو بھر لائے پھر یہ حدیث
فرمائی یعنی آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہین بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہی نوحہ گری اور شکوہ
1550 کرنا البتہ صبر کے خلاف ہی اور حرام ہی عن ابن عمر أَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ عَلَىٰ مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

نفع الحشا از ترجمہ مشارق الانوار

قَالَ لِرَجُلٍ قَالَ لَهُ الْاِسْلَامُ خَيْرٌ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھانا کھلاوے
اور سلام کرے اسکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے حضرت سے کہا کہ یا حضرت
اسلام کی کون عمدہ خصلت ہے پس معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے خواہ زبان سے خلاصہ اسلام ہے اور معلوم ہوا
کہ مسلمان ہونے سے سلام کرنے میں آشنائی ضرور نہیں مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا افضل ہے کہ حق ہے اسلام کا
اور محبت کا سبب ہے عن نافع بن عتبة تغزون جزيرة العرب فيفتحها الله ثم تغزون فارس فيفتحها الله ثم ١٥٧١
تغزون الروم فيفتحها الله ثم تغزون الدجال فيفتحه الله مسلم میں نافع بن عتبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
تم لڑوگے عرب کے لوگوں سے سو خدا اسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے ایران والوں سے سو خدا اسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے روم سے
سو خدا اسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے دجال سے سو خدا اسپر فتح دیگا ف یعنی حضرت نے خبر دی ویسا ہی ہوا اول عرب
فتح ہوا اور اسکے بعد ایران اسکے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدیؑ کے وقت میں ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہے کہ آیندہ خبر مطابق پڑی
عن ام سلمة تقتل عمارا الفئة الباغية بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمار کو باغی گروہ ١٥٧٢
قتل کریگا ف جنگ خندق میں حضرت نے عمار بن یاسر کا سر سہلا کر یہ حدیث فرمائی جبکہ علی مرتضی اور معاویہ بن ابی سفیان
میں جنگ صفین ہوئی تب عمار شہید ہوئے عمار علی مرتضی کے لشکر میں تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا
لشکر باغی تھا اور اس وقت امامت کا حق علی مرتضی کی ذات پاک پر منحصر تھا عن ابی هريرة تقوم الساعة والرجل يحلب ١٥٧٣
اللقحة فما يصل الاناء الى فيه حتى تقوم والرجلان يتبايعان الثوب فما يتبايعانه حتى تقوم والرجل
يلوط حوضه فما يصدر حتى تقوم مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہو جاویگی
اور حال آنکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پہونچا ہوگا برتن اسکے منہ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد خرید و فروخت کرتے ہونگے
کپڑے کی سو وے خرید و فروخت نہ کر چکے ہونگے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اسکو درست کرنے
نہ پایا ہوگا کہ قیامت آجاویگی ف اس حدیث میں امت کو قیامت سے آگاہ کر دیا کہ اس سے غافل نرہیں اسواسطے کہ قیامت ہونیکی
کوئی تاریخ مقرر نہیں لوگ اپنے دنیا کے کاموں میں مشغول ہونگے کہ اچانک قیامت آجاویگی انجیل میں عیسی علیہ السلام نے
بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا ہے کہ قیامت ناگہان آجاویگی جبکہ لوگ اپنے کاروبار میں مشغول ہونگے عن المستورد ١٥٧٤
تقوم الساعة والروم اكثر الناس مسلم میں مستوردؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اس حال میں
کہ رومی لوگ یعنی نصاری سب لوگوں سے بہت ہونگے ف اس حدیث میں اشارہ ہے کہ قیامت کے قریب نصاری اکثر زمین
کے حاکم ہو جاوینگے عن ابی هريرة تقئ الارض افلاذ كبدها امثال الاسطوان من الذهب والفضة فيجئ ١٥٧٥
القاتل فيقول في هذا قتلت ويجئ القاطع فيقول في هذا قطعت رحمي ويجئ السارق فيقول في هذا
قطعت يدي ثم يدعونه فلا ياخذون منه شيئا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگل دیگی
زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونوں کے برابر سونے اور چاندی کے یعنی زمین کے اندر کے خزانے اور چاندی سونے کی کانیں قیامت
میں زمین پر ظاہر ہو جاوینگی تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میں نے فلانے کو قتل کیا اور آویگا برادری کا حق کاٹنے والا

سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں مین نے برادری کا حق کاٹا اور آویگا چورانے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میرا ہاتھ کاٹا گیا
پھر اس مال کو چھوڑ دینگے سو نہ لیوینگے اسمین سے کچھ بھی ف یہ قیامت کے قریب ہوگا خوف قیامت سے وقت کہان
١٥٧٦ جو آدمی مال کو لیوے ق اَبُو سَعِیْدٍ تَکُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً یَتَکَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِیَدِهٖ کَمَا یَتَکَفَّأُ
اَحَدُکُمْ خُبْزَتَهٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِّاَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہو جاویگی
زمین قیامت کے دن ایک روٹی اُسکو اُلٹے پلٹے گا خدا اپنے دست قدرت سے بہشتون کی مہمانی کیواسطے جیسے کہ آدمی
اُلٹا پلٹا ہو اپنی روٹی کو سفر کی حالت مین ف یعنی زمین کی صورت بدل جاویگی اور ملبس ہوکر غذا کی صورت ہو جاویگی بہشتیون
کے واسطے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہین اسواسطے کہ اب بھی زمین سے عجیب اور غریب طرح طرح کے میوے نکلتے ہین اگر
١٥٧٧ تمام زمین کو شیرین میدہ کر ڈالے تو کون تعجب ہی ف اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا
عَلَی الْکُفْرِ یَعْنِی الْمُحَصَّبَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُترینگے کل انشاء اللہ بنی کنانہ
کے ٹیلے پر جہان کفار قریش وغیرہ آپس مین مقسم ہوئے تھے کفر پر یعنی اس مکان مین جسکا محصب نام ہی ف قبل
ہجرت کے جب حضرت مکے مین تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب مین اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے
شادی بیاہ نکرین اور اُنسے کسی چیز کی خرید و فروخت نکرین یہانتک کہ وے تنگ ہوکر حضرت کو اُنکے حوالے کر دیوین چنانچہ تین
برس حضرت اور حضرت کی برادری کے لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان مین گھرے رہے اگ اور پانی تک وے لوگ
نہ دیتے تھے کھانے کا تو کیا ذکر ہی آخر کو خدا نے اُن مین پھوٹ ڈالی اور کفار اپنے عہد اور پیمان سے باز آئے بعد اُسکے
حضرت نے ہجرت کی مدینے کی طرف آٹھوین سال مکہ فتح ہوا نوین سال حضرت حجۃ الوداع کیواسطے تشریف لائے جب مکے
کے قریب پہونچے تو اُسامہ نے پوچھا کہ یا حضرت کل کہان مکے مین اُترینگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس مکان مین
اُترنے کا یہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یاد پڑے کہ جہان کفر پر کافرون نے کمر باندھی تھی وہین مسلمانون کو خدا نے کیسا غالب
١٥٧٨ کیا اور تا کہ کافر شرمندہ ہون ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَاْتِی الشَّیْطٰنُ اَحَدَکُمْ فَیَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ کَذَا مَنْ خَلَقَ کَذَا حَتّٰی یَقُوْلَ
مَنْ خَلَقَ رَبَّکَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْیَنْتَهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ آتا ہی شیطان تم مین سے کسی پاس تو کہتا ہی کسنے ایسا پیدا کیا کسنے ویسا بنایا یہانتک کہ کہتا ہی کہ کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر
جب شیطان یہانتک اسکو پہونچا وے تو اُسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور ترک کرے ف یعنی جب اُسکو ایسا خیال قائم
آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال سے دل کو ہٹا وے اسواسطے کہ
١٥٧٩ ذکر خدا شیطان کے وسوسے کو دفع کر ڈالتی ہی جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہو جاتی ہی ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَاْتِی
الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَهِمَّتُهُ الْمَدِیْنَةُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِکَ
یَهْلِکُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کی طرف سے اور قصد اُسکا ہوگا مدینے کا
یہانتک کہ کوہ احد کے پیچھے اُتریگا پھر فرشتے اُسکا منہ پھیر دیوینگے شام کی طرف اور وہین جا کر ہلاک ہو جاوے گا
١٥٨٠ ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهٖ وَقَرِیْبَهٗ هَلُمَّ اِلَی الرَّخَآءِ هَلُمَّ اِلَی الرَّخَآءِ وَالْمَدِیْنَةُ

خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ فِيْهَا خَيْرًا
مِنْهُ اَلَا اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تُخْرِجُ الْخَبِيْثَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ
الْحَدِيْدِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے بیٹے کو
اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش و آرام کی طرف آؤ کشاکش کی روزی کی طرف اور حال آنکہ مدینہ کا رہنا بہتر ہی انکے واسطے
اگر وے ہون بوجہ واسے اسکی قسم جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ نہ نکلیگا کوئی مدینے والا مدینہ سے بیزار ہوکر مگر کہ خدا اسکے
عوض اس سے بہتر کو مدینے مین بدل دیگا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہی کہ نکال ڈالتا ہی پلید کو نہ قائم ہوگی قیامت
یہانتک کہ دور کر ڈالیگا مدینہ اپنے بدلوگون کو جیسے دور کر ڈالتی ہی بھٹی لوہے کی میل کو **ف** یعنی شام اور عراق کے ملک مین
کشایش رزق کے واسطے مدینے کے بعضے لوگ اپنے گھربار کو لیجاوینگے حال آنکہ انکے حق مین یہ بہتر نہین کہ حضرت کی ہمسایگی
چھوڑین دنیا کیواسطے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَاٰى
١٥٨١ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَاٰى مَنْ صَحِبَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَاٰى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بخاری ومسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت
کہ جہاد کرینگے آدمیون کے جھنڈ تو انسے پوچھینگے کہ کوئی تم مین وہ شخص ہی جسنے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہینگے کہ ہان تو فتح
ہو جاویگی انکی پھر جہاد کرینگے لوگون کے گروہ تو ان سے پوچھینگے کہ کوئی ہی تم مین سے جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحبت والے
کو یعنی تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہان تو انکی فتح ہو جاویگی پھر جہاد کرینگے آدمیون کے لشکر تو انسے پوچھا جاویگا کہ ہی کوئی تم مین وہ شخص
جسنے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو تبع تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہان تو انکی فتح ہو جاویگی **ف** اس حدیث سے
بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ انکی برکت سے فتح نصیب ہوگی وَعَنْ عُمَرَ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ
١٥٨٢ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ
لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ آویگا تمھارے پاس اویس بن عامر یمن والے گروہون کے ساتھ مراد کی قوم سے اور منجملہ مراد کے قرن کے گروہ سے
اسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اس بیماری سے چنگا ہو گیا مگر درم کے برابر ایک داغ بنا ہی اسکی ایک ماں ہی کہ اسکا وہ بڑا خدمتگذار
اور نیکوکار ہی اگر وہ کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کھاوے تو خدا اسکو سچا کر دیوے سو اے عمر اگر یہ تجھسے ہو سکے کہ وہ تیرے
واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو **ف** اس حدیث مین اویس قرنی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنی تابعین مین ہین صحابی نہین
ہرچند حضرت کے وقت مین موجود تھے لیکن ماں کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت کے حضور مین حاضر ہوتے اپنے
سال وفات مین عمر فاروق حج کو گئے وہان یمن کے لوگون سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمھارے ساتھ مین ایک
پیرمرد نے کہا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی باعزت آدمی ہم لوگون مین نہین ہی لیکن میرا ایک بھائی ہی اسکا نام بھی اویس ہے مگر وہ
شخص تو نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہی ہمارے اونٹ چرایا کرتا ہی عمر فاروق نے کہا کہ تو ہمکو اُنسے ملادیگا اُسنے کہا ہان چلو

کہ عرفات کے پہلو کے جنگل میں اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروق اور علی مرتضی اسکے سال عمرو روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی
جنگل میں نماز میں مشغول ہیں اور گرد اونٹ چرتے ہیں عمر فاروق نے انکو سلام کیا انھوں نے جواب دیا عمر فاروق نے نام پوچھا
اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہے عمر فاروق نے کہا کہ جو لوگ آسمان اور زمین میں ہیں سب تو عبد اللہ ہیں اپنا وہ نام بتلاؤ جو
تمھاری ماں نے رکھا ہے اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہے عمر فاروق نے کہا کہ حضرت نے ہمکو تمھارا پتہ بتلایا ہے
سو ہمنے تمکو پہچانا تب کہا کہ ہاں اویس قرنی میرا نام ہے پھر عمر فاروق نے اپنی مغفرت کی دعا کے واسطے کہا اویس قرنی
نے جواب دیا کہ کبھی میں نے اپنی جان کی یا خاص کر کے کسی اور شخص کیواسطے دعا نہیں کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور
مومنات کیواسطے دعا کیا کرتا ہوں اب خدا نے تمھارے روبرو مجکو مشہور کر دیا اور پہنچوا دیا بھلا اب تم بتلاؤ کہ تم دونوں آدمیونکا
کیا نام ہے علی مرتضی نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمر ہے اور میں علی بن ابی طالب ہوں تب اویس قرنی تعظیم کے واسطے سنبھل بیٹھے
پھر یوں کہا کہ ای امیر المومنین ای علی بن ابی طالب السلام علیکم ورحمۃ اللہ خدا اس امت کیطرف سے تمکو نیک بدلا دیوے پھر
عمر فاروق نے کچھ لباس اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس قرنی نے نہ قبول کیا اور کہا میں نے سنا ہے کہ دوزخ میں بڑے بڑے
غار ہیں انکو سوا دبلے اور بھوکے لوگوں کے کوئی نہ پھاند سکیگا سو میں نہیں چاہتا کہ میرا پیٹ آسودہ رہے بعد اسکے عمر فاروق اور
علی مرتضی انسے رخصت ہوئے ف اس حدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروق اور علی مرتضی پر فضیلت نہیں ثابت ہو سکتی
اسواسطے کہ تابعی اصحاب سے افضل نہیں ہو سکتا اور صرف دعا کروانے سے افضیلت ثابت نہیں ہوتی اسواسطے کہ خود
حضرت نے اپنے واسطے بعضے لوگوں سے دعا کروائی ہے بلکہ پانچوں وقت کی اذان میں تمام امت سے اپنے مقام محمود کے
۱۵۸۳ حاصل ہونے کے واسطے دعا کرنے کو فرمایا ہے م جابر یاکل اھل الجنۃ فیھا ویشربون ولا یتغوطون ولا یمتخطون
ولا یبولون ولکن طعامھم ذلک جشاء ورشح کرشح المسک یلھمون التسبیح والحمد کما یلھمون النفس
مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھایا کرینگے بہشتی لوگ بہشت میں اور پیا کرینگے نہ جاوے ضرور جاوینگے
نہ رینٹ جھاڑینگے اور نہ پیشاب کرینگے لیکن اونکا یہ کھانا ڈکار ہو جاویگا جیسے مشک کی تراوت انکو الہام ہوگی تسبیح اور
خدا کی ستایش جیسا انکو سانس کا الہام ہوتا ہے ف یعنی بہشت عالم پاک ہے وہاں کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح پر
نہیں بلکہ وہاں کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینا ہو کر نکل جایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے
۱۵۸۴ اسی طرح اس عالم پاک میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قایم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا م ابی مسعود
عقبۃ بن عمرو الانصاری یؤم القوم اقرءھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ سواء فاعلمھم بالسنۃ فان
کانوا فی السنۃ سواء فاقدمھم ھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سواء فاقدمھم سنا ولا یؤمن الرجل الرجل
فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ مسلم میں ابو مسعود انصاری سے جنکا عقبہ بن عمرو نام
ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امامت کرے قوم کی جو انمیں قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر وے لوگ قرات میں برابر
ہوں تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو سو امامت کرے اور اگر حدیث اور فقہ میں بھی سب برابر ہوں تو امامت
کرے جسنے انمیں سے اول ہجرت کی ہے سو اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو انمیں بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ

امامت کرے ایک مرد دوسرے مرد کی حکومت کے مقام مین اور نہ بیٹھے اسکے گھر مین اسکی مسند پر بدون اسکی اجازت کے
ف فقہ مین لکھا ہو کہ امامت مین افضل عالم ہو اسکے بعد قاری اسکے بعد متقی اسکے بعد بڑی عمر والا اور اس حدیث مین
قاری کو عالم پر فضل فرمایا اسواسطے کہ حضرت کے وقت مین جو قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور پچھلے زمانے مین اکثر لوگ
قاری ہوتے ہین اور عالم نہین ہوتے اسواسطے فقہ مین عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب اصحاب پر ختم ہوا اسواسطے
فقہ مین پرہیزگاری کو ہجرت کے قائم مقام کیا م اَنَسٌ یَبْقَی مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّبْقٰی ثُمَّ یُنْشِئُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا ۱۵۸۵
مِمَّا یَشَاءُ مسلم مین انس رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا جس مدت تک کہ خدا اُسکے
باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اُسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم سے کہ چاہیگا ف یعنی بہشت ایسا وسیع مقام ہو
کہ باوجود بہشتیون کے داخل ہونے کے کچھ مکان خالی رہجاویگا پھر چند مدت کے بعد خدا اُسکو بھی کسی مخلوق سے آباد کریگا
م اَنَسٌ یَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ یَّهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَیْهِمُ الطَّیَالِسَةُ مسلم مین انس سے روایت ہو کہ ۱۵۸۶
حضرت نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہونگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی انپر سیاہ چادرین ہونگی ق اَنَسٌ یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ۱۵۸۷
ثَلٰثَةٌ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَیَرْجِعُ اثْنَانِ وَیَبْقٰی وَاحِدٌ یَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَیَبْقٰی عَمَلُهٗ بخاری اور مسلم مین انس رض
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہین مردے کے تین چیزین اُسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل سو دو تو
پلٹ آتی ہین اور ایک رہجاتی ہو قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہین اور اُسکا عمل اُسکے ساتھ رہجاتا ہو ف اس
حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہو کہ مثلاً ایک شخص کے تین دوست ہین انمین سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا
معتمد دوست جسکے واسطے یہ شخص شب و روز جان نثار کرتا تھا اور دوسرا دوست اس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ محبوب اور تیسرا
دوست دونون سے کمتر سو جب اس شخص کی حاکم نے گرفتار طلبی کی تو یہ اول اپنے بڑے معتمد دوست پاس گیا کہ میری اس
مصیبت مین ساتھ دیوے سو وہ اپنے گھر سے بھی باہر نکلا اور اُسنے صاف جواب دیا تب یہ لاچار ہو کر دوسرے متوسط
دوست پاس گیا اُسنے کہا کہ چل مین تیرے ساتھ حاکم کے دروازے تک چلتا ہون مگر اندر نجاونگا پھر یہ تیسرے دوست
پاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اُسنے کہا خاطر جمع رکھ مین تیرے ساتھ جاونگا اور تجکو آفت سے بچاونگا سو آدمی کا
سب سے بڑا محبوب مال ہو کہ مرنے کے بعد گھر مین رہجاتا ہو اور متوسط دوست قرابتی لوگ ہین جو قبر تک مردے کو پہونچا دیتے ہین
اور کمتر دوست اعمال ہین جو میت کے ساتھ قبر مین جاتے ہین اور اُسکو عذاب الٰہی سے بچاتے ہین سبحان اللہ عجب حیرت کا مقام
ہو کہ جانی دوست دقت پڑے پر آنکھ چراوین اور صورت آشنا مصیبت مین کام آوین آدمی کیسا نادان ہو کہ دوست اور دشمن
کو نہین پہچانتا اور انجام کار سے غافل ہو کر بے وفا اور بیمروتون کے پیچھے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہو شعر مال اولاد تری قبر مین
جانے کے نہین ✤ تجکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کے نہین ✤ جز عمل گور مین کوئی بھی ترا یار نہین ✤ کیا قیامت ہے
کہ تو اُس سے خبردار نہین ✤ ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَتْرُکُوْنَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ لَا یَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِیْ وَاٰخِرُ مَنْ یُّحْشَرُ ۱۵۸۸
رَاعِیَانِ مِنْ مُّزَیْنَةَ یُرِیْدَانِ الْمَدِیْنَةَ یَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَیَجِدَانِهَا وُحُوْشًا حَتّٰی اِذَا بَلَغَا ثَنِیَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰی
وُجُوْهِهِمَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے مدینے کو اچھی حالت پر

پر زمین گے بکریاں مگر وحشی جانور اور چڑیاں اور پچھلے مجتمع ہونے والوں میں سے دو بکریاں چرانے والے ہونگے قبیلہ مزینہ کی قوم سے
وے ارادہ کرینگے مدینے کا کہ آواز دیکر وہاں کی بکریاں ہانک لیجائیں سو وے مدینے میں وحشی جانوروں کو پاوینگے یہانتک
کہ جب وے ثنیۃ الوداع میں پہنچینگے تو وے دونوں منہ کے بل گر پڑینگے یعنی مر جاوینگے ف اس حدیث میں خبر ہے کہ قیامت کے
1589 قریب مدینہ اجاڑ ہو جاویگا ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہے مدینے کے پاس ق ابو ہریرۃ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ
بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ
كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہیں فرشتے رات اور دن میں اور جمع ہوتے ہیں عصر کی
نماز اور فجر کی نماز میں پھر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں وے فرشتے جو رات کو تمہارے درمیان رہے تو خدا انسے پوچھتا ہے حال انکا
وہ تمہارا حال انسے زیادہ تر جانتا ہے کہ کس حال میں تمنے میرے بندوں کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم انکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے
اور جاتے وقت پایا انکو پڑھتے نماز ف معلوم ہوا کہ ہر شب و روز اعمال بندوں کے ساتھ فرشتوں کی دو بار پیشی ہوتی ہے اور بندوں کا
حال دو وقت دربار الہی میں عرض ہوتا ہے سبحان اللہ اگر حاکم کا ہرکارہ کسی شخص پر معین ہو تو اسکے خوف سے کوئی کام
خلاف مرضی حاکم کے نہیں کر سکتا اور یہاں احکم الحاکمین کے ہرکاروں کا آدمی کو کچھ خیال نہیں آتا افسوس یہاں کیا سبب ہے
1590 جو غفلت اور جہل میں عمر گذرتی ہے شعر گر وزیر از خدا بترسیدے ہمچنان کز ملک ملک بودے ق ابو ہریرۃ يَتَقَارَبُ
الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّمَا هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قریب ہو جاویگا زمانہ اور کم ہو جاویگا علم اور لوگوں پر بخیلی
ڈالی جاویگی یعنی زکوۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہیگی اور عالم میں فساد ظاہر ہونگے اور کثرت سے ہرج ہوگا اصحاب نے کہا کہ
یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ قتل قتل یعنی خونریزی کثرت سے ہوگی ف قیامت کی نشانیاں ہیں حدیث
میں ارشاد فرمائیں اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہو جاویگا یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہو جاویگا یا یہ مطلب کہ رات اور دن چھوٹے
1591 چھوٹے معلوم ہونگے ق إِنَّ اللّٰهَ يَجْمَعُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَهْتَمُّونَ لِذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا
حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو الْخَلْقِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ
رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ
خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ
هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيلًا فَيَأْتُونَ
إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى الَّذِي
كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي
رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى رُوحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ فَيَأْتُونَ عِيسَى رُوحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنِ
ائْتُوا مُحَمَّدًا عَبْدًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي فَإِذَا

أَنَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ يُسْمَعْ سَلْ تُعْطَ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَقَعُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ لِيَ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَفِي رِوَايَةٍ لِقَتَادَةَ الرَّابِعَ وَأَعُوْدُ الرَّابِعَةَ وَذَكَرَ مُعْنَى الَّذِيْ تَقَدَّمَ هُوَ فِي بَعْضِ رِوَايَاتِ الْبُخَارِيِّ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا جمع کریگا لوگوں کو قیامت کے دن سو غمناک ہونگے اس حشر کی مصیبت سے تو کہینگے کہ اگر ہم سفارش کرواویں اپنے رب کے پاس تاکہ ہم اس مکان سے راحت پاویں تو خوب بات ہی سو آدم کے پاس آوینگے تو بولینگے کہ تم آدم ہو سب آدمیوں کے باپ تجکو بنایا خدا نے اپنے دست قدرت سے اور تجھمیں اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتوں کو تو انھوں نے تجکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجیے اپنے رب کے پاس تاکہ ہمکو راحت دیوے اس مکان کی تکلیف سے تو آدم کہیگا کہ میں اس مقام کے لائق نہیں سو یاد کریگا اپنی اس خطا کو جو اس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اس خطا کے سبب سے و لیکن تم جاؤ نوح کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہی کہ خدا نے اسکو بھیجا سو وے لوگ نوح علیہ السلام پاس آوینگے تو وہ کہیگا کہ میں اس مقام کے لائق نہیں سو یاد کریگا اپنی خطا کو جو اس سے ہوئی تو شرماویگا اپنے رب سے اسکے سبب سے و لیکن تم جاؤ ابراہیم پاس جسکو خدا نے اپنا دوست بنایا سو وے لوگ ابراہیم پاس آوینگے تو ابراہیم کہینگے کہ میں اس مقام کے لائق نہیں اور یاد کرینگے اپنی خطا کو جو ان سے ہوئی تو شرماوینگے اپنے رب سے اسکے سبب سے و لیکن تم جاؤ موسی پاس جس سے خدا نے بلا واسطہ کلام کیا اور اسکو توریت دی سو وے لوگ موسی پاس آوینگے تو موسی کہیگا میں اس مقام کے لائق نہیں اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اس سے ہوئی اور شرماویگا اپنے رب سے اسکے سبب سے و لیکن تم جاؤ عیسی روح اللہ پاس جو خدا کے کلام سے پیدا ہوا یعنی صرف بلفظ کن موجود ہوا کوئی اسکا باپ نہ تھا سو وے لوگ عیسی روح اللہ پاس آوینگے تو عیسی کہیگا کہ میں اس مقام کے لائق نہیں و لیکن تم جاؤ محمد کے پاس جو خدا کا خاص چیلہ ہی مغفور اسکی اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہوگئی سو وے سب لوگ میرے پاس آوینگے سو میں اپنے رب سے اجازت مانگونگا تو مجکو اجازت ملیگی سو میں جبکہ اسکو دیکھونگا تو سجدے میں گر پڑونگا سو مجکو خدا سجدے میں رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم ہوگا ای محمد اپنا سر اٹھالے کہہ سنا جاویگا مانگ تجکو دیا جاویگا شفارش کر تیری شفارش قبول ہوگی تو میں اپنا سر اٹھاؤنگا تو میں تعریف کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجکو سکھلا دیگا پھر میں سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک اندازہ اور مقدار ٹھہرائی جاویگی یعنی اتنے لوگوں کی مغفرت ہوئی تو میں اتنے لوگوں کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت میں داخل کرونگا پھر میں پلٹ آونگا اور سجدے میں گرونگا سو مجکو خدا سجدے میں رہنے دیگا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا مجکو کہ اپنا سر اٹھالے ای محمد اور بول تیرا کہا سنا جاویگا اور مانگ تجکو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو میں اپنا سر اٹھاونگا سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ مجکو میرا رب سکھلا دیگا پھر میں سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاویگی

تو مین اتنے لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا راوی کہتا ہو کہ مین نہین جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار مین
حضرت نے فرمایا کہ پھر مین کہونگا ای میرے رب اب تو دوزخ مین کوئی باقی نہین رہا مگر وہی شخص جسکو قران نے بند کیا یعنی
جسکی مغفرت کا قرآن مین حکم نہین یعنی مشرکین اور کافرین اور ایک روایت مین یون ہو کہ حضرت نے فرمایا پھر مین چوتھی بار
اپنے رب پاس آؤنگا یا یون فرمایا کہ چوتھی بار پھرونگا اور موسیٰ کا جو ذکر آگے ہو چکا سو بخاری کی بعض روایات مین ہو ف
معلوم ہوا کہ حشر مین سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی اپنی بھول چوک یاد کرکے شرمندہ ہونگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق ہونگے
اور ہم گنہگارون کو اُس قہر کے مقام سے بچاوینگے اُسوقت شوکت محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبریٰ
کہتے ہین ہمارے حضرت کو خاص ہی دوسرے پیغمبر کو اسمین کچھ دخل نہین پہلے حضرت سے اسواسطے شفاعت نہ شروع
ہوئی تا کہ تمام خلق کو پیغمبرون کی زبان سے ثابت ہو جاوے کہ سواے حضرت کے کسیکو الیبار نہین ہر چند انبیا اور اولیا اور
علما کی بھی شفاعت ثابت ہو لیکن وہ شفاعت جزئی ہو شفاعت کلی نہین اول اس میدان مین سواے ہمارے حضرت
کے کوئی قدم نہ رکھ سکیگا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امام بھی
بقدر اپنے مراتب کے شفاعت پر مستعد ہونگے شعر اُس راہ رو کا سب سے نرالا ہی طور ہی ✤ ولبھی مین پر مراد اُبر کا جھاوری
١٥٩٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ م اَبُوْ مُوْسٰی يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَی الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی فِيْمَا
اَحْسِبُ قَالَ اَبُوْ رَوْحٍ لَا اَدْرِيْ مِمَّنِ الشَّكُّ مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ آوینگے
کچھ مسلمان لوگ اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اُن گناہون کو اُنسے معاف کر دیگا اور اُن گناہون کو یہود اور
نصاریٰ پر رکھ دیگا راوی کہتا ہو کہ میری دانست مین ابن ہی ابو روح نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہ شک کسکی طرف
ہو یعنی ابو موسیٰ کو شک ہوئی اس حدیث کی یاد مین یا کسی اور کو ف اس حدیث مین وے مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور
نصاریٰ سخت تکلیفات پہونچے اور اُنھون نے صبر کیا واللہ اعلم ق اِبْنُ عَبَّاسٍ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ
١٥٩٣ النَّسَبِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح حرام ہو جاتا ہی دودھ پینے سے
جو نکاح کہ حرام ہی رشتہ داری سے ف یعنی جیسے سگی ما اور بہن اور خالہ اور عمہ سے نکاح نہین درست ویسے ہی دودھ کے
١٥٩٤ رشتے سے نکاح نہین درست باقی تفصیل فقہ مین دیکھنا چاہیے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ
مِنَ الْحَبَشَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھا دیگا کعبے کو ایک حبشی چھوٹی
پتلی پنڈلیون والا ف قیامت کے قریب جبکہ عابد بندے نہ رہینگے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقہ کے ہاتھ سے
١٥٩٥ کعبہ شریف خراب ہوگا اُسکی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہو کہ کیا ہی خ جَابِرٌ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ بخاری مین جابر
سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلیگی ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان
ہین جو گناہون کے سبب سے دوزخ مین پڑینگے پھر ایمان کے سبب سے بواسطہ انبیا و شہدا اور علما کی شفاعت کے آخر کو بہشت مین داخل
١٥٩٦ ہونگے ق اَنَسٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ

مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَکَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِنَ الْخَیْرِ مَا یَزِنُ بُرَّۃً ثُمَّ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَکَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِنَ الْخَیْرِ مَا یَزِنُ ذَرَّۃً زَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَایَۃِ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ مِّنْ اِیْمَانٍ مَّکَانَ خَیْرٍ بخاری
اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اُسکے دل مین ایک جو کے برابر
نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اُسکے دل مین ایک گیہون کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ
کہا اور ہوگی اُسکے دل مین ذرہ برابر نیکی بخاری نے قتادہ کی روایت مین انس سے بجاے نیکی کے ایمان کی لفظ روایت کی ہی
یعنی جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور اُسکے دل مین ایک جو کے برابر یا گیہون کے برابر یا ذرہ بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے آخر کو نجات
پاویگا ف نیکی سے مراد صفات حمیدہ ہین جیسے للہ محبت اور للہ بغض اور ذکر الٰہی کی محبت اور علم کی محبت اور شہید ہونے کی آرزو
برادر پروری اور ترک حسد اور غرور وغیرہ الخ ابُوْسَعِیْدٍ یَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَیُحْبَسُوْنَ عَلٰی قَنْطَرَۃٍ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَ
۱۵۹۷ النَّارِ فَیُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ کَانَتْ بَیْنَهُمْ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِیْ دُخُوْلِ
الْجَنَّۃِ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰی بِمَنْزِلِہٖ فِی الْجَنَّۃِ مِنْهُ بِمَنْزِلِہٖ کَانَ فِی الدُّنْیَا بخاری
مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے جاوینگے اُس پل پر جو دوزخ اور
بہشت کے درمیان ہی تو وہان بدلا لیا جاویگا بعضون کا بعض سے اُن حق تلفی اور ظلمون کا جو اُنکے درمیان دنیا مین ہوئی تھی
یہانتک کہ جب وے پاک صاف ہو جاوینگے تو اُنکو حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونے کا سو اُسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی
جان ہی کہ اُنمین سے ہر ایک شخص اپنے بہشت کے مقام کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور شناسا ہوگا ف
اس حدیث مین وے ایماندار مراد ہین جو دوزخ پر سے گزر نکلے مگر دوزخ مین نہین پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان مین رکے گئے
پھر جب عذاب اور عتاب سے حق تلفی اور ظلمون کا بدلا پاوینگے اور حقدار راضی ہونگے تب وے بہشت مین داخل ہونگے
۱۵۹۸ ابُوْهُرَیْرَۃَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَۃِ الطَّیْرِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ داخل ہونگے بہشت مین وے لوگ جنکے دل چڑیون کے سے دل ہین ف مراد خوفناک نرم دل لوگ ہین جو خدا سے ڈرتے
ہین جیسے چڑیان آدمیون سے ڈرتی رہتی ہین کہ صرف آواز اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جاتی ہین ق ابُوْهُرَیْرَۃَ یَدْخُلُ
۱۵۹۹ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ زُمْرَۃٌ هُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا تُضِیْءُ وُجُوْهُهُمْ اِضَاءَۃَ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوگا بہشت مین میری امت سے ایک گروہ کہ وے ستر ہزار ہونگے روشن ہونگے اُنکے
منھ جیسے چاند روشن ہوتا ہی چودھوین رات کو ابُوْهُرَیْرَۃَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا زُمْرَۃً وَّاحِدَۃً
۱۶۰۰ مِنْهُمْ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے
ستر ہزار وے ایک ہی گروہ ہین میری امت سے چاند کی صورت پر ف متقی اور متوکل لوگ مراد ہین جو ہر حال مین خدا پر نظر رکھتے
ہین اسباب ظاہری کے گرفتار نہین چنانچہ اور حدیث مین یہ مضمون صاف آیا ہی ق ابْنُ عُمَرَ یُدْخِلُ اللّٰہُ اَهْلَ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ
۱۶۰۱ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ یَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَیْنَهُمْ فَیَقُوْلُ یَا اَهْلَ الْجَنَّۃِ لَا مَوْتَ وَیَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ کُلٌّ
خَالِدٌ فِیْمَا هُوَ فِیْهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل کریگا خدا بہشتیون کو

بہشت مین اور دوزخیون کو دوزخ مین بھر اُٹھیگا ایک پکارنے والا اُنکے درمیان مین بیچ پکاریگا اے بہشتیو اب تمکو موت نہین
اور اے دوزخیو اب تمکو موت نہین ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہے جس مکان مین کہ ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ بہشتیون اور دوزخیون کی کبھی فنا نہین جو جہان رہا سو رہا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گنہگارون کے دوزخ سے نکلنے کے
۱۶۰۲ ہوگی تاکہ بہشتی بے کھٹکے چین سے رہین اور دوزخی اپنی آس توڑین آگی تیرے غضب سے پناہ ص اَبُو هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ
أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین
میری امت سے ستر ہزار بدون حساب کے ف یعنی اُنکے نامہ اعمال صرف اُنکو دکھلا دیے جاوینگے زیادہ گفت و شنید
۱۶۰۳ نہوگی خم ابْنُ عَبَّاسٍ يَرْحَمُ اللهُ أُمَّ إِسْمٰعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنْ زَمْزَمَ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا
بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحم کرے سمعیل کی ما پر یعنی ہاجر پر اگر چھوڑتی زمزم کو یا ان
فرمایا کہ اگر نہ چلو بھرتی زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا ف حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجر اور حضرت
اسمٰعیل کو خدا کی مرضی سے کعبے پاس چھوڑ گئے وہان نہ کچھ آبادی تھی نہ دانہ پانی حضرت جبرئیل نے وہان زمین پر اپنا
پہار از زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا حضرت ہاجر نے اُس پانی کے گرد بیٹھ و ہاتھ کی بینڈ بنائی تاکہ پانی نہ بہہ جاوے
اور چلو بھر بھر لینا شروع کیا سو حضرت نے فرمایا کہ اگر اسمٰعیل کی ما اُسکو نہ روکتین تو زمزم ایک دریا ہو جاتا اسواسطے کہ
۱۶۰۴ خزانہ غیبی سے جاری ہوا تھا ق ابْنُ مَسْعُودٍ يَرْحَمُ اللهُ مُوسٰى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ قَالَ حِيْنَ
سَمِعَ رَجُلًا قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَاللهِ إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِيْهَا وَمَا أُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے موسیٰ پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ ترا ایذا دیا گیا تھا
پر اُسنے صبر کیا یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حنین کے دن کہتا تھا کہ قسم خدا کی اس تقسیم مین کچھ
انصاف نہوا اور نہ اس سے کچھ خدا کی رضامندی مقصود ہوئی ف جنگ حنین مین بہت مال غنیمت مین آیا تھا حضرت
نے مکے کے نو مسلمون کو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدر جانین تو ایک مرد بے دین نے جسکا ذی الخویصرہ لقب
تھا حضرت پر طعن کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت موسیٰ پر تہمت ہوئی تھی کہ اُنھون نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا
زخمی کرکے سو خدا نے فرشتون کو حکم کیا کہ ہارون کی لاش کو اُنکو دکھلا دیوین آخر کو بے زخم لاش دیکھکر وے ناپاک شرمندہ
۱۶۰۵ ہوے خدا لعنت کرے بدگمانون پر نہ پیغمبرون کو تہمت سے چھوڑتے ہین نہ اُنکے آل و اصحاب کو ق عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ
اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أُنْسِيْتُهَا وَيُرْوٰى أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَهٗ حِيْنَ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ
بْنَ يَزِيْدَ الْخَطْمِيَّ الْأَنْصَارِيَّ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
خدا اُسپر رحمت کرے البتہ اُسنے تو مجکو فلانی اور فلانی آیت یاد دلادے جو مجھسے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یون ہے کہ جسے
آیت کو مین نے فلانی اور فلانی سورت سے نسیان کے سبب ساقط کر ڈالا تھا یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جبکہ عبد اللہ بن
۱۶۰۶ یزید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا ابو هريرة يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى
الْكَثِيْرِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو

اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو ھرا ابو ذرؓ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ ١٦٠٧
تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَّنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ
وَّیُجْزِئُ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھُمَا مِنَ الضُّحٰی مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک
آدمی کی ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ دینا واجب ہی سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور
ہر بار لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور لوگون کو نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہی اور ان سب کے
عوض دو رکعتین پہر دن چڑھے کی کفایت کرتی ہی ف یعنی صحیح سالم رکھنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہی تو آدمی پر اسکی شکر گزاری
بھی ضرور ہی پھر فرمایا کہ خیرات کرنا صرف مال ہی خرچ کرنے مین منحصر نہین بلکہ ذکر الٰہی کا بھی ثواب خیرات کے برابر ہی اور
چاشت کی دو رکعتین تو اس شکر گزاری مین کفایت کرتی ہی ابو ھُرَیْرَۃَ یُصَلُّوْنَ لَکُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَکُمْ وَاِنْ اَخْطَؤُا ١٦٠٨
فَلَکُمْ وَعَلَیْھِمْ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے امام تمھارے واسطے نماز پڑھتے ہین سو اگر
اُنھون نے ٹھیک نماز پڑھی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا اور اگر اُنھون نے کچھ خطا کی تو تمکو اقتدا کا ثواب ہی اور ان پر بے اتفاقی
کا عذاب ہی ف یعنی جماعت کا ترک کرنا اس طرح نہین درست اسواسطے کہ اگر امام نے نماز کے سب شرائط اور ارکان
ادا کیے تو تمھاری نماز پوری ہو گئی اور اگر انھون نے نماز کی کسی شرط اور رکن کو ترک کیا تو تمکو ثواب ہی اسواسطے کہ تمکو اسکی
خبر نہین مگر انپر عذاب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑھا دے اور مقتدیون کو اسکی خبر
نہو تو انکی نماز ہو گئی لیکن امام پر اسکا وبال پڑیگا ق اِبْنُ عُمَرَ یَطْوِی اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ ١٦٠٩
الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرَضِیْنَ بِشِمَالِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ
اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لپیٹ ڈالیگا
آسمانون کو قیامت کے دن پھر انکو داہنے ہاتھ مین لیوے پھر فرماویگا مین ہون بادشاہ حقیقی کدھر گئے بادشاہان گردن کش
کہان ہین گھمنڈ کرنے والے پھر زمینون کو لپیٹ کر اپنے بائین ہاتھ مین لیویگا پھر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کدھر گئے
بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے ف حق تعالیٰ داہنے اور بائین ہاتھ سے پاک ہی یہ اسکی قدرت کی تمثیل ہی
اس حدیث مین اشارہ ہی کہ سردار اور بادشاہون کو غرور کرنا لازم نہین کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جسکو اپنے مرنے جینے مین
اختیار نہین تکبر اور گھمنڈ خدا ہی کی شان ہی ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یَذْھَبَ عَرَقُھُمْ فِی ١٦١٠
الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا وَّیُلْجِمُھُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰذَانَھُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ پسینا نکلیگا لوگون کے قیامت کے دن یہانتک کہ انکا پسینا زمین سے ستر گز گھس جاویگا اور لوگون کے منھ
مین داخل ہوگا یہانتک کہ اُنکے کانون تک پہونچیگا ف آفتاب قیامت مین بہت پاس آجاویگا کوس بھر اسکی گرمی کی
شدت سے بقدر اعمال کے بعضون کے ٹخنے تک اور بعضون کے گھٹنے تک اور بعضون کے منھ تک پسینا پہونچیگا ق
عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ یَعَضُّ اَحَدُکُمْ یَدَ اَخِیْہِ کَمَا یَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِیَۃَ لَکَ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین سے ١٦١١
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چبا لیتا ہی اپنے بھائی کا ہاتھ جیسے اونٹ چبا لیتا ہی تجکو خون بہا نہ ملیگا

ف ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا اُسنے اپنا ہاتھ اُسکے مُنہ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والے کا دانت گر پڑا
اُسنے اپنے دانت گرانے کی حضرت سے فریاد کی اور خون بہا چاہا تب حضرت نے حدیث فرمائی حضرت نے اُسکو الزام دیا
کہ ایک تو اُسکا ہاتھ چبا ڈالا اونٹ کی طرح پھر اُس سے خون بہا چاہتا ہے اُسنے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھ کھینچا
۱۶۱۲ اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہے مسلمانوں کا کہ ایسی صورت مین کچھ بدلا نہین ف ابی ہریرۃ یعمد احدکم
الی جمرۃ من نار فیجعلها فی یدہ قالہ حین رای خاتما من ذھب فی ید رجل فنزعہ فطرحہ
فقیل للرجل بعد ما ذھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ خاتمک انتفع بہ فقال
لا واللہ لا آخذہ ابدا وقد طرحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے کوئی ارادہ کرتا ہے آگ کی چنگاری کا پھر اُسکو اپنے ہاتھ مین رکھتا ہے یہ حضرت نے
اُسوقت فرمایا جب کہ سونے کی انگوٹھی ایک مرد کے ہاتھ مین دیکھی پھر حضرت نے اُسکو اُتار لیا اور اُسکو پھینک دیا جب
حضرت تشریف لیگئے تو لوگون نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اُسکو بیچ کر اپنا کام چلا تو اُسنے کہا خدا کی قسم مین اُسکو کبھی نہ لونگا
اور حال آنکہ حضرت نے اُسکو پھینک دیا ہے ف معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہے اور ثابت ہوا کہ حاکم اور جسکو قدرت ہو وہ
۱۶۱۳ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھ سے مٹا ڈالے ف عایشۃ یغزو جیش الکعبۃ فاذا کانوا ببیداء من الارض
یخسف باولھم وآخرھم ویبعثون علی نیاتھم بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبے سے سو وے جبکہ زمین کے میدان مین ہونگے تو خدا اُنکے اگلے پچھلے کو زمین مین دھسا دیگا
اور قیامت مین اُٹھینگے اپنی اپنی نیت پر ف حضرت نے خبر دی کہ آخر زمانے مین ایک لشکر کا یہ حال ہوگا حضرت عایشہ
نے پوچھا کہ یا حضرت لشکر مین تو بازاری لوگ بھی ہونگے اُنکا کیا قصور ہے وے بھی عذاب مین شریک ہونگے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھ مین نیکون پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہے لیکن آخرت مین جیسی
۱۶۱۴ نیت ہوگی ویسا عوض ملیگا ف ابو ہریرۃ یقبض اللہ الارض یوم القیمۃ ویطوی السماء بیمینہ ثم یقول انا الملک
این ملوک الارض بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قبضے مین کریگا خدا زمین کو قیامت کے دن
۱۶۱۵ اور لپیٹ لیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ مین پھر کہیگا مین بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ ف ابو ہریرۃ یقطع الصلوۃ
الکلب والمرأۃ والحمار ویقی من ذلک مثل مؤخرۃ الرحل مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قطع کرتے
ہین نماز کو کتا اور عورت اور گدھا اور بچاتی ہے اس سے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر ف یعنی اگر نمازی کے سامنے کتا اور عورت اور گدھا
آجاوے تو نماز جاتی رہتی ہے اور اگر ہاتھ بھر لکڑی آگے کھڑی ہو تو اُنکے آگے آجانے سے نماز مین کچھ خلل نہین پڑتا علما کہتے ہین کہ یہ حدیث
منسوخ ہے اسواسطے کہ اور حدیث مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اور مین حضرت کے آگے چارپائی پر لیٹی رہتی تھی تو
۱۶۱۶ معلوم ہوا کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز نہین جاتی ف عبد اللہ بن الشخیر یقول ابن آدم مالی مالی وھل لک من مالک الا ما اکلت
فافنیت او لبست فابلیت او تصدقت فامضیت مسلم مین عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہے میرا مال ہے میرا مال ہے
اور تجھ کو اپنے مال سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ تو نے کھایا سو مٹا دیا یا کہ تو نے پہنا سو گلا دیا یا کہ تو نے راہ خدا مین خیرات کیا سو بچا یا یعنی آخرت کا

ذخیرہ کیا وہی کام آویگا یعنی تیرا مال حقیقت میں وہی ہی جو تیرے کام آوے خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں مگر جو مال دنیا کے کھانے پہننے میں خرچ ہوا وہ فنا ہوا صرف خیرات کو بقا ہی جو آخرت میں کام آویگا تو عاقل کو لازم ہی کہ خیرات کو مقدم جانے دنیا میں مال جمع کرنے کی نیت نہ کرے کہ اسکو غیر اوڑا دینگے هر ابوهریرة يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي

١٦١٧ وَاِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهٖ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہی کہ یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور اسکو تو اپنے مال میں تین ہی فائدے ہیں جو کھایا سو مٹایا یا کہ پہنا سو پرانا کیا یا کہ راہ خدا میں دیا سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اسکے سوا سو تو وہ جانیوالا ہی اور لوگون کیواسطے چھوڑنے والا ہی یعنی باقی رہے مال سے اسکو کچھ فائدہ نہیں

١٦١٨ هر ابوذر يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً مسلم میں ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہی کہ جو ایک نیکی لاویگا تو اسکو اسکا دس گنا ثواب ہی یا چاہون تو اس سے بھی بڑھاؤن اور جو ایک بدی لاویگا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی ہی اسی کے برابر یا چاہون تو بے بدلا بخش دون اور جو مجھسے نزدیکی چاہیگا ایک بالشت برابر تو مین اسکا قرب ایک ہاتھ بھر چاہونگا اور جو میرا قرب ہاتھ برابر چاہیگا تو مین اس سے دو ہاتھ کے لنبا ؤ برابر قریب ہو جاؤنگا اور جو میرے پاس چلتا ہوا آویگا تو مین اسکے پاس دوڑتا ہوا آونگا اور جو مجھ سے ملیگا تمام زمین کے برابر گناہ لیکر بشرطیکہ اسنے میرے ساتھ کسی چیز کا شرک نہ کیا ہو تو مین اس سے ملونگا اسکے گناہ کے برابر مغفرت اور بخشش لیکر ف اس حدیث مین کمال رحمت کا بیان ہی جسکا کچھ بیان نہین ہو سکتا

١٦١٩ ق ابو سعيد يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْاُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الْحِمَارِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماویگا ای آدم تو وہ کہیگا حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین اور سب بہتری تیرے ہی ہاتھون مین ہی سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ مین ڈالے جاوینگے انکو جدا کر آدم کہینگے الٰہی کس قدر ہی دوزخ کا حصہ خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نوسو ننانوے یعنی ہزار آدمی مین ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرت نے فرمایا سو یہ اسوقت ہوگا جب کہ بڈھا ہو جاویگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیگی اور تو دیکھیگا لوگون کو بیہوش اور وہ ایسے

اور حال آنکہ وہ دیوانے نہیں ولیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی نے کہا سو یہ بات اصحاب پر نہایت سخت گذری تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے ایسا بہشتی کون مرد ہوگا یعنی جب ہزار میں ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہمکو نجات پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش رہو اسواسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم میں سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی دوزخ کے بھرنے کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہیں جو تم گھبراتے ہو پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں اسکی امید رکھتا ہوں کہ تم لوگ بہشتیوں کے چوتھائی ہوگے راوی نے کہا تو ہم اصحاب نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا اسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں اسکی امید رکھتا ہوں کہ تم بہشتیوں کے تہائی ہوگے راوی نے کہا تو ہمنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ تم آدھے ہوگے تمام اہل بہشت کے البتہ تمھاری مثل اور امتوں میں ہے جیسے بال سفید کی مثل سیاہ بیل کی کھال میں یا جیسے داغ کی مثل گدھے کے ہاتھ میں **ف** یعنی امت محمدی بہ نسبت اگلی امتوں کے نہایت کم ہے دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتوں کے کافر کچھ کم نہیں معلوم ہوا کہ آدھی بہشت میں یہ امت مرحومہ ہوگی اور آدھی میں اور پیغمبروں کی امتیں ہونگی اتنا کرم اس امت پر محض اس نبی کریم کی بدولت ہے اللہم صل وسلم علیہ اس حدیث کا اول مضمون جگر ٹکڑے کرتا ہے اور پچھلا مضمون تسلین بخشتا ہے ایمان کے دو پر ہیں خوف اور رجا نرا خوف بھی بہتر کہ رحمت سے نا امید کر ڈالے نہ بے دھڑک

1620 امید ہی رکھنا چاہیے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا ڈالے **ق** ابن عمر يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے اگلے پچھلے ہو ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے واسطے یہانتک کہ ڈوب جاویگا بعضا آدمی اپنے پسینے میں اپنے آدھے کانوں تک **ق**

1621 جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا قَالَ جَابِرٌ فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا فَقَالَ أَبِي إِنَّهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ بخاری اور مسلم میں جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہونگے میرے بعد بارہ سردار پھر حضرت نے کوئی لفظ کہی میں نے نہ سنی تو میرے باپ یعنی سمرہ نے کہا کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی کہ وے سب سردار قریش کی قوم سے ہونگے **ف** ہر چند حضرت کے بعد بہت سردار ہوے لیکن مراد یہ ہے کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلینگے چنانچہ حضرت کے چاروں خلیفے اور امام حسن اور عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہے اور یہ جو شیعہ کہتے ہیں کہ بارہ امام مراد ہیں سو بے دلیل بات ہے اسواسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہیں سو سوا علی مرتضیٰ اور امام حسن کے کسی

1622 امام کو ملک کی حکومت حاصل نہیں ہوئی کمال اور بزرگی اور چیز ہے لیکن یہاں حکومت کا بیان ہے **م** ابن عمر يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص

1623 کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنجا اژدہا ہو جاویگا **ف** وہ مال مراد ہے جسکی زکوٰۃ نہیں ادا ہوئی **م** جابر يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدًّا مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوگا میری امت میں ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر کے دیویگا اسکو نہ گنیگا شمار کر کے **ف** اس حدیث میں فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہے یا کہ عمر فاروق مراد ہیں کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو انھوں نے ہاتھوں سے لپ بھر بھر بانٹا یا کہ امام مہدی

1624 مراد ہون واللہ اعلم ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ يَمُوْتُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مریگا عبداللہ بن سلام اس حالت پر کہ اسلام
کی مضبوط رسی پکڑے ہوگا ف یعنی مسلمان مریگا یہ حضرت نے عبداللہ بن سلام کے خواب کی تعبیر کہی باقی خواب کا قصہ
1625 آگے ہوچکا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُنَادِيْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا
وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْتَئِسُوْا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَنُوْدُوْا اَنْ
تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پکاریگا پکارنیوالا
کہ مقرر تمھارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگے رہوگے سو کبھی نہ بیمار پڑوگے اور مقرر تم زندہ رہوگے سو کبھی نہ مروگے اور مقرر تم جوان
بنے رہوگے سو کبھی بڈھے نہوگے اور مقرر تم عیش اور چین مین رہوگے سو کبھی تم کو غم اور محتاجی نہوگی سو یہی مطلب ہو اس
خدا کے قول کا کہ اہل بہشت پکارے جاوینگے کہ یہ تمھاری بہشت ہو جسکے تم وارث ہوئے اس سبب سے کہ تم نیک کام کیا کیے
1626 ف فرشتہ بہشت مین یہ پکار کے بہشتیون کو سنادیوگا کہ بے دغدغہ ہوجاوین ق حُذَيْفَةُ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ
فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا
مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ اَحَدٌ
يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا حَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَهٗ مَا اَظْرَفَهٗ مَا
اَعْقَلَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ سوویگا مرد ایک نیند سو اٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اسکے دل سے تو ہوجاویگا اسکا نشان جیسے آنکھ کا آبلہ یعنی
زخم داغ پھر سوویگا ایک نیند تو اٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اسکے دل سے تو ہوجاویگا اسکا نشان آبلے کی طرح جیسے تو
چنگاری کو اپنے پیر پر ڈھلکا دے سو اسپر آبلہ پڑجاوے سو وہ تجکو پھولا دیکھ پڑیگا حال آنکہ اسمین کچھ نہین پھر لوگ خرید فروخت
کرینگے پر نہین لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہانتک کہ کہا جاویگا کہ فلانے کی اولاد مین ایک امانت دار مرد ہو یہانتک نوبت
پہونچیگی کہ کہا جاویگا آدمی کے حق مین کہ فلانا شخص کیا خوب دلاور ہو کیا لطیف وظریف ہو کیا خوب عقلمند ہو اور حال آنکہ
اسکے دل مین ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہین یعنی امانت داری نہین ف خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہو
کہ امانت داری دمبدم کم ہوتی جاویگی آخر کو یہ حال ہوجاویگا کہ نامی اور مشہور لوگ جنکی لوگ تعریفین کرینگے انکی بھی نیت
بدل جاویگی کچھ امانت داری اُنکے دل مین نرہیگی حذیفہؓ سے روایت ہو کہ حضرت سے مین نے دو باتین سنین سو ایک تو مین
دیکھ چکا اور دوسری بات کا منتظر ہون پہلی بات تو یہ ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت داری مردون کے دلون کے اندر اُتری
سو انھون نے قرآن اور حدیث سے علم سیکھا یعنی ظاہر اور باطن سے امانت دار اور دیندار ہوگئے اور دوسری بات حضرت نے
1627 ہم سے امانت کے جاتے رہنے کی کہی پھر یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ
يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اترتا ہو ہمارا رب ہر رات کو پہلے آسمان تک جب کہ

پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہی تو فرماتا ہی کہ کون مجھسے دعا مانگتا ہی تاکہ مین اُسکی دعا قبول کرون کون مجھسے سوال کرتا ہی تاکہ
مین اُسکو دون کون مجھسے گناہ بخشواتا ہی کہ مین اُسکے گناہ بخشون ف خدا کے نزول سے مراد اُسکی رحمت کا نزول ہی
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہی اس وقت کی دعا مستجاب ہی پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت
خواب غفلت مین کٹتا ہی شعر ہر شبے از بہر توای بو الفضول + میکند از اوج جباری نزول + تو زجای خود چو مرد بے ادب
1628 برنگیری گام نی روز و نہ شب + ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ
مِنْهُ شَيْئًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب دریاے فرات سونے کے گنج سے کھل جاویگا
سو جو کہ وہان حاضر ہو سو اُسمین سے کچھ نہ لیوے ف یعنی قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریاے فرات سے ظاہر ہوگا
اُسکے لینے سے اسواسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہی اُس وقت مین مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہی دنیا لیکر
1629 کیا کریگا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ
فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہی اگر تیری
عمر کی مدت نے طول کی تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ اُنکے ہاتھون مین کوڑے ہونگے جیسے بیلون کی دُم صبح کرینگے خدا کے غضب مین
اور شام کرینگے خدا کے قہر مین ف مراد کوڑے والے اور چوبدار ہین جو حاکم پاس مظلوم کو نہین جانے دیتے اور مارتے ہین
1630 ق اَبُوْسَعِيْدٍ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ
مِنَ الْفِتَنِ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہی کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگی جنکے
پیچھے پھریگا چرانے کو پہاڑون کی چوٹیان پر اور پانی برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر بھاگے گا فسادون کے سبب سے ف
یعنی فساد کے وقت مین گوشہ گیر بہتر ہی کہ لوگون کے ملنے سے ایسے وقت مین ایمان سلامت نہین رہتا تو بکریان چرا کھانا
1631 بہتر ہی ق اَنَسٌ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ بخاری اور مسلم
مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی ہین اُس مین دو خصلتین ایک مال
پر حرص دوسرے عمر پر حرص ف یعنی پیری کی حالت مین مال اور زندگی کی نہایت حرص بڑھ جاتی ہی ق
1632 اَبُوْهُرَيْرَةَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ
لَوْ شِئْتُ اَنْ اُسَمِّيَهُمْ بَنِيْ فُلَانٍ وَبَنِيْ فُلَانٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلاک
کریگا لوگون کو یہ قریش کا قوم اصحاب نے کہا پھر ہمکو کیا ارشاد ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ اُنسے گوشہ گیری کرین
تو بہتر ہی ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اگر مین چاہون تو اُنکے نام لے دون کہ وے لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد ہین ف
اس حدیث مین حکومت بنی اُمیہ کے فسادون کی خبر ہی چنانچہ امام حسینؑ کی شہادت کے بعد سیکڑون اصحاب مدینہ مین
1633 یزید کے لشکر نے شہید کیے ق ابْنُ عُمَرَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ
وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ احرام باندہین
مدینے والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے ف یعنی جب حج اور عمرے کی نیت سے ان

تینون مقام پر پہونچے تو وہان سے احرام باندھے **فصل فیما لم یُسمَّ فاعلہ** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے

١٦٣٤ سرے پر مضارع مجہول ہو **ق** ابن عمر اُرَانِي فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ

فَنَاوَلْتُهُ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا مجکو خواب مین معلوم ہوا کہ مین ایک مسواک کرتا ہون پھر دو شخص آئے ایک اُن مین دوسرے سے بڑا ہے

سو مین نے وہ مسواک چھوٹے کو دی تو مجھے کہا گیا کہ بڑے کو دے تو مین نے وہ مسواک بڑے کو دی **ف** اس حدیث

١٦٣٥ سے بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی **ق** ابن عمر اُرَانِي لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ

مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً اُمْتَكِئًا عَلٰى

رَجُلَيْنِ اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ اِذَا

اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ

الدَّجَّالُ . بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو خواب مین ایک رات معلوم ہوا کعبہ

کے پاس ہون تو مین نے ایک مرد دیکھا گیہوان رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہوان رنگ مرد دیکھے ہون اُسکے کندھون

تک بال ہین جیسے کہ تو نے بہت اچھے کندھون تک بال دیکھے ہون سو اس مرد نے اُن بالون مین کنگھی کی ہے تو اُن سے پانی

ٹپکتا ہے دو مردون پر تکیہ دیے یا یون فرمایا کہ دو مردون کے کندھون پر تکیہ دیے ہے وہ شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے سو

مین نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے تو کسی نے کہا کہ یہ مسیح ہے مریم کا بیٹا پھر مین نے ناگہان ایک اور مرد دیکھا نہایت گھنگرالے

بال والا داہنی آنکھ کا کانا اُسکی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو مین نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کسی نے کہا یہ مسیح دجال ہے **ف**

حضرت عیسیٰ کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ اُنھون نے گھر نہین بنایا اکثر جنگل مین پھرا کرتے تھے اور اُن کے ہاتھ لگانے سے

بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن مین تمام عالم کو پھر ڈالیگا عیسیٰ علیہ السلام اور دجال

قیامت کے قریب آوینگے حضرت نے اُن دونون مسیحون کی نشانیان بتلا دین کہ مسلمان پہچان لیوین دھوکھا نہ

١٦٣٦ کھاوین **م** المقداد تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى

قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ

اِلٰى حِقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نزدیک

کیا جاویگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے یہانتک کہ اُنسے میل برابر ہو جاویگا تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے

مین ہونگے سو اُنمین سے بعضا شخص ایسا ہوگا کہ اُسکے دونون ٹخنون تک پسینا ہوگا اور اُنمین سے بعضے کے دونون

گھٹنون تک ہوگا اور اُنمین سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور اُنمین سے بعضے لوگون کو پسینا لگام دیویگا یعنی منہ مین گھس جاویگا

١٦٣٧ **ف** میل سے مراد یا کوس ہے یا سرمہ لگانے کی سلائی **م** حُذَيْفَةُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا

عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى يَصِيْرَ عَلٰى

قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ

مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ الحديث متفق عليه والسياق لمسلم
مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سامنے آتے ہین فتنے دلون پر جیسے چٹائی بنانے کے وقت
ایک ایک لکڑی پے در پے سامنے آتی ہی سو جو دل کہ اُن فتنون کو پلایا گیا تو اُسمین ایک سیاہ نکتہ ڈالا گیا اور جس دل نے اُن
فتنون کی انکار کی تو اُسمین ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہی تو دو قسم کے دل ہو گئے ایک دل سفید ہو گیا جیسے سنگ مرمر سو اُسکو
کسی طرح کا فتنہ ضرر نہین کرتا جب تک آسمان اور زمین کو قیام ہی اور دوسرا اُن کالا خاکستری رنگ ہی جیسے اوندھا
کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سواے اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہین جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہی
یعنی بخاری اور مسلم دونون مین موجود ہی لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہی ف یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا
دلون پر ہجوم رہتا ہی سو جو دل مین واہیات جم گیا سو سیاہ ہو گیا اُسکو نیک بد کی تمیز نہین رہتی جیسے اوندھے برتن مین
پانی نہین ٹھہرتا اور جس دل نے اُنکا کچھ دھیان نہ کیا اور آپکو خطرات واہیہ سے بچایا وہ دل روشن ہو جاتا ہی اُسکو نیک بد
١٦٣٨ کی تمیز ہوتی ہی وہ گناہ سے بچا رہتا ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ
لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى
يَصْطَلِحَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دوشنبہ اور پنجشنبہ
کے دن تو گناہ معاف ہوتے ہین ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شرک نہین کرتا مگر اُسکے گناہ نہین معاف ہوتے جسکے
درمیان اور اُسکے مسلمان بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہی سو حکم ہوتا ہی کہ مہلت دو ان کو یہان تک کہ
آپس مین صلح کر لیوین ف معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمان سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی تین
١٦٣٩ دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہین۔ ق سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ الْاَزْدِيُّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ
قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ
فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ
الْعِرَاقُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ بخاری اور مسلم مین سفیان بن ابی زہیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آوینگے ایک
قوم جلدی کرتے سو اُٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اُنکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اُنکے حق مین
بہتر ہی اگر اُنکو کچھ واقفیت ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آوینگے قوم جلدی کرتے سو اُٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو
اور جو اُنکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اُنکے حق مین بہتر ہی اگر اُنکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک
تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سو اُٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اُنکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اُنکے
حق مین بہتر ہی اگر اُنکو کچھ دانست ہوتی ف یعنی بعد فتح اسلام کے لوگ مدینے کا رہنا چھوڑ کے یمن اور شام اور عراق
مین مع اپنے گھر بار کے جا بسینگے حال آنکہ حضرت کا جوار چھوڑنا اور مدینے کے برکات سے محروم رہنا اُنکے حق مین بہتر نہین
١٦٤٠ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ

یدَاكَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہی عورت کا چار سبب سے
اُسکے مال کے سبب سے اور اُسکے حسب نسب کے سبب سے اور اُسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اُسکی دینداری کے سبب
سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھون مین خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا ف یعنی دستور ہی کہ عورت سے نکاح کی رغبت
انھین چار چیزون کے سبب سے ہوتی ہی سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکھ کہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال
اور حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نہ کر کہ اکثر دھوکھا ہوتا ہی اور اُسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہو جاتی ہی اور اگر دینداری
1641 کے ساتھ مال اور نسب و جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نور علی نور ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يُؤْتىٰ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فَيُلْقىٰ فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحىٰ فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ
فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهىٰ عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُوْلُ بَلىٰ كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ
وَاَنْهىٰ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے
دن سو ڈالا جاویگا دوزخ مین سو اُسکے پیٹ سے انتڑیان نکل پڑینگی سو اُنکو لیے گھومتا پھریگا جیسے گدھا ان چکی کے گرد
گھومتا ہی تو جمع ہونگے اُسکی طرف دوزخی لوگ سو کہین گے ای فلانے تجھکو کیا ہوا کیا تو نیک باتین نہ بتلاتا تھا اور بد کامون سے
نہ منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کہ کیون نہین مین نیک کام لوگون کو بتلاتا تھا اور خود اُسکو نکرتا تھا اور بد کام سے منع کرتا تھا لیکن
1642 خود کرتا تھا ف اس حدیث مین واعظ بے عمل کی سزا مذکور ہی م اَنَسٌ يُؤْتىٰ بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ
لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتىٰ بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ
بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ مسلم مین انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا دارون مین آسودہ تر اور خوش عیش تر
تھا سو دوزخ مین ایکبار غوطہ دیا جاویگا پھر اُس سے پوچھا جاویگا کہ ای آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا مین دیکھا تھا
کیا تجھپر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہین ای میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا مین سب لوگون
سے سخت تر تکلیف مین رہا تو اُس سے پوچھا جاویگا ای آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہی کیا تجھپر کبھی شدت اور
رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہین گذری اور مین نے تو کبھی شدت اور سختی نہین دیکھی ف
یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کی آرام بالکل بھول جاویگی اگرچہ دنیا مین اُسنے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین و
1643 آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز نہ یاد رہیگی اگرچہ تمام عمر بیماری اور ذات کشی مین گذری ہو م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ يُؤْتىٰ بِجَهَنَّمَ
يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اُس دن یعنی قیامت کو اُسکی ستر ہزار باگین ہونگی ہر باگ کے ساتھ
ستر ہزار فرشتے اُسکو کھینچین گے ف ان حساب سے سب فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے نو ارب کرور اور چار ارب ہونگے
1644 باقی کارخانجات کے فرشتون کا شمار بشر کے شمار سے باہر ہی وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ م جَابِرٌ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ

علی ما مات علیہ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا حشر مین اٹھایا جاویگا ہر ایک بندہ جس حالت پر کہ مر گیا
1645 ف یعنی کفر یا ایمان پر اخلاص یا نفاق پر ق انسؓ یجاء بالکافر یوم القیمة فیقال له ارأیت لو کان لک
ملء الارض ذهبا اکنت تفتدی به فیقول نعم فیقال له انک کنت سئلت ما هو ایسر من ذلک
بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے دن تو اس سے کہا جاویگا بھلا بتلا تو کہ
اگر تیری ملکیت مین زمین کے برابر سونا ہوتا کیا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہیگا ہان تو اس سے کہا جاویگا تجھسے تو اس سے
بھی آسان تر مانگا گیا تھا ف یعنی دنیا مین تجھسے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک نہ کرنے کی فرمایش تھی تجھسے تو اتنا بھی نہو سکا
1646 آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہی ق ابوھریرةؓ یحشر الناس علی ثلث طرائق راغبین وراھبین واثنان علی
بعیر وثلثة علی بعیر واربعة علی بعیر وعشرة علی بعیر وتحشر بقیتهم النار تقیل معهم حیث قالوا و
تبیت معهم حیث باتوا وتصبح معهم حیث اصبحوا وتمسی معهم حیث امسوا بخاری ومسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا تین طریق پر ایک قسم امیدوار لوگ ہونگے یعنی حساب اور ثواب کے امیدوار
اپنے نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنی مسلمان تقصیروار دو شخص ایک اونٹ پر اور تین اور چار ایک
اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی بازون کو آگ ہانک لیچلیگی یعنی یہ تیسری قسم کے لوگ ہین وہ پھر کو آگ اُنکے ساتھ ٹھہر
جاویگی جہان وے ٹھہرینگے اور رات بسر کریگی اُنکے ساتھ جہان وے رات بسر کرینگے اور صبح کریگی اُنکے ساتھ جہان وے صبح
کرینگے اور شام کریگی اُنکے ساتھ جہان وے شام کرینگے ف یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکون کے زندے لوگون کو شام
1647 کے ملک مین آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ پا اور قیامت کا حشر قبرون سے ہوگا ق سهل بن سعد
یحشر الناس یوم القیمة علی ارض بیضاء عفراء کقرصة النقی لیس فیها علم لاحد وقیل لیس فیها علم
من حدیث سهل او غیره بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا قیامت کے
دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اُسمین کسی کا نشان نہ باقی رہیگا یعنی کوئی مکان اور بنا نرہیگا چٹیل
میدان ہو جاویگا اور بعضون نے کہا ہی کہ نشان نرہنے کا مضمون حضرت کی حدیث مین نہین بلکہ سہل بن سعد کا یہ قول ہی یا
1648 سوائے یا کسی اور شخص کا ھ انسؓ یخرج من النار اربعة فیعرضون علی الله فیلتفت احدهم فیقول ای رب
اذا اخرجتنی منها فلا تعیدنی فیها فینجیه الله منها مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکالے جاوینگے
دوزخ سے چار شخص تو سامنے لائے جاوینگے خدا کے سو اُنمین سے ایک شخص منھ پھیر کے کہیگا ای میرے رب جب کہ تو نے
1649 مجکو دوزخ سے نکالا تو اب مجکو اُسمین پھیر نہ ڈالیو تو خدا اُسکو نجات دیگا خ ابوسعید یدعی نوح یوم القیمة فیقول لبیک
وسعدیک یا رب فیقول هل بلغت فیقول نعم فیقال لامته هل بلغکم فیقولون ما اتانا من نذیر فیقول
من یشهد لک فیقول محمد وامته فتشهدون انه قد بلغ فذلک قوله فکذلک جعلنکم امة وسطا
لتکونوا شهداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شهیدا بخاری مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ بلایا جاویگا نوح قیامت کے دن تو کہیگا ای میرے رب مین حاضر ہون تیری خدمت اور طاعت مین تو خدا فرماویگا کہ کیا

توسنے اپنی امت کو پیغام پہونچایا تھا یعنی عذاب سے ڈرایا تھا تو نوح کہیگا کہ ہان مین نے پیغام سُنا دیا ہو تو اُنکی اُمت سے کہا جاویگا کہ کیا نوح سنے تمکو پیغام پہونچایا تھا تو اُسکی اُمت کے لوگ کہین گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہین آیا تو خدا نوح سے فرماویگا کہ تیرے دعوی کا کون گواہ ہی جو تیری گواہی دے تو نوح کہیگا کہ محمدؐ اور اُنکی امت میرے گواہ ہین سو تم لوگ گواہی دوگے کہ مقرر نوح سنے اُنکو پیغام پہونچایا تھا سو یہی مطلب ہی خدا کے اس قول کا اور اسیطرح ہمنے بنایا تمکو عادل اور افضل اُمت تاکہ تم گواہ ہو لوگون پر اور رسول تم پر گواہ ہووے **ف** اس حدیث اور اس آیت سے امت محمدی کی فضیلت سب اُمتون پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہین ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت شرط ہی بعضی روایت مین آیا ہی کہ نوح کی اُمت کہیگی کہ اُمت محمدی ہمارے وقت مین کہان موجود تھی جو دیکھتے انکی گواہی کیونکر سند ہوگی تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہر چند ہم تمہارے وقت مین نہ تھے لیکن ہمکو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہی خدا اسکے

١٦٥٠ کلام سے زیادہ ترکسی کے کلام کی سند نہین **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی دعا اُسوقت تک مقبول ہوگی جبتک کہ وہ اسطرح سے جلدی نہ کرے کہ مین سنے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اُسنے میری دعا نہ قبول کی **ف** دعا مین اسطرح شتابی کرنا ایسی بے ادبی ہی کہ اُسکا ثمرہ محرومی ہی آدمی کو خدائی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہی جو جلدی کرتا ہی خدا ہی خوب جانتا ہی کہ جلد نہ دعا قبول ہونے مین کیا حکمت ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان کی دعا نامقبول نہین ہوتی خواہ دنیا مین اُسکا اثر ظاہر ہوتا ہی خواہ آخرت مین بہت چیزون کی تمنا آدمی دنیا مین کرتا ہی حالانکہ اُسکے حق مین بہتر نہین اسواسطے حقتعالی اُسکے عوض آخرت مین

١٦٥١ ثواب دیگا اسواسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسی کو محروم نہین پھیرتا **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت سنے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہین سوا سے قرض کے **ف** یعنی قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے مین سستی نکرے علمانے کہا ہی کہ قرض

١٦٥٢ سے مراد جمیع حقوق العباد ہین یعنی شہید سے خدا کے گناہ سب معاف ہوجاتے ہین مگر بندون کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہی **خ** اَبُوهُرَيْرَةَ يُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ وَلِاَهْلِ النَّارِ يَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والون سے کہا جاویگا کہ تمکو ہمیشگی ہی اور کبھی موت نہین اور دوزخ والون سے کہا جاویگا کہ اے دوزخیو تمکو ہمیشگی ہی اور کبھی تمکو موت نہین **ف** معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہین

اَلْبَابُ التَّاسِعُ

١٦٥٣ نوین باب مین پانچ فصلین ہین پہلی فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ماضی ہی **خ** عُمَرُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ بخاری مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا میرے پاس ایک آنے والا میرے رب کی طرف سے سو اُسنے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے مین اور کہ عمرہ داخل ہوا حج مین **ف** نوین سال حضرت حج کو چلے مدینے سے جب اس نالے مین پہونچے جسکا عقیق نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حج اور عمرہ ساتھی ایک احرام سے ادا کر اسکو قران کہتے ہین یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہی کہ قران افضل ہی نزدیک

حج اور تمتع سے تمتع یہ کہ عمرہ کرکے احرام اتارے پھر حج کے موسم میں دوسرا احرام باندھ کے حج ادا کرے ق أَبُو ذَرٍّ أَتَانِي
جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ 1654
وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ بخاری اور مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آیا سو اُسنے مجھکو
بشارت دی کہ جو مریگا تیری اُمت سے اس حالت پر کہ شرک نہ کرتا ہو اللہ سے کسی چیز کا تو وہ بہشت میں داخل ہوگا ابوذر نے
کہا میں نے کہا کہ اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت میں داخل ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے
یعنی ایمان بہشت میں انجام کو لیجاویگا اگرچہ گناہوں کے سبب سے سزا پاوے یا بدون سزا مغفرت ہو جاوے ق
أَبُو هُرَيْرَةَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ 1655
مُوسَى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي
بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بحث کی آدم اور موسیٰ نے
سو کہا موسیٰ نے اے آدم تو ہمارا باپ ہے تو نے ہمکو بےنصیب کیا اور ہمکو تو نے بہشت سے نکالا یعنی اگر تم گیہوں نہ کھاتے تو بہشت
سے تم اور تمہارے فرزند نکالے جاتے تو آدم نے موسیٰ سے کہا کہ تو موسیٰ ہے کہ تجھکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجھکو توریت
اپنے دست قدرت سے لکھ دی کیا مجھکو ملامت کرتا ہے اور الزام دیتا ہے اُس کام پر جو خدا نے میری تقدیر میں لکھا تھا چالیس برس
میرے پیدا کرنے سے پہلے تو جیت گئے آدم موسیٰ سے ف پوری روایت مصابیح میں یوں ہے کہ گفتگو کی آدم اور موسیٰ نے
اپنے رب کے پاس تو غالب ہوئے آدم موسیٰ پر کہا موسیٰ نے تو ہی آدم ہے کہ تجھکو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور
اپنی روح تجھ میں پھونکی تھی اور فرشتوں سے تجھکو سجدہ کرایا اور تجھکو اپنی بہشت میں رکھا پھر تو نے اپنے گناہ سے لوگوں کو زمین پر
گرایا تو آدم نے کہا تو ہی موسیٰ ہے کہ تجھکو خدا نے اپنی پیغمبری اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجھکو توریت دی جسمیں ہر چیز کا
مفصل بیان ہے اور تجھکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کر لیا سو بتلا تو کہ خدا نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کے برس
آگے لکھا تھا موسیٰ نے کہا چالیس برس آدم نے کہا کیا تو نے یہ مطلب بھی دیکھا کہ آدم نے نافرمانی کی اور بہکے موسیٰ نے کہا کہ ہاں آدم نے
کہا پھر کیوں مجھکو تو ملامت کرتا ہے اُس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر میں چالیس برس میری پیدائش سے آگے ٹھہر چکا تھا
حضرت نے فرمایا سو جیت گیا آدم موسیٰ سے ف یہ گفتگو حضرت موسیٰ کے انتقال کے بعد عالم ارواح میں ہوئی اور
جب تک حضرت آدم اس عالم میں زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اس حدیث سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ آدمی
اپنے گناہوں کو تقدیر کی طرف حوالہ کرکے آپ کو بےقصور سمجھے اس واسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہیں شیطان
نے اپنا گناہ اس عالم میں تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپ کو بےقصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور حضرت
آدم نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہے اور بےادبی شیطانی
کام ہے شعر بندگی نبود بجز عجز و ادب ٭ بے ادب محروم شد از فضل رب ٭ ق ابْنُ عَبَّاسٍ أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوا 1656
قَالَهُ لِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حِينَ سَقَوْهُ النَّبِيذَ عَلَى زَمْزَمَ مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ تم نے یہ بہت اچھا کیا اور نہایت خوب کیا سو کیا کرو حضرت نے عبدالمطلب کی اولاد سے یہ فرمایا کہ جب انہوں نے حضرت کو

زمزم پر کھجور کو پانی مین گھول کے پلایا **ف** روایت ہی عبد اللہ بن عباسؓ سے کہ حضرت حجۃ الوداع مین زمزم پاس اونٹ پر سوار آئے اور حضرت کے پیچھے اُسامہ بن زید سوار تھے ہمسے حضرت نے پانی مانگا ہمنے حضرت کو کھجور کا بھیگا ہوا پانی پلایا حضرت نے خود پیا اور باقی اُسامہ کو دیا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اُسپر ترغیب دلانا مستحب ہی

1657 **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَدُوْمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم مین **ف** قدوم ایک مکان کا نام ہی شام کے ملک مین اور یہ جو مشہور ہی کہ حضرت ابراہیم نے اپنا ختنہ بسولے سے کیا سو غلط ہی قدوم سے مراد بسولا نہین بلکہ مکان مراد ہی روایت ہی کہ حضرت ابراہیم نے ننانوے برس کی عمر مین اپنا ختنہ کیا تھا اور یہ سنت اول انھین سے جاری ہوئی توریت کی کتاب الخلقۃ مین ۱۷ فصل کے اندر مرقوم ہی کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی نشان ہی میرے عہد کا تمھارے بدنون مین عہد دائمی ابدی جو ختنہ نہ کریگا وہ قوم ابراہیمی سے جدا ہو گیا اُسنے خدا کا عہد توڑا فقط بارے الحمد للہ کہ اہل اسلام اس عہد پر قائم ہین اور نصاریٰ نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہین اور منسوخ ہونے کے قائل نہین چنانچہ متی کی انجیل مین عیسیٰ علیہ السلام نے صاف فرمایا ہی کہ مین توریت کے احکام منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ خود عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ختنہ ہوا تھا تو بموجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاریٰ قوم ابراہیمی سے بالکل جدا ہو گئے اُنھون نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا

1658 **خ** اَنَسٌ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہو گیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا عبد اللہ بن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے انکو فتح نصیب کی **ف** حضرت نے جنگ موتہ مین لشکر بھیجا اُسکے تین سردار مقرر کیے اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہو اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ جب جنگ ہوئی تو یہ تینون سردار شہید ہو گئے پھر اصحاب نے صلاح مشورہ کر کے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہان کی خبر اُسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینے مین لوگون سے فرمائی پھر اُسی کے موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے بے سرداری فتح کی یعنی حضرت نے اُنکو سردار نہین بنایا تھا بلکہ اصحاب نے اُنکو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب حجت ہی صدیق اکبر کی بھی خلافت اصحاب کے اجماع سے ہوئی تو بیشک درست ہوئی

1659 **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا عَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِيْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى اَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا اَدْرِيْ اَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کیون نہو پھر اُسنے کہا کہ الٰہی

ف بیان الزام نصاریٰ بسبب ترک ختنہ

ف معجزۂ اخبار شہادت زید و جعفر و عبد اللہ و انطباق آن

میرے گناہ کو معاف کر دے تو حق تعالے فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اُسنے جانا کہ اُسکا ایسا رب ہی کہ گناہ کو
معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اُسنے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اُسنے کہا اے میرے رب میرا گناہ معاف کر تو حق تعالی فرماتا ہی
کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اُسنے جانا کہ اُسکا رب ہی کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اُسنے توبہ توڑی سو اُسنے
گناہ کیا تو اُسنے کہا کہ اے میرے رب میرا گناہ بخش دے سو حق تعالی فرماتا ہی گناہ کیا میرے بندے نے تو اُسنے جانا کہ اُسکا
ایک رب ہی کہ گناہ بخشتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی کر جو تیرا جی چاہے سو مقرر مین نے تجھکو بخشا عبد الاعلی اس حدیث کے ایک راوی نے
کہا کہ مین نہین جانتا کہ حضرت نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کہ کر جو تیرا جی چاہے ف یعنی جو بار بار گناہ کر کے آدمی توبہ کریگا
اُسکی توبہ مقبول ہوگی آدمی کا قصور اگر کیجیے تو دو تین بار مین تنگ ہو جاتا ہی بیان کریمی کی شان ہی تنگی کا کیا امکان ہی نظم
باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ٭ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ ٭ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست ٭ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ٭ لیکن
شرطیہ ہی کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اُس گناہ کے کرنے کا قصد نہو اور اگر اُس گناہ کرنے کا قصد دل مین موجود ہو تو صرف
زبان سے توبہ کرنا گویا مسخراپن کرنا ہی اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے یعنی جس گناہ کے بعد توبہ بھی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو
۱۶۶۰ نہین روکتا اور یہ مطلب نہین کہ توبہ کے بعد آدمی بیقید ہو جاوے جو جی چاہے سو کرے م عمرو بن عبسۃ ارسلنی بصلۃ
الارحام وکسر الاوثان وان یوحد اللہ ولا یشرک بہ شیئا قالہ لہ حین سالہ بای شئ ارسلک یعنی اللہ
مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو بھیجا ہی برادر پروری بتلانے کو اور بتون کے توڑنے کو اور
اسواسطے کہ ہم سب لوگ خدا کو اکیلا مالک جانین اور اُسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کھین یہ حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا
جب کہ اُسنے پوچھا حضرت سے کہ خدا نے تمکو کس کام کے واسطے بھیجا ہی ف ابتداے اسلام مین جبکہ اسلام بہت ضعیف
تھا یہ شخص یعنی عمرو بن عبسہ مکے مین آیا حضرت سے اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا مین پیغمبر ہون اُسنے کہا پیغمبر کیا
حضرت نے فرمایا خدا نے مجکو بھیجا ہی اُسنے کہا کسواسطے بھیجا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اُسنے کہا کسنے کسنے تمھارا
ساتھ دیا ہی حضرت نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام نے یعنی ابوبکر صدیق اور بلال نے پھر اُسنے کہا مین بھی تمھارا ساتھ
دیتا ہون حضرت نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھ نہ دے سکیگا تو نہین دیکھتا میری ناتوانی اور کافرون کا غلبہ اب تو اپنے گھر
۱۶۶۱ پلٹ جا جب تو ہماری فتح سنیو تو آئیو ق حکیم بن حزام اسلمت علی ما سلف لک من خیر قالہ لہ بخاری اور مسلم مین
حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اُس نیکی پر جو تجھسے آگے ہوئی ف حکیم بن حزام سے روایت
ہی کہ مین نے مسلمان ہونے کے وقت عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت کفر مین جو مین نے نیکیان کی ہین جیسے برادر پروری اور
گردن آزاد کرنا سو اُسکا بھی ثواب مجھکو ملیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا ثواب
۱۶۶۲ ضائع نہوگا ق البراء بن عازب اشبہت خلقی وخلقی قالہ لجعفر بن ابی طالب بخاری اور مسلم مین براء بن
عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت مین مشابہ ہی یہ حضرت نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا
ف اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیار کی ثابت ہوئی حضرت کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت ہونا نہایت عمدہ
۱۶۶۳ کمال ہی ق ابو ہریرۃ اشتد غضب اللہ علی قوم فعلوا بنبیہ یشیر الی رباعیتہ اشتد غضب اللہ علی رجل

يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا خدا کا
اُس قوم پر جنہون نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرت اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت غضب
ہو خدا کا اُس مرد پر جسکو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا مین **ف** جنگ اُحد مین کافرون نے پتھر مارے حضرت کا دانت
شہید ہوا اور چہرہ شریف پر کھرونچا لگا اور اونٹھ پر زخم آیا علی مرتضی پانی سے حضرت کا خون دھوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اُسی لڑائی مین حضرت نے اُبی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکے مین جا کر اسی زخم کے صدمے سے
مرگیا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَّهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ ١٦٦۴
فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّيْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ لِلَّذِي
اشْتَرَى الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِيْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا
لِيْ غُلَامٌ وَّقَالَ الْاٰخَرُ لِيْ جَارِيَةٌ فَقَالَ اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقَا عَلٰى اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین سو زمین کے مول لینے والے نے اُسکی
زمین مین ایک گھڑا پایا جسمین سونا تھا تو بیچنے والے سے زمین کے مول لینے والے نے کہا کہ اپنا سونا مجھسے لے مین نے تو تجھسے
زمین مول لی تھی اور تجھسے مین نے سونا نہین مول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول لینے والے سے کہا کہ مین نے تو تجھے زمین
اور جو اُسکے اندر تھا سب بیچ ڈالا یعنی وہ تیرا حق ہو میرا حق نہین سو دونون اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے
پاس تو جسکے پاس فیصلہ کروانے کو گئے اُسنے کہا کہ تم دونون کے اولاد بھی ہو تو ایک نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہو دوسرے
نے کہا کہ میرے ایک لڑکی ہو تو اُسنے کہا تم دونون اس لڑکے کا لڑکی کے ساتھ نکاح کر دو اور اُس مال کو اُن دونون پر خرچ کرو
اور اُن پر خیرات کرو **ف** اس حدیث مین خوش نیتی اور دیانت داری کا بیان ہو اور حاکم نے جب کہ اُنکو خوش نیت دیکھا تو
اُنمین رشتہ داری مناسب جانی اور اُس مال کے خرچ کرنے کا کیا خوب طریقہ نکالا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَصَبْتَ بَعْضًا وَّاَخْطَأْتَ
بَعْضًا **قَالَهٗ** لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے ١٦٦٥
بعضی جگہ ٹھیک تعبیر کہی اور بعضے مقام پر تو چوک گیا یہ حضرت نے ابی بکرؓ سے فرمایا **ف** ایک شخص حضرت کے پاس آیا اُسنے
کہا یا رسول اللہ مین نے خواب مین دیکھا کہ بدلی سے گھی اور شہد ٹپکتا ہو تو لوگ اُسکو اپنے انجلون مین بھرتے ہین بعضا زیادہ لیتا ہو
اور بعضا کم اور مین نے آسمان سے ایک رسی لٹکی دیکھی سو حضرت اُسکو پکڑ کے چڑھ گئے پھر حضرت کے بعد ایک اور مرد اُسکو
پکڑ کے چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے اُسکو پکڑا سو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبرؓ نے
کہا کہ میرے ماں باپ حضرت پر قربان اگر اجازت ہو تو مین اس خواب کی تعبیر کہون حضرت نے فرمایا تو ہی اسکی تعبیر کہہ صدیق اکبرؓ نے
کہا وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہو اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہو سو قرآن ہو اور اُسکی شیرینی اور جو لوگ انجلون مین لیتے ہین سو قرآن خوان
ہین کسیکو بہت قرآن یاد ہو اور کسیکو کم اور وہ رسی جو آسمان سے لٹکتی ہو سو وہ دین حق ہو جسپر تو قائم ہو سو خدا تجکو اُسی کے سبب سے
اپنی طرف چڑھا لیگا پھر آپ کے بعد آپ کا خلیفہ اسی طرح چڑھ جاویگا پھر دوسرا خلیفہ چڑھ جاویگا پھر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ
کریگا تو کچھ خلل پڑ جاویگا آخر کو وہ خلل مٹ جاویگا سو وہ بھی چڑھ جاویگا حضرت اب فرمایئے کہ مین نے ٹھیک تعبیر کہی یا کہین

مین چوک گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف بعضے علما نے کہا کہ ہر چند تعبیر سب ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرت
سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کرتے تو خوب ہوتا اور بعضے عالم یون کہتے ہین کہ بعضی
۱۶۶۶ عبارت کی تعبیر مین خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب ہوئی لیکن گھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ اعلم م اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْاَحَدِ فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ
لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ وَيُرْوٰى بَيْنَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ بہکا دیا خدا نے جمعے سے اُنکو جو ہمسے پہلے تھے تو یہود یون کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبے کا دن
ہوا پھر خدا ہمکو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنے جمعے کو مقدم کیا
ہفتے اور یکشنبے پر اور اسی طرح وے لوگ ہمارے پس رو ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا مین تو پچھلے ہین اور قیامت مین پہلے
ہین جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یون ہی کہ ہم اُن لوگون مین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا
ف انسان کے واسطے خدا کے نزدیک جمعے کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اسواسطے کہ حضرت آدم
اسیدن پیدا ہوئے اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت ٹھہری لیکن یہود اور نصاریٰ کی
فہم مین یہ بات نہ آئی یہود نے ہفتے کی تعظیم کی اس خیال سے کہ خدا نے اسی دن پیدائش سے فراغت کی اور نصاریٰ نے یکشنبے
کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسیٰ علیہ السلام اُنکے گمان مین سولی پانے کے بعد قبر سے اسیدن نکلے اور آسمان پر گئے حضرت نے
فرمایا کہ جیسے ہمارا دن اُنکے دن پر دنیا مین مقدم ہی اسیطرح قیامت مین امت محمدی اُنپر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب کتاب
سے فراغت پاجاویگی چنانچہ اسکے مطابق متی کی انجیل باب مین امت محمدی کی صفت موجود ہی کہ پچھلی امت اگلی ہوجاویگی اور اگلی
۱۶۶۷ امتین پچھلی ہوجاوینگی ق جَابِرٌ م اَنَسٌ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے اور
مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنبش کی خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت سے ف سعد بن معاذ مدینے کے
سردار تھے جنگ اُحد مین شہید ہوئے اُنکی فضیلت مین حضرت نے یہ حدیث فرمائی عرش کو جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی اسواسطے
۱۶۶۸ کہ کاملین کی روحین موت کے بعد عرش کے نیچے جا کر ٹھہرتی ہین ق اَنَسٌ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَتِكُمَا دَعَا بِهٖ لِاَبِيْ طَلْحَةَ
وَاُمِّ سُلَيْمٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا برکت دے تم دونون کی رات مین یہ دعا حضرت نے
ابوطلحہ اور ام سلیم کے حق مین کی ف اُم سُلیم ابوطلحہ کی بی بی کا نام تھا سو ابوطلحہ کا لڑکا مرگیا تھا ابوطلحہ گھر مین نہ تھے جب ابوطلحہ گھر مین
آئے تو ام سلیم نے لڑکے کے مرنے کی خبر نہ کی ابوطلحہ کے آگے کھانا رکھا اُنھون نے بخوبی کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی فجر کے قریب ام سلیم
نے کہا اے ابوطلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگین پھر وے لوگ اگر اپنی چیز طلب کرین تو دیوین یا نہ دیوین ابوطلحہ
نے کہا کہ بیگانی چیز دینے مین کچھ عذر نچاہیے تب ام سلیم نے کہا تمھارا بیٹا مرگیا صبر کرو تا کہ ثواب پاؤ ابوطلحہ نے یہ قصہ حضرت سے
کہا تب حضرت نے اُنکے حق مین یہ دعا کی یعنی خدا تمکو اولاد دے بعضی روایت مین آیا ہی کہ اُسی رات ام سلیم کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا
۱۶۶۹ ہوا حضرت نے اُسکا عبداللہ نام رکھا حضرت کو ام سلیم کی مضبوطی اور ایسے غم مین خاوند کی آرام رسانی پسند آئی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ

تحاجّت وَيُروي احتجّت النار والجنة فقالت هٰذه يدخلني الجبارون والمتكبرون وقالت هٰذه يدخلني
الضعفاء والمساكين فقال الله لهٰذه انت عذابي اعذب بك من اشاء وقال لهٰذه انت رحمتي ارحم
بك من اشاء ولكل واحدة منكما ملؤها بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آپس مین
حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھمین گردن کش اور مغرور لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھمین
غریب اور مسکین لوگ داخل ہونگے تو حق تعالی نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہی تیرے سبب سے عذاب دونگا جسکو چاہونگا
اور بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہی رحم کرونگا تیرے سبب سے جسپر کہ چاہونگا اور تم دونون مین ہر ایک کے واسطے بھرتی
ہی **ف** دوزخ اور بہشت مین افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپ کو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے
نافرمانون کو وہی سزا دیگا اور بہشت نے آپ کو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعدارون کو وہی ثواب
١٦٧٠ اور جزا دیگا حق تعالی نے فیصلہ کردیا کہ تم دونون برابر ہو دوزخ مظہر قہر الٰہی ہی اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہی **م**
ابن مسعود تربت يداك اتشهد اني رسول الله **قاله** لابن صياد مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے
ہاتھ خاک مین ملین کیا تو اسکی گواہی دیتا ہی کہ مین خدا کا رسول ہون یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا **ف** اسکا قصہ
ہوچکا کہ ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا جنون سے اسکو کچھ حال معلوم ہوجاتا تھا جب حضرت نے اُس سے یہ حدیث
١٦٧١ فرمائی اُسنے کہا کہ ہان مین جانتا ہون کہ تم عرب کے رسول ہو **خ** ابو هريرة تعس عبد الدينار وعبد الدرهم وعبد الخميصة
ان أعطي رضي وان لم يعط سخط تعس وانتكس واذا شيك فلا انتقش طوبى لعبد اخذ بعنان فرسه في
سبيل الله اشعث رأسه مغبرة قدماه ان كان في الحراسة كان في الحراسة وان كان في الساقة كان
في الساقة ان استأذن لم يؤذن له وان شفع لم يشفع بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منھ
کے بل گر پڑا اشرفی کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کمل دھاری دار کا بندہ اگر اسکو دیجیے تو راضی رہے اور اگر نہ دیجیے تو ناخوش ہو
اوندھا گرا اور اُلٹا ہوگیا اور اگر اُسکے کانٹا چبھے تو نہ نکال سکے خوشی ہو جیو اُس بندے کو جو اپنے گھوڑے کی باگ راہ خدا مین
تھامے ہی اُسکے سر کے بال بکھرے اور اُسکے دونون قدم گرد مین بھرے اگر اُسکو چوکیداری مین رکھیے تو چوکیداری مین رہے اور اگر اُسکو
لشکر کے پیچھے حفاظت کے واسطے مقرر کیجیے تو وہین رہے اگر وہ سردار پاس آنے کی اجازت مانگے تو اُسکو اجازت نہ ملے اور اگر
کسی کی سفارش کرے تو نہ قبول ہو **ف** اس حدیث مین لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہی
لالچی کو بندہ دینار اور بندہ درہم اور بندہ پوشاک اسواسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب سے اُس سے دینداری اور خدا کی بندگی نہین ہوسکتی
شب و روز اُسکی عمر دنیا حاصل کرنے مین بسر ہوتی ہی تو حقیقت مین وہ خدا کا بندہ نہ رہا دنیا کا بندہ ہوگیا عرب لوگ سیاہ کمل
دھاری دار کو بہت پسند کرتے تھے اسواسطے حضرت نے اُسکو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کا عمدہ لباس ہی اس حدیث سے معلوم ہوا
١٦٧٢ کہ دینداری کے ساتھ گمنامی اور لوگون مین بے قدری خدا کو نہایت پسند ہی **خ** ابو هريرة تكفل الله لمن جاهد في
سبيله لا يخرجه من بيته الا الجهاد في سبيله وتصديق كلماته ان يدخله الجنة او يرده الى
مسكنه بما نال من اجر او غنيمة بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضامن ہوگیا ہی خدا اُسکا جسنے اُسکی راہ مین جہاد

کیا نہ نکالا ہو اسکو اپنے گھر سے مگر راہ خدا مین جہاد کی نیت نے اور آیات اور احادیث کی تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن
ہوا ہی کہ یا اسکو بہشت مین داخل کریگا یا اسکو اُسکے وطن مین ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ پھیر لاویگا ف یعنی خالص نیت
والے غازی کا خدا ضامن ہی کہ اگر وہ شہید ہوا تو بہشت مین گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا غنیمت کا مال لیکر اپنے گھر مین آیا
١٦٧٣ دونون صورت مین اُسکا بھلا ہی ق ابوھریرۃ جاء ملک الموت الی موسی فقال لہ اجب ربک فلطم موسی عین
ملک الموت ففقأھا فرجع الملک الی اللہ فقال انک ارسلتنی الی عبد لک لا یرید الموت وقد فقأ عینی
فرد اللہ الیہ عینہ وقال ارجع الی عبدی فقل الحیوۃ ترید فان کنت ترید الحیوۃ فضع یدک علی
متن ثور فما وارت یدک من شعرۃ فانک تعیش بھا سنۃ قال ثم مہ قال ثم الموت قال فالآن
من قریب رب ادننی من الارض المقدسۃ رمیۃ بحجر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لو انی
عندہ لاریتکم قبرہ الی جنب الطریق عند الکثیب الاحمر بخاری اور مسلم مین ابوھریرۃ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ملک الموت موسی پاس آیا تو اُسنے کہا اپنے رب کا حکم مان یعنی موت قبول کر تو موسی نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ
مارا تو اُس آنکھ کو پھوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا کی طرف پلٹ گیا سو اُسنے کہا الٰہی تو نے مجھکو اپنے ایسے بندے پاس بھیجا جو موت کو
نہین چاہتا اور اسنے تو میری آنکھ پھوڑ ڈالی سو خدا نے اُسکی آنکھ پھیر دی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور یہ کہ
تو زندگی چاہتا ہی سو اگر تو زندگی چاہتا ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھ سو جس قدر تیرا ہاتھ بالون کو ڈھک لیگا تو ہر بال کے
استے برس تو زندہ رہیگا موسی نے کہا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا پھر آخر کو موت ہی موسی نے کہا اگر یہی حال ہی تو ابھی سہی اور
میرے رب مجھکو قریب کردے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے پتھر پھینک مارنے کی مسافت کے برابر پھر خدا نے فرمایا
خدا کی قسم اگر مین اُس مکان پاس ہوتا تو تمکو دکھلا دیتا موسی کی قبر جو راہ کے کنارے کی طرف ہی سرخ ٹیلے کے پاس ف
اس حدیث مین بے دین لوگ طعنہ کرتے ہین کہ فرشتے کی آنکھ پھوڑنا آدمی سے نہین ہوسکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الٰہی
کے آیا تھا موسی نے کیون مارا اطاعت کیون نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسی کو دنیا کی زیست بہت پیاری تھی اُسکا جواب یہ ہی کہ فرشتہ
آدمی کی صورت پر آیا تھا تو آدمی کے خواص اُسپر ظاہر ہوا چاہین تو اس صورت سے آنکھ کا صدمے سے پھوٹنا کچھ تعجب نہین اور
حضرت موسی نے ملک الموت کو نہ پہچانا تھا بلکہ جانا تھا کہ یہ کوئی آدمی ہی روح نکالنے کا جھوٹھا دعوی کرتا ہی کیونکہ روح نکالنا
سوائے فرشتے کے آدمی کا کام نہین اسواسطے اُسکو اپنے پاس سے ڈھکیلا اتفاقاً آنکھ پر ہاتھ پڑ گیا آنکھ پھوٹ گئی اور یہ گمان
غلط ہی کہ حضرت موسی کو زندگی بہت پیاری تھی اسواسطے کہ دوسری بار زیادتی عمر کا خدا نے پیغام دیا اور حضرت موسی نے نہ قبول کیا
١٦٧ ق ابوھریرۃ جعل اللہ الرحمۃ مائۃ جزء فامسک عندہ تسعۃ وتسعین وانزل فی الارض جزءً واحداً فمن
ذلک الجزء یتراحم الخلائق حتی ترفع الدابۃ حافرھا عن ولدھا خشیۃ ان تصیبہ بخاری اور مسلم مین
ابوھریرۃ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کیے سو اپنے پاس ننانوے حصے رکھے اور ایک حصہ زمین
مین اتارا سو اُسی ایک حصے کے سبب سے مخلوقات آپس مین رحمت کرتے ہین اور ایک دوسرے پر ترس کھاتے ہین یہانتک کہ جانور
اپنا کھر اٹھا لیتا ہی اپنے بچے پر سے اس خوف سے کہ کہین اُسکے نہ لگ جاوے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بندون پر

بیحساب ہی اسی سبب سے کافرون کو جلد نہین پکڑتا اور آخرت مین ہمارے حضرت کی شفاعت سے ہم گنہگارون کی مغفرت
ہوگی بلکہ حضرت کو جو اپنی امت پر بیحد رحمت ہی سو بھی حقیقت مین ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر ہی ح ابوہریرۃ جف
۱۶۷۵ القلم بما انت لاقٍ فاختص علی ذلک اَوْ ذَرْ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
خشک ہوچکا قلم اسپر جسکا تو ملنے والا ہی اور اس حدیث کی تمامی یہ ہی سو خصی بن اس بات پر یا چھوڑ سے خصی ہونے کو ف
ابوہریرہؓ نے کہا کہ یا حضرت مین جوان ہون اور مجرد اگر اجازت ہو تو فوطے کاٹکر خصی ہو جاؤن تاکہ زنا اور حرام سے بچون تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو تیری قسمت مین ہونا ہی سو قلم تقدیر اسکو لکھ چکا یہ تیرا خیال بیفائدہ ہی تقدیر کے آگے کچھ
تدبیر نہین چلتی م ابو قتادۃ حفظک اللّٰہ بما حفظت بہ نبیہ قالہ لہ سحر لیلۃ التعریس بعد دعمۃ ثالثۃ ۱۶۷۶
مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری محافظت کرے اسکے بدلے کہ تو نے خدا کے پیغمبر کی محافظت کی
حضرت نے ابو قتادہ سے فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جب کہ ابو قتادہ نے تیسری بار حضرت کو ٹیکا دیکر سنبھالا ف حضرت نے
خیبر کو فتح کرکے رات کو کوچ کیا صبح کے قریب حضرت پر نیند کا غلبہ ہوا حضرت سوار تھے نیند کے سبب سے جھک جھک جاتے
تھے اور ابو قتادہ انصاری تھامے لیتے تھے تیسری بار حضرت جو نکے معلوم ہوا کہ ابو قتادہ تھامتے آتے ہین تب حضرت نے
انکے حق مین یہ دعا کی ق ابوہریرۃ خلق اللّٰہ آدم وطولہ ستون ذراعا ثم قال اذہب فسلم علی اولئک من
الملائکۃ فاستمع ما یحیونک فانہا تحیتک وتحیۃ ذریتک فقال السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ فزادوہ
۱۶۷۷ ورحمۃ اللّٰہ فکل من یدخل الجنۃ علی صورۃ آدم قال فلم یزل الخلق ینقص حتی الآن بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اسکا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا پھر خدا نے کہا آدم سے
کہ جا سلام کر ان فرشتون کو اور پھر سن کہ تجکو سلام کا کیا جواب دیتے ہین سو وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہی
تو آدم نے فرشتون سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتون نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللّٰہ اور فرشتون نے آدم کے سلام کے
جواب مین ورحمۃ اللّٰہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت مین داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا حضرت نے
فرمایا سو ہمیشہ لوگون کے قد گھٹتے گئے اب تک ف حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیون کے قد بھی گھٹتے گئے
بہشت مین سب برابر ہو جاوینگے ہر چند ساٹھ ہاتھ کا قد اس وقت مین خوش نما نہین معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے قد چھوٹے
چھوٹے ہین لیکن بہشت مین خوش نما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک
کرنا اور جواب مین وعلیک السلام ورحمۃ اللّٰہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہی جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش
۱۶۷۸ کرے وہ حقیقت مین ناخلف ہی کہ اُسنے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جسنے آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہین م ابوہریرۃ
خلق اللّٰہ التربۃ یوم السبت وخلق فیہا الجبال یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء
وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیہا الدواب یوم الخمیس وخلق آدم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی آخر
الخلق فی آخر ساعۃ من النہار فیما بین العصر الی اللیل مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے
پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اسمین پہاڑون کو یکشنبے کے دن اور پیدا کیا درختون کو دوشنبے کے دن اور پیدا کیا

رنج اور مصیبت کو سہ شنبہ کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہار شنبہ کے دن اور زمین پر جانور پھیلائے پنجشنبہ کے دن اور آدم کو
پیدا کیا عصر کے بعد جمعہ کے دن پچھلی پیدائش مین دن کی پچھلی ساعت مین یا بین عصر کے رات تک ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہے کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر
حاضر ہو لیتے ہین پیچھے بادشاہ کی سواری آتی ہے اور جمعہ کی پچھلی ساعت جسمین حضرت آدمؑ پیدا ہوئے خدا کو ایسی محبوب ہے کہ
اسوقت جو دعا کرے سو مقبول ہوتی ہے چنانچہ یہ مضمون اور احادیث مین ثابت ہے م العباسؓ بن عبد المطلب ذاق 1279
طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا مسلم مین عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہو گیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیغمبری پر ف خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی یہ نشانی ہے کہ اسکی قضا اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور
مصیبت مین اسکا گلہ شکوہ نہ کرے اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہے کہ اسلام کے احکام پر مضبوط ہو جاوے
کفر کی رسومات کے گرد نہ پھٹکے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے
عداوت رکھے اور جسکو یہ باتین حاصل نہین اسکو ایمان کے مزے سے خبر نہین خ انسؓ ذهب المفطرون الیوم بالاجر 1280
مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لیگئے ف مصابیح مین انسؓ سے
روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر مین تھے سو بعضے اصحاب روزہ دار تھے اور بعضے بے روزہ تھے موسم گرمی
کا جب منزل پر پہونچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ لوگون نے خیمے قائم کیے اور اونٹون کو پانی پلایا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے خدمت کا ثواب آج صرف بے روزہ دارون کو نصیب ہوا ق ابو ہریرہؓ 1281
رأی عیسی بن مریم رجلا یسرق فقال له اسرقت فقال کلا والذی لا اله الا هو فقال عیسی آمنت
باللہ وکذبت عینی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھا
عیسی بن مریم نے ایک مرد کو چوری کرتے تو اس سے کہا کیا تو نے چوری کی سو اسنے کہا نہین صاحب مین قسم
کھاتا ہون اسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین تو عیسی نے کہا کہ مین اللہ کا ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو مین نے جھوٹا
جانا ف یعنے واقعی ایماندار چوری نہین کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن کے یہ معنی ہین ایک
وے لوگ ہین جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہین اور غل مچاتے ہین اور ایک یہ پاک لوگ ہین کہ آنکھ سے دیکھکر
بھی بدگمان نہین ہوتے جب اسنے خدا کی قسم کھا کر چوری کی انکار کی تو حضرت عیسی علیہ السلام یہ سمجھے ہونگے
کہ شاید اس مال مین اسکا کچھ حق ہوگا یا کہ بطور خوش طبعی کے اسنے لیا ہے آخر کو یہ مال مالک کو دیویگا یا بہ نیت
قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا غرض کہ حسن ظن کے واسطے بہت احتمالات ممکن ہین اور اسی طرح بدگمانی کے واسطے
بھی مسلمان کو یہی مناسب ہے کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے م ابو ہریرہؓ رغم انفه ثم رغم انفه 128
ثم رغم انفه من ادرک ابویه عند الکبر احدهما او کلیهما فلم یدخل الجنة مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک مین ملا پھر خاک مین ملا جس نے پایا ماں باپ کو ضعیفی اور بڑھاپے مین

پایا ایک کو یا دونوں کو سو بہشت مین نہ داخل ہوا ف یعنی وہ شخص بڑا بے نصیب ہی جو ضعیف ماں باپ کی خدمت کرکے
بہشت نہ حاصل کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہی اور انکو تکلیف رسانی اور بے خدمتی
دوزخ کا سبب ہی ختم اَبُوْ بَكْرَةَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ قَالَهٗ بخاری مین ابوبکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے 1683
فرمایا کہ خدا تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام پھر نہ کرنا یہ حضرت نے ابوبکرہؓ سے فرمایا ف حضرت رکوع مین تھے ابوبکرہؓ
اس خیال سے کہ رکوع کا ثواب نجا مارہے جلدی سے صف کے پیچھے نیت کرکے رکوع مین شریک ہوگئے جب حضرت کو
یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عبادت کی حرص عمدہ بات ہی خدا زیادہ کرے لیکن پھر ایسی جلدی نہ کرنا
کہ صف مین ملنا افضل ہی اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہی اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کا کہ
1684 صف کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہی لیکن نماز نہین باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی تو حضرت پھر پڑھنے کو فرماتے ۵
هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِيْٓ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَآءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَّلَمْ يَرْمُوْا
بِسَهْمٍ قَالُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَآءَهُمُ
الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَّيَرْجِعُوْنَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
تمنے سنا ہی ایسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہی اور ایک جانب سمندر ہی صحابہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ ہمنے سنا ہی یعنی قسطنطنیہ
ہی حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ لڑینگے اس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحقؑ کی اولاد سو جب اس شہر کے پاس
آوینگے تو اتر پڑینگے سو ہتھیار سے نہ لڑینگے اور نہ تیر مارینگے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اسکی ایک طرف جو دریا مین ہی گر پڑیگی
پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اسکی دوسری طرف گر پڑیگی پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو ہر طرف
سے کھل جاویگا سو اس شہر مین گھس پڑینگے تو لوٹینگے سو جب کہ لوٹ کے مالون کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چیخنے والا
آویگا اور کہیگا کہ البتہ دجال تو نکلا سو وے لوگ ہر چیز کو چھوڑ دینگے اور دجال کی طرف پلٹ کھڑے ہونگے ف اس حدیث
مین قسطنطنیہ کے فتح کی خبر ہی کہ قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بدون ہتھیار چلے
صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب مین حدیث گذری کہ ہتھیار بھی وہان چلیگا تو مطلب یہ کہ اول کچھ ہتھیار چلیگا
1685 لیکن آخر فتح کلمے کی برکت سے ہوگی ق عَلِيٌّ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ
نَارًا قَالَهٗ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو باز رکھا بیچ والی نماز سے
یعنی عصر کی نماز سے خدا انکی قبرون اور گھرون کو آگ سے بھرے یہ حضرت نے جنگ خندق کے دن فرمایا ف جنگ خندق
مین کافرون نے نہایت ہجوم کرکے بڑی دھوم کی لڑائی کی ہوئی حضرت نے فرصت نہ پائی عصر کی نماز قضا ہوگئی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ وسطی جسکی محافظت کی قرآن شریف مین بڑی تاکید ہی عصر کی نماز ہو

اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشاء کے بیچ مین پڑہی ہی خ ابو سعید صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ اَحَقُّ

۱۷۰۴ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهٖ عَلَيْهِمْ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سچا ہی عبد اللہ بن مسعود تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ تر

حقدار ہی اور محتاجون سے جن پر تو خیرات کرے ف زینب عبد اللہ بن مسعود کی بی بی نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت آج آپنے

خیرات کرنے کو فرمایا سو مین نے چاہا کہ اپنا زیور محتاجون کو خیرات کرون سو عبد اللہ بن مسعودؓ یون کہتا ہی کہ مین اور میرا بیٹا اور

محتاجون سے زیادہ تر حقدار ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جورو مالدار ہو اور خاوند محتاج

۱۷۰۵ ہو تو خاوند ہی کو خیرات دینا افضل ہی ق ابو سعید صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا ہی تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹھا ہی ف ایک شخص حضرت کے پاس آیا اُس نے کہا

کہ میرے بھائی کا پیٹ چلتا ہی حضرت نے فرمایا اُسکو شہد پلا اُسنے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پھر اُسنے اسہال کا شکوہ کیا حضرت نے

پھر شہد پلانے کو فرمایا اسیطرح تین بار فرمایا چوتھی بار اُسنے کہا کہ یا حضرت شہد سے تو اور زیادہ دست آتے ہین تب حضرت نے

یہ حدیث فرمائی اور چوتھی بار بھی شہد پلانے کو فرمایا چنانچہ چوتھی بار پیٹ بند ہو گیا یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہی یعنی خدا نے جو قرآن مین

خبر دی ہی کہ شہد مین صحت اور شفا ہی سو سچ ہی یا اُس شخص کی شفا شہد سے حضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہو گی اس شخص کا اسہال

مواد کی کثرت سے ہو گا اسواسطے حضرت نے شہد تجویز کیا تا کہ مواد کو نکال دے سو جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہو گیا اس حکمت کو

۱۷۰۶ اُسکا بھائی نجانتا تھا دست آنے سے گھبراتا تھا ق عَائِشَةُ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا

يَعْنِيْ عَجُوْزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ دَخَلَتَا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتَا لَهَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ بخاری

اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون عورتون نے سچ کہا کہ مقبرہ والون پر ایسی مار پڑتی ہی کہ اُسکو

سب جانور سنتے ہین یہود مدینے والون کی دو بڑھیان مراد ہین جو حضرت عائشہ پاس آئین سو اُنھون نے کہا کہ قبر والون کو

اُنکی قبرون مین عذاب ہوتا ہی ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ میرے پاس یہود کی دو بڑھیان آئین اُنھون نے مجکو عذاب

قبر کی خبر دی مین نے اُنکی بات نہ مانی جب وے چلی گئین تب مین نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث

۱۷۰۷ فرمائی اور حضرت ایسی کوئی نماز نہ پڑھتے تھے کہ جسمین عذاب قبر سے پناہ نہ مانگتے ہون خ ابو ہریرہ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ

يُدْخَلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب معاملہ کیا خدا نے اُن

لوگون سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیرون مین ف یعنی اکثر کافر بندی مین گرفتار ہوتے ہین پھر اسلام کی ہدایت پاکر

بہشت مین داخل ہونگے اور بعضے کہتے ہین کشش الٰہی کی زنجیر مراد ہی یعنی جسکو خدا نے اپنی طرف کھینچ لیا بہشت مین داخل ہوا

۱۷۰۸ ق البراء بن عازب عَمِلَ هٰذَا يَسِيْرًا وَيُرْوٰى قَلِيْلًا وَاُجِرَ كَثِيْرًا قَالَهُ فِيْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي النَّبِيْتِ قَالَ اَشْهَدُ

اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسنے آسان عمل کیا اور دوسری روایت یون ہی کہ اُسنے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرت نے

اس مرد کے حق مین فرمایا جو بنی نبیت کی قوم سے تھا اُسنے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سواے خدا کے کوئی لائق عبادت کے

نہین پھر آگے بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہان تک کہ مارا گیا ف بنی نبیت نصاریٰ کی ایک قوم ہی اُس قوم کا ایک آدمی

کلمۃ الاخیار ... مشارق الانوار

حضرت پاس آیا اُسنے کہا کہ مین اول کافرون سے لڑون پھر مسلمان ہون یا جو حکم ہو حضرت نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہو پھر
پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہوکر لڑنے لگا آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ حج
زکوٰۃ کچھ نہین کیا حضرت تھوڑی بہر کے جہاد سے بہشت مین داخل ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتون پر مقدم ہو
١٦٩١ بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہین خ انس غَارَتْ اُمُّكُمْ بخاری مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ رشک کیا یعنی جلن کی تمہاری مانے ف حضرت اپنی کسی بی بی کے گھر مین تھے دوسری بی بی نے ایک پیالے مین
کھانا بھیجا گھر والی بی بی نے اپنا ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اُس کھانے کو پیالے مین سمیٹ کر رکھتے جاتے تھے
اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرت نے اُسکے عوض مین دوسرا ثابت پیالہ دیا بعضی روایت مین آیا ہو کہ حضرت عائشہؓ کے
گھر مین حضرت تھے اور حضرت زینب نے حضرت کو کھانا بھیجا رشک کرنا عورتون مین پیدائشی چیز ہو خصوصاً سوتون مین
١٦٩٢ شرع مین اسپر پکڑ نہین اسیواسطے حضرت نے بھی اپر کچھ غصہ نہ کیا ق ابو هریرة غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ
لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا آخَرُ قَدْ بَنَى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا
وَلَا آخَرُ قَدِ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَيَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَوَافَى الْقَرْيَةَ حِينَ صَلوٰةِ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ
ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
قَالَ فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا فَأَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ فَأَبَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ غُلُولٌ فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ
فَبَايَعُوهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ
أَوْ ثَلٰثَةٍ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ
بِالصَّعِيدِ فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا
فَطَيَّبَهَا لَنَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبرون مین سے ایک پیغمبر نے
تو اُسنے لوگون سے کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جسنے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اُسنے
صحبت نہین کی اور نہ دوسرا شخص میرے ساتھ چلے جسنے مکان بنایا ہو اور ہنوز اُسکی چھت نہ بلند کی ہو اور نہ وہ شخص میرے
ساتھ چلے جسنے بکریان اور گابھن اونٹنیان مول لین ہون اور وہ اُنکے جننے کا امیدوار ہو پھر وہ پیغمبر جہاد کو چلا تو عصر کے
وقت یا قریب عصر کے اُس گانون مین پہونچا تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی حکم بردار ہو اور مین بھی حکم بردار ہون الٰہی سورج کو
میرے اوپر تھوڑا سا روک رکھ تو سورج ڈوبنے سے رُک گیا یہانتک کہ لڑائی فتح ہو گئی حضرت نے فرمایا لوگون نے جمع کی جو
غنیمت پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلاوے تو اُسنے نہ جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگون مین چوری ہو تو چاہیے
کہ مجھسے بیعت کرے ہر گروہ کا ایک ایک آدمی سو اُن لوگون نے بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے پیغمبر نے کہا کہ
تمھارے گروہ مین چوری ہو تو چاہیے کہ تیرا تمام گروہ مجھسے بیعت کرے سو اُس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھ دو مرد یا تین مردون کے
ہاتھ سے چمٹ گیا سو پیغمبر نے کہا تم لوگون مین چوری ہو تمنے چورایا ہو سو اُنھون نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا تو اُسکو غنیمت کے
مال مین رکھا اور وہ مال زمین پر رکھا تھا تو آگ متوجہ ہوئی اور اُسکو جلا گئی سو غنیمت ہمسے پہلے حلال نہ تھی ہمکو اسواسطے حلال ہوئی کہ

خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو غنیمت کو ہمارے واسطے پاک اور حلال کر دیا **ف** یہ جہاد حضرت یوشع بن نون نے جو
حضرت موسیٰ کے خلیفہ تھے شام کے ملک میں اریحا شہر میں لڑائی ہوئی تھی جمعہ کے دن خدا نے انکی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے
فتح ہونے تک روک رکھا تھا حضرت یوشع نے نئی شادی والے کو اور تازہ مکان بنانے والے کو اور جانوروں کے
مالکوں کو اسواسطے ساتھ نہ لیا کہ انکا دل اٹکا رہیگا تو اُنسے جہاد بخوبی نہ ہو سکیگا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال ہی لوگوں
سے خوب ہو سکتا ہے اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی تھی اور یہی نشانی تھی قبول ہونیکی
۱۶۹۳ غنیمت کا مال لینا اُنکو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا **ھ** جابر قاتل اللہ الیہود اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد
مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو انھوں نے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا **خ**
۱۶۹۴ ابن عباس قاتلھم اللہ اما واللہ قد علموا انھما لم یستقسما بھا قط بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے مشرکین کو خبردار ہو خدا کی قسم البتہ انکو معلوم تھا کہ مقرر ابراہیم اور اسمعیل نے کبھی تیروں سے
فال نہیں لی **ف** مشرکین کے پاس تین تیر تھے ایک پر لکھا تھا کہ خدا نے اجازت دی دوسرے پر لکھا تھا کہ خدا نے منع کیا
تیسرا تیر خالی تھا سو جب اُنکو کوئی کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو اُن تیروں سے فال لیتے اگر اجازت کا تیر ان کے ہاتھ
میں آتا تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا تیر نکلتا تو اُس کام سے باز رہتے اور اگر خالی تیر نکلتا تو چند روز ٹھہر جاتے پھر اسیطرح فال
دیکھتے جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل کی دو تصویریں ہیں اور انکے ہاتھ میں بھی فال کے
تیر ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی باوجود کہ مشرکین کو خوب معلوم ہے کہ دونوں بزرگ یہ کام ہرگز نہ کرتے تھے لیکن پھر بھی یہ
لوگ اپنے کفر اور افترا سے نہ باز آئے اسیطرح اس امت کے جاہل لوگ علی مرتضیٰ کی تصویر مع دو ذوالفقار بدون ڈاڑھی کی بناتے ہیں اور امام
کی سانچیں اور غوث الاعظم کی مہندی نکالتے ہیں حالانکہ انکو خوب معلوم ہے کہ یہ صریح افترا ہے وہ بزرگ ایسی خرافاتوں سے پاک
۱۶۹۵ تھے **ق** ابو ہریرة قال رجل لاتصدقن اللیلة بصدقة فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید زانیة فاصبحوا یتحدثون
تصدق اللیلة علی زانیة فقال اللھم لک الحمد علی زانیة لاتصدقن بصدقة فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید غنی
فاصبحوا یتحدثون تصدق علی غنی فقال اللھم لک الحمد علی غنی لاتصدقن بصدقة فخرج بصدقتہ فوضعھا
فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق علی سارق فقال اللھم لک الحمد علی زانیة وعلی غنی وعلی سارق فاتی
فقیل لہ اما صدقتک فقد قبلت اما الزانیة فلعلھا تستعف بھا عن زناھا ولعل الغنی یعتبر فینفق
مما اعطاہ اللہ ولعل السارق یستعف بھا عن سرقتہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ایک مرد نے کہا کہ میں مقرر آج کی رات خیرات دونگا سو اپنی خیرات لیکر نکلا تو اُسکو حرام کار عورت کے ہاتھ میں دے آیا تو صبح کو لوگ
گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کار عورت کو خیرات ملی سو اُس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہے حرام کار کی خیرات پر مقرر اب اور خیرات
کرونگا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو اُسکو مالدار کے ہاتھ میں رکھ آیا تو صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اُس مرد نے
کہا الٰہی تیرا شکر ہے مالدار کی خیرات پر مقرر اب اور صدقہ دونگا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا تو اُسکو چور کے ہاتھ میں دے آیا تو صبح کو لوگ
ذکر کرنے لگے چور کو صدقہ ملا تو اُس مرد نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہے حرام کار اور مالدار اور چور کی خیرات پر تو اُس سے خواب میں

تحفة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول ہوگئی حرام کار کی خیرات تو اسواسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر اپنی حرام کاری سے
باز رہے اور شاید کہ مالدار سوچے اور شرماوے سو وہ بھی خیرات کرے اس مال سے جو خدا نے دیا ہے اور شاید کہ چور اسکے
سبب سے چوری سے باز رہے **ف** معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقہ کا ثواب کسیطرح ضائع نہیں ہوتا اگرچہ ناواقفی سے بے موقع خرچ ہو
نیت خالص چاہیے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ ۱۶۹۶
فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا
مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَ
أَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبھی کوئی نیک کام
نہ کیا تھا اپنے لوگون سے کہا کہ جب وہ شخص مرجاوے تو اسکو جلا ڈالیو پھر اسکی آدھی راکھ خشکی مین بکھیر دو اور آدھی دریا مین
سو قسم خدا کی اگر خدا نے اسکو تنگ کیا اور عذاب مقدر کیا تو البتہ اسپر ایسی مار ماریگا کہ تمام عالم مین کسی پر ویسا عذاب ہوگا
پھر جب وہ مرد مرگیا تو اسکے لوگون نے وہی کیا جو اسنے اُنسے کہا تھا سو خدا نے خشک جنگل سے حکم کیا تو جتنی اسمین خاک
تھی اُسنے جمع کردی اور دریا سے حکم کیا اُسنے بھی جمع کردی پھر خدا نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیون کیا تھا اُسنے
کہا اے رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ تر دانا ہے سو خدا نے اسکو بخش دیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنے
قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ ۱۶۹۷
مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَأَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ
مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ أَرْجٰى لِحَاجَتِهِ وَيُرْوٰى تِسْعِيْنَ وَيُرْوٰى
سَبْعِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد نے کہا کہ آج کی رات سو عورتون مین
پھرونگا یعنی اُنسے صحبت کرونگا کہ اُنمین سے ہر ایک عورت لڑکا جنے گی جو راہ خدا مین جہاد کریگا تو فرشتے نے اُس سے کہا کہ یہ
کہ اگر اللہ چاہیگا سو انشاء اللہ نہ کہا اور کہنا بھول گیا پھر اُن سو عورتون پر گھوما سو اُنمین سے کوئی نہ جنی مگر ایک عورت آدھا
آدمی جنی اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اُسکی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امیدوار تر ہوتا اور ایک روایت مین سو
عورت کے بدلے نوے عورت کا ذکر ہے اور دوسری روایت مین ستر **ف** جب لوگون نے جہاد مین سستی کی تب حضرت سلیمان
نے کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد مین غیرون کی حاجت نرہے مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے مراد پوری ہوئی معلوم ہوا کہ
جب کسی کام کا ارادہ کرے تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے اسواسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہین ہوسکتا پیغمبر ہو
یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ **ق** اَبُوْبَرْزَةَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ يَعْنِيْ جُلَيْبِيبًا بخاری اور ۱۶۹۸
مسلم مین ابوبرزہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلیبیب نے قتل کیا سات کافرون کو پھر کافرون نے اسکو قتل کیا یہ میرا ہے مین
اسکا یہ میرا ہے مین اسکا **ف** جلیبیب ایک صحابی کا نام تھا حضرت نے کسی لڑائی مین دیکھا کہ کافرون کی ساتھ لاشون کے پاس
انکی لاش پڑی ہے تب حضرت نے انکی فضیلت مین یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے کمال مہربانی سے اُنکے سر کو اپنی گود مین رکھا
بعد اسکے قبر مین دفن کیا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ ۱۶۹۹

اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا ایک چیونٹی نے
کسی پیغمبر کو کاٹا تو اُسنے حکم کیا سو چیونٹیون کا مکان جلادیا گیا تو خدا نے اُس پیغمبر سے فرمایا کہ تجکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کے
ایک گروہ کو جلادیا جو تسبیح کرتا تھا **ف** حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی تو گنہگارون کی بستیون کو ہلاک
کرتا ہو حالانکہ اُنمین نیک لوگ بھی ہوتے ہین خدا نے حضرت موسیٰ کی تفہیم چاہی تو حضرت موسیٰ کو گرمی بہت معلوم ہوئی ایک
درخت کے سایہ مین جاکر لیٹے وہان ایک چیونٹی نے اُنکو کاٹا حضرت موسیٰ نے چیونٹیون کا مکان جلوادیا تب خدا نے فرمایا
١٨٠٠ کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور مین سب چیونٹیون کو جو یاد خدا کرتی تھین کیون جلوادیا **خ** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ كَانَ اللّٰهُ وَ
لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بخاری مین عمران
بن حصین سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اُسکے سوا کوئی چیز نہ تھی اور اُسکا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا
لوح محفوظ مین ہر چیز کو بعد اُسکے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا **ف** عمران بن حصینؓ سے روایت ہو کہ مین حضرت کے پاس
تھا اتنے مین یمن کے لوگ آئے سو اُنھون نے کہا کہ یا حضرت ہم دین کو پوچھنے آئے ہین اور ہم یہ بات پوچھتے ہین کہ اس عالم
سے پہلے کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اتنے مین کسی نے مجھسے کہا کہ تیرا اونٹ چھوٹ گیا مین اونٹ کے پیچھے گیا وہ مجلس
ہوگئی اگر مین وہین رہتا تو اس سے زیادہ تر حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوائے ذات
پاک کے کوئی چیز نہ تھی نہ عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین بعد اُسکے خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ مین جو جو کہ
اس عالم مین کرنا منظور تھا سو لکھا اُسکے بعد آسمان اور زمین کو بنایا اُس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہین
کہ آسمان اور زمین قدیم ہین سو غلط بات ہو آدمی کی عقل ناقص اسکو نہین سمجھ سکتی نبی معصوم کے فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہیے
١٨٠١ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ
بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَا اِلٰى دَاوُدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ
فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ رَحِمَكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دو عورتین تھین اُنکے ساتھ اُنکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک
عورت کے بیٹے کو لیگیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے
کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا سو وے دونون داؤدؑ کے پاس تصفیہ فیصل کروانے کو آئین سو اُنھون نے وہ لڑکا بڑی عورت
کو دلوایا سو وے دونون نکلین سلیمان بن داؤد پاس آئین اور اُنسے یہ حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ چھری مجکو دو تاکہ مین اس لڑکے کو
آدھا آدھا کاٹ کر ان دونون عورتون کو دون تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تجپر رحم کرے یہ نکرو لڑکا اُس بڑی عورت
کا ہو یعنی اب مین دعوی نہین کرتی دوسری کو دیجیے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا **ف** حضرت سلیمان نے چھوٹی
عورت کو اسواسطے دلایا کہ اُسکو درد آیا اُسنے لڑکے کا کاٹنا گوارا نہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اُسی کا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا
ہوتا تو وہ اُسکے کاٹنے پر راضی نہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہون تو حاکم کو لازم ہو کہ قرائن اور قیاس پر
١٨٠٢ عمل کرے **هد** اَبُوْسَعِيْدٍ كَانَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَصِيْرَةٌ تَمْشِيْ مَعَ امْرَاَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ

تحفة الاخیار ترجمه مشارق الانوار

من خشب وخاتما من ذهب مطبقا ثم حشته مسكا وهو اطيب الطيب فمرت بين المرأتين فلم يعرفوها
فقالت بيدها هكذا ونفض شعبة يده ٥ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم مین
ایک ٹھگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتون کے ساتھ سو اُسنے لکڑی کی دو کھڑاؤن بناکر پہنی اور سونے کی خول دار انگوٹھی
بنائی پھر اُسکو مشک سے بھرا اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہی سو چلی دو عورتون کے درمیان تو لوگون نے اُسکو نہ پہچانا سو اُسنے
اپنے ہاتھ سے یون اشارہ کیا اس حدیث کے ایک راوی نے جسکا شعبہ نام ہی اُسنے اپنا ہاتھ جھاڑا یعنی اُس عورت کے اشارہ
کرنے کی مثال دی ف عورت نے کھڑاؤن اسواسطے پہنی تاکہ لمبی معلوم ہو اور مشک کو اسواسطے لوگون کی طرف جھاڑا تاکہ خوشبو سے
١٤٠٣ لوگ اُسکی طرف متوجہ ہون اس حدیث مین اشارہ ہی کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہر کی بناوٹ کچھ حقیقت نہین خ ابو هريرة كانت
بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وانه لا نبي بعدي وسيكون خلفاء فيكثرون
قالوا فما تأمرنا قال فوا ببيعة الاول فالاول اعطوهم حقهم فان الله سائلهم عما استرعاهم بخاری مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ اُن مین حکومت اور ریاست کرتے تھے پیغمبر جبکہ ایک پیغمبر وفات پاتا تھا
دوسرا پیغمبر اُسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے تو بہت ہونگے اصحاب نے کہا
سو ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے اُنکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اُنسے پوچھنے والا
ہی اُنکی رعیت کے حال سے ف یعنی انتظام اور اصلاح عالم بدون حاکم کے نہین ہوسکتی اگلی امتون مین تو پیغمبرون سے انتظام
ہوتا تھا اس امت مین خلیفون سے ہوگا اسواسطے اُنکی اطاعت سب مسلمانون پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھ رعیت کے حق مین قصور کریگا
١٤٠٤ تو اُس سے خدا سمجھ لیگا ق ابو هريرة كانت بنو اسرائيل يغتسلون عراة ينظر بعضهم الى سوأة بعض وكان موسى
يغتسل وحده فقالوا والله ما يمنع موسى ان يغتسل معنا الا انه ادر قال فذهب مرة يغتسل فوضع ثوبه على
حجر ففر الحجر بثوبه قال فجمح موسى عليه السلام باثره يقول ثوبي حجر ثوبي حجر حتى نظرت بنو اسرائيل الى سوأة
موسى فقالوا والله ما بموسى من باس فقام الحجر حتى نظر اليه قال فاخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتا تھا اور موسی
تنہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسی ہمارے ساتھ اسواسطے نہین نہاتا ہی کہ اُسکو باد خایہ کی بیماری ہی حضرت نے فرمایا
تو موسی ایکبار نہانے کو گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو لے بھاگا پتھر اُنکے کپڑے کو تو موسی علیہ السلام اُسکے پیچھے دوڑے کہتے
ہوئے کہ میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر یہانتک کہ بنی اسرائیل نے موسی کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ موسی کو
تو کوئی عیب اور بیماری نہین پھر پتھر کھڑا ہوگیا یہانتک کہ موسی کی طرف خوب نظر کر چکے حضرت نے فرمایا پھر موسی نے اپنا کپڑا لیا پھر
پتھر کو مارنے لگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت باندھتا ہی خدا اُسکو شرمندہ کرتا ہی اور معلوم ہوا کہ ننگے نہانا
١٤٠٥ خلوت مین درست ہی ق ابو هريرة كان جريج رجلا عابدا فاتخذ صومعة وكان فيها فاتته امه وهو يصلي فقالت
يا جريج فقال يا رب امي وصلوتي فاقبل على صلوته فانصرفت فلما كان من الغد اتته فقالت يا جريج فقال
يا رب امي وصلوتي فاقبل على صلوته فقالت اللهم لا تمته حتى ينظر الى وجوه المومسات فتذاكر

بنو اسرائيل جريجا وعبادته وكانت امرأة بغي يتمثل بحسنها فقالت ان شئتم لافتننه لكم قال فتعرضت
له فلم يلتفت اليها فاتت راعيا كان يأوي الى صومعته فامكنته من نفسها فوقع عليها فحملت فلما ولدت
قالت هو من جريج فاتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته وجعلوا يضربونه فقال ما شأنكم فقالوا زنيت
بهذه البغي فولدت منك فقال اين الصبي فجاؤا به فقال دعوني حتى اصلي فصلى فلما انصرف اتى
بالصبي فطعن في بطنه وقال يا غلام من ابوك قال فلان الراعي قال فاقبلوا على جريج يقبلونه
ويتمسحون به وقالوا نبني لك صومعتك من ذهب قال لا اعيدوها من طين كما كانت ففعلوا وبينا
صبي يرضع من امه فمر رجل راكب على دابة فارهة وشارة حسنة فقالت امه اللهم اجعل ابني مثل
هذا فترك الثدي واقبل اليه فنظر اليه فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم اقبل على ثديه فجعل يرضع قال
فكاني انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه باصبعه السبابة في فمه فجعل يمصها
قال ومروا بجارية وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهي تقول حسبي الله ونعم الوكيل فقالت امه
اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك الرضاع ونظر اليها فقال اللهم اجعلني مثلها فهناك تراجعا الحديث
فقالت امه حلقى مر رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني مثله ومروا
بهذه الامة وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها فقلت اللهم
اجعلني قال ان ذلك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله وان هذه يقولون لها زنيت
ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني مثلها بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جریج ایک عابد مرد تھا سو اُسنے ایک عبادت خانہ بنایا اُسمین رہتا تھا سو اُسکے پاس اُسکی ماں آئی اور وہ نماز پڑھ رہا
تھا سو اُسکی ماں نے پکارا کہ ای جریج تو اُسنے کہا کہ ای رب میری ماں پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا
تو اُسکی ماں پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اُسکی ماں پاس اُسکے آئی اور وہ نماز مین سو اُسنے پکارا کہ ای جریج تب اُسنے کہا ای رب
میری ما پکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ نماز ہی مین متوجہ رہا تو اُسکی ماں پلٹ آئی جب تیسرا دن ہو تو اُسکے پاس پھر آئی
سو اُسنے پکارا کہ ای جریج تو اُسنے کہا کہ ای رب میری ماں پکارتی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اُسکی
ماں نے یون کہا کہ الٰہی اُسکو مت ماریو جب تک کہ یہ بدکار عورتون کا مُنھ نہ دیکھ لیوے سو بنی اسرائیل جریج کے اور اُسکی
عبادت کے آپسمین ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اُسنے بنی اسرائیل سے
کہا کہ اگر تم چاہو تو مین جریج کو بلا مین تمھاری خاطر سے گرفتار کردون سو وہ عورت اُسکے سامنے آئی تو جریج نے اُسکی
طرف کچھ التفات نہ کیا تو وہ چرانے والے پاس آئی اور وہ اُسکے عبادت خانے پاس ٹھہرتا تھا سو اُس عورت نے اُسکو
اپنی ذات پر قادر کیا سو اُسنے اُس سے صحبت کی تو اُسکے پیٹ رہ گیا سو جب جنی تو اُس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جریج
کا ہی تو لوگ اُسکے پاس آئے اور اُسکو اُسکے عبادتخانے سے اُتارا اور اُسکا عبادتخانہ ڈھادیا اور اُسکو مارنے لگے سو
جریج نے کہا کہ کیا حال ہی تمھارا یعنی کیون مجھے مارتے ہو سو اُنھون نے کہا کہ تو نے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے

لڑکے سے لڑکا جنتا ہی تو اُسنے کہا وہ لڑکا کہان ہی سو اُسکو رستے سے آئے تو جریج نے کہا مجھے چھوڑ دو تاکہ مین نماز پڑھ لون پھر جب وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نے اُسکے پیٹ مین ٹھوکا دیا اور کہا ای لڑکے تیرا کون باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانے والا میرا باپ ہی حضرت نے فرمایا پھر تو لوگ جریج پر جھکے تو اُسکو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادتخانہ سونے سے بنا دینگے جریج نے کہا کہ نہین اُسی طرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے تھا سو اُنھون نے بنا دیا اور کسی زمانے مین ایک لڑکا اپنی مان کا دودھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر ستھری پوشاک والا سو اُسکی مان نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجیو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑ دی اور اُس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اُسکو دیکھا تو یون کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا نہ کیجیو پھر اپنی مان کی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابو ہریرۃؓ نے کہا کہ گویا مین حضرت کو دیکھ رہا ہون اور حضرت اس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمے کی انگلی اپنے منھ مین ڈال کے چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا تو نے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجھکو اللہ کفایت کرتا ہی اور وہی اچھا وکیل ہی تو اُس لڑکے کی مان نے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر کیجیو سو اُس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اُس لونڈی کی طرف دیکھا تو کہا الٰہی مجھکو ایسا ہی کیجیو تو اسی جگہ مان اور بیٹے مین گفتگو ہوئی تو اُسکی سنگدل مان نے کہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد نکلا سو مین نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کر دے سو تو نے کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا نکیجیو اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور وے اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا چوری کی تو مین نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نکیجیو سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ مقرر وہ مرد ظالم تھا سو مین نے کہا کہ الٰہی مجکو ویسا نہ کرنا اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہین کہ تو نے حرام کیا اور حالانکہ اُسنے حرام نہین کیا اور کہتے ہین کہ تو نے چوری کی اور حالانکہ اُس نے چوری نہین کی تو اسواسطے مین نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا ف ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سواے تین لڑکون کے کوئی لڑکا گود مین

1506 نہین بولا یا عیسیٰ بن مریم پھر یہ حدیث فرمائی اور دو لڑکون کا ذکر فرمایا تو تینون لڑکون کا بولنا ثابت ہوا ق سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَهُ مُنْصَرَفَهُ مِنْ ذِيْ قَرَدٍ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے آج کے دن مین بہتر سوار آج ابو قتادہ ہی اور ہمارے پیادون مین بہتر پیادہ سلمہ ہی یہ حضرت نے ذی قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا ف ذی قرد ایک چشمہ ہی یا گانون کا نام ہی ابو قتادہ اور سلمہ انصاری صحابی ہین حضرت نے انکی سپہگری اور اُستادی کی تعریف فرمائی

1507 ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد تھا کہ لوگون کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یون کہا کرتا تھا کہ جب تو مفلس کے پاس جاوے تو اُس سے درگذر کرنا یعنی سختی سے تقاضا نہ کرنا شاید کہ خدا ہم سے بھی درگذر کرے حضرت نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے ملا تو خدا نے اُس سے درگذر کی ف یعنی بعد موت کے اُسپر عذاب نہ کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہین کرتا خدا اُسکو نہین تنگ کرتا م اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زکریا بڑھئی کا کام کرتے تھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب اور پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہین بلکہ پیشہ وری مرسلون کی

1709 مین بہتر ہوتا کہ اپنے اہل وعیال کی خبرگیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے **ق** عَائِشَةَ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ
عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُوْنُ فِيْ بَلَدَةٍ يَكُوْنُ فِيْهِ وَيَمْكُثُ فِيْهِ لَا يَخْرُجُ
مِنَ الْبَلَدَةِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصِيْبُهُ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ **قَالَهُ** لِعَائِشَةَ
حِيْنَ سَاَلَتْهُ عَنِ الطَّاعُوْنِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا خدا
بھیجتا تھا جسپر کہ چاہتا تھا اپنے بندون سے سو خدا اسنے اس وبا کو ایمان دارون کے واسطے رحمت کردیا جو بندہ کہ
کسی شہر مین ہو اور اسمین وبا پڑی ہو اور وہ وہین ٹھہرا رہے نہ نکلے شہر سے صبر کرے ثواب کی امید رکھے جانتا ہو کہ
وبا کا صدمہ بدون تقدیر آلہی کے اسکو نہ پہونچیگا تو اسکو شہید کے برابر ثواب ملیگا حضرت نے یہ حدیث حضرت عائشہؓ
سے فرمائی جب کہ انھون نے حضرت سے وبا کا حال پوچھا **ف** یعنی اگلی امت پر وبا عذاب تھی اور اس امت پر
رحمت ہے جو کوئی وبا مین صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وبا کے صدمہ سے مر جاوے تو وہ شخص
شہیدون مین لکھا جاویگا جس شہر مین وبا پڑے وہان کے لوگون کو وہان سے نکلنا درست نہین اور غیر شہر والون کو اس
1710 شہر مین آنا نہ چاہیے **ق** جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ
فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین
جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا اسکے ایک زخم تھا سو وہ بے صبر ہوگیا
تو اسنے چھری کو لیا اور اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہان تک کہ مرگیا حق تعالی نے فرمایا کہ میرے بندے نے
1711 اپنی جان دینے مین مجھپر جلدی کی سو مین نے اسپر بہشت حرام کی **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً
وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا
فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ
اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ
بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ
الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ
تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ
فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى
اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَاِلٰى هٰذِهٖ
اَنْ تَقَرَّبِيْ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا کہ اسنے ننانوے جان کو قتل کیا تھا تو اسنے لوگون سے پوچھا کہ روئے زمین
پر سب سے بڑا عالم کون ہے سو اسکو درویش بتلایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہے تو اسکے پاس گیا سو اسنے
کہا کہ اس شخص نے ننانوے جان کو قتل کیا ہے کیا اسکی توبہ قبول ہوگی تو اس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین تو

مجتمعا ... حضرت ... کا ... اوپر ... اوائل

تعجب ... بہت ... کیا ... نہ ... ناحق کردہ

اُسنے اُس درویش کو قتل کیا سو اُسنے اُسکو قتل کرکے سو کو پورا کیا پھر اُس شخص نے لوگون سے پوچھا کہ جہان مین بڑا عالم کون ہی تو اُسکو ایک عالم مرد بتایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہی سو اُسنے کہا کہ اُس شخص نے سو جان کو مارا ہی سو کیا اُسکی توبہ مقبول ہو سکتی ہی تو اُس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکتا ہی یعنی توبہ کا کوئی مانع نہین تو فلانی فلانی زمین کی طرف جا مقرر وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت کرتے ہین سو تو بھی خدا کی عبادت کر اُنکے ساتھ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے کہ وہ بُری زمین ہی سو وہ شخص اُس طرف کو چلا یہانتک کہ جب آدھی راہ چلگیا تو اُسکو موت نے لیا تو جھگڑنے لگے آپس مین رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے آیا ہی اپنے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ اُسنے کبھی ایک نیک کام بھی نہین کیا تو اُنکے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے اُسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اُسنے کہا کہ دونون زمینون کی مسافت کو ناپو سو یہ شخص جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہو سو اسی کے لائق ہی تو فرشتون نے ناپا تو اُسکو اُسی زمین کی طرف نزدیک تر پایا جدھر کا اُسنے ارادہ کیا تھا تو اُسکو رحمت کے فرشتون نے لیا اور دوسری روایت یون ہی کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہوجا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہوجا اور بخاری نے روایت کی ہی کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے بل توبہ کی زمین کی طرف جھکا یعنی مرنے کے وقت دونون زمین کے بیچ مین برابر تھا چھاتی سے ہلکر اُدھر قریب ہوگیا ف اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہی دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اُس سے ہجرت کرنا مستحب ہی تاکہ بدیارون کی صحبت پھر اُسکو بلا مین نڈالے تیسرے یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین اگر اُنکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے بحث کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہی پانچوین یہ کہ رحمت الٰہی کی کچھ حد نہین ادھر بندے نے خالص دل سے توبہ کی اُدھر دریاے رحمت اور مغفرت جوش مین آیا ھو صُهَيْبٌ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَى ذٰلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ فَأَخَذَ حَجَرًا وَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيْ بُنَيَّ أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرٰى وَإِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَإِنِ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ سَائِرَ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ مَا هٰهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِي قَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَإِنْ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ

فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ
الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ قَالَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى
دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰى فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ
فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰى فَدَفَعَهُ إِلٰى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ
اذْهَبُوا بِهِ إِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ
فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى
الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهُ إِلٰى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ
فِي قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ
فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ
فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتّٰى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي
عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِنْ
فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ
السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي
صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ
الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ بِأَفْوَاهِ
السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ النِّيرَانَ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَقْحِمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰى
جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمَّهْ اصْبِرِي فَإِنَّكِ
عَلَى الْحَقِّ مسلم میں صہیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اسکا ایک جادوگر تھا سو
جب وہ بڈھا ہو گیا اسنے بادشاہ سے کہا میں بڈھا ہو گیا ہوں سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اسکو میں جادو سکھلاؤں
تو بادشاہ نے اسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اس لڑکے کی آمد و رفت کی راہ میں حضرت عیسیٰ کے
دین کا ایک درویش تھا تو وہ لڑکا اسکے پاس بیٹھا اور اسکا کلام سنتا سو اسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا
تو درویش کی طرف ہو کر نکلتا اور اسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کے
مارنے کا درویش سے گلہ کیا تو درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کھاوے تو کہا کر کہ یہ میرے گھر والوں نے
مجکو روکا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے مجکو روکا سو اسی حال میں وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ
وہ ایک بڑے قد اور جانور پر گذرا کہ اسنے لوگوں کو آمد و رفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج میں دریافت کرتا ہوں
کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اسنے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہو
جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کر تا کہ لوگ چلیں پھریں پھر اسکو مارا سو اسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے

پھر وہ لڑکا درویش پاس آیا اور اسکو یہ حال بتلایا تو درویش نے اُس سے کہا اے بیٹا تو مجھسے افضل ہی مقرر تیرا مرتبہ یہانتک پہونچا کہ مجکو نظر پڑا اور مقرر عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجکو نہ بتلائیو اور اُس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگون کی علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندھا ہو گیا تھا تو اُسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ جو مال کہ میرے یہان ہی وہ سب تیرے واسطے ہی اگر تو مجکو چنگا کر دیوے لڑکے نے کہا کہ مین کسی کو چنگا نہین کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہی سو اگر تو خدا کا ایمان لاوے تو مین خدا سے دعا کرون تو وہ تجکو چنگا کر دیویگا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اُسکو چنگا کر دیا پھر وہ مصاحب بادشاہ پاس گیا اور اُسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اُس سے بادشاہ نے کہا کسنے تیری آنکھ روشن کردی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ نے کہا میرے سوائے بھی کوئی تیرا مالک ہی مصاحب نے کہا میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہی سو بادشاہ نے اُسکو پکڑا سو ہمیشہ اُسکو مارا کرتا تھا یہانتک کہ اُسنے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اُس سے کہا اے بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ پہونچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہی اور ویسا کرتا ہی حضرت نے فرمایا سو اُس لڑکے نے کہا کہ مین کسی کو چنگا نہین کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہی سو بادشاہ نے اُس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اُسکو مارا کرتا تھا یہانتک کہ اُسنے درویش کو بتلا دیا سو وہ درویش پکڑا آیا اور اُس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا اپنے دین سے سو اُسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی چاندر پر رکھا اور اُسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر بادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اُس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا سو اُسنے نمانا سو اُسکی چاندر پر آرہ رکھا اور اُسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اُس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اُسنے نمانا سو بادشاہ نے اُسکو اپنے چند مصاحبون کو دیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اُسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے تو بہتر ہی اور نہین تو اُسکو ڈھکیل دو سو وے اُسکو لیگئے اور پہاڑ پر اُسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو اِن کے شر سے بچا جسطرح سے کہ تو چاہے سو پہاڑ نے اُنکو خوب ہلایا اور وے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اُس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے ساتھیون کا اُسنے کہا خدا نے مجکو اُنکے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اُسکو اپنے اور چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا اُسکو لیجاؤ اور اُسکو ناؤ پر چڑھاؤ اور اُسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہی اور نہین تو اسکو دریا مین ڈال دو تو وے لوگ اُسکو لیگئے سو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو اُنکے شر سے بچا جسطرح سے کہ تو چاہے سو اُنکو لیکر ناؤ اوندھی ہو گئی تو وے لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اُس سے کہا کہ تیرے ساتھیون کا کیا حال ہوا اُسنے کہا خدا نے مجکو اُنکے شر سے بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجکو نہ مار سکیگا یہانتک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجکو بتلاؤن بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہی اُسنے کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کر اور ایک کھنبے پر مجکو سولی دے پھر میری ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مارتا ہون پھر مجکو تیر مار سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجکو قتل کر سکیگا سو بادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک کھنبے پر سولی دیا پھر اُسنے اُسکی ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اِس لڑکے کا مالک ہی مین مارتا ہون پھر اُسکو تیر مارا سو اُسکی کنپٹی پر تیر لگا سو لڑکے نے اپنا

ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگون نے کہا کہ ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم لڑکے کے رب کا ایمان لائے
ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے پھر خواب مین بادشاہ سے کسی نے کہا کہ تو نے دیکھا جسکا تجکو ڈر تھا خدا کی قسم مقرر تجھپر تیرا ضرر
اور تیرا ڈر گر پڑا البتہ لوگ تو ایمان لا چکے سو بادشاہ نے خندق کھودنے کا راہون کے ناکون پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی
اور اُسنے اُنکے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے سو اُسکو خندق مین ڈھکیل دو یا کہ یون کہا جاوے
کہ اسمین گر پڑ سو لوگون نے ویسا ہی کیا یہانتک کہ ایک عورت آئی اور اُسکے ساتھ اُسکا ایک لڑکا تھا سو وہ عورت بدن پیچھے ہٹی تا کہ
خندق مین نہ گرے تو لڑکے نے اُس سے کہا ای مان تو صبر کر اسواسطے کہ تو حق دین پر ہی **ف** اس حدیث مین اہل حق اور اہل
باطل اور صبر کی فضیلت اور ہدایت الٰہی کا بیان ہی چنانچہ اس قصے کو حق تعالیٰ نے سورۂ والسماء ذات البروج مین مجمل بیان
۱۶۱۳ فرمایا ہی حضرت نے اُسکو مفصل بیان کیا ہے مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ
فَذَاكَ مسلم مین معاویہ بن حکم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تھے کہ لکیرین بناتے تھے سو جسکی
لکیر اُنکی لکیر سے موافق پڑی سو وہی ٹھیک ہی **ف** معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی
حالت مین علم غیب بتانے والون پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اب اُنکے پاس مت جایا کرو پھر مین نے کہا کہ بعضے
لوگ لکیرین کھینچ کے کچھ حال بتلاتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ کفار عرب کا
دستور تھا کہ جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیرین بیشمار کھینچتے پھر دو دو لکیرین ملا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو
لکیرین رہ جاتین تو اُس کام کو نیک جانتے اور اگر ایک لکیر رہتی تو اُسکو بد جانتے علماے حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث سے
ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہین اسواسطے کہ خط کشی اُس پیغمبر کا معجزہ تھا تو اُسکے موافق اور لوگون سے ہونا محال ہی بعضے
نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہین سو غلط بات ہی اسواسطے کہ اُس پیغمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہین ہو سکتی
تا کہ اس خط اور اُس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہی کہ آئندہ کی بات
بالیقین کوئی نہین جان سکتا اور اُسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم
۱۶۱۴ شرع مین ہرگز درست نہین ہے عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ
بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے
مخلوقات کی تقدیرین اور اندازے لکھے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی
پر تھا **ف** جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اُسکو اول لوح محفوظ مین لکھا پھر اُسکے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا کہ پانی کا وجود
۱۶۱۵ آسمان زمین سے مقدم ہی ہے جَابِرٌ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ **قَالَهُ** لِعَبْدٍ لِحَاطِبِ بْنِ
أَبِي بَلْتَعَةَ جَاءَهُ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
تو جھوٹھا ہی حاطب دوزخ مین نجاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ مین حاضر تھا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے
غلام سے فرمایا وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ مین جاویگا
ف اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ مین موجود تھے اُنپر دوزخ حرام ہی

وسے مقرر بہشتی ہین جنگ بدر مین تین سو تیرہ اصحاب تھے اور جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو تھے خ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
١٦١٦ كَذَبَ سَعْدٌ وَلَكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيْهِ الْكَعْبَةُ يَعْنِيْ سَعْدَ بْنَ
عُبَادَةَ لَمَّا قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ اَلْيَوْمَ الْمَلْحَمَةِ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَاَخْبَرَ اَبُوْ سُفْيَانَ
بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَّهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے
لیکن یہ دن تو وہ ہو جس مین خدا کعبے کی تعظیم کروا دیگا اور اس دن مین کعبے پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنی سعد بن
عبادہ نے ابوسفیان سے کہا کہ آج قتل کا دن ہو آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا سو ابوسفیان نے یہ خبر حضرت سے کی
یہ حدیث مرسل ہو یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت مین نہین ذکر کیا اور اس حدیث کی سند حضرت عائشہؓ سے ہو وے
حضرت سے روایت کرتی ہین ف بخاری مین پورا قصہ یون ہو کہ جب حضرت نے فتح مکے کے واسطے مدینے سے
کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پہونچی تو ابوسفیان اور حکیم اور بُدیل حضرت کی خبر دریافت کرنے کو نکلے حضرت کے جاسوس انکو
پکڑ لیگئے ابوسفیان مسلمان ہوا جب حضرت نے کوچ کیا تو عباس سے فرمایا کہ تم ابوسفیان کو ایک جگہ لیکر کھڑے ہو تاکہ وہ
مسلمانون کی فوج کو دیکھے تو عباس اسکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرت کا لشکر نکلنے لگا ابوسفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا
جاتا تھا عباس بتلاتے جاتے تھے ابوسفیان کہتا تھا مجکو ان لوگون سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا آیا ابوسفیان نے پوچھا
یہ کون لوگ ہین عباس نے کہا یہ انصاری لوگ ہین انکے سردار اور علمدار سعد بن عبادہ تھے سعد نے ابوسفیان سے کہا کہ آج
خوب خونریزی کا دن ہو آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا پھر حضرت کا جھنڈا آیا اور حضرت کا علم دبیر کے پاس تھا ابوسفیان نے
حضرت سے کہا کہ آپ نے سعد کا قول نہین سنا حضرت نے فرمایا کیا اسنے کہا ابوسفیان نے وہ قول بیان کیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور تو مسلم لوگون کو دلاسا دیا ق سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ اِنَّ لَهٗ لَاَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهٗ
١٦١٧ لَجَاهِدٌ مُّجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَّشٰى بِهَا مِثْلَهٗ يَعْنِيْ عَامِرَ بْنَ الْاَكْوَعِ اَخَا سَلَمَةَ وَقَدْ اَصَابَ رُكْبَتَهٗ ذُبَابُ سَيْفِهٖ فَمَاتَ مِنْهُ
بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا جسنے وہ قول کہا مقرر اسکے واسطے تو دو ثواب ہین
اور حضرت نے اپنی دو انگلیون کو ملایا مقرر وہ غازی تھا اور محنت کش عرب کا آدمی کمتر اسکے برابر لڑائی مین چلا پھر حضرت نے
یہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی کے حق مین فرمائی اور انکی تلوار کا پھیلا انکے زانو پر لگ گیا تھا سو وے اسی صدمے سے
مر گئے ف جنگ خیبر مین عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری سو اس تلوار کا پھیلا انھین کے زانو پر پڑا اسی صدمے سے وے
مر گئے بعضے لوگون نے کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھ سے مرے انکو جہاد کا ثواب نہ ملیگا جب حضرت نے یہ کلام سنا تب
یہ حدیث فرمائی عامر کو دو ثواب فرمائے یعنی ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا
٨ کہ اگر بےقصد اپنے ہاتھ سے اپنے بدن پر زخم لگ جاوے اور اس سے آدمی مرجاوے تو اسکی موت حرام نہین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَ رِوَايَةُ الْقُضَاعِيِّ اِثْمًا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد
کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہو کہ جسنے اسکو ذکر کرے اور قضاعی کی روایت مین یون ہو کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہو کہ جو سنے

اُسکو بیان کرے ف یعنی اکثر اخبار اور حکایات جھوٹھ سے خالی نہین ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا تو یہ شخص بھی
مقرر دروغگو ٹھہر یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جب تک بات کو خوب تحقیق نہ کر لیوے ہرگز
۱۶۱۹ زبان پر نہ لاوے ق اَبُوْمُوْسٰی کَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَّلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ غَیْرُ مَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃَ امْرَاَۃِ
فِرْعَوْنَ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون سے بہت لوگ کمال کو پہونچے اور عورتون سے
مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی جورو کے سواے کوئی عورت باکمال نہین ہوئی ف یعنی اگلی امت مین یہی دو عورتین
باکمال ہوئین اسواسطے کہ امت محمدی مین حضرت خدیجہؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت عائشہؓ کا کمال بہت احادیث سے
۱۶۲۰ ثابت ہی ح اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْھَمَھَا وَقَفِیْزَھَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْیَھَا وَدِیْنَارَھَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّھَا وَ
دِیْنَارَھَا وَعُدْتُّمْ مِنْ حَیْثُ بَدَاْتُمْ وَعُدْتُّمْ مِنْ حَیْثُ بَدَاْتُمْ وَعُدْتُّمْ مِنْ حَیْثُ بَدَاْتُمْ ثُمَّ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ شَھِدَ عَلٰی ذٰلِکَ لَحْمُ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَدَمُہٗ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکے گا اور شام کا
ملک اپنے مدی اور دینار کو روکے گا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکے گا اور ہوجاؤگے تم جیسے آگے تھے اور ہوجاؤگے
تم جیسے آگے تھے اور ہوجاؤگے تم جیسے آگے تھے پھر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہی ابوہریرہؓ کا گوشت اور
خون یعنی اسمین کچھ شک نہین ف قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہی جسمین اناج کو ناپتے ہین اور اردب چوسٹھ سیر کا ہوتا ہی اس
حدیث مین آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر ہی کہ ان ملکون کا محصول امام کو نہ ملیگا رعیت سردار کی اطاعت نہ کریگی
۱۶۲۱ جیسے اسلام سے پہلے بے سردار ملک تھا ویسا ہی ہوجاویگا ح اَنَسٌ نَزَلَتْ عَلَیَّ اٰنِفًا سُوْرَۃٌ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ
الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ تَدْرُوْنَ مَا الْکَوْثَرُ فَقُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ
نَھْرٌ وَعَدَنِیْہِ رَبِّیْ عَلَیْہِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ ھُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَیْہِ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اٰنِیَتُہٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ فَیُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْھُمْ
فَاَقُوْلُ رَبِّ اِنَّہٗ مِنْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ مَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ بَعْدَکَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابھی
مجھپر ایک سورت اتری پھر حضرت نے انا اعطینا کی سورت پڑھی یعنی اے محمد ہمنے تجھکو کوثر دیا تو نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی
کر مقرر تیرا دشمن بے نام و نشان ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہی سو ہم نے کہا کہ خدا اور اسکا رسول ہی
خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ کوثر نہر ہی کہ میرے رب نے اسکا مجھسے وعدہ کیا ہی اسپر بہت خیر ہی کوثر حوض ہی جسپر میری امت
گذرے گی اُسکے برتن جتنے آسمان کے تارے تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے ہٹا دیا جاویگا تو مین کہونگا اے میرے رب یہ تو
میری امت سے ہی تو حکم ہوگا کہ تو نہین جانتا کہ تیرے بعد اُسنے کیا نئی راہ نکالی یعنی مرتد ہوگیا ف عرب کے چند گروہ حضرت کے
۱۶۲۲ بعد مرتد ہوگئے صدیق اکبر نے اُنکو مارا وے لوگ حوض کوثر سے بے نصیب ہین ق اَبُوْمَسْعُوْدٍ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ
نَزَلَ جِبْرِیْلُ فَاَمَّنِیْ فَصَلَّیْتُ مَعَہٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَہٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَہٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَہٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَہٗ بخاری اور
مسلم مین ابومسعودؓ سے جنکا عقبہ بن عامر انصاری نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل اترا سو اُسنے میری امامت کی تو مین نے
اُسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مین نے اُسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مین نے اُسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مین نے اُسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مین نے
اُسکے ساتھ نماز پڑھی ف یعنی پانچوقت کی فرض نماز تعلیم کے واسطے جبرئیل نے حضرت کو پڑھائی تاکہ امت کو اسی طرح تعلیم کرین

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

1423 عن بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَهُ لِامْرَأَةٍ قَالَتْ اِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّي
بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہوگیا اور وراثت سے
وہ لونڈی تجکو پھر ملی یہ حضرت نے اُس عورت سے فرمایا جس نے کہا تھا کہ مین نے اپنی مان کو لونڈی للہ دی تھی اور میری مان مرگئی
ف یعنی تجکو دو فائدے ہوئے ایک تو دینے کا ثواب دوسرے لونڈی کی ملکیت وراثت کے سبب ق اِبْنِ مَسْعُوْدٍ
1424 وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا يَعْنِيْ حَيَّةً خَرَجَتْ عَلَيْهِمْ بِمِنًى بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا نے اُسکو تمھارے شر سے بچایا جیسا کہ تمکو اُسکے شر سے بچایا یعنی وہ سانپ جو اصحاب پر منا کے مقام مین نکلا تھا
ف عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ ہم منا کے غار مین تھے حضرت پر وہان سورہ مرسلات اتری ہم اُسکو یاد کرتے تھے
اتنے مین وہان ایک سانپ نکلا حضرت نے فرمایا کہ اُسکو مار ڈالو ہم اسکے مارنے کو دوڑے سانپ تیزی سے بل مین گھس گیا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سانپ کا مارنا درست ہو فَصْلٌ فِيْمَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ
1425 اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ماضی مجہول ہو ق عَائِشَةَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ جَاءَنِيْ بِكِ
الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَاكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَاَقُوْلُ اِنْ يَّكُ مِنْ عِنْدِ
اللّٰهِ يُمْضِهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ تجکو تو خواب مین دکھائی گئی
تین رات تجکو میرے پاس فرشتہ لے آتا تھا ریشمی ٹکڑے مین سو وہ کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہو مین نے تیرا چہرا کھولا تو کیا
دیکھتا ہون کہ وہ صورت تیری ہی ہو تو مین کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہو تو خدا اُسکو جاری کریگا یعنی تو میرے
نکاح مین آویگی ف یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہو یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہو تو مقرر
1426 نکاح ہوگا اسواسطے کہ پیغمبر کے خواب مین کچھ شک اور تردد نہین ہوتا ہو اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَيْقَظَنِيْ
بَعْضُ اَهْلِيْ فَنُسِّيْتُهَا وَيُرْوٰى فَلَسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ شب قدر مجکو خواب مین معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہلبیت نے مجکو جگا دیا تو مین اُسکو بھولایا گیا اور دوسری روایت مین
یون ہو کہ مین شب قدر کو بھول گیا تو اُسکو رمضان کی اخیر دس راتون مین تلاش کرو ف یعنی طاق راتون مین ق
جَابِرٌ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَّمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ
مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ
1427 وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو پانچ نعمتین ملین کہ مجسے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملین مجکو فتح نصیب ہوتی دھاک سے مہینا بھر کی
راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہ نماز اور تیمم درست ہو سو جس مرد کو
میری امت سے جہان نماز کا وقت ملے وہان نماز پڑھ لیوے اور حلال ہوئے میرے واسطے غنیمت کے مال نہ مجسے پہلے
کسی کو حلال نہ تھے اور مجکو شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا اور ہر پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور مین تمام عالم کے لوگون پر بھیجا
گیا ف یعنے ان پانچ چیزون سے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے حضرت کا رعب یہ تھا کہ بادشاہ روم خوف کھاتا تھا

یہود و نصاری کو سوائے عبادت خانہ کے اور جگہ نماز پڑھنا درست نہ تھا اور تیمم کا حکم نہ تھا امت محمدی کو تمام زمین پر
نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت میں اول حضرت کے سوائے کوئی پیغمبر
1628 شفاعت نہ کریگا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسی کو حاصل نہیں ہوا بجز حضرت کے **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اُمِرْتُ
اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا
نَكُفَّ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو حکم ہوا ہے
سجدہ کرنے کا سات ہڈیون پر ماتھے پر اور دونون ہاتھون پر اور دونون گھٹنون پر اور دونون قدمون کے سرے پر اور حکم ہوا ہے
1629 کہ نماز میں کپڑے اور بالون کو نہ سمیٹون **ف** نماز میں بالون کا جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا مکروہ ہے **ق**
اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَجَابِرٌ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ
مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ مجکو لوگون سے لڑنے کا حکم ہوا یہانتک کہ وے لا الہ الا اللہ کہین سو جسنے کہ لا الہ الا اللہ کہا اُسنے اپنا مال اور جان بچایا
مگر دین کی حق تلفی کا بدلا ہے اور اُسکا حساب خدا کے ذمے پر ہے **ف** یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اُسکا جان اور
مال لینا حرام ہے لیکن اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا یا مال ضامن ہوگا تو اُس سے مال دلایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر
مین مسلمان ہوا اور دل مین کافر رہا تو اُس سے خدا حساب کریگا دلون کے حال دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہین
1630 **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰی يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجکو اُس بستی مین رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیون کو کھاویگی یعنے
فتح اسلام ہوگی سب شہر مدینے کے تابع ہونگے لوگ اُسکو یثرب کہتے ہین اور اُسکا عمدہ نام تو مدینہ ہے برے لوگون کو مدینہ نکال دیتا ہے
1631 جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہے **ف** مدینے کا نام اول یثرب تھا حضرت نے نام بدل ڈالا **ق** اَنَسٌ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ
السَّاعِدِيُّ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِيْ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی بخاری اور مسلم مین انس اور سہل بن سعدؓ سے
روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور قیامت متصل ہوا جیسے یہ دونون حضرت نے اپنی دونون اُنگلیون کی طرف اشارہ کیا
یعنی کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی **ف** حضرت خاتم النبیین ہین حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہین قیامت تک حضرت کا دین قائم رہیگا
1632 تو حضرت مین اور قیامت مین کوئی حائل نہ ٹھہرا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی كُنْتُ
مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین پیدا ہوا بنی آدم
کے عمدہ زمانے والون سے ایک زمانے والون کے بعد دوسرے زمانے والون مین یہانتک کہ مین اُن زمانے والون سے
ہوا جنمین ہوا **ف** یعنی حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے
1633 اور یہ مطلب نہین کہ سب مسلمان تھے **ق** جَابِرٌ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
آندھی چلائی گئی منافق کے مرنے سے **ف** مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت سفر گئے تھے جب مدینے کے قریب پہونچے
تو آندھی چلی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب مدینے مین آئے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مرگیا یہ حدیث معجزہ ہے

کہ آیندہ کی خبر دی ق ابن عمر بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ عَلٰی اَنْ یُّوَحَّدَ اللّٰہُ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَصِیَامِ
رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ اَلْحَجُّ وَصِیَامُ رَمَضَانَ قَالَ لَا صِیَامُ رَمَضَانَ وَالْحَجُّ ہٰکَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۱۴۳۴
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیُرْوٰی شَہَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ
وَحَجِّ الْبَیْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ
چیز پر ہی خدا کو ایک جاننے پر اور نماز قائم کرنے پر اور زکوۃ دینے پر اور رمضان کے روزے پر اور حج پر سو ایک مرد نے عبد اللہ
بن عمرؓ سے کہا حج اور رمضان کے روزے پر عبد اللہ نے کہا نہین رمضان کے روزے اور حج پر یون ہی مین نے حضرت سے
سنا ہی یعنی اول روزہ بعد اُسکے حج اور دوسری روایت یون ہی کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہی اسکی گواہی کہ سوا خدا کے کوئی
معبود برحق نہین اور محمد اُسکا بندہ اور اُسکا رسول ہی اور نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے
رکھنا ق ابو ہریرہ حُجِبَتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّہَوَاتِ وَ رِوَایَۃُ الْقُضَاعِیِّ حُفَّتْ بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روکی گئی اور ڈھپی گئی بہشت مشقت اور تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی ۱۴۳۵
اور لذات سے ف یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہین اور عبادت اور تقوی مشقت اور تکلیف سے
خالی نہین اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہی ق عایشہ حُرِّمَتِ التِّجَارَۃُ فِی الْخَمْرِ بخاری اور مسلم مین حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیپار حرام ہوا ف شراب کی خرید فروخت مسلمان کو ہرگز درست نہین ۱۴۳۶
خ ابو ہریرہ حُرِّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ عَلٰی لِسَانِیْ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حرام ہو گیا
میری زبان پر مدینے کے دو سنگستان کے اندر ف بعضے علما کے نزدیک جیسے مکہ حرم ہی ویسے ہی مدینہ یہ حدیث انکی دلیل ہی ۱۴۳۷
م ابو مسعود عقبہ بن عمرو الانصاری حُوْسِبَ رَجُلٌ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَلَمْ یُوْجَدْ لَہٗ مِنَ الْخَیْرِ شَیْءٌ اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ
یُخَالِطُ النَّاسَ وَکَانَ مُوْسِرًا وَّکَانَ یَاْمُرُ غِلْمَانَہٗ اَنْ یَّتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ اللّٰہُ نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِکَ مِنْہُ تَجَاوَزُوْا ۱۴۳۸
عَنْہُ مسلم مین ابو مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت مین سے ایک مرد کا حساب ہوا تو اُسکی نیکی کچھ بھی نپائی
مگر وہ لوگون سے ملا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلامون کو حکم کرتا تھا کہ محتاج سے قرض مانگنے مین سختی نکرین خدا نے
فرمایا کہ ہم اُسکی نسبت زیادہ تر کرم اور احسان کے سزاوار ہین سو اے فرشتو اُس سے درگذر کرو خ ابو ہریرہ خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ
الْقُرْاٰنُ فَکَانَ یَاْمُرُ بِدَوَابِّہٖ فَتُسْرَجُ فَیَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّہٗ وَلَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ بخاری مین ۱۴۳۹
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلکا اور سہج ہو گیا تھا داؤد پر قرآن سو وے اپنی سواریون کے کسنے کا حکم کرتے تھے
تو ان کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے ف قرآن سے مراد زبور ہی اور اتنی جلدی
زبور کا تمام کرنا حضرت داؤد کا معجزہ تھا اور باوجود کہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب اور محنت سے کھاتے تھے م عایشہ
خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَکُمْ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے ۱۴۴۰
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لو سے اور آدم پیدا ہوے اُس سے جسکا تمسے
قرآن مین بیان ہی یعنی مٹی سے خ انس دُفِعْتُ اِلَی السِّدْرَۃِ فَاِذَا اَرْبَعَۃُ اَنْہَارٍ نَہْرَانِ ظَاہِرَانِ وَنَہْرَانِ بَاطِنَانِ ۱۴۴۱

فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاُتِيْتُ بِثَلٰثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيْهِ لَبَنٌ وَ
قَدَحٌ فِيْهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيْهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِيْ فِيْهِ اللَّبَنُ فَقِيْلَ لِيْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ بخاری میں انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں سدرۃ المنتہیٰ کی طرف گیا تو وہاں چار نہریں ہیں دو نہریں ظاہر اور دو باطن ظاہر نہریں
تو نیل اور فرات اور باطن نہریں بہشت میں جاری ہیں اور میرے سامنے تین پیالے آئے ایک پیالے میں دودھ اور ایک پیالے
میں شہد اور ایک پیالے میں شراب تو میں نے دودھ کا پیالہ لیا تو مجھ کو حکم ہوا کہ تو نے پیدائشی دین پایا اور معراج کی
١٧٤٢ حدیث میں اسکا مفصل بیان ہو چکا ہے اَبُوْ هُرَيْرَةَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ
مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر بلی کے سبب
١٧٤٣ میں اُسنے بلی کو باندھ رکھا تھا اُسکو کھانا نہ پانی دیا اور نہ اُسکو چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی اَبُوْ ذَرٍّ عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ
حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُ فِيْ مَسَاوِيْ اَعْمَالِهَا
النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے
لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو میں نے امت کے نیک اعمال میں پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے علیحدہ ڈالی جاوے
اور امت کے بد اعمال میں میں نے پایا کھنکھار کو جو مسجد میں ہو اور زمین میں نہ دابی جاوے ف راہ میں تکلیف کی چیز
١٧٤٤ جیسے کانٹا اور پتھر وغیرہ اِبْنُ عَبَّاسٍ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَاَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْاُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَ
النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ قُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ
هٰؤُلَاءِ اُمَّتِيْ قَالَ لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ
اَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوْا لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَ
عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ الْحَدِيْثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِلْبُخَارِيِّ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کی گئیں اگلی امتیں تو ایک پیغمبر چلا اور اُسکے ساتھ ایک گروہ تھا اور بعضا پیغمبر چلا اور اُسکے
ساتھ بارہ تیرہ لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اُسکے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اُسکے ساتھ پانچ آدمی تھے
اور بعضا پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے سو میں نے کہا اے جبرئیل یہ لوگ میری امت ہیں جبرئیل نے
کہا نہیں لیکن تو آسمان کے کنارے کی طرف دیکھ سو میں نے دیکھا تو بڑا جھنڈ ہے جبرئیل نے کہا کہ یہ لوگ تیری امت ہیں
اور یہ ستر ہزار جو آگے ہیں نہ اُنپر حساب ہے اور نہ عذاب میں نے کہا اسکا کیا سبب ہے جبرئیل نے کہا بیماری میں نہ داغتے
تھے نہ جھاڑ پھونک کرتے تھے اور نہ شگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے تھے یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں میں ہے
لیکن یہ خاص روایت بخاری کی ہے ف جتنے لوگ جس پیغمبر پر ایمان لائے ہونگے وہی قیامت میں اُسکے ساتھ ہونگے اور
بعضے پیغمبر کا کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اُسکے ساتھ کوئی نہ ہوگا معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا
توکل نہیں اسواسطے کہ حضرت نے اکثر دوا کی ہے بلکہ داغ اور جھاڑ پھونک اور شگون لینا توکل کے مخالف ہے لیکن جبکہ کوئی
١٧٤٥ علاج داغنے کے سواے باقی نہ رہے تو اُس وقت میں داغنا بھی درست ہے جَابِرٌ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى

تحفۃ الاحوذی ترجمہ مشارق الانوار

ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ
شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ
نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کیے گئے پیغمبر سو موسیٰ تو دبلا پتلا مرد جیسے قوم شنوأۃ کے مرد اور دیکھا مین نے
عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگون مین عیسیٰ سے زیادہ تر مشابہ عروہ بن مسعود ہو اور مین نے ابراہیم علیہ السلام
کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین ابراہیمؑ سے زیادہ تر مشابہ تمھارا صاحب ہو یعنی خود حضرت اور مین نے جبرئیل علیہ السلام
١٤٤٦ کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین جبرئیل سے زیادہ تر مشابہ دحیہ بن خلیفہ ہو م أَبُوْ هُرَيْرَةَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ
بِسِتٍّ أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَّ
أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فضیلت حاصل
ہوئی اور پیغمبرون پر چھ چیزون کے سبب سے مجکو جوامع الکلم عطا ہوئی اور مجکو رعب سے فتح ملی اور میرے واسطے غنیمت
کے مال حلال ہوئے اور میرے واسطے تمام زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور مین تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور خاتم النبیین
ہوا ف جوامع الکلم اُسکو کہتے ہین جسمین تھوڑے لفظ اور مطلب بہت ہون جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہین جنکے
معانی اور مطالب کی کچھ حد نہین جتنا غور کیجیے اتنے مطالب نکلتے ہین باقی مفصل مضمون اس حدیث کا بارھوین حدیث مین
گذرا لیکن اسمین چھ چیز کو فرمایا اور اُسمین پانچ چیز سو اُسکا سبب یہ ہو کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پھر چھٹی چیز
١٤٤٧ بھی عنایت ہوئی ق أَبُوْ هُرَيْرَةَ فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَإِنِّيْ لَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَارَ إِذَا
وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا نہین معلوم کون صورت ہو گئی اور مقرر سا جوہے کے کوئی میرے خیال مین نہین آتا
جب جوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکھیے تو نہ پیے اور جب اُسکے آگے بکریون کا دودھ رکھیے تو پیجاوے ف یعنی بنی اسرائیل
اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے تو اُنکی قرینے سے فرمایا کہ وے لوگ چوہے کی صورت پر مسخ ہو گئے اسواسطے کہ چوہا بھی اونٹ کا
١٤٤٨ دودھ نہین پیتا ق أَبُوْ هُرَيْرَةَ قِيْلَ لِبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ
يَزْحَفُوْنَ عَلٰى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ پیٹھو دروازے مین سجدہ کرتے اور کہو مغفرت ہم چاہتے ہین تاکہ ہم تمکو بخشین سو اُنھون نے حکم
بدل ڈالا تو دروازے مین داخل ہوئے چوتڑون کو گھسلتے اور کہا دانہ بال مین بہتر ہو ف بیت المقدس یا اریحا کے
دروازے مین داخل ہونے کا حکم ہوا تھا سو وے لوگ ایسے بے ادب تھے کہ مسخرا پن کرنے لگے سجدے کے بدلے چوتڑون سے
١٤٤٩ گھسلنے اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوئے ق ابْنُ عَبَّاسٍ نُصِرْتُ بِالصَّبَا
وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فتح نصیب
١٤٥٠ ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے م أَنَسٌ وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِيْ إِبْرَاهِيْمَ

مسلم مین انس رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کو میرا لڑکا پیدا ہوا تو مین نے اُسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے
نام پر رکھا ف ہجری آٹھوین سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرت نے اُنکا ابراہیم نام رکھا سترہ مہینے کے بعد اُنکا انتقال ہوا

فَصْلٌ فِي الْحِكَايَةِ عَنْ نَفْسِ الْمُتَكَلِّمِ

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر ماضی متکلم کی لفظ ہو

1751 ق اَنَسٌ اَتَيْتُ عَلَى نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ الْكَوْثَرُ بخاری اور مسلم مین انس سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ایک نہر پر گیا اُسکے دونون کنارون پر پولے موتیون کے خیمے ہین تو مین نے
1752 جبرئیل سے کہا کہ یہ کیا ہو جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہو ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّيْ فَلَمْ يَاْذَنْ
لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُهُ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِيْ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے
رب سے اجازت مانگی کہ اپنی مان کی مغفرت مانگون سو مجھکو اجازت ندی اور مین نے اجازت مانگی کہ اُنکی قبر کی زیارت کرون سو مجھکو
زیارت کی اجازت دی ف حضرت نے جب اپنی مان کی قبر کی زیارت کی تو خود بھی روئے اور ساتھ والے بھی روئے اور فرمایا کہ
زیارت کیا کرو قبرون کی کہ اس سے موت یاد پڑتی ہو اگر کوئی کہے کہ قرآن مین مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا منع ہو پھر حضرت
نے اپنی مان کی مغفرت مانگنے کا کیون ارادہ کیا اُسکا جواب یہ ہو کہ حضرت کو اپنے اختصاص کی امید ہوگی یعنی اگرچہ اور ون
کو مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہین مگر شاید مجھکو درست ہو علی الخصوص کہ حضرت کے سبب سے اُبوطالب کے
1753 عذاب مین تخفیف ہوئی تھی یا کہ یہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ
اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہشت مین جھانکا تو مین نے اُسکے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور مین دوزخ مین جھانکا تو اُسکے اکثر
لوگ عورتین دیکھین ف محتاج ایمان دار اکثر تکلیفات مین رہتے ہین تو صبر کرتے ہین اس سبب سے بہشت پاتے ہین
1754 اور عورتین اکثر بدخو اور بداعتقاد ہوتی ہین اس جہت سے دوزخی ہوتی ہین خ اَنَسٌ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ بخاری
مین انس رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے تمسے مسواک کرنے کی خوبی بارہا کہی ف غرض یہ کہ مسواک مین غفلت اور
1755 سستی نکرو مسواک کی عادت ڈالو ق جَابِرٌ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ
الْوَادِيْ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِيْ وَخَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِيْتُ
فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ يَعْنِيْ جِبْرِيْلَ فَاَخَذَتْنِيْ رَجْفَةٌ شَدِيْدَةٌ فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ
دَثِّرُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ حرا کے پہاڑ مین مین نے ایک مہینے کا اعتکاف کیا جب مین اپنا اعتکاف پورا کر چکا تو مین نالے کے اندر اُترا
تو مجھکو کسی نے پکارا تو مین نے اپنے آگے اور پیچھے داہنے اور بائین دیکھا تو مین نے کسی کو نپایا پھر مجھکو کسی نے پکارا تو مین نے دیکھا
سو مین نے کسی کو ندیکھا پھر مجھکو کسی نے پکارا تو مین نے اپنا سر اُٹھایا تو وہی فرشتہ یعنی جبرئیل ہوا مین تخت پر بیٹھا ہو مجھکو سخت
کپکپی نے لیا تو مین خدیجہ پاس آیا سو مین نے کہا مجھکو اوڑھاؤ تو اُنھون نے مجھکو اوڑھایا اور مجھپر پانی چھڑکا پھر خدا نے سورہ
مدثر اُتارا یعنی اے چھرمٹ مارنے والے اُٹھ اور لوگون کو عذاب الہی سے خوف دلا ف حضرت پر اول اقرا کی سورت اُتری

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

پھر تین برس وحی بند رہی اُسکے بعد سورۂ مدثر اُتری ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ قَالَهُ لِاَبِيْهِ 1756
مَخْرَمَةَ يَعْنِيْ قَبَاءً مِّنْ دِيْبَاجٍ مُزَرَّرًا بِالذَّهَبِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ قبا
مین نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ قبا مین نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ حضرت نے مسور کے باپ مخرمہ سے فرمایا اور ریشمی
قبا ہو جسمین سونے کا تکمہ لگا تھا ف جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور قبا دی اس وقت تک ریشمی کپڑا حرام نہوا تھا
یا اسواسطے دیا ہو کہ اسکو بیچ لیوین ع اَنَسٌ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ 1757
بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو مین نے
جوتی کی چاپ سنی مین نے پوچھا یہ کون ہو فرشتون نے کہا کہ یہ غمیصا ہو ملحان کی بیٹی انس بن مالک کی ماں خ سَمُرَةُ رَاَيْتُ 1758
اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا اَمَّا هٰذِهِ
الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ بخاری مین سمرہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے آجکی رات دو مردون کو
دیکھا سو وے مجکو ایک درخت پر چڑھا لیگئے پھر مجکو اُنھون نے ایک گھر مین داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہتر تھا مین نے اُس سے
بہتر کبھی نہین دیکھا اُن دونون مردون نے کہا کہ یہ گھر تو شہیدون کا گھر ہو ف یہ حضرت نے خواب مین دیکھا خ اِبْنُ عُمَرَ 1759
رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَاَوَّلْتُهَا اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ اِلٰى
مَهْيَعَةَ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے
سر کے بال پریشان تھے مدینے سے نکلی یہانتک کہ مہیعہ مین جا کر اُتری سو مین نے اُسکی یہ تعبیر کہی کہ مدینے کی وبا مہیعہ مین ڈالی گئی
ف مہیعہ جحفہ کا نام جو مدینے سے چھ کوس ہو وہان یہود رہتے تھے مدینے مین اکثر وبا رہتی تھی جب سے کہ حضرت نے
دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہان سے وبا جاتی رہی اور جحفہ مین جا پڑی خ عَائِشَةُ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا 1760
وَرَاَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهٗ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ مین نے دوزخ کو دیکھا کہ اُسکا بعضا ٹکڑا بعضے ٹکڑے کو کچلے ڈالتا تھا اور مین نے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹے پھرتا تھا
اور اُسی نے اول سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی ف عمرو بن عامر حضرت سے تین سو برس آگے تھا بتون کے نام پر سانڈ چھوڑنیکی
اُسی نے رسم نکالی تھی اسواسطے ایسے سخت عذاب مین گرفتار ہوا م اَنَسٌ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِيْ 1761
دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ
دِيْنَنَا قَدْ طَابَ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے ایک رات کو دیکھا جس حالت مین کہ سوتا آدمی
دیکھتا ہو جیسے کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین سو ہمارے آگے تر چھوہارے لائے گئے اس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہو
تو مین نے اسکی تعبیر کی کہ رفعت یعنی ہمکو بلندی ہو دنیا مین اور نیک انجام ہو آخرت مین اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہو ف
حضرت نے یہ تعبیر لفظون سے نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے معلوم ہوا تعبیر کا یہ بھی
ایک طریقہ ہو کہ صرف لفظون سے یا لوز فال سے کے مطلب سمجھے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِنِ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ 1762
كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین عمرو بن عامر خزاعی کو

دیکھا کہ اپنی تلوار ہلائی گستیتا پھرتا ہی دوزرخ میں اُسی نے سامنے دن کا چھوڑنا اول کا لاحقاق اَبُو مُوسٰی رَأَیْتُ فِی ۱۷۶۳
الْمَنَامِ اَنِّیْ اُهَاجِرُ مِنْ مَکَّۃَ اِلٰی اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِیْ اِلٰی اَنَّهَا الْیَمَامَۃُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِیَ الْمَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ وَ
رَاَیْتُ فِیْ رُؤْیَایَ هٰذِهٖ اَنِّیْ هَزَزْتُ سَیْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِیْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ
اُخْرٰی فَعَادَ اَحْسَنَ مَا کَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَسْنَدَهٗ مُسْلِمٌ وَعَلَّقَهُ
الْبُخَارِیُّ ع بخاری اور مسلم مین ابوموسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ مین ہجرت کرتا ہون
مکے سے اُس زمین کی طرف جہان کھجور کے درخت ہین تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت مین ہجرت کا مقام تو
مدینہ نکلا جسکا یثرب بھی نام ہی اور مین نے اپنے اسی خواب مین دیکھا کہ مین نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اسکا انجام
مسلمانون کی شہادت ہوئی جنگ احد مین پھر مین نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہو گئی آگے سے اچھی تو اسکا
انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت قائم ہوئی یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے
لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری نے سند حذف کی ف یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک
ہین وہان کھجور کے درخت بہت ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے خواب سچ ہوتے ہین لیکن تعبیر مین کبھی چوک
پڑ جاتی ہی ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تھا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا اسیطرح اولیا کی خواب اور کشف اکثر
حق ہوتا ہی لیکن تعین مین بھول چوک ہو جاتی ہی خ اِبْنُ عُمَرَ رَاَیْتُ عِیْسٰی وَمُوْسٰی وَاِبْرَاهِیْمَ فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُ جَعْدٌ ۱۷۶۴
عَرِیْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوْسٰی فَاٰدَمُ جَسِیْمٌ سَبِطٌ کَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مین نے عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسیٰ تو سرخ رنگ گھنگرالے بال والا سینہ کشادہ ہی اور موسیٰ
تو گندم گون اور جسیم سیدھے بال والا جیسے زط کی قوم کے مرد ف حضرت نے ان بزرگ کو معراج مین دیکھا یا خواب مین
ق جَابِرٌ رَاَیْتُنِیْ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَاِذَا اَنَا بِالرُّمَیْصَاءِ امْرَاَۃِ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَۃً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ ۱۷۶۵
وَرَاَیْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهٖ جَارِیَۃٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهٗ فَاَنْظُرَ اِلَیْهِ فَذَکَرْتُ
غَیْرَتَكَ فَوَلَّیْتُ مُدْبِرًا فَبَکٰی عُمَرُ وَقَالَ اَعَلَیْكَ اَغَارُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان رمیصا ابوطلحہ کی جورو نظر پڑی اور مین نے
جوتی کی چپ سنی تو مین نے کہا یہ کون ہی تو فرشتے نے کہا کہ یہ بلال ہی اور ایک مین نے محل دیکھا کہ اُسکے صحن مین ایک عورت ہی
تو مین نے کہا کہ یہ کسکا محل ہی فرشتون نے کہا یہ محل عمر بن خطاب کا ہی سو مین نے چاہا کہ اُسکے اندر جاؤن تو اُسکو دیکھون
پھر مجھکو تیرا رشک یاد پڑا اسی غرض سے مین پھر آیا پشت دیکر تو عمر فاروق روئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین کیا آپ پر رشک کرتا
ف اس حدیث مین اُم سلیم جنکا رمیصا اور غمیصا لقب ہی اور بلال اور عمر فاروقؓ کو بہشت کی بشارت ہی ۵ سَعْدُ بْنُ ۱۷۶۶
اَبِیْ وَقَّاصٍ سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِی اثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُ رَبِّیْ اَلَّا یُهْلِكَ اُمَّتِیْ بِالسَّنَۃِ فَاَعْطَانِیْهَا
وَسَاَلْتُهٗ اَلَّا یُهْلِكَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِیْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَلَّا یَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَیْنَهُمْ فَمَنَعَنِیْهَا مسلم
مین سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے تین چیز کا سوال کیا سو دو سوال تو مجھے

تحفۃ الاخیار (ترجمہ مشارق الانوار)
[illegible]

قبول ہوئے اور ایک سے مجکو منع کیا ایک سوال تو مین نے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو قحط سے نہ ہلاک کرے سو
اسکو قبول کیا اور دوسرا سوال مین نے یہ کیا کہ میری امت کو نہ ڈبا دیوے سو اسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال مین نے یہ کیا کہ اُنکے
آپسمین لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو اسکے سوال سے مجکو منع کیا **ف** قحط اور غرق امت محمدی مین ایسا نہوا ہی اور نہوگا
کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہو جاوے جیسے اگلی امتین ہلاک ہوگئین لیکن جنگ اور قتال عقد مین ہمیشہ رہا ہی اور رہیگا **ق**
ابن عمر عجبت لها فتحت لها ابواب السماء یعنی قول رجل دخل معهم فی الصلوة فقال الله اکبر کبیرا والحمد
1267 لله کثیرا وسبحان الله بکرة واصیلا قال ابن عمر فما ترکتهن منذ سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول ذلک مسلم مین عبد الله بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو اس سے تعجب آیا کہ اسکے واسطے آسمان کے
دروازے کھولے گئے اس مرد کا قول مراد ہی جو اصحاب کے ساتھ نماز مین داخل ہوا پھر اُسنے الله اکبر کبیرا والحمد لله کثیرا و
سبحان الله بکرة واصیلا کہا ابن عمرؓ نے کہا کہ مین نے ان کلمات کو کبھی نہین چھوڑا جب سے کہ مین نے حضرت کو یہ کہتے سنا
ف یعنی یہ کلام خدا کو ایسا پسند آیا جسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے **ق** سعد بن ابی وقاص عجبت
1268 من هؤلاء اللاتی کن عندی فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب **قاله** لعمر بن الخطاب رضی الله عنه
بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تعجب آیا ان عورتون سے جو میرے پاس تھین
سو اُنھون نے جب تیری آواز سنی تو پردے مین ہوگئین یہ حضرت نے عمر فاروقؓ سے فرمایا **ف** اسکا مفصل قصہ آٹھوین
باب مین گزرا کہ چند عورتین حضرت کے پاس باتین کر رہی تھین جب عمر فاروقؓ آئے تو اُنکے خوف سے چھپ گئین تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی **ق** اسامة بن زید قمت علی باب الجنة فکان عامة من دخلها المساکین واصحاب
1269 الجد محبوسون غیر ان اصحاب النار قد امر بهم الی النار وقمت علی باب النار فاذا عامة من
دخلها النساء بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کھڑا ہوا بہشت کے دروازے
پر سو اُسکے اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند بھی واسطے بہشت کے داخل ہونے سے روکے گئے ہین مگر
دوزخ کے لوگون کو دوزخ کی طرف لیجانے کا حکم ہوا اور مین دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اُسکی داخل ہونے والی عورتین
تھین **ف** دولتمند اگرچہ ایماندار ہون مگر محتاجون کے بعد بہشت مین داخل ہونگے حساب کے واسطے بہشت کے دروازے
پر روکے جاوینگے **ق** عایشة کنت لک کابی زرع لام زرع **قاله** لها وخبر ابی زرع ما حکت عایشة رضی الله
1270 عنها فقالت جلس احدی عشرة امراة فتعاهدن وتعاقدن ان لا یکتمن من اخبار ازواجهن شیئا قالت
الاولی زوجی لحم جمل غث علی راس جبل لا سهل فیرتقی ولا سمین فینتقل قالت الثانیة زوجی لا
ابث خبره انی اخاف ان لا اذره ان اذکره اذکر عجره وبجره قالت الثالثة زوجی العشنق ان انطق
اطلق وان اسکت اعلق قالت الرابعة زوجی کلیل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سامة قالت
الخامسة زوجی ان دخل فهد وان خرج اسد ولا یسئل عما عهد قالت السادسة زوجی ان
اکل لف وان شرب اشتف وان اضطجع التف ولا یولج الکف لیعلم البث قالت السابعة زوجی

عياياء او غياياء طباقاء كل داء له داء شجك او فلك او جمع كلا لك قالت الثامنة زوجي المس مس
ارنب والريح ريح زرنب قالت التاسعة زوجي رفيع العماد طويل النجاد عظيم الرماد قريب البيت
من الناد قالت العاشرة زوجي مالك وما مالك مالك خير من ذلك له ابل كثيرات المبارك قليلات
المسارح اذا سمعن صوت المزهر ايقن انهن هوالك قالت الحادية عشرة زوجي ابو زرع فما ابو زرع
اناس من حلي اذني وملأ من شحم عضدي وبجحني فبجحت الي نفسي وجدني في اهل غنيمة بشق
فجعلني في اهل صهيل واطيط ودائس ومنق فعنده اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح و
يروى اتقمح ام ابي زرع فما ام ابي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن ابي زرع فما ابن ابي زرع مضجعه
كمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابي زرع فما بنت ابي زرع طوع ابيها وطوع امها وملء كسائها
وغيظ جارتها جارية ابي زرع فما جارية ابي زرع لا تبث حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا تنقيثا ولا تملأ
بيتنا تعشيشا خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقي امرأة معها ولدان لها كالفهدين يلعبان من
تحت خصرها برمانتين فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا واخذ خطيا واراح على نعما
ثريا واعطاني من كل رائحة زوجا وقال كلي ام زرع وميري اهلك قالت فلو جمعت كل شيء اعطانيه
ما بلغ اصغر آنية ابي زرع بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تیرے حق میں ایسا
ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے حق میں یہ حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اور حکایت ابوزرع کی حضرت عائشہؓ
کی روایت سے یوں ہے کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں سو انھوں نے آپس میں اسکا قول قرار کیا اپنے خاوندوں کی خبریں کچھ بھی نہ
چھپاویں پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ کی چوٹی پر نہ رستہ برابر ہے کہ چڑھ جاوے نہ موٹا گوشت ہے کہ
اسکو لے آوے یعنی نالائق اور بے حقیقت ہے دوسری عورت نے کہا کہ میں اپنے خاوند کی خبر ظاہر کرونگی نہیں ڈرتی ہوں
خبر کے چھوٹ رہنے سے یعنی بڑا قصہ ہے مجھسے بیان نہو سکیگا اگر بیان کروں اسکے ظاہر باطن کے سب عیب بیان کروں
تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لنبا ڈھینگا ہے اگر بولوں تو طلاق پاؤں اور اگر چپ رہوں تو ادھر ڈالی جاؤں نہ روٹی دیوے
نہ کپڑا چوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ کے ملک کی رات نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ اداسی تہامہ عرب میں ایک
زمین کا نام ہے جسمیں مکہ ہے وہاں کی رات مشہور ہے پانچویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر گھر میں آوے تو چیتے کی طرح سو رہے
اور اگر باہر نکلے تو شیر بنجاوے اور نہ پوچھے عہد شکنی سے یعنی حلیم اور کریم ہے عہد شکنی کا مواخذہ نہیں کرتا چھٹی عورت نے
کہا میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جاوے اور اگر پیے تو بالکل پی جاوے اور اگر لیٹے تو اپنا بدن لپیٹ ڈالے اور
نہ میرے غلاف کے اندر ہاتھ ڈالے کہ میرے دکھ درد کو جانے یعنی بیل کی طرح سوائے کھانے اور پینے اور سونے کے کچھ
خبر نہیں ہوتا عورت کی بات نہیں پوچھتا ساتویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام نہیں کر جانتا
سب جہان بھر کے عیب اسمیں موجود ہیں ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونوں مروڑے آٹھویں
عورت نے کہا کہ میرا خاوند چھونے میں نرم جیسے خرگوش اور اسکی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو زرنب ایک خوشبودار گھاس کا نام ہے یعنی

ف حکایت ابوزرع بروایت حضرت عائشہ در قصہ یازدہ زن

میرا خاوند ظاہر کا بھی اچھا باطن کا بھی اچھا نوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند دراز بند کا الا لینے پرتلے دار الایعنی قد آور بڑی
راکھ والا یعنی سخی ہی اسکا بارچیخانہ ہمیشہ گرم رہتا ہی تو راکھ بہت نکلتی ہی اسکا گھر نزدیک ہی مجلس اور مسافر خانے سے یعنی سردار
اور سخی ہی اسکا لنگر جاری ہی دسوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہی اور کیا خوب مالک ہی مالک افضل ہی میری
اس تعریف سے اسکے اونٹون کے بہت شتر خانے ہین اور کمتر چراگاہین ہین یعنی ضیافت مین اسکے یہان اونٹ بہت
ذبح ہوا کرتے ہین اس سبب سے شتر خانون سے جنگل مین کم چرنے جاتے ہین جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہین اپنے
ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہین ضیافت مین راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سنکے اونٹون کو اپنے ذبح
ہونے کا یقین ہو جاتا تھا گیارھوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابو زرع ہی سو واہ کیا خوب ابو زرع ہی اسنے زیور سے
میرے دونون کان جھلائے اور چربی سے میرے دونون بازو بھرے یعنی مجھکو موٹا کیا اور مجھکو بہت خوش کیا سو میری جان
بہت چین مین رہی مجھکو اسنے بھیڑ بکری والون مین پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اسنے مجھکو گھوڑے اور اونٹ اور
کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا یعنی مین نہایت ذلیل اور محتاج تھی اسنے مجھکو با عزت اور مالدار کر دیا سو اسکے پاس مین بات
کرتی ہون تو مجھکو بد نہین کہتا اور سوتی ہون تو فجر کر دیتی ہون یعنی کچھ کام نہین کرنے پڑتا اور پیتی ہون تو سیراب ہو جاتی ہون
مان ابو زرع کی سو کیا خوب ہی مان ابو زرع کی اسکی بڑی بڑی گٹھریان اور کشادہ گھر بیٹا ابو زرع کا سو کیا خوب ہی بیٹا
ابو زرع کا اسکی خوابگاہ جیسے تلوار کا میان یعنی نازنین بدن ہی اسکو آسودہ کر دیتا ہی حلوان کا ہاتھ یعنی کم خور ہی بیٹی ابو زرع کی
سو کیا خوب ہی بیٹی ابو زرع کی اپنے مان باپ کی تابعدار اپنے لباس کی بھرنے والی یعنی جسیم ہی اور اپنی سوت کے رشک یعنے
اپنے خاوند کی پیاری ہی اسواسطے اسکی سوت اس سے جلتی ہی لونڈی ابو زرع کی کیا خوب ہی لونڈی ابو زرع کی ہماری بات مشہور
نہین کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا نہین لیجاتی اٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہین رکھتی کوڑے سے ابو زرع باہر نکلا جبکہ مشکون
مین دودھ متھا جاتا تھا کھی نکلنے کے واسطے سو وہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتھ اسکے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اسکی گود مین
دو انارون سے کھیلتے تھے سو ابو زرع نے مجھکو طلاق دیا اور اس عورت سے نکاح کیا پھر مین نے اسکے بعد ایک سردار مرد سے
نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اسنے مجھکو چوپائے جانور بہت دیے اور اسنے مجھکو ہر ایک مواشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اسنے
مجھسے کہا کہ کھا اے ام زرع اور کھلا اپنے لوگون کو ام زرع نے کہا سو اگر مین جمع کرون جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابو زرع
کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہونچے یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کمتر ہی ثقہ جب
حضرت عائشہؓ نے گیارہ عورتون کا یہ قصہ حضرت کے روبرو کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ مین بھی تیرا ایسا محسن ہون جیسے ابو زرع
ام زرع کا محسن تھا **ق** ابو موسیٰ لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ قَالَهُ لِنَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو موسے 1771
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے تمکو سواری نہین دی لیکن تمکو خدا نے سواری دی یہ حضرت نے قوم اشعریین کے
چند لوگون سے فرمایا **ف** ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہی کہ ہم لوگون نے جہاد کے واسطے سواری مانگی حضرت نے فرمایا کہ
واللہ مین تمکو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری کچھ نہین بعد چند روز کے حضرت کے پاس اونٹ غنیمت مین آئے حضرت
نے پانچ اونٹ ہمکو ملا کر دیئے ہماری قوم کے بعضے لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت آپ نے ہماری سواری نہ دینے کی قسم کھائی

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

تھی کیا آپ بھول گئے جو ہمکو سواری عنایت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر مین کسی چیز پر قسم کھاتا ہون پھر جو اسکے خلاف کو بہتر
١٧٧٢ جانتا ہون تو کفارہ دیکر قسم توڑ ڈالتا ہون چلو مین نے تمکو سواری نہین دی خدا نے تمکو سواری دی **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَسْتُ
بِاٰکِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ یَعْنِی الضَّبَّ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سوسمار کا کھانے والا
نہین اور نہ اسکا حرام کرنے والا **ف** یعنی سوسمار یعنی گوہ حضرت کے سامنے آئی حضرت نے اُسکو نہ کھایا لوگون نے پوچھا
کہ کیا یہ حرام ہے جو حضرت نہین کھاتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ حرام نہین لیکن ہماری طبیعت کو پسند
١٧٧٣ نہین امام اعظم کے نزدیک گوہ حلال نہین مکروہ ہے امام شافعی کے نزدیک جائز اَنَسٌ مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی لَیْلَةَ
اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین موسی پاس
سرخ ٹیلے کے نزدیک ہوکر نکلا جس رات کہ مجکو معراج ہوئی اور موسی اپنی قبر مین نماز پڑھ رہے تھے **ف** سرخ ٹیلا بیت المقدس
١٧٧٤ سے ایک منزل ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اپنی قبر مین زندہ ہین جیسے شہید **ق** بُرَیْدَةُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ
فَزُوْرُوْهَا وَنَهَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ وَنَهَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ
سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَةِ کُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا مسلم مین بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے
تمکو منع کیا تھا قبرون کی زیارت سے سوا اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا مین نے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کے
گوشت رکھنے کو سو اب رکھو جتنا تمکو اچھا لگے اور منع کیا تھا مین نے تمکو نبیذ پینے سے مگر چمڑے کے برتن
مین سو اب پیا کرو سب برتنون مین پیو اور مست کرنے والی چیز کو نہ پیو **ف** ابتدائے اسلام مین لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہوئے تھے
اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک مین پھر گرفتار ہو جاوین جب لوگون کے دلون مین اسلام اور توحید
کا عقیدہ مضبوط ہوگیا تو اجازت دی اور بعضی حدیث مین زیارت قبور کا فائدہ بتایا کہ اس سے دنیا سرد ہوتی ہے اور
آخرت یاد پڑتی ہے حضرت نے یہ فائدہ اسواسطے بتلا دیا کہ نالوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہین اور شرک مین گرفتار
ہون اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تاکہ شراب نہ یاد پڑے جبکہ اسکی برائی دلون مین
١٧٧٥ بیٹھ گئی اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو ان برتنون کے استعمال کی اجازت دی اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا
اِخْوَانَنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا اِخْوَانَکَ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا کَیْفَ
تَعْرِفُ مَنْ لَمْ یَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَیْنَ ظَهْرَیْ
خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَهٗ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ یَاْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا
فَرَطُهُمْ عَلَی الْحَوْضِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو یہ تمنا ہے کہ ہم اپنے بھائیون کو دیکھے
اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہین حضرت نے فرمایا کہ تم تو میرے اصحاب ہو یعنی ہم صحبت اور رفیق ہو
تمھارے برابر کون ہو سکتا ہے اور ہمارے بھائی وے لوگ ہین جو ابھی نہین آئے یعنی اس زمانے مین موجود نہین تو اصحاب نے
کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت مین شفاعت کے واسطے کیونکر پہچانینگے اُن لوگون کو جو ہنوز موجود نہین سو حضرت نے
فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کے کئی پچ کلیان گھوڑے ہون بیچ نہایت مشکی گھوڑون کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑون کو

لیویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیون نہ پہچانیگا حضرت نے فرمایا تو دیسے لوگ بھی قیامت مین آوینگے منھ اور ہاتھ پاؤن
روشن کرکے وضو کے اثر سے اور مین حوض کوثر پر انکا پیشوا ہون سامان تیار کرنے والا **ف** اس حدیث مین حضرت نے
اپنے محروبان دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کرکے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا وعدہ کیا مسلمانون کو اس سے زیادہ کون فخر ہوگا
کہ حضرت نے انکو اپنا بھائی فرمایا مصرع معشوق کہ عشاق نوازست ہمین ست ❊ **فصل اول** اس فصل مین وے
حدیثین ہین جنکے سر پر ہرا [illegible] **ق** جریر هل انت مريحي من ذي الخلصة اي الكعبة اليمانية الشامية بخاری
۱۷۷۶ اور مسلم مین جریرؓ سے روایت ہو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو مجکو راحت دینے والا ہو ذی الخلصہ کے ڈھانے سے یعنی یمن کے
کعبے سے **ف** جریرؓ سے روایت ہو کہ یمن مین ایک تبخانہ تھا ذی الخلصہ اسکو کہتے تھے حضرت نے مجکو اسکے ڈھانے کا
حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی مین ڈیڑھ سو سوار سے وہان گیا اور اسکو ڈھایا اور اسکے پاس جن کا فرون کو پایا مارا پھر آکر انکی
حضرت سے خبر کی حضرت نے ہمارے واسطے دعاے خیر کی ❊ انس هل تدرون مما اضحك قلنا الله ورسوله اعلم
۱۷۷۷ قال من مخاطبة العبد ربه قال يا رب الم تجرني من الظلم قال يقول بلى قال فيقول فاني لا اجيز على نفسي
الا شاهدا مني فيقول كفى بنفسك اليوم شهيدا وبالكرام الكاتبين عليك شهودا فيختم على
فيه فيقال لاركانه انطقي قال فتنطق باعمالها ثم يخلى بينه وبين الكلام فيقول بعدا لكن و
سحقا فعنكن كنت اناضل مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مین کسواسطے ہنستا ہون
ہمنے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجکو ہنسی آتی ہو
بندہ کہیگا کہ اے میرے رب کیا تو مجکو نہین دیکھا ہو ظلم سے یعنی تو نے وعدہ کیا ہو کہ ظلم نہ کرونگا حضرت نے فرمایا خدا جواب
دیگا کہ ہان ہم ظلم نہین کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا کہ مین اجازت نہین دیتا اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنی
مجھپر اسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات مین کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی دینے کا مجکو
اعتماد نہین تو حق تعالی فرماویگا کہ تیری ذات ہی تجھپر گواہ ہونے مین کفایت کرتی ہو اور تجھپر کرام کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہو
حضرت نے فرمایا پھر مہر ہوگی اسکے منھ پھر حکم ہوگا اسکے ہاتھ پاؤن سے کہ بولو حضرت نے فرمایا تو اسکے بد کامون کو
ظاہر کرینگے پھر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھ پاؤن سے کہیگا کہ تمپر خدا کی مار پڑے مین تو تمھاری ہی طرف
سے جھگڑا کرتا تھا یعنی تمھارا ہی بچانا دوزخ سے مجکو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ مین گرتے ہو **ق** اسامة
۱۷۷۸ بن زيد هل ترك لنا عقيل من منزل بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہمارے
واسطے عقیل نے گھر چھوڑا ہو **ف** اسامہ بن زید سے روایت ہو کہ جب حضرت حجۃ الوداع مین مکے کے قریب پہونچے تو مین نے
عرض کی کہ اپنے مکانات سے کس مکان مین حضرت اترینگے اپنے مکان مین یا علیؓ کے یا جعفر طیارؓ کے تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی ابو طالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور علی مرتضیؓ جب حضرت نے مکے سے مدینے مین
ہجرت کی تو علی مرتضی اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھ دیا اسواسطے کہ مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اسوقت تک ایمان نہ لائے
تھے اس سبب سے مکے مین رہ گئے اور اپنے باپ کے وارث ہوئے اور مکانات بیچ ڈالے امام اعظم کے نزدیک مکے کے مکانات کا بیچ ڈالنا

١٧٧٩ درست ہے اور یہ حدیث انکی دلیل ہے ح ابو ہریرۃ ھل ترون قبلتی ھٰھنا واللہ ما یخفی علی رکوعکم ولا خشوعکم
وانی لاراکم من وراء ظھری ف مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا سامنا
ادھر ہی ہے خدا کی قسم مجھ پر تمھارا رکوع اور خشوع چھپا نہیں رہتا اور مقرر میں تمکو دیکھتا ہوں اپنی پشت سے ف جماعت
میں بعضے نو مسلم ادب سے نماز نہ پڑھتے رکوع اور سجود اور صف میں برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی تا کہ اس حرکت سے باز رہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ایسے ہی پس پشت سے
١٧٨٠ یہ معجزہ تھا حضرت کا ق اسامۃ بن زید ھل ترون ما اری قالوا لا قال فانی لاری مواقع الفتن خلال بیوتکم
کمواقع القطر قاله لما اشرف علی اطم من آطام المدینة بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں لوگوں نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں تمھارے گھروں کے اندر
فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے مینھ گرنے کے مقامات معلوم ہوتے ہیں یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب کہ مدینے کے کسی
قلعے سے جھانکا تھا ف اس حدیث میں ان فسادوں کی خبر ہے جو مدینے میں حضرت کے بعد ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت
١٧٨١ اور یزید کے وقت کا قتال ح ابو ہریرۃ ھل تستطیع اذا خرج المجاھد ان تدخل مسجدک فتقوم ولا تفتر
وتصوم ولا تفطر قاله لرجل قال له دلنی علی عمل یعدل الجھاد بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تجھ سے ہو سکتا ہے جب غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد میں داخل ہو سو نماز میں کھڑا رہے اور کبھی دم نماز نہ چھوڑے
اور روزہ رکھے اور کبھی نہ توڑے یہ حضرت نے اس مرد سے فرمایا جس نے حضرت سے کہا کہ مجکو وہ عمل بتلائیے جو جہاد کے برابر ہو
ف یعنی اگر تو ہر وقت شب و روز نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی سے
١٧٨٢ یہ نہیں ہو سکتا تو جہاد کے برابر کوئی عبادت نہیں ممکن ھ ابو ھریرۃ ھل تسمع النداء بالصلوۃ قال نعم قال فاجب قاله
لرجل اعمی حین قال یا رسول اللہ لیس لی قائد یقودنی الی المسجد وسأله ان یرخص له فیصلی فی بیته
فرخص له فلما ولی دعاہ فقال مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہے سائل نے
کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا تو مسجد میں حاضر ہوا کر یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جب کہ اسنے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی
لانیوالا آدمی نہیں جو مجکو مسجد میں لے آوے اور اسنے چاہا کہ حضرت اسکو اجازت دیں کہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کرے تو حضرت نے
اسکو اجازت دی جب وہ پھر چلا تو حضرت نے اسکو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت
واجب ہے جب اندھے کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت نہوئی تو صحیح سالم کیونکر ہوگی امام اعظم کے نزدیک جماعت
١٧٨٣ سنت مؤکدہ ہے یعنی واجب کے قریب ہے اور امام شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ق ابو ھریرۃ وابو سعید ھل
تضارون فی القمر لیلة البدر قالوا لا یا رسول اللہ قال فھل تضارون فی الشمس لیس دونھا سحاب قالوا لا قال
فانکم ترونه کذلک یجمع اللہ الناس یوم القیمة فیقول من کان یعبد شیئا فلیتبعه فیتبع من کان یعبد الشمس
الشمس ویتبع من کان یعبد القمر القمر ویتبع من کان یعبد الطواغیت الطواغیت وتبقی ھذہ الامة
فیھا منافقوھا فیاتیھم اللہ فی صورۃ غیر صورته التی یعرفون فیقول انا ربکم فیقولون نعوذ باللہ منک

هذا مكاننا حتى يأتينا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناه فيأتيهم الله في صورته التي يعرفون فيقول انا ربكم
فيقولون انت ربنا فيتبعونه ويضرب الصراط بين ظهري جهنم فاكون انا وامتي اول من يجيزه ولا يتكلم
يومئذ الا الرسل ودعوى الرسل يومئذ اللهم سلم سلم وفي جهنم كلاليب مثل شوك السعدان
هل رأيتم شوك السعدان قالوا نعم يا رسول الله قال فانها مثل شوك السعدان غير انه لا يعلم
ما قدر عظمها الا الله تخطف [illegible] الناس باعمالهم فمنهم الموبق بعمله ومنهم المخردل حتى ينجي حتى اذا فرغ
الله من القضاء بين العباد و[illegible]راد ان يخرج برحمته من اراد من اهل النار امر الملائكة ان يخرجوا من النار
من كان لا يشرك بالله شيئا ممن [illegible]راد الله ان يرحمه ممن يقول لا اله الا الله فيعرفونهم في النار يعرفونهم
باثر السجود تاكل النار من ابن آدم الا اثر السجود حرم الله على النار ان تاكل اثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا
فيصب عليهم ماء الحيوة فينبتون [illegible]نه كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء بين العباد
ويبقى رجل مقبل بوجهه على النا[ر] وهو آخر اهل الجنة دخولا الجنة فيقول اي رب اصرف وجهي عن النار
فانه قد قشبني ريحها واحرقني ذكا[ؤها] [illegible]ا فيدعو الله ما شاء الله ان يدعو ثم يقول الله هل عسيت ان فعلت ذلك بك
ان تسأل غيره فيقول لا اسألك غيره في[illegible] [يع]طي ربه من عهود ومواثيق ما شاء الله فيصرف الله وجهه عن النار فاذا
اقبل على الجنة ورآها سكت ما شاء [illegible] [الل]ه ان يسكت ثم يقول يا رب قدمني الى باب الجنة فيقول الله له أليس قد
اعطيت عهودك ومواثيقك لا تسأ[ل] [ش]يئا غير الذي اعطيتك ويلك يا ابن آدم ما اغدرك فيقول اي رب يدعو
الله حتى يقول له فهل عسيت ان ا[عطيت]ك ذلك ان تسأل غيره فيقول لا وعزتك فيعطي ربه ما شاء الله من
عهود ومواثيق فيقدمه الى باب [ال]جنة فاذا قام على باب الجنة انفهقت له الجنة فرأى ما فيها من
الحبرة والسرور فيسكت ما شا[ء] الله ان يسكت ثم يقول اي رب ادخلني الجنة فيقول الله أليس قد
اعطيت عهودك ومواثيقك الا ت[س]أل غير ما اعطيت ويلك يا ابن آدم ما اغدرك فيقول اي رب
لا اكونن اشقى خلقك فلا يزال يد[ع]و الله حتى يضحك الله منه فاذا ضحك الله منه قال ادخل
الجنة فاذا دخلها قال الله تمن[ه] فيسأل ربه ويتمنى حتى ان الله ليذكره فيقول من كذا وكذا حتى
اذا انقطعت به الاماني قال الله لك ذلك ومثله معه بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض اور ابوسعید رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتی ہی [illegible] چودھوین رات کے چاند دیکھنے مین اصحاب نے کہا کہ نہین یارسول اللہ فرمایا
بھلا تمکو کچھ تردد اور اختلاف اور ازدحام ہوتا ہی سورج کے دیکھنے مین جسوقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہو اصحاب
نے کہا کہ نہین فرمایا سو مقرر تم خدا کو [illegible] اسیطرح دیکھوگے حق تعالی لوگون کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا کہ جو جس
چیز کی بندگی کرتا ہو تو اسکا ساتھ د[ے] [illegible] یعنی اپنے معبود کے ساتھ دوزخ مین جاوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو آفتاب
کے ساتھ جاویگا اور جو چاند کو پوجتا [illegible] سو چاند کا ساتھ دیویگا اور جو بتون اور دیو بھوت کو پوجتا ہوگا وہ اُسکے ساتھ جاویگا
اور یہ امت محمدی باقی رہجاویگی اُ[نمی]ن منافق لوگ بھی ہونگے تو حق تعالی مسلمانون پر ظاہر ہوگا اُس صفت مین جو اُسکے

صفة الاخبار [illegible]

اعتقاد کے مخالف ہی سو فرماویگا کہ مین تمھارا رب ہون تو مسلمان کہینگے کہ نعوذ باللہ خدا ہمکو تجھسے پناہ مین رکھے ہم اس
مکان مین منتظر ہین یہانتک کہ ہمارا رب ہمپر ظاہر ہو سو جب کہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان جاوینگے پھر حقتعالی اُس
صفت مین ظاہر ہوگا جو اُنکے اعتقاد کے موافق ہی سو فرماویگا کہ مین تمھارا رب ہون تو مسلمان کہینگے ہان تو ہمارا رب
ہی سو اُسکا اتباع کرینگے اور دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا جاویگا تو مین اور میری امت سب سے پہلے عبور کرینگے اور
سواے پیغمبرون کے اُسدن کوئی نہ بول سکیگا اور پیغمبرون کا قول اُسدن یہ ہوگا کہ الٰہی پناہ پناہ اور دوزخ مین آنکڑے
ہین جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جھاڑ کا نام ہی اُسکے کانٹے سرکج ہوتے ہین حضرت نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے
کانٹے دیکھے ہین اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا تو وے دوزخ والے آنکڑے بھی سعدان کے کانٹون کی
طرح ہین مگر یہ کہ سواے خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اُن آنکڑون سے لوگون کو دوزخ کے اندر
پل صراط سے کھینچ لیوینگے اُنکے بداعمال کے سبب سے سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہو جاویگا اور بعضا اُدھموا نجات پانے تک
یہانتک کہ جب حق تعالی بندون کے فیصلے سے فراغت کریگا اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والون مین سے اپنی رحمت سے
جسکو کہ چاہے تو فرشتون کو حکم کریگا کہ دوزخ سے اُسکو نکالین جسنے خدا کے ساتھ کچھ شرک نہ کیا ہو جسپر خدانے رحمت کا ارادہ
کیا ہو جو کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے اُنکو دوزخ مین پہچان لیوینگے اُنکو سجدے کے نشان سے پہچانینگے آگ آدمی کو جلا ڈالیگی
مگر سجدے کے نشان کو خدانے دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا حرام کیا ہی تو دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے بھنے پھر اُنپر آب حیات
چھڑکا جاویگا تو اُس سے وے جم اُٹھینگے جیسے پانی کے بہاؤ کے کوڑے مین خودرو دانہ جم اُٹھتا ہی پھر حق تعالی بندون کا
فیصلہ کر چکے گا اور ایک مرد باقی رہجاویگا دوزخ کا سامنا کیے ہوئے اور وہ اہل بہشت مین سب سے پیچھے بہشت مین داخل
ہوگا تو وہ کہیگا اے میرے رب میرا منھ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اُسکی بدبو نے مجکو تنگ کر دیا اور اُسکی لپٹ نے مجکو
جلا ڈالا سو خدا سے دعا کیا کریگا جہانتک کہ خدا اُسکا دعا کرنا چاہیگا پھر حق تعالی فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا سوال پورا کرون تو
اُسکے سواے تو کچھ اور بھی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا مین اسکے سواے کچھ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول
قرار کریگا جسطرح کہ خدا چاہیگا تو خدا اُسکے منہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دیگا سو جب کہ بہشت کا سامنا کریگا اور اُسکو دیکھیگا
جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا اے میرے رب مجکو آگے بڑھا دے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالی اُس سے فرماویگا کہ
کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی پہلے سوال کے سواے مجھسے اور سوال نکریگا تیرا برا ہو اے آدمی تو کیا ہی دغا باز ہی تو وہ مرد
کہیگا اے میرے رب اور خدا سے دعا مانگے گا یہانتک کہ حقتعالی اُس سے فرماویگا اگر مین تیرا یہ مطلب پورا کر دون تو
اُسکے سواے تو اور کچھ بھی مانگیگا تو وہ کہیگا تیری عزت کی قسم ہی کہ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا
تو خدا اُسکو بہشت کے دروازے پر کر دیگا سو جب بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو تمام بہشت اُسپر نمود ہو جاویگی سو
اُسکو نظر آویگا جو کچھ اُسمین نعمت اور فرحت سے ہی تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا اے میرے رب اب مجکو بہشت
مین داخل کر تو حقتعالی اُس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی کہ اب مین نہ مانگونگا تیرا برا ہو اے آدمی کیا ہی تو
دغا باز ہی تو وہ کہیگا اے میرے رب مین تیری خلق مین بدبخت بے نصیب نہین ہونگا سو ہمیشہ دعا کیا کریگا یہانتک

[illegible] ترجمہ مشارق الانوار

کہ خدا اُس سے راضی ہو جاویگا سو جب کہ خدا راضی ہوگا تو فرماویگا کہ جا بہشت مین سو جب وہ بہشت مین جاویگا تو حقتعالی اُس سے فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگیگا اپنے رب سے اور تمنا ظاہر کریگا یہانتک اُسپر کرم ہوگا کہ حقتعالی اُسکو یاد دلاویگا تو کہیگا کہ فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہانتک کہ جب اُسکی سب ہوس اور خواہشین ہو چکینگی حقتعالی فرماویگا تیرے یہ سب سوال پورے ہوئے اور اُسکے ساتھ اتنا اور بھی **ف** اس حدیث سے بتفصیل تمام رویت الٰہی قیامت مین ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہی اہل سنت وجماعت کا جن لوگون کی قسمت مین نعمت دیدار نہین وے اسکی انکار کرتے ہین لیکن یہ اعتقاد ضرور رکھنا چاہیے کہ حق تعالی شکل اور جسم سے پاک ہی اُسکے دیدار کی کیفیت ہمکو نہین معلوم جسطرح کہ حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہی اور جہت کا مقید نہین اُسی طرح اپنے بے جہت دکھلانے پر بھی قادر ہی ہرچند آدمی کی عقل یہان حیران ہی لیکن اُسکی قدرت سے سب آسان ہی

۱۴۸۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِی الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِیْ سَحَابٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِیْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ اَیْ فُلُ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰی قَالَ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّیْ قَدْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِیْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِیْ فَيَقُوْلُ اَیْ فُلُ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰی اَیْ رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّیْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِیْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِیْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هٰهُنَا اِذَنْ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ الْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِیْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْهَدُ عَلَیَّ فَيُخْتَمُ عَلٰی فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ اِنْطِقِیْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِیْ يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہی آفتاب کے دیکھنے مین ٹھیک دوپہر کو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا سو کیا تمکو تردد ہوتا ہی چاند کے دیکھنے مین چودھوین رات کو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے سو قسم ہی اُسکی جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ تمکو اپنے رب کے دیدار مین شبہہ اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے مین یعنی جیسے چاند سورج کی رویت مین اشتباہ نہین ویسے ہی خدا کی رویت مین اشتباہ نہوگا پھر حق تعالی حساب کریگا بندے سے سو کہیگا ای فلانے بندے بھلا مین نے تجھکو کیا افضل مخلوقات نہین کیا اور تجھکو سردار نہین بنایا اور تجھکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور نہ چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی حضرت نے فرمایا تو حق تعالی فرمائیگا بھلا تجھکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو حق تعالی فرمائیگا کہ اب ہم بھی تجھکو بھولتے ہین

جیسے تو ہمکو بھولا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہیگا کہ اے فلانے بھلا مین نے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین
کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم
کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی اے میرے رب پھر خدا فرمایگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجسے ملیگا تو بندہ
کہیگا کہ نہین پھر خدا فرمایگا سو مقرر مین تجکو اب بھلاتا ہون جیسے تو مجکو بھولا پھر تیسرے بندے سے حساب کریگا تو اوس سے
بھی اسیطرح کہیگا سو بندہ کہیگا اے رب کہ مین تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا اور تیرے پیغمبرون کا اور مین نے نماز پڑھی
اور روزہ رکھا اور زکوة اور صدقہ دیا اسیطرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اوس سے ہوسکیگا تو حقتعالی
فرماویگا دیکھیہین تیرا جھوٹھ ظاہر ہوا جاتا ہی حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہین بندہ اپنے
جی مین سوچیگا کہ کون مجپر گواہی دیگا پھر اوسکے منھ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ بول تو اوسکی ران اور اوسکا
گوشت اور اوسکی ہڈیان اوسکے عمل پر بولینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نرہے اوسی کی ذات کی گواہی
سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹھا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا زیادہ تر غضب کریگا ف اس حدیث مین اول دیدار خدا
کا ذکر کیا پھر دو کافرون کا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکر ہین پھر منافق کا جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے
١٧٨٥ اور دل سے انکار یا شک رکھے ق اَبُوبَرْزَةَ هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا اَرْبَعَةً ثُمَّ
قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ فَقَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ
فَقَالُوْا لَا قَالَ لٰكِنِّیْ اَفْقِدُ جُلَيْبِيْبًا فَاطْلُبُوْهُ بخاری اور مسلم مین ابوبرزہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تم کسی کو تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے چار شخصون کو
تلاش کرتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے
اور فلانے کو تلاش کرتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ان کے سوا
ہم کسی کو تلاش نہین کرتے حضرت نے فرمایا ولیکن مین تو جلیبیب کو تلاش کرتا ہون سو تم بھی اوسکو تلاش کرو ف
کسی جنگ مین لڑائی کے بعد اصحاب اپنے عزیز اور دوستون کی لاشین تلاش کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
١٧٨٦ پھر جب جلیبیب کی لاش ملی تو حضرت نے اونکا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ میرا ہی اسکا خ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ
هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ بخاری مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو فتح
اور روزی نہین ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبون کے سبب سے ف یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر نہ گھمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی
غریبون ہی کی برکت سے ملتی ہی تو اونکی خدمت اور خاطرداری اپنے حق مین غنیمت سمجھو اونکو ناچیز اور ذلیل مت جانو
١٧٨٧ ق سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ هَلْ رَاٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّیْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِیْ فَاَخَذَا
بِيَدَیَّ فَاَخْرَجَانِیْ اِلَى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ كَلُّوْبٌ مِنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهٗ
فِیْ شِدْقِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ
مِثْلَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ

عَلٰى رَأْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْ بِصَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهٖ رَأْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَأْخُذَهٗ فَلَا يَرْجِعُ
اِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهٗ وَعَادَ رَأْسُهٗ كَمَا هُوَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا
اِلٰى نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارًا فَاِذَا اُوْقِدَتِ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادُوْا
يَخْرُجُوْنَ فَاِذَا اُخْمِدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى
اَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ
فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ
فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَفِيْ اَصْلِهَا
شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوْقِدُهَا فَصَعِدَا بِيْ فِي الشَّجَرَةِ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا
لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا فَصَعِدَا
بِي الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ مِنْهَا فِيْهَا شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ
فَقُلْتُ لَهُمَا اِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِيْ عَمَّا رَاَيْتُ قَالَا نَعَمْ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ
يُشَقُّ شِدْقُهٗ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ يُشْدَخُ رَأْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ
بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي النَّقْبِ هُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي النَّهَرِ اٰكِلُ الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِيْ
رَاَيْتَ فِيْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهٗ فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ
الْاُوْلَى الَّتِيْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَاَنَا جِبْرَئِيْلُ وَهٰذَا
مِيْكَائِيْلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَاِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابِ وَيُرْوٰى مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَا ذَاكَ
مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعَانِيْ اَدْخُلْ مَنْزِلِيْ قَالَا اِنَّهٗ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهٗ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ

بخاری اور مسلم مین سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم مین سے کسی نے خواب دیکھا ہی ہمنے کہا کہ نہین حضرت
نے فرمایا مگر مین نے تو آج کی رات خواب مین دیکھا دو مردون کو کہ میرے پاس آئے سو اُنھون نے میرے دونون ہاتھ
پکڑے سو مجکو پاک زمین کی طرف لیگئے وہان ایک مرد تو بیٹھا ہی اور ایک مرد کھڑا ہی اُسکے ہاتھ مین لوہے کا آنکڑا ہی اُسکو
بیٹھے مرد کے گل پھڑے مین ڈالتا ہی کہ اُسکی گدّی تک پہونچ جاتا ہی پھر اُسکے دوسرے گل پھڑے سے اسیطرح کرتا ہی یعنی جبتک
دوسرے گل پھڑے کو چیرتا ہی پہلا گل پھڑا جڑ جاتا ہی پھر دوبارہ اسیطرح کرتا ہی تو مین نے کہا کہ یہ کیا ہی اُن دونون مردون نے
کہا آگے چل سو ہم آگے چلے یہانتک کہ چت لیٹے مرد پاس آئے اور ایک مرد اُسکے سر پہ پتھر لیے کھڑا ہی سو اُس سے اُسکے سر کو
کچلتا ہی تو اُسکے جب مارتا ہی پتھر لڑھک جاتا ہی تو اُسکی طرف وہ چلا جاتا ہی کہ لے آوے سو یہانتک پلٹ کر نہین پہونچتا ہی
کہ اُسکا سر جُڑ جاتا ہی اور درست ہو جاتا ہی جیسا کہ تھا سو وہ مرد اُسکی طرف پلٹ آتا ہی اور مارتا ہی سو مین نے کہا کہ یہ کیا ہی اُنھون
نے کہا آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل تنور تھا پہونچے اُسکا منھ تنگ اور اندر کشادہ ہی اُسکے نیچے آگ جل رہی ہی

کشف الاسرار ترجمہ مشارق الانوار

بیان جزاے زنا و سود خوری و زانی و سود خورو بیان عمل نکرنے قرآن

سو جب کہ آگ بھڑکتی تھی اُسکے اندر کے لوگ اونچے ہو آتے تھے یہانتک کہ قریب تھا کہ نکل پڑین پھر جب بجھتی تھی
تو اُسکے اندر ہو جاتے تھے اور اُسمین ننگے مرد اور عورتین تھین سو مین نے کہا کہ یہ کیا ہی اُنھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے
یہانتک کہ خون کی نہر پر پہونچے اُسمین ایک مرد کھڑا ہی اور نہر کے کنارے پر ایک مرد ہی اُسکے آگے پتھر ہین ہاتھون مین پتھر ہین
سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر مین تھا سو جب کہ اُسنے چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نے اُسکے منہ مین پتھر مارا سو اُسکو ہٹایا
جہان کہ وہ تھا سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اُسکے منہ مین پتھر مارتا تھا سو وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو مین نے کہا کہ
یہ کیا ہی اُنھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہانتک کہ ایک سبز باغ تک پہونچے اُسمین ایک بڑا درخت تھا اور اُسکی جڑ مین
ایک پیر مرد اور لڑکے ہین اور درخت کے قریب ایک مرد ہی اُسکے آگے آگ ہی وہ اُسکو بھڑکا رہا ہی سو میرے ساتھی
دونون مرد مجکو اُس درخت پر چڑھا لیگئے اور ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ مین نے کبھی اُس سے بہتر اور افضل گھر نہین دیکھا
اُسمین مرد ہین بڑے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر مجکو اُنھون نے اُس سے نکالا تو درخت پر مجکو چڑھا لیگئے
سو ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا مین نے کبھی اُس سے بہتر اور افضل نہین دیکھا اُسمین بڑے
اور جوان ہین سو مین نے اُنسے کہا کہ تم دونون نے مجکو رات بھر گھمایا تو اب بتلاؤ مجکو جو کہ مین نے دیکھا ہی اُنھون نے
کہا کہ ہان ہم تبلاتے ہین اُس مرد کو جو تو نے دیکھا تھا جسکے گل پھڑے چیرے جاتے تھے سو جھوٹا آدمی تھا کہ جھوٹی
باتین بناکر لوگون سے کہتا تھا لوگ اُس سے سیکھ کر اور دن سے نقل کرتے تھے یہانتک کہ سارے جہان مین جھوٹھ
مشہور ہو جاتا تھا تو اُسپر یہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکا تو نے دیکھا تھا کہ اُسکا سر کچلا جاتا تھا سو وہ مرد ہی
جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو تو اُس سے غافل ہو کر رات کو سو رہا یعنی تہجد مین قرآن نہ پڑھا اور دن کو اُسپر عمل نکیا یہی
عذاب اُسپر ہوا کریگا روز قیامت تک اور جن کو تو نے گڑھے مین دیکھا وے زنا کار لوگ ہین اور جسکو تو نے نہر مین دیکھا
وہ سود خور ہی اور جس پیر مرد کو کہ تو نے درخت کی جڑ پاس دیکھا وے ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ جو لڑکے کہ اُنکے گرد
ہین سو لوگون کی اولاد ہین اور جو کہ آگ بھڑکاتا ہی سو مالک ہی دوزخ کا داروغہ پہلا گھر جسمین تو داخل ہوا تھا وہ عوام ایمان
دارونکا مقام ہی اور یہ گھر تو شہیدونکا گھر ہی اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہی اب اپنے سر کو تو اُٹھا سو مین نے اپنے سر کو اُٹھایا
تو کیا دیکھتا ہون کہ میرے اوپر بدلی ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ میرے اوپر ایک سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہی اُنھون نے
کہا کہ یہ تیرا مقام ہی تو مین نے کہا مجھے چھوڑو کہ مین اپنے مکان مین جاؤن اُنھون نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہی کہ تو نے
ابھی اُسکو پورا نہین کیا سو جب کہ تو عمر کو پورا کر چلیگا تو اپنے مکان مین آویگا اس حدیث مین جھوٹھ اور قرآن کی
غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہی حفظ قرآن کا یہ حق ہی کہ اُسکو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصا رات کو تہجد
مین اور اُسکے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ مسلمانون کے لڑکے بعد مرنے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سپرد ہوتے ہین
۱۴۸۸ اور ثابت ہوا کہ حضرت کے سوائے شہیدون کا رتبہ اور مسلمانون سے نہایت افضل ہی عَنْ اَنَسٍ هَلْ فِيكُمْ مِنْ اَحَدٍ
لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ يَعْنِي الذَّنْبَ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا يَعْنِي قَبْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی تم مین ایسا شخص ہی جسنے آج رات کو صحبت وزنی نکی ہو

سو ابو طلحہ نے کہا کہ مین ہون حضرت نے فرمایا تو اُسکی قبر مین اتر یعنی حضرت کی بیٹی کی قبر مین ف انس رض سے روایت ہی
کہ ہم حضرت کی بیٹی کے جنازے پر حاضر ہوئے اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یہ جو حضرت نے فرمایا [کہ جسنے اُس] رات کو حرکت نکی ہو یعنی عورت سے صحبت نکی ہو معلوم ہوا کہ قبر مین داخل ہونا اُسکا افضل ہی جسنے
اُس رات کو صحبت نکی ہو ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَهُ لِرَجُلٍ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ
۱۴۸۹ الَّتِي عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ قرآن یاد ہی یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسنے اُس عورت کے نکاح کا ارادہ کیا تھا جسنے
چاہا تھا کہ حضرت کے پاس رہے ف اسکا قصہ مفصل ہو چکا کہ حضرت نے اُس عورت کو نہ قبول کیا پھر اسکا نکاح دوسرے
شخص سے کر دیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ وہ عورت کو قرآن سکھلا دیوے هر الشَّرِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ
۱۴۹۰ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ قَالَهُ لَهُ مسلم مین شرید بن سوید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ امیہ بن صلت
کی شعر یاد ہی یہ حضرت نے شرید رض سے فرمایا ف مصابیح مین شرید سے روایت ہی کہ مین ایک روز حضرت کے
پیچھے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ تجکو امیہ کا شعر یاد ہی مین نے کہا کہ ہان یاد ہی مین نے ایک شعر پڑھا حضرت نے فرمایا
اور پڑھ مین نے دوسری شعر پڑھی پھر فرمایا اور پڑھ مین نے تیسری پڑھی اسیطرح سو شعرین پڑھین معلوم کیا چاہیے کہ یہ
زمانہ کفر مین ایک شاعر تھا اُسکے شعرون مین حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اسواسطے حضرت نے اُنکو سنا پھر فرمایا کہ اُسکی
زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنی زبان سے مضمون تو اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حب دنیا نہ گئی اور یہی حال ہی
اکثر شاعرون کا کہ اشعار مین بعضے مضمون تو نہایت خوب اور راست زبان سے نکلتے ہین لیکن دل سیاہ شعر گو زبان تیری
در افشان ہوئی ✦ ہاے پر دل کی سیاہی نہ گئی هر أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي عُيُونِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَهُ ۱۴۹۱
لِرَجُلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ قَدْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا قَالَ عَلَى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلَى أَرْبَعِ
أَوَاقٍ فَقَالَ لَهُ عَلَى أَرْبَعِ أَوَاقٍ كَأَنَّمَا تَنْحِتُونَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هَذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيكَ وَلَكِنْ
عَسَى أَنْ نَبْعَثَكَ فِي بَعْثٍ تُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي عَبْسٍ وَبَعَثَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فِيهِمْ مسلم
مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اُسکو دیکھ لیا ہی اسواسطے کہ انصار کی آنکھون مین کچھ ہی یعنی چھوٹی
یا کرنجی آنکھ ہوتی ہی یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے حضرت کو خبر دی کہ مین نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اُسنے
کہا مین اُس عورت کو دیکھ چکا ہون حضرت نے فرمایا کہ کتنے مہر پر تو نے اُس سے نکاح کیا اُسنے کہا ایک سو ساٹھ درم
پر تو حضرت نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھ درم مہر باندھا گویا کہ تم لوگ اس پہاڑ کی طرف سے چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس
تو نہین جو ہم تجکو دیوین ولیکن عنقریب ہی کہ تجکو ہم کسی دوڑ مین بھیجینگے وہان تجکو فائدہ ہوگا راوی نے کہا پھر حضرت نے بنی عبس
کی قوم پر دوڑ بھیجی اور اُس مرد کو اُسمین بھیج دیا ف معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اُسکو دیکھ لیوے تا کہ آخر کو
افسوس نکرنا پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہونچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہی اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے
۱۴۹۲ مقدور سے زیادہ مہر نباندھے اسی واسطے حضرت نے اُسپر عتاب کیا لیکن از راہ کرم پھر اُسکا نباہ کر دیا ق ابن عمر هل

وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ اَنَّهُمُ الْاٰنَ يَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ **قَالَهٗ** لَمَّا وَقَفَ عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تمنے سچ پایا جو تمھارے رب نے وعدہ کیا
پھر حضرت نے فرمایا کہ وے لوگ ابھی سنتے ہین جو مین کہتا ہون یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا کہ بدر کے کوئین پر
کھڑے ہوئے **ف** جب جنگ بدر مین اسلام کی فتح ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوئے اور ستر مارے گئے حضرت نے
اُنکی لاشون کو کنوئین مین ڈلوا دیا پھر یہ حدیث فرمائی **فصل فی فعل الامر** اس فصل مین وے حدیثین ہین
1793 جنکے سر پر فعل امر کا ہی اَئْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیے کہ تمھاری اقتدا کرین جو تمھارے بعد ہین **ف** بعضے اصحاب صف سے
پیچھے کھڑے رہتے حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول صف کے لوگ نماز مین میری پیروی کرین اور
دوسری صف والے پہلی صف والون کی اقتدا کرین اسی طرح سے آخر تک حضرت کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا اصحاب
1794 کو صف اول مین کھڑا کرتے تھے تا کہ حضرت سے آداب نماز کے سیکھین اور غیرون کو سکھلاوین **ق** عَلَى اِئْتُوْا رَوْضَةَ
خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَّعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا **قَالَهٗ** لِعَلِيٍّ وَالزُّبَيْرِ وَالْمِقْدَادِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنْطَلِقُوْا حَتّٰى
تَأْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ **قَالَهٗ** لِعَلِيٍّ وَاَبِيْ مَرْثَدٍ نِ الْغَنَوِيِّ وَالزُّبَيْرِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جاؤ شفتالو کے باغ مین سو البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہی اُسکے پاس خط ہی سو اُس سے اُس خط
کو لے لو یہ حضرت نے علی مرتضیٰ اور زبیر اور مقدادؓ سے فرمایا اور دوسری روایت لیا ہی کہ حضرت نے علی مرتضیٰ اور
ابو مرثد اور زبیر سے فرمایا چلو یہانتک کہ شفتالو کے باغ مین جاؤ **ف** یہ عورت جاسوس تھی کافرون کا خط مدینے سے لیے جاتی تھی
1795 حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اسواسطے اصحاب کو بھیجکر خط چھنوا لیا باقی قصہ مفصل ہو چکا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِئْتُوْنِيْ
بِكِتَابٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا **قَالَهٗ** فِيْ مَرَضِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمھارے واسطے نوشتہ لکھدون تا کہ اُس تحریر کے بعد تم کبھی نہ بھٹکو
یہ حضرت نے اپنے مرض الموت مین فرمایا **ف** بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ پنجشنبے کے دن حضرت کی
بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکھدون کہ اسکے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران
نہو تو اصحاب نے کاغذ لانے نہ لانے مین گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہی درد سے زبان کیا بے قابو
ہو گئی ہی اُسکو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت سے اس بات کو تحقیق کرنے لگے حضرت نے فرمایا اب مجکو نہ چھیڑو جس مین
اب مین مشغول ہون اُس سے بہتر ہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے انکو تین چیزکی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکین کو
عرب کے ٹاپو سے نکال دیجیو اور دوسری یہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تھا راوی نے کہا تیسری چیز مجکو یاد
نہین رہی بعضے علما نے کہا ہی کہ تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کرکے شام کو بھیجو اور بخاری مین ابن عباسؓ سے
دوسری روایت یون ہی کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہی اور تمھارے
پاس قرآن موجود ہی ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنی لکھنا چندان ضرور نہین اور انھون نے کہا کہ کاغذ لاؤ **ف**

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

شیعہ اس مقام میں عمر فاروق رضی پر طعنہ کرتے ہین کہ اُنھون نے کاغذ حضرت کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ ہمکو قرآن
کفایت کرتا ہے اُسکا جواب یہ ہے کہ تمھارے فہم کا قصور ہے عمر فاروق رضی پر کوئی طعن کا مقام نہین اسواسطے کہ اُسوقت
حضرت کی کوٹھری مین اور اصحاب موجود تھے علی مرتضیٰ رضی بھی اُن مین شامل تھے اور حضرت نے سب حاضرین سے
کاغذ مانگا تھا اگر عمر رضی کاغذ نہ دیتے تھے تو علی کا ہاتھ کس نے پکڑا تھا حضرت کے یہان سوا سے قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا
دستور نہ تھا اور قرآن سب پورا ہوچکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچھا تھا لیکن
حضرت نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نہ کرتے ہو اسواسطے
کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو
دوسرے وقت اُسکو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن تین چیزون کی حضرت نے وصیت کی اُنھین کو لکھواتے
اور یہ جو عمر فاروق رضی نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہے اُسکا یہ مطلب نہین کہ سواے قرآن کے حضرت کی حدیث کی بھی حاجت
نہین بلکہ اُسکا یہ مطلب ہے کہ سکے بعد قرآن مین اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی آیت اُتری یعنی تمھارے دین کو پورا کر چکا یعنی اب کوئی
تازہ حکم دین کا باقی نہین رہا قرآن اور حدیث مین دین کی تفصیل ہو چکی اسواسطے عمر فاروق رضی نے حضرت کو عین شدت
بیماری مین لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا اسکو نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیرخواہی ہے اسواسطے کہ
دستور ہے کہ بیماری مین اپنے بزرگ اور استاد کو مشقت سے بچاتے ہین چنانچہ اگر استاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے کے واسطے
بلاوے تو شاگرد بخیال اُسکی تکلیف کے پڑھنے سے انکار کرتا ہے یہ نافرمانی نہین یہ سراسر محبت اور دلسوزی ہے شعر چشم عبا اندیش
کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر ق عَائِشَةَ اِئْذَنُوْا لَهٗ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيْرَةِ
۱۴۹۶ عَنْ ... بِئْسَ اَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ ایک مرد نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا اُسکو آنے دو سو بُرا بیٹا ہے اپنی قوم کا یعنی اپنی قوم مین بُرا
آدمی ہے یا یون فرمایا کہ اپنی قوم مین بُرا بھائی ہے اور دوسری روایت یون ہے کہ اپنی قوم کا بُرا بھائی اور بُرا بیٹا ہے ف
حضرت عائشہ رضی سے پوری روایت یون ہے کہ ایک شخص نے خدمت مین حاضر ہونیکی اجازت مانگی حضرت نے اُسکو اجازت دی
اور فرمایا کہ بُرا آدمی ہے جب وہ حضرت پاس بیٹھا تو حضرت نے اُس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا
مین نے کہا کہ یا حضرت آپ نے تو اُسکو بُرا کہا تھا پھر جب وہ آیا تب حضرت نے اُس سے اخلاق کیے تو حضرت نے
فرمایا کہ اے عائشہ مجھکو تو نے بدخلق اور فحش گو کب پایا تھا بدترین خلق سے خدا کے نزدیک وہ شخص ہے قیامت کے دن
جسکی لوگ تعظیم تواضع کرین اُسکی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت
اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے درست ہے اور فاسق کی جو بے پردہ فسق کرتا ہے غیبت کرنا درست ہے تاکہ اور لوگ
اُسکا حال سنکر عبرت پکڑین ق عَائِشَةَ اِئْذَنِيْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ يَعْنِيْ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ بخاری اور ۱۴۹۷
مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ افلح ابو قعیس کے بھائی کے حق مین حضرت نے مجھے فرمایا کہ اُسکو آنے دے
اسواسطے کہ وہ تیرا شیر نوشی کے رشتے سے چچا ہے تیرا داہنا ہاتھ خاک آلودہ ہو اگر تو حکم نہ مانے ف حضرت عائشہ رضی سے

کتاب الآداب [illegible]

روایت ہے کہ مین نے ابو قعیس کی جورو کا دودھ پیا تھا جب عورتون کو پردے کا حکم ہوا تو افلح ابو قعیس کا بھائی میرے
دروازے آیا اور اُسنے گھر مین آنے کی اجازت مانگی مین نے کہا واسطے مین اُسکو اجازت نہ دونگی جبتک کہ حضرت اجازت
دینگے اسواسطے کہ مجکو ابو قعیس نے دودھ نہین پلایا بلکہ اُسکی جورو نے پلایا جب حضرت گھر مین تشریف لائے تب مین نے
یہ حال حضرت سے عرض کیا اُسوقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسیواسطے حضرت عائشہؓ فرماتی تھین کہ جو نسب سے حرام ہے وہ
شیرخوارگی سے بھی حرام ہے معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اُسکے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا ضرور نہین
۱۷۹۸ کروے محرم ہو گئے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِبْدَءْ بِمَنْ تَعُوْلُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
اول اپنے اہل وعیال سے دینا شروع کر ف یعنی اہل وعیال کا دینا فرض ہے اور غیرون کا دینا نفل اور فرض نفل سے
۱۷۹۹ مقدم ہے چنانچہ اگلی حدیث مین اسکی تفصیل موجود ہے جَابِرٌ اِبْدَءْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ
فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا قَالَهٗ لِاَبِيْ مَذْكُوْرٍ
الْاَنْصَارِيِّ حِيْنَ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهٗ يَعْقُوْبُ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
اول اپنی ذات سے شروع کر سو اُسپر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل وعیال کو دے پھر اگر تیرے اہل وعیال سے بچے
تو اپنے رشتہ دارون کو دے سو اگر تیرے رشتہ دارون سے بھی بچے تو اسطرح اور اسطرح یعنی داہنے اور بائین ہر ایک محتاج
کو دے یہ حضرت نے ابو مذکور انصاری سے فرمایا جبکہ اُسنے اپنے یعقوب غلام کو آزاد کیا یا اپنے مرنے کے بعد یعنی اُسنے یون کہا
تھا کہ جب مین مرجاؤن تو میرا غلام آزاد ہے ایسے غلام کو مدبر کہتے ہین ف مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے
اپنے غلام کو مدبر کیا اور اُسکے پاس اُس غلام کے سوا کچھ مال نہ تھا جب حضرت کو یہ خبر پہونچی تو حضرت نے اُسکا
آزاد کرنا نہ درست رکھا اور فرمایا کہ اسکو کون مول لیتا ہے ایک شخص نے آٹھ سو درم کو مول لیا پھر حضرت نے وے درم اُس
انصاری کو دیے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کی خیرات کرنے سے اپنے اہل وعیال کا دینا مقدم ہے اول خویش بعدہ
۱۸۰۰ درویش ف اُمُّ عَطِيَّةَ اِبْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا قَالَهٗ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِيْ غَسَلْنَ ابْنَتَهٗ وَهِيَ
زَيْنَبُ زَوْجَةُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَتْ اَكْبَرَ بَنَاتِهٖ بخاری اور مسلم مین ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اُسکی داہنی طرفون سے اور وضو کے مقامون سے غسل دینا شروع کرو یہ حضرت نے اُن عورتون سے فرمایا جو حضرت
کی بیٹی کو غسل میت دیتی تھین انکا نام زینب تھا ابو العاص بن ربیع کی بی بی حضرت کی بیٹیون مین یہی سب سے
بڑی تھین ف معلوم ہوا کہ میت کا داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہے اور داہنی طرف مین وضو کے
۱۸۰۱ مقامون کو یعنی منہ اور ہاتھ کو مقدم کرے ق اَبُوْذَرٍّ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ اِنْتَظِرْ اِنْتَظِرْ قَالَهٗ لِلْمُؤَذِّنِ بِالظُّهْرِ بخاری
اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے ٹھنڈا ہونے دے یا کہ یون فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر
یہ حضرت نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا ف یعنی گرمی کے موسم مین ٹھنڈے وقت اذان دینا اور نماز پڑھنا مستحب ہے
۱۸۰۲ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی جوش سے ہے ف یعنی گرمی کے موسم مین ظہر کی

نماز مین تاخیر مستحب ہی تاکہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دونون حدیثین امام اعظم کے مذہب کی کامل دلیلین ہین ق کعب بن
مالك اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک سے روایت ہی کہ ١٨٠٣
حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو افضل دن سے جو تجھپر گذرا جیسے کہ تجکو تیری مان نے جنا یہ حضرت نے کعب سے فرمایا ف کعب جنگ
تبوک مین حضرت سے کٹ رہ گئے تھے خدا اور رسول کا اُنپر پچاس دن عتاب رہا جب انکی توبہ قبول ہوئی تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین بہتر دن وہی ہی جسدن اُس سے خدا راضی ہو ق عمرو بن عوف اَبْشِرُوا
وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ ١٨٠٤
كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ وَيُرْوٰى وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ بخاری اور مسلم مین
عمرو بن عوف سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اور امید رکھو اُسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم
خدا کی مجکو محتاجی کا تمپر ڈر نہین و لیکن مین تمپر خوف کرتا ہون دنیا کی کشایش اور بہتایت سے جیسے اگلی امتون پر
کشایش ہوئی سو تم دنیا مین حرص کرو اور حسد کرو جیسے انھون نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے جیسے انکو ہلاک کیا اور دوسری
روایت یہ ہی کہ دنیا تمکو غفلت میں ڈالے جیسا انکو غفلت مین ڈالا ف بحرین کے ملک سے حضرت کے پاس
مال آیا اُسکو سنکے انصار لوگ صبح کی نماز پڑھکے حضرت کے سامنے ہوئے حضرت مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر
سنکے آئے ہو انصار نے کہا ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فتح اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی پھر کثرت
مال کا نقصان ارشاد فرمایا ق عَائِشَةُ اَلْبُشْرٰى يَا عَائِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّاَكِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی ١٨٠٥
کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اے عائشہ خدا نے تو تیری پاکدامنی بیان کردی ف جب کہ حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی
اور انکی پاکدامنی مین قرآن اترا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِبْغِنِيْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَاْتِنِيْ ١٨٠٦
بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کر لا میرے واسطے پتھر کہ مین اُس سے
استنجا کرون اور نلا نامیرے پاس ہڈی اور گوبر کو ف معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے پاک کرنا پاخانے کے بعد سنت ہی اور ہڈی
اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہین ہی اسی طرح کوئلہ سے م اَنَسٌ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيَّ ١٨٠٧
الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ السَّحْمَاءِ
مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اُس عورت کو کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدھے بال معیوب
آنکھون والا تو وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہی اور اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھنگرالے بال پتلی پنڈلیون والا تو وہ لڑکا شریک
بن سحما کا ہی ف ہلال بن امیہ نے اپنی جورو کو شریک بن سحما سے عیب لگایا چنانچہ حضرت نے اُن دونون مین جدائی کرادی
انکی جورو حاملہ تھی اسواسطے حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی جب اُسکے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما سے
مشابہ ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم اُسپر جاری نہو گیا ہوتا تو مین اُس عورت پر کچھ حکم کرتا یعنی سزا دیتا اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہی کہ مشابہت بھی حجت ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہین
اور حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا ہوگا خ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ١٨٠٨

ثُمَّ اَبْلِي وَاَخْلِقِي ثُمَّ اَبْلِي وَاَخْلِقِي بخاری مین ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹیؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا کرے تو پہن پھاڑے پھر خدا کرے تو پہن پھاڑے پھر خدا کرے تو پہن پھاڑے ف ام خالد سے روایت ہو کہ
حضرت کے پاس بہت کپڑے آئے انمین ایک چھوٹی سیاہ لوئی تھی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ کس کو پہناونگا اصحاب
1809 چپ رہے پھر حضرت نے مجکو بلا کر اپنے ہاتھ سے پہنائی پھر یہ دعا دی ھو عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ
مَنْ قَبْلَكُمْ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بخیلی سے اسواسطے کہ بخیلی نے تمسے اگلے لوگون کو
ہلاک کیا ف جب آدمی پر بخل غالب ہوا تو زکوۃ بھی نہ دے سکیگا تو فرض کو ترک کیا اسواسطے لائق عذاب کے ہوا
1810 ق عَائِشَةُ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو دوزخ
1811 سے کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی ف یعنی کمتر خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہو ھو اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا
اللَّاعِنَانِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ بچو دو لعنت کروانے والے کامون سے اصحاب نے کہا کہ وہ کام لعنت کروانے والے کون ہین حضرت نے فرمایا
جو آدمی کہ لوگون کی راہ مین جائے ضرور پھرے یا انکے سایہ کے مقام مین ف یہ راہ اور سایہ اور درخت کے نیچے
1812 جائے ضرور پھرنا رنج رسانی کا سبب ہو اسواسطے لوگ اسپر لعنت کرتے ہین اور بد کہتے ہین ھو اَنَسٌ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ
فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُمْ بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ پورا رکوع اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہو اس اللہ پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہو کہ البتہ مین اپنے پیٹھ پیچھے
سے دیکھتا ہون تمکو جب کہ رکوع کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو ف بعضے دہات کے لوگ رکوع اور سجدے مین جلدی کرتے
1813 تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خر اَنَسٌ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ وَيُرْوٰى فَمَا
عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَكَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھم جا اے احد تجھپر تو پیغمبر ہی ہو اور صدیق اور دو شہید
اور دوسری روایت مین یون ہو تجھپر تو سوائے پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہین اور احد کے پہاڑ پر حضرت تھے اور ابوبکر
صدیقؓ اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ف حضرت ان اصحاب کے ساتھ احد کے پہاڑ پر تھے سو اسکو جنبش ہوئی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ ٹھم گیا یہ معجزہ ہو کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ
1814 شہید ہوئے چنانچہ مشہور ہو جنبش پہاڑ کی از راہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگوارون نے اسکو مشرف کیا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَجِبْ
عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَهٗ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے الٰہی اسکی جبرئیل سے مدد کر یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف کفار قریش نے
1815 حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے اسکا جواب حسان سے دلوایا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ
الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہین اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ وے
کون گناہ ہین فرمایا کہ خدا کے ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اُس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہی لیکن حق پر مارنا درست
ہی اور بیاج کھانا اور یتیم کا یعنی بے باپ کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے سے بھاگنا اور خاوند والی
ایماندار عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین ہین اُنکو عیب لگانا **ف** ہر چند اس حدیث مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے
لیکن اور حدیثون مین زیادہ بھی ثابت ہین اُس وقت اتنے ہی گناہون کا ذکر کرنا مصلحت ہوا **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِجْعَلُوْا 1816
اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی رات کی نمازون مین
پچھلی نماز وتر کو کرو **ف** یعنی تہجد کے بعد وتر چاہیے اور جو شخص کہ کبھی رات کو اُٹھتا ہو اور کبھی سو جاتا ہو اُسکو لازم ہی کہ وتر
کو عشا کے وقت پڑھ لیا کرے لیکن حضرت کے فعل سے ثابت ہی کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھکر پڑھتے تھے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَجِيْبُوْا 1817
هٰذِهِ الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ لَهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس دعوت کو
قبول کیا کرو جبکہ اُسکے واسطے بلائے جاؤ یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا ضرور ہی **خ** عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اِحْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ 1818
عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ **قَالَهٗ** لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَوْمَ الْفَتْحِ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ
حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
روک رکھ ابو سفیان کو پہاڑ کے تنگ پاس یعنی گھوڑون کے اژدحام پاس تاکہ مسلمانون کے لشکر کو دیکھے یہ حضرت نے عباس
بن عبد المطلب سے فرمایا فتح مکے کے دن یہ روایت تو اسیطرح مرسل ہی یعنی عروہ تابعی نے بدون صحابی کے نام سے حدیث
روایت کی لیکن حقیقت مین یہ روایت حضرت عائشہؓ سے ہی **ف** باقی قصہ اس حدیث کا اسی باب مین ہو چکا **م** اَلْمِقْدَادُ 1819
اُحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ مسلم مین مقداد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تعریف کرنے والون کو مُنھ مین خاک
جھونکو یعنی کچھ نہ دو **ف** یعنی مدح اور تعریف اکثر مبالغہ اور جھوٹ سے خالی نہین ہوتی تو اُنکو کچھ بست دو تاکہ دوبارہ جھوٹ بولنے
کا قصد نکرین اور تاکہ تم اپنی مدح سنکر مغرور نہو اور اگر کوئی کہے کہ حضرت نے اپنے مداحون کو انعام دیا ہی اُسکا جواب یہ ہی کہ حضرت
کی جو مدح تھی سو سب سچ تھی اور اُنہین مداحون کا انعام دینا باب تفاخر اوروں کی مدح کے کہ ہرگز مبالغے سے خالی نہین اس حدیث مین
اُس مداح کی مذمت ہی جسنے مداحی کو اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا اور اگر کوئی شخص کسی دیندار شخص کی سچی مدح بے طمع دنیا کے
کرے تو درست ہی تاکہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل مین اقتدا کرین غرض کہ وہی مدح درست نہین جسمین طمع دنیا ہو یا جھوٹ
م اَبُوْهُرَيْرَةَ اُحْشُدُوْا فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مسلم مین 1820
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ یکجا ہو کہ مین اب قرآن کی تہائی پڑھونگا سو جمع ہوئے جسکو جمع ہونا تھا
پھر حضرت گھر سے نکلے پھر قل ہو اللہ احد پڑھا **م** اَبُوْقَتَادَةَ اِحْفَظْ عَلَيْكَ مِيْضَاَتَكَ فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَاٌ **قَالَهٗ** لَهٗ سَحَرَ 1821
لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تھامے رہ اپنے وضو کے برتن کو اُسکا کچھ حال
ظاہر ہونا ہی یہ حضرت نے اُس رات کی صبح کے وقت فرمایا جس رات کے پچھلے وقت مقام ہوا تھا **ف** صبح کو حضرت نے
یہ فرمایا اور دن کو پیاس غالب ہوئی اور پانی نہ تھا اُسی برتن سے پانی اُبلنے لگا اور ابو قتادہ پلانے لگے یہانتک کہ تمام لشکر

نقل عبارت ... تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

١٨٢٢ آسودہ ہوگیا اس حدیث سے دو معجزے ثابت ہوئے ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرے آیندہ کی خبر دینا ع جابر اخبر ذلک
ابن الخطاب قاله لجابر لما اخبره بقضاء دينه بخاری مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی خبر دے
خطاب کے بیٹے یعنی عمر فاروق کو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا جبکہ جابر نے اپنے قرض ادا ہونے کی حضرت کو خبر دی
ف جابر کے باپ جنگ احد مین شہید ہوئے اُن پر بہت قرض تھا جتنا خرما اُنکے باغ مین [illegible] انہین چاہا کہ قرضخواہون
کو دین قرض بہت تھا اور خرما کم انھون نے نہ قبول کیا جابر نے حضرت سے سفارش کروائی تو [illegible] خواہ یہودی تھے انھون نے
نمانا حضرت نے جابر سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرمون کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر جب جابر [illegible] ڈھیر لگا کے تو حضرت ایک بڑے
ڈھیر کے گرد گھومے اور اُسکے اوپر جا کے بیٹھے پھر جابر سے فرمایا کہ قرضخواہون کو تول تول کے دینا شروع کر جابر نے دینا شروع
کیا یہانتک کہ سب قرض ادا ہوگیا جابر سے روایت ہی کہ باوجودیکہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اُسیطرح رہا کچھ
کمی اُسمین نہوئی جابر نے کہا یا حضرت سب قرض ادا ہوچکا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمر فاروق کو اس حال کی
خبر کردے اسواسطے کہ عمر فاروق کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی جب جابر نے عمر فاروق کو خبر دی انھون نے
١٨٢٣ کہا کہ جب حضرت تشریف لیگئے تھے اُسیوقت مین جان گیا تھا کہ اب ضرور برکت ہوگی ق عائشة ادعی لی ابابکر
اباك واخاك حتى اكتب كتابا فانى اخاف ان يتمنى متمن ويقول قائل انا اولى ويأبى الله والمؤمنون
الا ابابكر بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بلا میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے
بھائی کو تاکہ مین اُنکو نوشتہ لکھدون یعنی خلافت نامہ اسواسطے کہ مین خوف کرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا یا کہے
کوئی کہنے والا کہ مین لائق تر ہون خلافت کا اور نہ مانیگا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر کو ف اول حضرت نے چاہا تھا
کہ صدیق اکبر کو خلافت نامہ لکھدین تاکہ دوسرے کو دعوی نہ رہے پھر تقدیر اور اجماع مومنین پر چھوڑا یعنی تقدیر مین یہی
ہی کہ صدیق اکبر خلیفہ ہونگے اور اجماع مومنین بھی انھین کی خلافت پر ہوگا پھر لکھنا کیا ضرور ہی اس حدیث سے صاف
١٨٢٤ معلوم ہوا کہ سواے صدیق اکبر کے کسی کی خلافت حضرت کو منظور نہ تھی ق عائشة اذكروا انتم اسم الله وكلوا بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ذکر کر لیا کرو خدا کے نام کو اور کھایا کرو ف حضرت عائشہ
نے کہا کہ یا رسول اللہ چند قوم ہین کہ تازہ ایمان لائے ہین ہمارے پاس گوشت لاتے ہین ہم نہین جانتے کہ ذبح کے وقت
خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر بدگمان کیا چاہیے وے لوگ خدا کے نام کو
ذبح کے وقت نہ ترک کرتے ہونگے تم اپنے رفع شبہے کے واسطے خدا کا نام لیا کرو اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ انھون نے
ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمھاری بسم اللہ کہنے سے پاک ہوجائیگا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت فرض ہی
١٨٢٥ ق انس اذكروا اسم الله وليأكل كل رجل مما يليه بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھانے
کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہیے کہ ہر شخص اپنی قریب طرف سے کھایا کرے ف یعنی رکابی کے بیچ سے نکھاوے
١٨٢٦ اور نہ دوسری طرف سے بلکہ اپنی طرف سے ق عائشة اذهب فاحث في افواههن من التراب يعني نساء
جعفر بن ابي طالب حين اكثرن البكاء عليه قاله لرجل قال لقد غلبننا [illegible] رسول الله بخاری اور مسلم مین

حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اُنکے مُنھ مین خاک جھونک دے یعنی جعفر بن ابیطالب کی عورتون کے جب کہ اُنھون نے بہ کثرت زور زور سے جعفر پر رونا شروع کیا یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ عورتین ہمپر غالب ہوگئین [illegible] کہنا نہین مانتین اور رونے سے باز نہین رہتی ہین **ف** جعفر طیار کو حضرت نے لڑائی پر بھیجا تھا جب اُنکی شہادت کی خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتین نوحہ کرکے رونے لگین ایک شخص نے حضرت کو اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا کہ اُنکو جاکر باز رکھ اُسنے جاکر منع کیا عورتون نے نمانا اُسنے پھر حضرت سے عرض کی کہ نہین مانتی ہین حضرت نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسیطرح تین بار حضرت نے اُسکو بھیجا اُسنے کہا کہ یا حضرت عورتین نہین مانتی ہین اور ہمپر غلبہ کرتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور عورتون پر غصہ کیا اس حدیث سے نوحہ گری اور چلا کر رونے کی حرمت بتاکید تمام ثابت ہوئی

1827 **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ يَعْنِيْ عَرَقًا فِيْهِ تَمْرٌ **قَالَهُ** لِلَّذِيْ اَصَابَ اَهْلَهُ فِيْ رَمَضَانَ [illegible] بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اپنے گھر والون کو کھلا یعنی اُن کھجورون کو [illegible] جو ٹوکرے مین تھین یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسنے اپنی جورو سے رمضان مین صحبت کی تھی **ف** ایک مرد آیا اُسنے کہا کہ یا حضرت مین ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا کیا ہوا اُسنے کہا کہ مین نے رمضان مین اپنی عورت سے صحبت کی اور مین [illegible] روزہ دار تھا حضرت نے فرمایا غلام آزاد کر اُسنے کہا مجکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزے رکھ اُسنے کہا [illegible] مجکو طاقت نہین حضرت نے فرمایا تو ساٹھ محتاجون کو کھانا دے اُسنے کہا کہ مجکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو بیٹھ جا پھر تھوڑی [illegible] دیر کے بعد حضرت کے پاس بڑا ٹوکرا بھر کے کھجورین آئین حضرت نے اُس سے فرمایا کہ اسکو لیجا اور محتاجون کو دے اُسنے [illegible] کہا کہ یا حضرت مدینے مین مجھسے زیادہ تر کوئی محتاج نہین حضرت نے تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دینا چاہیے [illegible] خود کھانا درست نہین اسواسطے بعضے علمانے کہا ہو کہ یہ حدیث منسوخ ہو اور بعضون نے کہا کہ اُسی شخص کو یہ حکم خاص ہو اور [illegible] بعضون نے کہا کہ حضرت نے اُسکی محتاجی دیکھکر اُسکو بطور قرض دیا تھا یعنی جبکہ مقدور ہو تو کفارہ ادا کرنا چاہیے

1828 **ق** سَهْلُ [illegible] بْنُ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت [illegible] نے فرمایا کہ جا مین نے تجکو اُس عورت کا مالک کردیا قرآن یاد کروانے کے بدلے پر **ف** یعنی عورت کو قرآن یاد کروا دینا یہ [illegible] اُسکا مہر ہو باقی قصہ مفصل ہو چکا

1829 **ق** عَائِشَةُ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ فَ[illegible]هَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میری [illegible] سیاہ لوئی دھاری دار کو ابوجہم پاس لیجاؤ اور میرے پاس ابوجہم کی موٹی کملی لے آؤ اسواسطے کہ اُس نے مجکو ابھی [illegible] نماز مین غافل کردیا **ف** ابوجہم نے باریک سیاہ کملی جو کھنٹی جسکے دونون کنارون پر دھاریان تھین حضرت کو تحفہ بھیجی حضرت نے اُسکو اوڑھ کے نماز پڑھی پھر نماز کے بعد یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی عمدگی اور نقش کاری نے خشوع اور خضوع [illegible] مین خلل ڈالا اسواسطے حضرت نے اُسکو پھیر دیا اور اُسکے عوض موٹی کملی منگوائی تاکہ اُن کی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ [illegible] لباس کہ نماز مین خلل ڈالے اور دھیان بٹادے اُسکا پہننا مکروہ ہو اور اسی طرح مسجد اور جانماز کی نقش کاری مکروہ ہو کہ متوجہ [illegible] دھیان بٹتا ہو

1830 **ق** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اِذْهَبِيْ فَاَطْعِمِيْ هٰذَا عِيَالَكِ وَاَعْلِمِيْ

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ مَافِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتون کے مقدمے مین اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہی پسلی سے اور مقرر پسلی مین زیادہ ترکجی اوپر کی طرف مین ہی سو اگر تو اُسکا سیدھا کرنا چاہیگا توڑدیگا اور اگر اُسکو چھوڑدیگا تو ہمیشہ کج بنی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتون کے مقدمے مین ف حضرت حوا حضرت آدمؑ کی پسلی سے پیدا ہوئین تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہین تو عورت کا بھی بالکل آراستہ ہونا اور اُسکی سب عادتین بدلنا محال ہی اسواسطے حضرت نے اُنکے حق مین اپنی اُمت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہی کہ عورت سے اپنا مطلب نکالے اور اُسکی بدمزاجی پر صبر کرے اور ٹال جایا کرے حکمت کی چال چلے نہ اُس سے بالکل غافل ہوجاوے کہ ناہموار بنی رہے نہ ہر بات مین مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہونچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری مین عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض مین اور کبیرہ گناہون مین اُسکی رعایت ہرگز نچاہیے ق

١٨٤١ اَبُوْهُرَیْرَةَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوْهَا اِلَى الْخَیْرِ وَاِنْ كَانَتْ غَیْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو سو واسطے کہ اگر مردہ نیک ہی تو اُسکو تمنے بہتری سے نزدیک کرو یا یعنی قبر مین جاکر ثواب پاوتا اور اگر نیک نہین تو تمنے اپنی گردن سے

١٨٤٢ شر کو اُتارا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن مین جلدی کرنا مستحب ہی ق اَلزُّبَیْرُ اِسْقِ یَا زُبَیْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ بخاری اور مسلم مین زبیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کھیت کو پہنچ لے پھر چھوڑدے پانی کو اپنے ہمسایے کی طرف ف خلاصہ یہ کہ جسکا کھیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کھیت سینچے

١٨٤٣ اُسکے بعد جو اُسکے پاس ہو وہ سینچے ق اَبُوْهُرَیْرَةَ اُسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَیْكَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَهِیْدٌ وَعَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَیْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ اُهْدُاْ وَعَلَیْهِ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَیْرُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھہر جا اے حرا سو تجھپر تو سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہین اور اُس پہاڑ یعنی حرا پر حضرت تھے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص تھے اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا اور اُسپر ابوبکر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیرؓ تھے ف ابوبکر کا صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہی باقی بزرگوار شہید مین سوائے سعد بن ابی وقاص کے کہ وے اسہال کی بیماری سے مرے تو وے بھی شہیدون مین داخل ہوئے چنانچہ اور یہ حدیث مین آیا ہی کہ جو اسہال

١٨٤٤ سے مرے وہ بھی شہید ہی ق اَبُوْهُرَیْرَةَ اِسْمَعُوْا اِلٰى مَا یَقُوْلُ سَیِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَیُوْرٌ وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ یَعْنِیْ بِسَیِّدِكُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سنو اپنے سردار کے قول کو مقرر وہ غیرت دار ہی اور مین اُس سے زیادہ ترغیرت دار ہون اور خدا مجھسے زیادہ ترغیرت دار ہی سردار سے مراد سعد بن عُبادہ ہی ف سعد بن عبادہ انصاریون کے سردار تھے اُنھون نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر مین اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤن تو اُسکو چھوڑ کے چار گواہ تلاش کرلاؤن حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی زنا کا دعوی اُسی وقت

ثابت ہوگا جب چار گواہ ہوں سعد نے کہا یہ کیونکر ہو قسم کھاتا ہوں اُس ذات پاک کی جسنے تجکو دین حق پر بھیجا کہ اگر
اس حالت میں [illegible] ہوں تو تلوار ہی ماروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ قول غیرت کے سبب سے ہی اور غیرت
خدا اور رسول کو پسند [illegible] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے عند اللہ گناہ نہیں لیکن اگر گواہ ہونگے
توحاکم قصاص لیگا ق وائل بن حجر اسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَیْکُمْ مَا حُمِّلْتُمْ قَالَهٗ لِسَلَمَةَ
بْنِ یَزِیْدَ الْجُعْفِیِّ مسلم میں وائل بن حجرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا سنو اور اطاعت کرو اپنے بادشاہوں کی ۱۸۴۵
اسواسطے کہ اُن پر فرض ہی جسکا بوجھ اُنپر ہی اور تمپر فرض ہی جسکا تمپر بوجھ ہی یہ حضرت نے سلمہ بن یزید سے فرمایا ف سلمہ
نے کہا کہ یا حضرت اگر ہمارے ایسے سردار ہوں کہ ہمسے اپنی اطاعت لیویں اور ہمارا حق نہ دیویں تو اُس وقت میں ہم کیا کریں
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگرچہ وے ظلم کریں تو بھی تمپر اطاعت واجب ہی اگر وے عدالت نہ کرینگے تو خدا اُنسے
سمجھ لیگا ق اُمّ الحصین اسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ کَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِیْبَةٌ بخاری ومسلم میں ۱۸۴۶
ام الحصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا مانو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمپر سردار ہووے گویا کہ اُسکا سر منقی ہی
ف غلام حبشی کا خلیفہ اور بادشاہ ہونا درست نہیں تو اس حدیث میں بادشاہت جزئی مراد ہی یعنی اگر حبشی تمہارا جمعدار
یا صوبہ دار ہو تو اُسکی بھی اطاعت واجب ہی اگرچہ بدنما ہی اور کم لیاقت ہو اسواسطے کہ اُسکی اطاعت درحقیقت خلیفہ کی اطاعت
ہی جسنے اُسکو سردار بنایا ق عائشہ اِشْتَرِیْهَا فَاَعْتِقِیْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری ومسلم میں حضرت عائشہؓ ۱۸۴۷
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس لونڈی کو مول لے پھر اُسکو آزاد کردے اسواسطے کہ آزاد لونڈی غلام کے مال کا وہی
وارث ہوتا ہی جو آزاد کرے ف قصہ یہ تھا کہ ایک لونڈی کو حضرت عائشہؓ نے چاہا کہ مول لیویں اور آزاد کریں اُسکے مالکوں نے کہا
کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ اُسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی وراثت کا حق آزاد کرنے والے کو
چاہیے اُسکے مالک ناحق شرط کرتے ہیں ق ابوموسی اِشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰی وُجُوْهِکُمَا وَنُحُوْرِکُمَا وَاَبْشِرَا یعنی
بِمَا اجْتَمَعَ مِنْ وَضُوْئِهٖ بَعْدَ مَا مَجَّ فِیْهِ قَالَهٗ لِاَبِیْ مُوْسٰی وَبِلَالٍ بخاری اور مسلم میں ابوموسی سے روایت ہی ۱۸۴۸
کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں اس پیالہ کو پیو اور اپنے منہ اور سینوں پر ڈالو اور خوش ہو یعنی اُس پیالے کا پانی جسمیں
حضرت نے ہاتھ دھوئے اور کلی ڈالی تھی یہ حضرت نے ابوموسی اور بلالؓ سے فرمایا ف حضرت کے لعاب سے پانی
متبرک ہوگیا زہے قسمت ابوموسی اور بلال کی جنکے پیٹ میں گیا ق ابوموسی اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا بخاری میں ابوموسیؓ ۱۸۴۹
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفارش کیا کرو لوگوں کی ثواب پاؤگے ف یعنی سعی سفارش سے اہل حاجت
کا کام نکال دینا ثواب کا موجب ہوتا ہی ق ابن عمر وابن مسعود اِشْهَدُوْا اِشْهَدُوْا وَاذْهَبُوْا اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ قَالَهٗ
عِنْدَ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لوگوں سے ۱۸۵۰
کہ گواہ رہنا گواہ رہنا اور دوسری روایت میں یوں ہی کہ الٰہی تو گواہ رہیو یہ حضرت نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا ف
عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ ہم منیٰ میں تھے جبکہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا پہاڑ پر تھا اور دوسرا پہاڑ کے نیچے
تب حضرت نے ہمسے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد رہو اور بخاری میں انسؓ سے روایت ہی کہ کفار مکہ نے حضرت سے معجزہ مانگا تو

حضرت نے اُنکو شق قمر دکھلایا قاضی عیاض کی شفا میں ابن مسعودؓ سے روایت ہی کہ کفار قریش نے کہا کہ محمدؐ نے جادو کیا جو ہمکو چاند دو ٹکڑے دکھلائی دیتا ہی ایک شخص نے کہا کہ اگر تمکو سحر کیا ہی تو سارے جہان کو تو نہین سحر کیا ... ہر طرف کے مسافرون سے دریافت کیا سب نے گواہی دی اور ابوجہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے ... ہر طرف سے یہی ثابت ہوا تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہی شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہی بہت اصحاب سے اسکی صحت ثابت ... عبداللہ بن مسعودؓ سے اور عبداللہ بن عمر اور علی مرتضی اور حذیفہ اور عبداللہ بن عباس اور انس اور جبیر بن مطعم وغیرہ سے ... حدیث کی کتابون مین بکثرت روایت ہی اور قرآن مین بھی اسکی خبر ہی چنانچہ سورۂ قمر مین حق تعالی نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ یعنی پاس آلگی قیامت اور دو ٹکڑے ہوگیا چاند اور اگر دیکھین کفار ... معجزہ تو ٹال جاوین اور کہین یہ مضبوط دائمی جادو ہی حقتعالی نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی یعنی یہ امر ہو چکا اگر آیندہ حال ... کی خبر ہوتی تو کفار اسکو جادو نہ کہتے چنانچہ جمہور مفسرین کا اسپر اتفاق ہی بعضے جاہل بے دین اور نصاریٰ اعتراض کرتے ہین ... کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نرہتا اسواسطے کہ آسمانی حال سبکے پیش نظر ہو جاتا ہی اور نقل عجائبات انسان کی ... چنین ہی اسکا جواب یہ ہی کہ اہل زمین سے یہ بھی منقول نہین کہ اُس رات کو سب لوگ برابر دیکھتے رہے اور کسی نے نہ دیکھا اور اگر ... تمام منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہ ہوتا اسواسطے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکسان نہین بعضے ملک مین قبل طلوع ہوتا ہی اور بعضے ملک مین گھنٹے ... کے بعد اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہین بلکہ کُرہ کی شکل ہی یعنی گول صورت ہی سب رستے زمین پر ایک وقت مین طلوع غروب ... نہین ہوسکے اور یہ بھی ہوتا ہی کہ بعضے وقت بعضے ملک مین ابر اور پہاڑ حائل ہو جاتا ہی انھین وجہون سے کسوف اور خسوف مختلف ... محسوس ہوتے ہین کسی ملک مین کسوف جزئی معلوم ہوتا ہی کسی ملک مین کلی اور کہین مطلق نہین پھر جب قمر اور اہل زمین کا یہ حال ... ہوا تو اگر اسپر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ تعجب نہین حالانکہ کسوف اور خسوف مقررہ چیزین ہین اور اہل ہیئت اور اہل نجوم ... دیکھ کے انکے وقت ٹھہرے ہوئے ہین بخلاف شق القمر کے کہ اُسکا وقت کوئی قاعدے سے معین نہ تھا جسکے لوگ منتظر رہتے اور دیکھتے ... ہوتے اور چونکہ شق القمر خارق عادات و نرالا امر تھا کہ کبھی کسی نے دیکھا نہ سُنا اگر اُس رات کو کسی ملک مین کسی شخص نے اتفاقاً دیکھا ... بھی ہوگا تو اپنی غلط الحس اور خطائے بصری سمجھا اُسکے کہنے اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہوگا علاوہ اسکے شق القمر رات کو واقع ... ہوا تھا اور تھوڑی دیر رہا تھا اور رات سونے اور آرام کا وقت ہی اکثر لوگ مکانون کے اندر رہتے ہین ایسے وقت مین آسمانی ... حال قلیل المکث سے غافل رہنا کچھ بعید نہین اور اکثر یہ ہوتا ہی کہ معتمد لوگ عجائب آسمانی امور بعضے وقت دیکھتے ہین جیسے ... انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کا نازل ہونا اور حالانکہ اکثر عالم انسے غافل رہتے ہین غرض کہ شق القمر ہمارے حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی قرآن اور حدیث اور اُن لوگون کی روایت سے جو اُسوقت مین حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے تواتر ثابت ہی عاقل کو ہرگز محل شک اور تردد نہین بعضے خام علیم کہتے ہین کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہماری عقل مین نہین آتا اسکا جواب یہ ہی کہ تم کیا اور تمھاری عقل کیا مصرع آیا توچہ مرغی و کدامت پرو بال سنتے تمام انبیا کے معجزات کا یہی حال ہی کہ عقل ناقص سے باہر ہین عصا کا اژدہا ہوجانا مردے کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا کب تمھاری عقل خام مین آتا ہی جو شق القمر مین تم متردد ہو بلکہ حقیقت مین معجزہ اُسیکا نام ہی جہان عقل حیران ہی مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر ... دفع شبہات منکرین مین عجیب رسالہ

معجزۂ شق قمر کی حقیقت دفع شبہات

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

لکھا ہے جسکو اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہووے مجکو تلاش کرکے دیکھے عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اَشِيْرُوْا
1851 اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ اَتَرَوْنَ اَنْ اَمِيْلَ اِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَصُدُّوْنَا عَنِ الْبَيْتِ
فَاِنْ يَاْتُوْنَا كَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوْبِيْنَ بخاری مین مسور بن مخرمہ سے اور مروان بن حکم
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو صلاح دو اے لوگو بھلا تم یہ بتلاتے ہو کہ مین انکے اہل عیال کی طرف جھکون
اور ان لوگون کے لڑکے بالے کو گرفتار کرون جو کہ ہمکو خانہ خدا سے روکتے ہین پھر اگر وے ہمسے لڑنے آوینگے تو حقتعالی نے
مشرکین کی جماعت کو توڑ دیا نہیں تو ہم انکو مفلس کرکے چھوڑ دینگے یعنی دونون صورت مین انکا نقصان ہے ف
حضرت جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو آدمی سے احرام باندھ کے عمرہ کرنے چلے اور جاسوس خبر کے واسطے بھیجے جاسوسون نے
حضرت کو خبر دی کہ کفار قریش نے بڑا مجماو کیا ہے حضرت سے لڑینگے اور حضرت کو خانہ خدا مین عمرہ کرنے نہ جانے دینگے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اکثر اصحاب سے مشورہ پوچھا ابو بکر صدیق نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ تو بیت اللہ کا قصد کرکے
نکلے ہین لڑنے کا حضرت کو قصد نہ تھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلیے اگر کفار ہمکو روکینگے تو ہم انکو مارینگے حضرت نے
فرمایا تو بسم اللہ چلو چنانچہ کفار نے حضرت کو روکا حضرت ان سے صلح کرکے پلٹ آئے دوسرے سال
عمرہ قضا کیا ﻫ اَنَسٌ اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ يَعْنِيْ بِالْحَائِضِ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ
1852 حضرت نے حیض والی عورت کے باب مین فرمایا کہ صحبت کے سوائے سب کچھ کرو ف یعنی حیض کی حالت مین صحبت
حرام ہے بوسہ اور مساس درست ہین ق اَنَسٌ اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ
1853 بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درست اور ٹھیک ہو جایا کرو اپنے سجدے مین اور تم مین سے
کوئی اپنے دونون ہاتھون کو نہ بچھایا کرے کتے کی طرح ف سجدے مین کہنیون کو زمین سے اور پیٹ کو رانون سے الگ رکھو
ہو علیحدہ رکھے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ قَالَهُ لِعَائِشَةَ فِيْ سَبِيَّةٍ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری اور
1854 مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ اس لونڈی کو آزاد کر دے اسواسطے کہ وہ حضرت اسمعیل
کی اولاد سے ہے یہ حضرت نے قوم بنی تمیم کی قیدی عورت کے حق مین فرمایا خ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اُعْدُدْ سِتًّا
1855 بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَاْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى
الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ
بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا بخاری مین عوف
بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا گن رکھ چھ چیزون کو قیامت سے پہلے اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا
فتح ہونا پھر تم مین مری کا پڑنا جیسے بکریون مین مری پڑتی ہے پھر مال کی ریل پیل ہونی یہانتک کہ ایک مرد کو سو اشرفیان دیجاوینگی
پھر بھی وہ ناخوش رہیگا یعنی کم سمجھکر پھر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر نہ رہیگا جسمین وہ داخل نہ ہوگا پھر تمہارے اور روم والون کے
درمیان صلح کا ہونا سو وے دغا بازی کرینگے تو وے اسی نشان لیکر لڑنے آوینگے اسی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہونگے یعنی نو لاکھ
ساٹھ ہزار کا لشکر ہوگا ف حضرت فاروق کی خلافت مین بیت المقدس فتح ہوا اور وبا شام مین پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن مین

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

مر گئے اور مال کی کثرت حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی کے وقت میں ہوگی اور عرب میں فساد
حضرت عثمان کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیون سے یعنی نصاری سے صلح اور جنگ قیامت [illegible] قریب ہوگی یہ حدیث
١٨٥٦ معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ق اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ [illegible] وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِلْاَوَّلِيْنَ سَوُّوْا بَيْنَ
اَبْنَائِكُمْ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برابری کیا کرو [illegible] اولادین اور اولیٰ کی روایت
یون ہی کہ برابری کرو اپنے لڑکون مین ف یعنی برابر سب کو دیا کرو بعضون کو زیادہ اور بعض [illegible] کو کم دینا شفقت پدری کے
١٨٥٧ مناسب نہین ہی عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اِعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ مسلم مین عوف بن
مالکؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کچھ مضائقہ نہین [illegible] منتر مین جب تک کہ انمین شرک کا
مضمون نہو ف مالک نے کہا ہمنے حضرت سے عرض کی کہ ہم زمانہ کفر مین جھاڑتے تھے [illegible] کیا کرتے تھے اب کیا حکم ہوتا ہی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہندی منتر اکثر حرام ہین بلکہ صاف کفر [illegible] شرک کا مضمون ہوتا ہی جیسے کلوا بیر
اور لونا چماری اور باسکو دیو اور ہنومان کی دہائی ہوتی ہی اور اسی طرح وے منتر بھی [illegible] نام ہین جنکے معانی نہ معلوم ہون کہ شاید
١٨٥٨ انمین بھی شرک ہو ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا
وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ يَعْنِيْ لُقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بخاری اور
مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے افتادہ سونے اور چاندی کے [illegible] مین فرمایا کہ اسکی تھیلی اور باندھنے
کے تاگے کو مشہور کر پھر اسکو ایک برس شہرت دے سو اگر کوئی اسکو نہ پہچانے تو اپنے [illegible] خرچ مین لا اور چاہیے کہ وہ مال تیرے
پاس امانت کے طور پر رہے سو اگر عمر بھر مین کبھی کسی دن اسکا مالک طلب کرتا آوے تو اسکو دے ف یعنی جو شخص
روپیہ یا اشرفی پاوے تو اسکی تھیلی اور تاگے کو چھپوایا کرے اگر مالک ملے تو اسکو حوالے کرے اور نہین تو سال بھر کے بعد
١٨٥٩ اپنے خرچ مین لاوے لیکن اسکو قرض جانے جب مالک مانگے تو دیوے [illegible] اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اِعْزِلِ الْاَذٰى
عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَهُ حِيْنَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ مسلم مین ابو برزہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو مسلمانون کی راہ سے ہٹا دیا کر یہ حضرت نے ابو برزہ سے فرمایا جب کہ اسنے کہا کہ یا حضرت
مجھکو کچھ ایسا بتلائیے جس سے مجھکو فائدہ ہو ف یعنی کانٹا اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کر تا کہ مسلمانون کو آرام ہو
١٨٦٠ مجھکو ثواب ہوگا معلوم ہوا کہ نفع رسانی مسلمین نجات کا عمدہ وسیلہ ہی جَابِرٌ [illegible] اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهُ سَيَأْتِيْهَا
مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علٰحدہ
ہو جایا کر سو بات تو یہ ہی کہ جو اسکے مقدر مین ہی سو ہونا ہی یعنی اگر اس سے اولاد ہونی ہی تو ضرور ہوگی یہ تدبیر کچھ کام نہ آویگی
ف ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہی مین نہین چاہتا کہ اس سے اولاد ہو اگر اجازت ہو تو انزال کے
وقت اس سے علٰحدہ ہو جایا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بعد اسکے وہ شخص پھر آیا اور اسنے کہا کہ یا حضرت
١٨٦١ اسکو تو حمل رہ گیا حضرت نے فرمایا مین نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا ح جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ [illegible] مُطْعِمٌ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ قَالَهُ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ [illegible]
هٰذِهِ الْحَصَاةِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَلَا كَذَّابًا وَلَا جَبَانًا قَالَهُ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ

بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو میری چادر دو سو اگر میرے پاس ان جنگل کے درختون کے شمار برابر اونٹ ہوتے تو سب مین تمکو بانٹ دیتا پھر تم مجکو بخیل اور جھوٹھا اور نامرد نہ پاتے یہ حضرت نے حنین سے پلٹتے فرمایا ف حنین کی لڑائی مین ہزارون اونٹ اور گھوڑے اور بھیڑ بکریان حضرت کو ملین حضرت نے سب تقسیم کردین جب حضرت وہانسے پلٹے راہ مین گنوار لوگ حضرت کو لپٹے اور مانگنے لگے یہانتک کہ حضرت کی چادر اتار لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرت کا ثابت ہوا کہ سوائے نبی کے بشر سے ممکن نہین ھ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو نِ الْاَنْصَارِيُّ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِنَّ 1862
اَللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ مسلم مین عقبہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ اے ابومسعودؓ دریافت کر اے ابومسعود دریافت کر اے ابومسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہی اُس سے زیادہ تر خدا تجھ پر قادر ہی تو مین نے کہا یارسول اللہ یہ غلام آزاد ہی رضائے الٰہی کے واسطے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نہ کرتا تو مقرر تجکو دوزخ کی آگ جلاتی ف ابومسعودؓ سے روایت ہی کہ مین اپنے غلام کو کوڑے مارتا تھا مین نے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی اے ابومسعود دریافت کر مین نے غصہ کے سبب سے خیال نہ کیا پھر حضرت نے قریب آکے فرمایا کہ اے ابومسعودؓ دریافت کر تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت ہین مین نے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈال دیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہی اور خدا کو عذاب کرنے کی تجھ سے زیادہ قدرت ہی اس حدیث مین اشارا ہی کہ لونڈی غلام کو حد سے زیادہ نہ مارے کہ اُسکا انجام دوزخ ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ 1863
اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ قَالَ لِلْيَهُوْدِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے یہود سے فرمایا کہ جان لو کہ تمھاری زمین اللہ اور اُسکے رسول کی ہی اور مین چاہتا ہون کہ تمکو وطن سے نکالون سو جو شخص کہ تم لوگون مین سے اپنا مال پاوے سو چاہیے کہ بیچ ڈالے اور نہین تو جان رکھو کہ زمین تو خدا اور اُسکے رسول کی ہی ف یہود بنی نضیر مدینے کے قریب رہتے تھے اُنھون نے حضرت سے دغا کا ارادہ کیا حضرت نے اُنکو چھ روز تک گھیرا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اُٹھانے کا اسباب اُٹھا لیجاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہین رہے چنانچہ وے لوگ شام کے ملک مین نکل گئے اور اُنکے مکانات اور باغات حضرت کے تصرف مین آئے خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِعْلَمُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ 1864
عَلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ عَاتِقَهٗ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیے جاؤ اسواسطے کہ تم نیک عمل پر ہو اگر تمھارے مغلوب ہونے کا ڈر نہوتا تو مین بھی اُترتا یہانتک کہ رسی کو اپنے کندھے پر رکھتا ف حضرت عباسؓ زمزم کی سبیل پر حاجیون کو پانی پلاتے تھے حضرت نے اُنکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے مین مین بھی تمھارا شریک ہوتا لیکن مجکو یہ ڈر ہی کہ اگر مین یہ کام کرونگا تو مجکو دیکھکر سب لوگ اُسپر ہجوم کرینگے پھر تمکو پانی پلانا مشکل پڑیگا ھ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ 1865
لِمَا خُلِقَ لَهٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا ہوا ف اصحاب نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ٹھہری تو عمل اور عبادت کیا ضرور تب حضرت نے

یہ حدیث فرمائی یعنی عمل کو تقدیر کے مخالف نہ سمجھو بلکہ مختار اپنے نیک عمل بھی اثر ہی تقدیر کا

١٨٦٦ عَنْ اَنَسٍ اَعِيدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهٖ وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهٖ فَاِنِّيْ صَائِمٌ قَالَهٗ حِيْنَ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ فَاَتَتْهُ بِسَمْنٍ وَتَمْرٍ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پھر ڈال دو اپنے گھی کو اُسکے برتن مین اور خرما کو اُسکے برتن مین اسواسطے کہ مین روزہ دار ہون یہ حضرت نے فرمایا اُسوقت جب ام سلیم کے گھر مین گئے تو دے حضرت کے آگے خرما اور گھی لائین ف معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت مین روزہ افطار کرنا ضرور نہین لیکن اگر افطار کرے تو درست ہی پر اُسکی قضا لازم ہی

١٨٦٧ ق جَابِرٌ اِغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِيْ قَالَهٗ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل کر اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ اور احرام کر یہ حضرت نے اسمار بنت عمیس سے فرمایا جبکہ جنے محمد بن ابی بکر کو حجۃ الوداع مین ذو الحلیفہ کی منزل پر ف معلوم ہوا کہ نفاس اور حیض مین احرام باندھنا درست ہی اور وقوف عرفہ بھی جائز ہی لیکن بیت اللہ کا طواف بدون پاک ہوئے جائز نہین

١٨٦٨ م بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ خدا کی راہ مین لڑو اور مارو جو خدا کو نہ مانے لڑو تو غنیمت مین چوری نہ کیجیو اور قول نہ توڑیو اور ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ ماریو اور جب کہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو اُنسے تین چیز کی درخواست کر سو اُنمین سے جس بات کو مانین تو اُن سے قبول کر اور اُن کے قتال سے باز رہ ایک تو یہ کہ اُن سے اسلام کی درخواست کر اگر وے مانین تو اُنسے قبول کر اور اُنکے قتال سے باز رہ پھر اُنسے درخواست کر کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر مہاجرین کے مقام مین یعنی مدینے مین آرہین اور اُنسے خبر کر دے کہ اگر وے یہ کام کرینگے تو اُنکو ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہی یعنی ثواب اور غنیمت اور اُنپر واجب ہوگا جو مہاجرین پر واجب یعنی جہاد سو اگر وے لوگ ایمان لا کر وطن چھوڑنا قبول نکرین تو اُنسے خبر کر دے کہ وے جنگلی مسلمانون کی طرح ہونگے اُنپر حکم خدا جاری ہوگا جیسے مؤمنین پر جاری ہوتا ہی اور اُنکو غنیمت اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا مگر اُسی صورت مین کہ مسلمانون کے ساتھ ہو کر جہاد

عطف الایضاح در جملہ مشارق الانوار

کرین سو اگر وے لوگ مسلمان ہونے سے انکار کرین تو اُنسے جزیہ مانگ سو اگر وے مانین تو اُنسے قبول کر اور اُنسے لڑنے سے
باز رہ اور اگر وے جزیہ دینا بھی نہ قبول کرین تو خدا سے مدد مانگ اور انکو قتل کر اور جب کہ تو قلعہ والون کو گھیرے اور وے
تجھسے چاہین کہ تو اُنسے خدا کا اور اُسکے رسول کا عہد کرے تو اُنسے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نکر لیکن اُنسے اپنا قول
اور اپنے ساتھی لشکر والون کا قول قرار کر اسواسطے کہ اگر تمسے اپنی اور اپنے ساتھیون کی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا اور
خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ مین کمتر اور آسان تر ہی اور جب کہ تو کسی قلعے والون کو گھیرے سو وے تجھسے چاہین کہ تو
انکو خدا کے حکم پر اتارے تو انکو خدا کے حکم پر نہ اتار لیکن تو اپنے حکم پر اُتار اسواسطے کہ تو نہین جانتا کہ اُنکے مقدمے مین
تو خدا کی مرضی جان سکیگا یا نہین **ف** حضرت کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہین روانہ کرتے تو اُسکے سردار سے یہ حدیث
فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے ہر چند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہین لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی
سے کمتر ہی اسواسطے حضرت نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا اسواسطے کہ خدا کی مرضی
نہین معلوم ہو سکتی **ق** اُمِّ عَطِیَّةَ وَاسْمُهَا نُسَیْبَةُ بِنْتُ کَعْبٍ اَغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَیْتُنَّ
1869 ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَةِ کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِنْ کَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ بخاری اور مسلم مین اُمّ عطیہ سے
جسکا نسیبہ بنت کعب نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم
اسکو بہتر دیکھو اور اخیر غسل مین کافور ڈالو یا حضرت نے یون فرمایا کہ تھوڑا سا کافور ڈالو پھر جب تم غسل دینے سے فراغت
پاؤ تو مجکو خبر کرو **ف** حضرت کی بیٹی کا انتقال ہوا تھا عورتین انکو غسل دیتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ غسل تین بار پر موقوف نہین جہانتک کہ طہارت اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہی اور اخیر غسل مین کافور ڈالنا
سنت ہی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّکَفِّنُوْهُ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ
1870 یَبْعَثُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُلَبِّیًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اُسکو پانی
اور بیر کے پتون سے اور اُسکو دو کپڑون مین کفن دو اور اُسکے خوشبو نہ لگاؤ اور اُسکے سر کو نہ اوڑھاؤ اسواسطے کہ خدا اُسکو قیامت
مین اُٹھاویگا لبیک لبیک پکارتے ہوئے **ف** ایک مرد حضرت کے ساتھ حج مین تھا احرام باندھے مر گیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی امام شافعی کے نزدیک محرم اگر مر جاوے تو اُسکے خوشبو لگانا اور اُسکا سر چھپانا درست نہین اور یہی حدیث
انکی دلیل ہی لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم سب برابر ہین **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِقْبَلِ الْحَدِیْقَةَ وَ
طَلِّقْهَا تَطْلِیْقَةً **قَالَهٗ** لِثَابِتِ بْنِ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
1871 کہ قبول کر لے باغ کو اور اُسکو چھوڑ دے طلاق دے کے یہ حضرت نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا **ف** ثابت بن قیس
کی جورو نے کہا کہ یا حضرت مین ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بدگوئی نہین کرتی لیکن مین اسلام مین خاوند کو تکلیف دینا
برا جانتی ہون یعنی میرے اور اُسکے موافقت نہین ہو سکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ اُسنے تیرے مہر مین دیا ہی اُسکو پھیر دیگی
اُسنے کہا ہان تب حضرت نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہی یعنی عورت سے
طلاق دینے کے عوض مین مال لینا **ابن عمر** اُقْتُلُوا الْحَیَّاتِ وَالْکِلَابَ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْیَتَیْنِ وَالْاَبْتَرَ
1872

لَتَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو
دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وے دونون آنکھ پھوڑ ڈالتے ہین اور حاملہ عورتون سے بیٹ گرا دیتے ہین
ف یعنی اُن دونون سانپون مین یہ خاصیت ہی کہ جب اُنکی آنکھ آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھ کی روشنی جاتی رہے
۱۸۷۳ اور حمل ساقط ہو جاوے تو ایسے موذی کو مارنا چاہیے ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِقْرَأْ عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ قال قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اَقْرَأُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ فَقَرَأْتُ النِّسَآءَ حَتّٰی اِذَا بَلَغْتُ فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا
مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا رَفَعْتُ رَاْسِیْ اَوْ غَمَزَنِیْ رَجُلٌ اِلٰی جَنْبِیْ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ
فَرَاَیْتُ دُمُوْعَهٗ تَسِیْلُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے آگے قرآن
پڑھ مین نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپ کے آگے قرآن پڑھون اور حالانکہ قرآن آپ پر اُترا ہی حضرت نے فرمایا کہ مجکو یہ بھلا
معلوم ہوتا ہی کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنون تو مین نے سورۂ نسا پڑھا یہانتک کہ مین جب اس آیت پر پہونچا کہ کیا حال ہوگا
اُسوقت جب کہ ہم ہر امت سے گواہ یعنی پیغمبر کو لاوینگے اور تجکو اس امت پر گواہ لاوینگے تو مین نے اپنا سر اُٹھایا یا یون
کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو مین ہاتھ لگایا تو مین نے سر اُٹھایا سو مین نے دیکھا کہ حضرت کے آنسو جاری ہین ف
حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کرکے روئے اور مزید شفقت سے اپنی امت پر روئے کہ اُنکے افعال کا مین کیا
بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر سے قرآن سننا اور مطلب کو غور کرکے رونا مستحب ہی اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے
۱۸۷۴ سننے مین تاثیر زیادہ ہوتی ہی ق ابو اُمامۃ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِهٖ اِقْرَؤُا الزَّهْرَاوَیْنِ الْبَقَرَةَ
وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا یَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَیَابَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَآفَّ
تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَؤُا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ مسلم مین
ابو امامہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو کہ یہ بخشاویگا اپنے پڑھنے والون کو قیامت کے دن پڑھو نورانی دو سورتون
کو یعنی سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران کو وے دونون سورتین قیامت مین آوینگی جیسے دو ابر یا جیسے دو سائبان یا جیسے دو
قطارین صف بستہ چڑیون کی عذاب کو ہٹاوینگی اپنے پڑھنے والون سے پڑھا کرو سورۂ بقرہ کو اسواسطے کہ اُسکا لینا برکت ہی اور
اُسکا چھوڑنا پچھتاوا ہی اور اُسپر بطال یعنی جادوگرون کا بس نہین چلتا یعنی اُسکی برکت سے جادو نہین اثر کرتا ق جُنْدُبُ بْنُ
۱۸۷۵ عَبْدِ اللّٰہِ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کرین اور جب تمہارے دل اور زبان
مین اختلاف پڑے تو اس سے اُٹھ کھڑے ہو ف یعنی قرات قرآن حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان
ہو تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہی بلکہ عجب نہین کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھا دے ق ابو هریرۃ اَقِیْمُوا
۱۸۷۶ الصُّفُوْفَ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سیدھا کرو
صف کو نماز مین اسواسطے کہ سیدھا کرنا صف کا نماز کی خوبصورتی ہی ف راستی صف کی یہ کہ برابر لوگ کھڑے ہون کوئی درمیان مین
۱۸۷۷ فرق نہو خ صَدَّقْتُمُ الرَّسُوْلَ مَنْ تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَامِ وَهُوَ یُرِیْدُ اِحْصُوْلِیْ كَمْ یَلْفِظُ الْاِسْلَامَ فَكُنَّا ... خَمْسَ مِائَةٍ وَنَحْوِیْ مَا بَیْنَ سِتِّ

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

بیان آداب قرات قرآن و فضیلت سورۂ بقرہ و آل عمران

اِلٰی سَبْعِ مِائَةٍ وَیُرْوٰی اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ بخاری مین خذیفہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لکھ دو
واسطے انکو جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہوں اور دوسری روایت یون ہی کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہین تو پانچ سو تھے اور
ایک روایت یون ہی کہ چھ سو [illegible] ہزار تھے اور ایک روایت یون ہی کہ پندرہ سو تھے ق اَنَسٍ اِلْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدِمُنِيْ
1878 قَالَهٗ لِاَبِیْ طَلْحَةَ [illegible] ری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تلاش کر لا ایک لڑکے کو اپنے لڑکون مین سے
تاکہ میری خدمت کیا کرے یہ حضرت نے ابوطلحہ سے فرمایا ف مکے سے مدینے مین اگر یا خیبر کے جانے کیوقت یہ حدیث فرمائی ق
اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَكَرٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے
1879 روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ملا دو فرائض کو فرائض والون سے پھر مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہی ف فرائض
مقرری حصون کو کہتے ہین جو قرآن مین مفصل مذکور ہین جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ماں کا اور آٹھوان حصہ جورو کا سو فرمایا
کہ میت کے مال سے اول فرائض والون کو دیجے اور انکو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اسکو عصبہ پاویگا چنانچہ اسکی تفصیل علم فرائض
مین موجود ہی خ مَيْمُوْنَةُ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْا سَمْنَكُمْ بخاری مین حضرت میمونہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
1880 فرمایا کہ نکال کے پھینکدو چوہے کو اور اسکے پاس کے گھی کو اور اپنے باقی گھی کو کھاؤ ف چوہا گھی مین گر پڑا اور مر گیا حضرت
سے مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ اس صورت مین ہی کہ گھی جما ہو اور اگر گھی پتلا اور پگھلا ہو تو تمام گھی ناپاک
ہو گیا ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک رضؓ سے
1881 روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رکھ لے اپنے تھوڑے مال کو یہ تیرے حق مین بہتر ہی یہ حضرت نے کعب سے فرمایا ف کعب
جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نہ گئے تھے خدا اور رسول کا انپر پچاس روز نہایت عتاب رہا جب انکی توبہ قبول ہوئی تو خوشی کے
مارے انھون نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ اَنَسٌ اَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ
1882 فَاِنَّهٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ فِيْ صَلَاتِيْ بخاری مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دور کر اپنے
نقش دار پردے کو ہمارے آگے سے اسواسطے کہ اسکی تصویرین ہمیشہ میرے سامنے آیا کرتی ہین نماز مین ف حضرت عائشہ رضؓ
رنگین پردہ جسمین تصویرین تھین گھر مین لٹکایا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م اِبْنُ عَبَّاسٍ اَنْحَرْهَا ثُمَّ اَصْبِغْ
1883 نَعْلَيْهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلٰی صَفْحَتِهَا وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ يَعْنِيْ مَا اُبْدِعَ
مِنَ الْبُدْنِ مسلم مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ جو قربانی کا اونٹ راہ مین تھک جاوے اور بیت اللہ تک
نہ جا سکے اسکے حق مین حضرت نے فرمایا کہ اسکو ذبح کر پھر اسکے خون مین جوتیون کو رنگ پھر اسکو اونٹ کے کوہان پر رکھدے
اور تو اسکا گوشت مت کھا اور نہ کوئی تیرے ساتھیون سے کھاوے ف حضرت جب حج کو چلے سولہ اونٹ قربانی کے
ایک شخص کو دیے کہ ہانکے چلے اسنے کہا کہ یا حضرت اگر کوئی اونٹ راہ مین ماندہ ہو جاوے اور نہ چل سکے تو مین کیا کرون تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ تدبیر حضرت نے اسواسطے بتلائی کہ مالدار لوگ اسکو قربانی جان کے نہ کھاوین اور محتاج لوگ کھاوین
م جَابِرٌ اِنْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰی سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ مسلم مین جابر رضؓ
1884 سے روایت ہی کہ حضرت نے [illegible] پانی کھینچو اے عبدالمطلب کی اولاد سو اگر مجھکو یہ خوف نہوتا کہ لوگ تمھارے [illegible] کھینچنے پر

[...]نگے تو مین بھی تمھارے ساتھ پانی نکالتا ف یہ حضرت نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباس رضہ سے فرمایا خ
۱۸۸۵ انس اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ
ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ قَالَ تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اُسکی مدد کرونگا جب کہ وہ مظلوم ہوگا
بھلا یہ تو بتلائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر اُسکی مدد کرون حضرت نے فرمایا کہ اسکو ظلم سے روک یہی اُسکی مددگاری ہی ص
۱۸۸۶ حُذَيْفَةَ انْصَرِفَا نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللهَ عَلَيْهِمْ قَالَهُ لَهُ وَلِأَبِيهِ مسلم مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تم دونون پلٹ جاؤ ہم ان کافرون سے قول کو پورا کرینگے اور اُنپر فتح پانے کی خدا سے مدد مانگینگے
حضرت نے حذیفہ اور اُنکے باپ سے فرمایا ف حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ کفار قریش اور حضرت سے دس برس کی صلح
ہو لی تھی اسی مدت مین مین اور میرا باپ مکے سے مدینے کو چلا کافرون نے ہمکو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو ہم نے کہا
کہ ہم مدینے جاتے ہین کافرون نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا چاہتے ہو تم ہمسے خدا کا قول کرو کہ ہم مدینے جا کر پلٹ آوینگے
اور پیغمبر کے ساتھ ہو کر نہ لڑینگے ہمنے اُن سے اسی طرح عہد کیا اور حضرت سے اسکی خبر کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم
۱۸۸۷ ہوا کہ قول پورا کرنا ضرور ہی اگرچہ کافرون سے کیا ہو ق ابوہریرۃ اُنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى
مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نظر کیا کرو اُنکو جو تمسے کمتر ہین اور نہ دیکھا کرو اُنکو جو تمسے اونچے ہین اسواسطے کہ یہ تمھارے حق مین بہتر ہی کہ نہ حقیر جانوگے
خدا کی نعمت کو جو تمپر ہو ف یعنے جو لوگ تمسے مال اور صورت اور تندرستی اور ریاست مین کمتر ہون اُنکو خیال کیا کرو تاکہ
خدا کا شکر تمھارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا مین تمسے افضل ہون اُنکو نہ دیکھا کرو نہین تو ناشکری زبان سے نکلیگی اور
۱۸۸۸ ناحق رنج ہوگا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اُنْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ
بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چلا جا اپنے
طور پر یہانتک کہ جب تو اُنکے میدان پر پہونچے پھر اُنسے اسلام درخواست کر اور بتلا اُنکو جو اُنپر خدا کا حق واجب ہی دین
اسلام مین یعنی کلمہ اور شریعت کے احکام ف جب حضرت نے علی مرتضی کو فتح خیبر کیواسطے بھیجا تب یہ حدیث فرمائی
۱۸۸۹ ق عُمَرُ أَوْفِ بِنَذْرِكَ قَالَهُ لَهُ حِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ
أَعْتَكِفَ لَيْلَةً وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی
نذر کو پورا کر یہ حضرت نے عمر فاروق رضہ سے فرمایا جبکہ اُنھون نے کہا کہ یا رسول اللہ مین نے کفر مین نذر مانی تھی کہ مین
ایک رات اعتکاف کرونگا اور دوسری روایت یون ہی کہ مسجد الحرام یعنی بیت اللہ مین اعتکاف کرونگا ف
۱۸۹۰ معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہی بشرطیکہ خلاف شرع نہو ق انس أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ بخاری اور مسلم
مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شادی کا کھانا کر اگرچہ ایک ہی بکری کا سہی ف عبد الرحمن بن عوف کے
زردی لگی تھی حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا ہی اُنھون نے کہا کہ مین نے نکاح کیا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر

میسر ہو تو ایک ہی بکری میں ولیمہ ہو سکتا ہو م عَائِشَةَ اُهْجُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ
عائشہ رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر مارنے سے بھی سخت تر ہے
ف یہ حضرت نے شاعر صحابہ سے فرمایا جیسے حسان اور عبداللہ بن رواحہ ق اَلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اُهْجُهُمْ اَوْهَاجِهِمْ
۱۲ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ قَالَ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم میں برار بن عازب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
ہجو کر کفار قریش کی اور جبرئیل تیرے ساتھ ہو یعنی اُنکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے
فرمایا م ابْنِ عُمَرَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ مسلم میں عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ فجر سے آگے وتر پڑھ لیا
۱۸۹۳ کرو ف یعنی صبح صادق سے پہلے اور جب صبح نمود ہوئی تو وتر کا وقت نہ رہا لیکن قضا پڑھنا درست ہو م اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَادِرُوْا
۱۸۹۴ بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّيُمْسِيْ كَافِرًا وَّيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَّيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهٗ
بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کر لو فسادوں سے
پہلے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنی اندھا دھند زمانہ ہو جاویگا حق باطل کی تمیز نہ رہیگی صبح
کیوقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کیوقت کافر ہو جاویگا اپنے دین کو بیچیگا دنیا
کے مال سے ف اس حدیث میں اُن فسادوں کی خبر ہو جو یزید اور سلطنت مروانیہ میں واقع ہوئے اس حدیث میں
ارشاد ہو کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہو سکیں سو کر لیوے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَادِرُوْا
۱۸۹۵ الْعَمَلَ سِتًّا الدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ
اَحَدِكُمْ مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کر لو نیک عمل کو چھ چیز سے پہلے ایک دجال دوسرے
دھواں تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچویں قیامت جو سارے عالم کو گھیر لیگی چھٹے اپنی موت
جو اپنی ذات کو خاص ہو ف یعنی آثار قیامت اور اپنی موت سے پہلے جو کرنا ہو سو کر لو قیامت سے پہلے سارے عالم
میں دھواں ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلیگا م اَبُوْ ذَرٍّ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِكَيٍّ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ
۱۸۹۶ جُنُوْبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِّنْ قِبَلِ اَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ ق وَيُرْوٰى بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
فَيُوْضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ اَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهٖ وَيُوْضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفِهٖ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ
حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ مسلم میں ابوذر رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والوں کو داغنے
کی اُنکی پیٹھوں میں داغا جاویگا پسلیوں سے نکلیگا اور اُنکی گدیوں کیطرف سے داغا جاویگا اُنکے ماتھوں سے نکلیگا بخاری اور
مسلم میں دوسری روایت یوں ہو کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والوں کو گرم پتھر کی جو دوزخ کی آگ میں خوب گرم کیا جاویگا
پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاویگا یہانتک کہ مونڈھے کی اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا اور مالدار کے مونڈھے
کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاویگا یہانتک کہ اُسکی دونوں چھاتیوں کی نوک سے نکل جاویگا اور بخیل تھرتھرا دیگا ف
یہ عذاب مالدار بخیل زکوۃ نہ دینے والے پر ہوگا خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَّحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ
وَلَا حَرَجَ بخاری میں عبداللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پہنچاؤ لوگوں کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی
۱۸۹۷

الفاظہا بلسان اسرائیل سے باتین سنکر نقل کروہمین کچھ مضائقہ نہین ف یعنے لوگون کو شریعت محمدی سکھلانا واجب ہے اگر کچھ یاد ہو تو ایک قرآن کی آیت ہی تعلیم کرے ابتداے اسلام مین بنی اسرائیل کی کتابون کے دیکھنے سے حضرت نے منع کیا تھا اسواسطے کہ انکی روایات پر اعتماد نہین تھا اور مسلمون کے اعتقاد بگڑنیکا ڈر تھا پھر جب دلون مین اسلام کا عقیدہ منضبط ہو گیا اور دین حق پر یقین کامل حاصل ہو چکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت دی اس بات کی اور تاکید ہوئی لیکن یہ بات ضرور ہے کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہون انکو خرافات جاننا چاہیے

۱۸۹۸ م ابن عمر تحروا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش

۱۸۹۹ کرو شب قدر کو پچھلی سات راتون مین ف یعنے رمضان کے عشرہ اخیرہ مین م عائشۃ تحروا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی

۱۹۰۰ پچھلی دس راتون مین ف یعنے طاق راتون مین م ابن عمر تحینوا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر او قال فی السبع الاواخر مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتون

۱۹۰۱ مین یا یون فرمایا کہ پچھلی سات راتون مین ق ابن مسعود تسحروا فان فی السحور برکۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود

۱۹۰۲ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحر کھانے مین برکت ہے یعنی ثواب اور قوت صوم ق حارثۃ بن وھب الخزاعی تصدقوا فیوشک الرجل یمشی بصدقتہ فیقول الذی اعطیہا لو جئتنا بہا بالامس قبلتہا فاما الان فلا حاجۃ لی بہا فلا یجد من یقبلہا بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صدقہ دو اور خیرات کرو قریب ہے کہ مرد اپنا صدقہ لیجاویگا تو فقیر کہیگا کہ اگر تو اسکو کل لاتا تو مین اسکو قبول کرتا اور اب تو مجکو اسکی حاجت نہین تو نہ پاویگا کسی کو جو صدقہ قبول کرے ف امام مہدی کیوقت مین مال کی کثرت ہوگی سب لوگ مالدار ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو صدقہ لے سو فرمایا کہ اسوقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاجون کو دو ق

۱۹۰۳ ابو موسی تعاھدوا ھذا القرآن فوالذی نفس محمد بیدہ لھو اشد تفلتا من الابل فی عقلہا بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا کرو اس قرآن کو سو قسم ہے اسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ البتہ قرآن زیادہ چھوٹ جانے والا ہے ان اونٹون سے جو اپنی رسیون مین بندھے نہین ف اونٹ جہان اپنی رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن سے دور چھوٹا بھولا اسواسطے حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور چلا جاوے تاکہ

۱۹۰۴ قابو مین بنا رہے ق ابو ھریرۃ تعوذوا باللہ من جھد البلاء ودرک الشقاء وسوء القضاء وشماتۃ الاعداء بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے

۱۹۰۵ ملنے سے اور تقدیر کی برائی سے اور دشمنون کی خوشنودی سے ف بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا ہو اور اولاد بہت م الاغر توبوا الی اللہ فانی اتوب الی اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ مسلم مین ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو خدا کی جناب مین اسواسطے کہ مین خدا کی جناب مین توبہ کرتا ہون ہر روز سو بار ف یعنے جب پیغمبر معصوم ہر روز سو بار

۱۹۰۶ توبہ کرے تو اورون کو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہے ق ابن عمر توضا واغسل ذکرک ثم نم بخاری اور مسلم مین عبد اللہ

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کرا اور اپنے آلت کو دھو ڈال پھر سو رہا کر ف حضرت عمر رضی نے
کہا کہ رات کو غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسوقت غسل نہو سکے تو نجاست
کو دھو کر وضو کر کے سو رہا کر تا کہ روح کو صفائی حاصل ہو جاوے مرأبو هريرة وعائشة توضؤوا مما مست النار مسلم مین
۱۹۰۰ ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کرو آگ کی پکی چیز سے ف یہ حدیث منسوخ ہی اول
یہی حکم تھا اب اسپر عمل نہین سو اسطے کہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے بکری کا پختہ گوشت کھایا اور پہلے وضو
سے نماز پڑھی بعد کھانے کے وضو نکیا مرابو هريرة جزوا الشوارب واعفوا اللحى مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ خوب کترائو موچھون کو اور رکھو داڑھیون کو ف موچھ کترانا اور ڈاڑھی رکھنا واجب ہی اور موچھ نکترانا
ڈاڑھی مونڈانا یا نہایت کترانا کبیرہ گناہ ہی مسلمانون کو خدا توفیق خیر دے خرابن عباس حجي عنها أرأيت لو كان على
أمك دين أكنت قاضية قالت نعم قال اقضوا الله فالله أحق بالقضاء بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت
نے ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ماں کیطرف سے بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اُسنے کہا ہان حضرت نے
فرمایا کہ خدا کا قرض ادا کرو اسواسطے کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنے کے لائق ہی ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری مان نے
حج کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کیے مرگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف امام اعظم رضی کے نزدیک اگر میت کا مال ہو اور
اُسنے حج کی وصیت کی ہو تو وارث پر حج کروانا اُسکی طرف سے واجب ہی اور اگر مال نہو یا میت نے وصیت نکی ہو تو مستحب ہی
ق عائشة حجي واشترطي وقولي اللهم محلي حيث حبستني قاله لضباعة بنت الزبير لما أرادت أن
۱۹۱۰ الحج وكانت وجعة بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حج کر اور شرط کرلے اور یون کہہ
الہی جہان تو مجکو روک دیو یگا یعنی جہان بیماری غالب ہو جاویگی وہین مین احرام اُتار دونگی یہ حضرت نے ضباعہ زبیر کی بیٹی
سے فرمایا جبکہ اُسنے حج کرنے کا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی ف جب احرام باندھ کے حج کو جاوے اور راہ مین بیمار ہو جاوے
یا دشمن کے خوف سے نجا سکے تو احرام اُتار دے اور دوسرے سال حج کو قضا کرے م عائشة حولي هذا فإني كلما
۱۱ دخلت فرأيته ذكرت الدنيا يعني سترا كان فيه تمثال طائر قاله لها مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ پردہ اُتار ڈال اسواسطے کہ جب مین اندر آتا ہون اور اُسکو دیکھتا ہون تو دنیا یاد پڑتی ہی مراد وہ پردہ
ہی جسمین چڑیون کی تصویرین تھین یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضی سے فرمایا ف یہ پردہ اس وقت مین تھا جب تصویر رکھنا
حرام نتھا ق عبد الله بن عمر خذوا القرآن من أربعة من عبد الله وسالم ومعاذ وأبي بن كعب سالم
۱۹۱۲ هو مولى أبي حذيفة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لو قرآن کو یعنی چار شخصون سے
سیکھو عبد اللہ بن مسعود رضی سے اور سالم رضی سے اور معاذ رضی سے اور ابی بن کعب رضی سے سالم وے جو ابو حذیفہ کے آزاد غلام اور متبنّی تھے
ف حضرت کیوقت مین یہ چارون صحاب قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے حضرت نے اُنکی استادی سند کردی تا کہ
لوگ اُنسے سیکھین م عبادة ابن الصامت خذوا عني خذوا عني قد جعل الله لهن سبيلا البكر بالبكر جلد مائة
۱۹۱۳ ونفي سنة والثيب بالثيب جلد مائة والرجم مسلم مین عبادہ بن صامت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سیکھو

قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا یعنی خدا نے اُن عورتون کی راہ کر دی کواری کو کوارے کے ساتھ سَو کوڑے اور برس بھر شہر بدر
کرنا اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھ سَو کوڑے اور سنگساری ف قرآن مین اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتون کو
قید کر دو یہانتک کہ مر جاوین یا اُنکے مقدمے مین خدا کچھ راہ نکالے پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو حضرت نے فرمایا امام شافعی کے
اور امام احمد رح کے مذہب مین یہی ہے کہ اگر کوارا مرد یا کواری عورت حرام کاری کرے تو اُسکی حد یہ ہے کہ کوڑے لگے یا ہلیے
اور شہر بدر بھی کیجیاور امام اعظم رح کے نزدیک کواری کی حد صرف سَو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہے کوڑون
کے ساتھ شہر بدر کرنا اور سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہین جمع کرنا دو سزاؤن کا اُنکے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے
۱۹۱۶ اسواسطے کہ حضرت نے کئی شخصون کو سنگسار کیا اور حال آنکہ اُنکو کوڑے نہین مارے عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خُذُوْا مَا
عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ مسلم مین عمران بن حصین رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُتار لو جو کہ اُس اونٹنی پر ہو
اور اُسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہے ف حضرت سفر مین تھے لعنت کی لفظ سُنی پوچھا کہ یہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ
فلانی عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب وہ لعنتی ٹھہری تو اُسپر چڑھنا کیا ضرور اُسپر سے
اُسکا اسباب اُتار لو اور اُسکو چھوڑ دو اس کلام سے حضرت نے اس عورت کو جھڑکی دی تاکہ دوسری بار پھر ایسی حرکت
۱۹۱۷ نہ کرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہین ہے اَبُوْ سَعِيْدٍ خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ یعنی مَا تَصَدَّقَ
بِهٖ عَلَى الْمُصَابِ فِيْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ قَالَهُ لِغُرَمَائِهٖ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ لے لو جو تمنے پایا اور اُسکے سوا کچھ تمکو نملیگا ف ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل لوگون سے
بیچے اور قیمت لی پھر پھلون پر کوئی آفت پڑی کہ نکمے ہو گئے مول لینے والون نے اپنے مال کا دعوی کیا حضرت نے
اصحاب سے کہا کہ اُسکو خیرات دو کہ اپنا قرض ادا کرے اصحاب نے خیرات دی لیکن اتنی خیرات نہ تھی جس سے تمام
قرض ادا ہو تا تب حضرت نے قرض خواہون سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہے
۱۹۱۸ کہ محتاج قرضدار کیطرف سے کچھ قرض دلوا کے باقی قرض کو معاف کرا دیوے ق عَائِشَةُ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک عمل
اتنے کرو جتنے تمسے ہو سکین اسواسطے کہ خدا ثواب دینے سے نہین اُداس ہوتا جبتک تم عمل کرنے سے نہ اُداس ہو ف
۱۹۱۹ یعنی عبادت وہی بہتر جو ہمیشہ ہو سکے جس سے دل نہ اُداس ہو ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ
اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ یعنی ضَالَّةَ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت نے بھولی بھٹکی بکری کے
حق مین فرمایا کہ لے اُسکو سو وہ تیرے واسطے ہے یا کسی اور تیرے بھائی کیواسطے ہے یا بھیڑیے کیواسطے ہے ف
۱۹۲۰ یعنے اگر تو اُسکو نہ پکڑ لیگا تو اور کوئی آدمی لیویگا اور اگر کوئی نہ لیویگا تو بھیڑیا کھا جاویگا ق جَابِرٌ خُذْ
يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَاءً كَانَ فِيْ شَجْبٍ لِاَنْصَارِيٍّ بخاری اور مسلم مین جابر رض
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لے اے جابر اور پانی ڈال مجھپر اور بسم اللہ کہہ مراد وہ پانی ہے جو انصاری
۱۹۲۱ کی مشک مین تھا ق عَائِشَةُ خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ وَبُرْدٍ مُّمَسَّكَةً فَتَطَهَّرِيْ بِهَا بخاری اور

مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹکڑا کپڑے کا مشک سے آلود و پھر الخ
ف ایک عورت نے پوچھا کہ یا حضرت مین حیض کے بعد کسطرح طہارت کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد لتے
مین مشک لگا کر رکھ لیا کرے تاکہ خون کی بدبو دفع ہو ق عائشۃ خذي من ماله بالمعروف ما يكفيك
ويكفي ولدك وبنوك خذي ما يكفيك وولدك بالمعروف قاله لهند بنت عتبة امرأة ابي سفيان
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا لے لیا کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق جتنا تجکو
اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرت نے ہندہ عتبہ کی بیٹی سفیان کی جورو سے کہا ف ہندہ نے کہا کہ یا حضرت
سفیان مرد بخیل ہے اتنا خرچ نہین دیتا جو مجکو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر یہ ہوسکتا ہے کہ اسکی ناد انستگی مین بقدر حاجت
لے لون یعنی اسطرح لینا درست ہے یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال سے اگر بقدر
۲۱ حاجت ضروری کے بدون اسکی اجازت لیوے تو درست ہے اسواسطے کہ اسکا حق خاوند پر فرض ہے ق ابن عباس
دعوني فالذي انا فيه خير واوصيكم بثلث اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيزوا الوفد بنحو ما كنت
اجيزهم قال وسكت عن الثالثة او قالها فانسيتها هذا من قول سليمان بن ابي مسلم بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چھیڑو مجکو جسمین کہ مین ہون بہتر ہے اور مین تمکو تین چیز کی وصیت کرتا
ہون نکال دیجیو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام دیا کرنا ایلچیون کو جسطرح مین انکو انعام دیتا تھا راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے
حضرت نے سکوت کیا یا کہ اسکو فرمایا مگر مین بھول گیا یہ قول ہے سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہے ف اسکا پورا
قصہ حدیث قرطاس مین اسی باب مین ہو چکا ہے ق ابو هريرة دعوني ما تركتكم انما اهلك من كان قبلكم سؤالهم
واختلافهم على انبيائهم فاذا نهيتكم عن شيء فاجتنبوه واذا امرتكم فأتوا منه ما استطعتم
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجسے سوال کرنا چھوڑو جبتک کہ تمکو چھوڑ رکھون اور نہ بتلاؤن تمسے اگلی
امتون کو انکے سوال اور اختلاف ہی نے ہلاک کیا کہ اپنے پیغمبرون پر اختلاف کرتے تھے سو جبکہ مین تمکو کسی چیز سے منع کرون
تو اس سے بچا کرو اور جبکہ مین کسی چیز کرنے کا حکم کرون تو اسکو کیا کرو جتنا کہ تمسے ہو سکے ف حضرت نے خطبہ پڑھا
اور فرمایا کہ اے لوگو تمپر حج فرض ہوا سو تم حج کو جاؤ اور ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہے حضرت چپ رہے
یہانتک کہ اسنے تین بار پوچھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج کرنا فرض ہوجاتا اور تمسے کبھی نہو سکتا پھر
یہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نہ کیا کرو جو تمھارے حق مین بہتر ہے اسکو مین خود بیان کر دیتا ہون تمکو اتنی کاوش کرنا کیا
۳ ضرور ہے ق جابر دعوها فانها منتنة يعني دعوى الجاهلية اي قول الانصاري يا للانصار والمهاجري يا للمهاجرين
بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑو اس بات کو کہ وہ بات تو گندی ہے ف حضرت سفر مین تھے
ایک انصاری اور مہاجر مین کچھ گفتگو ہوگئی مہاجر نے انصاری کے چوتڑ مین لات ماری انصاری نے چیخ ماری کہ اے انصار لو
دوڑو اور مہاجر نے اسی طرح مہاجرین کو بلایا دونون طرف کے لوگ جمع ہوگئے حضرت نے یہ شور سنکر فرمایا کہ یہ کفر کا
یعنی کفار کا کیونکر ہوا اصحاب نے ان دونون شخصون کا حال عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

بالتسابۃ ... وَارِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ

بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اُسکو اور اُسکے پیشاب پر چھوڑ ڈول پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا بہا دو اسواسطے کہ تم بھیجے گئے آسانی کرنے واسطے اور نہین بھیجے گئے سختی کرنے والے ف ایک گنوار نے حضرت کی مسجد مین پیشاب کر دیا اصحاب نے اُسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اُسکو بلا کر کہا مسجد عبادت کا مقام ہی یہان پیشاب کرنا مناسب نہین معلوم ہوا کہ نادان کے قصور پر سختی کرنا چاہیے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے دور ہو جاتی ہی

191 ق اِبْنُ عُمَرَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَهُ لِرَجُلٍ كَانَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اُسکو نہ چھیڑ اسواسطے کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہی یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جو اپنے بھائی کو نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم نہ کیا کر ف یعنے حیا صفت ایمانی ہی ہر حالت مین بہتر ہی اور بے حیائی ہر طرح معیوب ہی

19 ق اَبُوْ سَعِيْدٍ دَعْهُ فَاِنَّ لَهُ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ اِلٰى نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ وَيُرْوٰى عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکو چھوڑ اور دور کر سو مقرر اُسکے چند ساتھی ہونگے کہ تم مین سے ہر ایک آدمی اپنی نماز کو اُنکی نماز کے ساتھ حقیر جانیگا اور اپنے روزے کو اُنکے روزے کے ساتھ ناچیز سمجھیگا وے لوگ قرآن پڑھینگے اُنکے گلے کی ہنسلیون سے نیچے نہ اُتریگا یعنی دل مین قرآن کا کچھ اثر نہوگا وے لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے جانور کے تیر پار ہوجاتا ہی اُسکی گانسی کو دیکھے تو کچھ خون کا اثر نہ پاوے پھر اُسکی باڑھ کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے پھر اُس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے تیر پار نکل گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار ہوئے تیر مین جانور کا کچھ اثر نہین لگا رہتا اسی طرح اُس قوم مین اسلام کا کچھ اثر نہ باقی رہیگا اس قوم کی پہچان یہ ہی کہ اُنمین ایک سیاہ مرد ہوگا جسکی ایک بانہ جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کریگا آدمیون کے عمدہ گروہ پر خروج کرینگے یعنی علی مرتضیٰؓ سے باغی ہونگے اور دوسری روایت یون ہی کہ وے لوگ اختلاف اور پھوٹ کے زمانے مین ظاہر ہونگے ف حضرت نے کچھ مال تقسیم کیا ایک شخص جسکا ذوالخویصرہ نام تھا اُسنے حضرت سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو عمر فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس کافر کو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور خارجی قوم کی خبر دی علی مرتضیٰؓ نے اُس قوم کو قتل کیا اس حدیث مین جس نشانی کا مرد حضرت نے فرمایا تھا اُسی نشان کا آدمی اُس قوم مین موجود تھا باقی قصہ اس حدیث کا دوسرے باب مین ہی

11 جکاف جَابِرٌ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ قَالَهُ لِعُمَرَ حِيْنَ قَالَ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکو چھوڑ اور مت مار کہ لوگ گفتگو نہ کرین کہ محمد اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہی یہ حضرت نے عمر فاروق سے فرمایا جبکہ عمر نے حضرت سے کہا کہ مجھکو حکم ہو تو مین اس منافق کی گردن ماروں یعنے عبداللہ

بن اُبَیّ کی ف مدینے مین عبداللہ بن اُبَی بڑا منافق تھا اُسنے حضرت کی خدمت مین بے ادبی
کی اُسکے قتل کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی لوگ حقیقت حال نہ سمجھینگے مجکو سفاک اور خونریز
کے مسلمان ہونے سے وحشت کرینگے سبحان اللہ حضرت مین کیا حکمت اور حلم تھا ق اَلْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ دَعْهُمَا فَاِنِّیْ اَدْخَلْتُهُمَا
۸ طَاهِرَتَيْنِ يَعْنِي الْخُفَّيْنِ له بخاری و مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ انکو رہنے دے اور مت اُتار
اسواسطے کہ مین نے پاک پہنے ہین یعنی دونون موزے کو یہ حضرت نے مغیرہ رض سے فرمایا ف مغیرہ رض سے روایت ہی کہ مین سفر مین
حضرت کے ساتھ تھا حضرت نے فرمایا کہ تیرے پاس پانی ہی مین نے کہا کہ ہان پھر سواری سے اُترے مین نے پانی ڈالا
حضرت نے وضو کیا مُنھ اور ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا حضرت موزے پہنے تھے مین جھکا کہ موزے اُتارون تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُتارنے کی کچھ حاجت نہین مین نے وضو کرکے انکو پہنا تھا ق عَائِشَۃُ دَعِيْهَا وَهَلْ يَكُوْنُ الشَّبَهُ اِلَّا مِنْ
۹۲۹ قَبْلِ ذٰلِكَ اِذَا عَلَا مَاؤُهَا مَاءَ الرَّجُلِ اَشْبَهَ الرَّجُلُ اَخْوَالَهُ وَاِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَهَا اَشْبَهَ اَعْمَامَهُ مسلم مین
حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس سے تکرار مت کر اور مشابہت نہین ہوتی مگر اسی کے سبب سے اور جب غالب
ہوئی عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنے ماموؤن کے مشابہ ہوتا ہی اور اگر مرد کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ
ہوتا ہی اپنے چچون سے ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر عورت کو احتلام ہو اور منی کا پانی دیکھے
تو غسل کرے حضرت نے فرمایا کہ ہان غسل کرے حضرت عائشہ نے اُس عورت سے کہا تیرا بُرا ہو کیا عورت کو بھی احتلام
ہوتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر عورت کی منی نہوتی تو لڑکا ماموؤن کی صورت سے کسطرح مشابہ ہوتا ق سَلَمَۃُ
بْنُ الْاَكْوَعِ اِرْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا بخاری مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
۲۰ کہ تیراندازی سیکھو ای اسمعیل کی اولاد اسواسطے کہ تمھارا باپ تیرانداز تھا ف چند انصار تیراندازی کرتے تھے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھ ہین تو دوسری قوم نے تیراندازی موقوف کی حضرت نے فرمایا کہ تم کیون
نہین تیراندازی کرتے انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگاوین اور آپ تو اُس قوم کے ساتھ ہین اور ہمارے ساتھ
نہین حضرت نے فرمایا کہ تیر لگاؤ مین تم سب کے ساتھ ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمعیل کی اولاد ہین
تیراندازی کی اسواسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا وسیلہ ہی ق جَابِرٌ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَہٗ لَہٗ بخاری اور مسلم مین
۱۹۳۱ جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا عبدالرحمن نام رکھ ف جابر رض سے روایت ہی کہ ہماری قوم مین ایک
شخص کے بیٹا پیدا ہوا اُسنے قاسم نام رکھا پھر اُسنے حضرت کو خبر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق عُمَرُ بْنُ
اَبِيْ سَلَمَۃَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ بخاری اور مسلم مین عمر بن ابی سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
۱۹۳۲ فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور اُسطرف سے کھا جو تیرے قریب ہو ف عمر بن ابی سلمہ رض سے روایت ہی
مین لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف سے کھاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
لڑکون کو ادب سکھلانا سنت ہی ق اَنَسٌ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تُكَنُّوْا بِكُنْيَتِيْ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور کنیت نہ رکھو میری کنیت پر ف کنیت اُسکو کہتے ہین جسمین اب کی لفظ ہو جیسے

ابوالحسن حضرت کی کنیت ابوالقاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکھو ابوالقاسم انکو نہ کہو مصابیح مین روایت ہو کہ حضرت بازار مین تھے ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم حضرت اسکی طرف متوجہ ہوئے اُسنے کہا یا حضرت مین نے آپ کو نہین پکارا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کے نام اور کنیت رکھنے مین علماء کے بہت قول ہین لیکن صحیح قول یہی ہو کہ حضرت کا نام رکھنا تو درست ہی لیکن کسی کو ابوالقاسم کہنا بہتر نہین چنانچہ اسکا مفصل بیان سفر السعادۃ مین موجود ہی

ق اَنَسٌ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفون کو اسواسطے کہ صفون کو برابر کرنا نماز کا کمال ہو م اَبُوْ هُرَيْرَةَ سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چلو یہ جمدان پہاڑ ہی بڑھ گئے آگے صحابہ نے کہا یا حضرت آگے کون ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا کی بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتین ہین ف حضرت مکے کی راہ مین چلے جاتے تھے وہان ایک پہاڑ نمودار ہوا جسکا جمدان نام ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہین یعنی جیسے یہ پہاڑ تنہا ہو اسی طرح خدا کی یاد کرنے والے بھی اُسکی یاد مین تنہائی دوست اور گوشہ گیر ہوتے ہین ترمذی مین روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے لوگ وے ہین جو خدا کی یاد پر حریص اور فدا ہین یاد الٰہی اُنکے گناہون کے بوجھ کو اتار ڈالیگی سو وے لوگ قیامت مین ہلکے پھلکے آوینگے

۱۹۳ م عَلِيٌّ شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ يَعْنِيْ ثَوْبَ حَرِيْرٍ اَهْدَاهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْعِلْمُ رُوْمَةَ قَالَ لَهٗ وَالْفَوَاطِمُ اَحَدُهُنَّ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَالثَّانِيَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدٍ اُمُّ عَلِيٍّ وَالثَّالِثَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ حَمْزَةَ مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس ریشمی کپڑے کو پھاڑ اور اوڑھنیان بنا کر اُن عورتون مین تقسیم کر جنکا فاطمہ نام ہی مراد وہ ریشمی کپڑا ہی جو اکیدر دومہ کے بادشاہ نے حضرت کو تحفہ بھیجا تھا یہ حضرت نے علی مرتضیٰ سے فرمایا اور فاطمہ کے نام کی تین عورتین ہین ایک تو فاطمہ زہرا اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی مرتضیٰ کی ما تیسری فاطمہ میر حمزہ کی بیٹی

۱۹۴ ف ہرچند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہی لیکن اگر کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور عورتون کو حوالہ کرے کہ انکو حلال ہی م عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر نماز کو موقوف کر جبکہ آفتاب نکلے یہانتک کہ اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جبکہ نکلتا ہو تو شیطان کے دونون سینگون کے اندر نکلتا ہو اور اُسوقت کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہین پھر جب آفتاب بلند ہو لو تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اُسوقت نماز مین عبادت واسطے موجود اور حاضر ہوتے ہین یہانتک کہ سایہ نیزے کے ساتھ قائم ہو جاوے یعنی دوپہر ہوا اور زمین پر سایہ نہ رہے پھر اُسوقت نماز موقوف کر اسواسطے کہ اُسوقت دوزخ بھڑکائی جاتی ہی پھر جب سایہ دوپہر کا پلٹے اور ڈھلنے چلے نماز پڑھ اسواسطے کہ اُسوقت ۱۹۵

عبادت وسے نمازمین موجود اور حاضر ہوتے ہین یہانتک کہ عصر کی نماز سے پھر فراغت ہووے پھر نماز
یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونون سینگون کے اندر ڈوبتا ہے اور اسوقت
سجدہ کرتے ہین ف عمرو بن عبسہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت مدینے مین تشریف لائے تو مین نے حضرت سے نماز کیوقت
پوچھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر وقت نماز پڑھنا درست ہے لیکن تین وقت درست نہین طلوع غروب کیوقت تو
اسواسطے منع ہے کہ اسوقت آفتاب کو کافر سجدہ کرتے ہین تو مسلمانون کو انکی مشابہت نہ چاہیے اور دوپہر کو دوزخ بھڑکائی جاتی
ہے جلال کا وقت ہے ع عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَىٰ جَنْبٍ قَالَهُ لَهُ ٫٫
بخاری مین عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو کھڑے ہوکر اور اگر تجھسے نہوسکے تو بیٹھکے پڑھ سو اگر بیٹھکے
بھی نہوسکے تو لیٹکے پڑھو یہ حضرت نے عمران سے فرمایا ف عمران سے روایت ہے کہ مجکو بواسیر کی بیماری تھی مین نے
حضرت سے اسکا مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا درست ہے خواہ کھڑے خواہ بیٹھے
خواہ لیٹے ق عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ
كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو ۳۹
مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرت نے تیسری بار مین فرمایا کہ جو چاہے نماز پڑھے یہ اس خوف سے فرمایا کہ لوگ اسکو
سنت مؤکدہ نہ جانین ف لوگون نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہے یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
ہر چند مغرب سے پہلے نماز درست ہے لیکن تاکید اور التزام نہ چاہیے کہ ادائے فرض مین تاخیر ہوگی ق خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ ضَعُوهَا ۴۰
مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَىٰ رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ يَعْنِي مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ حِينَ اسْتُشْهِدَ بِأُحُدٍ بخاری اور مسلم مین خباب
بن ارت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس کملی کو اسکے سر کیطرف ڈالو اور اسکے دونون پاؤن پر گھاس رکھو یعنی مصعب
بن عمیر کے جبکہ وے جنگ احد مین شہید ہوئے ف جبکہ مصعب شہید ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور کملی بھی
ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پاؤن کھلتے تھے اور اگر پاؤن پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ جب کچھ میسر نہووے تو کفن مین ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہے ع سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ
قَالَهُ لَهُ يَعْنِي سَيْفًا اسْتَوْهَبَهُ مِنَ الْغَنَائِمِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو رکھدے
جہان سے تو نے اسکو لیا ہے ف غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اٹھائی اور حضرت سے مانگی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی غنیمت کے مال مین سب غازیون کا حق ہے بے تقسیم تجکو کیونکر ملے ع عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ضَعْ يَدَكَ
عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ قَالَهُ لَهُ ۹۴۲
مسلم مین عثمان بن ابی العاص رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ وہان اپنا ہاتھ رکھو جہان تیرے بدن مین درد
ہوتا ہے اور بسم اللہ تین بار کہہ اور سات بار کہہ اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد و احاذر یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی اور اسکی قدرت
کی اس چیز کے شر سے جسکا مجکو غم اور خوف ہے ف مصابیح مین عثمان بن ابی العاص رضہ سے روایت ہے کہ مین نے اپنے درد اور بیماری
کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے یہ دعا فرمائی مین نے اسپر عمل کیا مجکو شفا حاصل ہوئی ق أُمِّ سَلَمَةَ طُوفِي [illegible]

فَقَالَ طُوْفِیْ مِنْ وَرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاکِبَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ لَمَّا قَالَتْ اِنِّیْ اَشْتَکِیْ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا جبکہ اُنھون نے کہا تھا کہ مین بیمار ہون کہ طواف کر لوگون کے پیچھے سوار ہوکر ف معلوم ہوا کہ حج مین بیمار کو سوار ہوکر طواف کرنا درست ہو م اَبُوْ هُرَیْرَۃَ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پناہ مانگو خدا کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے اور فساد سے م جَابِرٌ غَطُّوا الْاِنَاۤءَ وَاَوْکُوا السِّقَاۤءَ فَاِنَّ فِی السَّنَۃِ لَیْلَۃً یَّنْزِلُ فِیْہَا وَبَاۤءٌ لَا یَمُرُّ بِاِنَاۤءٍ لَیْسَ عَلَیْہِ غِطَاۤءٌ اَوْ سِقَاۤءٍ لَیْسَ عَلَیْہِ وِکَاۤءٌ اِلَّا نَزَلَ فِیْہِ مِنْ ذٰلِکَ الْوَبَاۤءِ قَالَ اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ فَالْاَعَاجِمُ عِنْدَنَا یَتَّقُوْنَ ذٰلِکَ فِیْ کَانُوْنِ الْاَوَّلِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکھا کرو برتن کو اور دہانہ باندھا کرو مشک کا اسواسطے کہ تمام سال مین ایک ایسی رات ہی کہ اسمین وبا اُترتی ہی جس برتن اور مشک کو کھلا پاتی ہی اُسکے اندر وبا گھس جاتی ہی لیث بن سعد مصر کے محدث نے کہا کہ عجم کے لوگ ہمارے پاس ہین کانون اول مین اُسکا بچاؤ کرتے ہین ف کانون اول رومی مہینا ہی خریف کی آخر فصل مین ہوتا ہی خلاصہ مطلب یہ کہ حدیث مین اُس رات کو معین نہین فرمایا کہ کب ہوتی ہو لیکن عجم کے لوگ کانون اول مین جانتے ہین شاید یون ہی ہو کہ اُس فصل مین ہوا بگڑ جاتی ہی

۱۴ لیکن اسپر یقین نہین تو بہتر یون کہ ہر رات بند رکھنا چاہیے م جَابِرٌ غَطُّوا الْاِنَاۤءَ وَاَوْکُوا الْاَسْقِیَۃَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَحُلُّ سِقَاۤءً وَّلَا یَفْتَحُ بَابًا وَّلَا یَکْشِفُ اِنَاۤءً فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ اِلَّا اَنْ یَّعْرُضَ عَلٰی اِنَاۤئِہٖ عُوْدًا وَّیَذْکُرَ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَۃَ تُضْرِمُ عَلٰی اَہْلِ الْبَیْتِ بَیْتَہُمْ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکھو برتن کو اور مُنھ باندھو مشکون کا اور بند کرو دروازے کو اور گل کیا کرو چراغ کو اسواسطے کہ شیطان مشک اور دروازے اور برتن کو نہین کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نہ پاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھ لیوے اور بسم اللہ کہے مقرر چوہا گھر والون کو جلا دیتا ہی یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا بتی لیجاتا ہی تو گھر مین اکثر آگ لگجاتی ہی ف حضرت نے اس حدیث مین آداب سکھلائے کہ بسم اللہ کہکے رات کو یہ کام کرنا چاہیے اسمین بڑے فائدے ہین م جَابِرٌ غَیِّرُوْا ہٰذَا الشَّیْبَ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے ف فتح مکے مین ابو قحافہ صدیق اکبرؓ کے باپ مسلمان ہوئے انکی ڈاڑھی اور سر کے بال نہایت سفید تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہی لیکن سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہی فقہا کہتے ہین کہ وسمہ کا خضاب درست ہی اسواسطے کہ بعضے صحابہ کرتے تھے وسمے کے سوا اور خضاب سیاہ رنگ درست

۱۴۱ نہین واللہ اعلم خ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ کَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ لَمْ یَتَّصِلْ سَنَدُہٗ بِہٰذَا الْحَدِیْثِ بخاری مین

۱۶۲۷ ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھاگ کوڑھی سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہی بخاری نے اس حدیث کی پوری سند ان کی ف اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہی تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہی اسواسطے اُسکی صحبت منع فرمائی خ بخاری فُکُّوا الْعَانِیَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ بخاری مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھڑاؤ یہ حضرت

قیدی کو اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خیر و عافیت پوچھو بیمار کی **ف** دشمن سے مظلوم کو چھڑانا قادر پر فرض ہی اور زیارت
اور عیادت فرض کفایہ ہی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا فَعَلُوْا
ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ **قَالَهٗ** لِعَلِيٍّ يَوْمَ خَيْبَرَ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قتل کرو انکو یہانتک کہ وے گواہی دین کہ خدا کے سوائے کوئی معبود
برحق نہین ہی اور محمد خدا کا رسول ہی پھر جب انھون نے یہ کیا تو بچا لیے تجھسے اپنے خون اور مال بجائے مگر حق بات پر اور حساب انکا
خدا پر ہی یہ حضرت نے علی مرتضیٰؓ سے فرمایا جنگ خیبر کے دن **ف** یعنی جب کافر نے کلمہ پڑھا تو اسکی جان مارنا اور مال لوٹنا
درست نہین لیکن خون کے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوٰۃ لیجاویگی اور اگر وے اپنی جان اور مال بچانے کیواسطے
کلمہ پڑھ لیوینگے اور دل سے کافر رہینگے تو خدا اُنسے حساب کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا مسلم مین ۱۵۱
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو **ف** یعنی عبادت ملکہ ہر چیز مین
افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت مین ایسی کثرت بہتر جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اسکی کچھ تاثیر نہو
م جُوَيْرِيَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَرِّبِيْهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا يَعْنِيْ عَظْمًا مِّنْ شَاةٍ اُعْطِيَتْهُ ۱۵۲
مَوْلَاتُهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مسلم مین حضرت جویریہؓ حضرت کی بی بی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس گوشت کو
میرے پاس لا اسواسطے کہ زکوٰۃ یا خیرات اپنے مقام کو پہونچ گئی **ف** حضرت نے کھانا مانگا حضرت جویریہؓ نے کہا کہ یا حضرت اسوقت
کچھ حاضر نہین لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت ملا ہی وہ حاضر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند زکوٰۃ اور
خیرات ہمکو درست نہ تھی لیکن اول جب محتاج کو ملی اور محتاج نے دوسرے شخص کو دی تو اسکو درست ہوگئی **م** طَارِقِ بْنِ ۱۵۳
اُشَيْمٍ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ قَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْاَلُ رَبِّيْ مسلم مین طارق بن اشیمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا یہ دعا پڑھ کہ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ یعنی الٰہی مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو عافیت اور چین مین رکھ اور مجھکو روزی
دے سو مقرر یہ لفظین تیرے دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہین یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جس نے کہا کہ یا رسول اللہ مین
کیونکر کہا کرون جبکہ اپنے رب سے سوال کیا کرون **م** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۱۵۴
اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ
لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ **قَالَهٗ** لِاَعْرَابِيٍّ
جَاءَهٗ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہا کر
کہ سوائے خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہین وہ اکیلا مالک ہی اُسکا کوئی شریک نہین خدا سب سے بزرگ تر بڑائی والا اور سب تعریفین
بہت سی خوبیان خداہی کیواسطے ہین پاک ہی خدا جہان کا مالک گناہ سے بچاؤ نہ بندگی کی طاقت بدون خدا کی مدد کے جو سب پر
غالب حکمت والا ہی اُس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہ تو خدا کی تعریفین ہوئین پھر مجھکو کیا یعنی میرے فائدے کی چیز کچھ فرمائیے حضرت
نے فرمایا یون کہا کر کہ الٰہی مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو ٹھیک راہ پر چلا اور مجھکو روزی دے اور مجھکو عافیت مین رکھ راوی کو

اور حضرت نے عافیت کی التفا فرمائی یا نہین یہ حضرت نے اُس جنگی آدمی سے فرمایا جو حضرت پاس آیا تو اُسنے
بعد اسکے بیٹھ کر مجھکو کوئی ایسا کلام سکھلا دیجیے جسکو مین کہا کرون ۞ حُذَيْفَةُ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَأْتِنَا
بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَهُ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اُٹھ ای حذیفہ اُس قوم کی ہمارے
1956 پاس خبر لا یہ حضرت نے جنگ خندق کی رات فرمایا ۞ حُذَيْفَةُ قُمْ يَا نَوْمَانُ قَالَهُ صُبْحَةَ لَيْلَةِ الْأَحْزَابِ مسلم مین حذیفہؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُٹھ او سوونیوالے یہ حضرت نے حذیفہؓ سے فرمایا جنگ خندق کی فجر کو ف جنگ خندق مین
کفار نے کئی دن تک مدینہ گھیر ایک رات نہایت سرد ہوا چلی لوگ بیحواس ہو گئے تب حضرت نے حذیفہ کو خبر کیواسطے
بھیجا پھر حذیفہ کو اپنا کمل اوڑھا یا انکو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ جو تھے
1957 باب مین گذرا ۞ أَبُو سَعِيدٍ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یون درود
پڑھو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہی جیسے تونے ابراہیم پر مہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے تونے
1958 برکت کی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر ق ۞ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
بخاری اور مسلم مین ابو حمیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ درود کو یون کہا کرو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر اور انکی بیبیون
اور انکی اولاد پر جیسے تونے مہر کی ابراہیم پر اور برکت کر محمد پر اور انکی بیبیون پر اور انکی اولاد پر جیسے تونے برکت کی ابراہیم پر بیشک
1959 تو سب خوبیون سراہا بڑائی والا ہی ۞ أُمُّ سَلَمَةَ قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً قَالَهُ لَهَا حِينَ
مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہو کہ الٰہی مجھکو بخش اور اُسکو یعنی خاوند
کو اور اُسکے بعد مجھکو اُسکا نیک بدلا دے یہ حضرت نے حضرت ام سلمہؓ سے فرمایا جبکہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت ام سلمہ کے
اول خاوند یعنی ابو سلمہ کا جب انتقال ہوا تب حضرت نے اُنکو تعلیم کی حق تعالیٰ نے دعا قبول کی حضرت سے انکا نکاح ہوا ق
1960 أَبُو سَعِيدٍ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلَى خَيْرِكُمْ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُٹھو اپنے سردار کیطرف یا یون
فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کیطرف یعنی سعد بن معاذ کیطرف پھر سعد حضرت پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ التبہ یہ یہودی
تیری تجویز پر راضی ہو کر اُترے ہین ف بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرت سے اُنھون نے عہد شکنی کی تھی حضرت نے اُنکا
قلعہ گھیر لیا تھا وے لوگ اس بات پر راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ جو ہمارے حق مین تجویز کرین سو ہمکو قبول ہی سعد زخمی تھے
حضرت نے اُنکو مدینہ سے بلایا جب وے آئے تب حضرت نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے اُنکے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ
اُس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتین اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بزرگ اور
عالم کی تعظیم کیواسطے قیام کرنا درست ہی اور بعضون نے جواب دیا ہی کہ یہ قیام تعظیم کیواسطے نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے اُنکے
اُتارنے کیواسطے حضرت نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک نے دوسرے کیواسطے نہ قیام کیا کرو
بخاری کی
یہ حضرت

جیسے عجم کے لوگ کرتے ہین اور بعضے علما نے فرمایا ہی کہ قیام افراط تعظیم کیواسطے مکروہ ہی اور اہل علم
درست ہی ق انس قُومُوا اِلَى الجَنَّةِ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالاَرْضُ قَالَهٗ حِيْنَ دَنَا المُشْرِكُوْنَ يَوْمَ بَدْرٍ مسلم
مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُٹھو اس بہشت کیطرف جسکا پھیلاؤ آسمان اور زمین کے برابر ہی یہ حضرت نے
اسوقت فرمایا جسوقت جنگ بدر مین مشرک نزدیک آگئے ف یعنی اُنکو قتل کرو اسواسطے کہ اُنکا قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہی کہ
اسکا عوض بہشت ہی ق ابن عباس قُومُوا عَنِّيْ وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدِيْ التَّنَازُعُ وَيُرْوٰى عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ بخاری اور
مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُٹھو میرے پاس سے اور لائق نہین میرے پاس جھگڑا
کرنا اور دوسری روایت یون ہی کہ پیغمبر پاس جھگڑا مناسب نہین ف حضرت نے مرض الموت مین دوات قلم مانگا بعضون نے کہا
لاؤ بعضون نے کہا کچھ ضرور نہین کہ حضرت کو لکھانے مین تکلیف ہوگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اسی باب مین مفصل
ہوچکا ق ابو ہریرۃ کِخْ کِخْ اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ وَيُرْوٰى لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ قَالَهٗ لِلْحَسَنِ
بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ اَخَذَ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا چھی چھی اسکو پھینکدے کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ زکوۃ نہین کھاتے اور دوسری روایت یون ہی کہ ہمکو زکوۃ
حلال نہین یہ حضرت نے امام حسن رضہ سے فرمایا جبکہ اُنھون نے زکوۃ کی کھجورون سے ایک کھجور اُٹھالی اور اپنے منھ مین رکھلی ف
حضرت امام حسن ع اسوقت مین لڑکے تھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوۃ کا مال حرام ہی ق جابر كُلْ
فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ يَعْنِي الثُّوْمَ المَطْبُوْخَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تو کھا اسواسطے کہ مین کانا پھوسی کرتا ہون اُس سے جس سے تو کانا پھوسی نہین کرتا ف حضرت
کے روبرو پکا ساگ آیا اُسمین لہسن کی آل حضرت نے اُسکو نہ کھایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہین
کھاتے ہین تو اُسنے بھی ہاتھ کھینچا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکا لہسن کھانا ہر چند حلال ہی مگر مین اس جہت سے نہین کھاتا کہ
مجھسے اور جبرئیل سے کلام ہوا کرتا ہی اور اُنکو اُسکی بو سے نفرت ہی ق ابن عمر كُلُوْا فَاِنَّهٗ حَلَالٌ وَّلٰكِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ طَعَامِيْ يَعْنِي الضَّبَّ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہی ولیکن وہ ہماری
خوراک نہین ف حضرت ایک مجلس مین تھے سوسمار کا گوشت پکا آیا کسی نے کہا کہ یا حضرت یہ سوسمار کا گوشت ہی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ حلال ہی لیکن قریشی لوگ اسکو نہین کھاتے یعنی شرعی کراہیت نہین طبعی کراہیت ہی امام شافعی اور امام
مالک کے نزدیک سوسمار حلال ہی اور یہی حدیث اُنکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہین اُنکے نزدیک یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا
ق ابن عمر كُلُوْا مِنَ الاَضَاحِيْ ثَلٰثًا هٰذَا حَدِيْثٌ مَّنْسُوْخٌ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ قَبْلُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے
۱۹۶۶ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہی چنانچہ اسکا ذکر
ہم آگے کرچکے ہین ق ابن عمر كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ كَاَنَّكَ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَّعُدَّ نَفْسَكَ فِيْ اَصْحَابِ القُبُوْرِ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا مین رہ مسافر کیطرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی جان کو گنا کر
والے مردون مین گن رکھ ف عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے میرے دونون مونڈھون کو پکڑا پھر یہ حدیث

انما ایمانک یمسا کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھو اور صحت کی
حالت مین بیماری کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کرلے یعنے صحت کو غنیمت جان بیماری مین کچھ نہین ہو سکتا اور زندگی مین موت کا
سامان کر حدیث مین یہ جو فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کیطرح گذران کریعنے جیسے مسافر سفر مین زیادہ بکھیڑا نہین کرتا اور ہر دم اپنا
وطن یاد کرکے زاد راہ کی فکر مین رہتا ہی اسی طرح مومن کو لازم ہی کہ دنیا کو سرائے جان کے بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے
غافل نہو ہر دم وہان کا سامان کرتا رہے اور یہ جو فرمایا کہ آپ کو مردون مین شمار کر یعنے پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب
موت کی غفلت ہی اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان ہو شعر چو آہنگ رفتن کند جان پاک * چہ بر تخت مردن چہ
۱۹۱ برروے خاک * یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہی اللہ ہماری آنکھین کھولے اور اسپر عمل نصیب کرے آمین عن ابو ایوب
کیلوا طعامکم یبارک لکم فیہ بخاری مین ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تولا کرو اپنے اناج
کو تمہارے لیے اسمین برکت ہوگی ف یعنی مول لیکر تولنا چاہیے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجیے اور اگر زیادہ ہو تو غیر کا حق پھیر دیجیے اور
۱۱ ہر روز تول کر گھر مین خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہین کہ حساب سے خرچ ہو ضرورت سے نہ زیادہ ہو نہ کم عن ابو سعید
لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مردون کو لا الہ الا اللہ ف
یعنی مرنے کیوقت لا الہ الا اللہ پکار کے کہو تا کہ مرنے والا بھی سن کے کہے اور یون نہ اس سے کہنا چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہہ کہ شاید
۱۹۱ بدجو ہی سے انکار کر بیٹھے عن ابو ہریرۃ لیاخذ کل رجل براس راحلتہ فان ھذا منزل حضرنا فیہ الشیطان قالہ
غداۃ لیلۃ التعریس مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ پکڑے رہے ہر ایک مرد اپنے اونٹ کے
سر کو سو مقرر یہ منزل ہی کہ اسمین ہمارے پاس شیطان آیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا ف جنگ خیبر سے پلٹتے آخر شب
حضرت اور تمام لوگ سو گئے فجر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ مکان ہی شیطان کا ایسا نہو کہ شیطان
کسی کے اونٹ کو بھگا دیوے تو ہوشیاری کرنا چاہیے عن عائشۃ لیصل احدکم نشاطہ فاذا کسل او فتر قعد او یودی
فلیقعد بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک شخص جب تک خوشدل
اور چست رہے پھر جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری روایت یون ہی کہ اسکو بیٹھ رہنا چاہیے ف انس سے روایت
ہی کہ حضرت نے مسجد مین رسی لٹکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہی لوگون نے کہا کہ حضرت زینب کا دستور ہی کہ جب تہجد کی نماز مین
سست ہو جاتی ہین تو اسکو تھامے لیتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سستی مین نفل نماز پڑھنا بے لطف ہی
۱۹۲۱ عن جابر لیصل من شاء منکم فی رحلہ قالہ فی یوم مطیر فی سفر مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
چاہیے کہ نماز پڑھ لیوے جو شخص کہ تم مین سے چاہے اپنے بستر پر یہ حضرت نے مینہ برسنے کے دن سفر مین فرمایا ف معلوم ہوا
۱۹۲۲ کہ مینہ کے عذر سے جماعت مین نہ حاضر ہونا درست ہی عن ابن مسعود لیلینی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین
یلونھم ثم الذین یلونھم وایاکم وھیشات الاسواق مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
بجا ہی کہ تم مین سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے قریب ہوا کرین پھر انکے بعد وسے لوگ ہوا کرین جو انسے میل رکھتے ہون پھر
یہ حضرت جو انسے میل رکھتے ہون اور تم بچو بازارون کی بک بک سے یعنے مسجد اور جماعت مین بازار کیطرح شور اور ہجوم کرو ف

عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت کا دستور تھا کہ جماعت کیوقت ہمارے مونڈھوں کو
چھوتے کہ برابر ہو جاؤ اور قیام مین مختلف نہو نہین تو تمھارے دلون مین اختلاف پڑ جاویگا پھر حضرت یہ حدیث فرماتے تھے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور عقل کھڑے ہون تاکہ مسائل کو سیکھین اور اگر امام کو سہو واقع ہو تو اسکو خبردار
کرین اور علما کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف مین کھڑے ہون ابوبکر صدیقؓ کا دستور تھا کہ نماز مین حضرت کے پیچھے برابر کھڑے
ہوتے تھے اس جگہ دوسرا شخص نہین کھڑا ہوتا تھا م اَبُو سَعِيدٍ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا يَعْنِي فِي
الْجِهَادِ قَالَهُ لِبَنِي لِحْيَانَ حِينَ بَعَثَ اِلَيْهِمْ بَعْثًا مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ دو آدمیون
مین سے ایک آدمی جہاد کو جاوے اور ثواب دونون مین برابر ہے یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب قوم بنی لحیان پر لشکر بھیجا
ف یعنی ہر قوم سے آدھے آدمی جہاد کو جاوین اور آدھے آدمی مجاہدین کے جورو لڑکون کی خبرگیری کرینگے ثواب دونون کو برابر ملیگا
ق عَائِشَةُ مُرُوا اَبَابَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ کہو ابوبکرؓ
سے کہ لوگون کو نماز پڑھاوے ف حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی اور پانچ دن انہون نے امامت کروائی چنانچہ اسکا مفصل قصہ
دوسرے باب مین گذرا جو عہدہ حضرت کو خاص تھا یعنی امامت کا سو اپنی حیات مین ابوبکر صدیقؓ کو دیا اسمین صاف اشارہ ہے
خلافت کا گویا حضرت نے انکو اپنا ولیعہد کیا خ ابْنُ عَبَّاسٍ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ
يَعْنِي اَبَا اِسْرَائِيلَ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سے کہدے کہ بولے اور اپنے اوپر
سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام کرے ف حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ مین چپکا کھڑا ہے اسکا سبب پوچھا لوگون نے
کہا کہ یہ ابو اسرائیل ہے نذر مانی ہے کہ روزہ رکھے دھوپ مین کھڑا رہے اور کسی سے کلام نہ کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
روزہ عبادت تھا اسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ مین کھڑا ہونا عبادت نہ تھا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع
نذر کا ادا کرنا نہ چاہیے م ابْنُ عُمَرَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً اُخْرَى فَاِذَا طَهُرَتْ
فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا اَوْ يُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی طلاق کو باطل کر کے پھر اسکو اپنی جورو بناوے
پھر اسکو حیض سے پاک ہونے دے پھر دوسرا حیض اسکو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے پہلے چاہے
اسکو طلاق دیوے اور چاہے اسکو اپنے گھر مین رکھے سو مقرر یہی عدت ہے جسکا خدا نے حکم کیا ہے کہ عورتون کے طلاق مین ہوا کرے
ف عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ مین نے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروقؓ نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت
خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بشدت مکروہ ہے اسکو فقہ مین طلاق بدعی
کہتے ہین سنت یہ ہے کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اسکو طلاق دیوے ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مُرِي
غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِي اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
انصاری عورت سے فرمایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہدے کہ میرے واسطے لکڑیون کا منبر بناوے کہ اسپر مین لوگون سے
کلام کیا کرون ف ایک انصاری عورت کا رومی غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا حضرت نے اس سے منبر کی فرما

بیٹھا بلفظ نسبتا ...تھا حضرت اس پر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور جب منبر نہ تھا تو زمین پر ستون کو ٹیک کر خطبہ پڑھتے تھے
حضرت کو اسمین تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی نے جنکا نام تمیم تھا عرض کی کہ یا حضرت منبر ہونا چاہیئے جیسا شام کے ملک مین تھا پھر تب
حضرت نے منبر بنوایا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لَهَا مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجھسے فرمایا کہ چٹائی لادے مسجد سے ف گھر مین ایک مکان تھا وہان عورتین نماز پڑھتی تھین اسکو مسجد فرمایا اس حدیث مین
حضرت کی مسجد مراد نہین اسواسطے کہ حضرت عائشہ اسوقت حائض تھین اور حائض کو مسجد مین جانا درست نہین اور
یا یہ مطلب کہ حائض عورت ہاتھ بڑھا کے مسجد سے اگر کوئی چیز اٹھا لیوے تو درست ہی حائضہ کو مسجد کے اندر جانا منع ہی حم
۱۹۸ عَائِشَةُ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ قَالَ لَهُ حِينَ اشْتَدَّ وَجَعُهُ
فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ انڈیلو میرے اوپر سات مشکین جنکے
دہانے نہ کھلے ہون تاکہ مین لوگون کو وصیت کرون یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جبکہ حضرت کو درد کی شدت ہوئی اس بیماری
مین جسمین حضرت کا انتقال ہوا ف حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ہمنے حضرت کو
ایک تغار مین بٹھلایا اور ان مشکون سے پانی ڈالنا شروع کیا یہانتک کہ حضرت نے اشارہ کیا کہ بس پھر حضرت باہر نکلے اور
نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری مین گرمی کی کمال شدت تھی یہ زہر کا اثر تھا جو خیبر مین یہودی عورت
۱۹۰ نے دیا تھا ق أَنَسٌ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ لوگون سے نرمی اور آسانی کرو اور سخت نہ پکڑو اور تسکین اور دلاسا دو اور نہ بھڑکاؤ ف یعنی نرمی
چاہیئے تاکہ لوگ دین سیکھین بدخلقی اور سختی لازم نہین کہ لوگ وحشت کرین

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ

۱ یہ دسوان باب ہی اسکے اول مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لام تاکید ہی عُمَرُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ
جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدَعَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر نکال دونگا
یہود اور نصاری کو عرب کے ٹاپو سے یہانتک کہ سوائے مسلمان کے اسمین کسی کو نہ چھوڑونگا ف عرب مبدا اسلام ہی تو
حکمت یہی تھی کہ وہان سوائے مسلمانون کے کوئی نہ رہے چنانچہ فاروق اعظم نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے
۱۹۰ نکالا اور شام مین رکھا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَعْنِي عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَهُ يَوْمَ خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین کل علم دونگا اس مرد کو جسکے ہاتھون پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہی اور خدا اور رسول اسکو
چاہتے ہین یعنی علی مرتضی کو یہ حضرت نے جنگ خیبر کے دن فرمایا ف جنگ خیبر مین حضرت نے جب یہ فرمایا تو رات کو اصحاب
نے پا کیا کیے کہ دیکھیے یہ دولت کسکو نصیب ہو صبح کیوقت حضرت کی خدمت مین صحابہ حاضر ہوئے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا
بخاری حضرت نے فرمایا کہ علی مرتضی کہان ہین لوگون نے کہا کہ یا حضرت انکی آنکھین آئی ہین حضرت نے انکو بلایا اور لب مبارک
یہ حضرت ... پر لگائی اسی وقت صحت ہو گئی پھر حضرت نے انکو علم دیا خدا نے انکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اس حدیث سے علی مرتضی

کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی ؏ح اَبُوْسَعِیْدِ ابْنِ الْمُعَلّٰی لَاُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِیَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِی الْقُرْاٰنِ
بخاری میں ابوسعید بن معلی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ البتہ میں تجکو ایک سورت سکھلاؤنگا جو قرآن کی
سب سورتوں سے بزرگ اور افضل ہے ف مراد سورۂ فاتحہ ہے چنانچہ ساتویں باب میں مذکور ہو چکا ؏ر اَبُوْهُرَیْرَةَ
۵ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ
مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ کا کہنا میرے نزدیک ساری
دنیا سے زیادہ پیارا ہے جس پر آفتاب کی چمک پڑتی ہے ؏ر الزُّبَیْرُ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلَهٗ ثُمَّ یَاْتِیَ الْجَبَلَ فَیَاْتِیَ
۱۲ بِحُزْمَةٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَیَبِیْعَهَا لِیَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَیَسْتَغْنِیَ بِثَمَنِهَا خَیْرٌ
لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّسْئَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ مسلم میں زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیاں لیوے
پھر پہاڑ میں جاوے سو اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لادے پھر اسکو بیچے تاکہ خدا اسکے سبب سے اسکی آبرو رکھے اور دوسری
روایت ہے کہ اسکی قیمت سے اپنا کام چلا دے تو یہ اسکے حق میں لوگوں کے سوال کرنے سے بہتر ہے اسکو دیویں یا نہ دیویں
ف یعنی لکڑیاں بیچ کھانا سوال سے بہتر ہے اسواسطے کہ سوال میں ایک تو ذلت ہے دوسرے حصول مطلب کا یقین نہیں ملے یا نہ ملے
؏ر اَبُوْهُرَیْرَةَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ مسلم میں
۹۸۷ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اسکا کپڑا جلا کر کھال کو لگے یہ بہتر ہے اسکے حق میں
قبر پر بیٹھنے سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبروں پر چلنا پھرنا سخت گناہ ہے ؏ر اَبُوْهُرَیْرَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ
۱۹۸۸ وَقَّاصٍ لَاَنْ یَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَیْحًا حَتّٰی یَرِیَهٗ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِئَ شِعْرًا مسلم میں ابوہریرہ اور سعد بن ابی وقاصؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھرنا پیپ سے یہانتک کہ اسکے پھیپھڑے تک پہونچے یہ اسکے حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ کے
شعر کے بھرنے سے ف یعنی شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب رکھنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا سخت قبیح ہے
اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم اور مبالغہ سے خالی نہیں تو شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب و افترا پردازی کی
ورزش ہے اور پریشان خاطری تو نقد وقت ہے کہ تلاش مضمون تازہ میں شاعروں کو کیا کیا کوئیں جھانکنے پڑتے ہیں لیکن اگر
گاہ گاہ شعر سخن سے دل لگا دے مگر اکثر اوقات علوم دین میں صرف کرے تو منع نہیں کہ حضرت نے بھی اشعار گاہ گاہ سنے ہیں
لیکن حق مضمون کے ؏ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَاَنْ یَّمْنَحَ الرَّجُلُ اَخَاهُ اَرْضَهٗ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْهَا خَرْجًا مَّعْلُوْمًا
۱۹۸۹ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہے
اسکے حق میں اسپر معین محصول لینے سے ف باب اول میں زمین کے محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہو چکا ؏خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَاَنْ
۱۹۹۰ یَّهْدِیَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ بخاری میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے تیرے واسطے بہتر ہے تجکو سرخ اونٹ ملنے سے ف عرب کے نزدیک سرخ اونٹ
عمدہ مال ہے یعنی تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان ہو وے تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہے اسواسطے کہ ثواب کو بقا اور دنیا کو
فنا ہے یہ حضرت نے علی مرتضےٰؓ سے فرمایا جبکہ انکو جنگ خیبر میں علم دار کیا ؏ر اَبُوْهُرَیْرَةَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ

الْمُسْتَاكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر حق دارون کو حق دلائے جاوینگے قیامت کے دن یہانتک کہ بدلا لیا جاویگا منڈی بکری کا سینگ دار بکری سے
ف یعنی ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت مین انصاف ہوگا آدمی تو ایک طرف جانورون کی بھی زیادتی کا عوض
١٩٩٢ ہوگا کہ اگر سینگدار بکری نے منڈی بکری کو مارا ہوگا تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگدار کو مار لیوے ق اَبُوْ سَعِيْدٍ لَتَتَّبِعُنَّ
سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَّتَبِعْتُمُوْهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم چلوگے اگلے لوگون کی چالون پر
بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یہانتک کہ اگر وے سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہونگے تو تم بھی انکی پیروی کروگے ہمنے کہا یا رسول اللہ
کیا یہود اور نصاری کی چال پر چلینگے حضرت نے فرمایا اگر یہی نہین تو پھر کون یہود نصاری ہی مراد ہین انھین کی چال پر چلوگے
ف فی الحقیقۃ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام خلقت مین شرک اور بدعت نہایت رائج ہوگئی قبر پرستی
اور پیر پرستی اور بد اعتقادی علی العموم ظاہر ہی یہود نصاری کے قدم بقدم ہوگئے بلکہ تعزیہ دارون اور پیر پرستون نے ایسے
١٩٩٣ اختراعات نکالے ہین کہ یہود اور نصاری کو بھی ہرگز نہین سوجھے ق اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ
اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفون کو نہین تو
خدا پھوٹ ڈالدیگا تمھارے دلون مین ف یعنی جماعت کی صف برابر ہونے کا یہ اثر ہی کہ اسمین اختلاف پڑجاویگا اور تکرار
١٩٩٤ ہوگی تو رنج ہوگا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَّجُلٍ نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَّهْلِكَةٍ مَعَهٗ
رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً وَّاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ
عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ عَلٰى
سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَشَرَابُهٗ فَلَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ
هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ وَزَادِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی اپنے ایماندار بندے
کے توبہ کرنے سے اس مرد سے بھی زیادہ تر فرحناک ہوتا ہی جو جنگل میدان ہلاکی کے مکان مین اترا اسکے ساتھ سواری تھی اُسپر
اُسکا کھانا اور پانی تھا سو اُس مرد نے اپنے سر کو زمین مین رکھا پھر ایک نیند سو کر اس حال مین جگا کہ اُسکی سواری جاچکی تھی سو
اُسنے اُسکی تلاش کی یہانتک کہ جب اُسپر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اُسنے کہا اپنی دل میں چل اُسی مکان مین جہان مین تھا
سو رہون سو رہون تا اینکہ مرجاؤن سو اُسنے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا تا کہ مرجاوے پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہی کہ اُسکی سواری بھی
ہی اُسپر اُسکا زاد راہ اور پانی ہی تو حق تعالی اپنے مومن بندے کی توبہ کے سبب اُس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا ہی جو اپنی
سواری اور زاد راہ پاکر خوش ہوگیا ف یعنے مومن کی توبہ سے کمال رضاے الٰہی حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ توبہ سے
گناہ مٹجاتے ہین بندہ عذاب سے بچ جاتا ہی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يُبَالِي الْمَرْءُ مِمَّا
اَخَذَ الْمَالَ اَمِنْ حَلَالٍ اَمْ مِنْ حَرَامٍ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایسا زمانہ آویگا
کہ آدمی کچھ پرواہ نہ کریگا کہ اُسنے کہان سے مال کو لیا حلال سے یا حرام سے ف یعنے بیدینی رائج ہوگی مال حاصل

کرنے مین شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے حلال اور حرام کی کچھ تمیز باقی نہ رہیگی خواہ رشوت
خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سودخوری خواہ ظلم خواہ دغابازی سے چنانچہ اس زمانہ کا حال ہے کہ جیسے
ہین گویا موت اور قیامت سے خبر نہین ہے م ابوہریرۃ لیأتین علی الناس زمان لایدری القاتل فی ای شیء
قتل ولا المقتول علی ای شیء قتل روایت ہے مسلم مین ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ
نہ جانیگا قاتل کہ کس بات مین اُسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانیگا کہ کس بات پر مارا گیا ف یعنی ایسا زمانہ بگڑیگا کہ بلا سبب
اور بسبب خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگون کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ خانہ جنگی اکثر بے سبب ہو جاتی ہے دہلی اور لکھنؤ کے
بانکون مین صرف آنکھ ملانے پر تلوار چلتی ہے آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہین جانتے گویا یہی انسان کو بناتے ہین جو حلال
کرڈالتے ہین خ ابوسعید لیحجن البیت ولیعتمرن بعد خروج یأجوج ومأجوج بخاری مین ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ۹۷
حضرت نے فرمایا کہ مقرر کعبے کا حج اور عمرہ ہوا کریگا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد ف معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد
اسلام قائم رہیگا حج اور عمرہ ادا ہوگا بعضے علما نے کہا ہے کہ اُنکے ہلاک ہونے کے بعد تین برس تک دینون کا قیام رہیگا واللہ اعلم
ق سھل بن سعد لیدخلن الجنۃ من امتی سبعون الفا او سبع مائۃ الف الشک من ابی حازم متماسکون
آخذ بعضهم بعضا لایدخل اولهم حتی یدخل آخرهم وجوههم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ۸
بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین داخل ہونگے میری امت سے ستر ہزار
یا یون فرمایا کہ ستر لاکھ یہ شک ابوحازم تابعی کو پڑی جو اس حدیث کا ایک راوی ہے حضرت نے فرمایا وے لوگ بہشت
مین جاوینگے ملے ہوئے ایک دوسرے کو تھامے اُنکے اگلے نہ داخل ہونگے جبتک کہ اُنکے پچھلے نہ داخل ہونگے یعنے
ایک قطار ہوکر برابر یکبارگی اندر جاوینگے اُنکے چہرے چودھوین رات کے چاند کی صورت پر ہونگے ق ابن مسعود
لیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اھویت لانالهم اختلجوا دونی فاقول ای رب اصحابی فیقال
انک لاتدری ما احدثوا بعدک بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ میرے سامنے لائے جاوینگے تم مین سے چند لوگ یہانتک کہ جب مین اُنکی طرف جھکونگا کہ حوض کوثر کا پانی اُنکو دون تو کھینچ
لئے جاوینگے میرے پاس سے ہٹادیے جاوینگے تو مین کہونگا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہین تو حکم ہوگا تو نہین جانتا کہ
اُنھون نے تیرے بعد کیا کیا بدعتین نکالین ف عرب کے چند گروہ نومسلم حضرت کے بعد مرتد ہوگئے تھے جنکو صدیق اکبر
نے قتل کیا وے لوگ اس حدیث مین مراد ہین خ انس لیصیبن اقواما سفع من النار بذنوب اصابوها
عقوبۃ ثم یدخلهم اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ فیقال لهم الجهنمیون بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ۱۰۰
نے فرمایا چند لوگون کو پہونچیگی دوزخ کا اثر جلے ویگا گناہون کے سبب سے جو اُنسے ہوئے ہونگے یہ عذاب ہوگا بدکاری کا بدلا
پھر خدا اُنکو بہشت مین داخل کریگا اپنی مزید رحمت سے سو اُنکا لقب جہنمی ہوگا ف نوادر الاصول مین روایت ہے کہ
یے لوگ جناب الہی مین عرض کرینگے کہ الٰہی جیسے تو نے اپنے کرم سے ہمکو دوزخ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دور کر
تو حق تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ اُنکے ماتھون سے اس لقب کو مٹا ڈالیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بدکار

ے مین نه رہینگے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پاوینگے ق ابُوهُرَيْرَةَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ
اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاۤءِ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَاۤءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا مقرر باز رہین لوگ اپنی آنکھ اٹھانے سے نماز مین دعا کیوقت آسمان کیطرف نہین تو انکی نظر ضرور چھین لی
۲۰۰۱ جاویگی ف نماز مین دعا کیوقت آسمان کیطرف آنکھ اٹھانا درست نہین اسواسطے کہ حق تعالیٰ مکان سے پاک ہی ق ابُوهُرَيْرَةَ
لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضرور باز رہین لوگ جمعہ چھوڑنے سے نہین تو خدا انکے دلون پر مہر کردیگا پھر
بیشک ہوے غافلون مین ہوجاوینگے ف یعنی جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہی کہ دل پر غفلت کی مہر ہوجاتی ہی اور جب غفلت ہوئی تو
رحمت الٰہی سے دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعے کی نماز فرض ہی بدون شرعی عذر کے اسکا ترک کرنا ہرگز درست نہین
۲۰۰۲ ق ابُوهُرَيْرَةَ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاۤءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر لبیک کہیگا عیسیٰ بن مریم روحاکی راہ مین خواہ حج کرتے خواہ عمرہ کرتے یا عمرہ اور حج ساتھ کریگا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُترینگے تو شریعت محمدیؐ پر عمل کرینگے
اور کعبے کا حج یا عمرہ کرینگے روحا ایک مقام کا نام ہی مدینے اور مکے کے درمیان فَصْلٌ فِي اَنْوَاعٍ شَتّٰى اس فصل مین
۲۰۰۴ بہت قسم کی حدیثین ہین ق ابُوهُرَيْرَةَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیان ہین کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے
۲۰۰۵ اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اسکے پاس امانت رکھیے تو چرا وے ق اَنَسٌ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ
بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا انھی قوم مین داخل ہی ف یعنی جب کوئی
۲۰۰۶ قریب وارثہ نہ باقی رہے تو بھانجا اپنے مامون کا وارث ہی اور ماموں بھانجے کا وارث ہی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّيْ
اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَهُ فِيْ مَرَضِهِ حِيْنَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ
لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ان مجکو تپ کی شدت
ہوتی ہی جیسے کہ تم مین سے دو مردون کو ہوتی ہی یہ حضرت نے اپنی بیماری مین فرمایا جبکہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ
آپ کو تپ مین نہایت تڑپ اور سخت بیتابی ہوتی ہی ف یعنی جتنی تکلیف دو مردون کو ہوتی ہی اتنی مجھیر ہوتی ہی تو زیادہ قرار
۲۰۰۷ ہوا خیال ہے حضرت پر زیادتی تکلیف کا یہ سبب ہی کہ تا ثواب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اتنا ثواب زیادہ ق
اَبُوْهُرَيْرَةَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ
۲۰۰۸ ہی کہ ہمسے محبت رکھتا ہی اور ہم اس سے محبت رکھتے ہین ق عَائِشَةُ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ
اَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَهُ ۱۶
اَنَّهُ مَنْ سَاَلَهُ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
بخاری کہ کبھی مجکو وحی آتی ہی جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گذرتی ہی پھر وہ توقف ہوجاتی ہی جسیکو مین یاد
یہ حضرت

کرچکتا ہوں اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بن کے آتا ہی سو مجھے کلام کرتا ہی تو مین یاد کرلیتا ہون جو کچھ
کہتا ہی یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جبکہ حارث بن ہشام نے حضرت سے پوچھا کہ آپ کو وحی کسطرح آتی ہی ف
حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ مین نے حضرت کو دیکھا کہ جاڑے کے دن میں وحی آنے کے وقت حضرت کی پیشانی سے پسینا
پھوٹ نکلتا تھا عن ابن مسعود اذنک علی ان ترفع الحجاب وتستمع سوادی حتی انهاک قال لہ مسلم مین
عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اجازت میرے پاس آنے کی یہی ہی کہ تو پردہ اٹھاوے اور میرے بھید
کی بات سنے جبتک کہ مین تجکو منع نہ کرون یہ حضرت نے عبد اللہ بن مسعود سے فرمایا ف عبد اللہ بن مسعود حضرت کے خادم
تھے جب قرآن مین یہ حکم ہوا کہ حضرت کے گھر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرت نے عبد اللہ سے یہ حدیث فرمائی یعنی
تجکو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین حرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نہ کرنا یہی دلیل ہی اجازت کی اور جبکہ
مین تجکو منع کرون اسوقت آنا درست نہین ش ابو ایوب ارب ماله تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم
الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصل الرحم دع الناقۃ قالہ لاعرابی اخذ بخطام ناقتہ فقال یا رسول اللہ
دلنی علی عمل یدنینی من الجنۃ ویباعدنی من النار صرف بخاری مین ابو ایوب سے اتنی روایت ہی کہ حضرت
نے جنگلی آدمی کو فرمایا کہ نامراد ہوجیو کیا اسکو ہوا ہی اور بخاری اور مسلم دونون مین متفق یون روایت ہی کہ
حضرت نے جنگلی آدمی کو فرمایا کہ تو عبادت کرے خدا کی اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور نماز کو
قائم کرے اور زکوۃ دیوے اور برادری کا حق ادا کرے چھوڑ دے میری اونٹنی کو یہ حضرت نے اس جنگلی آدمی سے
فرمایا جسنے حضرت کو اونٹنی کی مہار پکڑکے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو وہ عمل بتلائیے جو بہشت سے مجکو قریب کردیوے اور دوزخ
سے مجکو دور ڈالے ف حضرت کو اسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکام اسلام کے ظاہر ہوچکے صریح بات کو اس دلیری
سے کیون پوچھتا ہی پھر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوۃ اور برادر پروری سے بہشت کا قرب اور دوزخ سے دوری حاصل
ہوتی ہی م ابو ھریرۃ اسلم سالمہا اللہ وغفار غفر اللہ لہا اما انی لم اقلہا ولکن اللہ قالہا وفی
روایۃ خفاف بن ایماء غفار غفر اللہ لہا واسلم سالمہا اللہ وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ
اللہم العن بنی لحیان والعن رعلا وذکوان مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی
ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کہ مین نے یہ کلام نہین کہا ولیکن خدا نے یہ کہا ہی یعنی بحکم خدا مین نے یہ کہا اور خفاف
بن ایما کی روایت مین یون ہی کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا اور عصیہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی
الٰہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر ف اسلم اور غفار دو قوم تھے بے لڑے ایمان لائے حضرت نے
انکے واسطے بشارت اور دعا دی اور عصیہ و بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے انھون نے حضرت کے اصحاب
کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرت نے انکو بددعا دی م ابو ھریرۃ اکل کل ذی ناب من السباع حرام
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب نکیلے دانت والے درندے جانورون کا کھانا حرام ہی
یعنی جس جانور کے نوک دار دانت ہون اور وہ درندہ بھی ہو یعنی دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام ہی جیسے شکار

...اور بلی اور لومڑی اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی اور امام احمد کا لیکن امام مالک رح
سے دو روایتیں ہیں ایک حرمت کی دوسری کراہت کی اور جسکے نزدیک وارد نہیں ہوں لیکن درندہ نہو جیسے وغیرہ
سو حلال ہے ع عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَمْعَۃَ لَا یَجْلِدُ اَحَدُکُمُ امْرَأَتَہٗ جَلْدَ الْعَبْدِ وَاَحَلَّہٗ یُضَاجِعُہَا مِنْ اٰخِرِ یَوْمِہٖ ۱
مسلم میں عبداللہ بن زمعہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کیطرح کب تک کے واسطے
کوڑے ماریگا اور شاید کہ وہی شخص اسی دن کے آخر میں اسکو اپنے پاس سلاویگا ف یعنی شرعاً اور عقلاً مناسب نہیں کہ جسکو اپنے
پاس لٹائے اسکو ایسی سخت مار مارے صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا آدمیت سے بعید ہے ع عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَمْعَۃَ لِمَ ۲۰۱۱
یَضْحَکُ اَحَدُکُمْ مِمَّا یَفْعَلُ مسلم میں عبداللہ بن زمعہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس سے کب تک ہنسیگا آدمی
جس چیز کو خود کرتا ہے ف ایک شخص سے گوز نکلا دوسرا ہنسا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجیے اُسپر کیا ہنسنے معلوم
ہوا کہ گوز پر ہنسنا درست نہیں کہ بے ادبی ہے اور دوسرے کو شرمندگی ہے ع اَبُوْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیُّ اَلَا خَمَّرْتَہٗ وَلَوْ اَنْ ۲۰۱۲
تَعْرُضَ عَلَیْہِ عُوْدًا قَالَہٗ لَہٗ حِیْنَ اَتَاہُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مسلم میں ابو حمید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے اسکو کیوں
نہ ڈھکا اگرچہ اُسپر ایک آڑی لکڑی ہی رکھ دیتا یہ حضرت نے ابو حمید سے فرمایا جبکہ وہ حضرت پاس دودھ کا پیالہ لائے ف
حضرت نے یہ ادب سکھلایا کہ برتن کو کھلا رکھنا نہ چاہیے تاکہ کوئی چیز اُس میں نہ گرے اگرچہ کچھ نہ ملے تو اُسپر لکڑی کو رکھ دیوے ق
اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اُمَّتِیَ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ۲۰۱۳
کہ میری امت کے منھ اور ہاتھ پاؤں روشن ہونگے قیامت کے دن وضو کے اثر سے ف یعنی جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہے
قیامت میں روشن ہوجاویگا ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا قَالَہٗ لِزَیْدِ بْنِ حَارِثَۃَ بخاری اور مسلم میں ۲۰۱۴
براء بن عازب رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے زید بن حارثہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہے خ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنْتَ ۲۰۱۵
اَخِیْ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَکِتَابِہٖ وَہِیَ لِیْ حَلَالٌ قَالَہٗ لِاَبِیْ بَکْرٍ لَمَّا خَطَبَ عَائِشَۃَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ اِنَّمَا اَنَا اَخُوْکَ کَذَا وَقَعَ
مُرْسَلًا وَہُوَ مِنْ حَدِیْثِ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بخاری میں عروہ بن زبیر رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے خدا کے دین اور خدا کی کتاب میں اور وہ یعنی عائشہ مجکو حلال ہے یہ حضرت نے ابی بکر صدیق سے
فرمایا جبکہ اپنے ساتھ حضرت عائشہ کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق رضہ نے کہا کہ یا حضرت میں تو آپکا بھائی ہوں یہ حدیث اسی طرح
مرسل آئی ہے یعنی عروہ تابعی نے صحابی کا نام نہیں ذکر کیا اور حقیقت میں یہ حدیث حضرت عائشہ رضہ کی روایت سے ہے وے حضرت
سے نقل کرتی ہیں ف ابی بکر صدیق نے حضرت عائشہ کی منگنی کیوقت یہ عذر کیا کہ حضرت مجکو بھائی فرمایا کرتے ہیں سو
بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے جواب دیا کہ ہمارے اور تیرے دینی برادری ہے اس سے حرمت
نہیں ثابت ہوتی حرمت کا سبب تو نسبی برادری ہے ق جَابِرٌ اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرُ اَہْلِ الْاَرْضِ قَالَہٗ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ ۲۰۱۶
وَکَانُوْا اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَۃٍ بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے
حضرت نے جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اُس دن صحابہ ایک ہزار چار سو تھے ف اُس روز صحابہ نے موت پر
بیعت کی تھی یعنی میدان میں لڑکے مر جائینگے مگر قدم نہ ہٹا وینگے تب حضرت نے انکو یہ بشارت دی اور بعضی روایت میں
یہ حضرت...

آیا ہی کہ یہ بندہ سوا اصحاب تھے ق اَنَسٌ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
تو انکے ساتھ ہوگا جسسے تو محبت رکھتا ہی ف انس رض سے روایت ہی کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی
حضرت نے فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہی جو پوچھتا ہی اُسنے کہا کچھ سامان نہین نہ زیادہ نماز ہی نہ روزہ لیکن مین خدا اور
اُسکے رسول سے محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت مین تو محبت کے سبب ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث
کے راوی یعنی انس یون کہا کرتے تھے کہ قیامت مین میرا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیق اور فاروق کی محبت ہی معلوم ہوا کہ انبیا اور
اولیا کی صادق محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہی اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ کفار اور فجار کی محبت شامت کی علامت ہی
۱ اسواسطے کہ ہر شخص کا حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ قَالَهٗ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا علی مرتضیٰ رض سے کہ تو میرا ہی مین تیرا ہون ف
۲ یعنی کمال اتحاد اور بے تکلفی ہی اس حدیث سے کمال قرب اور فضیلت معنوی ثابت ہوئی ق اَنَسٌ اَنْتِ هِیَهْ لَقَدْ کَبِرْتِ لَا کَبِرَتْ
سِنُّكِ قَالَهٗ لِیَتِیْمَةٍ کَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَیْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو وہی ہی
البتہ تو بڑی ہوگئی تو عمر دراز نہو جب یہ حضرت نے اُس یتیم لڑکی سے فرمایا جو ام سلیم انس کی ماکے پاس رہتی تھی ف یہ حضرت نے
۳ خوش طبعی سے فرمایا بد دعا دینا منظور نہ تھا چنانچہ اسکا مفصل بیان پانچوین باب مین ہو چکا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی
بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِی الدِّمَاءِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیون کے
درمیان قیامت کے دن خونون مین ہوگا ف معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہی اور ایسا سخت گناہ ہی
کہ قیامت مین پہلے خونریزی کے مقدمات رجوع ہو کر فیصلہ ہونگے عبادات مین اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات مین خون کا
فیصلہ ہوگا ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اَوَّهْ عَیْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰکِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِیَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَیْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ
قَالَهٗ لِبِلَالٍ حِیْنَ جَاءَهٗ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ وَقَالَ کَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ اَوَّهْ مَرَّتَیْنِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ واہ
یہ تو عین سود ہی لیا نہ کیا کرو لیکن جبکہ تو عمدہ خرما خریدا کرنا چاہے تو ناکارہ خرمون کو بیچ کے دوسری بیع سے پھر اُسکی قیمت سے عمدہ خرمو لیا کر
یہ حضرت نے بلال رض سے فرمایا جبکہ وے حضرت پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جسکو عرب برنی کہتے ہین اور بلال رض نے کہا کہ ہمارے پاس ناکارے خرمے تھے
سو مین نے انکے دو صاع ایک صاع سے بیچے حضرت کے کھانے کیواسطے اور بخاری کی روایت مین یون ہی کہ حضرت نے دوبار واہ واہ فرمایا
ف یعنی ایک جنس کو زیادہ اور کم کرکے بیچنا اور بدلنا اسی کا نام سود ہی بلکہ ناکاری چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہے تو اُسکی یہ تدبیر ہی کہ ناکاری
کو بیچ ڈالے پھر اُسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہ بیاج نہین اسواسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت مین زیادتی کمی کا کچھ مضائقہ
نہین ق نُبَیْشَةُ الْهُذَلِیُّ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَذِکْرِ اللّٰهِ مسلم مین نبیشہ سے روایت ہی کہ ایام تشریق کھانے پینے اور یاد الہی کے
دن ہین ف عید قربانی کے بعد تین دن کو یعنی گیارھوین بارھوین تیرھوین کو ایام تشریق کہتے ہین یعنی کھانے پینے کے
انمین روزہ رکھنا درست نہین سال مین پانچدن روزہ رکھنا حرام ہی عید الفطر اور عید الاضحی اور ایام تشریق مین ق عَائِشَةُ
عَدًّا اَیْنَ اَنَا غَدًا قَالَهٗ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے

نہان ہونگا مین کل کہان ہونگا یہ حضرت نے اُس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا ف حضرت کا دستور تھا کہ ایک ایکدن سب بیبیون کے گھر رہتے تھے ولیکن حضرت عائشہ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے جب مرض الموت مین بیمار ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی کل کس بی بی کی باری ہوگی اس کلام سے بیبیان سمجھین کہ حضرت کا دل یہی چاہتا ہی کہ حضرت عائشہ کے گھر مین رہین سب نے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عائشہ کے گھر مین رہین ہمنے اپنی باری معاف کی حضرت نہایت خوش

٢٠٢٧ ہو گئے پھر وہین رہے اور وہین انتقال کیا اور وہین دفن ہوئے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہ کی ثابت ہوئی ہو اَبُو قَتَادَةَ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سمیہ کے بیٹے تجکو بڑی سختی ہونا ہی تجکو باغی گروہ قتل کریگا ف عمار کی ماکا نام سمیہ تھا عمار علی مرتضیٰ کے رفیق تھے جب معاویہ و علی مرتضیٰ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام حق علی مرتضیٰ تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا

٢٠٢٨ ابْنُ مَسْعُودٍ بِحَسْبِ الْمُؤْمِنِ الْكَذِبُ اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو بات سنے اُسکو کہنے لگے ف یعنے جھوٹھ صرف یہی چیز کا نام نہین کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹھ باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹھ مین داخل ہی کہ جو خبر سُنے بدون تحقیق کیے اُسکے کہنے لگے اسواسطے کہ اکثر اخبار جھوٹھ مشہور ہو جاتے ہین تو مومن عاقل کو اُسکی تحقیق لازم ہی بے تحقیق کسی بات کو زبان سے نہ نکالے اسی واسطے علماے اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق مین بڑی محنت کی ہی اور خوب چھانٹ پھٹک کرکے صحیح حدیث کو ضعیف اور موضوع سے جدا کر دیا ہی حق تعالیٰ اُنکے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہی کہ جو کسی سے حدیث سُنے یا کسی کتاب مین دیکھے تو اُسکو نہ مانے جبتک کہ علم حدیث کی معتبر کتابون مین اُسکی سند نہ پاوے

٢٠٢٩ اَنَسٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّي اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ قَالَهُ لِاَبِي طَلْحَةَ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہی شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہی اور مین نے سُنا جو تو نے کہا اور مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ تو اُسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کر دے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف قرآن مین جب اس مضمون کی آیت اُتری کہ نیکوکاری نہ حاصل کر سکوگے جبتک اپنے پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا مین نہ خرچ کروگے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خدا یہ فرماتا ہی اور میرے سب چیزون کے مال سے مجکو یہ باغ بہت پیارا ہی جسکا بیرحا نام ہی اُسکو مین نے خدا کی راہ مین دیا سو یا حضرت اُسکو جو چاہیے سو کیجیے اور جسکو مناسب سمجھیے اُسکو دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نہایت خوش ہوئے اُنکی تعریف کی اور اُس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ دارون کو دلایا معلوم ہوا کہ خیرات دینے مین غیرون کی نسبت اپنے ادری کے لوگ مقدم ہین یہ باغ مدینے مین نہایت عمدہ تھا حضرت کی مسجد کے سامنے تھا اُسکا پانی نہایت شیرین تھا

١٩٢ حضرت اکثر اُسمین تشریف لیجاتے تھے اور اُسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہی کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا مین ایثار کرے جَابِرٌ بَلٰى فَجُدِّيْ نَخْلَكِ فَاِنَّكِ عَسٰى اَنْ تَصَدَّقِيْ اَوْ تَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا قَالَهُ لِخَالَةِ جَابِرٍ وَقَدْ طُلِّقَتْ فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیون نہین سو توڑ لے کھجورون کو شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے یہ حضرت نے جابر کی خالہ سے فرمایا اور اُسکو طلاق ملا تھا

ہوا اسنے جا کر اپنے خرمون کو درخت سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا ف امام شافعی کا یہی مذہب ہی
کہ عورت کو بضرورت عدت مین گھر سے باہر نکلنا درست ہی ع عائشۃ بیتٌ لا تمر فیہ جیاعٌ اھلہٗ مسلم مین
حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس گھر مین خرما نہین اُسکے لوگ بھوکے ہین انکو آسودگی نہین ف
یہ حضرت نے اہل مدینہ کے حق مین فرمایا اسواسطے کہ انکی غذا اکثر خرما تہا ع جابر بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ
مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز ترک کرنے سے کچھ فرق باقی نہین رہا ف
یعنی ایمان کی علامت نماز ہی جب آدمی نے عمداً نماز چھوڑ دی تو کفر مین اور اُسمین کچھ فاصلہ نہ رہا کافر ہوگیا اور یہی مذہب ہی
امام احمد اور اسحق اور عبد اللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب مین کافر نہین ہوا لیکن واجب القتل ہوگیا
اور زہری اور امام اعظم رح کے مذہب مین عمداً ترک نماز سے نہ کافر ہی نہ واجب القتل بلکہ جبتک کہ نماز نہ پڑھے اُسکو مارنا اور
قید کرنا چاہیے تو امام اعظم کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہی ہر صورت ترک نماز
کفر ہی یا مشابہ کفر کے ہی مسلمان کو لازم ہی کہ اسکو آسان نہ سمجھے فرصت کو غنیمت جانے جلد توبہ کرے اور نماز پر مستعد ہوجاوے
۳ ع عبد اللہ بن مغفل بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَآءَ مسلم مین
عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہی ہر اذان اور اقامت کے درمیان
۴۴ نماز ہی پھر حضرت نے تیسری بار فرمایا کہ جو چاہے سو پڑھے یعنے واجب نہین ق عبد اللہ بن سلام تِلْکَ الرَّوْضَۃُ رَوْضَۃُ
الْاِسْلَامِ وَذٰلِکَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْکَ الْعُرْوَۃُ الْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی وَاَنْتَ عَلَی الْاِسْلَامِ حَتّٰی تَمُوْتَ
قَالَہٗ حِیْنَ قَصَّ رُؤْیَاہُ عَلَیْہِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا وہ باغ تو اسلام
کا باغ ہی اور وہ ستون اسلام کا ستون ہی اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہی اور تو اسلام پر قائم رہیگا مرتے دمتک یہ
حضرت نے عبد اللہ بن سلام سے فرمایا جبکہ اُنھون نے اپنا خواب حضرت سے بیان کیا ف خواب مین باغ اور ستون
اور حلقہ دیکھا تھا حضرت نے اُسکی تعبیر کہی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتوین باب مین ہو چکا ق البراء بن عازب
۵ تِلْکَ الْمَلٰٓئِکَۃُ کَانَتْ تَسْتَمِعُ لَکَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ یَرَاھَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْھُمْ قَالَہٗ لِاُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ حِیْنَ
قَرَأَ سُوْرَۃَ الْکَھْفِ بِاللَّیْلِ وَعِنْدَہٗ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَیْنِ فَتَغَشَّتْہُ سَحَابَۃٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُہٗ
یَنْفِرُ مِنْھَا بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے تیرا قرآن پڑھنا
سنتے تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو فجر کو لوگ فرشتون کو دیکھتے فرشتے اُنسے نہ چھپتے یہ حضرت نے اسید بن حضیر سے فرمایا جبکہ وے
سورۂ کہف پڑھتے تھے اور اُنکے پاس گھوڑا دو رسیون مین بندھا تھا تو اُسید کو ایک بدلی نے چھپا لیا اور اُسمین چراغ روشن سے تھے
تو وہ بدلی قریب ہوتی جاتی تھی اور اُنکا گھوڑا اُس سے بھڑکتا تھا ف بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ اسید بن حضیر
کا لڑکا اُنکے پاس سوتا تھا گھوڑے کے بھڑکنے سے ڈرے کہ کہین لڑکا نہ کچل جاوے قرآن پڑھنا موقوف کیا بدلی بھی غائب [illegible]
صبح کو یہ حال حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن سننے کو فرشتے حاضر ہوتے ہین مگر [illegible]
نہین آتے ع عائشۃ تِلْکَ الْکَلِمَۃُ الْحَقُّ یَخْطَفُھَا الْجِنِّیُّ فَیَقْذِفُھَا فِیْ اُذُنِ وَلِیِّہٖ فَیَزِیْدُ فِیْھَا مِائَۃَ کَذْبَۃٍ

قَالَتْ لَهَا حِيْنَ قَالَتْ اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوْا يُحَدِّثُوْنَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اس سچ بات کو فرشتون سے جن سنکے بھاگتا ہی سو اسکو اپنے دوست کے کان مین ڈالدیتا ہی تو وہ اسمین اور
سو جھوٹھ زیادہ کرتا ہی یہ حضرت نے حضرت عائشہؓ سے کہا جبکہ اُنھون نے کہا کہ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اسکو ہم سچ
پاتے تھے ف عرب مین چند لوگ تھے جنون سے راہ رکھتے تھے اُنسے دریافت کرکے آیندہ خبرین لوگون کو بتلاتے تھے دین سلام
مین حکم ہوا کہ سوائے خدا کے غیب کوئی نہین جانتا کاہن جھوٹھے اور بے حقیقت ہین اُنسے حال دریافت کرنا درست نہین حضرت
عائشہ نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کاہن جھوٹھے ہین تو اُسکا کیا سبب ہی کہ اُنکی بات سچ بھی ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جو اس عالم مین ہوتا ہی اُسکا حکم فرشتون کو ہوتا ہی فرشتے اول آسمان پر آپسمین اُسکی گفتگو کرتے ہین شیطان اور جن وہان جاکر
سن آتے ہین اور اپنے پوجنے والے دوستون کو بتلاتے ہین وے لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹھ ملاکر لوگون سے کہتے ہین وہی
اک بات تو سچ ہوتی ہی اور باقی واہیات نادان لوگ اُسی ایک سچ بات کو دیکھ کر اُنکے معتقد ہوتے ہین اور اُنکی اکثر جھوٹی باتون
۲۰ کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہین رکھتے حر ابْنُ مَسْعُوْدٍ تِلْكَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ يَعْنِي الْوَسْوَسَةَ قَالَهُ حِيْنَ
سُئِلَ عَنْهَا وَهِيَ مَا يَجِدُ الْاِنْسَانُ فِيْ نَفْسِهِ مَا يَتَعَاظَمُ اَنْ يَتَكَلَّمَ وَيُرْوٰى ذٰلِكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ
رَوَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَفَرَّدَ بِهِ مُسْلِمٌ اَيْضًا مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس وسوسے کو برا جاننا محض
ایمان ہی یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ وسوسے کا حضرت سے سوال ہوا وسوسہ اُسکو کہتے ہین جسکا خیال آدمی اپنے دل مین
پاتا ہی اور اُسکے کہنے کو برا جانتا ہی اور دوسری روایت ابو ہریرہؓ سے یون ہی کہ یہ تو صریح ایمان ہی اس حدیث کو بھی صرف
مسلم نے روایت کیا ف مشکوۃ مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ چند صحاب نے حضرت پاس آکر پوچھا کہ یا حضرت ہمارے
دلون مین نہایت برے برے خیال آتے ہین کہ ہم اُنکو زبان پر لانا برا گناہ جانتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی برے خیال کو برا جاننا اور زبان پر نہ لانا ایمان کی نشانی ہی اگر دل مین ایمان نہوتا تو کون روکتا اور یہ مطلب نہین
کہ برے خیالات آنا صریح ایمان ہی چنانچہ ابو داؤد مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت سے
کہا کہ میرے دل مین بعضا ایسا برا خیال آتا ہی کہ اگر مین جلکے کوئلا ہو جاؤن تو بھی زبان سے نہ نکالون حضرت نے
فرمایا شکر خدا کو جسنے شیطان کا کام وسوسے ہی پر رکھا یعنی شیطان کافرون سے تو شرک اور بت پرستی کرواتا ہی لیکن مومن
پر سوائے برے خیال ڈالنے کے اُسکا کچھ زور نہین چلتا وسوسے کا علاج یہ ہی کہ اُسکی طرف دھیان نہ کرے اور اللہ کی پناہ مانگے لا حول
۲۰۳ پڑھے اور لا الہ الا اللہ کی کثرت کرے کرالکبیر حر رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ
مسلم مین رافع بن خدیج سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام ہی اور خرچی حرامکار عورت کی حرام ہی اور پچھنے
لگانے والے کا کسب پلید ہی ف امام شافعی کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کتے کی قیمت حلال نہین اور امام اعظمؒ کے نزدیک
حلال ہی تو اُنکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر کتا شکاری اور حفاظت کیواسطے نہو تو اُسکی قیمت حرام ہی اور خرچی بالاتفاق
حرام ہی اور پچھنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک حرام ہی اور اماموں کے نزدیک حرام
نہین مکروہ ہی کہ نجاست سے خالی نہین خم اَنَسٌ مَنْ بَلَّغَ اَيَّامَهَا اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ يَعْنِيْ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ

بخاری مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص کی محبت تجھکو بہشت مین داخل کریگی ف
حضرت سے کہا کہ یا حضرت مین سورۂ اخلاص یعنی قل ہو اللہ سے بہت محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
بُرَیْدَۃُ بْنُ الْخُصَیْبِ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ
يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ ثُمَّ الْتَفَتَ
إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ غازیون کی بیبیون کی حرمت خانہ نشین لوگون پر ایسی ہے جیسے اُنکی ماؤن کی حرمت ہے اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مرد کے
گھر بار کے کام خدمت مین رہے پھر انمین خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا پھر مجاہد اُسکے نیک عمل سے جو چاہیگا سو
لیگا پھر حضرت ہم اصحاب کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمھارا کیا گمان ہے ف یعنی اُسکو حق جانتے ہو یا کچھ تردد ہے
ق ابن عمر حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَهُ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ ۱۴۱
بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون کا حساب خدا پر ہے تم دونون مین ایک تو جھوٹھا ہے تجھکو اس عورت پر کچھ
قابو نہین ف ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اُسنے انکار کی دونون آپس مین قسم کھا جھوٹھے کو بد دعا کرکے جدا
ہو گئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دو مین ایک ضرور جھوٹھا ہے اگرچہ شرع مین کسی پر جھوٹھ نہ ثابت ہو لیکن قیامت کے دن
خدا حساب کریگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت نے فرمایا تجھکو اب اُسکے دیئے مال پر قابو اور اختیار نہین اگر
تو سچا ہے تو مال صحبت داری کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہے تو مال کا لینا آدمیت سے بعید ہے ق أَبُو هُرَيْرَةَ
حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہین سلام کا جواب دینا اور بیمار کو
پوچھنا اور جنازون کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا ق أَبُو هُرَيْرَةَ حَقُّ الْمُسْلِمِ
عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا
اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین لوگون نے پوچھا کہ وے حق کون ہین یا رسول اللہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تو اُس سے ملے اُسکو سلام کر اور جب تجھکو وہ بلاوے اور دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھسے کسی کام مین نصیحت
چاہے تو اُسکو نیک نصیحت دے اور جبکہ وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اُسکا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جبکہ وہ بیمار پڑے
تو اُسکو جاکر پوچھ اور جبکہ مر جاوے تو اُسکے جنازے کے ساتھ چل ف پہلی حدیث مین پانچ حق فرمائے اور اس حدیث مین چھ تو
مطلب ہے کہ پانچ یا چھ مین منحصر نہین بلکہ اسلام کے حق بہت ہین مگر جسکی زیادہ ضرورت دیکھی اُسکو فرمادیا کبھی پانچ کبھی چھ کبھی کم و
زیادہ خ أَبُو هُرَيْرَةَ حَقُّ اللَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِلَّهِ
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا
حق ہر مسلمان پر یہ ہے کہ ہر ہفتے مین غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھوئے اور دوسری روایت یون ہے کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہے کہ

ہر ہفتہ میں غسل کرے ایک دن یعنی جمعے کے دن غسل کرنا مستحب ہے د جابر حلبھا علی الماء واعارۃ دلوھا واعارۃ فحلھا
ومنیحتھا وحمل علیھا فی سبیل اللہ قالہ لرجل قال یا رسول اللہ ما حق الابل مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اونٹنیون کا دودھ دوہنا پانی پر اور انکے ڈول کو مانگے دینا اور نر اونٹ کو عاریت دینا یعنے اونٹنی کا گابھن کرنے
کیواسطے اور محتاجون کو اونٹ دینا دودھ پینے کیواسطے اور اونٹون پر بوجھ رکھنا جہاد مین یعنی غازی کو سوار کرنا یا اسباب لادنا
یہ حضرت نے اس مرد سے فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ اونٹ رکھنے کا کیا حق اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہے ف
عرب کا دستور تھا کہ جب لاتے کنوئین پر اونٹون کو پانی پلانے تو دودھ دوہتے اور محتاجون کو دیتے ق عبد اللہ بن ۲۴
عمرو حوضی مسیرۃ شھر ماؤہ ابیض من اللبن وریحہ اطیب من المسک وکیزانہ کنجوم السماء من شرب منہ
فلا یظمأ ابدا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینے بھر کی راہ ہے پانی اسکا
زیادہ تر سفید دودھ سے اور اسکی بو مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہے اور اسکے کوزے اور آبخورے جیسے آسمان کے تارے یعنے
بیشمار جو اس حوض سے پانی پئے کبھی اسکو پیاس نہ لگے ف ہر چند پیاس تو ایکبار کے پینے مین جاتی رہیگی لیکن اہل جنت لذت
کیواسطے اسکو پیا کرینگے ق دعاء المرء المسلم لاخیہ بظھر الغیب مستجابۃ عند راسہ ملک ۲۰
موکل کلما دعا لاخیہ بخیر قال الملک الموکل بہ امین ولک بمثل مسلم مین ام الدرداء سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کیواسطے پیٹھ پیچھے مقبول ہے اسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے کہ جب وہ
اپنے بھائی مسلمان کیواسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ آمین اور تجکو بھی اس دعا کے برابر فائدہ ہے یعنی جو تو نے نیک چیز
اسکے واسطے مانگی اسکو بھی ملیگی اور تجکو بھی ملیگی ق ابو ھریرۃ دینار انفقتہ علی اھلک اعظمھا اجرا الذی انفقت ۲۰
علی اھلک مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاد مین خرچ کی اور ایک دینار تو نے گردن
چھڑانے مین یعنی بردہ آزاد کرنے مین خرچ کیا اور ایک دینار تو نے محتاج کو خیرات دی اور ایک دینار تو نے اپنے گھر والون پر خرچ
کی ان سب مین بڑا ثواب اسمین ہے جو تو نے اپنے گھر والون پر خرچ کی ف جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل وعیال کا خرچ
اسواسطے افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہے فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا جب اپنے اہل وعیال پر ہر شخص خرچ کرتا ہے لیکن اگر
اسکو خدا کا حکم جانکر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ تر ثواب پاوے ق عثمان بن ابی العاص الثقفی ذاک شیطان ۲۰۴
یقال لہ خنزب فاذا احسستہ فتعوذ باللہ منہ واتفل علی یسارک ثلثا قالہ لہ حین قال ان
الشیطان قد حال بینی وبین صلاتی وقراءتی یلبسھا علی مسلم مین عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ وہ شیطان ہے اسکو خنزب کہتے ہیں سو جبکہ تو اسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اسکے شر سے اور اپنی بائین طرف تین بار
تھوک تھکارے یہ حضرت نے عثمان بن ابی العاص سے فرمایا جبکہ انہوں نے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہے میرے اور میری نماز اور قرات
کے اندر مجکو قرآن کے پڑھنے مین شبہہ ڈالتا ہے ف یعنے جو شیطان کہ نماز مین شبہہ ڈالتا ہے اسکا خنزب لقب ہے پھر اسکی علاج بتلائی ۱۹۲
اور حدیث مین آیا ہے کہ جو شیطان وضو مین شبہہ ڈالتا ہے اسکا ولہان لقب ہے ح عایشۃ ذاک لو کان وانا حی
فاستغفر لک وادعو لک بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون ہی ہوگا اگر تیرا انتقال ہوا

بخاری ... یہ حضرت

اور مین زندہ رہا تو تیرے واسطے مغفرت مانگونگا اور تیرے حق مین دعا کرونگا ف حضرت عائشہ رضی نے عرض کی کہ یا حضرت
میرے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجیے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ
وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کیطرف ہے اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ والون
مین ہے اور شور کرنے والون مین جو اونٹ والے ہین اور غریبی اور غمخواری بکری والون مین ہے ف اکثر فساد مشرق
کیطرف سے ہوئے اور دجال بھی اسی طرف سے نکلیگا پھر فرمایا کہ جانورون کی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہے سائیس اور شتربان
اکثر بدخلق ہوتے ہین اور بکری چرانے والے بغیر مسکین ہوتے ہین اسی واسطے پیغمبرون نے بکریون کو چرایا ہے م اَبُوْهُرَيْرَةَ
رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بہت لوگ پریشان مو بے غبار آلودہ دروازون پر سے ڈھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھین تو
خدا انکی قسم کو سچا کر دیوے ف یعنی بعضے بندگان خدا ظاہر کے تو ایسے برے کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دیوے اور
باطن کے ایسے صاف کہ خدا کو انکی خاطر داری منظور رہتی ہے اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان
بظاہر کو حقیر نہ جانے شعر خاکساران جہان را بحقارت منگر ٭ تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد - مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ خلاف
شرع فقیرون کو ولی اور قطب عوام کیطرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث مین بعضے پریشان مو خاکسارون کو
مقبول فرمایا اور یہ نہین فرمایا کہ شرابخوار داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور
گمنامی حق تعالی کو پسند ہے خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ
أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا بخاری مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین
دار الاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرائش سے اور بہشت مین تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہے
تمام دنیا اور دنیا کی آرائش سے اور جہاد مین اول روز یا آخر روز غزوے کا کوشش کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرائش سے ف
آخرت کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہوا کہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ اور باقی م سَلْمَانُ رِبَاطُ
يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرَىٰ عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ
رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ مسلم مین سلمان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سرحد اسلام پر ایکرات اور دن چوکی دینا بہتر ہے ایک مہینے
کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر مر گیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اسکا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا اور اسکی روزی اسیطرح جاری رہیگی
اور منکر نکیر کے خوف سے نڈر ہو جاویگا ف موت سے شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہین ہوتا اور قبر کے سوال جواب کا
کچھ کھٹکا نہین رہتا م عَائِشَةُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ دو رکعتین فجر کی بہتر ہین تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا مین ہے کہ دنیا فجر سے کمتر ہے ف یہ سنت فجر کی فضیلت ہے
حضرت کا دستور تھا کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سنت کو نہایت مقدم جانتے تھے اور بکمال رعایت رکھتے تھے م اَلْمُغِيْرَةُ
بْنُ شُعْبَةَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا انکا پچھلا

پانی پینے میں ثابت یعنی ساقی کو لازم ہے کہ اول اور پہلے مسلمانوں کو پلادے پھر سب کے بعد آپ پیوے اسی طرح ہر حاکم اور زمیندار
داروغہ کو لازم ہے کہ جس میں اختیار رکھتا ہو اول اور مسلمانوں کو مقدم رکھے سرداری اسی کا نام ہے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ سِبَابُ
الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ بخاری اور مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا
گناہ ہے اور اسکو ناحق قتل کرنا نافرمانی اور ناشکری ہے ف اگر قتل حلال جانکر مسلمان کو قتل کرے تو صریح کفر ہے اور
۲۰۸ نہیں تو کبیرہ گناہ ہے ق اَنَسٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيْقُهٗ اَوْ لَا تَسْتَطِيْعُهٗ وَيُرْوٰى لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَهٗ لِرَجُلٍ عَادَهٗ فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ فَشَفَاهُ مسلم میں
انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذاب الٰہی کو نہ اٹھا سکیگا اور دوسری روایت یوں ہے کہ تجھکو
عذاب خدا کی طاقت نہیں تو نے یوں کیوں نہ کہا کہ الٰہی ہمکو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمکو بچا دوزخ
کے عذاب سے حضرت نے اس مرد سے فرمایا جسکی بیماری پرسی کو تشریف لیگئے تھے پھر اسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اسکو شفا بخشی ف
حضرت ایک مسلمان کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان ہو گیا تھا جیسے مرغی کا چوزہ سو حضرت نے اس سے فرمایا کہ تونے
کچھ دعا تو نہیں کی اسنے کہا ہاں میں صحت میں یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الٰہی جو تجھکو آخرت میں میرے اوپر عذاب کرنا ہو سو دنیا میں جلد
تعجیل کر دے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آدمی کو عذاب الٰہی کی طاقت نہیں نہ دنیا میں طاقت ہے نہ آخرت میں تو ایسی تکلیف تو نے
۲ اپنے منہ سے کیوں مانگی پھر اسکو دین اور دنیا کی بہتری کی دعا تعلیم کی چنانچہ اسکو اسی دعا سے صحت ہو گئی ق اُمِّ سَلَمَةَ سُبْحَانَ
اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا
عَارِيَةٍ فِي الْاٰخِرَةِ بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ آجکی رات کیا ہی رحمت کے گنج اترے
ہیں اور آجکی رات کیا ہی فتنے اور فساد نازل ہوئے ہیں کوئی ہے کہ کوٹھریوں والی عورتوں کو جگا دے یعنی تاکہ تہجد پڑھیں بہت عورتیں
دنیا میں پوشاک والی ہیں اور آخرت میں برہنہ ہیں یعنی دنیا میں با عزت اور آخرت میں گناہ سے فضیحت ف حضرت ام سلمہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت کیا رات بیدار ہو کر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس امت کے فساد ہونے والے حضرت کو خواب میں نمود
۲ ہوئے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہروں میں ہے ف سیحون اور جیحون ترکستان میں ہیں اور فرات
عراق میں اور نیل مصر میں یعنی ان نہروں کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہے یا کہ ان نہروں کی امداد وہاں سے ہوتی ہو
۲ ق شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَ
اَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ
فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَّوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ
اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری میں شداد
بن اوسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہے کہ بندہ یوں کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہے کوئی لائق بندگی کے نہیں سوائے
تیرے تو نے مجھکو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے قول اور تیرے وعدے پر ہوں بقدر اپنی مقدور کے موافق میں تیری

پناہ مانگتا ہون اپنے کرتب کی برائی سے مین تجھسے اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھپر ہوا اور اپنے گناہ کا تجھسے اقرار کرتا ہون
سو مجکو بخشدے مقرر یہی ہی کہ کوئی گناہ کو نہین بخش سکتا سوائے تیرے جو یقین سے اسکو ونہین سکے پھر اسی دن شام سے پہلے
مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہی اور جو اسکو رات مین کہے یقین کرکے پھر جاوے فجر سے پہلے تو وہ شخص بہشتی ہی ف اللھم سے الا
انت تک صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونون آ گئے رات یا دن مین جب مریگا اس عمدہ بشارت مین داخل ہی اسی واسطے اسکو
سید الاستغفار کہتے ہین ق اَبُو بَكْرَةَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ ق بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ ٢٠٦٢
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہین ہوتے رمضان اور ذی الحج ف امام احمد نے اس حدیث کا
مطلب یون کہا کہ ایک سال مین یے دونون مہینے ساتھی کم نہین ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور
اسحق نے کہا کہ ان دونون مہینون کا ثواب کم نہین ہوتا پورا ملتا ہی اگرچہ دونون شمار مین کم ہون اور یہی قول ٹھیک ہی واللہ اعلم ھو
عمر صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ يَعْنِي الْقَصْرَ فِي السَّفَرِ مَعَ الْاَمْنِ عمر فاروق سے روایت ہی ٢٠٦٣
کہ حضرت نے فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہی کہ خدا نے تمپر تصدق کیا ہی سو اسکے صدقے کو قبول کرو یعنی امن کی حالت مین بھی نماز کا
قصر سفر مین چاہیے ف سفر مین چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہی یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہی تو مناسب
نہین کہ خدا کی رخصت کو نمانیے اور پوری پڑھیے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ سفر مین پوری نماز پڑھنا درست نہین
زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ مسلم مین زید بن ارقم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صلوۃ ٢٠٦٤
الاوابین اسوقت ہی جبکہ اونٹ کے بچون کے تلوے جلنے لگین ف یعنے چاشت کیوقت ریت گرم ہوتی ہی بچون کے تلوے
جلنے لگتے ہین وے ہر طرف سے بھاگ کر ماؤن کے گرد ہو جاتے ہین مشائخ لوگ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز کو صلوۃ الاوابین
کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الضحی اور نماز چاشت کا نام صلوۃ الاوابین ہی اوابین ان عابدون کو کہتے ہین
جنکا دل عبادت الہی کیطرف جھکا رہتا ہی ھر اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا ٢٠٦٥
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جماعت کی نماز تنہائی کی نماز سے پچیس حصے افضل ہی خ م اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ صَلٰوةُ ٢٠٦٦
الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً هٰذِهٖ رِوَايَةُ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ
بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے اور ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے
افضل ہی یہ ابو سعید کی روایت ہی اور عبد اللہ بن عمر کی روایت مین ستائیس درجے کا ذکر ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ ٢٠٦٧
فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَصَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا
تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً
وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ
اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مرد کی نماز جماعت مین اسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس اور چند درجے زیادہ ہی یعنے پچیس یا ستائیس اور اسکا سبب یہ ہی

آدمی نے وضو کیا اچھی طرح پھر مسجد میں آیا اس حالت سے کہ سوائے نماز کے اسکی جنبش کا کوئی سبب نہو تو ایسا آدمی کوئی ڈگ نہ چلیگا مگر کہ خدا اُس ڈگ کے سبب سے اُسکا ایک درجہ بلند کریگا اور اُسکی جہت سے اُسکا گناہ دور کریگا یہانتک کہ مسجد میں آوے پھر جب مسجد میں آیا تو نماز میں داخل ہوا جبتک کہ اُسکو نماز روکے ہے یعنے جو مدت نماز کے انتظار میں گذرے گی وہ نماز میں شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اُسکو دعا کرتے ہیں جبتک کہ اس مکان میں بیٹھا رہیگا جسمیں نماز پڑھ چکا فرشتے کہتے ہیں الہی اُسپر رحم کر الہی اسکی مغفرت کر الہی اسکی توبہ قبول کر اُسپر رحمت متوجہ ہو یہ دعا اس شرط پر ہے جبتک کہ مسجد میں کسی کو تکلیف نہ دیوے جبتک مسجد میں دنیا کی بات نہ کہے یا وضو نہ ٹوٹے ان تینوں سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس درجہ فضل اور ثواب میں زیادہ ہے اور اگر نیت زیادہ خالص ہوئے تو ستائیس درجے تک بھی نوبت پہونچتی ہے پھر حضرت نے اُسکا سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد میں صرف نماز ہی کیواسطے جانا مسجد تک ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز میں داخل ہونا اور فرشتوں کا دعا دینا اور مسجد میں ظاہر اور باادب رہنا فضول کلام اور تکلیف انام سے بچنا اس فضیلت

2068 اور ترقی کا سبب ہے تنہا نماز پڑھنے میں سب امور داخل نہیں ق ابن عمر صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَۃٍ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پھر جب تو فجر ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر ف امام شافعیؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت

2069 افضل ہے اور یہی حدیث انکی دلیل ہے ع ابو ہریرۃ صِیَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِیْنَ یَقَعُ نَزْغَۃٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے

2070 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچا لڑکے کا جبکہ پیدا ہوتا ہے اور زمین پر گرتا ہے شیطان کے ٹہوکے کے سبب سے ہے ع ابو ہریرۃ ضِرْسُ الْکَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِہٖ مَسِیْرَۃُ ثَلٰثٍ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد کے پہاڑ کے برابر ہوگا اور اُسکی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ برابر ہوگی ف یعنے دوزخ میں کافر کا قد نہایت لنبا چوڑا ہوگا

2071 تاکہ عذاب زیادہ ہو اور رگ بدن پر بہت سی لپٹیں ع جابر طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی الْاِثْنَیْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَیْنِ یَکْفِی الْاَرْبَعَۃَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَۃِ یَکْفِی الثَّمَانِیَۃَ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے ف یعنے مومن کو حرص نہ چاہیے اپنے کھانے میں دوسرے بھوکے بھائی مسلمان کو شریک کرلے ایک روز آسودگی نہ سہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہے کہ اپنا تو پیٹ

2072 بھر لیوے اور دوسرا مسلمان بھوکا رہے اور نہ کچھ پرواہ کرے ھ صہیب بن سنان عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَہٗ کُلَّہٗ لَہٗ خَیْرٌ وَلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْہُ سَرَّآءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَاِنْ اَصَابَتْہُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ مسلم میں صہیب بن سنانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب ماجرا ہے مومن کا سب امر اُسکا ہر حال اُسکے واسطے بہتر ہے اور یہ بات کسی کو حاصل نہیں سوائے مومن کے اگر اُسکو خوشی ہو شکر کرے تو شکر گذاری اُسکے حق میں بہتر ہوا اور اگر اُسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اُسکے حق میں بہتر ہو ف یعنے مومن کا کسی طرح نقصان نہیں خوشی میں شکر گذاری سے نعمت زیادہ ملے اور ثواب پاوے اور غم میں صبر کے سبب خدا کا مقبول ہو اور حساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہیں نہ

2073 خوشی میں اُسکی خدا کیطرف نظر ہوتی ہے نہ غم میں ھ جابر بن سمرۃ عَلٰی مَا تُوْمِئُوْنَ بِاَیْدِیْکُمْ کَاَنَّہَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ

وَاِنَّمَا يَكْفِي اَحَدَكُمْ اَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کس پر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھون سے گویا کہ تمھارے ہاتھ جنگلی گھوڑون کی دُمین ہین یعنی جیسے
شریر گھوڑا ہر دم اپنی دُم اِدھر اُدھر ہلاتا ہی ویسے تم ہلاتے ہو اور آدمی کو تو اتنا کفایت کرتا ہی کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے رہے
پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرے جو اُسکے دہنے اور بائین ہون ف نماز کے اخیر مین بعضے لوگ ہاتھ اُٹھا کر داہنے بائین کے
لوگون کو سلام کرتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور نماز مین سلام کیوقت ہاتھ اُٹھانا منع کیا ق اُمُّ قَيْسٍ بِنْتُ مِحْصَنٍ
عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ
الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بخاری اور مسلم مین ام قیس بنت محصنؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
عورتون سے فرمایا کہ کیون تالو اور حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم لازم پکڑو اس کوٹ کو واسطے کہ اسمین سات بیماری
شفا ہی اُنمین سے ایک ذات الجنب ہی یعنی پانجر کا درد حلق کے ورم مین ناک مین ڈالتے اور ذات الجنب مین حلق کے اندر ڈالیے
ف عرب کی عورتین ورم حلق مین جو اپنے لڑکون کو گھانٹی دیتی تھین حضرتؐ نے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ کوٹ کی گھانٹی
دیا کرو پھر فرمایا کہ کوٹ مین سات بیماریون کی شفا ہی دو کو بیان کیا یعنی ورم حلق اور ذات الجنب کو پانچ بیماریون کو نہین کو
کیا ہی لیکن معلوم کیا چاہیے کہ کوٹ گرم خشک ہی حیض و پیشاب کو جاری کرتا ہی اور زہر کو دفع کرتا ہی اور جماع کی قوت زیادہ کرتا ہی
اور پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہی جبکہ شہد کے ساتھ پیجیے اور جگر اور معدے کے ضعف کو دفع کرتا ہی اور تجاری کے بخار کو شفا دیتا ہی
لڑکون کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہی سو واسطے حضرتؐ نے یہ دوا تجویز کی اہل حدیث عود ہندی کو قسط یعنی کوٹ کہتے ہین لیکن اطبا
عود ہندی کو اگر کہتے ہین اگر بھی گرم و خشک ہی دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہی اور ریح کو تحلیل کرتا ہی اور کھانسی و درد
اور غشی اور سر و خفقان کو اور اسہال اور استسقا کو دور کرتا ہی ق ابْنُ عُمَرَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ وَ
كَرِهَ اِلَّا اَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ ہر مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمان برداری واجب ہی خواہ اُسکو اچھا لگے یا بُرا اگر اس صورت مین کہ جب گناہ کا
مامور ہو پھر جب گناہ اور خلاف شرع کا اُسکو حکم ہو تو اسوقت اُسکی طاعت اور فرمانبرداری نہ چاہیے ف خوشی و ناخوشی
مین حاکم کی طاعت واجب ہی لیکن خلاف شرع کام مین طاعت نہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا
يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینے کی راہون پر فرشتے ۷۶
مقرر ہین اُسمین وبا اور دجال نہ داخل ہوگا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفٍ اَبُوْ خُزَاعَةَ بخاری
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمرو لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پرپوتا خزاعہ کا باپ ہی ف یعنی خزاعہ ۷۷
کی قوم عمرو بن لحی کی اولاد مین ہے لوگ یمنی نہین مضر کے گروہ مین داخل ہین خزاعہ کی قوم مین کچھ اختلاف تھا حضرتؐ نے اُسکو
بیان کر دیا عرب مین بت پرستی اور سانڈ چھوڑنا عمرو بن لحی سے شروع ہوا ق اَبُوْ اَيُّوْبَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ
خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ مسلم مین ابوایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ راہ خدا یعنی جہاد مین صبح یا شام کو ۷۸
کوشش کرنا بہتر ہی اُس سے جسپر آفتاب نے طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے فضل ہی کہ اُسکو ثواب باقی ہی اور دنیا فانی

۱۰۷ عن جابر غلظ القلوب في اهل المشرق والايمان في اهل الحجاز مسلم میں جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
دلوں کی سختی مشرقی لوگوں میں ہو اور ایمان حجاز کے لوگوں میں ہو۔ف مدینے کی جانب شرق مضر کی قوم رہتی تھی نہایت
۱۰۸ سخت لوگ تھے عرب میں حجاز اس ملک کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہی ہو النواس بن سمعان غير الدجال اخوفني عليكم ان يخرج
وانا فيكم فانا حجيجه دونكم وان يخرج ولست فيكم فامرؤ حجيج نفسه والله خليفتي على كل مسلم انه شاب
قطط عينه طافية كاني اشبهه بعبد العزى بن قطن فمن ادركه منكم فليقرأ عليه فواتح سورة الكهف
انه خارج خلة بين الشام والعراق فعاث يمينا وعاث شمالا يا عباد الله فاثبتوا قلنا يا رسول الله وما لبثه في
الارض قال اربعون يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائر ايامه كايامكم قلنا يا رسول الله فذلك اليوم
الذي كسنة اتكفينا فيه صلوة يوم قال لا اقدروا له قدره قلنا يا رسول الله وما اسراعه في الارض قال كالغيث
استدبرته الريح فياتي على القوم فيدعوهم فيؤمنون به ويستجيبون له فيامر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح
عليهم سارحتهم اطول ما كانت ذرى واسبغه ضروعا وامده خواصر ثم ياتي القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله
فينصرف عنهم فيصبحون ممحلين ليس بايديهم شيء من اموالهم ويمر بالخربة فيقول لها اخرجي كنوزك فتتبعه
كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلا ممتلئا شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين رمية الغرض
ثم يدعوه فيقبل يتهلل وجهه ويضحك فبينما هو كذلك اذ بعث الله المسيح بن مريم فينزل عند المنارة البيضاء
شرقي دمشق بين مهرودتين واضعا كفيه على اجنحة ملكين اذا طأطأ راسه قطر واذا رفعه تحدر منه جمان
كاللؤلؤ فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه الا مات ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه فيطلبه حتى يدركه
بباب لد فيقتله ثم ياتي عيسى بن مريم قوم قد عصمهم الله منه فيمسح عن وجوههم ويحدثهم
بدرجاتهم في الجنة فبينما هو كذلك اذ اوحى الله الى عيسى اني قد اخرجت عبادا لي لا يدان لاحد بقتالهم
فحرز عبادي الى الطور ويبعث الله ياجوج وماجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر اوائلهم على
بحيرة طبرية فيشربون ما فيها ويمر آخرهم فيقولون لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا الى
جبل الخمر وهو جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الارض هلم فلنقتل من في السماء فيرمون
بنشابهم الى السماء فيرد الله نشابهم مخضوبة دما ويحصر نبي الله عيسى واصحابه حتى يكون راس الثور
لاحدهم خيرا من مائة دينار لاحدكم اليوم فيرغب نبي الله عيسى واصحابه فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم
فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط نبي الله عيسى واصحابه الى الارض فلا يجدون في الارض موضع
شبر الا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى واصحابه الى الله فيرسل الله عليهم طيرا كاعناق البخت
فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الارض حتى
يتركها كالزلفة ثم يقال للارض انبتي ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تاكل العصابة من الرمانة و
يستظلون بقحفها ويبارك في الرسل حتى ان اللقحة من الابل لتكفي الفئام من الناس فبينما هم كذلك اذ بعث الله ريحا

طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَتَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ
فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ مسلم مین نواس بن سمعان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے
اوپر دجال کے سواے کا خوف مجکو زیادہ ہی یعنے دجال کے سواے مجکو تمھارے حق مین اور فسادون کا زیادہ خوف ہی
اگر دجال نکلا اور مین تم لوگون مین موجود ہوا تو تمسے پہلے مین اسکو الزام دونگا اور تمکو اسکے شر سے بچاؤنگا اور اگر وہ نکلا اور مین تم
لوگون مین موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اسکو الزام دیگا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہی ہر مسلمان پر البتہ دجال تو
جوان گھنگر والے بالون والا ہی اسکی آنکھ مین ٹینٹ ہی گویا کہ مین اسکی مشابہت دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتھ عبد العزی
ایک کافر تھا سو جو شخص کہ تم مین سے اسکو پاوے تو چاہیے کہ سورۂ کہف کے سرے کی آیتین اسپر پڑھے مقرر وہ نکلیگا شام اور
عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اٹھائیگا بائین اے خدا کے بندو ایمان پر ثابت رہیو صحابہ
بولے یا رسول اللہ اور کسقدر اسکو زمین پر درنگی اور اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس دن انمین سے ایکدن ایک تو سال
کے برابر اور دوسرا دن جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے کہ یہ تمھارے دن ہین صحابہ بولے یا رسول اللہ
سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت نے فرمایا کہ نہین تم اندازہ کر لینا اُس دن
بقدر اسکے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑھتے ہو اسی طرح اُس دن بھی اٹکل کر کے پڑھیو صحابہ بولے یا رسول اللہ
اور اسکی شتابی کیا زمین مین کیونکر ہوگی حضرت نے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو ہوا پیچھے سے اڑاتی ہی سو وہ ایک قوم پاس آویگا
تو انکو کفر کیطرف بلاویگا سو وے اسکا ایمان لاوینگے اور اسکی بات مانینگے تو آسمان کو حکم کریگا سو وہ پانی برساویگا اور زمین کو
حکم کریگا سو وہ گھاس اور اناج جماویگی تو شام کو انکے مواشی آوینگے بہ نسبت سابق کے دراز کوہان ہوکر اور کشادہ تھن ہوکر
اور کوکھین خوب بھرت کریعنی موٹے تازے ہو جاوینگے پھر دجال دوسری قوم پاس آویگا تو انکو کفر کیطرف بلاویگا تو وے اسکے
قول کو اسپر رد کرینگے یعنی اسکی بات نہ مانینگے تو انکی طرف سے ہٹ جاویگا تو انپر قحط اور خشکی پڑیگی انکے ہاتھون مین انکے مالون مین سے
کچھ نہ باقی رہیگا اور دجال ویران زمین پر نکلیگا تو اس سے کہیگا کہ اے زمین اپنے خزانے نکال تو وہان کے مال اور خزانے
ظاہر ہوکر اسکے پاس جمع ہو جاوینگے جیسے شہد کی مکھیان بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہین پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاویگا
تو اسکو تلوار سے ماریگا سو اسکو قتل کرکے دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہی پھر اسکو زندہ کر کے بلاویگا سو وہ
جوان سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا سو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگاہ حق تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو بھیجیگا تو عیسیٰ اتر ینگے
سفید مینار پاس شہر دمشق کے مشرق کیطرف زرد رنگین جوڑا پہنے اپنے دونون ہاتھ دو فرشتون کے پرون پر رکھے ہوئے تو
جب عیسیٰ اپنا سر جھکاوینگے تو پسینا ٹپکیگا اور جب اپنا سر اٹھاوینگے تو موتی سے بوند بہینگے سو جس کافر پاس عیسیٰ اتر ینگے اور اسکو
انکے دم کی بھاپ لگیگی سو وہ مرجاویگا اور انکا دم پہونچیگا جہانتک انکی نظر پہونچیگی پھر عیسیٰ دجال کو تلاش کرینگے یہانتک کہ اسکو
باب لد پاس پاوینگے لد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہی سو اسکو قتل کرینگے پھر عیسیٰ بن مریم پاس وہ لوگ آوینگے جنکو خدا نے دجال سے
بچایا تو شفقت سے انکے چہرون کو سہلاوینگے اور انکو انکے بہشت کے درجات کی خبر دینگے سو اسی حال مین ہونگے کہ ناگاہ حق تعالیٰ
عیسیٰ کو حکم کریگا کہ مین نے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسی کو انکے لڑنے کی طاقت نہین سو پناہ مین لیجا میرے مسلمان بندون کو

طور کیطرف اور خدا بھیجیگا یاجوج اور ماجوج کو اور وے ہر ایک بلندی سے نکل پڑینگے تو انکے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر
گذرینگے تو پیجاوینگے جتنا پانی کہ اسمین ہوگا اور انکے پچھلے لوگ جب وہ وہان آوینگے تو کہینگے کبھی اس دریا مین بھی پانی تھا
پھر چلینگے یہانتک کہ اس پہاڑ تک پہونچینگے جہان درختون کی کثرت ہی یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وے کہینگے البتہ ہم زمین
والون کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والون کو قتل کرین تو اپنے تیرون کو آسمان پر مارینگے سو خدا انکے تیرون کو خون آلودہ
کر کے ڈالیگا اور خدا کا پیغمبر عیسے اور انکے اصحاب گھر رہینگے یہانتک کہ انکے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے
آج تمھارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی پھر خدا کا رسول عیسے اور اسکے اصحاب دعا کرینگے سو خدا ان یاجوج ماجوج
عذاب بھیجیگا انکی گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جاوینگے ایک جان کا سا مرنا پھر خدا کا رسول عیسی اور اسکے
اصحاب زمین پر اُترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہ انکی سڑاہند اور گندگی سے خالی نہ پاوینگے یعنی تمام زمین پر انکی
سڑی لاشین پڑی ہونگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اسکے اصحاب خدا سے دعا کرینگے تو حق تعالیٰ یاجوج ماجوج پر چڑیان بھیجیگا
جیسے بڑے اونٹون کی گردنین سو وے انکو اٹھا لیجاوینگی اور انکو پھینکدیوینگی جہان خدا کو منظور ہوگا پھر خدا ایسا پانی برساویگا
کہ کوئی گھر مٹی کا اور اونکا اس پانی سے باقی نہ رہیگا سو خدا زمین کو دھو ڈالیگا یہانتک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف
عورت کیطرح کر دیگا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے تو اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھا دیگا اور
اسکے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اسکے سایے مین بیٹھینگے اور دودھ مین برکت ہوگی یہانتک کہ دودھار اونٹنی آدمیون کے بڑے گروہ کو
کفایت کریگی اور دودھار گاے ایک برادری کے لوگون کو کفایت کریگی اور دودھار بکری ایک جدی لوگون کو کفایت کریگی
سو اسی حالت مین لوگ ہونگے کہ ناگہان حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجیگا کہ انکی بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور ہر
مسلم کی روح کو قبض کریگی اور برے بدذات لوگ باقی رہجاوینگے آپسمین جھگڑینگے گدھون کیطرح سو انپر قیامت قائم ہوگی ف
اکثر روز حضرت نے دجال کا بہت ذکر کیا صحابہ کو اسکا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی۔
صحابہ کو تسکین دی کہ اگر میری زندگی مین دجال آیا تو مین کفایت کرتا ہون اور نہین تو خدا میرا خلیفہ ہی اہل ایمان کو بچا دیگا پھر
اسکی نشانیان بتلائین اور سورہ کہف کا پڑھنا ارشاد کیا سورہ کہف کے شروع کی دس آیتون مین دفع شر دجال کی تاثیر ہی
پھر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسے کا نزول اور اسکا حضرت عیسے کے ہاتھ سے قتل ہونا اسکے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور
انکی کثرت اور شوکت پھر انکا مر جانا اور بعد عیسے کے کفار بدذات کیوقت مین قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا دجال اور یاجوج
ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان کیواسطے کہ کون اسکے دام مین آتا ہی اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہی
اہل ایمان کو لازم ہی کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اسکا ہرگز اعتقاد نہ کرے اسکو دجال کا نائب جانے
دیانت اور تقوی پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نہ کرے کرامت اسکا نام ہی جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر اور بدین
فاسق سے ہو اسکو استدراج کہتے ہین ق حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَ ۱۸۱
جَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری
اور مسلم مین حذیفہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قصور مرد کا اسکے گھر والون کے حق مین اور اسکے مال اور

جان اور لڑکے اور ہمسائے مین اسکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات بتلانا اور بُرے کام سے روکنا دور کرڈالتا ہی ف
یعنی اگر آدمی سے اُن مال جورو لڑکے ہمسائے کے حق مین کچھ قصور یا بےانصافی ہو جاویگی تو ان عبادتون سے معاف ہو جاویگی
۲۰۸۲ ع عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِہٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّیْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّیْطَانِ مسلم مین عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا اسکی جورو کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان
کا ف یعنے حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام اور فخر کو شیطانی کام ہی اور اگر مہمانون کیواسطے چار یا چار سے زیادہ فرش رکھے
۲۰۸۳ تو درست ہی منع وہی ہی جو بے حاجت ہو ع اَبُوْ مُوْسٰی وَاَنَسٌ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ
مسلم مین ابوموسی اور انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت عورتون پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانون پر
ف ثرید اس کھانے کو کہتے ہین کہ روٹی کو شوربے مین بھگویا ہو عرب کو یہ کھانا نہایت پسند تھا سب کھانون سے
زیادہ حضرت عائشہ نے علم اور آداب حضرت سے بہ نسبت اور عورتون کے زیادہ سیکھے تھے سواسطے انکی فضیلت حضرت
۲۰۸۴ نے بیان فرمائی ع جَابِرٌ وَکُلُّکُمْ مَغْفُوْرٌ لَہٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ قَالَہٗ عَلٰی ثَنِیَّةِ الْمُرَارِ مسلم مین جابر
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سو تم مین سے ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا یہ حضرت نے ثنیۃ المرار پر فرمایا ف
ثنیۃ المرار ایک ٹیلا تھا حضرت نے فرمایا جو اسپر چڑھ جاوے اسکا گناہ بخشا جاوے سب صحابہ اسپر چڑھ گئے ایک گنوار نہ چڑھا بلکہ
۲۰۸۵ اپنے اونٹ تلاش کیا کیا اور اسنے کہا کہ اونٹ کا ملنا میرے نزدیک مغفرت سے زیادہ پیارا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو بگاڑتی ہی ق اَبُوْ ہُرَیْرَةَ فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہی سوا موت کے ف یعنے سب سرد بیماریون
۲۰۸۶ کی کلونجی دوا ہی باقی اسکی تفصیل ساتوین باب مین گذری ق اَبُوْ ہُرَیْرَةَ فِیْ کُلِّ کَبِدٍ حَرَّی اَجْرٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر تشنہ جگر کے پانی پلانے مین ثواب ہی ف سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کسی کا بھولا
جانور میرے حوض پر آوے اور مین اسکو پانی پلاؤن مجکو اسمین کچھ ثواب ہوگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر
۲۰۸۷ جاندار کے احسان مین ثواب ہی آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر ع جَابِرٌ فِیْمَا سَقَتِ الْاَنْہَارُ وَالْغَیْمُ الْعُشُوْرُ وَ
فِیْمَا سُقِیَ بِالسَّانِیَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کھیت کو دریا اور مینہ سینچے اسمین
دسوان حصہ زکوٰۃ ہی اور جو کھیت اونٹون پر پانی لاکر سینچا جاوے اسمین بیسوان حصہ زکوٰۃ ہی ف جسمین کم محنت تھی اسکی
۲۰۸۸ زکوٰۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمین محنت زیادہ تھی اسکی کم زکوٰۃ مقرر ہوئی حکمت اسکا نام ہی ع جَابِرٌ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَہُوْدَ اِتَّخَذُوْا
قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ مَسَاجِدَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہودیون پر انھون نے پیغمبرون
۲۰۸۹ کی قبرون کو مسجد ٹھہرایا ف اسمین اشارہ ہی کہ امت محمدی ایسا نہ کرے ق اَنَسٌ قَدْرُ حَوْضِیْ کَمَا بَیْنَ اَیْلَةَ وَصَنْعَاءَ
مِنَ الْیَمَنِ وَاِنَّ فِیْہِ مِنَ الْاَبَارِیْقِ کَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے
حوض کوثر کا اندازہ اتنا ہی جتنا فرق ہی ایلہ اور یمن کی صنعا مین اور البتہ اسمین آبخورے ہین آسمان کے تارون کے شمار برابر
۲۰۹۰ ف ایلہ شام مین ایک بستی کا نام ہی اور صنعا یمن کا بڑا مشہور شہر ہی ق اَبُوْ ہُرَیْرَةَ قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُہَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ

وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللهِ وَرَسُوْلِهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی حضرت نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مددگار ہین انکا کوئی مددگار نہین سوا ے خدا اور رسول کے ف یہ قوم حضرت کا ایمان لائے اور حضرت پر جان نثار رہے اسواسطے حضرت نے انکی فضیلت بیان کی

٢٠٩١ خ ابْنِ عَبَّاسٍ كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا گویا کہ مین اُس کعبہ ڈھانے والے سیاہ بھدّے کو دیکھتا ہون کہ اسکے پتھر پتھر کو اکھاڑتا ہی ف قیامت کے قریب ایک حبشی کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا

٢٠٩٢ م عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی ہی جو قسم کا کفارہ ہی ف یعنے اگر نذر نہ ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ دیوے قسم کا کفارہ یہ ہی کہ دس محتاجون کو دونون وقت کھانا کھلاوے یا لباس دیوے یا غلام آزاد کرے اگر مقدور نہو تو تین روزے رکھے

٢٠٩٣ ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ يَعْنِيْ اَبَا جَهْلٍ قَالَهٗ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ بخاری اور مسلم مین عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون نے اُسکو قتل کیا یعنی ابوجہل کو یہ حضرت نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء سے فرمایا ف ان دونون نے حضرت کو خبر دی کہ ہمنے ابوجہل کو مارا حضرت نے دونون کی تلوارون کو خون آلودہ دیکھکر یہ حدیث فرمائی

٢٠٩٤ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ نَارًا اَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ قَالَهٗ لِعَبْدٍ لَهٗ اِسْمُهٗ رِفَاعَةُ وَيُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ قُتِلَ بِوَادِي الْقُرٰى مُقْفَلَهٗ مِنْ خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین اُسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ معتبر کملی تو اُسکے بدن پر بھڑک رہی ہی آگ سی اُسنے کملی کو جنگ خیبر مین تقسیم ہونے سے پہلے لے لیا تھا یہ حضرت نے اپنے غلام کے حق مین فرمایا جسکا نام رفاعہ تھا اور لقب اُسکا مدعم تھا وہ قتل ہوا تھا وادی القری مین خیبر سے پلٹتے ف وادی القری یہودیون کی ایک بستی کا نام تھا جب خیبر فتح کرکے حضرت کا لشکر وہان پہونچا تو حضرت کے غلام یعنے مدعم کے تیر لگا وہ مرگیا صحابہ نے اُسکی تعریف کی کہ اُسکو شہادت نصیب ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہان وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ مین جل رہا ہی جب لوگون نے یہ سُنا تو بہت گھبرائے ایک مرد نے چمڑے کا تسمہ لیا تھا وہ حضرت کے پاس لایا حضرت نے فرمایا آگ کا تسمہ ہی یعنے اگر تو نہ دیتا تو آگ ہوکر یہ تسمہ تجکو جلاتا

٢٠٩٥ م جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ اَوْ مُدَلًّى وَرُوِيَ مُدَلَّلٍ فِي الْجَنَّةِ لِاَبِي الدَّحْدَاحِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بہتیرے خرما کے گچھے لٹک رہے ہین یا جھک رہے ہین ابو دحداح کے واسطے اور دوسری روایت یون ہی کہ بہشت مین گچھے ایسے جھک رہے ہین کہ انکا توڑنا نہایت آسان ہی ف ایک یتیم اور ابولبابہ سے ایک خرمے کے درخت مین جھگڑا تھا یتیم رونے لگا حضرت نے ابولبابہ سے فرمایا کہ اگر تو اُسکو درخت دے ڈالے تو بہشت مین اُسکے عوض خرمے کے گچھے پاوے ابولبابہ نے درخت نہ دیا ابودحداح نے وہ درخت ابولبابہ سے مول لیکر اُس یتیم کو دیا جب ابودحداح مرگئے حضرت نے اُنکے جنازے کی نماز پڑھکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ یتیم سے سلوک اور احسان کرنا خدا کو نہایت پسند ہی

٢٠٩٦ خ اَبُوْ ذَرٍّ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اَوْ قَالَ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِيْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ

فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ **قَالَهُ** لَعٌ بخاری مین ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کر تو کیا کریگا اُسوقت جبکہ تجھپر ایسے حاکم ہونگے جو نماز کو مار ڈالینگے یا یون فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سے تاخیر کرینگے یعنی مکروہ وقت مین پڑھینگے مین نے کہا اُسوقت مین مجکو آپ کیا حکم کرتے مین حضرت نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت مین پڑھ لیا کیجیو پھر اگر تو جماعت کی نماز اُنکے ساتھ پاوے تو اُنکے ساتھ بھی پڑھ لیجیو کہ یہ دوسری نماز تیرے حق مین نفل ہو جاویگی یہ حضرت نے ابو ذر سے فرمایا **ف** اسلام مین نماز کی سستی اول سلطنت مروانیہ سے شروع ہوئے

۲۰۹۷ خم اِبْنُ عُمَرَ اَوْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو كَيْفَ اَنْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوا فَصَارُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ اَصَابِعَهُ قَالَ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تَاْخُذُ مَا تَعْرِفُ وَتَدَعُ مَا تُنْكِرُ وَتُقْبِلُ عَلٰى خَاصَّتِكَ وَتَدَعُهُمْ وَعَوَامَّهُمْ بخاری مین عبد اللہ بن عمر یا عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمرو تو کیا کریگا جبکہ تو باقی رہجاویگا کوڑا ناقص لوگون مین جنکے عہد و پیمان اور امانت داریان بگڑ جاوینگی اور اُنمین بھوٹ پڑ جاویگی تو وے لوگ اسطرح ہو جاوینگے اور حضرت نے اُنکے اختلاف کی مثال دی اپنے دونون ہاتھون کی انگلیان قینچی کرکے عبد اللہ بن عمرو نے کہا سو اُسوقت مین یا رسول اللہ مین کیا کرون حضرت نے فرمایا جو تیری دانست مین اچھی بات ہو اُسکو لیجیو اور بُری کو چھوڑ دیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور اُنکو اُنکے حالات پر چھوڑنا **ف** یعنی جب زمانہ بگڑ جاوے اور بے دیانتی کے سبب لوگون مین اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہو تو ایسے وقت مین دیندار کو لازم ہی کہ اپنی اصلاح اور درستی پر کمر باندھے اور عوام سے بے خبر ہو

۲۰۹۸ عُمَرُ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ **قَالَهُ** لِاَحَدِ بَنِي اَبِي الْحُقَيْقِ مِنْ يَهُودِ خَيْبَرَ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيحَا مسلم مین فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا تیرا حال ہو گا جسوقت تو خیبر سے نکالا جاویگا تجھکو لے دوڑیگی تیری اونٹنی راتون کو یعنے سوار ہو کر سفر کریگا یہ حضرت نے ابو حقیق یہودی کے کسی بیٹے سے فرمایا پھر عمر فاروق رضہ نے اُنکو تیما اور اریحا کی طرف نکالدیا **ف** خیبر مین یہودی رہتے تھے جب خیبر فتح ہوا تو حضرت نے وہان کے یہودیون کو بطریق محنت مزدوری کے رہنے دیا عمر فاروق رضہ نے اپنی خلافت مین چاہا کہ اُنکو خیبر سے بدر کرین یہودیون نے کہا تم ہمکو کیونکر نکالوگے حال آنکہ تمھارے پیغمبر نے ہمکو یہان قائم رکھا تب عمر فاروق رضہ نے یہ حدیث پڑھی یعنے حضرت نے اس حدیث مین تمھارے نکالنے کا اشارہ کیا ہی یہود نے کہا کہ ابو القاسم نے یہ کلام ٹھٹھے کی راہ سے کہا عمر فاروق رضہ نے کہا اے دشمن خدا کے تو جھوٹا ہی یعنی ٹھٹھا کرنا پیغمبرون کی شان نہین پھر اُنکو شام کیطرف نکالدیا اُن بستیون مین جاکر بسے جنکا تیما اور اریحا نام ہی

۲۰۹۹ م عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ اَنْ قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا وَيُرْوٰى كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعْهَا عَنْكَ **قَالَهُ** لَهُ حِينَ تَزَوَّجَ اُمَّ يَحْيٰى بِنْتَ اَبِي اِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا مسلم مین عقبہ بن حارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ وہ کہتی ہی کہ مین نے تم دونون کو دودھ پلایا ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ یہ کیونکر ہوگا اور حالانکہ شیر خوارگی کی گفتگو ہوئی اُس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دے یہ حضرت نے عقبہ سے فرمایا جبکہ اُسنے ام یحیے ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ

درمیان زمانہ اصلاح نفس خود کن
مشغول باید شد از فعل عوام
کمتر باید بود

عقبۃ الاخبار من جزیرۃ مشار فی الاذکار

خم دو دو نسخہ مشکوۃ شریف ۱۲
ن بخاری مین

عورت آئی اُسنے کہا کہ مین نے تم دونون جوروخاوند کو دودھ پلایا تھا **ف** جب اُس عورت نے یہ کہا تو عقبہ نے کہا کہ مجھکو معلوم نہین کہ مین نے تیرا دودھ پیا ہو پھر اپنی جورو کے لوگون سے پوچھا اُنھون نے بھی انکار کیا پھر عقبہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام مالک کا یہی مذہب ہی کہ فقط ایک عورت کے قول سے رضاعت یعنی شیرخوارگی ثابت ہوجاتی ہو لیکن اور اامون کے مذہب مین ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہین یا دو مرد کہین یا ایک مرد اور دو عورتین

۲۱۰۰ تو انکے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ حضرت نے یہ حکم از راہ احتیاط اور تقوی فرمایا نہ از راہ فتوی **ق** اَنَسٌ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ **قَالَهُ** يَوْمَ اُحُدٍ عَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَسْنَدَهُ مُسْلِمٌ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیونکر بھلا ہوگا اُس قوم کا جنھون نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا اور حالانکہ وہ انکو ہمیشہ راہ پر بلاتا ہی یہ حضرت نے جنگ اُحد مین فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہین مذکور کی اور مسلم نے پوری

۲۱۰۱ سند بیان کی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَسٌ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہد شکن دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا بقدر اُسکی دغابازی کے

۲۱۰۲ **ف** یہ اسواسطے ہوگا تاکہ وہ فضیحت ہو **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لِمَ اَلِلصَّلٰوةِ وَيُرْوٰى لِمَ اُصَلِّيْ فَاَتَوَضَّأُ وَيُرْوٰى اُرِيْدُ اَنْ اُصَلِّيَ فَاَتَوَضَّأُ **قَالَهُ** حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيْلَ اَلَا تَتَوَضَّأُ مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیون وضو کرون کیا نماز کیواسطے اور ایک روایت یون ہی کسواسطے کیا مجکو نماز پڑھنا ہی جو وضو کرون اور دوسری روایت یون ہی کہ کیا مین نماز کا ارادہ کرتا ہون جو وضو کرون یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ آپ پاخانے سے نکلے تو آپ کے آگے کھانا رکھا گیا سو لوگون نے کہا آپ وضو نہین کرتے **ف** پورا قصہ یون ہی کہ پھر حضرت نے کھایا اور ہاتھ مین پانی نہ لگایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کیواسطے واجب ہی کھانے کیواسطے واجب نہین ہرچند کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہی لیکن حضرت نے اسواسطے ہاتھ نہ دھوئے تاکہ لوگون کو معلوم ہو جاوے

۲۱۰۳ کہ اگر ہاتھ پاک ہون تو دھونا واجب نہین **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ لَدَعَا لَهُمْ فِيْهِ يَعْنِيْ لِاَهْلِ مَكَّةَ حِيْنَ دَعَا لَهُمْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مکے والون پاس اُس زمانے مین اناج نہ تھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم علیہ السلام انکے واسطے اناج مین بھی دعا مانگتے **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے والون کے واسطے کثرت میوجات کی

۲۱۰۴ دعا کی اُسوقت وہان زراعت نہ تھی اگر ہوتی تو اُسکی بھی دعا کرتے **ق** عَائِشَةُ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ اَصْحَابِيْ يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے صحابہ سے آج کی رات میری نگہبانی کرے **ف** یہ حضرت نے لیلۃ التعریس مین فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندھ کے آئے حضرت نے پوچھا تو کیون آیا ہی سعد نے کہا کہ یا حضرت مین آپ کی محافظت کیواسطے آیا ہون پھر حضرت نے انکے حق مین

۲۱۰۵ دعاے خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے مخالف نہین **ق** اَبُوْ قَتَادَةَ مَتٰى كَانَ هٰذَا مَسِيْرُكَ مِنِّيْ **قَالَهُ** لِاَبِيْ قَتَادَةَ سَحَرَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ حِيْنَ دَعَمَهُ ثَالِثَةً مسلم مین ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

رکب سے یہ تیری حال میرے ساتھ تھی یہ حضرت نے ابو قتادہ سے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا جبکہ انھنے تیسری بار حضرت کو تھام لیا
ف حضرت رات بھر منزل کی نیند کے غلبے سے جھکنے لگے ابو قتادہ نے تین بار حضرت کو تھام لیا تیسری بار حضرت جاگ
پڑے تب یہ حدیث فرمائی جبکہ ابو قتادہ سے یہ حال معلوم ہوا تو حضرت نے ابو قتادہ کے حق مین یون دعا کی کہ خدا تیری محافظت
کرے جیسے تونے اپنے پیغمبر کی محافظت کی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى **قَالَہٗ** لِوَفْدِ
٢١٠٦ عَبْدِ الْقَيْسِ حِيْنَ قَالَ لَهُمْ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ فَقَالُوْا رَبِيْعَةُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشا بحال قوم یا یون فرمایا کہ خوشا بحال ایلچیان نہ ذلیل ہووین نہ شرمندے یہ حضرت نے عبد القیس کے
ایلچیون سے فرمایا جبکہ انسے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو تو انھون نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہین **ف**
عبد القیس ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام ہی جب وے حضرت کی خدمت مین مسلمان ہونے کو آئے تب حضرت نے یہ حدیث سنا کر انکی توقیر کی
ق اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مُسْتَرِيْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ
٢١٠٧ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ
بخاری اور مسلم مین ابو قتادہؓ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ مردہ آرام پانے والا ہی یا آرام
دینے والا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آرام پانے والا اور آرام دینے والا کیا تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے
آرام پاتا ہی اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور بستیان اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین **ف** حضرت کے سامنے ایک جنازہ
نکلا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مومن متقی کے حق مین دنیا قید خانہ ہی جہان وہ مرگیا عذاب سے چھوٹا ایمان اور عبادت
کی برکت سے قبر ہی سے بہشت کی لذت کا مزہ پانے لگا اور ظالم فاسق بقید ہوتا ہی ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہی تو انکی
موت سے عالم کو آرام ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتَّبِعْ بخاری اور مسلم مین
٢١٠٨ ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ستم ہی اور جب قرضدار تمھارے قرض کو کسی مالدار پر اتارے تو
مان لینا چاہیے **ف** یعنے مالدار ہو کر قرض نہ ادا کرے اور ٹالے تو بڑا ستم ہی اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض دلاوے
تو لازم ہی کہ مان لیوے زیادہ تنگ نہ کرے **م** جَابِرٌ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَّتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنِّيْ اَقْتُلُ اَصْحَابِيْ اِنَّ هٰذَا وَ
٢١٠٩ اَصْحَابَهٗ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ مسلم مین جابرؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ لوگ یہ چرچا کرین کہ مین اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہون البتہ
یہ شخص اور اسکے ساتھی قرآن پڑھتے ہین کہ انکے نرخرون سے نیچے نہین اترتا یعنی قرآن کی دل مین تاثیر نہین ہوتی یہ لوگ دین سے
نکلے جیسے تیر جانور سے پار ہو جاتا ہی **ف** ذو الخویصرہ ایک منافق تھا اسنے حضرت سے کہا کہ آپ انصاف سے نہین تقسیم کرتے حضرت
نے فرمایا کہ اگر مین انصاف نہ کرونگا تو کون کریگا عمر فاروقؓ نے کہا یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس منافق کو مار ڈالون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند یہ بے دین لائق قتل کے ہی لیکن اسمین بدنامی ہوگی کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہی تو لوگ ملاقات سے
وحشت کرینگے اسلام سے محروم رہینگے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہی بعضی جگہ ٹال جانا چاہیے **م** سَلْمَانُ بْنُ
٢١١٠ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَتُهٗ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى مسلم مین سلمان بن عامر سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ اسکا عقیقہ سنت ہے تو بہاؤ اسکے عوض خون اور دور کرو اس لڑکے سے تکلیف
اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو **ف** جب لڑکا پیدا ہو تو ساتویں دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریاں اور لڑکی
ہو تو ایک بکری ذبح کرے ح کَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّ ۲۱۱۱
ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً مسلم میں کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہیں
کہ ہر نماز کے بعد کہتے ہیں انکا کہنے والا یا کرنے والا نقصان نہیں پاتا وے الفاظ یہ ہیں تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور
چونتیس بار اللہ اکبر ح اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ ۲۱۱۲
اِمَّا الْمَالَ وَاِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِكُمْ قَالَهُ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ جَاءُوْهُ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَرُدَّ
اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ بخاری میں مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میرے ساتھ کے لشکر کو تم دیکھتے ہو اور
میرے نزدیک اچھی بات پسند ہے سو تم دو باتوں سے ایک بات اختیار کرو یا مال لو یا جورو لڑکے اور میں نے تمہاری انتظاری کی
تھی یہ حضرت نے ہوازن کے ایلچیوں سے فرمایا جبکہ وے حضرت پاس مسلمان ہو کر آئے پھر انھوں نے یہ سوال کیا کہ حضرت ہمارے
مال اور جورو لڑکے پھیر دیں **ف** جنگ حنین میں ہوازن کی قوم پر فتح ہوئی انکے جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت نے انکی
انتظار کی کہ اگر مسلمان ہو دیں تو انکے مال اور آدمیوں کو پھیر دیویں جب انکے آنے میں دیر ہوئی تب حضرت نے انکے مال اور آدمی لشکر کو
تقسیم کر دیے بعد اسکے وسے لوگ مسلمان ہو کر آئے اور اپنے مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر انھوں نے
مال چھوڑ اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرت نے لشکر کو راضی کر کے انکے جورو لڑکے پھیر دیے ح اِبْنُ عُمَرَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ۲۱۱۳
لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِي الْاَرْحَامِ
وَمَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَمَا يَدْرِيْ اَحَدٌ مَتٰى يَجِيْءُ الْمَطَرُ
بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کنجیاں غیب کی پانچ ہیں انکو کوئی نہیں جانتا سوائے خدا کے
کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا کہ عورت کے پیٹ میں کیا ہے لڑکی یا لڑکا اور کوئی جی نہیں جانتا کہ
کل کیا کریگا اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کس زمین پر مریگا اور کوئی نہیں جانتا کہ مینہ کب آویگا **ف** یعنی غیب کی بات بالیقین سوائے
خدا کے کوئی نہیں جانتا غیب کا دروازہ سارے عالم پر بند ہے اسکی کنجی کسی کے پاس نہیں کہ کھولے جب چاہے بے تردد دریافت کرے
پیغمبروں کو وحی سے اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہے لیکن یہ غیب دانی نہیں خدا کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہے علاوہ اسکے وحی
اور الہام ہر وقت قابو میں نہیں کہ جب چاہیں دریافت کر لیں نجوم اور رمل اور جفر میں یقین نہیں حاصل ہوتا صرف حساب اور اٹکل ہے
ہزار بار مخالف ہوتا ہے کبھی موافق بھی پڑجاتا ہے اور ہر چند علم طب میں حاملہ عورت کی علامات لکھی ہیں کہ پیٹ میں لڑکی ہے یا
لڑکا پھر جب علامات اور قرائن پہ مدار ٹھہرا تو غیب دانی نہ ہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہے اور یہ تو کبھی نہیں معلوم ہوتا کہ لڑکا
گورا ہے یا کالا اسکے عضو مناسب رستے ہیں یا ناقص خلاصہ یہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص ہے بالیقین بے تردد کسی کو نہیں معلوم ہو سکتا
اور یہی عقیدہ ہے اہل اسلام کا جسکے اس عقیدہ میں خلل ہے بالیقین اسکے ایمان میں خلل ہے ح اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ ۲۱۱۴
لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا میری امت سے زیادہ تر میری محبت مین وے لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے کوئی اُنمین سے چاہیگا کہ کاش مجکو
دیکھتا اپنے اہل وعیال اور مال کے بدلے یعنے حضرت کی تمناے دیدار مین اپنے اہل وعیال اور مال فدا کرنے کا آرزومند ہوگا
شعر حب احمد ہی سراپا ایمان ٭ جان ومال اُسکی جھلک پر قربان ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو مِنَ الْکَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْہِ ٢١١٥
قَالُوا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاہُ وَیَسُبُّ اُمَّہٗ فَیَسُبُّ اُمَّہٗ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ماباپ کو گالی دینا بڑے گناہون سے یہ گناہ ہی صحاب نے
کہا یا رسول اللہ کوئی مرد اپنے ماباپ کو بھی گالی دیتا ہی حضرت نے فرمایا ہان یہ گالی دیتا ہی کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اُسکے باپ کو
گالی دیتا ہی اور یہ اور کسی کی ماکو گالی دیتا ہی تو وہ اُسکی ماکو گالی دیتا ہی ف یعنی جب کسی کے ماباپ کو گالی دی تو وہ بھی اُسکے ماباپ کو گالی دیگا
تو حقیقت مین اپنے ماباپ کو گالی دلانے کا یہی باعث ہوا ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَھُمْ رَجُلٌ مُمْسِکٌ عِنَانَ ٢١١٦
فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِہٖ کُلَّمَا سَمِعَ ھَیْعَۃً اَوْ فَزْعَۃً طَارَ عَلَیْہِ یَبْتَغِی الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّہٗ اَوْ رَجُلٌ
فِیْ غُنَیْمَۃٍ فِیْ رَأْسِ شَعَفَۃٍ مِنْ ھٰذِہِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ ھٰذِہِ الْاَوْدِیَۃِ یُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَ
یَعْبُدُ رَبَّہٗ حَتّٰی یَأْتِیَہُ الْیَقِیْنُ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَیْرٍ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب لوگون
کی زندگانی سے اُس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھانبے ہوئے ہی دوڑتا پھرتا ہی اُسکی پیٹھ پر جبکہ شور یا
گھبراہٹ سُنتا ہی دوڑ پڑتا ہی اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقامون مین تلاش کرتا پھرتا ہی یا اُس مرد کی زندگانی بہتر ہی
جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر اُنھین پہاڑون کی چوٹیون سے یا پہاڑ کے کسی نالے مین اُنھین نالون مین سے رہتا ہی نماز کو
قائم رکھتا ہی اور زکوٰۃ دیتا ہی اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہی مرتے دم تک آدمیون سے کوئی شخص خیر مین نہین سوا اسکے ف
حضرت نے اس حدیث مین دو شخصون کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے گوشہ گیر عابد کو گوشہ گیری مین ہزارون
فائدے ہین غیبت اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے پناہ ہی فراغت سے عبادت ہوسکتی ہی لیکن گوشہ گیری اُس وقت مین بہتر
ہی کہ اسلام ضعیف ہوجاوے عالم مین شر و فساد دیکھے درستی کی توقع باقی نہ رہے اور اگر ایسا نہو تو لوگون کے اندر رہنا افضل ہی
چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ لوگون مین رہنا اور اُنکی زیادتیان سہنا گوشہ گیری سے افضل ہی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مِنْ ٢١١٧
مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی ھِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِدِعَایَۃِ الْاِسْلَامِ
وَیُرْوٰی بِدَاعِیَۃِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ یُؤْتِکَ اللّٰہُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ وَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَاِنَّ عَلَیْکَ اِثْمَ
الْاَرِیْسِیِّیْنَ وَیَا اَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا
اِلٰی قَوْلِہٖ فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ کَتَبَہٗ اِلٰی قَیْصَرَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی
کہ حضرت نے روم کے بادشاہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہی محمد خدا کے رسول کا ہرقل کیطرف جو روم کا سردار ہی سلام اُس پر
جو راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دین دنیا مین سلامت رہے اور تو مسلمان
ہوجا بخدا تجکو دوہرا ثواب دیگا یعنے ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنے کا اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا اور اگر تو نے
اسلام نہ قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور تابعدارون کا گناہ پڑیگا یعنے جب تو مسلمان نہوا تو رعیت بھی نہ مسلمان ہوگی

تو اُنکی گمراہی کا عذاب تجھپر ہوگا اور اہل کتاب والو آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمھارے درمیان برابر ہی وہ بات یہ ہی کہ ہم اور تم خدا کے سوائے کسی کی عبادت اور پرستش نہ کرین اور کسی چیز کو اُسکے ساتھ شریک نہ ٹھہراوین اور ہم مین سے بعضے آدمی بعضون کو خدا کے سوائے اپنا رب اور مالک نہ بناوین سو اگر اہل کتاب توحید سے منہ موڑین تو اُنسے کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہین حکم الٰہی کے مطیع ہین **ف** صحیح بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ ابو سفیان نے مجھسے قصہ نقل کیا کہ جب ہمارے اور حضرت سے حدیبیہ مین صلح ہوئی تو مین شام کے ملک مین تھا اسی زمانے مین حضرت نے دحیہ کلبی کے ہاتھ روم کے بادشاہ کو خط بھیجا سو دحیہ کلبی نے روم کے سردار کو خط دیا اُسنے روم کے بادشاہ کو حوالے کیا ہرقل یعنی روم کا بادشاہ اُسوقت مین آیا تھا ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو آپ کو پیغمبر جانتا ہی کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگون مین سے اس پیغمبر کا رشتے مین کون شخص زیادہ ترقریب ہی مین نے کہا کہ مین تو مجکو لوگون نے بادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر مترجم یعنے دوبھاشیا طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے ساتھیون سے کہ مین اس شخص سے کچھ پوچھتا ہون اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اُسکو جھٹلائیو ابو سفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ گوئی مشہور ہونے کا ڈر نہوتا تو مین حضرت کے حال مین کچھ جھوٹھ بولتا بادشاہ نے پوچھا کہ اس پیغمبر کا حسب و نسب کیسا ہی مین نے کہا ہم لوگون مین وہ نہایت شریف اور عمدہ خاندان ہی بادشاہ نے پوچھا کہ اُسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ بھی تھا مین نے کہا کہ نہین بادشاہ نے پوچھا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے کبھی جھوٹھ بولنے کی تہمت بھی اُسکو لگی ہی مین نے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اُسکے تابع ہوئے ہین یا غریب لوگ مین نے کہا غریب اُسکے تابع ہوئے ہین بادشاہ نے کہا اُسکے ساتھی بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین مین نے کہا نہین بلکہ بڑھتے جاتے ہین بادشاہ نے کہا کہ کوئی اُنمین سے اُسکے دین سے پھر بھی جاتا ہی ناخوش ہوکر مین نے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ تمسے اور اُس سے لڑائی بھی ہوتی ہی مین نے کہا ہان بادشاہ نے لڑائی کا حال پوچھا کیا ہی مین نے کہا کبھی وہ ہمپر غالب ہوتا ہی کبھی ہم اُسپر غالب ہوتے ہین بادشاہ نے کہا کبھی قول کرکے دغا بھی کرتا ہی مین نے کہا کہ نہین لیکن اب ہمسے اور اُس سے صلح ہوئی ہی ہمکو نہین معلوم کہ اب کیا کرنے والا ہی ابو سفیان نے کہا واللہ اتنی بات کے سوائے کوئی اور بات کو مین نہ ملا سکا بادشاہ نے کہا کہ تم لوگون مین سے اس طرح نبوت کا دعوی کسی نے آگے بھی کیا ہی یا نہین مین نے کہا کہ نہین پھر بادشاہ نے رو بھاشیے سے کہا کہدے کہ مین نے اسکا حسب و نسب پوچھا تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہی سو پیغمبر لوگ اسی طرح سے اپنی قوم مین شریف اور نجیب اور عمدہ خاندان ہوتے آئے ہین مین نے پوچھا کہ اُسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ تھا تو نے کہا نہین سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص نبوت کے پردے مین اپنے باپ دادے کی سلطنت چاہتا ہی اور مین نے اُسکے تابعدارون کا حال پوچھا کہ سردار ہین یا غریب تو نے کہا غریب ہین سو یہی حال ہی پیغمبرون کا کہ اُنکی اول غریب لوگ اطاعت کرتے ہین یعنی بڑے آدمی غرور سے بے نصیب رہتے ہین اور مین نے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی اُسکی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی ہی تو نے کہا کہ نہین تو مین نے جانا کہ جو کبھی آدمیون پر جھوٹھ نہ باندھیگا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹھ باندھیگا اور مین نے تجھسے پوچھا کہ اُسکے لوگ دین سے ناخوش ہوکر پھر بھی جاتے ہین تو نے کہا کہ نہین سو یہی حال ہی ایمان کے نور کا جب دل مین رچ گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہی کہ اُسکو تغیر نہین ہوتا

اورمین نے تجہے پوچھا کہ اُسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہین یا کم تو نے کہا زیادہ ہوتے ہین سو یہی حال ایمان کا ہی کہ اُسکو ترقی
ہوتی ہی یہانتک کہ کمال کو پہونچتا ہی اور مین نے کہا کہ اُسکی لڑائی کا کیا حال ہی تو نے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہی اور کبھی ہم
سو یہی سنت ہی پیغمبرون کی کہ اول ایمان والون کی آزمایش ہوتی ہی پھر انجام کو فتح نصیب ہوتی ہی اور مین نے پوچھا کہ
وہ دغابھی کرتا ہی تو نے کہا کہ نہین سو یہی عادت ہوتی ہی پیغمبرون کی کہ وے ہرگز دغا نہین کرتے اور مین نے پوچھا کہ ایسا
دعوے اُسکی قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو نے کہا کہ نہین سو اگر ایسا کسی نے دعوے کیا ہوتا تو مین یون جانتا کہ یہ
شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلون کیطرح اُسکو بھی ہوس نے لیا پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہی مین نے کہا کہ ہمکو
نماز اور زکوۃ اور برادری اور پرہیزگاری سکھلاتا ہی بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچی ہین تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہی
اور مین آگے سے جانتا تھا کہ اسوقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہی لیکن میرا یہ گمان نہ تھا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا اور اگر مین
یہ جانتا کہ مین اُس تک پہونچ سکونگا تو مین اُسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اُسکے پاس ہوتا تو مین اُسکے قدم دھوتا اور البتہ
اُسکی سلطنت اور حکومت میرے قدم کے نیچے تک پہونچیگی پھر بادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھ چکا تو
اہل دربار مین بہت گفتگو اور نہایت غل اور شور ہوا پھر ہم بموجب حکم کے دربار سے نکالے گئے ابوسفیان نے کہا کہ جب ہمارا
اخراج ہوا تو مین نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد کا یہ رتبہ پہونچا کہ بادشاہ روم اُس سے ڈرتا ہی سو جب سے مجکو یقین ہوگیا تھا
کہ حضرت سب پر غالب ہونگے یہانتک کہ خدا نے مجکو اسلام مین داخل کیا راوی نے کہا کہ پھر ہرقل نے روم کے سردار اپنے
ایک مکان مین جمع کیے اور دروازون مین قفل دیے پھر اُنسے کہا کہ اے روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے
ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار سب بھڑکے اور گورخرون کیطرح بدکے اور
بھاگے لیکن دروازے بند پائے پھر بادشاہ نے اُنکو بلایا اور کہا کہ مین نے تمھارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جو بات
مجکو پسند تھی وہی تمنے کی پھر تو اُن لوگون نے بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہوگئے **ف** ہرقل روم کا بادشاہ نصرانی تھا
اپنے دین کا بڑا عالم تھا اُسپر حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہوگئی تھی لیکن اپنے قوم کے خوف سے مسلمان نہو سکا ہجری
چھٹے سال حضرت نے بادشاہون کو خط لکھے اسلام کی دعوت کی سب بادشاہون مین سے تین بادشاہ بغیر لڑائی کے
اسلام کو حق جانکر مسلمان ہوئے ایک حبش کا بادشاہ نصرانی دوسرا یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ اور مقوقس سکندریہ
اور مصر کے بادشاہ نے جسکا دین عیسوی تھا حضرت کے خط کا یون جواب لکھا کہ تمھارا کیا خوب دین ہی تم توحید الٰہی کی دعوت
کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلاشک ایک پیغمبر عیسیٰؑ کے بعد ہونے والا ہی میرا گمان یہ تھا کہ شاید کہین اور ہوگا اور اُسنے
کچھ سونا اور ایک خچر جسکا دلدل نام تھا اور دو عورتین یعنے ماریہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو تحفہ بھیجا لگا وٹ کی لیکن مسلمان
نہین ہوا اور ایران کے بادشاہ نے غرور سے حضرت کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرت کی بددعا سے اُسکے بیٹے نے اُسکا پیٹ
پھاڑا عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ کی خلافت مین سب ملک فتح ہوئے کسی بادشاہ کا زور نہ رہا اسلام ہوگیا ہندوستان
مین نصارے کہتے ہین کہ عیسیٰؑ کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہین سو غلط کہتے ہین اسواسطے کہ خود انجیل مین خبر
موجود ہی کہ عیسیٰؑ کے بعد فارقلیط یعنے ہمارے حضرت آوینگے دوسری دلیل یہ کہ حضرت کیوقت کے نصرانی بادشاہون

تے عیسے کے بعد نبی کے ہونے کا اقرار کیا چنانچہ ہرقل اور مقوقس کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا بادشاہ تو
گھلکر مسلمان ہوا اور کسی بادشاہ نے حضرت سے یہ نہین کہا کہ عیسے کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہین تم کیون پیغمبری کا دعوے
۲۱۱۸ کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسے کے بعد پیغمبری کی انکار کرنا صریح حق پوشی اور نا انصافی ہے م حُذَيْفَةُ مِنْهُنَّ ثَلٰثٌ
لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ يَعْنِي الْفِتَنَ
مسلم مین حذیفہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فساد اور فتنون کے ذکر مین فرمایا کہ اُنمین سے تین فتنے ایسے ہین کہ نہین لگا
کہ کچھ بھی چھوڑین اور اُنمین سے ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندھیان کہ بعضی اُنمین سے چھوٹی ہین اور بعضی بڑی ف
یعنی تین فساد تو عالم گیر ہونگے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہین کہ تین فسادون سے کون فساد مراد ہین بعض کہتے
ہین کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنے چنگیز خان اور ہلاکو کیوقت کا قتل عام دوسرے دجال کا نکلنا تیسرے یاجوج
۲۱۱۹ ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم ق اَبُوْهُرَيْرَةَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا زَادَ الْبُخَارِيُّ
نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھاری آگ ایک حصہ ہے
دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے اصحاب نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ
البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگون سے انہتر حصے زیادتی رکھتی ہے ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہے بخاری نے
اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمھاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہے ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے ف یعنے
دوزخ کی آگ کے روبرو دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کمتر ہے پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہین تو دوزخ کا کیا حال ہوگا
۲۱۲۰ خدا کی پناہ ق اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ
مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ بخاری اور مسلم مین ام حرام بنت ملحان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑتے خدا کی راہ مین اس سمندر کے اندر سوار بادشاہ بنے تختون پر یا جیسے
بادشاہ تختون پر ف ام حرام سے روایت ہے کہ حضرت میرے گھر مین سوکر ہنستے جاگے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے
ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب مین دکھلا دیا کہ تیری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازون پر سوار ہوکر جہاد
کرینگے بادشاہون کیطرح ام حرام نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجکو بھی اُن غازیون مین شریک کرے حضرت
نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے مین جہاز پر سوار ہوکر جہاد ہوا ام حرام بھی غازیون مین داخل تھین پھر جہاز سے اُترکے
۲۱۲۱ سواری سے گر پڑین اور مر گئین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ
الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ
وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ لُبْثِ يُوْسُفَ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ ہم شک کرنے کے لائق ہین جبکہ ابراہیم نے کہا کہ اے رب مجکو دکھلا دے کہ تو مردون کو کیونکر
زندہ کرتا ہے خدا نے فرمایا کیا تجکو اسکا یقین نہین ابراہیم نے کہا یقین کیون نہین ولیکن یہ تمنا اسواسطے ہے کہ میرے دل کو

اطمینان ہوجاوے اور خدا رحم کرے لوط پر اُسنے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان مین پناہ پکڑے اور اگر مجکو قید خانے مین
دیر لگتی بقدر درازی درنگی یوسف کے تو مین بلانے والے کی بات مان لیتا یعنے تکرار نکرتا اُسکے ساتھ چلا جاتا **ف** حضرت نے
حضرت ابراہیم کا ذکر کرکے ایک شبہہ دفع کیا یعنے اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلانے مین شک تھی اسی واسطے دیکھنے کی
درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہین کی سو حضرت نے یہ شبہہ اسطرح دفع کیا کہ مجکو تو مردہ زندہ ہونے
مین کچھ تردد اور شک نہین تو ابراہیم کو بطریق اولے نہ تھی اور اگر اُنکو شک ہوتی تو ہمکو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ
یہ ہی کہ جب کافرون نے حضرت لوط کے مہمانون کی بے عزتی چاہی تو حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور گھبرائے اور
یہ تمنا اُسوقت کی کہ کاش مجکو دفع کفار کا زور ہوتا پناہ کیواسطے کوئی محفوظ مکان ملتا حضرت نے اس قصے کیطرف اشارہ کیا
کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنے محفوظ مکان کی تمنا کرنا شان نبوت کے مناسب نہ تھا اور حضرت یوسف کا
قصہ یہ ہی کہ جب زلیخا کی مطلب برآری حضرت یوسف سے نہوئی تو اُسنے انکو قید کروایا تہمت لگا کر چودہ برس قید رہے
جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے اُنکو بلایا حضرت یوسف
بلانے والے کے ساتھ نہ گئے چاہا کہ اول بے تقصیری ثابت ہو تب قید خانے سے نکلین چنانچہ بعد تحقیق عصمت او پاکدامنی کے
بادشاہ پاس گئے حضرت نے اس حدیث مین حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون
تحقیق قید خانے سے نکلنے مین اتنا توقف نکلنے مین نکرنا بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا **م** اَبُوذَرٍّ نُورٌ اَنّٰى اَرَاهُ **قَالَهٗ**
٢١٢٢ حِيْنَ سَالَهٗ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا نور ہی مین اُسکو کیونکر دیکھتا یہ حضرت نے
اُسوقت فرمایا جبکہ ابوذر نے پوچھا کہ حضرت نے اپنے رب کو کیا دیکھا تھا **ف** یعنے اُنکی ذات پاک کر نور جلال کے پردے مین
دنیا مین انکو دیکھنے کی طاقت کہان **خ** اَبُوْسَعِيْدٍ وَيْحَ عَمَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوْنَهٗ اِلَى النَّارِ
٢١٢٣ بخاری مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہی عمار پر وہ تو انکو بہشت کیطرف بلاویگا اور وے لوگ
اُسکو دوزخ کیطرف بلاوینگے **ف** جب علی مرتضی رضہ اور معاویہ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی اطاعت
دخول جنت کا سبب ہی اور بغاوت اور نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہی **ق** اَبُوْسَعِيْدٍ وَيْحَكَ اِنَّ الْهِجْرَةَ
٢١٢٤ شَاْنُهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَآءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا **قَالَهٗ** لِاَعْرَابِيٍّ سَاَلَهٗ عَنِ الْهِجْرَةِ
بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وائے بحال تو البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہی سو کیا تیرے پاس
اونٹ ہین اُسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اُنکی زکوۃ دیا کرتا ہی اُسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا بھلا اُنکو دودھ پینے کیواسطے عاریت
بھی دیتا ہی اُسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا پانی پلانے کے دن انکا دودھ دوہتا ہی یعنے محتاجون کو دیتا ہی اُسنے کہا ہان حضرت
نے فرمایا تو اسی طرح کیا کر اپنے دہات مین جو شہرون سے پرے ہی سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھ نہ گھٹاویگا یہ حضرت
نے ایک دہاتی عرب سے فرمایا جبکہ اُسنے ہجرت کا حال پوچھا **ف** قرآن حدیث مین مہاجرین کی فضیلت بہت
مذکور ہی اُسکو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرت نے اُسکی استعداد نہ پائی کہ وطن چھوڑ کے ہجرت کی کیفین اُٹھا سکیگا

اسواسطے ہجرت سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن مین زکوۃ اور خیرات دیا کر حضرت نے نماز روزے کا اس سے ذکر
2125 نہین کیا اسواسطے کہ جو شخص زکوۃ اور خیرات دیتا ہی نماز روزہ کہ اسمین کچھ مال نہین خرچ ہوتا ہی بطریق ادلے کرتا ہوگا **ق**
اَبُوْبَكْرَةَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَالَهُ مِرَارًا بخاری اور مسلم مین
ابوبکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی اے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ حضرت
نے کئی بار فرمایا **ف** ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تعریف
آدمی کے حق مین زہر ہی کہ وہ غرور مین آجاتا ہی کہ مین ایسا ہون اور جب غرور آیا تو کمالات حاصل کرنے سے بے نصیب رہا
2126 **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَيْلُ اُمِّهٖ مُسْعِرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهٗ اَحَدٌ يَعْنِيْ اَبَا بَصِيْرٍ بخاری
اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی ماں کی کمبختی وہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا
2127 ہی کاش اسکا کوئی مددگار ہوتا یعنے ابوبصیر کا **ف** حضرت اور قریش مین یہ صلح ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت پاس جاوے
تو حضرت اسکو حوالے کردین اور اگر حضرت کا آدمی قریش پاس جاوے تو وے نہ دیوین چنانچہ اس صلح کے بعد ابوبصیر قریش
کی قوم سے بھاگ کے حضرت پاس مدینے مین آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ شخص صلح تڑایا چاہتا ہی اور جنگ کرایا چاہتا
ہی باقی قصہ ابوبصیر کا پچھلے باب مین گذرا **ھ** جَابِرٌ وَيْلَكَ مَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ
اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھپر خرابی پڑے کون انصاف کریگا جبکہ مین نے
نہ انصاف کیا البتہ تجھپر نقصان اور ٹوٹا پڑا اگر مین منصف نہوا **ف** ایک منافق نے بے ادبی سے کہا کہ یا حضرت آپ
2128 تقسیم انصاف سے نہین کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی بار اس کتاب مین ہوچکا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ عَمْرٍو وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی ایڑیون کو
دوزخ سے **ف** حضرت نے چند لوگون کو دیکھا کہ انھون نے وضو کیا اور انکی ایڑیان خشک رہ گئین تھین وہاں پانی نہ لگا
2129 تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہین خشک نہ رہنے پاوے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيْبِ
مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی کوچون کو دوزخ سے یعنے اگر وضو
مین کوچین خشک رہینگے تو دوزخ مین جلینگے **ف** ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دھونا وضو
مین فرض ہی تھوڑا بھی خشک رکھنا ایسا گناہ ہی کہ اسکا انجام دوزخ ہی ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے
2130 شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہین سو غلط ہی قرآن کا مطلب حضرت سے بہتر کون سمجھ سکتا ہی **ق** زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ
مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ
تَلِيْهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ
بخاری اور مسلم مین حضرت زینب بنت جحش سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خرابی ہی عرب کو اس بلا سے جو نزدیک
ہو چلی یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اسکے برابر اور حضرت نے اپنے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کا حلقہ بنایا
یعنے اس حلقے کے برابر اس دیوار مین سوراخ ہوگیا تو حضرت زینب نے کہا کہ یا حضرت کیا ہم مٹ جاوینگے اور

حالانکہ ہم میں نیک لوگ ہونگے حضرت نے فرمایا ہان جبکہ بدکاری غالب ہو جاویگی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم مین کثرت سے ہونوے اور نیک لوگ کم ہو گئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہو جاتے ہین **ف** حضرت زینب سے روایت ہی کہ حضرت سوتے سے جاگ پڑے چہرۂ مبارک خون سے سرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ پھر یہ حدیث فرمائی حضرت کے وقت سے اُس دیوار مین سوراخ پڑا روز بروز اُسکی ترقی ہی یہانتک کہ قیامت کے قریب راہ ہو جاویگی یاجوج ماجوج نکلکر سارے عالم کو تباہ کرینگے ہر چند وہ بلا عالمگیر ہی لیکن حضرت نے عرب کا نام خاص اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرت کے سبب سے زیادہ تر عداوت ہوگی۔

٢١٣١ **عـ** اَبُو سَعِيْدٍ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَعْنِي الرَّجُلَ الَّذِيْ يُجَادِلُ الدَّجَّالَ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہو رب العالمین کے نزدیک یعنی وہ شخص جو دجال سے جھگڑیگا **ف** صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد ایماندار اُسکے پاس آویگا اور لوگون سے کہیگا کہ یہ تو دجال ہی جسکا ذکر حضرت کر چکے ہین سو دجال اُس مومن کو خوب زد و کوب کروا کے بلاویگا اور کہیگا کہ اب بھی تو میرا ایمان نلاویگا مومن کہیگا تو مسیح کذاب ہی پھر دجال اُسکے سر پر آرہ رکھوا کر چروا ڈالیگا بعد اُسکے زندہ کریگا پھر کہیگا کہ تو میرا ایمان لا مومن کہیگا اب تو مجھکو زیادہ تر یقین ہو گیا تیرے کذب اور کفر کا یعنے اسکی بھی حضرت خبر دے گئے ہین کہ دجال ایک شخص کو مار کے زندہ کریگا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص مین ہون پھر مومن کہیگا کہ اے لوگو اب میرے بعد اُسکو کسی کے مارنے جلانے کی طاقت نہوگی پھر دجال اُسکو پکڑیگا کہ ذبح کرے سو نہ ذبح کر سکیگا پھر اُسکو آگ مین ڈالدیگا لوگ جانینگے کہ وہ آگ مین ہی اور حالانکہ وہ باغ مین ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہی

٢١٣٢ **خـ** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهِ اَوْ قَدْ اَحَاطَ بِهِ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهُ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا **قَالَهُ** حِيْنَ خَطَّ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ بخاری مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آدمی ہی اور یہ اُسکی موت ہی جو اُسکو گھیرے ہی اور یہ خط جو باہر نکلا ہی سو آدمی کی امید دراز تنا ہی اور چھوٹی چھوٹی لکیرین مصیبت اور آفات ہین سو اگر یہ آفت چوکی تو اُس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکی تو اُسنے کاٹا یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جبکہ چوکھنٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اُسکے اندر ایسی کھینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور بیچ والی لکیر سے ملا کر چھوٹی چھوٹی لکیرین کھینچین اسطرح سے **ف** اس حدیث مین حضرت نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے گھیرے ہی اور صدہا آفات اور مصائب در پیش ہین اگر ایک بلا سے بچا تو دوسرے سے نہین بچیگا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہین کرتا حرص کا یہ عالم ہی کہ پچاس برس کی عمر نہین لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہی آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہی

٢١٣٣ **ق** عَائِشَةُ هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرَ هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرُ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِهِ عِنْدَ نَقْلِ اللَّبِنِ فِيْ بُنْيَانِ مَسْجِدِهٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ بوجھ اٹھانا افضل ہی نہ کہ خیبر کا بوجھ اے ہمارے رب یہ نیکتر اور پاکتر ہی حضرت یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر مین اینٹین لانے کے وقت **ف** مدینے کے لوگ خیبر سے خرمے لادا کرتے تھے سو فرمایا کہ مسجد کیواسطے اینٹین لادنا خیبر کے خرمے لادنے سے بہتر اور افضل ہی کہ اسمین دنیا کی فلاح ہی اور اسمین آخرت کی

۱۱۳۴ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ قَالَ حِيْنَ بَرَكَتْ نَاقَتُهُ عِنْدَ مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ بخاری مین حضرت عائشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو یہی رہنے کا مکان ہوگا یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جبکہ آپ کی اونٹنی مسجد کی
جگہ پاس بیٹھ گئی ف حضرت نے جب مکے سے ہجرت کی اور مدینے مین تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک رئیس نے درخواست
کی کہ حضرت ہمارے مکان مین تشریف رکھین حضرت نے فرمایا مجکو اسمین اختیار نہین جہان خدا کی مرضی ہوگی وہین یہ اونٹنی بیٹھ
جاویگی سو جہان حضرت کی اب مسجد ہی وہین اونٹنی بیٹھ گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ایوب انصاری کا گھر وہان سے قریب تھا
۱۱۳۵ حضرت وہان چند مدت سے پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہین گھر بنایا اور وہین قبر مبارک ہوئی عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَأْسِ
فَرَسِهٖ وَعَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل ہین اپنے گھوڑے کا سر
تھامے ہوے اور اپر لڑائی کے ہتھیار ہین ف حضرت نے جنگ خندق کے بعد جبکہ بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب حضرت نے یہ حدیث
۱۱۳۶ فرمائی باقی اسکا قصہ تیسرے باب مین گذرا عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ قَالَهٗ يَوْمَ حُنَيْنٍ
مسلم مین حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ وقت ہی کہ تنور بھڑکا یعنی تنور جنگ خوب گرم
ہوا یعنی گھمسان کی لڑائی ہوئی یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف پھر حضرت نے چند سنگریزے کافرون کی طرف پھینکے
۱۱۳۷ اور فرمایا کہ کافر ہارنے لگے کعبے کے رب کی قسم پھر کافرون کی شکست ہوئی عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ هٰذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ
قَوْمٍ يُعَظِّمُوْنَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوْهَا لَهٗ يَعْنِيْ رَجُلًا مِّنْ كِنَانَةَ قَالَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ لِكُفَّارِ قُرَيْشٍ دَعُوْنِيْ اٰتِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَيْهِ قَالَ فَلَمَّا اَشْرَفَ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ هٰذَا مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ وَهُوَ رَجُلٌ
فَاجِرٌ وَكَانَ قَالَ اَيْضًا لَهُمْ دَعُوْنِيْ اٰتِهٖ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ
فلانا شخص ہی اور یہ اس قوم سے ہی جو قربانی کے جانورون کی تعظیم اور عزت کرتے ہین سو قربانی کے اونٹون کو سامنے کر دیجئے
قوم کنانہ کا ایک مرد حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا کہ مجکو جانے دو تو مین انکے پاس جاؤن یعنی حضرت کے پاس پھر
جبکہ وہ شخص نمودار ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب دوسری بار مکرز بن حفص نمودار ہوا حضرت نے فرمایا یہ مکرز بن حفص
ہی اور یہ شریر بدذات مرد ہی اور مکرز نے بھی کفار قریش سے کہا تھا کہ مجکو جانے دو تو مین انکے پاس جاؤن یعنی حضرت کے پاس
ف سنہ ہجری چھٹے سال حضرت عمرہ کرنے کو مدینے سے چلے کفار قریش سے لڑنے کا ارادہ نہ تھا قربانی کے اونٹ حضرت کے
ساتھ تھے صحابہ احرام باندھے تھے جب مکے کے قریب حدیبیہ کے مقام مین پہونچے تو کفار قریش نے حضرت کو مکے مین داخل
ہونے سے روکا کفار ڈرے کہ شاید حضرت عمرے کے بہانے سے ہمکو مارنے آئے ہون تب کنانہ کی قوم کے ایک شخص نے کفار سے
کہا کہ مین حضرت پاس خبر لینے کو جاتا ہون جب وہ سامنے آیا تب حضرت نے قربانی کے اونٹ اسکے روبرو کروائے تاکہ اسکو یقین
ہو کہ اسلئے عمرے کا ارادہ ہی اور کچھ ارادہ نہین پھر جبکہ یہ شخص پلٹ گیا تو اسنے کفار قریش سے کہا کہ یہ لوگ تو زیارت ہی کرنے کو آئے ہین
قربانیان انکے ساتھ ہین پھر کفار قریش نے مکرز بن حفص کو خبر تحقیق کرنے کیواسطے بھیجا باقی اسکا قصہ کئی بار مذکور ہو چکا ق
۱۱۳۸ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ هٰذَا الْيَوْمُ عَاشُوْرَاءُ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ
يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ بخاری اور مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا یہ عاشورے کا دن ہے اور خدا نے اسکا روزہ تم پر فرض نہین کیا اور مین روزہ دار ہون جو شخص کہ تم مین سے روزہ رکھا چاہتا ہو رکھے اور جو شخص کہ تم مین سے نہ روزہ رکھا چاہے سو نہ رکھے **ف** عاشورہ محرم کی دسوین تاریخ کا نام ہے اسکا روزہ فرض نہین سنت ہے حضرت نے اسکے روزہ رکھنے نہ رکھنے کا اختیار دیا تا کہ معلوم ہو کہ سنت ہو کر نہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِيْ

٢١٣٩ يَعْنِيْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری مین اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہین یعنی بنی تمیم کے **ف** جب قوم بنی تمیم کی زکوۃ کے مال آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بنی تمیم کو حضرت نے اپنی قوم اسواسطے فرمایا کہ وے مضر کی اولاد ہین اور مضر حضرت کے اجداد مین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت کے ننہال سے بنی تمیم کو قرابت ہے **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے

٢١٤٠ فرمایا کہ یہ اور یہ برابر ہے یعنی چھنگلی اور انگوٹھا خون بہا مین برابر ہے **ف** آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درم یا سو اونٹ اور انگلی کا خون بہا دسوان حصہ ہے پوری دیت کا یعنی سو دینار یا ہزار درم یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ دیت سب انگلیون کی برابر ہے چھوٹی ہون یا بڑی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ يَعْنِيْ شَاةً لِمَيْمُوْنَةَ مَيْتَةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے اسکی کھال کیون نہ لی سو اسکو تم پاک صاف

٢١٤١ کرتے پھر اسکو اپنے کام مین لاتے یعنی حضرت میمونہ کی مردہ بکری **ف** حضرت میمونہ کی بکری مر گئی اسکو گھورے پر ڈال دیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے جانور کی کھال صاف کرنے کے بعد کام روائی کے لائق ہے موت سے کھال حرام نہین ہوتی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلَاكُ اُمَّتِيْ وَيُرْوٰى هَلَكَةُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے

٢١٤٢ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈون کے ہاتھ سے ہو گی **ف** صحیح بخاری مین روایت ہے کہ مدینے مین حضرت کی مسجد کے اندر مروان کے روبرو ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کی مروان نے کہا خدا انپر لعنت کرے کیا وے لونڈے ہونگے ابو ہریرہؓ نے کہا اگر مین چاہون تو انکے نام بھی لے دون کہ فلانا اور فلانا **ف** یعنی قریش کی قوم سے چند نوجوان خدا ناترس بے عقل حاکم ہونگے مسلمانون کی بے عزتی اور خونریزی ناحق کرینگے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد اور بعضے عباسی بادشاہ یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ اسکا مفصل حال تاریخ مین مذکور ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ يَعْنِيْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے

٢١٤٣ فرمایا کہ میری امت مین وے نہایت سخت ہین دجال پر یعنی بنی تمیم یعنی جبکہ دجال نکلیگا تو بنی تمیم کی قوم پر اسکا قابو نہ چلیگا **ق** اَبُوْ ذَرٍّ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ

٢١٤٤ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرٰهَا عَادَتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ بخاری اور مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وے نہایت زیان کار اور بڑے ٹوٹے والے ہین قسم ہے رب کعبے کی تو مین نے کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان وے زیان کار کون ہین حضرت نے فرمایا وے بڑے مالدار مگر وہ زیان کار نہین

جو ہوئے اسطرح اور اس طرح اور اسطرح اپنے آگے سے اور پیچھے سے اور اپنے واہنے سے اور بائین سے اور ایسے لوگ
تو کم ہین جو اونٹ اور گائے اور بکریکا مالک اُنکی زکوۃ نہ دیگا تو قیامت مین وے جانور دنیا سے بہت بڑے اور نہایت موٹے ہوکر
آوینگے اور اسکو پھینکینگے اپنے سینگون سے اور اسکو روندینگے اپنے تلوون اور کھرون سے جب پچھلے جانور گزر چلینگے تو پہلے جانور
پھر پلٹ آوینگے اسی طرح گو پکار وندا کرینگے یہانتک کہ آدمیون مین فیصلہ ہوچکیگا ف ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت کعبے
کے سایہ مین بیٹھے تھے تو جب مجکو حضرت نے دیکھا تب یہ حدیث فرمائی یعنی سخی مالدار تو کم ہین اکثر بخیل ہوتے ہین نہ زکوۃ دیوین
٢١٤٥ نہ محتاجون کی خبر لیوین جب قیامت کے عذاب مین گرفتار ہونگے تب اُنکی زبان کاری ثابت ہوگی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ هُمَا مِنْ
طَعَامِ الْجِنِّ وَاِنَّهٗ اَتَانِیْ وَفْدُ جِنِّ نَصِيْبِيْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَأَلُوْنِی الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ اَنْ لَّا يَمُرُّوْا بِالْعَظْمِ وَلَا
بِرَوْثَةٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَيْهَا طَعَامًا فَالَهُمْ لَهٗ حِيْنَ قَالَ لَهٗ لَا تَأْتِنِیْ بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثَةٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْعَظْمِ
وَالرَّوْثَةِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وے دونون یعنی ہڈی اور لید جن کا کھانا ہے اور اسکا حال
تو یون ہے کہ میرے پاس شہر نصیبین کے جنون کے ایلچی آئے اور وے خوب جن ہین سو انھون نے مجسے کھانا مانگا تو مین نے
اُنکے واسطے خدا سے دعا مانگی کہ وے جس ہڈی اور لید پر ہوکر نکلین اسپر اپنی خوراک پاوین یہ حضرت نے ابوہریرہؓ سے فرمایا
جبکہ حضرت نے اُنسے فرمایا کہ میرے پاس ہڈی اور لید نہ لانا تو ابوہریرہؓ نے کہا کہ ہڈی اور لید نہ لانے کا کیا سبب ہے ف ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ میرے واسطے ڈھیلے لاتا کہ مین طہارت کرون اور ہڈی اور لید مت لانا تب مین نے
اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہے وہان کے جن مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے
اُنکی تعریف کی اور دعا کی حضرت کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہے اسکو جن کھاتے ہین اور لید گھاس ہوجاتی ہے اسکو اُنکے
٢١٤٦ جانور کھاتے ہین تو اس سبب سے ہڈی اور لید سے استنجا منع ہوا م اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هُوَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ
لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِّنْ لَّحْمِهٖ شَیْءٌ تُطْعِمُوْنَا قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
مِنْهُ فَاَكَلَ قَالَهٗ فِیْ حُوْتٍ مَّيِّتٍ رَمَاهُ الْبَحْرُ قَالَ الصَّغَانِیُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ حَقَّقَ اللّٰهُ بِسُلْطَانِهٖ
اٰمَالَهٗ وَصَدَّقَ بِبُرْهَانِهٖ اَقْوَالَهٗ اَخَذْتُ مَضْجَعِیْ لَيْلَةَ الْاَحَدِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ الرَّبِيْعِ الْاَوَّلِ
سَنَةَ اثْنَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَسِتِّمِائَةٍ وَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اَرِنِی اللَّيْلَةَ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ
فَاِنَّكَ تَعْلَمُ اشْتِيَاقِیْ اِلَيْهِ فَرَاَيْتُ بَعْدَ هَجْعَةٍ مِّنَ اللَّيْلِ كَاَنِّیْ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ مَشْرَبَةٍ
وَنَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِیْ اَسْفَلَ مِنَّا عِنْدَ دَرَجِ الْمَشْرَبَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِیْ حُوْتٍ مَّيِّتٍ رَمَاهُ الْبَحْرُ
اَحَلَالٌ هُوَ فَقَالَ وَهُوَ يَتَبَسَّمُ اِلَیَّ نَعَمْ فَقُلْتُ وَاَنَا اُشِيْرُ اِلٰی مَنْ بِاَسْفَلِ الدَّرَجِ فَقُلْ لِاَصْحَابِیْ
فَاِنَّهُمْ لَا يُصَدِّقُوْنَنِیْ فَقَالَ لَقَدْ شَتَمْتَنِیْ وَعَابُوْنِیْ فَقُلْتُ كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ كَلَامًا لَيْسَ يَحْضُرُنِیْ لَفْظُهٗ
وَاِنَّمَا مَعْنَاهُ عَرَضْتَ قَوْلِیْ عَلٰی مَنْ لَّا يَقْبَلُهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يَلُوْمُهُمْ وَيَعِظُهُمْ فَقُلْتُ صَبِيْحَةَ تِلْكَ
اللَّيْلَةِ وَاَنَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَنْ اَعْرِضَ حَدِيْثَهٗ بَعْدَ لَيْلَتِیْ هٰذِهٖ اِلَّا عَلَی الَّذِيْنَ يُحَكِّمُوْنَهٗ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ
ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضٰی وَيُسَلِّمُوْنَ تَسْلِيْمًا مسلم مین ابوعبیدہ بن جراحؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ وہ مردہ مچھلی روزی ہی کہ خدا نے تمھارے واسطے نکالی سو کیا تمھارے ساتھ اسکے گوشت سے کچھ باقی ہی تو ہمکو کھلاؤ ابو عبیدہ نے کہا تو ہمنے حضرت کے پاس کچھ اسکا گوشت بھیجا سو حضرت نے کھایا یہ حضرت نے اُس مردہ مچھلی کے حق مین فرمایا جسکو سمندر نے باہر خشکی مین ڈال دیا تھا **ف** جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ہمکو لڑائی پر بھیجا اور ابو عبیدہ کو ہمپر حاکم کیا ہمارے ساتھ کا کھانا ہو چکا اور ہمپر بھوک غالب ہوئی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر ڈال دی ایسی بڑی مچھلی ہمنے کبھی نہ دیکھی تھی اُسکی پسلی کے تلے سے گھوڑے کا سوار گذر جاتا تھا اول اُسکے حلال ہونے مین تردد ہوا بعد اُسکے اضطرار کے سبب سے اُسکو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مہنیا بھر وہان رہے اور کھایا کیے جب ہم مدینے مین آئے تو حضرت سے یہ قصہ نقل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام اعظم کے مذہب مین اگر مچھلی بے سبب مر جاوے اور پانی پر اتر آوے تو حلال نہین اور اگر کسی صدمے اور سبب سے مر جاوے تو حلال ہی **ف** حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ خدا اُنکی امیدون کو اپنی قدرت سے بر لاوے اور اپنی حجت اور دلیل سے اُسکے قولون کو سچا کرے کہ مین اپنے فرش پر لیٹا اتوار کی رات شہر ربیع الاول کی گیارھوین تاریخ سن چھ سو بائیس ہجری مین اور مین نے کہا کہ الٰہی مجھکو آجکی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دکھلادے کہ اُسکے دیدار کو میرا اشتیاق تو جانتا ہی تو رات کو ایک نیند کے بعد مین نے دیکھا کہ گویا مین اور حضرت ایک بالاخانے پر ہون اور چند لوگ میرے ساتھ کے ہمسے نیچے بالاخانے کی سیڑھی پاس موجود ہین تو مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین مردہ مچھلی کے مقدمے مین جسکو سمندر نے باہر ڈالا کیا وہ حلال ہی تو حضرت نے مسکراتے فرمایا کہ ہان حلال ہی تو مین نے عرض کی اور جو لوگ کہ سیڑھی کے نیچے ہین اُنکی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیون سے فرما دیجیے کہ یہ لوگ مجھکو سچا نہین جانتے تو حضرت نے فرمایا کہ تو نے مجھکو گالی دی اور اُن لوگون نے مجھکو عیب لگایا تو مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ کیونکر ہی تو حضرت نے کچھ کلام کیا کہ اُسکی لفظین مجھکو یاد نہین ہین ولیکن اُسکا مطلب تو یہی تھا کہ تو نے میری حدیث اُن لوگون سے بیان کی جو اُسکو نہین قبول کرتے یعنی نااہلون کے روبرو حضرت کی حدیث نقل کرنا کمال بے ادبی ہی گالی دینے کے برابر پھر حضرت اُن لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اُنکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر مین نے اس رات کی فجر کو کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ اس رات کے بعد مین حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کرون مگر اُنھین لوگون سے کہونگا کہ جو اپنے اختلافات مین حضرت ہی کو حکم اور فیصلہ کرنے والا جانتے ہین پھر اپنے دلون مین حضرت کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی اور اداسی نہین پاتے اور اپنا کاروبار سب حضرت ہی کو سونپتے ہین دل سے مان کر **ف** مصنف کے خواب سے بھی معلوم ہوا کہ ایسی مچھلی حلال ہی اور ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث نااہلون کے روبرو کرنا بے ادبی ہی گستاخ دیندار سے کہے نااہل کے روبرو ضائع نکرے

۲۱۴۷ **ق** اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ وَلَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ يَعْنِي اَبَا طَالِبٍ بخاری اور مسلم مین عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ یعنی ابو طالب دوزخ کے پایاب یعنی چھچھلی آگ مین ہی اور اگر مین نہوتا تو دوزخ کی نیچی تہ مین ہوتا **ف** ابو طالب نے حضرت کو پرورش کیا اور ہمیشہ حضرت کے حامی اور مددگار رہے اسواسطے دوزخ مین اُنپر کمتر ہلکا عذاب ہوا

۲۱۴۸ **ق** اَنَسٌ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ يَعْنِي لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ گوشت اُسکے حق مین صدقہ ہی اور ہمارے واسطے

تحفہ ہی یعنی وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا ف بریرہ حضرت عائشہ کی خادمہ تھی اُنکو زکاۃ کا گوشت ملا تھا حضرت نے
۲۱۴۹ اُسکو کھایا اور یہ فرمایا یعنی جب زکوۃ کا اول محتاج مالک ہوا پھر اُسنے غنی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہی حَمْزَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیُّ
هِیَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَجِدُ بِیْ قُوَّةً عَلَی الصِّيَامِ فِی السَّفَرِ فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ مسلم مین حمزہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین افطار
کرنا رخصت ہی خدا کی طرف سے سو جو اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہی اور جو کہ روزہ رکھا چاہے تو اُسپر کچھ گناہ نہین یہ حضرت
نے حمزہ سے کہا جبکہ اُسنے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مین اپنے اندر سفر مین روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہون سو کیا مجھپر گناہ ہی روزہ
رکھنے مین ف یعنی تخفیف اور آسانی کے واسطے خدا نے روزہ کھانے کی سفر مین اجازت دی ہی یہ حکم فرض نہین سفر مین روزہ
۲۱۵۰ رکھنے نہ رکھنے مین آدمی کو اختیار ہی ح اَبُوْ مُوْسٰی هِیَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوةُ يَعْنِیْ سَاعَةَ الْجُمُعَةِ
مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کی مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہی ف
بہت احادیث مین ثابت ہی کہ جمعے مین ایک ایسی ساعت ہی کہ اُسمین مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہی لیکن اسمین اختلاف
ہی کہ وہ ساعت کون ہی سو دو قول اُنمین نہایت صحیح ہین ایک تو یہ کہ وہ ساعت اُسوقت سے ہی کہ امام منبر پر بیٹھے یہان تک
کہ نماز ہو چکے اس قول کی سند یہی حدیث ہی دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعے کی اخیر ساعت ہی جب آفتاب ڈوبنے لگے چنانچہ عبد اللہ
بن سلام سے اس مضمون کی حدیث منقول ہی اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہی چنانچہ اسکی تفصیل صراط المستقیم
۲۱۵۱ سفر السعادت کی شرح مین موجود ہی جسکو تحقیق کا شوق ہو اُسکو دیکھے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰی لَا تَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ
سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِیْ يَمِيْنِهٖ وَعَرْشُهٗ عَلَی
الْمَآءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰی الْقَبْضُ اَوِ الْفَيْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی
قدرت کا داہنا ہاتھ بھرا ہی خرچ کرنا اُسکو کم نہین کرتا دست قدرت شب و روز اندیلنے والا ہی یعنی ہر دم فیض کا ریلا جاری ہی
بھلا دیکھو تو کہ جو کہ خدا نے خرچ کیا جیسے کہ آسمانون اور زمین کو بنایا کہ اتنے خرچ نے تو اُسکے داہنے ہاتھ مین سے کچھ نہین کم کیا اور
حالانکہ یہ فیض اُسوقت سے ہی کہ عرش خدا پانی پر تھا یعنی ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ مین روک ہی یا یون فرمایا کہ فیض
۲۱۵۲ ہی کسیکو اُٹھاتا ہی اور کسی کو جھکاتا ہی ف یعنی کشایش اور تنگی دونون خدا کی صفتین ہین م اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَمِيْنُكَ عَلٰی مَا يُصَدِّقُكَ
بِهٖ صَاحِبُكَ وَفِیْ رِوَايَةٍ يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا
اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ تیری قسم وہی معتبر ہی جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے ف یعنی
مدعی کی مراد پر قسم کھاوے تب معتبر ہی چنانچہ اسکا بیان ساتوین باب مین گذرا

اَلْبَابُ الْحَادِیْ عَشَرَ

فِی الْكَلِمَاتِ الْقُدْسِيَّةِ الَّتِیْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ رَّبِّهٖ جَلَّ جَلَالُهٗ
گیارھوین باب مین قدسی حدیثین ہین جنکی حضرت نے اپنے رب کی طرف سے روایت کی اس باب مین مصنف صرف قدسی
حدیثین لایا ہی قدسی حدیث اُسکو کہتے ہین کہ حضرت یون کہین کہ خدا نے یون فرمایا قرآن اور قدسی حدیث مین یہ فرق ہی کہ

قرآن کا مضمون اور لفظ دونون خدا کی طرف سے ہین اور حدیث قدسی مین مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے خدا نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کے دل مین ڈالا حضرت نے اسکو اپنی عبارت سے بیان کیا قرآن چھونا بے وضو درست نہین ہے اور حدیث قدسی کا چھونا درست ہے خمر انس اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے 2153

فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جب مین نے اپنے بندے کو اسکی دو پیاری چیزون مین مبتلا کیا یعنی دونون آنکھین اسکی جاتی رہین پھر اسنے صبر کیا تو اسکے عوض اسکو مین بہشت دونگا ف دونون آنکھین آدمی کو بہت پیاری ہین انکا پھوٹنا یا انکی روشنی کا کم ہونا اسپر نہایت شاق ہے جب اسنے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اسواسطے اسکا بدلا بہشت کو مقرر کیا خمر

اَبُوهُرَيْرَةَ اِذَا اَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَائِي اَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَاِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ۔ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ 2154

حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب بندے نے میرا ملنا دوست رکھا تو مین بھی اسکا ملنا دوست رکھتا ہون اور جب اسکو میرا ملنا برا لگا تو مجکو بھی اسکا ملنا برا لگتا ہے ف یعنی ایماندار کو مرتے وقت مغفرت کی بشارت ہوتی ہے تو وہ موت کا اور خدا کی حضوری کا مشتاق ہوتا ہے اور کافر کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہے تو وہ موت سے اور خدا کی حضوری سے گھبراتا ہے خمر اَبُوهُرَيْرَةَ اِذَا 2155

تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ جِئْتُهُ اَسْرَعَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہے تو مین اسکے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہے تو مین اسکے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہے تو مین اسکے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہون ف یعنی جتنا بندہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اسکا دونا چوگنا خدا بندے پر متوجہ ہوتا ہے اسکا مددگار ہوکر دین کے مشکل کام اسپر آسان کر دیتا ہے اس حدیث مین

نیک کامون کی ترغیب ہے جنسے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے خمر اَبُوهُرَيْرَةَ اِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ فَاِنْ 2156

عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا سَيِّئَةً وَاِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا عَشْرًا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرشتون سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اسکو اسپر مت لکھو اور اگر اسنے اس بد کام کو کیا تو ایک بدی لکھو اور جب اسنے نیکی کا قصد کیا اور اسپر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اسنے نیک کام کیا تو دس نیکیان لکھو ف سبحان اللہ کیا اسکی رحمت اپنے بندون پر بے حساب ہے کہ بد کام کے قصد کو نہ لکھاوے اور نیک کام کے قصد کو بدون کیے لکھاوے اور بدی کو ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ بدی کا قصد البتہ نہین لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہو گیا یعنی اسکا کرنا بے تردد خوب سا دل مین ٹھن گیا ہو تو اسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اس بد کام کو خوف الٰہی سے عمل مین نہ لایا اور اسپر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاویگی اسواسطے کہ اسنے خدا کے واسطے اپنی خواہش نفسانی کو مارا دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم مصمم سوائے خوف الٰہی کے کسی اور سبب سے ظاہر نہونے پایا تو بیشک ایک گناہ لکھا جاویگا جیسے کسی نے رات کو اپنے دل مین یہ عزم مصمم کیا کہ مین کل فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور اسی رات کو وہ مر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اسپر قصد قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا چنانچہ یہ مطلب اور حدیثون مین صاف مذکور ہے ق

اَبُوهُرَيْرَةَ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ بخاری و مسلم مین 21[illegible]

ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مین نے تیار کر رکھا ہی اپنے نیک بندون کیلیے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور
نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی آدمی کے دل مین خیال گذرا **ف** یعنی بہشت مین نیکون کے واسطے ایسی عمدہ نعمتین ہین کہ
2158 اُنکے مانند دنیا مین کوئی چیز نہین جسکو مثال دیجیے **مصرع** چہ نسبت خاک را با عالم پاک * ابو ھریرۃ اَنَا اَغْنَی
الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْهِ مَعِیَ غَیْرِیْ تَرَکْتُهٗ وَشِرْکَهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا
فرماتا ہی کہ مین بہ نسبت اور شریکون کے نہایت بے پرواہ ہون ساجھے سے جسنے کوئی ایسا عمل کیا جسمین میرے ساتھ میرے
غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اسکو اور اُسکے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہون **ف** یعنی جو عبادت اور عمل کہ دکھلانے اور شہرت کے
واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہین مردود ہی خدا اسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہی جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے
2159 کا اسمین کچھ بھی لگاؤ نہو **ق** ابو ھریرۃ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ مین اپنے بندے کے گمان اور خیال کے پاس ہون جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے اور
مین اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہون جسدم کہ مجکو یاد کرتا ہی **ف** پوری روایت یون ہی کہ اگر بندہ مجکو اپنے جی مین یاد کرتا ہی تو مین بھی
اُسکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر مجکو مجمع مین یاد کرتا ہی تو مین اُسکو اُس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اُسکے مجمع سے بہتر ہی یعنی اُسکا
ذکر فرشتون اور ارواح انبیا مین کرتا ہون اس حدیث مین ذکر کی فضیلت ہی اور نیک عمل کی ترغیب ہی جس سے حسن ظن خدا سے
حاصل ہو اور یہ نہین کہ گناہون پر تو اڑ جاوے اور یون کہے کہ خدا مجکو ضرور بخشیگا اسواسطے کہ اسکا نام رجا اور حسن ظن نہین
2160 بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسواس ہی جیسے کوئی بدون جوتے بوئے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور دیوانہ گنا جاویگا **ق**
ابو ھریرۃ اِنَّ الصَّوْمَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ
میرے ہی واسطے ہی اور مین اُسکا بدلا دونگا یعنی اُسکا فرشتون سے بدلا نہ دلاؤنگا خود دونگا **ف** روزے کو خدا نے اپنی طرف
اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادت مین جیسے نماز زکوٰۃ حج مین ریا اور نموداری کو دخل ہی لیکن روزے مین دخل نہین کہ اگر روزہ دار
ظاہر نہ کرے تو اُسکو کوئی نہین جان سکتا اور دوسرا سبب یہ ہی کہ ہر عبادت مین فرشتے آدمی کے شریک ہین مگر روزے مین شریک
2161 نہین اسواسطے کہ اُنکو بھوک پیاس نہین جسکو روکین * انس اِنَّ اُمَّتَكَ لَا یَزَالُوْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا کَذَا مَا کَذَا حَتّٰی یَقُوْلُوْا هٰذَا
اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ ۔ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ
کہتے رہینگے ایسا کیا ہی ایسا کیا ہی یہانتک کہ کہینگے یہ تو خدا ہی جسنے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا **ف** یعنی اس امت کے
بعضے نادان بیہودہ سوالات کرتے کرتے یہانتک نوبت پہونچاوینگے کہ خدا مین تردد کرینگے حالانکہ اُسکے برابر کوئی حماقت نہین
اسواسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہی جو اول اُسکا وجود نہو بعد عدم کے ظاہر ہوا اور جسکے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکہ غیر کا
محتاج ہو یہ واہی سوال ایسا ہی جیسے کوئی کہے کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہی اور آفتاب کسکی روشنی سے ظاہر ہو
مصرع آفتاب آمد دلیل آفتاب * حدیث مین آیا ہی جسکو ایسا وسوسہ آوے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے
2162 * ابو ھریرۃ اِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَیْنِ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ اللّٰهَ فَرِحَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ دار کو دو خوشی ہین جبکہ اُسنے روزہ کھولا خوش ہوگیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہوگا **ف**

روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہے کہ روزہ پورا ہوا اور بھوکھ پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے ملکر ثواب روزے کا پاویگا تو
خوش ہوگا ۔ خم اَبُوْذَرٍّ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَعَلٰی عِبَادِیْ اَلَا فَلَا تَظَالَمُوْا بخاری میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے ٢١٦٣
فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں نے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندوں کے اوپر حرام کیا خبردار ہو جاؤ ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو ف
یعنی خدا ظلم سے پاک ہے اسکی صفت عادل ہے اسی واسطے بندوں میں بھی عدل کو پسند رکھتا ہے ۔ ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ ٢١٦٤
بِجَلَالِیْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا کہاں ہیں
وہ لوگ جو آپس میں محبت رکھتے تھے میرے عظمت اور جلال کے سبب سے آج انکو سایہ میں رکھونگا اپنے سایہ میں جس دن
کوئی سایہ نہیں میرے سایہ کے سوا ف یعنی جو آپس میں للہ محبت رکھتے ہیں انکی محبت صرف خدا ہی کے واسطے ہے
ریا اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے انکی محبت پاک ہے وے قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پاوینگے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے
سایہ میں ہونگے ۔ خم اَبُوْ هُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ ٢١٦٥
اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ اَجْرَهٗ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ تین شخص
کا میں مدعی دشمن ہو جاؤنگا قیامت کے دن ایک تو وہ مرد جسنے میرا درمیان دیا پھر دغا کی اور دوسرا مرد وہ جسنے آزاد آدمی کو
بیچا سو اسکی قیمت کھائی اور تیسرا مرد وہ جسنے کسی مزدور کو مزدوری لگایا پھر اس سے پورا کام کروالیا اور اسکی مزدوری نہ دی
ف خدا کو درمیان دیا یعنی کسی سے قول قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا کو ضامن دیکر ۔ ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَسَمْتُ ٢١٦٦
الصَّلٰوةَ بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِیْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ
میں نے نماز کو بانٹا اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھوں آدھ اور میرے بندے کے لیے ہے جو مانگے ف پوری روایت یوں ہے
کہ جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے خدا فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب الرحمن الرحیم کہتا ہے خدا فرماتا ہے کہ
میرے بندے نے میری ثنا اور صفت کی اور جب مالک یوم الدین کہتا ہے خدا فرماتا ہے میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور
جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے یعنی عبادت خدا کو اور مدد کا فائدہ
بندے کو اور جب اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتا ہے خدا فرماتا ہے یہ میرے
بندے کے واسطے ہے یعنی سورہ فاتحہ میں دو مطلب ہیں ایک حمد و ثنا دوسرے دعا تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہے اور دعا بندے
کے واسطے ہے سو اسی واسطے فرمایا کہ نماز یعنی سورہ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھوں آدھ ہے ۔ خم اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَذَّبَنِیْ ٢١٦٧
ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِیْ كَمَا بَدَاَنِیْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ
بِاَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَ
لَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے نے مجھکو جھٹلایا اور اسکو
یہ لازم نہ تھا اور مجھکو گالی دی اور اسکو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اسکے اس قول میں ہے کہ کہتا ہے کہ خدا مجھکو کبھی دوسری بار نہ
بناویگا جیسے کہ اول بار مجھکو بنایا اور حالانکہ اول بار کا بنانا مجھپر بہت آسان نہیں دوسری بار کے بنانے سے یعنی دونوں بار کا بنانا مجھکو برابر ہے
اور یہ نہیں کہ اول بار کا بنانا تو آسان ہوا اور دوسری بار کا مشکل اور مجھکو گالی دینا تو اس قول میں ہے کہ بندہ کہتا ہے کہ خدا نے بیٹا لیا اور

حالانکہ میں آپ ہی اکیلا پاک ہوں جو کسی کو جنا نہ کسی سے جنا اور نہ اُسکے برابر کا کوئی **ف** خدا نے قرآن میں خبر دی کہ قیامت میں کی مردے دوسری بار پیدا ہونگے اور عرب کے کافر اسکی انکار کرتے تھے تو اسکو نے اسکو تکذیب کہا اور گالی سے مراد جب کہ کوئی نصاریٰ کہتے ہیں عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے اور یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہیں اور عرب کے کافر فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے

2168 عیاض بن حمار کُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا مسلم میں عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو مال کہ میں نے بندے کو دیا سو حلال ہے اور میں نے اپنے سب بندوں کو حنیفی پیدا کیا جو باطل دین پر نہ جھکے اور البتہ اُنکے پاس شیطان آئے سو اُنکو اُنکے پیدائشی دین سے پھیر ڈالا اور اُنپر حرام کیا جو میں نے اُنپر حلال کر دیا تھا اور شیطانوں نے اُنکو بتلایا کہ میرے ساتھ اُس چیز کو شریک ٹھہراویں جسپر میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری **ف** یعنی اگر شیطان اور کفار کسی کو نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنے پیدائشی دین پر رہتا یعنی شرک نکرتا اور حلال چیز کو بدون حکم الٰہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اُسکا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ یہ شیطانی بات ہے کہ حلال کو حرام کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر نیاز کے کھانے کو جسکو عورتیں اچھوتا کہتی ہیں بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت فاطمہ کے فاتحہ کے کھانے کو مردوں کو نہ دینا ہرگز درست نہیں یہ بھی شیطانی بات ہے کہ شرع میں اسکا کچھ حکم نہیں

2169 ابو ہریرۃ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِي وَقَالَ لِعَبْدِي أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ میرے بندے کو لائق نہیں ہے کہنا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں **ف** حضرت یونس بدون حکم خدا اپنی قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی اُنکو بے صبر جان کر اپنے تئین بہتر کہے تو ہرگز درست نہیں اسواسطے کہ پیغمبروں سے کوئی بہتر نہیں ہو سکتا

2170 ابو ہریرۃ مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ الْكَوَاكِبُ وَبِالْكَوَاكِبِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے میں اپنے بندوں پر کوئی ایسی نعمت نہیں دیتا جسکے بعضے بندے منکر ہوتے ہیں کہتے ہیں فلانے ستارے نے پانی برسایا اور فلانے تارے کے سبب سے پانی برسا **ف** یعنی مینہ تو خدا برساتا ہے اور نادان لوگ اُسکو تارے اور نکھت کی تاثیر سے جانکر خدا کا شکر نہیں کرتے

2171 ابو ہریرۃ مَا زَالَ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَلَئِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَإِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتوں کے واسطے سے چاہا کرتا ہے یہانتک کہ میں اُسکو چاہنے لگتا ہوں تو میں اُسکا کان ہو جاتا ہوں جس سے سنتا ہے اور اُسکی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور اُسکا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے اور اُسکا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے چلتا ہے اور اگر مجھسے وہ کچھ مانگے تو مقرر میں اُسکو دوں اور اگر مجھسے پناہ مانگے تو البتہ اُسکو پناہ میں رکھوں **ف** اس حدیث میں اُس مقام کا بیان ہے جسکو علم سلوک میں فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اُسکے دل اور جوارح کا یعنی آنکھ کان ہاتھ پاؤں کا حافظ ہو جاتا ہے گناہوں سے اُنکو روکتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت روائی پر اُسکے کان اور آنکھ اور پاؤں سے بھی زیادہ تر

متوجہ ہوتا ہی لیکن تحقیق مطلب یہ ہی کہ جب محبت الٰہی نے بندے پر سایہ ڈالا تو اُسکو خدا کے سوا کسی چیز سے تعلق اور وابستگی نہین رہتی اور سوا رضاے الٰہی کے کوئی آرزو اور تمنا اُسکے دل مین نہین دخل پاتی تو کوئی کام جسمین خدا کی مرضی نہو اُس سے نہین ہو سکتا آنکھ کان ہاتھ پانون مرضی خدا کے تابع ہو جاتے ہین بے اُسکی مرضی نہ کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کو سُنے سو ایسے عمدہ درجے حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث مین اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہی یعنی جب بندے نے جانا کہ قرب الٰہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریق نہین تو اسواسطے وہ عبادت پر کمر باندھتا ہی اور عبادت دو قسم ہی فرض اور نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت میسر نہین ہوتی کہ اُسکے وقت مقرر ہین تو مشتاق بندے سے اُن وقتون مین جو فرض سے خالی ہین بے شغل اور خالی نہین رہا جاتا اسواسطے اُن خالی وقتون کو نفل عبادت سے معمور رکھتا ہی جب چند مدت کمال شوق اور خلوص سے اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو موجب حدیث کے مقبول درگاہ صمدی اور محبوب الٰہی ہو کر اُسکا یہ حال ہو جاتا ہی کہ شعر ہمہ گو شم تا چہ فرمائی ٭ ہمہ چشمیم تا نظر آئی ٭ اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا عمدہ کمال بدون کثرت نوافل کے نہین میسر ہوتا ہی تو معلوم ہوا کہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع بے نمازی فقیرون کو ایسا کمال ثابت کرتے ہین سو اُنکا غلط گمان ہی اسواسطے کہ نفل کا کیا ذکر ہی وے لوگ تو فرض کو بھی چٹ کر ڈالتے ہین خم ابو ہریرۃ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ ـ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ بہشت کے سوا ایماندار میرے بندے کا کوئی بدلا نہین جسکو مین نے اُسکا اہل دنیا کا پیارا لے لیا پھر اُسنے ثواب کے واسطے صبر کیا ف یعنی جب مومن کا دوست جیسے مان باپ یا جورو یا بیٹا یا بھائی یا استاد مر گیا اور اُسنے صبر کیا تو اُسکا بدلا خدا نے بہشت مقرر کیا خم انس و ابو ہریرۃ مَنْ أَهَانَ لِي وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ مَا تَرَدَّدْتُ فِي قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَلَا تَعَبَّدَ بِمِثْلِ أَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ بخاری مین انس اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو میرے ولی کی حقارت اور ذلت کرے اور دوسری روایت یون ہی کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اُسنے البتہ میرے ساتھ لڑائی پر کمر باندھی اور کسی چیز مین جسکا مین کرنے والا ہون مجکو تردد نہین ہوتا جیسے اپنے بندے ایماندار کی روح قبض کرنے مین تردد ہوتا ہی وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہی اور مین اُسکے ملول ہونے کو مکروہ جانتا ہون اور حالانکہ اُسکو موت سے کوئی چارہ نہین یعنی اُسکو مرنا ضرور ہی اور میرے بندے ایماندار نے میری نزدیکی نہین چاہی ترک دنیا کے برابر اور نہ میری بندگی کی فرض ادا کرنے کے برابر ف ولی سے مراد متقی مومن ہی چنانچہ قرآن مین خدا نے فرمایا ہی کہ اولیاء اللہ پر کچھ خوف اور غم نہین اولیاء اللہ وے ہین جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسے مجکو ایماندار کی موت مین تردد ہوتا ہی کسی چیز مین ویسا تردد نہین ہوتا ہر چند خدا تردد سے پاک ہی لیکن اسمین مزید رحمت کا بیان ہی یعنی ایمان کی برکت سے اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے اپنی طرف نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث مین بیماری اور بھوک اور پیاس کو اپنی ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الٰہی کا کوئی طریقہ ترک دنیا سے بہتر نہین اور کوئی عبادت اداے فرض سے افضل نہین یعنے جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سنکر اُنکے برابر ہونے کا مشتاق ہو اُسکو لازم ہی کہ اول دنیا سے بے تعلق ہو جاوے پھر عبادت پر

٤٣ تحفة الاخیار ترجمۂ مشارق الانوار ۲۱۶

کمر باندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہین کہ فرض نماز مین تو مرغی کی طرح زمین پر جلدی
۲۱۷۴ جلدی چونچین مارین اور پیر کے وظیفے تبلائے کو دودو پہر پڑھین ھ جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَأَلّٰی عَلَیَّ اَنْ لَّا
اَغْفِرَ لِفُلَانٍ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَہٗ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَکَ مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا
فرماتا ہی وہ کون ہی جو مجھپر قسم کھاتا ہی کہ مین فلانے کو نہ بخشونگا مقرر اُسکو تو مین نے بخشا اور تیرا عمل اکارت کیا ف جسنے
یون کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا اُسنے گویا خدا پر حکومت کی اسواسطے اُسکے نیک عمل کو خدا برباد
کر ڈالتا ہی اور جسپر اُسنے قسم کھائی اُسکو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہی سعادت اور شقاوت اور مرنے کے حال سوائے خدا کے
کسیکا کسیکو نہین معلوم کیسا ہی سخت کافر ہو اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو بالیقین اُسکو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہین اسواسطے
۲۱۷۵ کہ شاید اُسکا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے قریب توبہ کرے ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَھَبَ یَخْلُقُ خَلْقًا کَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّۃً
اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّۃً اَوْ لِیَخْلُقُوْا شَعِیْرَۃً مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اُس سے بڑا کون ظالم ہی
جو گیا کہ بنا دے تصویر کو میری طرح تو چاہیے کہ ایک ذرہ بنا دین یا ایک دانہ پیدا کرین یا ایک جو بنا دین ف یعنی جاندار کی
صورت بنانے والے پیدا کرنے مین خدا کے ساتھ مشابہت کرتے ہین حالانکہ ایسے عاجز ہین کہ جاندار تو ایک طرف ہی ذرہ یا جو برابر
۲۱۷۶ بے جان حقیر چیز کو بھی نہین بنا سکتے ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْکَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اے آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر تو مین بھی تجھکو دیا کرونگا ف اس حدیث مین سخی کو خدا نے کشایش مال کا
وعدہ کیا ہی یہی سبب ہی کہ سخی کو محتاج نہین دیکھا لیکن اُسکو دریافت کیا چاہیے کہ سخاوت خدا کو پسند ہی اور اسراف ناپسند ہی
سخاوت یہ کہ شرع کے موافق نیک کامون مین خرچ کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع بیجا کامون مین مال کو اڑانا جیسے ناچ رنگ
۲۱۷۷ مین یا نموس کے مقام مین ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ
قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَّہٗ لَوَجَدْتَّنِیْ عِنْدَہٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُکَ
فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ رَبِّ کَیْفَ اُطْعِمُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّہٗ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ
فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ اَطْعَمْتَہٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ
قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَسْقِیْکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِہٖ اَمَا اِنَّکَ لَوْ سَقَیْتَہٗ
لَوَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت مین کہ اے آدم کے
بیٹے مین بیمار رہا تھا سو تونے مجھکو نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ اے میرے رب مین کیونکر تجھکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا
ہی یعنی بیمار ہونا مخلوق کی شان ہی خالق سے اور بیماری سے کیا نسبت خدا فرماویگا کیا تجھکو معلوم نہین کہ میرا فلانا بندہ بیمار
ہوا تھا سو تونے اُسکی بیمار پرسی نہ کی کیا تجھکو معلوم نہین کہ اگر تو اُسکی بیمار پرسی کرتا تو تجھکو اُسکے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور
ثواب کو پاتا اے آدم کے بیٹے مین نے تجھسے کھانا مانگا تھا سو تونے مجھکو نہ کھلایا بندہ کہیگا اے میرے رب مین کیونکر تجھکو کھانا
کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہی خدا فرماویگا کیا تجھکو معلوم نہین کہ فلانے میرے بندے نے تجھسے کھانا
مانگا تھا سو تونے اُسکو نہ کھلایا کیا تجھکو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اُسکو کھانا کھلاتا تو اُسکا ثواب میرے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے تجھسے مین نے

پانی مانگا تھا سو تو نے مجکو نہ پلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین تجکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہی خدا فرماویگا
کہ میرے فلانے بندے نے تجسے پانی مانگا تھا سو تو نے نہ پلایا تھا ہان جان رکھ اگر تو اُسکو پانی پلاتا تو اُسکا ثواب میرے پاس پاتا
ف اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہی کہ اُنکی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حالانکہ
وہ مقدس ذات سب احتیاجون سے پاک ہی اس حدیث مین اداے حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہی ابوذرؓ
۲۱۷۸ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِیْ اَهْدِکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ
یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُهٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ یَا عِبَادِیْ لَوْ
اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ
اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ
لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ
ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ یَا عِبَادِیْ اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْهَا لَکُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاهَا
فَمَنْ وَجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
خدا فرماتا ہی ای میرے بندو تم سب بے راہ ہو مگر جسکو مین نے راہ بتلائی تو مجسے ہدایت مانگو کہ تمکو نیک راہ لگاؤن ای میرے بندو تم سب
بھوکے ہو مگر جسکو مین نے کھلایا تو مجسے کھانا مانگو کہ تمکو کھلاؤن ای میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مین نے پہنایا تو مجسے لباس
مانگو کہ تمکو پہناؤن ای میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات اور مین سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون تو مجسے مغفرت مانگو
کہ تمکو بخشون ای میرے بندو تم کبھی مجکو ضرر نہین پہونچا سکتے کہ میرا کچھ ضرر کرو اور کبھی مجکو فائدہ نہین پہونچا سکتے کہ مجکو کچھ فائدہ
پہونچاؤ ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے بڑے متقی پرہیزگار دل کے
برابر ہوجاوین تو یہ سبکا تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت مین کچھ نہ بڑھاوے ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور
تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہوجاوین تو یہ سبکا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی
سے کچھ نہ گھٹاوے ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن ایک میدان مین کھڑے ہون اور مجسے
اپنے اپنے سوال کرین اور مین ہر ایک آدمی کو اُسکی مانگی چیز کو دون تو ایسا دینا اُس سے کچھ نہ گھٹاوے جو میرے پاس ہی مگر
جیسے سوئی گھٹاتی ہی جبکہ اُسکو سمندر مین ڈالیے یعنی ایسی عطا سے بھی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین پڑتی ای میرے
بندو یہ تو تمھارے ہی اعمال ہین جنکو تمھارے لیے شمار کرتا رہتا ہون پھر تمکو اُن اعمال کا پورا بدلا دونگا سو جو شخص بہتر بدلا
پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اُسکی کمائی کو ضائع نہ کیا اور جو اُسکے سواے برا بدلا پاوے تو وہ اپنی جان کے سواے
کسیکو الاہنا نہ دیوے کہ اُسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا ف اس حدیث مین تمام بندون کی محتاجی اور عاجزی اور خدا کی شوکت
اور شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہی یعنی بدون میری اعانت کے تمھارا کوئی کام نہین چل سکتا نہ دنیا
مین راہ پانی اور طعام اور لباس تمکو مل سکتا ہی نہ آخرت مین گناہون کی مغفرت بدون میرے ہو سکتی ہی تو تمکو میرے آگے

گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہوا اور میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہو کہ اگر تم سب کے سب پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ تو بھی میری سلطنت کی کچھ رونق موقوف نہین اور اگر تمام جہان ابوجہل اور فرعون کے برابر ہو جاوے تو میرا کچھ نقصان نہین پھر اپنی عطا بیحساب کی مثال دی کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجیے تو بھی یہان کچھ کمی کا حرف نہین پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا سبب تمھارے اعمال ہین ہماری طرف سے کچھ ظلم نہین

٢١٧٩ ق ابو هریرة یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانه لا یرد وانی اعطیتك لامتك ان لا اهلكهم بسنة عامة ولا اسلط علیهم عدوا من سوی انفسهم یستبیح بیضتهم ولو اجتمع علیهم من باقطارها او قال من بین اقطارها حتی یكون بعضهم یهلك بعضا وبعضهم یسبی بعضا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہو کہ اے محمد مین جب کسی چیز کا حکم کرتا ہون تو اسکو کوئی نہین پھیر سکتا اور البتہ مین نے تجکو دیا یعنی تیری امت کے واسطے یہ تجپر احسان کیا کہ انکو مین عالمگیر قحط سے نہ مارونگا اور انکے سوائے اور کسی دشمن کو انپر نہ غالب کرونگا اسطرح پر کہ انکی جڑ بیڑ کو اکھاڑ ڈالے اگرچہ انپر تمام دنیا کے اطراف جوانب کے کافر جمع کرین کافرون کا غلبہ اسواسطے نہوگا تاکہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کرین اور بعضے انکے بعضون کو قید کرین ف یعنی قضا و قدر مین یہ ٹھہر چکا ہو کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہیگی نہ ایسا قحط پڑیگا جسمین سب کے سب مر جاوین نہ ایسے کافر ان پر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست اور نابود کر ڈالین اگرچہ چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت مین لاکھون بلکہ کرورون مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست اور نابود نہین ہو گئے ہان یہ البتہ ہو کہ اس امت مین آپس کا اختلاف اور شر اور فساد اور غارت گری اور قتل موقوف نہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین یہ حال ظاہر ہی

الباب الثانی عشر فی جوامع الادعیۃ

بارھوین باب مین حضرت کی دعائین ہین جو ہر ایک مطلب کی جامع ہین افضل یہی ہو کہ حضرت کی دعائین یاد کرکے عمل مین لاوے اسواسطے کہ اول تو یہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیاوی نہین جسکی حضرت نے مجمل یا مفصل دعا نکی ہو دوسرے یہ کہ جو دعا حضرت کی زبان مبارک پر گذری بلاشک بابرکت اور مقبول ہو تو ہوسکے تو حضرت کی دعاؤن کے کیا ضرور کہ اور دعاؤن کو سیکھے

٢١٨٠ ق عائشة اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا یغادر سقما كان اذا اشتكی انسان مسحه بیمینه ثم قال بخاری و مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سختی کو لیجا اے آدمیون کے پالنے والے اور صحت دے تو ہی شافی ہو صحت نہین بدون تیری صحت کے ایسا شفا دے جو بیماری کو نچھوڑے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اسکو اپنے داہنے ہاتھ سے سہلاتے پھر یہ دعا ذہب سے سقما تک فرماتے

٢١٨١ خ انس الحمد لله الذی انقذه من النار قاله عند اسلام غلام یهودی عند موته وكان یخدمه بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسنے اسکو دوزخ سے بچایا یہ حضرت نے یہودی لڑکے کے وقت مرگ مسلمان ہوتے فرمایا اور وہ لڑکا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ف ایک یہودی لڑکا حضرت کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرت اسکے دیکھنے کو گئے اور اسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا اسنے اپنے باپ کی طرف دیکھا اسکے باپ نے کہا کہ ابوالقاسم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہو گیا تب حضرت نے اسطرح شکر کیا اس حدیث سے

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار
[illegible]

معلوم ہوا کہ کافر سے خدمت لینا درست ہی اور کافر کی عیادت جائز ہی اور مرض الموت مین مسلمان ہونا مقبول ہی بشرطیکہ آخرت کا
عذاب سامنے نہ آیا ہو خ اَبُوْ اُمَامَۃَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا کَانَ
٢١٨٢ یَقُوْلُہٗ اِذَا رُفِعَ مَائِدَتُہٗ بخاری مین ابو امامہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کو شکر ہی بہت سا ستھرا بابرکت شکر
نہ ایسا شکر جو ایکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اُسکی کچھ حاجت نہ رہے اے ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہی یہ حضرت
دعا کرتے تھے جب اُنکا دسترخوان اُٹھایا جاتا تھا یعنی کھانے کے بعد یہ دعا سنت ہی ص اِبْنِ عُمَرَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
٢١٨٣ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَ
مِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی
الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَرَوَاہُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ
سَرْجِسَ اَیْضًا وَزَادَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا سب
سے بڑا خدا سب سے بڑا پاک ذات ہی جسنے اس سواری کو ہمارا تابعدار کر دیا اور ہم اسکو قابو مین نکر سکتے اور ہم ہر حال مین اپنے رب
ہی کی طرف رجوع لانے والے ہین الٰہی ہم اپنے اس سفر مین نیکوکاری اور پرہیزگاری تجھسے مانگتے ہین اور وہ کام چاہتے ہین جس مین
تو راضی ہو جاوے الٰہی ہمپر اس سفر کو آسان کر دے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہمسے لپیٹ ڈال یعنی جلدی سے سفر
کٹ جاوے الٰہی تو سفر مین تو ساتھ ہی اور گھربار کا خلیفہ ہی یعنی نگہبان الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی سختی اور بدشکلی سے
اور مال اور گھربار کی بُری اُلٹ پلٹ سے اور عبد اللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہی کہ الٰہی تیری
پناہ ٹوٹنے سے جو فائدے کے بعد ہو اور مظلوم کی بددعا سے ف یہ دعا حضرت سفر کرتے وقت فرماتے ق اِبْنُ عُمَرَ وَاِذَا رَجَعَ
٢١٨٤ قَالَھُنَّ وَزَادَ فِیْھِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَ
ھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی اور جب حضرتؐ سفر سے پلٹے تو اُن اگلے سفر کی دعا
کو پڑھتے اور اُسی دعا مین اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکرگزار ہین خدا نے اپنا
وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرتؐ کی مدد کی اور کفار کے گروہون کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اُسی نے ف اِسمین
اشارہ ہی جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گئے تھے ق اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ
٢١٨٥ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کَانَ اَکْثَرُ دُعَائِہٖ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو دنیا مین بہتری اور بھلائی دے اور آخرت مین بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے
اس دعا کو حضرت اکثر کیا کرتے تھے ف دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور
سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ دنیا کی بہتری نیکبخت
عورت اور آخرت کی بہتری حور ہی اور دوزخ کے عذاب سے مراد کمبخت عورت ہی اس دعا مین دین اور دنیا کے سب مطلب داخل
ہین اسواسطے حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ
٢١٨٦ مَنْ زَکّٰھَا وَاَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی دے میری جان کو اُسکی

پرہیزگاری اور اسکو گناہ اور بد خو سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اسکا بہتر پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اسکا کارساز اور مددگار ہے
ف جو چیز آخرت میں ضرر کرے اس سے بچنے کا نام تقوی اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی بے تقوی کے ممکن نہیں اسواسطے
حضرت نے اول تقوی کی دعا کی پھر صفائی کی خ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَھُمْ مِنْھُمْ یَعْنِیْ الْاَنْصَارَ بخاری ۲۱۸۷
میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کے حق میں دعا کی کہ الٰہی انکے تابعدار ون کو انھین میں کردے ف انصار
نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہمیسے مسلمان ہو جاوین تب حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو لڑکے
اور لونڈی غلام یا آشنا دوست ق اَنَسٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ بخاری ۲۱۸۸
مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مدینے میں برکت کر اسکی دونی جو تو نے مکے میں برکت کی ہے ف حضرت
ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور حضرت نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشایش رزق یا باطن فیض ہے ق
اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی محمد کے ۲۱۸۹
اہلبیت کی روزی بقدر زیست کر ف یعنی اتنی روزی دے جسمین حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتایت نہ ہو اسواسطے کہ
کشایش رزق مین اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ حاصل نہین ہوتا چنانچہ حضرت کی حیات مین ایسا ہی حال رہا اور حضرت
کے بعد حضرت کی بیٹیان اور حضرت کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے شمائل ترمذی مین حضرت عائشہ سے روایت
ہے کہ حضرت اور حضرت کی بیبیان دو دو تین تین رات سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہ ہوتا تھا اور اسی کتاب مین حضرت عائشہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے زندگی بھر ایک دن مین دونون وقت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونون وقت گوشت کھایا خ ابن عباس ۲۱۹۰
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ
نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے
دل مین روشنی کر اور میرے کان مین روشنی اور میری آنکھ مین روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائین سے روشنی
اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجکو سراپا نور ف روشنی
سے مراد حق بات ہے جیسے تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہے تو مطلب یہ کہ میرے دل اور اعضا کو حق مین مصروف کر بلکہ شش
جہت سے مجکو حق سے گھیرے تا باطل کسی طرف سے دخل نہ پاوے خ عَائِشَۃَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عِبَادًا یَعْنِیْ ۲۱۹۱
عَبَّادَ ابْنَ بِشْرٍ قَالَہٗ حِیْنَ تَھَجَّدَ فِیْ بَیْتِ عَائِشَۃَ فَرَفَعَ صَوْتَہٗ فَصَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ بخاری مین
حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی عباد پر رحم کر یعنی عباد بن بشر پر یہ حضرت نے فرمایا جبکہ حضرت
نے حضرت عائشہ کے گھر مین تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد مین نماز پڑھی ف اس حدیث
مین ترغیب ہے تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد مین تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہے ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰھُمَّ
اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّ ۲۱۹۲
رَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ
اَرْسَلْتَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مین نے اپنی جان تجکو سونپی اور منھ کو تیرے

سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجھسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہ ہی
نہ بچاؤ کا مکان مگر تیرے ہی طرف الٰہی مین تیری کتاب کا ایمان لایا جو تونے اتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تونے بھیجا
ف حضرت نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات مین مرگیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ
رہا تو اچھی بات ہوئی ھ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا مسلم مین ٢١٩٣
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے میرے واسطے دعا کی کہ الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا
دے ف سعد نہایت بیمار تھے حضرت انکی عیادت کو تشریف لیگئے تب یہ دعا کی پھر انکو صحت حاصل ہوئی ھ اَبُوْهُرَیْرَةَ اَللّٰهُمَّ ٢١٩٤
اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَ
اجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی
میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہی اور سنوار دے میری دنیا کو جسمین میری گذری اور زندگی ہی
اور سنوار دے میری آخرت کو جسمین میری بازگشت ہی اور کردے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری مین زیادتی کا سبب اور کردے
موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب ف یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہی ھ اَلْمِقْدَادُ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ ٢١٩٥
وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اسکو جو مجھکو کھلا دے اور پلا اسکو جو مجھکو پلا دے
ف جب کسی کی دعوت کھاوے تو یہ دعا کرے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلَیْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ یُوْسُفَ بخاری اور مسلم مین ٢١٩٦
عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے اوپر مدد کر سات برس کا قحط ڈالکر یوسف کا سا قحط سات برس
کا ف جب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف کے
وقت مین قحط پڑا تھا ویسا ان پر پڑے تاکہ اپنی شامت اور گمراہی سے خبردار ہون اور ایمان لاوین چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ انھون نے
ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو حضرت سے التجا کی حضرت نے کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہوگئی ھ عَلِیٌّ وَعَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ ٢١٩٧
اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی
نَفْسِكَ مسلم مین علی مرتضیٰؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری رضامندی کے سبب
تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے سبب تیرے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہون تجھسے یعنی تیرے قہر سے مین تیری ثنا اور تعریف
کو گھیر نہین سکتا تو ویسا ہی ہی جیسے تونے اپنی ذات کی خود تعریف کی ف مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ ایک رات
مین نے حضرت کو بستر پر نپایا سو مین تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ حضرت کے تلوون پر پڑا اور حضرت سجدے مین یہ دعا کرتے تھے ٢١٩٨
ھ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ مسلم مین
عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون بواسطے تیری عزت کے کوئی معبود برحق نہین سوا
تیرے اس سے پناہ مانگتا ہون کہ تو مجھکو گمراہ اور ضائع کر ڈالے تو ویسا زندہ ہی جسکو کبھی موت نہین اور جن اور آدمی مرجاوینگے
ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَهٗ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ٢١٩٩
فرمایا کہ الٰہی ہماری فریاد سن ہمپر مینھ کو برسا الٰہی ہمپر مینھ کو برسا الٰہی ہمکو پانی دے یہ حضرت نے پانی کی طلب مین دعا کی ف

ایکبار حضرت کے وقت مین قحط پڑا حضرت منبر پر جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار آیا اسنے کہا یا رسول اللہ جانور مر گئے اور لڑکے بالے بھوکون مرتے ہین دعا کیجیے خدا پانی برساوے تب حضرت نے ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا کی ہین بادل اور آسمان پر کہین بدلی کا نشان نہ تھا تو یکایک پہاڑ کے نیچے سے بادل اُٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن لگاتار پانی برسا کہ آفتاب نظر نہ پڑا حضرت دوسرے جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اُسنے کہا یا رسول اللہ جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہوتے اور راہین بند ہو گئین دعا کیجیے کہ خدا مینھ کو روکے تو حضرت نے ہاتھ اُٹھائے اور یون دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے ہمپر آب نہ برسے الٰہی ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور نالون مین اور جنگل کے درختون مین مینھ برسے تو مینھ تھمکے اور پھر بادل کھل گیا

۲۲۰۰ ڈھال کی طرح مدینہ خالی ہو گیا آس پاس برسا کیا یہ معجزہ تھا حضرت کا ق اُمِّ سَلَمَۃ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ ج مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخشدے ابی سلمہ کو اور اُسکا ہدایت والون مین درجہ بلند کر اور اُسکے بعد باقی رہے لوگون مین تو خلیفہ بن یعنی اُنکا حافظ اور نگہبان رہ اور بخشدے ہمکو اور اُسکو اے رب العالمین اور اُسکی قبر کو کشادہ کر اور اُسمین روشنی کر دے ف ابو سلمہ حضرت ام سلمہ کے پہلے خاوند تھے جب وے مر گئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے

۲۲۰۱ اُنکے واسطے یہ دعا کی ق عَایِشَۃ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بقیع الغرقد والے مردون کو بخش ف بقیع الغرقد مدینے کے قبرستان کا نام ہے اس دعا مین بشارت ہے مغفرت کی

۲۲۰۲ اُنکو جو مدینے مین مرے اور وہان گڑے ق اَبُوْ مُوْسٰی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَوْقَ کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِکَ اَوْ مِنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَقُلْتُ وَلِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَہٗ وَ اَدْخِلْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُدْخَلًا کَرِیْمًا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخشدے ابی عامر کو جسکا عبید نام ہے الٰہی قیامت کے دن اُسکو اپنی اکثر خلق سے یا یون فرمایا کہ اکثر لوگون سے اونچا کر ابو موسیٰ نے کہا مین نے کہا اور میرے واسطے دعا کیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی عبد اللہ بن قیس کا گناہ بخش اور قیامت کے دن اُسکو عزت والے مقام مین داخل کر ف ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجکو ابو عامر کے ساتھ جنگ اوطاس مین بھیجا تو ابو عامر کے زانو مین تیر لگا اُسی زخم سے وے مر گئے مین نے یہ حال حضرت سے بیان کیا اور مین نے کہا کہ یا حضرت ابو عامر نے مجسے کہا تھا کہ حضرت میری مغفرت کی دعا کرین تب حضرت نے یہ دعا کی پھر ابو موسیٰ نے اپنے واسطے دعا کروائی ابو موسیٰ ہی کا نام عبد اللہ بن قیس ہے

۲۲۰۳ ق زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم سے

۲۲۰۴ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر انصار کی اور انصار کے بیٹون کی اور انصار کے پوتون کی ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور بال کترانے والون کے واسطے بھی مغفرت مانگیے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور کترانے والون کے لیے بھی دعا کیجیے حضرت نے فرمایا

الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کترانے والون کے بھی واسطے دعا کیجیے حضرت نے فرمایا الٰہی
کترانے والون کی بھی مغفرت کر ف حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحاب کے ساتھ قربانی نہ تھی
جب حضرت مکے مین پہونچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سر منڈا دے جب حج کا
وقت آوے تو پھر احرام باندھ کے حج کرے اور حضرت نے خود اپنا سر بدون قربانی کیے ہوئے نہ منڈایا تو جنکے ساتھ قربانی نہ
تھی انمین سے بعضون نے تو بموجب حکم کے اپنے سر منڈوا ڈالے اور بعضون نے اپنے سر کے تھوڑے تھوڑے بال کترا کے سر نہ
منڈانے دیے یہ سمجھے کہ بدون حج کیے ہوئے کیا سر منڈوا دے حضرت کو یہ بات پسند نہ آئی کہ انھون نے حکم بجا لانے مین کیون
تامل کیا اسواسطے تین بار منڈانے والون ہی کے واسطے دعا کی اور کترانے والون کے واسطے نکی آخر ش کو تیسری بار رحمت نے
٢٢٠٥ جوش کیا کترانے والون کو بھی مغفرت کی دعا مین شامل کر لیا معلوم ہوا کہ حج مین سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہے عن عوف
بن مالک الاشجعی اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج و
البرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ
وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر او من عذاب النار قالہ حین صلی علی
جنازۃ مسلم مین عوف بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اسکو بخش اور اسپر رحم کر اور اسکو عافیت اور آرام دے
اور اسکا گناہ معاف کر اور اسکی عزت سے مہمانی کر اور اسکے بیٹھنے کے مقام کو کشادہ کر یعنی قبر کو اور اسکو دھو پانی سے اور برف
سے اور اولے سے یعنی اسکو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اسکو صاف کر ڈال گناہون سے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے
چھانٹتا ہے اور بدل دے اسکو گھر اسکے گھر سے بہتر اور علاقے دار لوگ اسکے علاقے دار لوگون سے بہتر اور جورو بدل دے اسکی
جورو سے بہتر اور ڈال دے اسکو بہشت مین اور بچا دے اسکو قبر کے عذاب سے یا یون فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت
نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی ف اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرت نے اس میت کے واسطے اس تفصیل سے
٢٢٠٦ دعا کی تو مجکو تمنا ہوئی کہ کاش مین بجائے اس میت کے ہوتا ق ابو موسیٰ اللّٰھم اغفر لی خطیئتی وجھلی واسرافی فی امری
وما انت اعلم بہ منی اللّٰھم اغفر لی ھزلی وجدی وخطائی وعمدی وکل ذلک عندی بخاری اور مسلم مین
ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش دے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھسے اپنے حال مین
ہوئی ہو اور بخش دے اس چیز کو جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہے اور بخش دے میری بیہودگی اور میرے گناہ کی کوشش کو اور میری بھول
چوک اور میرے قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہے ف ہر چند حضرت گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک
اولیٰ کے خیال سے ایسی دعائین کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی بندگی کے
یہی معنی ہین کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو خواہ نہوا اقرار کیا کرے عن ابو ہریرۃ اللّٰھم
٢٢٠٧ اغفر لی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ واخرہ وعلانیتہ وسرہ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش
دے میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا خواہ پہلا خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا ف مصابیح مین انس رض سے روایت ہے
کہ حضرت اس دعا کو سجدے مین پڑھتے تھے ق عایشہ اللّٰھم اغفر لی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ دعا بہ
٢٢٠٨

عند وفاته بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجھپر اور ملا دے مجکو
بلند رتبہ رفیقون مین یہ حضرت نے اپنی موت کے وقت دعا کی ف رفیق اعلی سے مراد انبیا کی ارواح اور مقرب فرشتے
٢٢٠٩ ہین اور بعضے کہتے ہین کہ رفیق اعلی سے مراد خدا ہی ق اُمّ سُلَیۡمٍ بِنۡتِ مِلۡحَانَ اَللّٰھُمَّ اَکۡثِرۡ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِکۡ لَہٗ فِیۡمَا
اَعۡطَیۡتَہٗ دعاءٌ لِاَنَسِ بۡنِ مَالِکٍ بخاری اور مسلم مین ام سلیم بنت ملحانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بہتایت دے اُسکے
مال اور اُسکی اولاد مین اور اُسکے لیے برکت کر جو تو نے اُسکو دیا یہ حضرت نے انس بن مالکؓ کے واسطے دعا کی ف انس بن
مالکؓ حضرت کے خادم تھے نو برس کے تھے کہ اُنکی ماں یعنی ام سلیم نے اُنکو حضرت کی خدمت مین دیا مصابیح مین روایت ہی کہ ام
سلیم نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اپنے خادم انس کے واسطے دعا کیجیے تب حضرت نے یہ دعا کی بعضی روایت مین یون ہی کہ حضرت
اپنے وضو کا برتن بھر رکھتے تھے ایک روز حضرت بھول گئے انس نے اُسکو بھر دیا جب حضرت نے اُسکو بھرا پایا تو پوچھا کہ کسنے
یہ بھرا ہی معلوم ہوا کہ انس نے تو حضرت نے اُنکی عمر درازی اور مال اور اولاد کی کثرت کی دعا کی چنانچہ انس ایک سو برس تک
زندہ رہے اور ایک سو بیس اُنکے لڑکے پیدا ہوئے اور بصرے مین اُنکے کھجور کے باغ سال مین دو بار پھلتے تھے اور اُنکی بھیڑ بکری
٢٢١٠ کی اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہین ق عَائِشَۃُ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیۡقَ الۡاَعۡلٰی بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ الٰہی مین عالی رتبہ رفیقون کی صحبت مانگتا ہون ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت حالت صحت مین فرماتے
تھے کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آتی جب حضرت کو مرض الموت مین غش سے ہوش آیا تو حضرت نے آنکھ کھول کے یہ دعا
کی اُسوقت مین نے جانا کہ حضرت نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا یہ آخر کلام حضرت کا تھا اُسکے بعد حضرت نے کوئی کلام
٢٢١١ نہ کیا ھ عَائِشَۃُ اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ وَمِنۡکَ السَّلَامُ تَبَارَکۡتَ یَا ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تجھی کو سچی سلامتی ہی تو ہر عیب اور مکروہات سے سالم ہی اور تیرے ہی طرف سے خلق کو سلامتی حاصل
ہوتی ہی تو بڑی برکت والا ہی اے جلال اور بڑائی والے ف صحیح روایت اتنی ہی ہی اور یہ جو مشہور ہی کہ بعد منک السلام کے
والیک یرجع السلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یاذا الجلال والاکرام زیادہ کرتے ہین اُسکی حضرت سے صحیح
٢٢١٢ روایت مین کہین اصل نہین ہای ع عَلِیٌّ اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ الۡمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ رَبِّیۡ وَاَنَا عَبۡدُکَ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ وَاعۡتَرَفۡتُ
بِذَنۡبِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ ذُنُوۡبِیۡ جَمِیۡعًا لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ وَاھۡدِنِیۡ لِاَحۡسَنِ الۡاَخۡلَاقِ لَا یَھۡدِیۡ لِاَحۡسَنِھَا اِلَّا
اَنۡتَ وَاصۡرِفۡ عَنِّیۡ سَیِّئَھَا لَا یَصۡرِفُ عَنِّیۡ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنۡتَ لَبَّیۡکَ وَسَعۡدَیۡکَ وَالۡخَیۡرُ کُلُّہٗ فِیۡ یَدَیۡکَ
وَالشَّرُّ لَیۡسَ اِلَیۡکَ اَنَا بِکَ وَاِلَیۡکَ تَبَارَکۡتَ وَتَعَالَیۡتَ اَسۡتَغۡفِرُکَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡکَ کَانَ یَقُوۡلُہٗ بَعۡدَ قَوۡلِہٖ وَجَّھۡتُ
وَجۡھِیَ وَاِذَا رَکَعَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعۡتُ وَبِکَ اٰمَنۡتُ وَلَکَ اَسۡلَمۡتُ خَشَعَ لَکَ سَمۡعِیۡ وَبَصَرِیۡ وَمُخِّیۡ وَعَظۡمِیۡ وَ
عَصَبِیۡ فَاِذَا رَفَعَ رَاۡسَہٗ قَالَ رَبَّنَا لَکَ الۡحَمۡدُ مِلۡءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلۡءَ الۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَھُمَا وَمِلۡءَ مَا شِئۡتَ مِنۡ
شَیۡءٍ بَعۡدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدۡتُ وَبِکَ اٰمَنۡتُ وَلَکَ اَسۡلَمۡتُ سَجَدَ وَجۡھِیَ لِلَّذِیۡ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ
وَشَقَّ سَمۡعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡنَ ثُمَّ یَکُوۡنُ مِنۡ اٰخِرِ مَا یَقُوۡلُ بَیۡنَ التَّشَھُّدِ وَالتَّسۡلِیۡمِ
اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ مَا قَدَّمۡتُ وَمَا اَخَّرۡتُ وَمَا اَسۡرَرۡتُ وَمَا اَعۡلَنۡتُ وَمَا اَسۡرَفۡتُ وَمَا اَنۡتَ اَعۡلَمُ بِہٖ

مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ۔ مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو بادشاہ ہی کوئی بندگی کے لائق نہین سواے تیرے تو میرا رب ہی مین تیرا بندہ ہون مین نے زیادتی کی اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار کیا سو میرے سب گناہون کو بخش دے نہین بخشتا گناہون کو سواے تیرے اور ہدایت کر مجکو بہتر خوئین نہین ہدایت کرتا بہتر خوئی کو سواے تیرے اور ہٹا دے مجسے بری خوؤن کو نہین ہٹاتا بری خوؤن کو سواے تیرے بار بار تیری خدمت مین حاضر ہون اور نیکی بالکل تیرے ہاتھون مین ہی اور بدی تیری طرف نہین مین تجھسے قائم ہون اور تیری ہی طرف پھر آنے والا ہون تو بڑی برکت والا ہی اور سب سے اونچا تجھسے مغفرت مانگتا ہون اور تیرے حضور مین توبہ کرتا ہون اس دعا کو حضرت بعد وجہت وجہی کے پڑھتے تھے یعنی اللھم سے توب الیک تک اور جب حضرت رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے اللھم سے عصبی تک یعنی الٰہی تیرے ہی واسطے مین نے رکوع کیا یعنی جھکا اور تیرا مین ایمان لایا اور تیرا ہی مین تابعدار ہوگیا جھک پڑے تیرے لیے میرے کان اور آنکھ اور میرا گودا اور میری ہڈی اور میرا پٹھا پھر جب حضرت رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اس دعا کو ربنا سے من شئی بعد تک پڑھتے تھے یعنی الٰہی ہمارے رب تیرے ہی واسطے حمد اور شکر ہی آسمانون کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے اندر ہی اسکے برابر اور اسکے بعد جو چیز تیری خواہش مین ہو اسکے برابر پھر جب حضرت سجدہ کرتے تھے تو اس دعا کو اللھم سے احسن الخالقین تک پڑھتے تھے یعنی الٰہی مین نے تیرا سجدہ کیا اور تیرا مین ایمان لایا اور تیرا مین تابعدار ہوگیا سجدہ کیا میرے چہرے نے اسکو جسنے اسکو پیدا کیا اور اسکی صورت بنائی اور اسکے کان اور آنکھ چیری خدا بڑی برکت والا ہی سب بنانے والون سے بہتر پھر نماز مین اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرت التحیات اور سلام پھیرنے کے درمیان اللھم سے الا انت تک فرماتے تھے یعنی الٰہی بخش دے میرے لیے جو مین نے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جو مین نے چھپایا اور جو مین نے کھولا اور جو مین نے زیادتی کی اور اسکو بخش جسکو تو مجسے زیادہ تر دانا ہی تو آگے کرتا ہی جسکو چاہے اور پیچھے ڈالتا ہی جسکو چاہتا ہی تیرے سواے کوئی بندگی کے لائق نہین ف یہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف نہین یعنی بدکام سے تیری نزدیکی حاصل نہین ہوتی یا یہ مطلب کہ ہرچند نیکی اور بدی کا خالق خدا ہی ہی لیکن بندگی کا ادب یہ ہی کہ بدی کو اسکی طرف نسبت نہ کیا چاہیے جیسے دعا مین یا خالق الشر یا خالق الکلب والخنزیر نہین لاتے اور حالانکہ ان سب کا خالق وہی ہی حنفی مذہب مین یہ دعائین نفل نماز مین کرے نہ فرض مین

٢٢١٣ اللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ اَمَرَبِهٖ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَهٗ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ ۔ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اسکو ماریگا تیرے ہی واسطے اسکی زندگی اور موت ہی اگر تو نے اسکو زندہ رکھا تو اسکو اپنی امان مین رکھ اور اگر اسکو مارا تو اسکو بخش دیجیو الٰہی مین تجھسے عافیت اور صحت مانگتا ہون یہ دعا حضرت نے ایک مرد کو بتلائی کہ جب لیٹا کیسے تو اسکو پڑھا کرے

٢٢١٤ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِىْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِىْ يُوْسُفَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ربیعہ کو اور مکے کے دبے ہوئے بے زور مسلمانون کو الٰہی سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور ان پر سات برس کا قحط ڈال

تحفۃ الاحیاء ترجمہ حصن حصین (left margin, vertical)

دعا عافیت از خواب (left margin note)

جیسے یوسف کے وقت مین قحط پڑا اتفاقاً کئی ہین چند غریب مسلمان تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور خباب
وغیرہ کفار قریش انکو بہت ستاتے تھے سو حضرت نے انکی مخلصی کی دعا کی آخر خدا نے انکو نجات دی اور مضر ایک عرب
٢٢١ مین قوم تھی وے بڑے سخت لوگ تھے اسواسطے حضرت نے انپر بددعا کی ع عمر اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْلِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ اٰتِنِیْ
مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِی الْاَرْضِ مسلم مین عمر فاروق سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی کہان وہ فتح جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی اگر
تو نے ان اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین مین تیری بندگی نہو گی ف جنگ بدر مین حضرت نے دیکھا کہ بےسامان ہزار
آدمی کا کافرون کا لشکر ہے اور حضرت کا لشکر بےسامان تین سو تیرہ آدمی کا ہے تب اضطراب سے یہ دعا کی سو خدا نے
قبول کی حضرت کی فتح ہوئی اور یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہوئے تو تیری عبادت نہو گی یعنی میرے بعد تو کوئی
پیغمبر نہو گا جو لوگون کو میرے بعد ہدایت کرے شرک چھڑاوے سو اگر مین اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہو گئے تو پھر کون صورت ہے
خالص عبادت ہونے کی حضرت کو زیادہ اضطراب یہی تھا کہ کہین دین الٰہی نہ مٹ جاوے اگر کوئی کہے کہ جب خدا نے اس فتح کا
وعدہ کیا تھا تو اتنے اضطراب کا کیا مقام تھا اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت بےنیازی اور بےپروائی کی شان سے ڈرے وہ مالک
ہے جو چاہے سو کر ڈالے اسکا کون ہاتھ پکڑنے والا ہے بندگی اسی کا نام ہے کہ بندہ ڈرتا رہے کبھی نڈر نہووے اور دوسرا سبب یہ تھا
٢٢١٦ کہ تا اصحاب کو تسکین ہو اپنی بیتابی سے نہ ڈر مین اسواسطے کہ انکو یقین تھا کہ حضرت کی دعا بیشک مقبول ہے ابن عباس
اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَهٗ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِی
رِوَايَةِ اَنَسٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ قَالَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرا قول قرار تجکو یاد دلاتا ہون یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان کے وسیلے سے سوال
کرتا ہون الٰہی اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہو یہ حضرت نے جنگ بدر کے دن دعا کی اور انس کی روایت مین یون ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اگر تو نے چاہا یعنی ہمکو ہلاک کرنا تو زمین مین پھر تیری عبادت نہو گی یہ دعا حضرت نے جنگ احد کے دن
فرمائی ف مصابیح مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن خیمے مین یہ دعا حضرت کرتے تھے تو ابو بکر
صدیق نے حضرت کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرت اتنی دعا کفایت کرتی ہے آپ نے بڑے سرے کی التجا اپنے رب کی کی تو حضرت
زرہ پہنے خیمے سے نکلے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اب کافرون کا لشکر بھاگا جاتا ہے اور پیٹھ پھیرتا ہے چنانچہ ویسا ہی ہوا
٢٢١٧ بلا تفاوت ع عائشۃ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ لَعَنْتُهٗ اَوْ سَبَبْتُهٗ فَاجْعَلْهُ لَهٗ زَكٰوةً وَّاَجْرًا مسلم مین
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تو بشر ہی ہون جس مسلمان کو مین کوسون یا لعنت کرون تو
اس بددعا کو اسکے واسطے گناہون کی طہارت اور ثواب کو دیجیو ف یعنی شاید اگر بشریت سے مین کسی مسلمان کو بددعا
کرون تو اسکے حق مین اثر نہ کرے بلکہ بددعا مین دعا سے خیر ہو جاوے اس دعا سے کمال شفقت حضرت کی اپنی امت پر
٢٢١٨ ثابت ہوئی ع انس اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ
اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ یَعْنِی الْاَنْصَارَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی البتہ تم اے انصار میرے

تحفۃ الدعا ترجمہ مشارق الانوار

نزدیک اُن لوگون مین سے ہین جو بہت پیارے ہین الٰہی وے میرے نزدیک اُن لوگون مین سے ہین جو
زیادہ تر محبوب ہین الٰہی وے میرے نزدیک اُن آدمیون مین سے ہین جو نہایت پیارے ہین یہ حضرت نے
انصار کے حق مین تین بار فرمایا خ ابنِ عُمَرَ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَہٗ مَرَّتَیْنِ مُنْصَرَفًا
خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ عَنْ بَنِیْ جَذِیْمَۃَ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے ۲۲۱۹
روبرو بیزاری ظاہر کیے دیتا ہون خالد کے کرتب سے یہ حضرت نے دو بار فرمایا جس وقت خالد بن ولید قوم بنی خزیمہ
سے پلٹے ف عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے خالد کو بنی خزیمہ کی قوم پر بھیجا اُنکے مسلمان
کرنے کو سو خالد نے اُنکو اسلام کی دعوت کی تو وے بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے انھون نے یون کہا
کہ ہم بے دین ہوئے ہم بے دین ہوئے یعنی مسلمان ہوئے اس واسطے کہ کافر مسلمانون کو بے دین کہتے تھے سو خالد نے
اُنکا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا تا کہ قتل کرے تو مین نے کہا واللہ کہ مین اپنے
قیدی کو نہ قتل کرونگا اور نہ کوئی میرا ساتھی قتل کرے پھر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی خالدؓ سے قصور ہوا کہ بے مطلب بوجھے اُنکو مارا الٰہی مین اس مین شریک نہین معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہی اگر
خلاف مقصود غلطی سے یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اُسکا کچھ اعتبار نہین شعر ما درون را بنگریم و حال را ٭
نی برون را بنگریم و قال را ٭ اور خالد کی طرف سے یہ عذر ممکن نہین ہی کہ اُنکو حکم تھا کہ اگر وے اسلام نہ لاوین تو قتل
کرو سو اُنھون نے اسلام کو صاف نہین ظاہر کیا اور یہ جو کہا کہ ہم بے دین ہوئے ہین یہ مطلب بھی ممکن ہی کہ ہمنے
اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید عار کے سبب سے اسلام کی لفظ نہ کہی ہو بلکہ یون کہا کہ ہم بے دین
ہوئے واللہ اعلم ق بُوْھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ یَعْنِی الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ ۲۲۲۰
عَنْھُمَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین اسکو چاہتا ہون یعنی حسن بن علی کو سو
تو بھی اُسکو چاہ اور اُسکو چاہ جو اُسکو چاہے ف حضرت نے ایکبار امام حسن کو اپنی گود مین لیکر اُنکو چوما پھر یہ دعا کی خ
اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا وَیُرْوٰی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَرْحَمُھُمَا فَارْحَمْھُمَا یَعْنِی الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ ۲۲۲۱
عَنْھُمَا بخاری مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین حسن اور حسین کو چاہتا ہون سو تو بھی
اُنکو چاہ اور دوسری روایت یون ہی کہ الٰہی مین مقرر ان دونو پر رحم کرتا ہون سو تو بھی اُنپر رحم کر ف ان دونون حدیثون
مین حسنین کی بڑی عمدہ فضیلت ہی کہ حضرت نے اُنکی محبت اور اُنکے محب کی محبت کی خدا سے دعا کی خدا کی محبت
سے مراد ترحم اور کمال رحمت ہی م عَائِشَۃَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ ۲۲۲۲
مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ کَانَ یَقُوْلُہٗ اِذَا عَصَفَتِ الرِّیْحُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے اسکی بھلائی اور اسکے اندر کی بھلائی اور جسواسطے یہ اندھی بھیجی گئی اُسکی بھلائی مانگتا ہون
اور اُسکی برائی اور اُسکے اندر کی برائی اور جسواسطے یہ بھیجی گئی ہی اُسکی برائی سے پناہ مانگتا ہون یہ دعا حضرت کرتے تھے
جب تند ہوا چلتی تھی م ابنِ مَسْعُوْدٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی مسلم مین عبد اللہ ۲۲۲۳

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاک دامنی اور دلکی بے پروائی
مانگتا ہون ف عفاف اور عفت یہ کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہو جاوے یعنی بے شرع کی اجازت کسی چیز کی
۲۲۲۴ خواہش غلبہ نہ کرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے ہین جیسے سخاوت اور حیا خ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بخاری مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری
پناہ مانگتا ہون بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون بزدلی اور نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون نکمی اور
نکمی زلیست سے اور پناہ مانگتا ہون دجال کے فتنے فساد سے اور پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے ف نکمی عمر یعنی پیری
سے اسواسطے پناہ مانگی کہ اُسوقت آدمی کے ہاتھ پانون نکمے ہوتے ہین نہ عقل ٹھکانے رہتی ہی تو گویا آدمی دیوانہ ہو جاتا ہی
۲۲۲۵ ق انس اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ بخاری اور مسلم مین انسؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون دیو بھوت اور بھتنیون کے شر سے یہ دعا حضرت پاخانے
مین داخل ہوتے فرماتے ف پاخانے مین خدا کا نام مذکور نہین ہوتا اسواسطے شیطان وہان رہتے ہین اس سبب حضرت
۲۲۲۶ نے یہ دعا کی ق ابو سعید و انس اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ
الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید اور انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون
تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور بدن کی کاہلی سے اور بخیلی اور نامرادی سے اور قرض کے بوجھ اور مردون کے
غلبے سے ف مردون کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلون سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردون پر غالب ہو م
۲۲۲۷ ابن عمر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ مسلم مین عبداللہ
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی ہی عافیت
۲۲۲۸ اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کامون سے م عائشة اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ
مانگتا ہون قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنے فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے
فتنے سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ اور تاوان سے ف زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت
مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اسوقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ بد ہونا
م عائشة اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ صحیح مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا یا اللہ مین پناہ لیتا ہون تیرے ساتھ بدی سے اُسکی جو مین نے کیا اور بدی سے اُسکی جو مین نے نہین کیا
۲۲۳۰ م انس اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ مسلم مین انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس علم سے جو فائدہ نکرے اور اُس دل سے جو تیرے حضور مین

نہ جھکے اور اُس دعا سے جو نہ سُنی جاوے یعنی قبول نہو اور اس جی سے جسکو آسودگی نہو یعنی لالچی ہو قلیل پر قناعت نکرے
ف علم غیر نافع یعنی علم بے عمل اور جسکی شرع مین اجازت نہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر اور جو آخرت مین کام نہ آوے
بلکہ ضرر کرے جیسا یونانی حکمت کا علم اور علم نافع وہ ہے جو دنیا مین یا آخرت مین یا دونون مین فائدہ کرے صرف دنیا کا فائدہ
علم طب اور علم حساب مین اور صرف آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق مین دنیا و آخرت دونون کا
فائدہ شریعت کے علوم مین اور جو علم کہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور علم لغت مین زیادہ دخل پیدا
۲۲۳۰ کرنا ہے عائشہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ
الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے
اور پناہ مانگتا ہون مالداری کے فتنے کی برائی سے اور محتاجی کے فتنے کی برائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے
فتنے کی برائی سے ف مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالدارون پر حسد کرنا اور اُنکے مال مین طمع
۲۲۳۱ کرنا اور اپنے مقسوم پر نہ راضی ہونا اور مال کی طلب مین حرام کامون کو اختیار کرنا ق ابوبکرؓ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ
ظُلْمًا كَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ
بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مین نے اپنی جان پر ستم کیا بہت سا ستم اور
گناہون کو نہین بخشتا سوائے تیرے سو بخش دے مجکو اپنی پاس کی مغفرت سے اور مجھپر رحم کر اللہ تو ہی بڑا بخشنے والا اور
نہایت مہربان ہے ف صدیق اکبرؓ سے روایت ہے کہ مین نے کہا کہ یا حضرت مجکو کوئی دعا بتلائیے جسکو مین اپنی نماز مین
۲۲۳۲ پڑھا کرون تب حضرت نے مجکو یہ دعا بتلائی التحیات اور درود کے بعد اُسکو پڑھنا چاہیے م البراءؓ بن عازب اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَوَّلُ مَنْ اَحْیَا اَمْرَكَ اِذْ اَمَاتُوْهُ قَالَهٗ حِیْنَ مُرَّ عَلَیْهِ بِیَهُوْدِیٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُوْدٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ مسلم مین براء بن عازبؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین پہلا شخص ہون جسنے تیرے حکم کو جلایا جبکہ وے اُسکو مار چکے تھے یعنی جس وقت
مین کہ یہود نے سنگساری کا حکم موقوف کر دیا تھا سو اول مجھی سے اُسکی رواج ہوئی یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ حضرت
کے سامنے کوڑون سے مارا ہوا روسیاہ یہودی نکلا پھر حضرت نے اُسکو حکم کیا تو سنگسار ہوا ف حضرت کے سامنے کالا
مُنہ یہودی جسپر کوڑون کی مار پڑی تھی نکلا حضرت نے یہودیون سے پوچھا کہ تمھاری کتاب مین حرام کاری کی یہی حد اور
یہی سزا ہے یہودیون نے کہا ہان یہی حکم ہے تب حضرت نے اُنکے ایک عالم کو بلایا جسکا ابن صوریا نام تھا اور اُس سے فرمایا کہ
مین تجکو اُس خدا کی قسم دلاتا ہون جسنے موسیٰ پر توریت اُتاری کیا تمھاری کتاب مین زانی کی یہی سزا ہے کہ کوڑے ماریے اور
کالا منہ کر دیجیے اُسنے کہا نہین یہ سزا نہین اگر تو مجکو ایسی بڑی قسم نہ دلاتا تو مین ہرگز حقیقت حال نہ بتلاتا حرام کاری کی سزا
توریت مین سنگساری ہے لیکن جب زنا کی ہمارے اشراف لوگون مین کثرت ہوئی تو اول ہمارا یہ معمول تھا کہ ہم رئیس اور شریف
کو اگر حرام کاری مین پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور کمینے کو پکڑتے تو اُسکو سنگسار کرتے پھر ہمنے آپس مین صلاح کی کہ
آؤ ایک چیز مقرر کر لیوین کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کرین تو یہی صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عوض کوڑون کی مار اور منہ کا لا

[illegible]

کر دیا ہوا کرے پھر یہودیون نے حضرت سے تخفیف چاہی یعنی سنگساری نہ حضرت نے انکی بات پر کچھ دھیان نہ کیا اور انکو سنگسار کروایا پھر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یون ہی کہ جب یہودیون نے سنگساری کے حکم کی انکار کی تو عبداللہ بن سلام نے حضرت سے کہا کہ توریت مین سنگساری کا حکم ہی پھر توریت منگوائی تو یہودیون نے سنگساری کی آیت پر ہاتھ رکھ دیا

٢٢٢٣ عبداللہ بن سلام نے انکا ہاتھ اٹھا کر اُس آیت کو پڑھ دیا پھر حضرت نے اُسکو سنگسار کر دیا ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِي هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِي هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا وَاُمَّهُ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمَا الْمُؤْمِنِيْنَ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر ابوہریرہ کی مان کو الٰہی اپنے اِس بندے کو اور اُسکی مان کو پیارا کر دے اپنے ایمان دار بندون کے نزدیک اور ایمان دارون کو ان دونون کے نزدیک پیارا کر دے ف اسی صحیح مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ میری مان مشرک تھی مین اُس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہو جا سو اُسنے ایکبار حضرت کے حق مین ایسی بے ادبی کی کہ مجکو نہایت بُری معلوم ہوئی سو مین حضرت کی خدمت مین روتا آیا اور مین نے کہا کہ یا حضرت میری مان کے واسطے دعا کیجیے کہ خدا اُسکو ہدایت کرے تب حضرت نے یہ دعا کی تو مین حضرت کی اس دعا سے خوشی ہو کر نکلا جب مین اپنے گھر کے دروازے پر پہونچا اور میری مان نے میرے جوتے کی چپ چپی تو کہا اے ابوہریرہ رض ٹھہر رہ اور مین نے پانی کی آواز سنی سو اُسنے غسل کر کے جلدی سے کپڑے پہن کے دروازہ کھولا اور یون کہا کہ اے ابوہریرہ رض اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو مین خوشی کے مارے روتا ہوا حضرت کی خدمت مین پلٹ گیا اور یہ حال کہا تو حضرت نے الحمد للہ کہہ کے فرمایا کہ بہت اچھا ہوا

٢٢٢٤ یہ حدیث معجزہ ہی کہ فوراً حضرت کی دعا قبول ہو گئی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور انکو میرے پاس لے آ ف دوس ایک قوم تھی یمن مین ابوہریرہ رض اُسی قوم سے تھے حضرت نے ابوہریرہ کی خاطر سے یہ دعا کی خدا نے قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہو کر

٢٢٢٥ حضرت کی خدمت مین آئی م عَلِيٌّ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ عَلَّمَهُ اِيَّاهُ مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مجکو ہدایت کر اور سیدھا کر دے اور ایک روایت یون ہی کہ الٰہی مین تجھسے ہدایت اور راستی مانگتا ہون اور اس دعا کے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی دھیان کیا کر یعنی جیسے کہین جانا منظور ہوتا ہی تو سیدھے اسی طرف چلتے ہین داہنے بائین نہین جھکتے اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے مراہ رست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہونچا وے شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کی طرف میل نہ کرے اور راستی مانگتے وقت تیر کی راستی کو دھیان کرے یعنی جیسے تیر سیدھا نشانے پر پہونچتا ہی داہنے بائین نہین جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل مین راستی کا خیال چاہیے

٢٢٢ کہ باطل دخل نپاوے اور دوسرا فایدہ اس خیال کا یہ ہی کہ دل کی غفلت دور ہو حضور دل حاصل ہو جاوے م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ مُدِّهِمْ مَنْ اَرَادَهَا بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت دے مدینے کے لوگون کو اُنکے مُد مین جو مدینے سے برائی کا ارادہ کرے خدا اُسکو گلا دے اسطرح جیسے نمک پانی مین گلتا ہی ف مُد پیمانہ ہی صاع کی چوتھائی تخمیناً بقدر

[illegible]

تین بار کے صر ابو هريرة اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا
٢٢٣٧ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّي
اَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ **كَانَ يَقُولُهُ** اِذَا اَخَذَ اَوَّلَ الثَّمَرِ ثُمَّ يَدْعُو
اَصْغَرَ وَلِيدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی ہمکو برکت دے ہمارے
پھل مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مدینے مین اور برکت دے ہمکو ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مُد مین آلہی
مقرر ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہو اور مقرر مین تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہون اور البتہ اُسنے تجھے
سے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور مین تجھسے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہون مثل اُسکے جو ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی
اور اُسکے برابر ساتھ اُسکے اور بھی یعنی مکے کی دونی برکت مدینے مین چاہتا ہون حضرت یہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل
پاتے تھے اور اپنے اہل بیت کے چھوٹے لڑکے کو بلاتے پھر اُسکو وہ پھل دیتے **ف** صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج
کی برکت ہو حضرت ابراہیم نے مکے کے پھلون کی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہان اناج نہین ہوتا تھا اور حضرت نے
مدینے کے پھل اور اناج دونون کی دعا کی اسواسطے کہ وہان دونون چیزین ہوتی ہین سنت یہ ہو کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو
دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا مناسب ہو خر ابن عمر اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا
٢٢٣٨ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی برکت دے ہمکو ہمارے شام مین آلہی برکت دے ہمکو
یمن مین **ف** پوری روایت یون ہو کہ لوگون نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے برکت کی دعا کیجیے حضرت نے دوبار جواب
نہ دیا تیسری بار فرمایا کہ وہین تو زلزلے اور فساد ہین اور وہین سے شیطان کا سینگ یعنی سورج نکلتا ہو شام کا ملک مدینے
کے اُتر کی طرف ہو اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف شام کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ وہ پیغمبرون کی
زمین ہو اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین ہو اور تہامہ یمن سے متعلق ہو **عبد اللّٰه بن**
٢٢٣٩ **بسر** اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ **دَعَا بِهِ لِاَبِيهِ بُسْرٍ** مسلم
بن عبد اللہ بن بسر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا آلہی برکت کر اُنکے واسطے اُسمین جو تونے اُنکو دیا اور بخش دے اُنکو اور رحم کر
اُنپر یہ دعا حضرت نے عبد اللہ کے باپ کے واسطے کی جسکا بسر نام ہو **ف** عبد اللہ بن بسر سے روایت ہو کہ حضرت ہمارے
گھر تشریف لائے اور کھانا اور کھجور کھائی اور شربت پیا باقی شربت داہنی طرف والے آدمی کو دیا پھر حضرت سوار ہوئے تو
میرے باپ نے باگ پکڑکے دعا طلب کی تب حضرت نے یہ دعا کی خر البراء بن عازب اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَى وَبِاسْمِكَ اَمُوتُ
٢٢٤٠ **كَانَ يَقُولُهُ** اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُورُ
بخاری مین براء بن عازب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی تیرے نام سے جیتا ہون اور تیرے نام پر مرونگا حضرت
دعا کرتے تھے جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ شکر ہو خدا کو جسنے ہمکو جلایا بعد ہماری موت
کے اور اسی کی طرف جی کر اُٹھنا ہو یعنی قیامت مین **ف** نیند کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے موت سے عقل و حواس نہین رہتے
ویسے ہی نیند مین بھی نہین رہتے پھر اُسکے بعد قیامت کا جی اُٹھنا اسواسطے حضرت نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت کی زندگی کی

۲۲۴۱ شال ہی یعنی جیسے نیند کے بعد جاگتے ہین اُسی طرح موت کے بعد قیامت مین زندہ ہونگے ق اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي
وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ آلہی فرق
ڈال دے میرے اور میرے گناہون کے درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا ہی مشرق اور مغرب مین آلہی چھانٹ ڈال مجکو
گناہون سے جیسے سفید کپڑا چھانٹا جاتا ہی میل سے آلہی دھو ڈال میرے گناہونکو پانی اور برف اور اولے سے یعنی طرح طرح کی
۲۲۴۲ مغفرت کر ق جریرؓ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا دعا یہ کہ حِينَ شَكَى إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ بخاری اور
مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی ٹھہرا دے اُسکو گھوڑے پر اور کر دے اُسکو ہدایت کرنے والا اور راہ
یاب یہ دعا حضرت نے جریرؓ کے لیے کی جبکہ اُسنے شکایت کی کہ مین گھوڑے پر نہین جم سکتا ف جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجکو ایک بتخانہ توڑنے کو بھیجا مین نے کہا کہ مین گھوڑون پر نہین ٹھہر سکتا تب حضرت نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا پھر یہ دعا کی
۲۲۴۳ تو مین سوار ہو گئے ق عائشہؓ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اَللّٰهُمَّ صَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَ
صَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی ہمارے
نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے کی محبت ہی یا اُس سے بھی زیادہ آلہی اور چنگا کر دے مدینے کو یعنی مدینے کی آب ہوا کو
درست کر دے اور برکت کر ہمارے لیے اُسکے مد اور اُسکے صاع مین اور لیجا اُسکی تپ کو سو ڈالدے اُسکو جحفہ مین ف
مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ جب حضرت مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین آئے تو ابوبکر صدیقؓ اور بلال
تپ کے مرض مین بیمار ہوئے اور بلال مکے کے جلنے کے اشتیاق مین شعر پڑھنے لگے تو مین نے یہ حال حضرت سے کہا تب
حضرت نے یہ دعا کی آب و ہوا مدینے کی بہت خراب تھی اکثر وبا سے تپ ہوا کرتی تھی حضرت کی دعا سے وبا مدینے سے چھ
۲۲۴۴ کوس ایک مکان ہی وہان یہود رہتے تھے مدینے کی بیماری حضرت کی دعا سے وہان جاتی رہی ق انسؓ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا
وَلَا عَلَيْنَا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی ہمارے آس پاس مینھ برسے ہم پر نہ برسے
۲۲۴۵ ف اسکا قصہ اسی باب مین ہوچکا کہ اول حضرت نے مینھ کی دعا کی جب سات روز کی جھڑی لگی تب یہ دعا فرمائی ق ابوہریرہؓ
اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ
التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ
قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ
شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی اے آسمانون کے رب اور
اے زمین کے رب اے بڑے عرش کے رب ہمارا رب اور ہر چیز کا رب اگانے والا دانے اور گٹھلی کا چیر کے اور اتارنے والا توریت
اور انجیل اور قرآن کا مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو پکڑنے والا ہی یعنی ہر چیز
تیرے قابو مین ہی آلہی تو ہی پہلا ہی تو کوئی چیز تجھسے پہلے نہین اور تو ہی پچھلا ہی تو کوئی چیز تیرے بعد نہین اور تو ہی کھلا ہی تو کوئی چیز
تجھسے بڑھکے کھلی نہین اور تو ہی چھپا ہی تو کوئی چیز تجھسے ورے پوشیدہ تر نہین ادا کر ہم سے قرض کو اور بچادے ہمکو محتاجی سے

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

ف دانہ اور گٹھلی پھٹنے کے وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہو اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہو اور نیچے سے جڑ تلے کو گستی ہو یہ جو فرمایا کہ اول اور آخر خدا ہو یعنی نہ اُسکی ابتدا ہو نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہو اور انتہا بھی اول عدم تھا اور آخر فنا ہو جو ظاہر ہو اپنی قدرت کی نشانیون سے کہ تمام عالم اُسکا قائل ہو عالم ہو یا جاہل اور باطن ہو اپنی ذات کی حقیقت سے کہ تمام جہان اُسمین پریشان ہو جیسے نادان اُسمین حیران ہو اُس سے زیادہ تر دانا سرگردان ہو

2246 م عایشۃ اللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ای جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب ای آسمانون اور زمین کے بنانے والے ای چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندون مین جھگڑا فیصل کریگا جسمین وے پھوٹ پھٹک ڈال رہے ہین اپنے حکم سے مجکو حق دین کی ہدایت کر جسمین اختلاف پڑا ہو مقرر تو ہی ہدایت کرتا ہو جسکو چاہتا ہو سیدھی راہ کی طرف

2247 ق ابن عباس اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَیُرْوٰی بَعْدَ ذٰلِکَ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ کَانَ یَقُوْلُہٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَھَجَّدُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ای ہمارے رب تجہی کو حمد ہو تو ہی آسمانون اور زمین کا تھامنے والا ہو اور جو اُنکے درمیان ہو اور تجہی کو شکر ہو تو ہی آسمانون اور زمین اور اُنکے درمیان والون کی رونق ہو اور تیرے ہی واسطے شکر ہو تو ہی آسمانون اور زمین اور اُنکے درمیان والون کا بادشاہ ہو اور تیرے ہی واسطے شکر ہو تو سچ ہو اور تیرا وعدہ سچ ہو اور تیرا ملنا سچ ہو اور تیرا قول حق ہو اور بہشت حق ہو اور دوزخ حق ہو اور پیغمبر حق ہین اور محمد حق ہو اور قیامت حق ہو یعنی یہ سب چیزین سچ ہین اُنمین کچھ شک نہین الٰہی مین تیرا تابعدار ہوا اور تیرا ہی ایمان لایا اور تجھپر مین نے بھروسا کیا اور تیری طرف دل نے رجوع کی اور تیری مدد سے مین جھگڑتا ہون اور تیری ہی طرف مین جھگڑا رجوع کرتا ہون کہ تو فیصل کرے سو بخش دے مجکو جو کہ مین نے آگے کیا اور پیچھے ڈالا اور جسکو مین نے چھپایا اور جو ظاہر کیا اور بعد اُسکے روایت ہو کہ یہ فرماتے تھے اور اُس گناہ کو بخش جسکو تو مجسے زیادہ تر واقف ہو تو ہی آگے کرتا ہو جسکو چاہتا ہو اور تو ہی پیچھے ڈالتا ہو جسکو چاہتا ہو کوئی عبادت کے لائق نہین سوا تیرے راوی کو شک ہو کہ حضرت نے لا الٰہ الا انت یا لا الٰہ غیرک فرمایا لیکن مطلب دونون کا ایک ہو یہ دعا حضرت پڑھتے تھے جب رات کو اُٹھتے تھے تہجد کی نماز پڑھنے کو

2248 م ابو سعید اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ

مِنْكَ الْجَدُّ كَانَ يَقُولُهُ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے
ہمارے رب تیرے ہی واسطے تعریف ہی آسمانون اور زمین کے برابر بعد اسکے جو چیز تیری خواہش ہو اسکے برابر بڑائی
اور تعریف کے لائق جو بندے نے کہا تیری تعریف مین سو اُسکا تو لائق تر ہی اور ہم سب تیرے بندے ہین الٰہی کوئی روکنے والا
نہین تیری دی ہوئی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیب والے کو اُسکا نصیب اور مال
کچھ فائدہ نہین کرتا یعنی بدون عبادت اور عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھ کام نہ آویگی یہ حضرت فرماتے تھے جب رکوع سے
٢٢٤٩ سر اٹھا کر کھڑے ہوتے تھے ف یہ دعا حنفی مذہب مین نفل نماز مین پڑھے فرض مین نہین حم اَبُو بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ اَللّٰهُمَّ
صُبَّ الْخَيْرَ عَلَيْهِمَا صَبًّا وَلَا تَجْعَلْ عَيْشَهُمَا كَدًّا دُعَاءٌ لِجُلَيْبِيبٍ وَامْرَأَتِهِ مسلم مین ابو برزہ اسلمی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا الٰہی ڈال دے انپر مال کو انڈیل کر اور نکر انکی زندگی اور گذران کو تنگ اور سخت یہ دعا حضرت نے جلیبیب اور
انکی جورو کے حق مین کی ف یہ جورو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے حضرت نے اُن کے واسطے فراغت کی دعا
٢٢٥٠ کی ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفی رضی سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ الٰہی رحم کر ابی اوفی کے لوگون پر تھا جب یہ آیت اُتری کہ اے محمد لوگون کے مالون سے زکوٰۃ لے اور اُنکے
٢٢٥١ واسطے دعا مانگ تو عبد اللہ بن ابی اوفی زکوٰۃ لائے تو حضرت نے اُسکے حق مین یہ دعا کی ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ
وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ دَعَا بِهٖ حِيْنَ اسْتَسْقٰى فَقِيْلَ لَهٗ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ
اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پانی برسے ٹیلون پر اور پہاڑون پر اور
نالون کے اندر اور درخت جمنے کے مکانون پر یہ حضرت نے دعا کی جبکہ اول مینہ مانگا تھا پھر حضرت سے یون کہا گیا کہ پانی
کی کثرت سے جانور مر گئے اور راہین بند ہو گئین سو خدا سے دعا کیجے کہ ہمسے مینہ کو روکے ف اسکا پورا قصہ اسی باب
٢٢٥٢ مین ہو چکا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ قَالَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَ
عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْهُ
قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَالَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ سَمّٰى صَرْعٰى ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ قَالَ الصَّغَانِيُّ
مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ السَّابِعُ هُوَ عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی
پکڑ لے قریش کو یہ حضرت نے تین بار کہا پھر فرمایا الٰہی پکڑ لے ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید
بن عتبہ کو اور اُمیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو راوی کہتا ہی کہ حضرت نے ساتوین شخص کو بھی ذکر کیا تھا پھر مجکو یاد نہین رہا
عبد اللہ بن مسعود کہتا ہی قسم ہی اُسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کیا کہ جنکا حضرت نے نام لیا تھا مقرر مین نے اُنکی پڑی لاشین دیکھین
پھر وے کھینچ کر کوئین مین ڈالے گئے یعنے بدر کے کوئین مین صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہا کہ وہ ساتوان شخص
جسکو راوی بھول گیا عمارہ بن ولید ہی ف روایت ہی کہ حضرت مکے مین کعبے کے سامنے نماز پڑھتے تھے ابو جہل اور کفار
قریش وہان بیٹھے تھے جب حضرت سجدے مین گئے تو اُن نابکارون نے اونٹ کی اوجھڑی حضرت کی پیٹھ پر دونون شانون کے
درمیان رکھدی اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا کہتا تھا کہ نہین

فلانے نے کی اور حضرت اسی طرح سجدے مین رہے فاطمہ زہرا نے جب یہ سنا تو گھبرائی ہوئین آکر حضرت کی پیٹھ سے
اسکو اُتارا تب حضرت نے اُنکو یہ بددعا دی اور ابوجہل قریش کو ذکر کیا پھر بڑے بڑے موذیون کا مفصل نام لیا چنانچہ وے
لوگ جنگ بدر مین مارے گئے اور کوئین مین ڈالے گئے لیکن اُمیہ بن خلف حضرت کے ہاتھ سے زخمی ہو کر مکے مین جا کر گریا
اور یہ جو مصنف نے کہا کہ ساتوان شخص عمارہ بن ولید ہو یہ بات خوب نہین بنتی اسواسطے کہ کہتے ہین عمارہ کی موت حبش کے
ملک مین ہوئی واللہ اعلم ق ابْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ زَادَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ وَعَلِّمْهُ التَّاْوِيْلَ دَعَا بِهٖ ۲۲۵۳
لَهٗ لَمَّا وَضَعَ لَهٗ وَضُوْءًا خ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اُسکو دین مین
فہم اور بوجھ دے ابومسعود محدث نے اتنی روایت اور زیادہ کی کہ اور اُسکو قرآن اور حدیث کا اپھیر سکھادے یہ دعا حضرت
نے عبداللہ بن عباس کے واسطے کی جب کہ اُنھون نے حضرت کے واسطے وضو کرنیکا پانی رکھدیا ف اسی دعا کی برکت سے
عبداللہ بن عباس بڑے عالم ہوئے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر اُنھین سے روایت ہو ابومسعود اُس محدث کا نام ہو جسنے
مستدرک کتاب جمع کی ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ خ بخاری اور مسلم مین ۲۲۵۴
انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی سو بخشدے انصار اور مہاجرین کو ف
جنگ خندق مین مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا یعنی ہمنے محمد سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہینگے تب حضرت نے اُنکے جواب
مین یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہین زندگی ہو آخرت کی تو آپ انکی مغفرت کر تو وہ انکی زندگی کا لطف اُٹھاوین
م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ ۲۲۵۵
حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے دلون کے پھیرنے والے پھیر دے ہمارے دلون کو اپنی طاعت پر ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى ۲۲۵۶
اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ دَعَا بِهٖ عَلَى الْاَحْزَابِ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے اُتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب
کرنے والے بھگا دے کفار کے گروہون کو الٰہی اُنکو شکست دے اور اُنکو ڈگا دے یہ دعا حضرت نے کفار کے گروہون پر
کی ف جنگ خندق اور جنگ احزاب مین کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبرا کے بھاگ
گئے م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ ۲۲۵۷
بِهٖ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی جو حاکم ہو میری امت کے کسی کام کا پھر اُنپر سختی ڈالے تو تو بھی سختی ڈال اُسپر جو حاکم ہو
میری اُمت کے کسی کام سے پھر اُنسے نرمی کرے تو الٰہی تو بھی اُسپر نرمی کر ف مسلمانون کے حاکم کو لازم ہو کہ ظلم کرے تنگ نکرے حضرت کی اس
بددعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اُس سے نرمی کرے جَابِرٌ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ يَعْنِيْ رَجُلًا مِنْ دَوْسٍ هَاجَرَ ۲۲۵۸
مَعَ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَاجْتَوَاهَا فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَمَاتَ مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اور اُسکے دونون ہاتھون کو بھی بخشدے یعنی اُس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم
سے تھا طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھ مدینے مین ہجرت کر آیا تھا سو وہان کی ہوا اُسکو ناموافق پڑی تو اُسنے چوڑی گانسیون سے

اپنی انگلیون کے درمیان والے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مر گیا **ف** مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہی کہ جب حضرت نے
مدینے کی طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے مین وہ نہایت بیمار ہو گیا تب اضطراب مین اپنی
انگلیون کے جوڑ کاٹ ڈالے خون نہ بند ہوا اُسی صدمے سے وہ مر گیا تو طفیل نے اُسکو خواب مین دیکھا کہ ظاہر اُسکا اچھا ہی
مگر ہاتھون کو اپنے چھپائے ہی طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اُس نے کہا کہ ہجرت کی برکت سے
میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھ تو کیون لپیٹے ہی اُسنے جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اُسکو نہین سنوارتے جسکو تو نے خود
بخود بگاڑا پھر یہ خواب طفیل نے حضرت سے کہا تب حضرت نے اُسکے حق مین یہ دعا فرمائی یعنی الٰہی جیسے تو نے اُسکے سارے
بدن پر کرم کیا ہی تو اُسکے دونون ہاتھون پر بھی کرم کر اُس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت کی ثابت ہوئی اُس شخص کو اپنے
مارنے کی نیت نہو گی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہوگی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر ہجرت کی برکت اور
۲۲۵۹ حضرت کی دعا سے اُسکی مغفرت ہو گئی **م** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ هٰٓؤُلَآءِ اَهْلِیْ یَعْنِیْ عَلِیًّا وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ
وَالْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ میرے اہلبیت ہین
یعنی علی مرتضیٰؓ اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین علیہم السلام **ف** جب نجران کے نصاری نے اسلام کی حقیقت مین
بہت گفتگو کی تب حضرت کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنی حضرت اور نصاری بددعا کرین کہ جو باطل پر ہو خدا کی لعنت
اُسپر پڑے اور اس مضمون کی آیت اُتری کہ ای محمدؐ کہدے اُنسے کہ آؤ ہم تم بلاوین ہم اپنے بیٹون کو تم اپنے بیٹون کو ہم اپنی
عورتون کو تم اپنی عورتون کو ہم اپنے قریبون کو تم اپنے قریبون کو پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کرین اور جھوٹون پر خدا کی
لعنت ڈالین جب یہ آیت اُتری تو صبح کو حضرت نکلے امام حسنؓ کا ہاتھ پکڑے اور امام حسینؓ کو گود مین لیے اور فاطمہ زہراؓ حضرت
کے پیچھے اور علی مرتضیٰؓ سب کے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب نصاری نے یہ مبارک نورانی شکلین دیکھین تو ڈرے اور مباہلے
سے انکار کیا اور جزیہ دینا قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بیبیون اور صحابہ کو ساتھ
نہ لیا اسواسطے کہ ایسے وقت مین اُنکے لینے سے نصاری پر حضرت کا رعب نہ پڑتا اور کمال حقیقت ثابت نہوتی اسواسطے
کہ رفیقون اور بیبیون کا نقصان آدمی پر اتنا گران نہین ہوتا جتنا اولاد کا نقصان گران ہی اور یہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث
سے علی مرتضیٰ کی حصر خلافت کی دلیل پکڑتے ہین سو محض بے جوڑ بات ہی اس سے اور خلافت سے کیا مناسبت ہی قرابت
اور محبت اور چیز ہی اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ زہرا علی مرتضیٰ
۲۲۶۰ پر خلیفہ ہونے مین مقدم تھین حالانکہ یہ کسی کا مذہب نہین **خ** عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ هَالَةَ یَعْنِیْ هَالَةَ بِنْتَ خُوَیْلِدٍ اُخْتَ
خَدِیْجَةَ **قَالَهٗ** لَمَّا اسْتَأْذَنَتْ عَلَیْهِ فَعَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتِیْذَانَ خَدِیْجَةَ بخاری مین
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ ہالہ ہی اسکو بخش وہ ہالہ مراد ہی جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ
کی بہن ہی یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جبکہ ہالہ نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی تو حضرت نے اُنکی آواز سے حضرت
خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا **ف** حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد اُنکی بہن ہالہ حضرت کے گھر آئین اور دروازے
پر کھڑے ہو کر حضرت سے اجازت گھر مین آنے کی مانگی حضرت کو اُنکی آواز سے حضرت خدیجہ یاد پڑین حضرت غمناک ہو گئے

ذکر ما یتعلق بفضل اہلبیت رسول اللہ

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

۲۲۶۱ پھر یہ حدیث فرمائی ہو ابن مسعود امسینا و امسی الملک للہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ له الملک وله الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم انی اسئلک خیر ھذہ اللیلۃ وخیر ما بعدھا واعوذ بک من شر ھذہ اللیلۃ وشر ما بعدھا اللھم انی اعوذ بک من الکسل وسوء الکبر اللھم انی اعوذ بک من عذاب النار وعذاب فی القبر **کان یقولہ** اذا امسی واذا اصبح قال مثل ذلک ایضا اصبحنا واصبح الملک للہ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی اور خدا ہی کو شکر ہی کوئی بندگی کے لائق نہین سوا ے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اسکا شریک نہین اُسیکا ملک ہی اور اسیکو تعریف ہی اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی الٰہی مین تجھسے اس رات کی خیریت اور اُسکے بعدون کی خیریت مانگتا ہون اور تیری پناہ مانگتا ہون اس رات کی برائی اور اس رات کے بعدون کی برائی سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور پیری کی برائی سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے یہ حضرت فرماتے تھے شام کے وقت اور جب صبح ہوتی تھی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر امسینا وامسی الملک اللہ کی مقام پر اصبحنا واصبح الملک للہ فرماتے تھے یعنی ہمنے صبح کی اور خدا کے ملک نے صبح کی ہو

۲۲۶۲ **ق** عائشۃ بسم اللہ اللھم تقبل من محمد وآل محمد ومن امۃ محمد **قالہ** عند الذبح مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نام سے ذبح کرتا ہون الٰہی اسکو قبول کر محمدؐ کی طرف سے اور محمدؐ کی آل کی طرف سے اور محمدؐ کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرت قربانی ذبح کرنے کے وقت فرماتے **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک مینڈھا سینگ والا جسکے منھہ اور ہاتھہ پانون سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ اے عائشہ چھری لا اور اسکو تیز کر پھر حضرت نے چھری لیکر اسکو ذبح کیا اور یہ فرمایا

۲۲۶۳ **ق** عائشۃ بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا تشفی سقیمنا باذن ربنا کان اذا اشتکی انسان الشیء منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال بسبابتہ بالارض ثم رفعھا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بسم اللہ یہ مٹی ہی ہمارے زمین کی لپٹی ہی ہمارے بعضے کے لعاب دہن سے چنگا کرتی ہی ہماری بیماری کو ہمارے رب کے حکم سے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی حضرت سے بیماری کی شکایت کرتا یا اُسکے کہیں کا زخم ہوتا یا کہین گھاؤ ہوتا تو حضرت زمین پر کلمے کی انگلی لگاتے پھر اُٹھا لیتے اور یہ فرماتے **ف** لعاب دہن اور خاک سے شفا ہونا صرف حضرت کی دعا کی برکت سے تھا اسیواسطے مدینے کی مٹی کو خاک شفا کہتے ہین

۲۲۶۴ **ق** ابن عباس لا الہ الا اللہ العلی العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکریم **کان یقولہ** عند الکرب بخاری اور مسلم مین عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی بندگی کے لائق سوا ے خدا کے جو اونچا بڑائی والا اسکا حلم ہی نہین کوئی عبادت کے لائق سوا ے خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہی نہین کوئی پرستش کے لائق سوا ے خدا کے جو آسمانون اور زمین کا رب ہی اور عزت والے عرش کا رب ہی حضرت اسکو رنج اور کمال سختی مین فرماتے تھے

۲۲۶۵ **ق** المغیرۃ بن شعبۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ له الملک وله الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد **کان یقولہ** فی دبر کل صلوۃ بخاری اور مسلم مین

مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی معبود برحق سواے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اُسکا شریک نہین اُسیکا
ملک ہی اور اُسی کو حمد ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی آلہی کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی
٢٢٦٦ چیز کو اور تیرے رو برو نصیبے والے کو اُسکا نصیبہ کچھ نفع نہین کرتا اس ذکر کو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے ق جابرؓ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ
عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ قَالَهٗ عَلَى الصَّفَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہین خدا کے سواے وہ اکیلا ہی کوئی اُسکا شریک نہین اُسی کا ملک ہی اور اُسکو حمد اور وہ ہر چیز
پر قادر ہی نہین کوئی بندگی کے لائق خدا کے سواے وہ اکیلا ہی پورا کیا اُسنے اپنے وعدے کو اور مدد کی اپنے بندے کی
یعنی حضرت کی اور تنہا اُسی نے احزاب کو یعنے کفار کے گروہون کو شکست دی یہ حضرت نے صفا پر فرمایا ف جب
٢٢٦٧ مکہ فتح ہوا تب حضرت نے صفا پہاڑ پر اپنی فتح اور مدد کا یہ شکریہ ادا کیا ق عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَلَا
نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ
الْكَافِرُوْنَ كَانَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زبیر بن عوام سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہین سواے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اُسکا شریک نہین اُسی کا ملک ہی اور اُسی کو تعریف ہی اور وہ ہر چیز
کر سکتا ہی نہین جنبش گناہ سے اور نہ طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہین کوئی معبود برحق سواے خدا کے اور ہم کسیکی
بندگی نہین کرتے سواے اُسکے اُسیکی نعمت ہی اور اُسی کا فضل اور اُسی کو عمدہ تعریف ہی سواے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین
ہمارا تو یہ حال ہی کہ ہم دین کو صرف اُسی کے واسطے خالص کر چکے اگرچہ کافرون کو یہ برا لگے یہ کلمہ حضرت پڑھتے تھے
٢٢٦٨ ہر ایک نماز کے بعد ق اِبْنُ عُمَرَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ
لَكَ كَانَ يُلَبِّيْ بِهٰذِهِ التَّلْبِيَةِ فِيْ حَجَّتِهٖ وَعُمْرَتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بار بار حاضر ہون تیری خدمت مین آلہی حاضر ہون خدمت مین کوئی تیرا شریک نہین مین خدمت مین حاضر ہون مقرر
حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہی کوئی تیرا شریک نہین حضرت کا معمول تھا کہ اپنے حج اور عمرے مین یہی تلبیہ
فرماتے تھے ف تلبیہ اُس ذکر کو کہتے ہین جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کی لفظ ملا کر کہتے ہین حضرت اُس ذکر کو احرام
باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے پر چڑھتے اُترتے اور لوگون کے ملنے کے وقت فرماتے سب ائمون
مین یہ تلبیہ متفق علیہ ہی اُسمین اختلاف نہین امام اعظمؒ کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہین لیکن اگر کچھ زیادہ کرے تو مضائقہ
نہین لبیک عرب مین پکارنے کے جواب مین کہتے ہین جیسے ہندی مین جی بولتے ہین بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیم
کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگون کو قیامت تک حج کے واسطے پکار دو چنانچہ اُنھون نے پکارا تھا تو حاجیون کا لبیک کہنا
٢٢٦٩ اُسی پکارنے کا جواب ہی ق اَنَسٌ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا حاضر ہون تیری
خدمت مین عمرے اور حج کی نیت کرتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حجۃ الوداع مین حج اور عمرے کی

سابقی نیت کی یا اسکو قران کہتے ہین یعنے ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ قران افضل ہی تمتع اور افراد سے تمتع یہ کہ اول احرام عمرے کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرے احرام اتارے پھر آٹھوین تاریخ حج کے واسطے دوسرا احرام باندھے تمہ وہ افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نکرے بدون حج کیے احرام نہ اتارے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِتْمَامِهٖ

وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْکِرَامِهٖ

مثنوی

شکر کہ انجام کو پہونچی کتاب	علم احادیث کی لب لباب	جو کہ مطالب تھے براوج فلک	ترجمے سے آگئے ارض تک
یعنی کہ اردو کی بہن کر قبا	شاہد تازہ ہی ہوا جلوہ نما	گنج خفی دست بدست آگیا	کیا ہی ہوا راز نہان برملا
دوستو اب اسکا ادا حق کرو	خلق کو سمجھاؤ خود اسکو پڑھو	اسکو نہ جزدان مین رکھ چھوڑیو	ہان کہین ایسا نہ ستم کیجیو
پیرو سنت ہی کا رہو بجان	دل مین نہ بدعات کو دینا مکان	اب بھی تو بدعت مین ہاگر پھنسا	منھ تو محمد کو دکھاویگا کیا
نور کو لے نار کی گم کر ہوس	عاقل و دیندار کو نکتہ ہی بس	یارب ان اوراق کو مقبول کر	ہند کو اس فیض سے کر بہرہ ور
خرم افسردہ کو پرنور کر	الفت دنیا سے اسے سرد کر	تیری ہی مدح کو ہر دم رہی	تیرے غم عشق مین خرم رہی
	یارب اس عاجز کی دعا کر قبول	خاتمہ بالخیر بحق رسول	

تمت

خاتمة الطبع

مشارق الانوار روزگار محمدت خالق لیل ونہار ہی جسنے ظلمت عدم سے ہمکو نکالکر نورستان وجود کو پہونچایا اور رفع تاریکی جہل و بیدانشی کے لیے آفتاب ہدایت روشن فرمایا تحفة الاخیار اعصار نعت رسول مختار ہی جسکے طفیل سے ہمنے خیر امة کا رتبہ پایا قرآن رحمت نشان ہمارے واسطے آیا اسکے مضامین اسرار آگین کس کس طرح احادیث صاف مین ہمین سمجھاے اسپر بھی جو کچھ ہماری سمجھ مین نہ آئے آل اطہار اور اصحاب اخیار کے قول جمیل نے عیان فرمائے ائمہ مجتہدین علماے دین نے انکی کھلی روایتون سے بتائے صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بعد اسکے مشتاقان کلام حضرت خیر الانام کو بشارت عدہ تہنیت کا اس ہنگام میمنت انجام مین کتاب مستطاب **تحفة الاخیار** ترجمہ **مشارق الانوار** حاوی احادیث صحیح نبوی **رضی الدین حسن ابن حسن** صغانی محدث الثانی کی جمع اور جامع علوم عقلی ونقلی مولوی **خرم علی** کی اردو زبان مین ترجمہ کی ہوئی علماے حدیث کا جسکی صحت پر اتفاق مقبول آفاق مطبع نامی مشہور نزدیک و دور **منشی نولکشور** واقع لکھنؤ مین بمزید اہتمام وحسن انتظام **جناب بابو پراگ نرائن صاحب** مالک مطبع مذکور بماہ جمادی الاول ۱۳۱۸ھ مطابق ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ع بار چہارم جان بخش قالب طبع ہوکر نور افزاے انظار اولوالابصار ہوئی حسن صورت اور محاسن حقیقت مین مطبوع طبائع صغار و کبار ہوئی

نام کتاب	قیمت
عین الہدایہ ترجمۂ کامل ہدایہ ہر چہار جلد حال بالمتن مترجمۂ مولوی امیر علی صاحب مترجم فتاواے عالمگیری وغیرہ کاغذ گندہ سفید۔	لعـعہ پ
اور جلدین کاغذ حنائی پر متفرق بھی فروخت کے لیے موجود ہین۔	معـعہ پ
جلد اول۔	سے پ
جلد دوم۔	للعہ پ
جلد سوم۔ کاغذ سفید۔	للعہ ۸ر پ
ایضاً۔ کاغذ حنائی۔	للعہ پ
جلد چہارم۔ کاغذ سفید۔	للعہ ۸ر پ
ایضاً۔ کاغذ حنائی رنمی۔	سے پ
مفتاح الجنۃ۔ از مولوی کرامت علی جونپوری	۴ر ۳ ۹
حقیقۃ الصلوۃ۔ مع رسالۂ بے نمازان۔	۶ پائی
ترجمۂ فتاوی عالمگیری۔ کامل ہر چہار جلد مع مقدمہ یعنے جلد اول مترجمہ مولانا احتشام الدین و باقی ہر سہ جلد مع مقدمہ مترجمہ مولانا امیر علی کاغذ سفید و حنائی۔	عـہ پ
کشف الحاجات۔ ترجمۂ اردو مالابد منہ از مولوی محمد نور الدین۔	سر
رسالۂ خلاصۃ المسائل۔ نماز روزے کے مسائل اور زکوۃ اور نکاح و طلاق و عتاق کے احکام اور خرید و فروخت و وکالت و ضمانت وغیرہ کے جواز و عدم جواز کی صورتین اردو مین مفصل بیان کیا ہے مع حواشی مفیدہ از جناب مولوی امیر علی صاحب	

نام کتاب	قیمت
مترجم فتاواے عالمگیریہ و ہدایہ و مصنف تفسیر مواہب الرحمن۔	۵ر
نور الہدایہ ترجمۂ شرح وقایہ اردو۔ ہر چہار جلد یکجائی مطبوعہ نظامی کاغذ سفید	عـہ ۱۲ر پ
ہزار مسئلہ۔ شامل ہفت رسالہ (۱) ہزار مسئلہ (۲) مسائل ثمانیہ (۳) صد و سی مسئلہ (۴) مناجات بدرگاہ باری تعالی (۵) حلیۂ شریف (۶) نور نامہ (۷) چہل مسائل۔ مولفہ مولوی عبد الصمد بن عبد السلام	۲ر
شرح محمدی منظوم۔ مسائل فقہیہ از محمد خان قندھاری۔	سر
تنبیہ الغافلین۔ مسائل وغیرہ۔	۸ر
حیرت الفقہ۔ مسائل مشکلۂ فقہ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری۔	ار
جواب السائلین۔ بطور استفتا۔	ار ۶ ۹
کنز الدقائق۔ اردو ترجمہ از مولوی محمد سلطان خان۔	۱۴ر
چہل مسائل فقہ۔ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری۔	سو ۹
رسالۂ تجہیز و تکفین میت۔ از محمد عمر۔	ار
کتب فقہ فارسی	
ہدایہ۔ پیشانی پر اصل عربی اور تحت مین ترجمہ فارسی مع شرح از علماے کلکتہ جو مدت سے متداول ہے دو مجلد کامل کاغذ سفید و حنائی۔	عـہ پ
رسالہ قاضی قطب۔ ذکر ایمان و ارکان۔	سر پائی

نام کتاب	قیمت
شیخ الحج مسمی بہ غایۃ الشعور از ملا محمد شاہ۔	۱۱ر
تذکرة الجمعہ۔ احکام جمعہ از مولوی عبدالسلام	۹ پائی
تبیان۔ در حکم تمباکو وحقہ از ملا معین الدین	۹ پائی
بدائع منظوم۔ مسائل فقہ نظم فارسی از ملا ناظم علی رح۔	۲ر
نام حق۔ مشہور درسی از شیخ شرف الدین بخاری	۲ پائی
مائۃ مسائل۔ سو مسائل از مولانا احمد اللہ رحمہ اللہ۔	۴ر ۳ پائی
شرح وقایہ فارسی مع حاشیہ ملتقی الابحر از شاہ عبدالحق محدث دہلوی۔	۱۴ر ۲ پائی
مسلک المتقین۔ مرغوب علمائے ولایت از مولوی الہ یار خان۔	عصہ ۴ر
فتاوی برہنہ۔ جامع ابواب فقہ از مفتی نصیر الدین۔	عصہ
قدوری۔ مترجمہ مولانا ابوالقاسم۔	۶ر
شرح فارسی مختصر وقایہ۔ از عبدالرحمن جامی۔	۱۵ر
کنز فارسی۔ از مفتی نصیر الدین کرمانی محشی مع فرہنگ۔	۹ر
مالا بد منہ۔ از قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ مع وصیت نامہ۔	۵ر ۳ پائی
شرح مختصر وقایہ کو رمیری۔ از مولانا جلال الدین سمرقندی۔	عصہ ۴ر

کتب فقہ عربی

نام کتاب	قیمت
ابوالمکارم۔ شرح مختصر وقایہ از عبداللہ بن محمد محمود ۔۔	عصہ ۲

نام کتاب	قیمت
مبادی الاصول۔ از مولانا ابی الحسن بن یوسف۔	۲ر ۳ پائی
برجندی۔ شرح مختصر وقایہ از مولانا عبدالعلی برجندی معتبر شرح۔	عہ ۲ر
کنز الدقائق۔ عربی کلان۔	عہ ۲ر
جامع الرموز۔ شرح مختصر وقایہ از ملا شمس محمد قہستانی متداول۔	عہ ۲ر
فتح القدیر۔ بقلم جلی ہدایہ اور بقلم مناسب حاشیہ فتح القدیر از امام کمال الدین بن الہمام نہایت مستند و باعظمت شرح مشہور معروف اور آخرین تکملہ زین الدین آفندی کامل چار مجلد ضخیم بتفصیل ذیل۔ کاغذ سفید کندہ	[illegible]
ایضاً کاغذ خاکی۔	[illegible]
ہدایہ۔ حاشیہ جدید نہایت عمدہ زوائد و فوائد بہ تحشی مولانا محمد حسن سنبھلی مرحوم ہر چہار جلد کامل دو مجلدات میں بشرح ذیل	عہ
۱۔ جلدین اولین عبادات۔	صہ ۲
۲۔ جلدین آخرین معاملات۔	صہ ۲
ہدایہ مع شرح الکفایہ۔ از سید جلال الدین کرلانی بہت معروف و مستند متداول چار جلد میں اس شرح ہدایہ پر حاشیہ بہت مستند لکھے گئے ہیں۔ کاغذ سفید کامل بتفصیل ذیل۔	[illegible]
ایضاً جلد اول و ثانی تا آخر نکاح۔	[illegible]
ایضاً جلد سوم و چہارم تا آخر کتاب۔	۱۲ر